صلی الله علیه وسلم

باهتمام مرزا ... عبد الرحمن ابن محمد روشن خان ... محمد مصطفی خان ...

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

الحمد لله الذي لا اله الا هو له الملك وله الحمد في الآخرة والاولى والصلوة والسلام على رسوله محمد حبيبه علا يوم ...
قاب قوسين او ادنى وعلى خلفائه والہ واصحابه الذين اعانوا الحق بالبراهين الساطعة والسيوف القاطعة فبذلوا مجهدهم وانفسهم
و اموالهم في اعلاء كلمة الله تعالى وكلمة الله هي العليا رضي الله تعالى عنهم وعن جملة امة حبيبه صلى الله عليه وسلم دائما ابدا
اما بعد یہ احقر العباد ارذل الافراد ابجد خوان دبستان بے شعوری احمد علی بن سید محمد علی الواعظ الرامپوری تجاوز اللہ تعالی عن سیئاتہما بخدمت
شائقین آثار اور سامعین اخبار سید المرسلین اور خلفائے راشدین کے عرض کرتا ہے کہ ایک مدت دراز سے اس خاکسار کو خیال تھا کہ کوئی وسیلہ اپنی نجات کا اور ذریعہ
رضائے الٰہی کا جستجو کرے اسواسطے کہ دنیا بسر لیے گذران ہے حالت شادی وغم دونوں ناپائدار ہیں ہر کسیکو آخر کار معاملہ اپنے رب العالمین سے ہے اور حسن عمل
سے بہتر کچھ زاد راہ آخرت پاس نہیں تو اس سے بہتر کوئی بات خیال میں نہ آئی کہ کتاب صولت فاروقی نا تمام جسمیں احوال فتوحات شام اور ذکر غزوات اصحاب خیر الانام
ترجمہ کتاب واقدی کا تصنیف نظم فارسی میں مرزا محمد خان آشوب تورانی رحمۃ اللہ علیہ کی اوسکو اگلے مصنف کے طرز پر بیچ نظم فارسی سلیس کے لکھے لیکن بباعث
عدم مساعدت ایام کے یہ آرزو حاصل نہو سکی اسواسطے کہ اصحاب فہم ودانش جو انصاف دوست حق پسند ہیں خوب جانتے ہیں کہ تصنیف کسی کتاب
کا کما ینبغی بتوجہ تمام اور جمعیت خاطر کے ہو نہیں سکتا لیکن بموجب اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ جب خلاصۂ خاندان مجد و اعتلا و سیادت
ہدایت وتقوی آرائیکہ آرائے جاہ وحشمت فرمان فرمائے مملکت شجاعت وسخاوت زبدۂ خاندان امیریہ عمدۂ دودمان وزیریہ صاحب العلم والعلم عالی
امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ بجائے والد بزرگوار اپنے کے مسند نشین ہوئے
تو اس آستانہ پر ان کی اپنے لطف وکرم سے دستگیری فرمائی اور یہ ارشاد کیا کہ کتاب صولت فاروقی کو تکملہ کر انشاء اللہ تعالی صورت اطمینان ظاہر ہوگی
یہ رئیس علم وفضل میں یگانہ روزگار ہے اور خلاف طریقہ دوسرے امیروں کے اپنی اوقات صرف بند وبست اور رواج شرع میں رکھتا ہے اس خاکسار
بے نادار کی مدد سے جمع خاطر ہوئی اور جہاں سے وہ کتاب مستطاب باقی تھی وہاں سے اوسی طور پر نظم فارسی شروع کی ہنوز چند اجزا تحریر
کا ایک دن میں اپنے چند احباب کو سنایا خصوصا سلالۂ دودمان مجد وسیادت اور خلاصۂ خاندان حضرت سید احمد غازی مرحوم و مغفور حضرت سید عبد الرحیم
اور سید صاحب گرامی نژاد سید نور الہدی بخشی الملک ریاست اسلام اور نبیرۂ نامیۂ درایت و رشادت دیوان حاجی شمس الدین احمد خان صاحب بزرگوار
اوسکو بنظر انصاف دیکھکر پسند فرمایا اور یہ کہا کہ ہر چند یہ کتاب بہت محنت اور سعی سے لکھی جاتی ہے لیکن [illegible] مومنین اور کم علم لوگوں کو [illegible] محروم

جب اردو زبان مین بھی بطریق نثر ترجمہ ہو تو موجب اشاعت دین بخوبی ہوگی اور ہم سب اسکی ترویج مین انشاء اللہ تعالی اعانت کرینگے اور سب باعث
اوپر ترجمے اس کتاب کے ہوئے ہرچند عذر کم فرصتی تھا لیکن بجا آوری ارشاد ایسے دوستون کی ایسے کام مین کہ ہم خدمت دین اور ہم نیکنامی اپنے آقا کی ہے
موجب سعادت اور برکت کا جان کے اللہ تعالی کی مدد پر نظر کی امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی توفیق اتمام عطا فرماوے اور میری سعی کو قبول کرے کہ یہ کتاب موجب نجات
دارین اور فلاح نشاتین میرے حق مین ہو اور راس رئیس المسلمین کو ساتھ میرے اور سب ناظرین ان حالات کے قیامت مین داخل زمرۂ اون صالحین کے کرے
اور اگرچہ ہرچند یہ حالات ابتک اردو زبان مین کہین لکھے نہین گئے لیکن غرض اس تحریر سے فقط بیان گذری ہوئی باتون کا نہین بلکہ نصیحت اور تذکرہ ہی واسطے
سب بھائیون کے کہ اسکو دیکھین اور سنین تا معلوم ہو اونکو کہ مسلمانی کیا چیز ہے اور کمال اوسکا کہ ثمرہ اوسکا رضامندی ایزدی اور فلاح دارین ہے کسکو کہتے ہین اور
طرز روش سلف صالحین کی عبادات مین اور حریص ہونا اونکا نیکیون پر کسقدر تھا اور باوجود اس جدوجہد کے اور جان نثاری اور عرق ریزی کے آپس مین
ایک دوسرے سے کیا معاملہ رکھتے تھے اور بھلائی دوسرے کی اپنے اوپر مقدم کرتے تھے اور اپنے زور اور قوت و شجاعت پر اونکو غرور نتھا اور باوجود اس
فتوحات اور اموال کثیر کے دنیا دنیہ کو مردار اور کاروان سرا سے جانتے تھے اور غربا اور ارباب حاجات پر اونکو کسقدر توجہ تھی پس بنظران باتون کے یہ کتاب
قطع نظر بیان فتوحات سے بے مثل ہے بیچ اخلاق و وعظ کے بھی کہ ہر ایک شخص آپ کو عبادات اور معاملات مین متبع انکا کرے اور آپس مین اتفاق
کہ حالات ان بزرگوارون کے عین شریعت اور طریقت ہین اور مطالعہ کرنے والے پر اسکے ظاہر ہو جاوینگے اعتقادیات اور اخلاق کامل اہل اسلام کے
و للہ التوفیق اور تقسیم کیا اس کتاب کو تین باب پر پہلا باب بیچ غزوات آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کفار عرب سے اور لڑائیون مین ساتھ اہل مرتد کے اور نام
باب کا معارک الاسود مع الاعداء و الحسود رکھا اور دوسرا باب بیچ فتوحات کے جو شام مین واقع ہوئین موسوم ساتھ [illegible] فی
فتوحات الشام اور تیسرا باب عجم اور عراق کی فتح مین موسوم ساتھ ترتیب البراق فی فتوح المصر و العراق اور نام مجموعہ کتاب کا
شوکت الاسلام ہے فقط اور نہ لکھے بیچ اسکے نام راویون کے مگر راوی انتہا کو واسطے سہولت اور اختصار کے مثل صاحب مشکوۃ کے واسطے اعتماد
کرنے اصل کتاب پر اور جسکو شبہہ ہو کسی روایت مین وہ دیکھ لے اوسکو کتاب واقدی مین اب ناظرین فہیمات سے امیدوار ہون کہ اگر کہین خطا
دیکھین بقلم عنایت اصلاح فرماوین کہ مین اور سب بھائی مسلمان بیچ اشاعت ذکر اصحاب حضرت خیر الانام اور بیان حالات پیشوایان اسلام کے
ایک دوسرے کے معین اور مددگار ہین نہ در پی اظہار خطا و الزام اللہ تعالی ہر ایک کو توفیق خدمت دین عطا فرماوے و منہ التوفیق و بہ نستعین

احوال مصنف کا

منقول کتاب ابن خلکان سے کنیت اونکی ابو عبد اللہ نام محمد بن عمر بن واقد الواقدی المدنی ہے جو لی ہین بنی ہاشم کے اور کہا گیا ہے مولی بنی سہم بن اسلم کے
امام ہین بیچ حدیث مین کئی تصنیفین کی ہین احوال مغازی وغیرہ مین اور کتاب ہے انکی بیان ردت مین ذکر کیا اوسمین مرتد ہونا عرب کا بعد وفات آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور لڑائی صحابہ کرام کی اونسے مثل طلیحہ بن خویلد اسدی اور [illegible] اور مسیلمہ کذاب اور روایتین اوسکی ہین ابن ذئب اور معمر
بن راشد اور مالک بن انس اور ثوری وغیرہ رحمہم اللہ سے اور اجلہ تلامذہ سے واقدی کے محمد بن سعد ہین اور سوا انکے اور جماعت ہے اعیان اہل [illegible]
قاضی رہے بیچ محلہ بغداد کے جو جانب شرقی مین ہے اور قاضی کیا انکو مامون نے [illegible] عسکر مہدی کا اور بعض اہل حدیث نے انکو ضعیف [illegible]
و تعظیم کرتا تھا انکی خلیفہ مامون اور بہت رعایت کرتا تھا اور جدا لکھا ایکبار واقدی نے مامون کو شکایت بیچ [illegible] کا اور [illegible]
اوس رقعہ مین تو لکھا اوسپر مامون نے اپنے ہاتھ سے کہ تجھ مین دو خصلتین ہین سخا اور حیا تو سخاوت [illegible]
کہ جو کچھ تو مالک ہے اور حیا نے برانگیختہ کیا تجکو یہ کہ ذکر کیا تو نے ہمسے بعض قرض اپنا اور [illegible] کہ تو نے سوال کیا اگرچہ
تجھ ہم کو تا ہو میری حاجت کو پہونچنے سے اب زیادہ کیا اپنے ہاتھ کو کھولنے مین [illegible] ساتھ خبر کے دربار [illegible]
حدیث کہی تو نے تھے جبکہ تھا اوپر قضا ہارون رشید کے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] کنجیان رزق کا [illegible]

اوتارتا ہی اللہ سبحانہ واسطے بندون کے رزق اونکے بقدر اونکے خرچ کے جسنے بہت دیا بہت پایا اور جسنے کم خرچ کیا کم پایا کہا واقدی نے کہ مین بھول گیا تھا اس حدیث کو پس بہا یاد دلانا اوسکا مجکو عجیب تر اوسکے ضد سے اور روایت کی واقدی سے بشر حافی نے ایک حکایت کہ سنا اونسے کہتے تھے واقدی کہ جو شخص لکھے واسطے بخار کے اسطور پر کہ لیوے تین پتے زیتون کے لکھے ہفتے کے دن ساتھ طہارت کے ایک پر یہ لفظ جہنم غرثی دوسرے پر جہنم عطشی تیسرے پر جہنم مقرورۃ پھر ڈالے اونکو تھیلی مین اور باندھے اوپر ہاتھ پر بخار والے کے کہا واقدی نے تجربہ کیا مینے اس عمل کو اور پایا صحیح و نافع اور ایسا ہی نقل کیا اس حکایت کو ابو الفرج بن جوزی نے اپنی کتاب مین کہ لکھی ہین اوسمین روایتین بشر حافی سے اور روایت کی مسعودی نے کتاب مروج الذہب مین کہ کہا واقدی نے تھے میرے دو دوست اور ایک انمین سے ہاشمی تہا اور تھے ہم مثل ایک شخص کے اور پہونچی مجکو تنگی سخت اور قریب ہوئی عید کہا میری عورت نے کہ ہم صبر کر سکتے ہین تکلیف اور سختی پر لیکن لڑکے ہمارے جو ہین ٹوٹتا ہی دل میرا اونکی محبت سے کہ دیکہین گے پڑوسیون کے لڑکون کو آراستہ عید کے دن اچہے کپڑون سے اور یہ اس حال پر پرانے کپڑون سے ہونگے لیکن کچہہ حیلہ کر کہ صرف کرون مین اونکے کپڑون مین کہا واقدی نے لکہا مینے اپنے دوست ہاشمی کو سوال کیا مینے اوس چیز کا جو حاضر ہو پہر آیا میرے پاس وہ ایک تھیلی لیے ہوئے اور کہا اسمین ہزار روپے ہین کچہہ تہوڑی دیر ہوئی تھی کہ خط بہیجا مجکو دوسرے یار نے کہ شکایت کرتا تہا مثل اوسکے کہ شکایت کی تھی مینے اپنے دوست ہاشمی سے پہر بہیجا مینے وہ تھیلی مونہہ بندہی اوس یار کو اور گیا مین مسجد میں اور رہا وہان اوس مسجد مین اپنی بی بی کی حیا سے پہر جب آیا مین گہر تو اچھا جانا اس کام کو میری عورت نے اور نہ کچہہ رنجیدہ ہوئی اور تھے ہم اس حال مین کہ آیا پہر میرا دوست ہاشمی اور اوسکے ساتھ وہی ہمیانی تھی کہا مجھسے سچ کہو کیا کیا تونے اوسمین کہ دیا تہا مین تجکو کہا مینے اوس سے تمام قصہ پہر کہا میرے دوست ہاشمی نے کہ تو نے سوال کیا طرف میرے اور حال یہ ہی کہ نہین مالک ہون مین اوپر زمین کے مگر اوس چیز کا کہ بہیجا اوسکو مینے طرف تیرے پہر لکہا مینے طرف دوست اپنے کے کہ سوال کرتا تہا مین اوس سے دوستی کا وہ لے آیا میرے پاس ہمیانی میری مہر لگائی ہوئی کہا واقدی نے کہ پہر قسمت کر لیا ہمنے آپسمین اون ہزار روپون کو بعد اوسکے کہ نکالے واسطے اپنی بی بی کے سو روپے اور پہونچی یہ خبر مامون کو تو بلایا مجکو اور مجھسے پوچہا یہ قصہ اور شرح کی مینے اس خبر کی تو حکم کیا خلیفہ نے واسطے ہمارے سات ہزار اشرفیون کا واسطے ہر ایک کے ہم تینون دوستون سے دو دو ہزار اشرفی اور واسطے میری عورت کے ایک ہزار اشرفی انتہی اور تحقیق ذکر کیا خطیب نے بیچ تاریخ بغداد کے اس حکایت کو اور واقع ہوئی ولادت واقدی کی اول سال ایک سو تیس مین اور وفات کی آخر روز مین پہر کے گیارہوین ذی الحجہ کے دو سو سات مین اور اوس وقت مین قاضی تھے بغداد کے بیچ جانب غربی کے ایسا کہا ہی ابن قتیبہ نے اور کہا سمعانی نے قاضی تھے جانب شرقی مین اور نماز پڑہی اوپر اونکے محمد بن سماعۃ تمیمی نے اور مدفون ہوئے مقابر خیزران مین اور کہا گیا ہی کہ وفات پائی سال دو سو نو مین اور پہلا قول صحیح ہی اور عمر اونکی اٹہتر برس کی تھی اور واقدی نسبت ہی طرف واقد کے کہ جد اونکے جد تھے اور عسکر مہدی نام ایک محلہ بغداد کا ہی ایسا مشہور سا ہی رصافہ کے جانب شرقی مین آباد کیا اوسکو ابو جعفر منصور نے اپنے بیٹے مہدی کے نام پر کہتا ہی مترجم عفا اللہ عنہ کہ اختصار کیا اس کتاب کا اور ترجمہ الفاظ کو زبان سلیس ہندی مین موافق خواہش اپنے احباب کے مگر بعض جا بضرورت حاصل معنی لکہا یا جہان ترجمہ الفاظ مین باعث خلاف ہونے محاورے کے سمجہنا مطلب کا دشوار تہا اور جہان واسطے مزید توضیح یا پورا کرنے روایت یا رفع شک کے حاجت ہوئی تو وہان مضمون کو بہی لکہدیا اور جان لینا چاہیے کہ امام واقدی کو ہر چند کہ وہ استاد ہین بخاری کے اور لوگون نے ضعیف لکہا ہی لیکن جناب قاضی پانی پتی نے اپنی تفسیر مظہری مین دوسرے پارے مین بیچ اس قول اللہ عز و جل کے وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ عمرۃ القضا
لکہا ہی کہ خبر الواقدی في المغازي مقبول اذا لم يخالف الاخبار الصحيحة و منه التوفيق و به نستعين مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان بستہ ہی میری ذو الفقار
صدا لے دہل ہی صریر قلم

نو خستہ نامہ ہوگا نے کار زار
بنا نا الا اللہ اکبر قلم

ہر اک صفحہ ہی اسمین میدان جنگ
ہر ایک سمت ہی فوج دین کا گذر

نہین ذکر جز تیغ و تیر و تفنگ
مضامین ہین دلچسپ ...

پیادہ کوئی اور کوئی سوار
غرض ہیں رضا جو سے پروردگار

کسیکا کہیں نیزہ خون فشان
ہوا جسم بدخواہ سے جانستان

کہیں شغل کشتی کہیں طعن و ضرب
غرض ہیں بیان خوب سبقت حرب

کہیں اہل ردت سے ہیں کینہ خواہ
خروشندہ مانند ابر سیاہ

کہیں تھوڑے سے عرصے میں پھرتی یار
کیا کفر سے پاک انجام کار

عیان ہے یہ اعجاز خیر الوری
کہوں کم بہت پر نظر آشنا

شہادت کو مقصود جان جانکر
ہزاروں میں تنہا ہوئے حملہ گر

رہے سب رضا جو سے پروردگار
سمجھ دار دنیا کو ناپایدار

کیا ہے کسی نے کہیں بے دریغ
زبون کشور کفر کو زیر تیغ

کہیں ہوتا کا تیر ہی نا سد بر
کہیں خون پہ خنجر نے باندھی کمر

کہیں کافران عسر ہے کو کیا
زبون اور گرفتار روز وغا

کہیں تیغ سے نمازیوں کی تمام
ہوئے قافیہ تنگ سب روم و شام

جگم پہ کہیں کھینچ کر تیغ تیز
کیا انکو آوارہ وقت ستیز

رہے سے پہر لڑائی میں مانند شیر
مقابل سپاہ عدو کے دلیر

رواج شریعت میں پھر صبح و شام
رہے ہے سارے مشغول جو پاس کے کام

رقم پہلے ہے داستان بدر کا
کہ جس سے قوی دین یزدان ہوا

شکستہ ہوا کفر جب سے تمام
ہوئے اہل دین شاد و فرخندہ کام

کہا واقدی نے حدیث کی صحیح ہے بہت راویون نے درحالیکہ بعض اونمین سے بہت حافظ تھے اپنی حدیث کے بعض سے اور لکھا بیٹے پھر [illegible]
کو کہ حدیث کی صحیح ہے اونھون نے پھر کہا سبھون نے کہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدینہ مین پیر کے دن بارھوین تاریخ ربیع الاول
کی اور کہا گیا ہے دوسری تاریخ اور ثابت بارھوین تاریخ ہے اور تھا اول نشان کہ آراستہ کیا اوسکو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واسطے حمزہ بن عبد المطلب
کے شہر رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے کہ پیش آئے تھے قافلہ قریش سے پھر نشان عبیدہ بن حارث کا شوال مین آٹھوین مہینے واسطے روانگی طرف
رابغ کے اور رابغ دس کوس ہے جحفہ سے درحالیکہ تو جاوے قدید کو پھر سریہ سعد بن ابی وقاص کا طرف خرار کے نوین مہینے ذیقعدہ کے پھر غزوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے ابواء مین گیارھوین مہینے یہانتک کہ پہونچے مقام ابواء مین پھر لوٹ آئے اور نہوا کام اور باہر رہے پندرہ دن پھر غزوہ کیا بواط کا ربیع الاول مین
شروع تیرھوین مہینے پیش آئے قافلہ قریش کو کہ اونمین امیہ بن خلف اور اوسکے ساتھی قریش تھے اور دو ہزار پانسو اونٹ پھر لوٹ آئے اور [illegible]
بواط جحفہ سے قریب ہے پھر غزوہ کیا ربیع الاول مین تیرھوین مہینے واسطے ڈھونڈھنے کرز بن جابر فہری کے یہانتک کہ پہونچے بدر کو پھر لوٹ آئے پھر غزوہ کیا
جمادی الآخر مین سولھوین مہینے کہ نکلے تھے واسطے قافلون قریش کے جب کہ گئے وہ شام کو اور اسکا غزوہ ذی العشیرہ نام ہے پھر لوٹ آئے اور روانہ کیا
عبد اللہ بن جحش کو طرف نخلہ کے رجب مین شروع سترھوین مہینے پھر غزوہ کیا بدر قتال کا سترھوین تاریخ رمضان کی جمعہ کے دن انیسوین مہینے پھر
منقول سریہ بھیجا طرف عصما بنت مروان کے اور قتل کیا اوسکو عمیر بن عدی بن خرشہ نے کہا راوی نے حدیث کی عبد اللہ بن حارث بن فضیل نے اپنے باپ سے کہا
انھون نے قتل کیا عصما بنت مروان کو پچیسوین تاریخ رمضان کی شروع انیسوین مہینے ہجرت کے پھر سریہ بھیجا سالم بن عمیر کو کہ مارا ابو عفک کو شوال
[illegible] بیسوین مہینے پھر غزوہ کیا قینقاع کا آدھے شوال مین بیسوین مہینے پھر واقع ہوا غزوہ السویق ذی الحجہ مین بائیسوین مہینے پھر غزوہ کیا طرف بنی سلیم کے
بن راشد [illegible] کدر مین بیچ محرم کے تیئیسوین مہینے پھر سریہ بھیجا واسطے قتل ابن اشرف کے ربیع الاول مین پچیسوین مہینے پھر غزوہ غطفان کا ہوا طرف نجد کے اور
[illegible] ذو امر کہتے ہین ربیع الاول مین پچیسوین مہینے پھر سریہ عبد اللہ بن انیس کا ہوا طرف سفیان بن خالد بن نبیح ہذلی کے کہا عبد اللہ نے نکلا مین مدینہ سے
دوشنبہ کے روز پانچوین تاریخ محرم کی پینتیسوین مہینے مین غائب رہا اٹھارہ دن اور آیا مین تئیسوین تاریخ محرم کو پھر غزوہ ہوا بحران کا جمادی الاولی مین ستائیسوین
اوس مہینے پھر واقع ہوا سریہ القردہ کہ اوسمین امیر تھے زید بن حارثہ جمادی الآخرہ مین اٹھائیسوین مہینے کہ اوسمین تھا ابوسفیان بن حرب پھر واقع ہوا غزوہ احد
کہ اسکا تو ماہ شوال مین بتیسوین مہینے پھر غزوہ حمراء الاسد شوال مین بتیسوین مہینے پھر سریہ ہوا وہ کہ امیر اوسکے تھے ابو سلمہ بن عبد الاسد طرف قطن کے اور
[illegible] اسد کے پینتیسوین مہینے محرم مین پھر واقع ہوا بیر معونہ کہ امیر اوسکے منذر بن عمرو تھے چھتیسوین مہینے صفر مین پھر واقع ہوا غزوہ الرجیع اوسی مہینے مین
[illegible] تھی امیر اوسکے مرثد تھے پھر غزوہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنی النضیر پر ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے پھر غزوہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

یہودیوں کا ذی قعدہ میں پینتالیسوین مہینے پھر سریہ ابن عتیک کا طرف ابی الحقیق کے ذی الحجہ میں چھیالیسوین مہینے جب کہ قتل کیا گیا سلام بن ابی الحقیق
لعین لیکے گئے یہود طرف سلام بن مشکم کے خیبر میں اور انکار کیا کہ سردار بنے اونکا پھر اوٹھا اُسیر بن رزام اونکی لڑائی کو پھر غزوہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے ذات الرقاع کا محرم میں سینتالیسوین مہینے پھر غزوہ کیا دومۃ الجندل کا ربیع الاول میں سینتالیسوین مہینے پھر غزوہ کیا مُریسیع کا شعبان میں پانچوین
سال پھر غزوہ خندق ہوا ذیقعدہ میں پانچوین سال پھر غزوہ ہوا آنحضرت کا طرف بنی قریظہ کے آخر ذیقعدہ اور اول ذی الحجہ سنہ پانچ میں پھر سریہ ابن انیس کا ہے
طرف سفین بن خالد بن نبیح کے محرم میں چھٹے سال پھر سریہ محمد بن مسلمہ کا محرم میں چھٹے سال طرف قرطا کے پھر غزوہ آنحضرت کا بنی لحیان پر طرف غابہ کے
ربیع الاول سنہ چھ میں پھر غزوہ آنحضرت کا ربیع الآخر میں طرف غابہ کے سنہ چھ میں پھر سریہ کہ جسکا امیر عکاشہ بن محصن تھا طرف مقام غمر کے ربیع الآخر سنہ چھ میں
پھر سریہ محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے ربیع الآخر سنہ چھ میں پھر وہ سریہ کہ امیر اوسکے ابو عبیدہ بن جراح تھے طرف ذی القصہ کے ربیع الآخر سنہ چھ میں پھر سریہ
زید بن حارثہ کا طرف بنی سلیم کے موضع جموم پر ربیع الآخر سنہ چھ میں اور تھے یہ دونوں ایک مہینے میں جموم درمیان نخل اور نقرہ کے ہے پھر سریہ زید بن حارثہ کا
طرف عیص کے جمادی الاولی سنہ چھ میں پھر سریہ زید بن حارثہ کا موضع طرف پر جمادی الاخری سنہ چھ میں اور موضع چھتیس میل ہے مدینہ منورہ سے پھر سریہ زید
بن حارثہ کا طرف حسمی کے جمادی الآخرہ سنہ چھ میں اور حسمی ہے پیچھے وادی القری کے ہے پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف وادی القری کے رجب سنہ چھ میں پھر وہ سریہ
کہ امیر اوسکے عبد الرحمن بن عوف تھے طرف دومۃ الجندل کے شعبان سنہ چھ میں پھر غزوہ علی رضی اللہ عنہ کا فدک کو شعبان سنہ چھ میں پھر سریہ زید بن حارثہ کا
طرف اُم قرفہ کے رمضان میں چھٹے سال اور ام قرفہ طرف ایک پہلو کے ہے وادی القری سے پھر غزوہ ابن رواحہ کا طرف اُسیر بن زارم کے شوال سنہ چھ میں پھر
سریہ کرز بن جابر کا طرف عرنیین کے شوال سنہ چھ میں پھر عمرہ حدیبیہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ذیقعدہ سنہ چھ میں پھر غزوہ خیبر کیا آنحضرت نے
جمادی الاخرہ سنہ سات میں پھر لوٹے خیبر سے وادی القری کو جمادی الاخرہ میں اور قتال کیا اوسمیں ساتوین سال پھر سریہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ
کا طرف تربہ کے شعبان سنہ سات میں پھر سریہ حضرت ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ تعالی عنہما کا شعبان میں ساتوین سال طرف نجد کے پھر سریہ بشیر بن سعد کا طرف فدک کے
شعبان سنہ سات میں پھر سریہ غالب بن عبد اللہ کا طرف میفعہ کے رمضان سنہ سات میں اور میفعہ جانب نجد کے ہے پھر سریہ بشیر بن سعد کا طرف موضع جناب کے شوال سنہ سات
میں پھر عمرۃ القضیہ کیا آنحضرت نے ذی القعدہ سنہ سات میں پھر غزوہ ابن ابی العوجاء سلمی کا ذی الحجہ میں ساتوین سال پھر غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید کی طرف صفر سنہ آٹھ میں
یعنی عمرۃ القضا
اور کدید ہے قدید کے پھر سریہ شجاع بن وہب کا ربیع الاول سنہ آٹھ میں طرف بنی عامر بن ملوح کے پھر غزوہ کعب بن عمیر غفاری کا ربیع الاول سنہ آٹھ میں طرف ذات اطلاح
کے اور ذات اطلاح جانب شام کے ہے بلقا سے رات بھر کی مسافت پر پھر غزوہ زید بن حارثہ کا طرف موتہ کے آٹھوین سال پھر وہ غزوہ کہ امیر اوسکے عمرو بن العاص تھے طرف
ذات السلاسل کے جمادی الآخرہ سنہ آٹھوین میں پھر غزوہ الخبط کہ امیر اوسمیں ابو عبیدہ بن جراح تھے رجب سنہ آٹھوین میں پھر سریہ خضرہ کہ امیر اوسکے ابو قتادہ تھے
شعبان سنہ آٹھ میں اور موضع خضرہ جانب نجد کے ہے بیس کوس پر نزدیک بستان ابن عامر کے پھر سریہ ابی قتادہ کا طرف اضم کے رمضان سنہ آٹھ میں پھر غزوہ آنحضرت کا
فتح مکہ کو تیرھوین تاریخ رمضان کی سنہ آٹھوین میں پھر گرانا بتخانہ عزی کا پچیسوین رمضان سنہ آٹھ میں کہ گرایا اوسکو خالد بن ولید نے پھر گروانا بتخانہ سواع کا اوسی رمضان میں
عمرو بن العاص سے پھر گرانا بتخانہ مناۃ کا سعد بن زید الاشہلی سے آٹھوین سال رمضان میں پھر غزوہ بنی جذیمہ کا کہ بھیجا خالد بن ولید کو شوال سنہ آٹھ میں پھر غزوہ حنین
شوال سنہ آٹھ میں پھر غزوہ آنحضرت کا طرف طائف کے شوال سنہ آٹھ میں اور حج کرنا لوگون کا اسی سال کہا واقدی نے پھر غزوہ تبوک ہوا اور یہ آخر غزوہ تھا
اور کہا ابن اسحق نے کہ اول غزوہ آنحضرت کا غزوہ ابوا ہے پھر بواط پھر عشیرہ اور حدیث کی عبد اللہ بن محمد نے کہ خبر دی ہمکو وہب نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی
اسحق سے کہ تھا میں طرف پہلو زید بن ارقم کے پوچھا اوسنے کتنے غزوے کیے آنحضرت نے کہا انیس کہا گیا تم کتنوں میں ہمراہ تھے کہا سترہ میں تو کہا میں نے کونسا
تھا اول کہا غزوہ عشیرہ اور کہا گیا ہے کہ اول پھر پھر روانہ کیا تھا آنحضرت نے جب کہ آئے تھے آپ مدینے میں تحقیق وہ ہے جو بھیجا حمزہ بن عبد المطلب کو تیس سواروں میں
ساتھ انصار کے پس ملے ابو جہل سے کہ تھا تین سو سواروں سے اون چھپے میں نزدیک سیف البحر کے پس درمیان میں آگیا ان دونوں کے مجدی
بن عمرو جہنی واسطے اوس قسم کے کہ تھی درمیان جہینہ اور انصار کے تو لوٹ آئے اور نہ ہوا قتال پھر نکلے آنحضرت یہان تک کہ پہنچے موضع ابوا میں جانب ...

علداری بنی کنانہ کی ہے اور رخصت کیا لوگون کو بنی ضمرہ سے اور اس بات سے کہ نہ اونکی مدد کرین نہ وہ انکی اور بھیجا ہے قوم سے لوگون کو کہ سردار کیا اوپر
عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو اور درست کیا اونکے لیے نشان جب کہ گئے تاکہ رخصت کرین آنحضرتؐ کو بہنے لگین آنکھین اونکی بسبب جدائی آنحضرتؐ کے
پھر بٹھایا اونکو حضرتؐ نے اور بھیجا جگہ اونکی عبد اللہ بن جحش اسدی کو اور لکھدیا اوسکو خط اور فرمایا کہ نہ پڑھے اوسکو مگر بعد دو راتون کے جب کہ گذار دین
دو راتین سفر مین تو پڑھا خط تو پایا اوسمین یہ کہ جا طرف نخلہ کے اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اور برکت اوسکی کے اور مت زور کر کسی پر اپنے ساتھیون
مین سے اوپر چلنے کے اپنے ساتھ اور جا میرے حکم سے اون لوگون کے ساتھ جو متابعت کرین تیری یہان تک کہ پہنچے تو بطن نخلہ مین پس منتظر رہ واسطے
قریش کے قافلون کا جب پڑھا عبد اللہ نے خط استرجاع کیا اور بعد استرجاع کے کہا سنا اور مانا مینے حکم اللہ اور رسول کا پھر کہا لوگون سے جو چاہے چلا چلے
اور جو چاہے لوٹ جاوے پس مین چلنے والا ہون واسطے حکم آنحضرتؐ کے پس لوٹ آئے گروہ مین سے سعد بن ابی وقاص زہری اور عتبہ بن غزوان حلیف بنی نوفل
کے بنی مازن بن منصور مین سے پس لوٹ آئے طرف نجران کے جو علداری بنی سلیم کی تھی پس ٹہر گئے وہان اور گئے عبد اللہ بن جحش ہمراہ اپنے لوگون کے یہان تک
کہ پہنچے بطن نخلہ مین اور ملے وہان عمرو بن حضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے اور مارا گیا عمرو بن حضرمی اور
مارا اوسکو واقد بن عبد اللہ تمیمی نے کہ تھا بنی ثعلبہ بن یربوع سے اور مقید ہوے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان اور نکل بھاگا وہان سے نوفل
بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر چاندرات کے روز رجب کے پھر آیا مکے مین دوسرے دن اور چاند دیکھا تھا لوگون نے رجب کا اور خبر دی اونکو اوس نے کہ ملا
اوسکے ساتھیون کو لیکن نہ طاقت پائی اونکے ڈھونڈھنے کی اور گئے اصحاب آنحضرتؐ ساتھ لوٹ اور قیدیون کے طرف آنحضرتؐ کی اور خبر دی ساتھ ہونیکے
کہا یا رسول اللہ پہنچے ہم قوم کو دن مین جب شام کو دیکھا ہمنے ہلال جس کو نہین جانتے کہ لڑائی کی ہمنے رجب مین یا آخر دن جمادی الاخرہ مین اور آگے آتا ہے بیان نزول
آیت کا کہا راویون نے اور بھیجا قریش نے طرف آنحضرتؐ کے فدیہ اپنے لوگون کا فرمایا آپ نے ہرگز نہ فدیہ لینگے ہم ان دونون کا یہان تک کہ آجاوین ہمارے
اصحاب یعنی سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن ابی غزوان حدیث کی ہے ابو بکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ سے کہا اوسنے کہ کہا سعد بن ابی وقاص نے
کہ نکلے ہم ساتھ عبد اللہ بن جحش کے یہان تک کہ اوترے نجران مین اور نجران جانب معدن بنی سلیم کے ہے تو بھیجا ہمنے اباعر کو اور تھے ہم بارہ مرد دو دو ایک
اونٹ پر اور تھا مین پیچھے چلنے والا عتبہ بن غزوان کے اور گم گیا اونٹ ہمارا اور ٹہرے ہم واسطے اوسکے دو دن کہ تلاش کرتے تھے ہم اوسکو اور چلے گئے ہمراہ قوم
اور نکلے ہم اوپر نشان اونکے سے پھر راہ بھولی ہمنے اونکی اور پہنچے وہ مدینے کو آگے ہمسے کئی دن اور نہ حاضر ہوے ہم نخلہ مین اور پہنچے ہم نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ گمان کرتے تھے ہمکو مارے گئے اور پہنچی ہمکو سفر مین تکلیف بھوک کی تحقیق نکلے تھے ہم اور درمیان طیبہ اور مدینے کے چھ برد ہین اور برد چار
فرسخ کو کہتے ہین اور فرسخ تین میل کا ہے اور اوسمے اور تھا بیچ معدن بنی سلیم تک رات بیچ کی راہ ہے کہا راوی نے نکلے ہم طیبہ سے اور سواری کی نوبت بنوبت
اور تھا ہمارے پاس کچھ کھانا یہان تک کہ پہنچے معدن مین پوچھا ابو اسحق نے کہ معدن بنی سلیم اور مدینے مین کتنی مسافت ہے کہا راوی نے تین منزل اور جسوقت
بھوکے ہوتے تھے ہم کھاتے تھے کونپل خار دار درختون کی اور اوسپر پانی پی لیتے تھے یہان تک کہ آئے مدینے مین پس پائے گئے آدمی قریش کے کہ آئے تھے
واسطے فدیہ دینے اپنے لوگون کے اور نہ لیا تھا آنحضرتؐ نے اور فرمایا مجھکو اندیشہ ہے اپنے اصحاب کا کہا راویون نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریش سے کہ اگر مارا ہوگا تمنے میرے دونون ہمراہیون کو تو قتل کرونگا مین تمہارے دونون ساتھیون کو اور فدیہ اونکا ہر ایک کا چالیس اوقیہ چاندی کی
تھی اور ایک اوقیہ چالیس درہم ہے کہا راوی نے تھا عبد اللہ ایام جاہلیت مین چودھری جبکہ لوٹے عبد اللہ بن جحش نخلہ سے خمس نکالا غنیمت کا اور تقسیم کیا
باقی اپنے اصحاب مین اور تھا یہ اول خمس اسلام مین اور اوتری بعد اسکے یہ آیت وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ یعنی جان لو تحقیق
جو کچھ لوٹو تم کسی چیز سے پس بیشک اللہ تعالی کے واسطے ہے اوسکا پانچوان حصہ روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہ آنحضرتؐ نے ٹہرا دی لوٹ اہل نخلہ کی اور گئے
بدر کو پھر جب لوٹے تو تقسیم کیا اوسکو ساتھ لوٹ بدر کے اور دیا ہر قوم کو اوسکا حق کہا راویون نے اور اوترا قرآن کہ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
یعنی تجھسے پوچھتے ہین مہینے حرام کو اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ لڑائی شہر حرام مین حرام ہے جیسا اول تھی اور شبہ حلال جانتا ہے مسلمانون کا روکنا اللہ تعالی کی راہ سے بڑا گناہ ہے

اور اصل مین تھا بجاے سبیل اللہ کے لفظ رسول اللہ کا یہان تک کہ عذاب دیتے ہین اونکو اور قید کرتے ہین کہ نہ جاوین رسول اللہ کی طرف اور جھٹلاتے ہین
اللہ کو اور منع کرتے ہین مسلمانون کو بیت اللہ سے واسطے حج اور عمرے کے اور پریشان کرتے ہین اونکو مرد دین مین اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ
مِنَ الْقَتْلِ یعنی شریک اللہ کا کرنا اساف اور نایلہ کو جو دو بت ہین یہ بہت بڑھکر ہے قتل کے گناہ سے اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا اونھون نے
دیت دی حضرت نے عمرو بن حضرمی کی اپنے پاس سے اور حرام رکھا لڑائی کو مہینون حرام مین جیسے اونکی آگے حرمت تھی یہان تک کہ سورۂ براۃ نازل ہوئی
روایت ہے زہری سے کہ کہا پوچھا مینے ابن عباس سے کیا دیت دی آنحضرت نے ابن حضرمی کی کہا نہین کہا ابن واقد نے اور مجمع علیہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نہ دیت دی
آنحضرت نے اور اسی سریہ مین نام رکھے گئے عبد اللہ بن جحش امیر المومنین حدیث کی ہے جیسے ابو معشر نے اور نام تھا اوس کا عبد اللہ بن جحش کے اس لڑائی مین آٹھ آدمی
عبد اللہ بن جحش اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اور عامر بن ربیعہ اور واقد بن عبد اللہ تمیمی اور عکاشہ بن محصن اور خالد بن ابی البکیر اور سعد بن ابی وقاص
اور عتبہ بن غزوان اور یہ حاضر تھے لڑائی کے وقت اور بعضون نے کہا بارہ تھے اور بعضون نے تیرہ اور ہمارے نزدیک آٹھ ہین ٭

قصۂ قتال بدر

اور اوسکو بدر کبری بھی کہتے ہین کہا راویون نے جب کہ دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹنا قافلہ قریش کا شام سے تو طلب کیا اپنے اصحاب کو
واسطے قافلے کے اور روانہ کیا طلحہ بن عبید اللہ و سعید ابن زید کو دس روز اول اپنی روانگی کے مدینے سے تا کہ جستجو کرین قافلے کی اور رخصت ہوئے یہ دونون یہانتک
کہ پہنچے نزدیک کشد جہنی کے جو موضع نخبار مین تھا [illegible] اور نخبار ایک جگہہ ہے [illegible] مروہ کے اوپر کنارے بحر شور کے پھر ٹھہرایا اور اوتارا دونون
کو کشد نے اور رہے [illegible] نزدیک اوسکے پوشیدہ [illegible] یہان تک کہ گذرا قافلہ راستے تو چڑھے طلحہ اور سعید اوپر ایک ٹیلے کے اور
دیکھا قوم کو [illegible] اور شروع کی قافلہ والون نے [illegible] کشد کو کہ کیا دیکھا تو نے کسی کو جاسوسون سے محمد علیہ السلام کے کہا کشد نے پناہ مانگتا ہون مین
اللہ تعالی سے اور کہان ہین پاس [illegible] محمد علیہ السلام کے موضع نخبار مین اور جب کہ گذر گیا قافلہ تو رات گذاری ان دونون نے یہان تک کہ صبح ہوئی پھر نکلے اور نکلا
ان دونون کے ساتھ کشد بطور نگہبانی کے اور اوتارا اونکو ذو المروۃ مین اور پہنچا قافلہ دریا پر اور جلدی کی اور چلے دن رات خوف طلب سے پھر آئے طلحہ اور سعید
مدینے مین اوس روز کہ [illegible] قریش کے رسول اللہ علیہ السلام سے مقام [illegible] پھر جب کہ [illegible] آنحضرت کو تو لوٹے یہ دونون اور ملاقات کی آنحضرت سے مقام تربان مین اور
تربان واقع ہے درمیان موضع ملل اور سیالہ کے اور [illegible] کے اور تھا یہ گھر ابن اذینہ شاعر کا اور آیا بعد اسکے کشد اور خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طلحہ اور سعید
اوتارنے کی کشد کی ان دونون کو تو محبت کی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اکرام کیا اوسکا اور فرمایا کیا نہ جاگیر دون مین تجکو ینبع کو عرض کی کشد نے
کہ مین بوڑھا ہون اور گذر گئی عمر میری [illegible] جاگیر دیجیے وہ جگہہ میرے بھتیجے کو تو جاگیر دی وہ جگہہ آپ نے واسطے بھتیجے کے کہا راویون نے اور طلب کیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا ہے [illegible] شاید کہ اللہ تعالی غنیمت دلاوے تمکو یہ مال پھر جلدی کی جنہے جلدی کی
یہان تک کہ تحقیق مرد جھگڑتا تھا اپنے باپ سے جانے کے لیے پس تھا اونمین سے [illegible] سعد بن خیثمہ اور باپ اسکا [illegible] جانے کے بدر کو کہا سعد نے اپنے باپ سے
تحقیق ہے جانا اگر ہوتا سوا جنت کے تو اختیار کرتا مین تجکو ساتھ اوس جانے کے تحقیق مین امید رکھتا ہون شہادت کی [illegible] کہا خیثمہ نے اختیار کر
مجکو اور ٹھہر اپنی عورتون کے ساتھ تو انکار کیا سعد نے پھر کہا خیثمہ نے ضرور ہے ایک کو ہم مین سے [illegible] پھر قرعہ ڈالا دونون نے اور نکلا نام سعد کا پھر روانہ ہوا
اور شہادت پائی بدر مین اور رہ گئے حضرت کی معیت سے بہت آدمی صحابہ مین سے کہ نہ وہ جانتے تھے جانا آپ کا اور اوس جانے مین کلام کثیر اور اختلاف ہے اور
نہ ملامت کیا گیا جو کہ نہ گیا اسواسطے کہ نہ نکلے تھے واسطے لڑائی کے بلکہ نکلے تھے واسطے قافلے کے اور رہ گئی ایک قوم اہل نیات اور بصائر کے لوگون سے کہ اگر
گمان کرتے یہ کہ تحقیق ہوگی لڑائی تو ہرگز نہ رہجاتے اور پیچھے رہنے والون سے اسید بن حضیر پھر جب کہ لوٹ آئے آنحضرت تو کہا آپ سے اسید نے کہ حمد ہے واسطے اللہ کی
کہ خوش کیا آپکو اور غالب کیا آپکو اوپر آپ کے دشمن کے اور قسم ہے اوسکی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے نہ پیچھے رہا مین آپ سے واسطے محبوب ہونے اپنی جان کے
آپکی جان سے اور نہ گمان کیا مینے کہ آپ ملین گے دشمن سے اور نہ جانا مینے سوا اسکے کہ یہ جانا ہے واسطے قافلے کے فرمایا حضرت نے اسید سے کہ سچ کہا تونے

اور تھا یہ اول غزوہ کہ غالب کیا اللہ تعالی نے بیچ اوسکے اسلام کو اور ذلیل کیا اوسمین مشرکون کو اور چلے حضرت ساتھ اون لوگون کے کہ ہمراہ تھے آپ کے یہانتک کہ پہونچے
طرف کھاٹی بنی دینار کے پھر مقیم ہوئے موضع بقیع مین اور بقیع کا نام ہی بیوت السقیا ہی اور بقیع کھاٹی ہی بنی دینار کی بیچ مدینے کے اور سقیا ملا ہوا ہی مدینے کے گرد
اور تھا یہ دن اتوار کا بارھوین تاریخ رمضان کی اور خیمہ گاہ آپ کی اوس جا تھی کہ ملاحظہ کیا لشکر کو پھر پھیر دیے گئے عبد اللہ بن عمر اور اسامہ بن زید اور رافع بن خدیج
اور براء بن عازب اور اسید بن ظہیر اور زید بن ارقم اور زید بن ثابت تو لوٹا دیا اونکو اور نہ اجازت دی اونکو ہمراہی کی کہا راوی نے روایت ہی کہ کہا دیکھا مینے اپنے
بھائی عمیر بن ابی وقاص کو قبل اسکے کہ پیش کیے جاوین ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کہ پوشیدہ ہوتا تھا کہا مینے کیا ہی تجکو ای بھائی کہا اوسنے ڈرتا ہون کہ
دیکھین مجکو حضرت اور چھوٹا جانین اور لوٹا دین مجکو اور مین دوست رکھتا ہون جانے کو شاید کہ اللہ تعالی دے مجکو شہادت کہا راوی نے پیش کیا گیا وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تو چھوٹا جانا اوسکو اور فرمایا لوٹ جا پھر رویا عمیر اور اجازت دی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمراہی کی کہا راوی نے کہ تھے سعد کہ
کہتے تھے یہ کہ باندھ دیا مینے پر تلا اوسکی تلوار کا بسبب اوسکے صغر سن کے اور شہید ہوا بدر مین اور وہ سولہ برس کا تھا کہا راوی نے کہ مروی ہی عباس بن عبد الرحمن
اشجعی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب کو کہ پیئین پانی اونکے کنوئین سے آج کے دن اور پیا آپ نے پانی اونکے کنوئین کا کہا راوی نے مروی ہی
عمرو بن ابی عمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اول اونکے کہ پیا پانی اونکے کنوئین کا اوس روز اور مروی ہی حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ لایا جاتا تھا شیرین پانی واسطے آپکے بیوت سقیا سے اور کہا ہی عبد اللہ بن قتادہ نے اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
نماز پڑھی نزدیک بیوت سقیا کے اور دعا کی اوس دن واسطے اہل مدینہ کے پس فرمایا ای اللہ تحقیق ابراہیم بندہ تیرا ہی اور دوست تیرا اور نبی تیرا دعا کی تجسے واسطے
اہل مکہ کے اور تحقیق مین محمد ہون بندہ تیرا اور نبی تیرا پکارتا ہون تجکو واسطے نفع اہل مدینہ کے یہ کہ برکت کرے تو واسطے اونکے بیچ صاع اونکے کے اور مد اونکے
اور پھلون اونکے کے ای اللہ محبوب کر واسطے ہمارے مدینہ اور کر اوس چیز کو جو اوسمین ہی وبا سے طرف موضع خم کے ای اللہ مینے حرام کیا اوس چیز کو درمیان دونون
سنگستان اوسکے کے جیسا کہ حرام کیا ابراہیم دوست تیرے نے مکے کو اور خم دو کوس ہی موضع جحفہ سے کہا راویون نے اور آئے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عدی بن ابی الزغبا اور بسبس بن عمرو بیوت سقیا سے کہا راویون نے اور آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور کہا پس کہا یا رسول اللہ
تحقیق خوش آیا مجکو اوترنا آپکا یہان اور حاضری لینا اس جگہہ اپنے اصحابون کی اور فال لی مینے اس سے کہ تحقیق یہ جگہہ ہی ہماری کی کہ جب کہ تھا مین اوس
اہل حسیکہ مین وہ جگہ کہ تھا اوس حسیکہ ال رباب اور یا خالی دو باب نام ہی ایک پہاڑی کا مدینے کے نیچے پڑتی کو شتے تھے اوسکی یہود اور تھے اونکے اوسمین گھر بہت بہا
حاضری لی ہینے اسی جگہہ اپنے لوگون کی پس اجازت دی مینے جسکو کہ ہتھیار اوٹھا سکتا تھا اور لوٹا دیا مینے اوسکو کہ چھوٹا تھا اوٹھانے ہتھیار سے پھر گئے ہم یہود حسیکہ
کی طرف اور وہ غالب یہود رہتے تھے اوس دن پس قتل کیا مینے اونکو جیسا کہ چاہا پس خوار ہوئے تمام یہود واسطے ہمارے آج تک اور ہم امید رکھتے ہین یا رسول اللہ
یہ کہ ملین ہم اور قریش پس ٹھنڈی کرے اللہ تعالی آنکھ آپکی اونکی جانب سے اور تھے خلاد بن عمرو بن جموح کہ کہتے تھے جب کہ ہوا دن تو گیا مین اپنے اہل کو طرف
موضع خربا مین پس کہا اوس سے اونکے باپ عمرو بن جموح نے کہ نہ طلب کیا مینے ہوا واسطے کہ تحقیق تم چلے گئے پس کہا اوسنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے آدمیون کو موضع تربان مین کہا عمرو نے اچھی فال ہی قسم اللہ تعالی کی تحقیق مین امید رکھتا ہون کہ لوٹو تم اور غنیمت لو مشرکین قریش پر تحقیق یہ جگہہ
ہماری تھی جس روز گئے تھے ہم طرف حسیکہ کے کہا راوی نے تحقیق آنحضرت نے بدل دیا نام اوسکا اور نام رکھا سقیا کہا راوی نے کہ تھا میرے دل مین یہ کہ خریدون
اوسکو یہانتک کہ خرید لیا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے بدلے دو اونٹون کے اور کہا گیا ہی کہ قیمت سات اوقیہ کے کہا راوی نے ذکر کیا گیا آنحضرت سے یہ کہ مول لیا اوسکو
سعد نے فرمایا نفع مند ہوئی بیع کہا راوی نے اور کوچ کیا حضرت نے اخیر دن اتوار کے بیوت السقیا سے بارھوین تاریخ رمضان کے اور نکلے مسلمان ہمراہ آپکے
اور وہ تین سو دو یا تین تھے اور آٹھ شخص لوٹ گئے کہ دیا گیا اونکو سہام غنیمت سے اور تھے ستر اونٹ اور سوار ہوتے تھے ہر ایک پر دو دو تین تین چار چار آدمی آپس مین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی اور مرثد اور کہا گیا ہی زید بن حارثہ بجاے مرثد کے اونپر تبرک تھے ایک اونٹ پر اور تھے حمزہ بن عبد المطلب اور زید بن حارثہ
اور ابو کبشہ اور انسہ مولی نبی علیہ السلام کے اوپر ایک اونٹ کے اور تھے عبیدہ بن حارث اور طفیل اور حصین دونون بیٹے حارث کے اور مسطح بن اثاثہ اوپر ایک اونٹ کے

جوتھا عبیدہ بن حارث کا کہ آرام دیتے جاتے تھے اپنے تابعون کو مثل ابن ابی داود مازنی کے اور تھے معاذ اور عوف اور معوذ بیٹے عفرا کے اور مولی انکا ابو الحمراء اوپر ایک اونٹ کے اور ابی بن کعب و عمارۃ بن حزم و حارثہ بن نعمان ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبۃ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر اور تھے عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر جسکا نام عبس تھا اور یہ ملک تھا عتبہ کا اور مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع ایک اونٹ پر جو مصعب کا تھا اور عمار بن یاسر اور ابن مسعود ایک اونٹ پر اور عبد اللہ بن کعب اور ابو داود مازنی و سلیط بن قیس اوپر شتر عبد اللہ بن کعب کے اور عثمان اور قدامہ اور عبد اللہ بیٹے مظعون کے اور سائب بن عثمان ایک شتر پر کہ اوترتے اور سوار ہوتے باری باری اور ابو بکر اور عمر اور عبد الرحمن بن عوف ایک شتر پر اور سعد بن معاذ اور انکے برادر اور انکے بھتیجے حارث بن اوس اور حارث بن انس چارون ایک شتر جوان پر جو تھا سعد بن معاذ کا اور نام اوسکا ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ ایک اونٹ پر جو سعد بن زید کا تھا اور نہ زاد راہ تھا انکے پاس سوائے ایک صاع تمر کے روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ نکلا مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے اور تھے تین تین آدمی اوترتے چڑھتے ایک شتر پر پس مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع تھے اپنے ایک شتر پر اور ساتھ ہوئے تھے ہمارے عبید بن زید بن عامر پس چلے ہم اور جب کہ پہونچے موضع روحا مین گر پڑا ہمارا شتر اور بیٹھ گیا تھک کر پس کہا میرے بھائی نے ای اللہ ہم نذر مانتے ہین تیری یہ کہ اگر لوٹا دے تو ہمکو اس شتر پر طرف مدینے کے تو قربانی کرینگے اوسکو پس گذرے ہمپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم اوس حال مین تھے پس عرض کی ہمنے یا رسول اللہ بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس طلب کیا حضرت نے پانی اور کلی کی اور وضو فرمایا ایک برتن مین پھر کہا کھولو اسکا مونھ پس کھولا ہمنے پھر ڈالا آپ نے وہ پانی اوسکے مونھ مین پھر اوسکے سر پر پھر اوسکی گردن اور شانہ اور کوہان اور پشت اور سرین اور دم پر پھر فرمایا سوار ہو اور روانہ ہوئے آنحضرت آگے اپنی جا ملے ہم حضرت سے نشیب موضع منصرف مین اور شتر ہمارا اول لیے جاتا تھا ہمکو یہان تک کہ جب پہونچے ہم لوٹتے ہوئے بدر سے عیدگاہ مدینے مین بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس قربانی کی اوسکی میرے بھائی نے واسطے پورا کرنے نذر کے اور تقسیم کر دیا گوشت اوسکا کہا راوی نے کہ سوار ہوئے سعد بن عبادہ بدر کی راہ مین بیس شترون پر اور روایت ہی سعد بن وقاص سے کہ چلے ہم بدر کو ہمراہ حضرت کے اور تھے ستر اونٹ ہمارے ہمراہ پس نوبت بنوبت سوار ہوتے تین تین چار چار دو دو آدمی ایک ایک شتر پر اور تھا مین زائد تکلیف مین بہ نسبت سب اصحاب کے اسواسطے کہ پیادہ چلتا تھا اور تیر انداز تھا اور نہ سوار ہوا مین آتے جاتے ایک قدم اور دعا مانگی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واسطے ہم سبھون کے کہ ای اللہ یہ بندے تیرے پیادہ ہین پس سوار کر انکو اور برہنہ ہین پس پہنا کپڑے انکو اور بھوکے ہین پس شکم سیر کر دے انکو اور بے مایہ ہین پس غنی کر انکو اپنے فضل سے کہا سعد نے کہ پس نہ لوٹا کوئی اون لوگون سے کہ ارادہ رکھتا تھا سواری کا مگر پایا ایک ایک شخص نے ایک دو اونٹون کو اور لباس پہنا برہنہ لوگون نے اور حاصل کیا طعام دشمنون کی زاد راہ سے اور پائے اموال فدیہ قیدیون کے پس غنی ہو گیا اوس سے ہر فقیر اور افسر کیا آنحضرت نے پیادون پر قیس بن ابی صعصعہ کو اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہی اور فرمایا اونکو حضرت نے جب کہ بڑھے بیوت سقیا سے واسطے گنتی مسلمانون کے پس کھڑا کیا اسکو بیر ابی عنبہ پر پس شمار کیا اور خبر دی حضرت کو اور روانہ ہوئے حضرت بیوت سقیا سے پھر چلے بطن عقیق کی راہ پھر چلے وہ راہ جو مخفی تھی یہان تک کہ پہونچے موضع بطحاء ابن ازہر مین پس اوترے وہان نیچے ایک شجر کے پس کھڑے ہوئے ابو بکر صدیق ایک کنکریلی زمین مین اور بنائی ایک مسجد پس نماز پڑھی اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سعد بن ابی وقاص نے جب پہونچے ہم موضع تربان مین فرمایا مجھسے حضرت نے کہ ای سعد دیکھ اس ہرن کو کہا سعد نے پس نکالا مینے تیر اپنا اور رکھا اوسکو کمان مین اور کھڑے ہوئے آنحضرت پیچھے میرے اور رکھا ہاتھ اپنا درمیان میرے دونون کاندھون کے پھر فرمایا تیر مار اسکو اور دعا کی ای اللہ پہونچا تیر اسکا نشانے پر پس لگا تیر میرا اوس ہرن کی گردن مین پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور دوڑا مین اوسکے پکڑنے کو پس ذبح کیا اوسکو مینے اور اوٹھا لایا اوسکو پھر اوترے ہم تھوڑی دور جا کر اوس جگہ سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر گوشت اسکا درمیان اصحاب کے اور روایت ہی کہ تھے اوس لشکر مین دو گھوڑے ایک مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور دوسرا مقداد بن عمرو بہرانی کا جو حلیف ہین بنی زہرہ کے اور کہا بعضون نے کہ تھا ایک گھوڑا واسطے حضرت زبیر کے لیکن تحقیق ہی ہونا دو گھوڑون کا اور نہین خلاف اس بات مین کہ تھا ایک گھوڑا مقداد کا روایت ہی مقداد بن عمرو سے کہا انہون نے تھا ساتھ میرے ایک گھوڑا بدر مین جسکا نام سبحہ تھا اور [illegible] حاضر تھے اوس دن مرثد اپنے گھوڑے پر کہ نام اوسکا سہیل تھا کہا راوی نے

اور جانے قریش شام میں اپنے قافلے سے اور تھے اوسمیں ہزار اونٹ اور مال کثیر اور نہ رہا تھا مکہ میں کوئی مرد یا عورت قریش کا کہ جو پاس اوسکے مثقال سونا یا زیادہ کچھ ہوا
اوسنے سوداگری کو اوس قافلے میں پس کہا جاتا ہے کہ تھے ساتھ اونکے پچاس ہزار اور نزدیک بعضوں کے کم اس سے اور تھا اکثر مال اوسمیں ابی احیحہ کا آل سعید بن عاص کا
خواہ وہ مال خاص اوسکا یا دیا ہوا اونھوں نے جمع کرکے اوروں سے آدھے فائدوں پر غرض کہ تھا اکثر قافلہ اوسکا اور بنی مخزوم کے دو سو اونٹ اور پانچ یا چار ہزار مثقال
سونا اور حارث بن عامر بن نوفل کا اوسمیں ایک ہزار مثقال اور امیہ بن خلف کا دو ہزار مثقال اور ابن عبد مناف کا دس ہزار مثقال الغرض باقی بطون قریش کا اوسی جا
تجارت اونکی موضع غزہ ملک شام سے روایت ہے مخرمہ بن نوفل سے کہ جب تھے ہم شام میں تو ملا ہمکو ایک شخص قوم جذام کا اور کہا اوسنے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آئے تھے واسطے ہمارے قافلے کے راہ گذر پر اور میں چھوڑ آیا ہوں اونکو وہیں مقیم ہے لوٹنے کے انتظار میں اور قسم کیا ہے واسطے ہمارے راہ والوں کو کہا مخرمہ نے
پس چلے ہم ڈرتے ہوئے اس بات سے کہ نہ ملیں وہ ہمسے اور بھیجا ہمنے ضمضم بن عمرو کو وقت واپسی کے شام سے طرف مکے کے واسطے اطلاع اپنے حال کے اور کہا کرتے
تھے عمرو بن عاص کہ جب پہنچے ہم موضع زرقہ میں کہ شہر ہے شام کا قریب معان کے دو منزل پر اذرعات سے اور آتے تھے ہم مکے کو پس ملا ہمسے ایک شخص قوم جذام کا
اور خبر دی اوسنے کہ نکلے ہیں آنحضرت ساتھ اپنے اصحاب کے تمہارے روکنے کو پھر مقیم رہے وہاں حضرت ایک مہینے پھر لوٹ گئے مدینہ منورہ کو اور تم اوس عرصہ
رکھتے تھے مال ساتھ اپنے پس وہ اس بار ضرور تمہارے پاس آوینگے تمسے لڑائی کو کہ لیجاتے ہو مال اسقدر اور وہ حساب کرتے ہیں تمہارے لوٹنے کے دنوں کا پس فکر کرو اپنے قافلے
او بچانے مال کی اور بلاؤ اپنے لوگوں کو کہ مدد کریں آکر پس بھیجا قافلے والوں نے ضمضم کو طرف اہل مکہ کے کہ تھے بیچ اوس قافلے میں اور آئے تھے بیراہ ساحل سے ساتھ
دو اونٹوں کے پس مقرر کی اجرت ضمضم کی بیس مثقال سونا اور کہا اوسنے ابو سفیان نے شتابی کر تو تم جاکر قریش کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم روکنے آئے ہیں تمہارے
قافلہ کو اور چلتے وقت سکھلا یا اونکو کہ کاٹنا کان اپنے اونٹ کے جبکہ داخل ہوئے مکے میں اور کترنا ناک کا اونٹ کی اولٹی اور پھاڑنا کرتا اپنا آگے اور پیچھے سے اور
فریاد کرنا آگے قریش کے اور آیا کیا ہے کہ بچا تہا اسکو تو کہ یہ اور تھے اوس قافلے میں ستر آدمی قریشی کہ تھا اونکے عمرو بن عاص اور مخرمہ بن نوفل ایسا

خواب میں دیکھنا عاتکہ کا خرابی قریش کی اور ظاہر ہونا اوس خواب کا لوگوں میں پس جھگڑنا ابوجہل کا ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اور طیاری لشکر قریش کی واسطے اپنے قافلے کی مدد کو

کہا راوی نے اور دیکھا تھا خواب عاتکہ بنت عبدالمطلب نے پہلے آنے ضمضم کے اس طرح کا کہ گھبرا گئیں تھیں اوس سے پس کہا اپنے بھائی عباس سے کہ اے بھائی
واللہ دیکھی ہے میں نے آج کی رات وہ خواب کہ ڈرتی ہوں کہ سبب اوسکے شر اور مصیبت پہونچے گی تیری قوم پر لیکن ہرگز نہ ظاہر کرنا کسی سے وہ خواب پھر اوسکو بیان کیا
اوسکو کہ دیکھا میں نے ایک شتر سوار کو کہ کھڑا ہوا آکر مقام ابطح میں اور پکارا اوسنے بلند آواز سے اے آل غدر دوڑو طرف جائے قتل اپنی کے تین بار پس جمع ہوئے
آدمی پاس اوسکے پھر گیا وہ مسجد الحرام میں اور لوگ پیچھے اوسکے تھے پس دیکھا میں نے اوسکو اوسی طرح سوار تھا کعبہ پر پھر پکارا اوسنے وہاں بھی تین بار پھر چڑھا اوپر
اپنا ابوقبیس پر پھر پکارا وہاں اوسی طرح پھر گرایا اوسنے بڑا پتھر اوس پہاڑ کے اوپر سے پس جبکہ پہونچا وہ نیچے تو ہوگیا ٹکڑے ٹکڑے اور نہ بچا کوئی گھر مکے کا کہ گرا اوسمیں
ایک ٹکڑا اوسکا مگر گھر ون بنی ہاشم کے اور بنی زہرہ کے اور کہا کرتے تھے عمرو بن عاص کہ دیکھا ہمنے اپنے گھروں میں ٹکڑا اوس پتھر کا اور تھی یہ بات بڑی عبرت کی لیکن نہ جانا
اوسوقت اللہ تعالی نے اسلام ہمارا اور باقی رکھا ہمکو اوسوقت تک کہ ... پس بعد بیان اس خواب کے کہا حضرت عباس نے کہ یہ خواب دیکھا تونے واللہ اگر
پس نکلے وہ باہر گھر کے اور ملے اونسے راہ میں ولید بن عتبہ بن ربیعہ کہ تھے دوست اونکے پس ذکر کیا اونسے یہ خواب اپنی بہن کا بہ اعتبار اونکی دوستی کے
اور بہت تاکید کی اونسے اوسکے اخفا کی لیکن ظاہر ہوگیا یہ راز لوگوں میں کہا ہے حضرت عباس نے پس گیا میں دوسرے روز طواف خانہ کعبہ کو تو دیکھا میں نے
ابوجہل کو بیچ جماعت قریش کے کہ گفتگو کرتے تھے میری بہن کے خواب کی پس پوچھا مجھسے ابوجہل نے خواب عاتکہ کا لیکن انکار کیا میں نے پس کہا اوسنے اے بنی عبدالمطلب
کیا نہ راضی ہوئے تم اس بات پر کہ نبی بنتے ہیں مرد تمہارے یہاں تک کہ نبی بننے لگیں عورتیں تمہاری بھی مشہور کرتی ہے عاتکہ کہ دیکھا میں نے خواب اس طرح کا
پس انتظار کرتے ہیں ہم اوسکے وقوع کا تین دن تک پس اگر ہوگا قول اوسکا حق تو واقع ہوگا یہ امر ورنہ البتہ ... لکھوں گا میں ہر طرف کہ تم لوگ بیشک
زیادہ ہو قوم عرب سے پس کہا عباس نے ... اپنے ... کے تو سزاوار زیادہ ہے ساتھ کذب کے اور ... پس کہا ابوجہل نے

جو تھا عبیدہ بن حارث کا کہ آرام دیتے جاتے تھے اپنے تابعون کو مثل ابن ابی داود مازنی کے اور تھے معاذ اور عوف اور معوذ بیٹے عفرا کے اور مولی اونکے ابو الحمرا
اوپر ایک اونٹ کے اور ابی بن کعب و عمارۃ بن حزم و حارثہ بن نعمان ایک اونٹ پر اور خراش بن صمہ و قتادہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک
اونٹ پر اور تھے عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر جسکا نام عبس تھا اور ملک تھا عتبہ کا اور مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع
ایک اونٹ پر جو مصعب کا تھا اور عمار بن یاسر اور ابن مسعود ایک اونٹ پر اور عبد اللہ بن کعب اور ابو داود مازنی و سلیط بن قیس اوپر شتر عبد اللہ بن کعب کے
اور عثمان اور قدامہ اور عبد اللہ بیٹے مظعون کے اور سائب بن عثمان ایک شتر پر کہ اوترتے اور سوار ہوتے باری باری اور ابو بکر اور عمر اور عبد الرحمن
بن عوف ایک شتر پر اور سعد بن معاذ اور اونکے برادر اور اونکے بھتیجے حارث بن اوس اور حارث بن انس چارون ایک شتر جوان پر جو تھا سعد بن معاذ کا اور نام
اوسکا ذیال تھا اور سعد بن زید اور سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ ایک اونٹ پر جو سعد بن زید کا تھا اور نہ زاد راہ تھا انکے پاس سوا ے
ایک صاع تمر کے روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ نکلا میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے اور تھے تین تین آدمی اوترتے چڑھتے
ایک شتر پر پس میں اور میرا بھائی خلاد بن رافع تھے اپنے ایک شتر پر اور ساتھ ہوئے تھے ہمارے عبید بن زید بن عامر پس چلے ہم اور جب کہ پہونچے موضع روحا میں
گر پڑا ہمارا شتر اور بیٹھ گیا تھک کر پس کہا میرے بھائی نے اے اللہ ہم نذر مانتے ہیں تیری یہ کہ اگر لوٹا دے تو ہمکو اس شتر پر طرف مدینہ کے تو قربانی کرینگے اوسکو پس گذرے
ہمپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم اوس حال میں تھے پس عرض کی ہمنے یا رسول اللہ بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس طلب کیا حضرت نے پانی اور کلی کی اور وضو فرمایا ایک برتن میں
پھر کہا کھولو اسکا مونہہ پس کھولا ہمنے پھر ڈالا آپ نے وہ پانی اوسکے مونہہ میں پھر اوسکے سر پر پھر اوسکی گردن اور شانہ اور کوہان اور پشت اور پٹھا اور دم پر پھیر فرمایا
سوار ہو اور روانہ ہوئے آنحضرت آگے پس چلے ہم حضرت سے نشیب موضع منصرف میں اور شتر ہمارا اوڑائے لیے جاتا تھا ہمکو یہان تک کہ جب پہونچے ہم لوٹتے
ہوئے بدر سے عیدگاہ مدینہ میں بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس قربانی کی اوسکی میرے بھائی نے واسطے پورا کرنے نذر کے اور تقسیم کر دیا گوشت اوسکا کہا راوی نے کہ
سوار ہوئے سعد بن عبادہ بدر کی راہ میں دو بیس شترون پر اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ چلے ہم بدر کو ہمراہ حضرت کے اور تھے ستر اونٹ ہمارے ہمراہ
پس نوبت بنوبت سوار ہوتے تین تین چار چار دو دو آدمی ایک ایک شتر پر اور تھا میں زائد تکلیف میں بنسبت سب اصحاب کے ہو اسطے کہ پیادہ چلتا تھا اور تیر مارتا تھا
اور نہ سوار ہوا میں آتے جاتے ایک قدم اور دعا مانگی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واسطے ہم سبون کے کہ اے اللہ یہ بندے تیرے پیادہ ہیں پس سوار کر انکو اور
برہنہ ہیں پس پہنا کپڑے انکو اور بھوکے ہیں پس شکم سیر کر دے انکو اور بے مایہ ہیں پس غنی کر انکو اپنے فضل سے کہا سعد نے کہ پس لوٹا کوئی اون لوگون سے کہ
ارادہ رکھتا تھا سواری کا مگر پایا ایک ایک شخص نے ایک دو اونٹون کو اور لباس پہنا برہنہ لوگون نے اور حاصل کیا طعام دشمنون کی زاد راہ سے اور پائے اموال فدیہ
قیدیون سے کہ پس غنی ہو گیا اوس سے ہر فقیر اور افسر کیا آنحضرت نے پیادون پر قیس بن ابی صعصعہ کو اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہے اور فرمایا
اونکو حضرت نے جب کہ بڑھے ہوت سقیا سے واسطے گنتی مسلمانون کے پس کھڑا کیا اسکو بیر ابی عنبہ پر پس شمار کیا اور خبر دی حضرت کو اور روانہ ہوئے حضرت بیر سقیا
سے پھر چلے بطن عقیق کی راہ پھر چلے وہ راہ جو مخفی تھی یہان تک کہ پہونچے موضع ذو الحلیفہ ابن ازہر میں پس اوترے وہان نیچے ایک شجر کے پس کھڑے ہوئے ابو بکر صدیق اونکا
ایک سنگریزی زمین میں اور بنائی ایک مسجد پس نماز پڑھی اوسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سعد بن ابی وقاص نے جب پہونچے ہم موضع شربان میں فرمایا حضرت نے
کہ اے سعد دیکھ اس ہرن کو کہا سعد نے پس نکالا میں نے تیر اپنا اور رکھا اوسکو کمان میں اور کھڑے ہوئے آنحضرت پیچھے میرے اور رکھا دست مبارک اپنا درمیان
میرے دونون کاندھون کے پھر فرمایا تیر مار اسکو اور دعا کی اے اللہ پہونچا تیر اسکا نشانے پر پس لگا تیر میرا اوس ہرن کی گردن میں پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور
دوڑا میں اوسکو پکڑنے کو پس ذبح کیا اوسکو میں نے اور اوٹھا لایا اوسکو پھر اوترے ہم تھوڑی دور جا کر اوس جگہ سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر
گوشت اسکا درمیان صحابہ کے اور روایت ہے کہ تھے اوس لشکر میں دو گھوڑے ایک مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور دوسرا مقداد بن عمرو بہرانی کا جو حلیف تھے بنی زہرہ کے
اور کہا ہے بعضون نے کہ تھا ایک گھوڑا واسطے حضرت زبیر کے لیکن تحقیق یہ ہے کہ نہ زیادہ دو گھوڑون کا اور نہیں خلاف اس بات میں کہ تھا ایک گھوڑا مقداد کا روایت ہے
مقداد بن عمرو سے کہ کہا انہون نے تھا ساتھ میرے ایک گھوڑا بدر میں جسکا نام اور مرثد کہ حاضر تھے اوس دن ہمراہ اپنے گھوڑے پر کہ نام اوسکا سبیل تھا کہا راوی نے

اور چلے قریش شام میں اپنے قافلے سے اور تھے اوسمیں ہزار اونٹ اور مال کثیر اور نہ رہا تھا مکے میں کوئی مرد یا عورت قریش کا کہ جو پاس اوسکے مثقال سونا یا زیادہ مگر بھیجا
اوسنے سوداگری کو اوس قافلے میں پس کہا جاتا ہے کہ تھے ساتھ اونکے پچاس ہزار اور نزدیک بعضوں کے کم اس سے اور تھا اکثر مال اوسمیں ابی احیحہ کا آل سعید بن عاص کا
پھر خواہ وہ مال خاص اونکا یا دیا ہوا اونھوں نے جمع کر کے اوروں سے آدھے فائدوں پر غرض کہ تھا اکثر قافلہ اونکا اور بنی مخزوم کے دو سو اونٹ اور پانچ یا چار ہزار مثقال
سونا اور حارث بن عامر بن نوفل کا اوسمیں ایک ہزار مثقال اور امیہ بن خلف کا دو ہزار مثقال اور ابن عبد مناف کا دس ہزار مثقال اور باقی بطنوں قریش کا اور تھی تجارت
تجارت اونکی موضع غزہ ملک شام سے روایت ہے مخرمہ بن نوفل سے کہ جب تھے ہم شام میں تو ملا ہمکو ایک شخص قوم جذام کا اور کہا اوسنے تحقیق کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آئے تھے واسطے ہمارے قافلے کے راہ گذر پر اور میں چھوڑ آیا ہوں اونکو وہیں مقیم ہمارے لوٹنے کے انتظار میں اور تقسیم کیا ہے واسطے ہمارے راہ والوں کو کہا مخرمہ نے
پس چلے ہم ڈرتے ہوئے اس بات سے کہ نہ ملیں وہ ہمسے اور بھیجا ہمنے ضمضم بن عمرو کو وقت روانگی کے شام سے طرف مکے کے واسطے اطلاع اپنے حال کے اور کہا کرتے
تھے عمرو بن عاص کہ جب پہونچے ہم موضع زرقہ میں کہ شہر ہے شام کا قریب بیسان کے دو منزل پر اذرعات سے اور آتے تھے ہم مکے کو پس ملا ہمسے ایک شخص قوم جذام کا
اور خبر دی اوسنے کہ نکلے ہیں آنحضرت صلعم ساتھ اپنے اصحاب کے تمہارے روکنے کو پھر مقیم رہے وہاں حضرت ایک مہینے پھر لوٹ گئے مدینہ منورہ کو اور تم اوس وقت
نکلتے تھے مال ساتھ لیئے ہوئے پس وہ اس بار ضرور پیش آوینگے تمسے لڑائی کو کہ لیجاتے ہو مال اسقدر اور وہ حساب کرتے ہیں تمہارے لوٹنے کے دنوں کا پس فکر کرو اپنے قافلے
اور بچانے مال کی اور بلاؤ اپنے لوگوں کو کہ مدد کریں آکر پس بھیجا قافلے والوں نے ضمضم کو طرف اہل مکے کے کہ تھے یہ اوس قافلے میں اور آئے تھے یہ راہ ساحل سے ساتھ
دو اونٹوں کے پس مقرر کی اجرت ضمضم کی بیس مثقال سونا اور کہا اوسنے ابو سفیان نے کہ جلد جا کر قریش کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم روکنے آئے ہیں تمہارے
قافلے کو اور حیلہ سکھلایا اوسکو کہ کاٹنا کان اپنے اونٹ کے جب کہ داخل ہو مکے میں اور کسنا کاٹھی اونٹ کی اولٹی اور پھاڑ ڈالنا کرتا اپنا آگے اور پیچھے سے اور
فریاد کرنا آگے قریش کے اور کہا گیا ہے کہ بھیجا تھا اسکو تبوک سے اور تھے اوس قافلے میں تیس شخص قریش کے کہ تھے اونمیں عمرو بن عاص اور مخرمہ بن نوفل اور

خواب میں دیکھنا عاتکہ کا خرابی قریش کی اور ظاہر ہونا اوس خواب کا لوگوں میں پس جھگڑا ابو جہل کا ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اور تیاری لشکر قریش کی طرف اپنے قافلے کی مدد کو ٭

کہا راوی نے اور دیکھا تھا خواب عاتکہ بنت عبد المطلب نے پہلے آنے ضمضم کے اس طرح کہ گھبرا گئیں تھیں اوس سے پس کہا اپنے بھائی عباس سے کہ اے بھائی
واللہ دیکھی ہے میں نے آج کی رات وہ خواب کہ خوف ہے مجھکو پہونچنے اوسکے شر اور مصیبت پہونچنے کا تیری قوم پر لیکن ہرگز نہ ظاہر کر کسی سے وہ خواب میرا پھر بیان کیا
اوسکو کہ دیکھا میں نے ایک شتر سوار کو کہ کھڑا ہوا آکر مقام ابطح میں اور پکارا اوسنے بلند آواز سے اے آل غدر دوڑو طرف جائے قتل اپنی کے تین بار پس جمع ہوئے
آدمی پاس اوسکے پھر گیا وہ مسجد الحرام میں اور لوگ پیچھے اوسکے تھے پس دیکھا میں نے اوسکو اوسی طرح سوار خانہ کعبہ پر پھر پکارا اوسنے وہاں بھی تین بار پھر چڑھا اونٹ
اپنا ابو قبیس پر پھر پکارا وہاں اوسی طرح پھر گرایا اوسنے بڑا پتھر اوس پہاڑ کے اوپر سے پس جبکہ پہونچا وہ نیچے تو ٹوٹ گیا ٹکڑے ٹکڑے اور نہ بچا کوئی گھر مکے کا کہ گرا اوسمیں
ایک ٹکڑا سوا گھروں بنی ہاشم کے اور بنی زہرہ کے اور کہا کرتے تھے عمرو بن عاص کہ دیکھا میں نے اپنے گھروں میں ٹکڑا اوس پتھر کا اور تھی یہ بات بڑی عبرت کی لیکن بچا لیا
اوس وقت اللہ تعالی نے اسلام ہمارا اور باقی رکھا ہمکو اوس وقت تک کہ منظور تھا اوسکو پس بعد بیان اس خواب کے کہا حضرت عباس نے کہ یہ خواب ہے واللہ
پس نکلے گھبرا کر باہر گھر کے اور ملے ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے راہ میں کہ تھے دوست اونکے پس ذکر کیا اوسنے یہ خواب اپنی بہن کا بہ اعتقاد اونکی دوستی کے
اور بہت تاکید کی اوسنے اسکے اخفا کی لیکن ظاہر ہو گیا یہ راز لوگوں میں کہا ہے حضرت عباس نے پس گیا میں دوسرے روز طواف خانہ کعبہ کو تو دیکھا میں نے کہ
ابو جہل کہ بیچ جماعت قریش کے گفتگو کر رہے تھے میری بہن کے خواب کی پس پوچھا مجھسے ابو جہل نے خواب عاتکہ کا لیکن انکار کیا میں نے پس کہا اوسنے اے بنی عبد المطلب
کیا نہ راضی ہوئے تم اس بات پر کہ نبی بنتے ہیں مرد تمہارے یہاں تک کہ نبی بننے لگیں عورتیں تمہاری بھی مشہور کرتی ہے عاتکہ کہ دیکھا میں نے خواب اس طرح کا
پس انتظار کرتے ہیں ہم اسکے وقوع کا تین دن تک پس اگر ہوگا قول اوسکا حق تو واقع ہوگا یہ امر ورنہ لکھ دینگے تحریر اوسکی کہ تم لوگ جھوٹے
زیادہ ہو قوم عرب سے کہا عباس نے ... زرد کر دیا چہرہ اپنے سر پر کہ جو سزاوار زیادہ ساتھ کذب کے اور بلا تامل ... پس کہا ابو جہل نے

بھاگ گیا ہمسے تمنے بیچ بزرگی اور خوبی کے پس کہا تمنے کہ سقایت زمزم کی درمیان ہمارے ہے پس کہا ہمنے نہیں مضایقہ اسکا کہ پلاتے ہو تم حاجیون کو پھر کہا تمنے
کہ ہم لوگ دربان ہین کعبے کے پس کہا ہمنے نہیں مضایقہ اسکا بھی کہ رکھتے ہو تم کنجی اوسکی پھر کہا تمنے کہ بیچ ہمارے ہے مشورت پس مضایقہ جانا ہمنے اسکا بھی کہ پکاتے ہو تم
کھانے اور کھلاتے ہو تم لوگون کو پھر کہا تمنے کہ واسطے ہمارے ہے رفادہ پس برا مانا ہمنے اس سے بھی کہ جمع ہوتی ہین پاس تمہارے وہ چیزین کہ قوت دیتے ہو تم ساتھ
اوسکے ضعیفون کو پس جب کہ جمع ہوئے لوگ اور دعوے کین اونکی تمنے اور طلب کی ہمنے سبقت بیچ بزرگی کے تو کہنے لگے تم نبی درمیان ہمارے ہین پھر
بعد اوسکے کہا تمنے کہ ہوئی ایک عورت بھی نبی درمیان ہمارے پس قسم ہے لات عزی کی نہوگا یہ کام ہرگز کہا ہے حضرت عباس نے کہ واللہ بباعث غیرت کے انکار
کیا مینے کہ نہیں دیکھا کوئی خواب عاتکہ نے پھر شام کو جمع ہوئین عورتین خاندان عبد المطلب کی میرے گھر مین اور بولین تجھسے کیا راضی ہوئے تم اس بات پر کہ یہ فاسق
خبیث برا کہتا تھا تمہارے مردون کو اب شروع کی اسنے برائی تمہاری عورتون کی بھی اور سنتے رہے تم اوسکو اور نہ آئی تمکو کچھ غیرت پس کہا مینے واللہ نہ خاموش
ہوا مین مگر واسطے دفع فتنے کے اور قسم ہے کہ کل ہونگا مین اوس سے پس اگر دوبارہ ذکر کیا اوسنے اسکا تو سزا دونگا اوسکو بدگوئی کی پھر دوسرے دن کہا ابو جہل نے
کہ آج و کل دو روز نہیں کہتے ہم کچھ اوس باب مین مگر یہ ہون کہ ہوگا تیسرا روز پس اگر نہ ظاہر ہوئی اوسمین بھی تصدیق اسکی تو کھل جائیگا کذب تمہارا کہا حضرت عباس
نے کہ پھر تیسرے روز نکلا مین باہر گھر سے غصے مین اور یاد تھا مجکو غیرت دلانا عورتون کا پس چلا مین طرف ابو جہل کے اور تھا وہ شخص ہلکا لاغر مونہہ شوخ زبان
تیز نظر پس نکل گیا وہ طرف دروازے بنی سہم کے گھبرا کر پس کہا مینے کیا ہوا اس ملعون کو شاید کہ ہٹ گیا یہ خیال سے میرے جھگڑنے کے پس ناگاہ سنی آواز
آواز زمزم بن عمرو کی کہ وہ کہتا تھا ای معشر قریش ای آل لوی بن غالب بچاؤ اپنے قافلے کو کہ نکلے ہین آنحضرت ساتھ اپنے اصحاب کے اوسکے روکنے کو اور واللہ
نہین گمان مجکو کہ ملو تم اوسے پس زمزم فریاد کرتے تھے ساتھ ان باتون کے اور کاٹے تھے اونھون نے کان اپنے اونٹ کے اور پھاڑا تھا کرتا اپنا آگے پیچھے سے
اور اولٹا رکھا تھا پالان اونٹ پر پھر کہا زمزم نے کہ دیکھا ہے مینے خواب پہلے اپنے آنے سے مکے مین کہ سوار ہون مین اپنے اونٹ پر اور وادی مکہ مین بہتا ہے خون نیچے
سے اوپر کی طرف پس بیدار ہو گیا مین گھبرا کر اور جانا مینے اسمین ضرر قریش کا اور کہا گیا ہے کہ آواز دی اوسدن ساتھ اسکے ابلیس نے بیچ صورت سراقہ بن جعشم کے
پہلے زمزم کے واسطے محافظت قافلے کے پھر آئے بعد اسکے زمزم اور روایت ہے عمیر بن وہب سے کہ پکارا اوسدن شیطان نے بیچ صورت زمزم کے پس روانہ
ہوئے ہم قافلہ بچانے کو اور کہا ہے حکیم بن حزام نے کہ نہ آیا اوسدن کوئی آدمی ہمارے لیجانے کو قافلے کی طرف سے سوا شیطان کے غرض کہ مشغول ہو گئے آدمی
طیاری مین روانگی کے اوس طرف اور جو قسم کہ لوگ خود جاتے تھے یا روانہ کرتے تھے عوض اپنے غیر کو پس ڈر گئے قریش بسبب خواب عاتکہ کے اور خوش ہوئے
بنی ہاشم اور کہا اونکے کسی شخص نے کہ گمان کیا تھا تمنے ہمکو جھوٹا اور غلط کہنا عاتکہ کا پس تین دن یا دو دن مشغول رہے قریش اپنی طیاری مین اور جمع کیے ہتھیار
اور خرچ دیا غریبون کو درمیان اپنے اور کہا سہیل بن عمرو نے لوگون سے ای معشر قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور چند بے دین ساتھ اونکے تمہارے جوانون
اور اہل یثرب سے نکلے ہین واسطے روکنے قافلے کے کہ بیچ مال تجارت تمہارا ہر قسم کا پس جسکو حاجت ہو سواری کی تو حاضر ہے پاس میرے اور جو چاہے خرچ
پس متکفل ہون مین اوسکا پھر کہا زمعہ بن اسود نے قسم ہے لات و عزی کی نہین آیا تمپر بڑا کام اس سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل یثرب طمع کرین لوٹنے کی تمہارے
قافلے کی کہ ہوا وہین مال تم سب کا پس چلو طرف اوسکے اور نہ بچا رہے یہان کوئی شخص اور جسکے پاس نہو کچھ اسباب خرچ اوسکا ہے مجھپر واللہ اگر لے لیا اوس مال کو
آنحضرت نے تو پھر نہ خوف کرینگے تمسے اور آوینگے تمپر بعد حاصل کرنے قوت کے اور کہا طعیمہ بن عدی نے ای معشر قریش واللہ نہیں آیا یہ بڑا کام تمہارے کہ
لوٹا جاوے قافلہ تمہارا اور سامان قریش کا نہیں جانتا مین کسی مرد عورت کو اولاد عبد مناف سے کہ ہو پاس اوسکے ایک وزن اشر یا زیادہ اوس سے مگر دیا ہے
اوسنے اون قافلہ والون کو واسطے تجارت کے پس جو پاس جسکے سواری اور خرچ دینے مین مددگار ہون اوسکا پس دیے اوسنے لوگون کو واسطے سواری کے بیس اونٹ
اور راہ خرچ اون سب کا اور دیا کچھ خرچ بھی اون سبکے گھرون مین پھر کھڑے ہوئے حنظلہ بن ابی سفیان اور عمرو بن ابی سفیان پس برانگیختہ کیا اونھون نے لوگون کو
واسطے چلنے کے اور نذر کیا کچھ کھانا اور سواری دینے کا پس کہا اونھون نے لوگون سے کیون نہیں اقرار کرتے تم اوس خبر کا کہ کہا ہے اوسکو تمہاری قوم نے سوائے
دو قبر دیتے پس کہا ان دونون نے واللہ نہیں واسطے ہمارے مال اور یہ سب مال واسطے ابی سفیان کے پھر گئے نوفل بن معاویہ دئلی طرف اہل ثروت قریش کے

پس کہا اونسے واسطے دینے کہانا اور سواری کے جاوے فدا اون کو پس کہا عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے واسطے اس کام کے پس دیا اوسنے پانسو دینار اور کہا خرچ کرو انکو جہان مناسب جانو تم پھر کہا اون ہمیون نے حویطب بن عبد العزی سے پس لیے اوس سے دوسو یا تین سو دینار پھر پہنچایا کیا اوس نے واسطے لوگون کے ہتھیار اور سواریان اور نہ رہا قریش سے کوئی شخص مگر گیا اوس لشکر مین یا بھیجا اور کو بعوض اپنے پس آئے قریش نزدیک ابو لہب کے اور کہا انسے کہ تم سردار ہو قریش کے اگر رہ جاؤ گے تم جانے سے تو سند پکڑینگے تمھاری اور لوگ بھی پس یا خود چلو یا بھیجو کسیکو عوض اپنے پس کہا ابو لہب نے قسم لات و عزی کی نہ جاؤنگا مین اور نہ بھیجونگا عوض اپنے کسیکو پس آیا پاس انکے ابو جہل اور بولا انسے کہ چلو اے ابا عتبہ واللہ نہین جاتے ہم مگر واسطے دشمنی دین تمھارے اور تمھارے بزرگون کے اور ڈرا ابو جہل مسلمان ہو جانے سے ابو لہب کے پس خاموش ہوئے ابو لہب اور نہ گئے ساتھ اونکے اور نہ بھیجا کسیکو عوض اپنے اور نہ روکا ابو لہب کو جانے سے مگر خوف نے خواب عاتکہ کے کہ وہ کہتے تھے خواب عاتکہ یقینی ہے اور کہا ہے بعضون نے کہ بھیجا ابو لہب نے عوض اپنے عاص بن ہشام بن مغیرہ کو اور آتا تھا اوسپر قرض اسکا پس کہا عاص سے کہ جاؤ تو عوض میرے اور معاف کیا میں نے تجکو قرضہ اپنا پس گیا وہ عوض انکے روایت ہے کہ جب طیاری کی جانے کی عتبہ اور شیبہ نے پس نکالین زرہین اپنی اور دیکھی طیاری انکی عداس نے پس پوچھا اوسنے اون دونون سے کہ کیا ہے ارادہ تمھارا کہا اونھون نے کیا نہین جانتا تو اوس شخص کو کہ بھیجا تھا تیرے تجکو اوپر طرف انکے ہمارے باغ مین طایف کے کہا عداس نے کہ ہان کہا اونھون نے کہ پس جاتے ہین ہم اوس سے لڑنے کو پس رونے لگے عداس اور کہا نہ جاؤ تم اوس طرف واللہ وہ نبی ہین پس نہ مانا اونھون نے اور گئے ساتھ لشکر کے اور گئے عداس بھی ساتھ اون دونون کے اور مارے گئے بدر مین ساتھ اونکے

فال بد لینا قریش کا روز جانے بدر کے اور ظاہر ہونا معانقت کا فال سے اور گریہ و زاری کرنا عداس کا واسطے نجات اپنے دونون سرداران کے بدر کو اور سرپرستی یا کثر کا سجانے بین اور یہ سبب ہوا آتش سے ملکی سے اور مضامین ہو اشد ملائی ہدایت ارادہ ان قریش کی

خبر داری اور شگون داری کا اثر بد کی لڑائی و غیرہ سے

روایت ہے کہ جب فال نکالی قریشیون نے ساتھ ازلام کے نزدیک ہبل کے لیے جانے کی پس پہلے فال نکالی پس نکلا تیر ممانعت کا اور عتبہ اور شیبہ نے ارادہ کیا بیٹھ رہنے کا اور باز رہے پس نکلا تیر ممانعت کا واسطے جانے کے پس چاہا ہے کہ نہ جاوین لیکن غالب آیا اون پر ابو جہل پس کہا انھین فال نکالتے ہم اور نہین پھر کر مدد سے اپنے قافلے کی پھر جب کہ پہنچے مکار ہے جسم بن اسود اور پہنچا یادی طوی مین تو نکالے تیر اپنے پس فال نکالی اوسکی پس نکلا تیر ممانعت کا اور غصہ ہوا پھر نکالا فال دوسری دفعہ پس نکلی مثل پہلی کے پس توڑ ڈالا اون تیرون کو اور کہا مانند آج کا سا پیشنگوئی انکی کبھی ہوئی بلا ان تیرون کو پس آئے پاس اوسکے سہیل بن عمرو درحالیکہ بیٹھا تھا وہ رنجیدہ پس کہا کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہون مین تجکو مکرر کہا ابو الحکم پس کہا اونے اپنا ہاتھ اوپر انکی اور کہا اپنی نیت ہے کہ جسکو سمجھا ہے شگون نے اور کہا انکا قسم کے تیر ہے جسکی غمگین نہ ہو کہ اوسکا ان مزاج ہی کے روایت ہے کہ کر رہا تھا ابو جہل نے عزم کو کہ جب بولے تم پاس قریش کے تو منع کرنا ان کو فال نکالنے سے ساتھ تیرون کے روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا اونھون نے کہ نکلے وہ جانا کوئی سفر اپنا سوا جانے کے بدر مین اور نظاہر تھی انکی برائی اوس دن ہمارے جیسے کہ کہتے ہین وہ کہ تبہ تم ہر ایک بار اونھون نے ہم لوگون کو واسطے چلنے کے پس فال نکالی بینیہ تیرون کی اور نکلا ہر بار خلاف ہمیری مرضی کے لیکن ہم روانہ ہوا ہین بیان تک کہ اوترے ہم مر الظہران کی پس بیا پس ذبح کیا ابن حنظلیہ نے کسی اونٹون کو پس جنید اونمین کے تڑپا کے بغیر ذبح ہونے کے کہ کتا تھا ذبح کیا اور کئی اونمین سے پس لشکر مین پس نہ رہا کوئی خیمہ کہ نہ پڑا ہو اوپر خون کا پس ظاہر ہوئی میری بد فالی اس سے پس قصد کیا مین نے لوٹنے کا لیکن جھوڑا اسکو بدبختی ابو جہل نے پس چلا مین ساتھ اوسکے پس کہا گیا تم مین کہ حکیم قتیبۃ البنیہ مارا ہی تو دیکھا میں نے عداس کو بیٹھے ہوئے اوس جگہ اور گذرے تھے آدمی اوس مقام سے پس آئے وہاں دونون بیٹے ربیعہ کے پس دوڑے اوسکی طرف عداس پس پکڑلیے پاؤن اون دونون کے اور کہا اوسنے اون سے کہ میرے ماں باپ فدا ہوں تم پر بیشک وہ شخص رسول خدا ہے اسکے مین تم نہین جاتے ہو مگر لڑائی کو اسکی اپنی قتل کے

نہ امیدی سے پہلے ان کو...	مقابل ہوا اوسکا ہوا انجام کار	سدا اوسکے دشمن کو پہنچے گزند	مخالف سے کوئی نہ...
کرے اسکی ...	ہوا اوسپہ اسپہ دار ظفر	کرے اوسکا عزت بلند و ...	... بیشک خدا

تم اس فکر باطل سے پھیرو عنان / یہ ہے خیر خواہی کا میری نشان

اور بہہ جاتے تھے آنسو اونکے رخسارون پر پس چاہا میںنے یہ دیکھکر کہ لوٹ جاون ساتھ انکے لیکن بباعث شرم کے موافقت کی میںنے اون لوگون کی پھر آئے وہان عاص بن منبہ بن حجاج پس کھڑے ہوئے وہ اوپر عداس کے جبکہ چلے گئے عتبہ اور شیبہ پس کہا عاص نے کس چیز نے رولایا تجکو ای عداس کہا اوسنے رولایا مجکو میرے دونون سردارون نے کہ معزز ہین اہل وادی مین اور جاتے ہین اپنی قتل گاہ کو واسطے لڑنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا عاص نے کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہین اللہ کے پس کانپنے لگے عداس اور کھڑے ہوگئے بال اونکے پھر رونے لگے اور کہا ہان واللہ وہ رسول اللہ کے ہین سب لوگون کی طرف کہا راوی نے پس مسلمان ہوئے دل مین عاص بن منبہ لیکن موافقت کی اپنے لوگون کی ساتھ لڑائی کے یہان تک کہ مارے گئے ہمراہ مشرکون کے اوپر شرک کے اور کہا گیا ہے کہ لوٹ آئے تھے کو عداس اور نہ گئے بدر مین اور کہا بعضون نے کہ گئے وہ بدر مین اور مارے گئے وہان لیکن پہلا قول ثابت تر ہے نزدیک ہمارے اور روایت ہے کہ پہلے جانے سے طرف بدر کے آئے تھے سعد بن معاذ مکے مین اور اوترے تھے پاس اپنے دوست امیہ بن خلف کے پھر آیا وہان ابوجہل اور کہا امیہ سے دیکھکر سعد کو کہ کیا اوتارا تمنے اپنے گھر اس شخص کو کہ پناہ دی ہے اسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مستعد ہوئے ہمسے لڑائی کو پس کہا سعد بن معاذ نے ابوجہل سے کہ کہہ تو جوکہ چاہتا ہے کیا نہین ہے راہ تمہارے قافلے کی ہماری طرف تاکہ پس کہا امیہ بن خلف نے کہ خاموش ہو ای سعد اور نکہو ایسی بات ابوالحکم کو کہ وہ سردار ہے اس وادی کا پس کہا سعد بن معاذ نے کہ ای امیہ تو کہتا ہے ایسی بات خبردار ہو واللہ سنا ہے میںنے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے البتہ قتل کرینگے اون امیہ بن خلف کو پس کہا امیہ نے کیا خود سنا ہے تونے اوسنے کہا معاذ نے کہ ہان امیہ کہتا ہے کہ اوس دن سے خوف ہوا امیہ کے دل مین پس تھوڑی

ابوجہل نے جب سنی یہ خبر / کہ سعد معاذ آگئے ہین ادہر
امیہ کے گھر مین ہوئے ہین مقیم / نہین دل مین ہے کچھ اونہین خوف وبیم

امیہ سے بوجہل نے تب کہا / کرامی نا خلف ہے تو بس بیحیا
تجھے جنسے ہو اسقدر خشم وکین / اونہین سے ہو تو گھر مین خلوت نشین

یہان میری تلوار سے چھکے آب / تو دشمن سے خوش ہو کے پیوے شراب
محمد کہ ہین انکو ن شاد کام / لیا چاہتے ہمسے ہین انتقام

مدد سے انہین کے ہین بازو قوی / انہین سے ملی انکو ہے سروری
اسی قوم کے زور سے ہر طرف / دکھاتے ہین اپنا وہ شور و شغف

غرض جب کہ بوجہل سے وہ بدو / سنی سعد نے ساری یہ گفتگو
تو بولے کہ اتنا تکبر نکر / خدا انرم ہو یہ تقصا خطر نکر

نہ ہو وے گی سے یہ کہہ بات خام / نکر اسقدر مونہہ کی ڈھیلی لگام
نہین مجھکو تیری عداوت کا ڈر / کہ ہم پر ہے اکثر ترا رہ گذر

شب و روز ہے اوس طرف تیری راہ / عوض لینگے ہم تجھسے بیگاہ وگاہ
امیہ نے جب سعد کا یہ کلام / سنا تو کہا اوسنے ای نیکنام

ابوجہل ہے ہم سبہون کا امیر / نکر اس سے تو گفتگو سے حقیر
مت اوسکو دبا اپنی باتون مین تو / کہ اہل حرم مین ہے با آبرو

امیہ کی تقریر سے خشمگین / زیادہ ہوئے سعد بادادو دین
کہا یون امیہ سے ای نابکار / تو کر اپنی تدبیر انجام کار

سنا میںنے حضرت سے ہے یہ سخن / کہ تو مارا جائیگا با صد محن
سمجھے اور کی فکر سے کام کیا / طلب کر ہلاکت کی اپنے دوا

امیہ ہوا سنکر اسکو ملول / کہ تھا قائل صدق قول رسول
یہی چاہتا تھا کسی طور سے / کسی مکر سے اپنے گھر مین رہے

پھر جب کہ جانے لگے لوگ بدر کو اور کہا امیہ سے کہ ساتھ چلو ہمارے تو انکار کیا اونہون نے جانے سے پس آئے پاس انکے عقبہ بن ابی معیط اور ابوجہل اور تھی پاس عقبہ کے انگیٹھی کہ جلتا تھا اوسمین بخور اور پاس ابوجہل کے سرمہ دانی اور سلائی پس قریب کیا تھا انگیٹھی کو عقبہ نے امیہ سے اور کہا دھونی لے اس خوشبو کی کہ تو عورت ہے اور کہا ابوجہل نے کہ لگا تو سرمہ اور خوشبو کا کام ہے عورتون کا پس کہا امیہ نے لاچار ہوکر کہ خریدو واسطے میرے ایک بہتر اونٹ یہان سے پس خریدا واسطے اوسکے تین سو درم مین ایک اونٹ بنی قشیر سے پس ملا وہ مسلمانون کو لوٹ مین بدر کی اور واقع ہوا بیچ حصے خبیب بن یساف کے اور مکروہ جانتے تھے زیادہ سب سے جانا بدر کا حارث بن عامر اور کہتے تھے کاش کہ نہ جاوین قریش لڑائی کو اور ناصن ہوجاوے سب مال میرا جو قافلے مین ہے اور سب مال بنی عبد مناف کا بھی پس کہا انسے لوگون نے کہ تو سردار ہو کر ڈرتا ہے چلنے سے پس کہا اونہون نے دیکھتا ہون مین قریش کو کہ مستعد ہین جانے کو

اور نہیں رہ سکتا کوئی مگر بسبب کسی مانع کے اور مکروہ جانتا ہوں میں خلاف کرنا ان سب کا اور پسند ہے مجھکو کہ نہ ظاہر ہو یہ حال میرا قریش پر پس بیشک ابن حنظلیہ منحوس ہے
اوپر اپنی قوم کے پھر تقسیم کیا مال اپنا اولاد میں اور گمان کیا دل میں کہ نہ لوٹ آوینگا میں مکے کو پس آئے پاس اسکے زمزم بن عمرو اور تھی دوستی اونکی حارث بن عامر سے
پس کہا ہے ابو عامر نے دیکھا ہے میں نے ایک خواب کہ مکروہ جانتا ہوں میں اوسکو کہ سوار ہوا ہوں میں اپنے اونٹ پر اور دیکھتا ہوں میں وادی تمہاری بکری کی خون
سے کہ بہتی ہے نیچے سے اوپر کی طرف کہا حارث نے بیشک مکروہ جانا کسی نے جانا بدر کا زیادہ مجھ سے پس کہا اونسے زمزم نے کہ چاہتا ہوں میں نہ جاؤ تم ساتھ
انکے پس کہا حارث نے کہ اگر کہتے تم مجھ سے یہ بات قبل روانگی کے تو نہ آتا میں ایک قدم پس پوشیدہ رکھ یہ بات کہ نہ مطلع ہوں اس سے قریش کہ وہ عیب لگا وینگے
اوس شخص کا جو روکیگا لوگوں کو جانے سے اور کہی تھی زمزم نے یہ بات حارث سے بطن یاجج میں اور روایت ہے کہ مکروہ جانتے تھے عقلاے قریش کے جانے کو
اس طرف پس تمام کو جمع ہوئے لوگ آپس میں اور صلاح کی پھر جانے کی طرف مکے کے حارث بن عامر اور امیہ بن خلف اور عتبہ اور شیبہ دونوں بیٹے ربیعہ کے
اور حکیم بن حزام اور ابو البختری اور علی بن امیہ بن خلف اور عاص بن منبہ نے پس آیا درمیان انکے ابو جہل اور منسوب کیا انکو ساتھ نامردی کے اور مدد کی
ابو جہل کی اس بات میں عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث بن کلدہ نے اور کہا یہ کام ہے عورتوں کے پس مستعد ہوئے چلنے کو اور کہا قریش نے نہ رہنے دو
یہاں کسی اپنے دشمن کو اور ان باتوں میں سے جو دلیل ہیں اوپر کراہت جانے حارث بن عامر اور عتبہ اور شیبہ کے یہ ہے کہ نہ دی انھوں نے کسی کو خوراک
اور سواری اور اگر آتا تھا پاس انکے کوئی شخص حلیف یا دوست انکا کہ غریب ہو اور طلب کرتا تھا انسے سواری اور سامان تو کہتے تھے اوس سے کہ اگر ہو
مال پاس تیرے اور اچھا جانتا ہو تو چلنے کو تو کر اس کام کو ورنہ رہ جا پس جانا قریش نے بددلی ان لوگوں کی پیچھے پر وقت روانگی کے پس مشورہ کیا انہوں نے اور
ذکر کیا اپنی اپنی اوس عداوت کا جو تھی ساتھ بنی بکر کے کہ اگر چلیں ہم سب اوس طرف اور خراب کریں انکے گھر بنی بکر ہمارے گھر بار کو تو کیا فائدہ ہوگا ہمکو اور زیادہ
سبب سے خوف تھا اس بات کا عتبہ بن ربیعہ کو کہ کہا اوسنے قریش سے اگر غالب ہوئے تم اون لوگوں پر تو کیا فائدہ اسکا کہ میں نہیں بے فکر اپنے گھر بار سے
اور عورتوں کی ذکر سے پیدا ہوئی تھی اوپر تدبیر اس بات کی پس آیا واں ابلیس بصورت سراقہ بن جعشم مدلجی کے اور بولا اے معشر قریش جانتے ہو تم عزت اور
وجاہت میری قوم میں ضامن ہوں میں تمہارے اس بات میں کہ نہ برائی کرینگے کچھ تم سے اہل کنانہ پس خوش ہوا عتبہ اور سب لوگ اور کہا عتبہ سے ابو جہل نے
کہ اب کیا چاہتا ہے تو یہ سردار ہے قوم کنانہ کا جو ضامن ہوا ہے واسطے ہمارے واسطے اون لوگوں سے کہ رہینگے یہاں پر پس کہا عتبہ نے انہیں کچھ ڈر نہیں گو جاتا
ہوں میں چلنے کو اور سبب عداوت کا بنی کنانہ سے یہ تھا کہ بیٹا حفص بن اخیف کا جو بنی معیص بن عامر بن لوی کا قریش سے نکلا تھا واسطے تلاش اپنی کسی
اونٹنی کے اور تھا یہ پسر نوجوان کہ کاکلیں تھیں اسکے سر پر اور تھا لباس عمدہ پس گذرا یہ اوپر عامر بن یزید بن عامر بن ملوح بن یعمر کے کہ تھا وہ ضجنان میں وہاں
پس کہا اوسنے کون شخص ہے تو اے نوجوان کہا اوسنے میں بیٹا ہوں حفص بن اخیف کا پس کہا اوسنے اور لوگوں سے اے بنی بکر کیا آتا ہے کچھ خون تمہارا قریش پر
میں کہا انہوں نے کہ ہاں کہا عامر نے نہ تھا کوئی شخص کہ مارے ایک شخص کو عوض اپنے آدمی کے کہ برابر ہو جاوے خون اوسکا پس تحقیق کیا اوس نوجوان کا ایک
شخص نے بنی بکر سے پس قتل کیا اوسکو عوض اوس خون کے کہ تھا اونکا قریش پر پس چرچا کیا قریشیوں نے اوس نوجوان کے مارے جانے کا پس کہا عامر بن یزید
نے کہ تحقیق تھا واسطے ہمارے تمپر عوض خون کا پس کیا چاہتے ہو تم اب کہ برابر ہو گئے ہم تمسے عوض لینے میں پس درگذر کی اوسکے خون سے قریش نے
اور کہا سچ کہا ہے عامر نے مارا گیا آدمی ہمارا عوض اونکے آدمی کے اور نہ طلب کیا قصاص اوس نوجوان کا پس اسی حال میں تھے کہ ملا بھائی اوس نوجوان کا مکرز
بن حفص نام فاطمہ وادی میں عامر بن یزید سے جو سردار تھا بنی بکر کا اور سوار تھا پس مکرز اونٹ پر اور جانتا تھا کہ عامر باعث قتل ہے اوسکے بھائی کا پس کہا
اوسکو دیکھکر کہ پایا میں نے مطلب اپنا اور کہیں پھرونگا میں نہیں پس اوترا اونٹ سے اور کھینچی تلوار پس قتل کیا عامر کو پھر آیا رات کو مکے میں اور لٹکا دی تلوار
عامر مقتول کی کہ لے آیا تھا اوپر پردوں کعبے کے پس دیکھا قریش نے صبح کو تلوار عامر کی اور پہچان لیا کہ قتل کیا ہے عامر کو مکرز بن حفص نے عوض
اپنے بھائی کے اور سنتے تھے قریش پہلے سے کہ مکرز پھرتا ہے اسواسطے اور کہتا ہے قتل عامر کا پس غصہ ہوئے بنی بکر جب مارے گئے سردار اپنے کے اور مستعد ہوئے
اس بات پر کہ ماریں اسکے عوض میں دو تین سردار قریش کو پس تھے اس کوشش میں کہ واقع ہوا جانا سب کا واسطے بچانے قافلے کے بدر کی طرف اس تیزی سے

قریش پس اندر گون پر یکے کے غرض جب کہ اطمینان کر دیا اونکا ابلیس نے بیچ صورت سراقہ کے اوس طرف سے تو بے فکر ہوئے لوگ اور روانہ ہوئے قریش
ساتھ چھوکریوں گانے والی اور مزامیر کے منجملہ اونکے سارہ چھوکری عمرو بن ہاشم بن مطلب کی اور عزہ چھوکری اسود بن مطلب کے اور چھوکریں امیہ بن خلف
وغیرہ کے ہیں کہ گاتی تھیں اوس نہر پر کہ مقام کرتے تھے یہ اور پیتے اور ذبح کرتے تھے اونٹ دعوت کو اور ہمراہ لیے تھے اپنے غلام حبشی کہ بازی کرتے جاتے تھے
وہ آگے لشکر کے ساتھ ہتھیاروں کے اور تھے یہ سب نو سو پچاس آدمی اور درمیان انکے سو گھوڑے تھے واسطے تکبر اور دکھلانے کے جیسا کہ فرماتا ہے
اللہ تعالی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ الخ ترجمہ اور مت ہو جیسے وہ لوگ کہ نکلے اپنے گھروں سے
اتراتے اور لوگوں کو دکھاتے تھا اور کہتا تھا ابو جہل لوگوں سے کہ کیا گمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ غالب آوینگے ہم پر جیسا کہ غالب آئے پہلے موضع نخلہ میں حضرمی
اونکے قریب ہے جان لینگے کہ روکتے ہیں وہ قافلہ ہمارا یا نہیں اور تھے گھوڑے والے انہیں اہل دولت اور قوت کے اور تھے اوسمیں تیس سواری مخزوم کے اور سات سو
اونٹ لشکر میں اور تھے سب سو سوار زرہ پوش اور سوا انکے زرہ تھیں پیادوں میں بھی روایت ہے کہ جب ابو سفیان آئے ساتھ قافلے کے قریب بدر منورہ
کے تو غالب ہوا خوف اونپر اور بھیجا پوشیدہ ضمضم غفاری کو واسطے طلب قریش کے پس جب آئی وہ رات کہ اوسکی صبح کو پہنچیں گے بدر پر تو تھوڑی دور تھا
بدر کہ پچھلے کو ٹھہرے یہ آرام لینے کو اور باندھے پاؤں اونٹوں کے اور چاہا کہ پھیریں وہاں سے راہ اپنی طرف حنین کے اور نہ جاویں بدر میں کہ نہ تھی اونکو حاجت
پانی کی اور سیراب کر لیا تھا اپنے اونٹوں کو ایکدن پہلے اور نہ قبول کرتے تھے اور ہمراہی اونکے جانا حنین کا اور کہتے تھے کہ نہ گئے ہیں ہم اوس طرف سے کبھی
اور واقع ہوئی اوس رات اسقدر تاریکی کہ نہ دکھتی تھی کوئی چیز اونکو اور آئے بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی زغبا مخبر آنحضرت کے بتلاش قافلہ بدر کے پاس
کے پس اترے اپنے اونٹوں سے اور بٹھایا اونکو قریب راہ بدر کے پس نکالا پانی اونمیں کا اپنی چھاگلوں میں پس پیا اوسکو اور آرام لیا پس سنا وہاں دو لڑکیوں کو
قوم جہینہ کے کہ نام ایکا برزہ تھا اور وہ مانگتی تھی دوسری سے قرض اور دیتا اپنا پس وہ کہتی تھی کہ ادا کرونگی قرض تیرا اب بکہ آئیگا قافلہ اور وہ آئے والا ہے کل یا پرسوں
کو اور پوچھا ہی موضع روحا میں اور مجدی بن عمرو جو ساکن تھا بدر کا سنا اوسنے کلام اون لڑکیوں کا پس کہا سچ ہے تم کہا راوی نے پس سنی یہ باتیں اونکی بسبس اور
عدی نے پس لوٹ گئے طرف آنحضرت کے خبر دینے کو اور ملے آپسے عرق ظبیہ میں اور کہیں وہ باتیں روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ
آئے ہیں گھاٹی روحا میں موسی علیہ السلام ساتھ ستر ہزار بنی اسرائیل کے اور نماز پڑھی آنحضرت نے اوس مسجد میں کہ واقع ہے عرق الظبیہ میں اور روحا سے
دو کوس ہے جانب مدینہ منورہ کے جب کہ چلے تو اور ہے مدینہ او نٹے ہاتھ پر غرض پہنچے ابو سفیان صبح کو بدر پر ساتھ قافلے کے اور ڈرتے تھے مطلع ہونے سے مسلمانوں
کے پس کہا مجدی سے کہ کیا دیکھا تم نے کسی شخص کو آیا ہو یہاں قسم اللہ نہیں سنا میں کوئی قریشی مرد یا عورت کہ ہو پاس اوسکے ایک نش یا زائد گر ہی اس قافلہ میں مال
اوسکا اور نش نام ہے نصف اوقیہ کا جو وزن ہے بیس درم کا ہی اور اگر پوشیدہ کریگا تو مجسے حال ہمارے دشمنوں کا تو نہ صلہ دیگا تجسے کوئی قریشی کبھی کہا مجدی نے
واللہ نہیں دیکھا میں نے کوئی ایسا شخص کہ بدگمانی کروں اوسپر اور نہیں درمیان تیرے اور مدینہ کے کوئی دشمن اور اگر ہوتا اتنے دور میں کوئی دشمن تمہارا تو نہ پوشیدہ
رہتا ہم پر اور نہ چھپاتا میں تمسے البتہ آئے تھے یہاں دو شتر سوار اور اترے تھے اونٹوں سے فلانی جگہ پس لوٹ گئے پانی پیکر پس آیا ابو سفیان جگہ بیٹھنے
اونکے اونٹوں کی اور دیکھیں مینگنیاں اونکے اونٹوں کی پس توڑا اونکو پس نکلے اونمیں سے گٹھلیاں کھجوروں کے بیچ کے پس کہا ابو سفیان نے واللہ یہ اونٹ یثرب کے
کر کئے ہیں اونپر اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جاسوسی کو اور گمان کرتا ہوں میں کہ قریب ہونگے وہ لوگ یہاں سے پس پھیر دیے اونٹ اوس راہ سے طرف
کنارے دریا کے اور چھوڑا بدر کو اوسکے بائیں ہاتھ پر پس چلے جلدی اور نکلے قریش مکے سے کہ اوترتے تھے ہر نہر پر اور دعوت کرتے تھے لوگوں کی اور ذبح کرتے تھے
اونٹ اپنے پس ایکدن راہ میں پیچھے رہ گئے عتبہ اور شیبہ اور کہنے لگے آپسمیں خواب عاتکہ کا کہ ڈرتے ہیں ہم اوسکی تعبیر سے پس ملا اونسے ابو جہل اور کہا کیا ذکر
کرتے تھے تم آپسمیں کہا اونہوں نے کہ ذکر کرتے تھے ہم خواب عاتکہ کا پس کہا ابو جہل نے کہ تعجب ہے اولاد عبد المطلب سے کہ نہیں راضی ہوتے اپنے مردوں کی
نبوت پر یہانتک کہ نبی ہوئیں واسطے ہمارے عورتیں بھی واللہ اگر لوٹ آئے ہم مکے میں تو کرینگے ہم خوب جد و ایست اونکا کا تعین کہ کسطرح برائی کریں ہم
اونسے درحالیکہ واقع ہے قرابت قریب اور رایت اونسے پھر کہا ایک نے دوسرے سے صلاح یہ ہے کہ لوٹ چلیں ہم دونوں مکے کو پس کہا ابو جہل نے کیا جاتے ہو

بعد آنے کے کیا بدنام کر دیگے اپنی قوم کو اور راضی ہوگے قطع قرابت پر اسنے کیا گمان کرتے ہو تم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے غالب آوینگے تم پر واللہ ہرگز نہوگا ایسا کہ ساتھ میرے وہ ہمقوم میرے ایک سو اسّی آدمی ہین گھر سے کوچ کرتے ہین جہان جہان اوترون مین اور چلتے ہین جب کہ چلون مین پس لوٹ جاؤ تم دونون اگر راضی ہو اس بات پر پس کہا اونھون نے اے ابوجہل واللہ ہلاک کیا تو نے اپنی قوم کو پھر کہا عتبہ نے اپنے بھائی شیبہ سے کہ یہ شخص منحوس ہے اور نہین اسکو قرابت قریبہ آنحضرتؐ سے جو کہ ہمکو ہے ساتھ اونکے اور باوجود اسکے بیٹا میرا ہمراہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لوٹ چلو اور مت سنو کہنا اسکا پس کہا شیبہ نے واللہ ہوگی یہ عار اور بدنامی ہمپر اے ابو الولید اگر لوٹ چلین ہم اگر پس ہمراہ ہوے لشکر کے بنا چار ہی یہان تک کہ پونچے موضع جحفہ مین عشا کو پس سویا جہیم بن صلت پھر کہا اوسنے بعد بیداری کے لوگون سے کہ دیکھا مینے آتے ہوئے ایک شخص کو گھوڑے پر اور تھا ساتھ اوسکے ایک اونٹ پس کھڑا ہوا وہ پاس میرے اور کہا اوسنے آکر کہ مارا گیا عتبہ اور شیبہ اور زمعہ الاسود اور امیہ بن خلف اور ابو البختری اور ابو الحکم اور نوفل بن خویلد وغیرہ اشراف قریش کے اور نام لیے اونکے کئی اور قید ہوا سہیل بن عمر اور بھاگا حارث بن ہشام اپنے بھائی سے پھر سنا مینے ایک شخص کو کہ کہتا ہے واللہ جانتے ہو تم اپنی قتل گاہ مین پھر دیکھا مینے اوس سوار کو کہ زخمی کیا اوسنے سینہ اپنے اونٹ کا اور چھوڑ دیا اوسکو لشکر مین پس نہ بچا کوئی خیمہ کہ پڑا اوسکا کچھ خون ہر ایک خیمے پر پس کہا کسی نے یہ خواب جہیم کا آگے ابوجہل کے اور مطلع ہوے اس سے اکثر لوگ لشکر کے پس کہا ابوجہل نے پیدا ہوا یہ ایک اور نبی بنی مطلب کا دیکھیگا کل کو کون مارا جاتا ہم یا آنحضرتؐ اور اصحاب اونکے پس کہا قریش نے جہیم سے کہ دل لگی کی تجھسے شیطان نے خواب مین کل کو ظاہر ہوگا خلاف اسکا تجھپر کہ قتل ہونگے بڑے بڑے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور پکڑے جاینگے کہا راوی نے پس کہا عتبہ نے اپنے بھائی سے خلوت مین مناسب ہے لوٹ جانا یہان سے کہ مطابق ہوا یہ خواب جا ایکہ کہ خواب سے اور موافق ہوا عداس کے قول سے واللہ نہ جھوٹ کہا ہے عداس نے اور اگر نہین مطابق واقع کے دعوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو قبائل عرب بہت ہین کفایت کرینگے اونکو بعوض ہمارے اور اگر سچ ہے قول اوسکا تو ہونگے ہم نیک تر عرب کے بسبب اونکے پس کہا شیبہ نے بات یون ہی ہے کہ کہی تو نے لیکن کہا اسلئے چلین ہم لشکر سے پس آیا ابوجہل پاس انکے اوس وقت مین اور کہا کیا کہ رہے ہو تم کہا اونھون نے صلاح کرتے ہین ہم لوٹنے کی کیسا نہین خیال کرتا تو طرف خواب جہیم کے اور کہنے عداس کے پس کہا ابوجہل نے کہ واللہ خراب کرتے ہو تم اپنی قوم کو اور قطع قرابت کرتے ہو اونسے پس کہا ان دونون نے کہ ہلاک ہوا تو اور ہلاک کیا ہم لوگون کو واللہ تو نے پس ساتھ رہنے لشکر کے لا چار ہی سے

لیجانا ابو سفیان کا قافلے کو مکے مین بچا کر اور بھیجنا قاصد واسطے لوٹانے لشکر قریش کے اور راضی ہونا اکثر اہل لشکر کا لوٹنے پر لیکن ستیزی ابوجہل سے گرفتار ہونا سب کا پنجہ مرگ وخواری مین لیکن لوٹ جانا بنی زہرہ وغیرہ کا مکے کو حیلہ کرکے

پھر جب نکال لے گیا ابو سفیان قافلے کو بچا کر تو بھیجا قریش کی طرف قیس بن امرء القیس کو کہ تھا اوس قافلے مین اور کہا اوس سے کہ لوٹا لیجانا لوگون کو اور کہنا اون کو کہ بچ گیا قافلہ تمھارا پس پھر جاؤ اہل یثرب پر کہ نہین ہم کو حاجت اونکی سوا اسکے نہین کہ نکلے تھے تم بلکہ مینا واسطے مال اور قافلے کے اور محفوظ رکھا اوسکو اللہ تعالی نے پس اگر نہ لوٹینگے وہ تو پھر کہنا کہ لوٹا نا عورتون کو کہ نہین اعتبار لڑائی کا کیا واقع ہو انجام اوسکا پس آئے قیس پاس قریش کے اور کہا اونسے لیکن نہ مانا اونھون نے اور کہا کہ لوٹا نے دیتے ہین ہم اون چیزون کو پس بھیج دیا اونکو موضع جحفہ سے پھر لوٹا وہ قاصد اور ملا ابو سفیان سے دفعہ ہدہ مین جو ہے ساتھ کوس دیا فاصلہ پر مکہ سے اونتالیس ۳۹ میل مکے سے پس کہا اوس سے جواب قریش کا تو کہا ابو سفیان نے افسوس اے قوم یہ کام ہے عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل کا کہ نہ لوٹتے اونسے نکو سنبھال اپنی سرداری کے اور بغاوت کی بیشک بغاوت منحوس ہے اور کھو دینے والی ہے اگر پونچی یہ خبر اصحاب کرام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو جینا کر دینگے ہمارا مکے تک تعرض کر کے بھیج دیا عورتون کو اور کہا ابوجہل نے ہم واللہ نہ لوٹینگے یہان تک کہ پونچین بدر مین اور تھا وہان اون دنون میلہ جاہلیت کا اور جمع ہوتے تھے عرب اوسکے بازار مین پس مطلع ہونگے سب لوگ ہمارے آنے سے اور رہینگے وہان تین دن کہ ذبح کرینگے اونٹون کو اور دعوت کرینگے اور پئین گے شراب اور سنین گے راگ پس قائل ہو جاینگے سب عرب ہماری شجاعت پر اور روانہ کیا تھا قریش نے وقت روانگی کے مکے سے فرات بن حیان عجلی کو ابو سفیان کی طرف کہ خبر دیوے اوسکو آنے لشکر کی پس جب کہ ملا فرات ابو سفیان سے تو خوف کیا ابو سفیان نے اون لوگون کا کہ گئے تھے وہ کنارے دریا کی راہ سے اور لوٹا دیا

ابوسفیان نے اوس فرات کو قریش کی طرف پھر جب پہونچے کے مکے مین آملے ابوسفیان بھی سشرکون سے جحفہ مین اور سنا کہ کہتا تھا ابوجہل نہین لوٹتے ہم پس کہا
ابوسفیان نے نہین تجکو پروا ان لوگون کی اور جو کہ لوٹے گا بعد پانے عوض کے اون ٹیلون سے وہ کمزور ہے پس نہ مانا قریش نے اور چلے اپنی جہالت پر
اور ہمراہی کی اونکی ابوسفیان نے بھی یہان تک کہ زخمی ہوئے بدر مین اور بیچے بھاگ کر وہان سے در حالیکہ کہتے تھے نہ دیکھی مینے کوئی چیز مکروہ تر آج کے
دن سے بیشک ابن حنظلیہ منحوس ہے اور نامبارک روایت ہے کہ کہا اخنس بن شریق نے جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اے بنی زہرہ بچایا اللہ تعالی نے قافلہ تمھارا
اور محفوظ رکھا مال تمھارا اور بچایا تمھارے رئیس مخرمۃ بن نوفل کو اور آئے تھے تم تاکہ بچاؤ اوسکو اور مال اپنا اور بیشک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک شخص ہین
تم ہی سے بھانجے تمھارے پس اگر مین وہ نبی تو خوشحال کروگے تم نیکی بسبب اونکے اور اگر ہے دعوی اونکا خلاف واقع کے تو کفایت کرینگے اونکے کام کو اور لوگ سوا تمھارے
اور یہ بہتر ہے اس سے کہ مستعد ہو تم قتل پر اپنے بھانجے کے پس لوٹ چلو لشکر سے اور رکھو یہ سب ہراس اور نامردی میرے ذمے کہ نہین تمکو حاجت جانے کی
بلا ضرورت کہنے پر اس شخص کے کہ ہلاک کرتا ہے اپنی قوم کو پس نہ مانو کہنا اسکا اور تھے اخنس معزز اور معتبر اپنی قوم مین پس مانا سبنے کہنا اسکا اور بولے اسنے
کہ لوٹین ہم کس حیلے سے پس کہا اخنس نے کہ کل کوچ کرینگے ہم ساتھ لشکر کے پس شام کو گر پڑونگا مین اونٹ سے پس کہنا تم کہ کاٹا سانپ نے اخنس کو پس جب
تاکید کرین تمکو لوگ چلنے کی تو کہنا نہین چھوڑتے ہم اپنے معتبر شخص کو یہان تک کہ دیکھ لین انجام اسکا موت یا زندگی سے پس دفن کرین ہم اسکو پھر جب کہ
چلے جاوین سب اہل لشکر تو لوٹ آوینگے ہم پیچھے کو پس مانا سب بنی زہرہ نے اس بات کو پھر جب کہ پہونچا لشکر ابوا مین تو کھلا اونپر کہ لوٹ گئے بنی زہرہ اور
نہ حاضر ہوا جنگ بدر مین کوئی ان مین کا اور تھے یہ سو یا کم اس سے اور یہی ثابت تر ہے اور کہا کسی نے تین سو بھی کہا واقدی نے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ آئے تھے اس لشکر مین بنو عدی بھی پس جب کہ پہونچے ثنیۃ لفت مین تو پھر کر لوٹ گئے براہ ساحل مکے کو پس ملا انسے راہ مین ابوسفیان اور کہا اوسنے اے بنی عدی
کس طرح لوٹے تم کہ نہو سے لیے ساتھ قافلے کے اور نہ ساتھ لشکر کے کہا اونھون نے کہ کہلا بھیجا تھا تونے قریش کو واسطے لوٹ آنے کے پس لوٹ آئے ہم اور کہتے
جانے والے الغرض کہ نہ حاضر ہوا جنگ بدر مین کوئی شخص بنی عدی کا اور کہا گیا ہے کہ ملا انسے ابوسفیان موضع مر الظہران مین پس ہوئین درمیان انکے یہ باتین کہا
واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ لوٹے بنی زہرہ جحفہ سے اور بنو عدی لبعد اوسکے راہ سے اور نزدیک بعض کے لوٹنا بنو عدی کا مر الظہران سے ہے کہا گیا ہے کہ
کوچ کیا آنحضرت نے بدر کی طرف چودھوین تاریخ رمضان کی پس پہونچے عرق الظبیہ مین پس آیا وہان ایک اعرابی مکے سے تو کہا اوس سے اصحاب کرام نے کہ کیا
خبر ہے تجکو ابوسفیان کی کہا اوسنے نہین مجکو کچھ خبر اوسکی پھر کہا اصحاب نے السلام علیک کر آنحضرت سے پس کہا اوسنے کیا ہین درمیان تمھارے رسول اللہ کہا اصحاب
نے کہ ہان پس کہا اوسنے کونسے ہین رسول اللہ پس بتایا لوگون نے آپکو پس اوس اعرابی نے آنحضرت سے کہا تم رسول اللہ ہو کہا حضرت نے کہ ہان کہا اعرابی
کیا چیز ہے میری پاس اونٹنی کے پیٹ مین بتاؤ مجکو اگر ہو تم سچے پس کہا اوس سے سلمہ بن سلامہ بن وقش نے غصے سے کہ کیا نکاح کیا ہے تو نے اس سے پس حاملہ ہے
یہ تجسے پس نہ خوش معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ گفتگو اوسکی اور پھیر لیا مونہہ اوسکی طرف سے اور روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے موضع روحا مین
بدھ کی رات پندرھوین تاریخ رمضان کی پس نماز پڑھی قریب بیر روحا کے روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ آنحضرت نے بعد کھڑے ہونے کے رکعت اخیر مین وتر سے
لعنت کی کفار پر اور بد دعا کی اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ اَبَا جَهْلٍ فِرْعَوْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَةَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَللّٰهُمَّ وَاَسْخِنْ عَيْنَ
اَبِيْ زَمْعَةَ بِزَمْعَةَ اَللّٰهُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِيْ زَمْعَةَ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ سُهَيْلًا اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ یعنی اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے ابوجہل فرعون اس امت کو اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے زمعہ بن اسود کو
اے اللہ اور گرم کر آنکھ ابی زمعہ کو ساتھ زمعہ کے اور اندھی کر آنکھ ابی زمعہ کی اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے سہیل کو اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ
کو اور مستضعفین یعنی بے قابو ون کو مسلمانون مین سے اور ولید بن ولید کو نہ دعا کی واسطے اس لیے کہ پکڑا جاوے بدر مین لیکن جب کہ لوٹا مکے کو بعد بدر کے
تو اسلام لایا پس چاہا کہ جاوے مدینے مین تو قید کیا اوسکو لوگون نے پس دعا کی آنحضرت نے واسطے اوسکے بعد اسکے اور فرمایا آنحضرت نے اپنے اصحاب سے
روحا مین یہ موضع ہے سجاسنج یعنی وادی روحا افضل تر ہے اور یہ ہے عرب کا کہا راوی نے کہ جب چلے آنحضرت بدر کو تو خبیب بن یساف اور قیس بن محرث جو تھے

بہادر تھے مدینے میں اور نہ اسلام لائے تھے اوس وقت تک پس آئے یہ دونوں لشکر ظفر پیکر میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضع عقیق میں اور خبیب چھپے ہوئے تھے لوہے میں پس پہچانا انکو آنحضرتؐ نے اور متوجہ ہوئے آپ طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ آتے تھے برابر پہلو کے پس فرمایا اونسے آنحضرتؐ نے کیا نہیں شخص خبیب بن یساف عرض کی اونھوں نے کہ ہاں یہ وہی ہے پس آیا خبیب یہاں تک کہ پکڑا اوسنے آکر تنگ آنحضرتؐ کی اونٹنی کا پس فرمایا اونسے اور قیس بن محرث سے آنحضرتؐ نے کہ کسواسطے آئے تم ساتھ ہمارے اور بعضوں نے نام قیس کے باپ کا حارث کہا ہے پس عرض کی اون دونوں نے کہ ہیں آپ بیٹے ہماری بہن کے اور پڑوسی ہمارے پس جب کہ نکلے آپ لڑائی کو تو آئے ہم بھی ساتھ اپنی قوم کے واسطے لڑائی کے تاکہ حاصل کریں غنیمت کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ چلے ساتھ ہمارے جو شخص کہ نہ ہو ہمارے دین پر پس عرض کی خبیب نے کہ جانتے ہیں مجھکو سب لوگ کہ میں بڑا دلاور اور جفاکش ہوں لڑائی میں پس لڑونگا ساتھ آپکے واسطے حصول غنیمت کے اور نہ اسلام لایا تھا پس منع کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمراہی سے اور فرمایا کہ پہلے اسلام لا اور پھر لڑائی کر پس آکر موضع روحا میں کہا خبیب نے آنحضرتؐ سے کہ اسلام لایا میں واسطے اللہ رب العالمین کے اور گواہی دی بیشک آپ رسول اللہ کے ہیں پس خوش ہوئے آنحضرتؐ اوسکے اسلام سے اور فرمایا ساتھ چل تو اب ہمارے پس لڑے یہ کمال شجاعت سے بدر وغیرہ میں اور مسلمان ہوئے وہاں قیس بن محرث پس لوٹ آئے مدینے میں پھر جب کہ آنحضرتؐ آئے بامظفر بدر سے مدینہ منورہ میں تو مسلمان ہوئے قیس بھی اور حاصل کی شہادت جنگ احد میں پھر کہا صاحب آنحضرتؐ کے کہاروں نے کہ جب نکلے آنحضرتؐ رمضان میں تو روزہ رکھا ایک دو دن پھر افطار کیا آپ نے اور پکڑوا دیا لشکر میں کہ اے لوگو افطار کیا میں نے پس افطار کرو تم سب اور سبب اسکا یہ ہوا کہ پہلے اجازت دی تھی آپ نے افطار کی لوگوں کو پس نہ افطار کیا تھا کسی نے

مطلع ہونا آنحضرتؐ کا ساتھ آنے لشکر قریش کے بعزم پیکار اور مشورت کرنا اصحاب سے واسطے لڑائی کے اور جواب دینا اصحاب کا آنحضرتؐ کو واسطے جان نثاری کے اور بشارت دینا آپکا فتح اور غنیمت کی

رسول خدا نے سنی جب یہ خبر	کہ آئے ہیں اعدا بصد کر و فر	تو دیکھا یہ کی جمع اپنی سپاہ	ہوئے مشورت جو بعزم رفاہ
کہ اے دوستو اب کہو بے درنگ	تمہیں ہے صلح منظور یا کہ جنگ	تو بوبکرؓ نے سب سے پہلے کہا	جو تھا اونکے اخلاص کا مقتضیٰ
کہ اے داد گستر و عالم پناہ	اوٹھاؤ نشان اب بحکم الہٰ	ہوا آپکو ہے جو حکم جہاد	شتاب کیجیے یہ بنا ہے فساد
رکھو تیغ اعدا میں اب بیدریغ	کرو سب جہاں کو مسخر بہ تیغ	روان کیجیے اسپ فرخ خرام	کہ ہو یار اقبال و نصرت غلام
کہا پھر عمرؓ نے براہ نیاز	کہ بہتر لڑائی ہے بندہ نواز	میرے دل میں تھا شوق یہ صبح و شام	کہ لوں فوج بدخواہ سے انتقام
جو دشمن یہ تیرے شاہ ذی جاہ کے	ہوئے سنگدل سنگ سے شاہ	بھلائی کی انسے نہیں کچھ امید	یہ ہیں سر سے لے پا تلک سب پلید
قضا انکو سر لے آئی ہے اس طرف	کہ تیر بلا کے ہوئے خود ہدف	بس اب انکو فرصت نہ زنہار دو	وہ دشمن خدا کے ہیں انہیں مار لو
کہا پھر یہ مقدادؓ نے اے جناب	کمر شوق سے باندھیے اب شتاب	کہ ہم سب فدائی ہیں درگاہ کے	دل و جان سے قربان ہیں شاہ کے
جو ہو فتح تو دین کی نصرت ہوئی	مرے گر تو اپنی جنت ہوئی	نہ تاخیر کچھ جنگ میں کیجیے	عوض انسے دل کھول کر لیجیے
ذرا میری کوشش پہ کریے نظر	میری راستی دیکھیے اور ہنر	نہیں مثل موسیٰؑ کے امت کہ ہم	کہ ڈالیں یہاں آپ پر بار غم
لڑیں جا کے اعدا سے آپ اور خدا	یہاں ہم رہیں جان اپنی بچا	ولیکن یہ کہتا ہوں اے بادشاہ	کہ جب ہو مقابل عدو کی سپاہ
تو میں تیغ سے اونکو کشتہ کروں	بہاؤں میں صحرا میں دریاے خوں	کروں اسقدر اپنی کوشش عیاں	کہ کر دوں فدا آپ پر اپنی جان
نہیں زندگانی میں جو اختیار	تو بہتر یہ ہے آپ پر ہوں نثار	رسول خدا اس سے ہوئے بس خوشی	دعائے خیر کی تب ان یاروں کو دی
دوبارہ پھر اصحاب سے جب کہا	رسول خدا نے [illegible]	تو سعد بن معاذ نشان جو کہ تھے	ہوئے [illegible]
ہوا اونکو مفہوم یہ لا کلام	کہ انصار پر ہے اشارہ تمام	نہیں انسے حضرت کو امید جنگ	اسی واسطے جنگ میں [illegible]

کہ بیعت دوبارہ میں وہ جان نثار
کریں پھر مدد میں نہ ہرگز قصور
اور اس سے کبھی پہلے انصار دین
ہے ہمراہ آپ کی فوج فیروزمند
فدا آپ پر جان انصار ہو
بھلا کس طرح آپ کو چھوڑ دیں
اگر دون میں سر سرفرازی ہے یہ
اگر ہووے مرضی تو بے بیم و باک

ہوئے تھے اسی عہد پر استوار
کریں جان و مال اپنے قربان ضرور
ہوئے تھے نہ اعدا سے جویائے کین
اعادی کو پہنچے ہمیشہ گزند
جو پھیرے عنان آپ سے خوار ہو
لڑائی میں اعدا سے مونہہ موڑ لیں
وگر جائے جان چارہ سازی ہے یہ
کریں آگ پانی میں بہر ہلاک

کہ آویں مدینے میں جب شاہ دین
تو جانا مدینے سے باہر سپاہ
غرض سعد نے پھر دیا یون جواب
گر انصار کے حق میں ہے یہ سخن
ملی آپ سے ہمکو یہ عز و جاہ
بس اب سب کرینگے میری وفا پر نظر
میرے جان و دل آپ پر ہیں فدا
چلیں آپ لڑنے کو بے قال و قیل

اور اوس شہر میں ہون اقامت گزین
نہ کفار سے چلکے ہو رزم خواہ
کہ اے شاہ کونین عالی جناب
تو کرتا ہون میں تازہ عہد کہن
ہمیں رنج و غم سے تمھیں ہو پناہ
کہ کرتا ہون میں جان فدا آپ پر
میری ہے یہی خواہش اے مقتدا
کہ ہو حسبنا اللہ و نعم الوکیل

غرض جب کہ قریب بدر کے پہنچے آنحضرتؐ بدر سے تو معلوم ہوئی آپ کو خبر آنے قریش کی پس مطلع کیا آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو اونکے آنے سے اور مشورہ لیا اس باب میں لوگون سے پس کھڑے ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور اچھی تقریر کی اونھون نے پھر کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پس اچھی تقریر کی اونھون نے بھی اور کہا یا رسول اللہ واللہ یہ قریش ہین کہ نہ ذلیل ہوئے جب سے کہ عزت پائی اونھون نے اور نہ ایمان لائے جب سے کہ کافر ہوئے قسم ہے واللہ نہ اسلام لاوینگے کبھی اور لڑینگے آپ سے پس مستعد ہون آپ انکے مقابلے کو پھر کھڑے ہوئے مقداد بن عمرو پس عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ چلیے اوپر حکم اللہ کے پس ہم سب ہمراہ آپ کے ہین نہین کہتے ہم آپ سے جیسا کہ کہا بنی اسرائیل نے اپنے نبی کو اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ یعنی تو جا اور تیرا رب دونون لڑو ہم یہان بیٹھے ہین بلکہ یعنی ہم کہتے ہین کہ چلیں آپ اور رب آپکا لڑائی کو ہم سب ساتھ آپ کے ہین واسطے لڑنے اور قربان ہونے کے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جسنے بھیجا آپ کو ساتھ حق بات کے اگر لیچلیں آپ ہمکو برک الغماد تک تو راضی ہین ہم سب چلنے کو پس کہا اونسے آنحضرتؐ نے جزاک اللہ خیرا اور دعا دی اون سب کو پھر دوبارہ فرمایا آپ نے لوگون سے کہ مشورہ دو تم ہمکو اس امر مین اور مقصود حضرت کا بولنا انصار کا تھا کہ گمان تھا آپ کو کہ انصار نہ مدد کرینگے میری سوا مدینے مین اسواسطے کہ شرط کی تھی اونھون نے آنحضرتؐ سے کہ محافظت کرینگے ہم آپ کی اون لوگون سے کہ محافظت کرتے ہین ہم جنسے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پس اسواسطے دوبارہ مشورہ چاہا آپ نے لوگون سے اور نہ نام لیا اونکا تاہم پس کھڑے ہوئے سعد بن معاذ اور عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ کیا ارادہ کرتے ہو آپ اس کلام سے ہم لوگون کا فرمایا آپ نے کہ ہان پس کہا اونھون نے کہ عرض کرتا ہون مین جواب سب انصار کی طرف سے کہ اگر چاہتے ہین آپ اس لڑائی کو بغیر حکم وحی کے تو بھی حاضر ہین ہم ساتھ نثار اور فدا ہونے کے کہ ایمان لائے ہین ہم ساتھ آپ کے اور سچا جانتے ہین آپ کو اور گواہی دیتے ہین کہ جو کہا آپ نے سب حق ہے اور کیے ہین ہمنے آپ سے عہد اور اقرار اپنے کہ ہے جان و دل سے پس چلیے اے نبی اللہ جسطرف کہ مرضی ہو آپ کی پس قسم اوس خدا کی کہ بھیجا اوسنے آپ کو ساتھ حق کے اگر داخل ہون آپ سمندر مین تو داخل ہونگے ہم سب ساتھ آپ کے کہ نہ رہیگا کوئی شخص ہمارا لیجیے جس سے چاہیے اور توڑیے جس سے چاہیے اور لیجیے ہمارے مالون سے جو کہ پسند ہو آپ کو پس جو کہ لیوین آپ ہمارے مال سے محبوب بہتر ہے اوس سے کہ ہمکو باقی رہے ہووے ہمیں اور قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے کہ نہ خبر تھی مجکو اس لڑائی کی اور نہین ڈرتے ہم لڑائی سے اگرچہ مقابلہ ہو ہمارا کل دشمنون سے ہم لوگ ثابت قدم اور صابر ہین صدمات مین سچے ہین اور وفادار وقت لڑائی کے امید ہے کہ اللہ دکھا دے آپ کو وہ خدمت گزاری ہماری کہ ٹھنڈی ہون اوس سے آنکھین آپ کی ہماری طرف سے پھر کہا سعد نے باقی ہین وہ لوگ ہمارے پیچھے بیٹھے ہین کہ نہین ہم زائد دوست رکھنے والے آپکو بنسبت اونکے اور نہ تابع زائد آپ کے اونسے کہ رغبت ہے اونکو جہاد کی سچی نیت سے اگر جانتے وہ یا رسول اللہ کہ واقع ہوگی لڑائی آپ کو دشمنون سے تو ہرگز نہ رہ جاتے گھرون مین لیکن گمان کیا تھا اونھون نے کہ جاتے ہین آپ قافلہ روکنے کو پس اجازت ہو مجکو کہ طیار کرون مین واسطے آپ کے ایک سائبان پس تشریف رکھین آپ اوسمین ساتھ عزت اور اقبال کے اور طیار رکھین ہم پاس آپ کے سواری آپ کی پھر مقابلہ کرین ہم دشمنون سے اور فدا کرین ہم جانین اپنی آپ پر

واسطے حاصل کرنے خوشی اللہ اور رسول کے پس اگر غالب کرے ہمکو اللہ دشمنوں پر تو یہی مراد ہماری ہے اور اگر ظاہر ہو صورت خلاف اسکے اور شہید ہو جاویں ہم تو بیٹھیں آپ پاس سواریوں
اور جا ملیں ساتھ ان لوگوں کے جو ہمارے باقی لوگوں سے ہیں نہ دریغ کرینگے وہ آپکی مدد اور خدمتگذاری میں پس دعا دی انکو آنحضرت صلعم نے اور فرمایا بہتری کریگا اللہ تعالیٰ آمین ای سعد مثنوی

گرامی سعد نے سنا بیان	یہ کی عرض کای سرور مہربان	رہیں آپ اسمیں بعیش و خوشی	کہ ہم مستعد ہیں بہ دشمن کشی
اگر دشمنوں پہ ظفر پائیے	تو نقارۂ فتح بجوائیے	وگر ہو دگر گونہ یہ روزگار	کہ ہوویں قوی دشمن بد شعار
تو پھر آپ اس جا سے جا نشتاب	بیٹھیں کو با خاطر کامیاب	کہ احباب جو آپ کے ہیں وہاں	کرینگے فدا آپ پر اپنی جان
محبت میں وہ ہیں سے کچھ کم نہیں	وہ ہوں جبتک آپ کو غم نہیں	وہ لاوینگے رسم عقیدت بجا	کرینگے غلامی بصدق و صفا
وفادار و جانباز و مردانہ ہیں	تری شمع عارض کے پروانہ ہیں	اگر جانتے پہلے انجام کار	کہ آوے گی درپیش یہ کارزار
تو سب آپ کے ساتھ آتے یہاں	خوشی سے لڑائی میں دیتے وہ جان	دل و جان سے ہیں آپ پر سب نثار	بدل آپ کے ہیں وہ خدمت گذار
سنا جبکہ حضرت نے یہ سعد سے	تو دل میں بہت اونسے شادان ہوئے	دعا سے کیا اونکو پس کامیاب	کہ تھی اونکی تقصیر [illegible]

غرض جب کہ فارغ ہوئے سعد مشورہ سے تو فرمایا آنحضرت صلعم نے لوگوں سے چلو ساتھ برکت اللہ کے بیشک وعدہ کیا ہے مجھسے اللہ نے ایک گروہ کا دو جماعتوں
میں سے کہ دیے مال قافلہ کا یا ظفر اوپر لشکر قریش کے واللہ میں گویا کہ دیکھتا ہوں اوپر مقاموں مارے جانے اون لوگوں کے کہا راوی نے اور دکھلائیں
ہمکو آنحضرت صلعم نے وہ جگہیں اوسدن اور فرمایا یہ قتلگاہ ہے فلانے اور فلانے کی اور اسی طرح بتائے گئے آپ پس نہ ہٹا کوئی شخص اپنی قتلگاہ سے کہ بتائے گئے
اونہیں مقاموں پر پھر جان لیا لوگوں نے کہ مقابلہ قریش سے ہے اور نکل جانا قافلے کا اور امیدوار ہوئے فتح کے حسب ارشاد آنحضرت صلعم کے کہا راوی نے پس باندھے
بنائے آنحضرت صلعم نے تین نشان اور درست کیے ہتھیار اور تشریف لائے تھے مدینے سے بے نشان کے پھر چلے آنحضرت صلعم موضع روحا سے پس آئے تنگ راہ پر موضع
موضع خیبر تین میں پس نماز پڑھی درمیان اونکے پھر شام کی اور وادی میں پھر چلے وہاں سے پس جب کہ پونچے موضع تنیا پر پس ملے وہاں آنحضرت صلعم سفیان
ضمری سے اور آگے چل آئے تھے آنحضرت صلعم لشکر سے تحقیق خبر کو اور ہمرکاب تھے آپکے قتادہ بن نعمان ظفری اور کہا گیا ہے عبداللہ بن کعب مازنی اور کہا گیا
بعض نے کہ معاذ بن جبل کو حسب اختلاف روایت غرض ملے حضرت صلعم سفیان ضمری سے موضع تنیا میں پس فرمایا آپ نے کہ کون ہے تو کہا اوسنے میں ضمری ہوں
اور بتاؤ کون ہو تم لوگ پس کہا آنحضرت صلعم نے پہلے خبر دو تو اپنی ہمکو پھر خبر دینگے ہم اپنی تجکو پس کہا اوس ضمری نے کیا یہ عوض اسکے ہے فرمایا حضرت صلعم نے
ہاں پس کہا ضمری نے دریافت کرو جو کچھ چاہو تم فرمایا حضرت صلعم نے بیان کر حال قریش کا کہا ضمری نے سنا ہے میں نے کہ وہ چلے ہیں مکے سے فلانے
دن پس اگر ہے یہ خبر سچ تو پہونچے ہونگے وہ اب اس وادی کے پہلو پر پھر فرمایا اوسنے آنحضرت صلعم سے کہ بتا تو ہمکو خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکے اصحاب کی پس
کہا اوسنے خبر پہونچی تھی مجکو یہ کہ وہ لوگ نکلے ہیں مدینے سے فلانے روز پس اگر ہے خبر دینے والا میرا سچا تو وہ کنارے پر پہونچے ہونگے اس وادی کے پھر کہا اوس
ضمری نے کہ کون ہو تم فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہم ہیں پانی سے اور اشارہ فرمایا اپنی انگشت مبارک سے طرف عراق کے پس سمجھا وہ ضمری پانی کے لفظ سے ملک
عراق اور اونکو عراقی سمجھا پھر اونکا اور آپ بڑی اوس ملک کے پھر لوٹ گئے آنحضرت صلعم ساتھ اپنے یاروں کے لشکرگاہ کی طرف اور مطلع ہوئے مسلمان اور قریش
مقامگاہ ایک دوسرے کی سے آپس میں اب جبکہ حائل ہوئے بڑے ٹیلے ریت کے درمیان میں اور نماز پڑھی تھی آپ نے موضع [illegible] میں پھر [illegible] میں
ذات اجدال میں پھر معین المصلا میں پھر خیبر تین میں پھر دیکھا آپ نے دو پہاڑوں کو پس پوچھا لوگوں سے نام اونکا کہا اونہوں نے کہ نام اونکا مسلح اور
مخزی ہے پھر فرمایا آپ نے کون لوگ ہیں بسنے والے انہیں کے عرض کی اونہوں نے کہ ساکن یہاں کے بنو نار اور بنو حراق ہیں پس لوٹ آئے آنحضرت صلعم اور [illegible]
پاس سے خیبر تین کے اور چھوڑا دونوں کو اور آگے ہو رہے رستے میں پس [illegible] وہاں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے [illegible]
اونہیں دنوں خبر آپ سے اور اوترے آنحضرت صلعم قریب بدر کے سترھویں تاریخ رمضان کی جمعے کی رات میں اور بھیجا وہاں سے حضرت علی اور زبیر اور سعد
بن ابی وقاص اور [illegible] کو ساتھ کرکے واسطے جستجو پانی کے اور اشارہ کیا اونکو آپ نے طرف ایک ٹیلے کے کہ جانا اوس طرف امید ہے کہ [illegible]

اوس کنوئین کی جو متصل ہی کوہ ظرب سے پس گئے یہ چارون اوس طرف کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے پس پائے اوس کنوئین پر سقے قریش کے کہ پانی بھرتے تھے واسطے اونکے لشکر کے پس جبکہ قریب ہوئے یہ اونکے تو بھاگ گئے چند آدمی اونکے لشکر کی طرف کہ ایک اونمین سے عجیر تھا پس پہلے خبر دی اوسنے قریش کو آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کی اور کہا پکار کے ای آل غالب یہ آگئے ابن ابی کبشہ یعنی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے اور پکڑ لیا اونھون نے پانی بھرنے والون کو پس ہلچل پڑگیا لشکر اور مکروہ جانا اوسکی خبر کو اور کہا ہی حکیم بن حزام نے کہ تھے ہم اپنے خیمون مین مشغول بھونتے مین گوشت اپنے اونٹون کے پس ناگاہ سنی ہمنے یہ خبر پس چھوٹ گیا کھانا اور جمع ہوئے لوگ آپسمین پس ملا مجھسے عتبہ بن ربیعہ پس کہا ای ابو خالد نہین جانتا مین کسیکو کہ زائد حیران ہو اپنے آنے مین بہ نسبت ہمارے کہ بچ گیا قافلہ ہمارا اور آئے ہم ملک مین ایسے لوگون کے کہ عام ہوا اونمین خون ریزی پس کہا عتبہ نے یہ ایک امر تقدیر سے تھا اور نہین نزدیک ہی عقل اوس شخص کو کہ پھیر دی کرے اس ناسبار کا ابو جہل کی ای ابو خالد کیا خوف ہی تمکو اونکے شبخون مارنے سے اوپر ہمارے کہا مینے کہ ہان پس کہا عتبہ نے کیا صلاح ہی اسکی ای ابو خالد کہا مینے جاگتے رہین ہم سب فجر تک اپنی نگہبانی کو پس کہا ابو جہل نے کیا ہی یہ ڈر یہ کام ہی عتبہ کا جو کہ وہ جانتا ہی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب سے بیشک یہ بات عجیب ہو گیا گمان کرتے ہو تم لوگ کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے مقابل ہونگے ہمارے لشکر کے واللہ الگ جاتا ہون مین اپنی قوم سے ایک طرف کو پس نہ چوکسی کرے ہماری کوئی پس گیا ایک طرف لشکر کے درحالیکہ ترشح ہوتا تھا ابر سے اوپر اوسکے پس کہا عتبہ نے یہ شخص تکیہ ہی اور ریلے گئے ہین مسلمان پکڑ کر ہمارے سقون کو اور پکڑا گیا تھا اوس رات یسار غلام سعید بن سعید بن عاص کا اور اسلم غلام منبہ بن حجاج کا اور ابو رافع غلام امیہ بن خلف کا پس لائے گئے یہ تینون روبرو آنحضرت صلعم کے درحالیکہ آپ نماز پڑھتے تھے پس کہا اونھون نے ہم لوگ پانی بھرنے والے قریش کے ہین کہ آئے تھے پانی لینے کو پس مکروہ جانا مسلمانون نے یہ کہنا اونکا اور چاہا مسلمانون نے کہ کہین یہ ہین ہم غلام ابو سفیان اور قافلے والون کے پس ڈانٹا اور مارا اونکو مسلمانون نے پس کہا اونھون نے کہ ہم غلام ہین ابو سفیان کے اور تھے ہم قافلے مین اور اوترا ہی قافلہ پیچھے اس ٹیلے کے پس کی [illegible] لوگ اونکی ایذا سے اور فارغ ہوئے آنحضرت صلعم اتنے مین اپنی نماز سے اور فرمایا مسلمانون سے کہ جب سچ کہا اونھون نے تو مارا تمنے انکو اور جب کہ جھوٹ بولے تو چھوڑ دیا تمنے پس عرض کی اصحاب نے یا رسول اللہ کہتے ہین تسبیہ کہ آئے ہین قریش پس فرمایا آپ نے سچے ہین یہ آئے ہین قریش اپنا قافلہ بچانے کو پھر متوجہ ہوئے آنحضرت صلعم طرف اون سقون کے اور کہا اونسے کہان ہین قریش عرض کی اونھون نے پرے اس ٹیلے کے جو دیکھتے ہین آپ اسکو پس فرمایا حضرت صلعم نے کتنے ہین وہ کہا اونھون نے کہ بہت ہین پھر گنتی پوچھی اونکی حضرت صلعم نے کہا اونھون نے کہ نہین جانتے ہم یہ بات پھر پوچھا آپ نے کتنے اونٹ ذبح کرتے ہین وہ ہر روز عرض کی کہ کبھی دس اور کبھی نو پس فرمایا آپ نے کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر فرمایا آپ نے کہ کون کون آیا ہی مکے سے عرض کی اونھون نے کہ نہ باقی رہا کوئی وہ شخص کہ ہو پاس اوسکے خیر مگر آیا ہی اس لشکر مین پس متوجہ ہوئے حضرت صلعم طرف لوگون کے اور فرمایا ڈال دیے مکے نے روبرو یہ ٹکڑے اپنے کلیجے کے پھر پوچھا اونسے کیا لوٹ گیا کوئی اونمین کا طرف مکے کے کہا اونھون نے کہ ہان لوٹ گیا ابی بن شریق ساتھ جماعت بنی زہرہ کے پس فرمایا حضرت صلعم نے اوسکے حق مین [illegible] کی اوسنے اورون کو اور نہ تھا راستہ پانے والا اور نہین جانتا مین اوسکو دشمن خدا اور قرآن کا پھر فرمایا آپ نے کیا لوٹ گئے ہین کوئی اور بھی سوا انکے کہا اونھون نے کہ ہان چلے گئے بنو عدی بن کعب بھی پس مشورت چاہی آپ نے اصحاب سے تعیین مقام منزل مین پس کہا حباب بن منذر نے یا رسول اللہ اگر اوترے ہین یہان آپ بحکم الہی تو نہین ہمکو مجال ہٹنے اور بڑھنے کی اس جگہ سے اور اگر ہی یہ اپنی تجویز سے تو لڑائی مکر و فریب ہی اور نہین یہ جگہ مقام کی لیچلین آپ ہمکو اوس بڑے کنوئین کے کہ جانتا ہون مین شیرینی اور کثرت اوسکے پانی کی پس بنالینگے ہم حوض پیچھے اوسکے اور بھر لینگے اوسکو پس ہمین [illegible] گذاری سے اور بند کر دینگے سوا اوسکے اور کنوؤن کو روایت ہی عکرمہ بن عباس سے کہ آئے جبرئیل اوسوقت پاس آنحضرت صلعم کے اور کہا صلاح یہی ہی فرمایا حضرت صلعم نے ای حباب اچھی صلاح دی تو نے تمکو پس چلے حضرت صلعم وہانسے اوس طرف کو اور برسایا اللہ تعالی نے بہت پانی کہ دب گیا سب آسمان ہوا چلنا اوپر اور کیچڑ ہوگئی لشکر قریش مین کہ سخت دشوار ہوا چلنا اونکو اور تھا رستہ ان اونکے اور ہمارے ٹیلا ریت کا اور ڈالی اوس مسلمانون پر اونگھ پس سوگئے سب اور نہ تکلیف ہوئی اونکو پانی کی طرف سے کہا ہی حضرت زبیر نے کہ غالب ہوئی ہمپر اوس رات اسقدر

[illegible] آپ کو [illegible] ایک سائبان پس [illegible] ہم جانین اپنی آپ پہ

جب کہ ارادہ کرتا تھا مین بیٹھنے کا اور یہی حال تھا اوس رات آنحضرت صلعم کا اور سب اصحاب کا اور کہتے ہین سعد بن ابی وقاص کہ اگر کوئی اوس رات دھکا دیتا پہری
جہاتی مین گرنے لگتے کو تو گر پڑتا مین اور نہ اطلاع ہوتی مجکو اور کہتے ہین رفاعہ بن رافع بن مالک کہ غالب ہوئی نیند ہم پر اوس رات پس احتلام ہوا مجکو اور نہایا مین آخر شب
غرض جب کہ آئے آنحضرت صلعم اوس جگہہ مین بہایک لیے سقون سکے تو بہیجا عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو پس پہرے بہ گرد اونکے لشکر کے اور آئے طرف آنحضرت صلعم کے
پہر عرض کی اونہون نے کہ یا رسول اللہ خوفناک اور گہبرائے ہوئے ہین وہ لوگ یہان تک کہ اگر بولنا چاہتا ہے گہوڑا اونکا تو مارتے ہین اوسکے منہ پر چپکا کرنے کو
اور پہر ہوگئی ہے اونکے لشکر مین پانی سے پہر فہر کو کہا نبیہ بن حجاج نے لشکر قریش مین بعد دیکہنے نشان اونکے قدم کے اور تھا وہ بڑا کہوجی کہا یہ نشان قدم ہین ابن سمیہ اور ابن ام
عبد کے جان لیا مینے کہ لائے ہین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ساتھ اپنے بیوقوف ہماری قوم اور اہل یثرب کے پہر باعث بہوک کہا سینے کے کہا اوسنے یہ شعر شعر

لا بد ان نجعت اذ نبیتا	لقد لقوا جوع لنا مبیتا	

یعنی تہوڑا ہوا کہ ہمنے واسطے ہمارے یہ کہ شب گذارین ہم ضرور ہے یہ کہ مرین ہم یا مارین ہم کہا ہے ابو عبید اللہ نے کہ پڑہا یہ شعر نبیہ کا آگے محمد ابو جہل
بن ہشام کے پس کہا اوسنے بیشک سچے وہ بہوکے اسی طرح کہا ہے شیبہ بہرے باپ نے اور سنا تہا اونہون نے نوفل بن معاویہ کہتے تہے نوفل ذبح
کیے تہے اوس رات دس اونٹ اور بہوکے تہے ہم خیمون پر کہا باپ اونکے کو ہان اور کلیجی اور بہتر گوشت کے اور ذرے تہے مسلمان اونکے شور سے پس نگہبانی کرتے تہے
تمام رات یہان تک کہ سنا فہر کو سنبہ سے کہ کہا اوسنے اسنا ر کے وقت یہ رہے کہوج ابن سمیہ اور ابن مسعود کے پہر سنا مینے کہ پڑہا اوسنے
شعر نا گو پہر کہا ای معشر قریش جب کہ کل کو ہم مقابلہ کرین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب سے تو بچانا اپنی قوم کے جوانون کو اور
قتل کرنا اہل مدینہ کو پس لیجاوینگے ہم اونکو مکے مین تو مطلع ہوجاوینگے وہ اپنے گمراہ ہونے پر اور پہر چہوڑینگے کبہی دین اپنے باپ دادون کا
سمجہہ ہونا لشکر اسلام کا چاہ بدر پر اور سائبان بنانا اصحاب کا واسطے حضرت کے پہر تیار کرنا آنحضرت علیہ السلام کا لشکر کو

	واسطے لڑائی کے اور آنا لشکر قریش کا جنگ پر	

مروی ہے کہ جب قائم ہوا اوس لشکر آنحضرت کا چاہ بدر پر تو طیار کیا آپ کے ہوا خواہون نے ایک سائبان کہجور کی شاخون کا پہر داخل ہوئے اوس مین
آنحضرت صلعم اور ابو بکر اور کہڑے ہوئے تلوار لٹکا کر اوسکے دروازہ پر نگہبانی اور دربان نثاری کو سعد بن معاذ پہر درست ہوئی صفیں اور آراستہ کیا
آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب کو قبل آنے قریش کے پس آئے قریش دریا لیکہ آنحضرت صلعم مشغول تہے صف بندی مین اونکی

تو آنکہون پر ہوا تنگ جہان لالہ زار	اگر تیغ سے اوسکا او سر نگار	نہ شمشیر کا ڈر نہ خوف سنان	سپاہی تہا ہر ایک شیر ژیان
تو کہیں مین نہ سرا ز کشور ابل	کرین ابتدا گر بجنگ و جدل	تو ہو خوف سے ریگ وہ سر بسر	کرین کو وہ پر دار تاو ار اگر
تو ہوتا ثبات قدم مین ستود	مقابل کہین اونسے ہوتا جو کوہ	زرہ سے حقیقت مانند ار دوے اونکا	ہوا افق سے یا آتش مین جو تہا اونکا
تو ہو وہ نہنگانہ جو یائے جنگ	اگر اونکو دریا مین پیش آئے جنگ	تو ہو سے تیغ سے وہ شاد تر	دشمن آتش کی ہوتی اگر

اور پہر دیا تہا مسلمانون نے حوض کو پانی سے اور ڈال دیے تہے آبخورے اوس مین فہر سے اور دیا آنحضرت صلعم نے نشان جہا بدرین کا مصعب بن عمیر کو
مقام کا خشک کیا اونکو بٹہا کر آنحضرت صلعم نے اوس جگہہ کہ منظور تہا کہڑا کرنا اونکا وہان پہر دیکہنے لگے آنحضرت صلعم صفون کو پس کہڑے ہوئے مسلمان روبرو
ذات الحجال کے اور تہا آفتاب اونکی پشت پر اور کہڑے ہوئے تہے مشرک سامنے آفتاب کے اور تہا لشکر اسلام اوس وادی مین شام کی جانب
مغرب میں پہیر فرمایا آنحضرت صلعم نے جانب پر آیا ایک شخص اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر کہڑا ہونا یہان موافق وحی کے ہو تو بہتر ہے جو چاہیے اس طرح پر ایک ٹیلہ ہے نزدیک
پاس ہے خبیر تین سے کچہ اوپر کی طرف سے اس وادی کے اور گمان کرتا ہون مین کہ وہ پہنچی ہوئی ہے آپ کی مدد کو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آراستہ کر لیا مینے
اونکو اور خبر آپ سے نشان نہین بدلتا مین یہ مقام پہر دعا کی آنحضرت صلعم نے اللہ تعالی سے پس آتری جبرئیل جیسا کہ ذکر کیا ہے اس آیت میں
بن ابی وقاص اور یہ آیت اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین ○ یعنی جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب

تو ریسی دعا تھا ری پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمھاری ہزار فرشتے لگا تار آنے والے پھر گئے آنحضرت اور صفوف کے ملاحظے کو پس بڑھے صف سے سواد بن غزیہ پس کھی آپ نے لکڑی اپنی اونکے پیٹ پر اور پیچھے ہٹایا اونکو واسطے داخل ہونے صف کے پس کہا سواد نے مارا آپ نے مجکو بے سبب قسم ہے اللہ کی عوض دو مجکو اسکا پس کھول دیا آپ نے پیٹ اپنا اور کہا اوس سے عوض لو اپنا مجھسے پس لپٹ گئے وہ آنحضرت سے اور بوسہ دیا اونکے شکم مبارک کو پس کہا اونسے حضرت نے کس باعث کیا تمنے یہ کام عرض کی اونھون نے کہ درپیش ہی اسوقت کام جنگ کا تقدیر آلہی سے اور خیال ہے مجکو اپنے مارے جانے کا پس چاہا مینے کہ اخیر وقت میرا ملنا ہو آپ سے اور ملے بدن میرا آپکے بدن سے پس برابر کرتے تھے صفون کو آنحضرت اوسدن اپنی چوب دستی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرماتے تھے آپ درمیان خطبہ کے کہ بیچ جنگ بدر کے مین کنوئین سے پانی نکالتا تھا جسوقت کہ ناگاہ آئی ایسی تیز ہوا کہ نہ دیکھی تھی مثل اوسکے کبھی یہان تک کہ گذر گئی پھر آئی دوسری آندھی اوسی طرح پھر بعد اوسکے تیسری پس تھی پہلی آندھی آمد جبرئیل علیہ السلام کی ساتھ ہزار فرشتون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کو اور دوسری آمد میکائیل کی ہزار فرشتون سے پس کھڑے ہوئے یہ سیدھی جانب پر آنحضرت کے اور تھی تیسری آندھی آمد اسرافیل کی ہزار فرشتون سے پس کھڑے ہوئے وہ اولٹی جانب پر اور تھا مین بھی اسی طرف پھر جب کہ شکست دی اللہ تعالی نے آپکے دشمنون کو سوار کیا مجکو آنحضرت نے اپنے گھوڑے پر پس لے گیا وہ چلنے سے پھر جب کہ چلا وہ ایکبار گی تو آپڑا مین اوسکی گردن پر پس پکارا مینے اللہ تعالی کو پس بچایا مجکو گرنے سے یہانتک کہ سنبھل گیا مین زین پر اور کیا کام پڑا تھا مجکو گھوڑون سے کہ تھا مین بکریان رکھنے والا پھر شروع کیا مینے قتال اپنے اس ہاتھ سے یہان تک کہ سرخ ہو گیا بغل تک مروی ہے کہ تھے اوسدن میمنہ آنحضرت پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور افسر مشرکون کے سوارون کا زمعہ بن اسود اور کہا ہے بعض نے حارث بن ہشام کو اور اونکے میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب اور میسرہ پر زمعہ بن اسود اور نزدیک بعض کے تھا میمنہ والا اونکا حارث بن عامر اور میسرہ والا اونکا عمرو بن عبد اور کہا ہے بعض نے کہ نہ تحقیق ہوا جنگ بدر مین نام آنحضرت کے میمنہ اور میسرہ والون کا اور اسی طرح لشکر کفار کا اور یہی ثابت تر ہے اور تھا اوسدن نشان آنحضرت صلعم کا بڑا سب سے درمیان مہاجرین کے کہ لیے تھے اوسکو مصعب بن عمیر اور نشان بردار قوم خزرج کے حباب بن منذر تھے اور نشان بردار اوسیون کے سعد بن معاذ تھے اور اسی طرح تھے لشکر قریش مین بھی تین نشان ایک پاس ابو عزیز کے اور دوسرا پاس نضر بن حارث کے اور تیسرا پاس طلحہ بن ابی طلحہ کے پھر شروع کیا اوسدن خطبہ آنحضرت نے پس حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر حکم کیا لوگون کو جہاد کا اور برانگیختہ کیا اونکو اسپر اور ترغیب دی اونکو اوسکے ثواب کی پس فرمایا اما بعد حمد و صلوۃ کے پس مین اوبھارتا ہون تمکو اوس بات پر کہ اوبھارا ہے تمکو اوس بات پر اللہ تعالی نے اور روکتا ہون اون کامون سے کہ روکا ہے اللہ تعالی نے بیشک بڑی ہے شان اللہ تعالی کی حکم کرتا ہے وہ حق بات کا اور دوست رکھتا ہے وہ صدق کو اور دیتا ہے نیک کام والون کو مرتبہ نزدیک اپنے کہ ذکر کرتے ہین وہ اونکا آپسمین اور بڑائی ڈھونڈتے ہین وہ اوسمین اور بیشک صبح کی ہے تمنے بیچ راہ خدا کے اور نہین قبول کرتا اللہ تعالی کسی سے اپنی راہ مین مگر وہ کام کہ ہو صرف واسطے اوسکے اور بسبب صبر کے مقام خوف مین دور کرتا ہے اللہ تعالی رنج و غم کو دنیا مین اور عنایت کرتا ہے نجات اخروی کو اور موجود ہے درمیان تمھارے نبی اللہ کا کہ ڈراتا ہے تمکو اور حکم کرتا ہے تمکو پس حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ مطلع ہو اللہ تعالی تمھارے اوس کام پر کہ غصے ہو بسبب اوسکے تمپر بیشک فرمایا ہے اللہ تعالی نے لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی البتہ اللہ بیزار ہونا تمھارے زیادہ اس سے جو تم بیزار ہو اپنے جی سے دیکھو اون احکام آلہی کو جو بھیجے ہین تمکو اپنی کتاب مین اور ظاہر کین تمپر نشانیان اپنی اور عزت دی تمکو بعد ذلت کے پس مضبوط رہو اوسپر راضی رہیگا تمسے رب تمھارا اور پورے اوترو آزمایش آلہی مین اس جگہ بیشک تم سزاوار ہوا سکام کے کہ مستحق ہو وعدہ رحمت آلہی اور مغفرت اوسکی کے بیشک وعدہ اوسکا سچا اور قول اوسکا واقع اور عذاب اوسکا سخت ہے حاضر ہین سب ہم تم آگے اللہ حی قیوم کے کہ طرف اوسکے ہے پشت پناہ ہماری اور اوسی پر ہے توکل اور اعتصام ہمارا اور طرف اوسی کے ہے لوٹنا ہمارا آخر کو مغفرت کرے اللہ تعالی واسطے میرے اور سب مسلمانون کے روایت ہے کہ جب دیکھا آنحضرت نے قریش کو آتے ہوئے اوس وادی سے اور ظاہر ہوا تھا پہلے سب سے زمعہ بن اسود گھوڑے پر اور بعد اوسکے بیٹا اوسکا اور پھرا تا تھا اپنے گھوڑے کو تاکہ ظاہر کرے لوگون مین قدر اور منزلت اپنی پس دعا کی آنحضرت نے کہ اے اللہ اوتاری تو نے پیغمبر کتاب اور حکم کیا مجکو جہاد کا اور وعدہ کیا تو نے ایک کا ان دو فرقون مین سے اور نہین خلاف ہوتا وعدہ تیرا اے اللہ

یہ قریش ہین کہ آئے ہین واسطے ظاہر کرنے بڑائی اور تکبر اپنے کے لڑتے ہین تجھسے اور جھٹلاتے ہین تیرے رسول کو اے اللہ مانگتا ہون مین مدد تیری جو وعدہ کی تھی
تو نے مجھسے اے اللہ مصیبت نزدیک کر انکو دن مین پھر ظاہر ہوا عتبہ بن ربیعہ سوار سرخ اونٹ پر پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے اوسکو دیکھکر کہ اگر ہو کوئی شخص مین اس لشکر کی
بہتری تو ہوتی بیچ سوار اس سرخ اونٹ کے اگر مانتے یہ لوگ کہنا اسکا تو ہدایت پاتے مروی ہی کہ ایما بن رحضہ نے بھیجا تھا طرف قریش کے اپنے بیٹے کو دس اونٹ
دیکر جب کہ گذرے تھے وہ اوسکی طرف سے بطور ہدیہ کے اور کہلا بھیجا تھا کہ اگر حاجت ہو تمکو مدد کی ساتھ ہتھیار اور لوگون کے تو طیار ہین ہم لوگ اس کام کو
او نہین خوف ہمکو اگر لڑو تم آدمیون سے اور اگر لڑو تم اللہ سے جیسا کہ فرماتے ہین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو نہین ہی کسیکو طاقت مقابلہ الٰہی کی
روایت ہی خفاف بن ایما بن رحضہ سے کہ کہا اوسنے نہ تھی میرے باپ کو کوئی شی محبوب تر صلح کروا دینے سے درمیان لوگون کے پس جب کہ گذرے قریش
ہماری طرف سے تو بھیجا اوسنے مجھکو ساتھ دس اونٹون کے دعوت واسطے اونکے پس لایا مین اونکو اور پیچھے چلا میرے باپ پھر انہیں لا سلیے وہ اونٹ قریش کو
پس ذبح کیے اونھون نے اور تقسیم کیا گوشت اونکا ہر گروہ مین پس آیا باپ میرا پاس عتبہ بن ربیعہ کے کہ وہ اوسدن سردار تھا اون لوگون کا پس کہا اوسنے
اے ابو الولید کیا باعث ہی اس آنیکا کہا اوسنے نہین معلوم مجھکو واللہ مغلوب ہوا مین ان لوگون سے پھر کہا میرے باپ نے کہ تو سردار ہی اس جماعت کا کون
مانع ہی تجکو کہ لوٹا لیجاوے تو ان لوگون کو اور لے اپنے ذمے پر خون بہا اپنے حلیف کا اور بدلا اوس مال کا کہ لے گئے ہین اوسکو مسلمان موضع نخلہ مین پس تقسیم
کرے تو اوسکو اپنی قوم پر اور واللہ نہین چاہتے یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہ بات اور واللہ اے ابو الولید نہین لڑتے تم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور
اصحاب اونکے سے مگر ہی یہ لڑائی تمہاری اپنی جانون سے ہی مروی ہی کہ نہ سردار بنا کوئی بے صرف مال کے مگر عتبہ بن ربیعہ کہ سردار ہوا بسبب خوش اخلاقی
اور دانائی کے کہتے ہین جب کہ کھڑے ہوے کفار مقابل ابرار کے تو بھیجا آنحضرت ﷺ نے اونکی طرف جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو واسطے فہمایش اور لوٹ جانے کے پس
فرمایا کہ لوٹ جاؤ تم اور سب لڑو تجنے ہی پس لڑنا مجھسے غیر کا سوا تمہارے محبوب تر ہی مجکو اس سے کہ لڑو تم مجھسے اور لڑنا میرا غیر سے سوا تمہارے مجھکو خوش آتا ہی
مجکو بنسبت تمسے لڑنے کے پس کہا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے جاکر پیام رسالت مآب کا کہا ابو جہل نے واللہ نہ لوٹینگے ہم بعد پانے فرصت اپنی قدرت کے تیر اور
نہ طلب کرینگے نشانی کو بعد جانے کے تاکہ نہ روکے پھر کوئی قافلہ ہمارا بعد اس مرتبہ کے روایت ہی کہ بڑھے چند آدمی لشکر قریش سے طرف حوض مسلمانون کے کہ پئین
اونمین حکیم بن حزام بھی پس روکنا چاہا اونکا مسلمانون نے لیکن ارشاد کیا حضرت ﷺ نے کہ مت روکو اور منع کرو اونکو آنے سے پانی پر پس پیا اونھون نے
خوب پانی اوس حوض کا پس واللہ مارا گیا ہر وہ شخص کہ پیا تھا اوسنے پانی اوس حوض سے سوا حکیم بن حزام کے روایت ہی کہ نجات پانی حکیم نے واقع ہونے
ہلاکت سے باعث یہ بات ہوئی کہ ارادہ کیا تھا اللہ تعالی نے واسطے اونکے خیر و برکت کا ایک اونمین کا یہ سبب تھا کہ نکلا آنحضرت ﷺ مکہ سے بقصد ہجرت کے
اونچے تھے اوس رات مشرک گرد آپکی خوابگاہ کے محافظت کو اور تھے اونمین حکیم بن حزام بھی پس پڑھی آپنے نکلتے وقت سورہ یٰسین اونکو دیکھکر اور
ڈالی کچھ مٹی اونکے سرون پر پہونچکر [illegible] پس مارے گئے وہ سب لوگ سوا حکیم بن حزام کے اور دوسری بار جبکہ [illegible] کہ پیا اونھون نے پانی اوس حوض کا
[illegible] اور لوگون کے پس مارے گئے سب پینے والے اوس پانی کے مگر حکیم بن حزام پھر جب کہ متفق ہوے قریش لڑائی پر تو بھیجا عمیر بن وہب جمحی کو کہ تھا
اہل تخمین سے تاکہ معلوم کرے [illegible] لشکر ابرار کا پھرا وہ گھوڑے پر گرد لشکر ابرار کے [illegible] پھر پھرا اوس جنگل مین تاکہ تحقیق کرے
مسلمانون کو [illegible] کہین پیچھے ہوے ہون [illegible] دیکھا کوئی [illegible] تو پھر آیا اونکی طرف اور کہا کہ [illegible] آدمی ہین [illegible] اونکے
اور [illegible] گھوڑون کے پھر کہا [illegible] قریش [illegible] پناہ اور [illegible] سوا اپنی تلوارون کے [illegible]
[illegible] اپنی جانکو [illegible] واللہ نہین [illegible] کہ مارا جاوے کوئی اونمین کا جب تک کہ نہ مارے وہ اپنے مقابل کو پس اگر مارے گئے [illegible]
[illegible] آدمی [illegible] برابر [illegible] زندگی کا [illegible] اصلاح کرلو تم اس باب مین روایت ہی کہ جب کہ قریش [illegible]
[illegible] دوبارہ [illegible] سوار [illegible] اصحاب [illegible]
لوگون [illegible]

طلب کرتے ہین سب موت کو نہین واسطے انکے پناہ اور بچاؤ سوا اونکی تلوارون کے ارزق چشم ہین مانند کنکرون کے نیچے ڈھالون کے پھر کہا خوف ہی مجکو کہ کہین چھپے ہون اور لوگ انکی وادی مین پس پھرا وہ دوبارہ اوس وادی مین اور لوٹ آیا پس کہا اوسنے نہین کوئی اور سوا انکے پس سوچ لو اپنا ساتھ انکے مروی ہی کہ جب سنا حکیم بن حزام نے یہ کلام عمیر بن وہب کا تو آئے پاس عتبہ بن ربیعہ کے پس کہا ای ابو الولید تو سردار اور بڑا قریش کا ہی پس کیا صلاح تیری ہی کہ کرے تو وہ کام کہ ذکر خیر سے رہے تیرا آخر زمانے تک جیسا کہ کیا تونے عکاظ کے دن کہ سردار تھا اوسدن عتبہ آدمیون کا پس کہا اوسنے حکیم سے کیا ہی وہ کام ای ابو خالد پس کہا حکیم نے لوٹا لیچل تو آدمیون کو اور لے اپنے ذمے پر خون بہا اپنے حلیف کا اور وہ مال جو لے لیا ہی مسلمانون نے قافلہ قریش کا بطن نخلہ مین کہ نہین غرض تم لوگون کی سوا اسکے کچھہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کہ لو خون اور مال اپنے قافلے کا پس کہا عتبہ نے کہ ذمہ داری کی مینے اس بات کی اور گواہ کیا تجکو اس بات پر پھر سوار ہوا عتبہ اونٹ پر اور پھرا درمیان قریش کے کہتا تھا ای قوم مانو کہنا میرا اور مت لڑو اس شخص اور اسکے اصحاب سے اور ڈالو وہ خونبہا اور مال لٹا ہوا میرے سر پر اور یہ سب نامردی میرے ذمے پر کہ مسلمانون مین بہت لوگ اہل قرابت تمھارے ہین ہمیشہ دیکھین گے لوگ تمھارے اپنے باپ بھائی کے قاتل کو پس جاری رہیگی خونریزی اور بنا داری ہمیشہ اور غالب آؤ گے تم انپر یہان تک کہ نہ مار لین یہ تم مین سے برابر اپنے اور نہین بے فکر ہین تمھاری شکست سے پس نہین غرض تمھاری مگر عوض اوس خون اور لٹے ہوئے مال کا پس ذمہ کرتا ہون مین اوسکے ادا کا اوپر اپنے ای قوم اگر کاذب ہین محمد اپنے دعوے مین تو کفایت کرینگے تمکو اوپر اونکے عوام عرب اور قبائل کے اور اگر ہوئے بادشاہ تو آسائش ہوگی تمکو اپنے بھتیجے کی سلطنت مین اور اگر ہوئے وہ نبی تو ہوگے تم نیک نہاد سب لوگون مین بسبب اونکے ای لوگو مت لوٹا و نصیحت میری اور مت بیوقوف بناؤ مجکو کہ خیر خواہ تمھارا ہون پس جب کہ سنا ابوجہل نے یہ کلام عتبہ کا تو کہا اپنے دل مین بسبب حسد کے کہ اگر لوٹ گئے آدمی کہنے عتبہ کے سے تو ہو جائیگا یہ سردار لوگون کا اور ہی یہ شخص بڑا وجیہ اور معتبر پھر کہا عتبہ نے ای لوگو قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی کیا کرتے ہو تم مقابلہ اون مونہون کا جو ہین مانند چراغون کے گویا کہ وہ مونہہ ہین سانپون کے پس جب کہ فارغ ہوئے عتبہ اپنے کلام سے تو کہا لوگون سے ابوجہل نے کہ عتبہ تمسے کہتا ہی یہ بات اسواسطے کہ بیٹا اوسکا ساتھہ مسلمانون کے ہی اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چچازاد بھائی اوسکے ہین اور وہ برا جانتا ہی قتل اپنے بیٹے اور چچازاد بھائی کا ای عتبہ اللہ بھول گیا جادو تیرا اور نامرد ہوا تو یہان آکر اب شرماتا ہی تو ہمکو اور چاہتا ہی لوٹا لیجانا ہمارا اور واللہ نہ لوٹینگے ہم یہان تک کہ فیصلہ کرے درمیان ہمارے اللہ تعالی پس غصے ہوا عتبہ اوسکے کلام سے اور کہا ای رنگنے والے اپنے سرین کے اب عنقریب ظاہر ہوجائیگا کہ کون ہم مین کا نامرد زیادہ ہی اور جان لینگے قریش کہ کون نامرد اور بگاڑنے والا ہی اپنی قوم کا پھر کہا ابوجہل پاس عامر بن حضرمی کے جو بھائی تھا مقتول نخلہ کا پس کہا اوسنے یہ حلیف تیرا عتبہ چاہتا ہی لوٹا لیجانا سبکا اور عوض تیرے بھائی کا آج کے دن سامنے ہی اور شرمندہ ہوتا ہی درمیان لوگون کے کہ لیا ہی اوپر اپنے خونبہا تیرے بھائی کا اور گمان کیا ہی تجکو کہ تو راضی ہوجائیگا لینے پر خونبہا بھائی کا کیا نہین شرماتا تو دیت لینے سے درحالیکہ قادر ہوا ہی تو اپنے بھائی کے قاتل پر پس کھڑا ہوا وہ اور پکار الوگون مین مارا جانا اپنے بھائی کا پس کھڑا ہوا عامر بن حضرمی اور برہنہ ہوا پھر ڈالا اوپر اپنے سرین کی خاک کو اور چلانے لگا کہ وا عمرا وا عمرا اور ارادہ کیا اسمین عتبہ کے شرمانے کا کہ وہ حلیف تھا عامر کا درمیان قریش کے پس بگڑ گئین صلاح لوگون کی اوس بات مین کہ کہی تھی عتبہ نے اور قسم کھائی عامر نے کہ نہ لوٹونگا یہان تک کہ قتل کرون سبکو اصحاب محمد سے اور کہا کفار نے عمیر بن وہب سے کہ پراگندہ کر تو مسلمانون کو پس سوار ہوا عمیر اور آیا طرف مسلمانون کے تاکہ توڑے صف اونکی لیکن ثابت رہے مسلمان اور نہ ٹوٹی صف اونکی پھر حملہ کیا ابن حضرمی نے اوپر مسلمانون کے پس شروع ہوئی لڑائی روایت ہی کہ جب پھیر دیا ابوجہل نے لوگون کو صلاح عتبہ سے اور برانگیختہ کیا اونکو عامر بن حضرمی نے تو پھر سوار ہوا اپنے گھوڑے پر پس نکلا اسکے مقابلے کو پہلے سب سے مہجع غلام حضرت عمر رض کے پس شہید کیا اونکو عامر نے اور تھے پہلے شہید انصار مین سے اوسدن حارثہ بن سراقہ کہ قتل کیا اونکو حبان بن عرقہ نے اور نزدیک بعض کے عمیر بن حمام ہین کہ قتل کیا اونکو خالد بن اعلم عقیلی نے مروی ہی کہ حضرت عمر رض فرماتے تھے اپنے عہد مین عمیر بن وہب سے کہ تو اندازہ کرتا تھا ہمارا اور واسطے مشرکون کے بدر مین جب کہ جاتا تھا تو بلندی اور پستی مین اوس وادی کے اور مین دیکھتا تھا تیرے گھوڑے کو مانند ہول کے اور خبر دی تھی تونے مشرکون کو کہ نہین واسطے مسلمانون کے کچھہ مدد کمین گاہ مین پس کہا عمیر نے ہان قسم اللہ تعالی کی ای امیر المومنین نامراد ہوا تھا مین اوسدن لیکن عنایت کیا اللہ تعالی نے مجکو اسلام اور ہدایت کی مجکو پس فرمایا حضرت عمر رض نے کہ سچ کہا تو نے روایت ہی کہ کہا عتبہ نے حکیم بن حزام سے کہ نہین

خلاف کرتا کوئی سوا ابو جہل کے جا تو پاس اوسکے اور کہہ اوس سے کہ عتبہ ذمہ داری کرتا ہے اپنے حلیف کے خونبہا کی اور دیتا ہے مال لوٹا گیا اونکا کہا حکیم نے پس آیا مین پاس ابو جہل کے درحالیکہ وہ خوشبو لگاتا تھا اور رکھی تھی زرہ اوسکے سامنے پس کہا مینے بھیجا ہے مجکو عتبہ نے طرف تیرے اسکام کو پس غصے ہوا وہ مجھپر اور کہا کیا نہین پایا عتبہ نے کوئی پیغام لانے والا سوا تیرے پس کہا مینے واللہ اگر بھیجتا کوئی مجکو سوا اوسکے تو نہ آتا مین ہرگز لیکن آیا ہون مین لوگون کی خیرخواہی کو اور تھا ابو الولید سردار قوم کا پس غصے ہوا دوسری بار ابو جہل اور کہا کہتا ہے تو آپ کو سردار قوم کا پس کہا مینے کہتا ہون مین اس بات کو یا سب قریش پس کہا ابو جہل نے عامر سے کہ چلا اوٹھ واسطے قصاص اپنے بھائی کے اور کہا عتبہ بھوکا ہے پلاؤ اوسکو ستو پس کہا سب مشرکون نے یہی قول عتبہ کے حق مین اور خوش ہوا ابو جہل سبب اختلاف مشرکون کے قول عتبہ مین کہا حکیم بن حزام نے پس آیا مین پاس منبہ بن حجاج کے پس کہا مینے اوس سے وہ کہ کہا تھا ابو جہل نے پس پایا مینے اوسکو بہتر ابو جہل سے اور کہا اوسنے کہ اچھے کام مین آیا ہے تو اور اچھی بات کہی ہے عتبہ نے پس لوٹ آیا مین طرف عتبہ کے تو پایا اوسکو غصے مین قریش کی باتون سے پس اوترا عتبہ اپنے اونٹ سے اور پھرا سب لشکر مین حکم کرتا تھا لوگون کو نہ لڑنے کا پس نہ مانا کسی نے اور مستعد ہوئے جنگ پر پس آیا عتبہ اپنے مقام پر پس پہنی زرہ اپنی پس نہ ملا لشکر مین کوئی خود اوسقدر بڑا کہ آوے اوسکے سر پر پس لاچار ہوکر پٹکا باندھا اوسنے سر سے پھر چلا لے گیا اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے پس دیکھا ابو جہل کو اوپر پادہ اسپ کے پھرتا تھا لشکر مین پس جب کہ قریب ہوا عتبہ کے تو نکالی اسنے تلوار اپنی اور کہا واللہ مارونگا مین اس تیری گھوڑی کو پس کاٹ دین کونچین ابو جہل کی گھوڑی کی پس گر پڑا وہ کہا عتبہ نے پیادہ رہ کہ نہین ہے دن سواری کا اسواسطے کہ پیادہ ہین اکثر لوگ تیری قوم کے اور کہا عتبہ نے ابو جہل سے کہ قریب ظاہر ہوگا کون ہم مین کا بدخواہ قوم کی پھر نکل کر طلب کیا عتبہ نے مقابل کو درحالیکہ تھے آنحضرت عریش مین اور کھڑے تھے اصحاب کرام اپنی صفون مین پس لیٹ گئے تھے آنحضرت بسبب غلبہ خواب کے اور حکم کیا تھا اصحاب کو کہ مت لڑنا بے اجازت میری اور اگر آوین تمپر کافر تو مارنا تیر اونکو اور مت لڑنا تلوارون سے پس پکارا حضرت ابو بکر نے کہ یا رسول اللہ قریب ہو گئے ہمارے کفار پس بیدار ہوئے آنحضرت اونکے پکارنے سے اور دکھلایا تھا آپکو اللہ تعالی نے خواب مین جماعت کفار کی تھوڑی اور کم جانا مسلمانون نے بھی اونکو دیکھکر پس اوٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلدی درحالیکہ پھیلائے ہوئے تھے دست مبارک اپنے آگے اللہ تعالی کے واسطے مانگنے وعدہ فتح کے اور کہتے تھے کہ اے اللہ اگر تباہ ہو جاوے یہ جماعت مسلمانون کی تو نہ ہوگا شکر اور نہ رہیگا کوئی اوپر دین کے پس کہا حضرت ابو بکر نے کہ یا رسول اللہ قسم ہے کہ بیشک پورا کریگا آپکی اللہ تعالی اور روشن کریگا منہ آپکا اور کہا ابن ... نے یا رسول اللہ مین ایک صلاح دیتا ہون آپکو اور آنحضرت مشغول تھے ساتھ اللہ کے بیفکر اونکی صلاح سے پس فرمایا آنحضرت نے فرمائیے ... یاد دلاتا کرون مین اللہ سے وعدہ اوسکا کہ نہین خلاف کرتا وہ وعدے مین غرض جب کہ نکلا عتبہ لڑائی کو کہا اوس سے حکیم بن حزام نے کہ تو ... کراہت ... کرتا تھا اوس کام سے اب ہوتا ہے خود شروع کرنے والا اوسکا روایت ہے خفاف بن ایما سے کہ کہا اوسنے دیکھا مینے اصحاب آنحضرت کو بدر مین کہ آراستہ کی تھین صفین اپنی اور نہ نکالی تھی کسی نے تلوار بلکہ آمادہ تھے ساتھ تیر و کمان کے ملے ہوئے آپسمین اور برہنہ تھین تلوارین دوسرون کے ہاتھون مین وقت ظاہر ہونے کے پس تعجب کیا مینے اس بات سے پھر پوچھا ایک مہاجر سے بعد اسکا بعد جنگ کے پس کہا اوسنے کہ حکم کیا تھا ہمکو آنحضرت نے کہ نہ نکالین ہم تلوارین جب تک کہ گھیرین ہمکو کفار مروی ہے جب کہ مقابل ہوئے لوگ تو کہا اسود بن عبد الاسد مخزومی نے کہ عہد کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ پیونگا مین پانی مسلمانون کے حوض کا یا گرا دونگا مین اوسکو یا مارا جاؤن قریب اوسکے پس آیا اسود حملہ کرکے پاس حوض کے پس بڑھے اوسکی روک کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور ماری اوسکے ایک تلوار کہ قطع ہو گیا پانو اوسکا پس گرا اسود اور چلا طرف حوض کے گھسٹتا ہوا اور جا پڑا حوض مین اور پیا پانی اوسکا پس قتل کیا اوسکو حضرت حمزہ نے بعد ... کر وہین حوض مین اور کفار دیکھ رہے تھے اپنی صفون سے اور جانتے تھے کہ غالب ہونگے وہ لوگ *

منع کرنا آنحضرت کا انصار کو واسطے جانے کے پہلے سب سے لڑائی مین اور نکالنا مہاجرین کا لڑائی کو اور غالب آنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ کا کافرون کے سردارون پر پھر حملہ کرنا کفار کا طرف لشکر کے لشکر اسلام پر اور آنا فرشتون کا مدد پر آسمان سے اور جان بازی حضرت علی وغیرہ اصحاب کرام کی ***

پھر نکلا عتبہ اور شیبہ اور ولید اپنی صف سے میدان کی طرف اور طلب کیا اپنے مقابلون کو پس نکلے انسے لڑنے کو تین جوان انصار سے کہ تھے وہ تینون بیٹے
عفرا کے معاذ اور معوذ اور عوف قبیلہ بنی حارث کے اور کہا ہی بعضون نے کہ تیسرا اونمین کا عبد اللہ بن رواحہ تھا لیکن ثابت ہی نزدیک ہمارے تینون بیٹے
عفرا کے ہین پس حیا کی آنحضرت نے اس بات سے اور مکروہ جانا کہ اول جنگ اسلام مین شہید ہون انصار کفار کے ہاتھ سے اور دوست رکھتے تھے یہ کہ ہو غلبہ
آپکا اپنے بنی اعمام اور اہل قومون پر پس حکم کیا اونکو کہ لوٹ آوین صف مین اپنے مقامون پر اور دعا دی اونکو پھر پکارا کسی مشرک نے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیج طرف
ہمارے مقابل ہماری قوم سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ای بنی ہاشم کھڑے ہو اور لڑو واسطے حق کے کہ بھیجا ہی اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے تمہارے نبی کو
اور آئے ہین یہ کفار ساتھ جھوٹے دعوے کے کہ بجھاوین نور اللہ تعالی کا پس کھڑے ہوئے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبیدہ
بن حارث بن عبد المطلب بن عبد مناف اور گئے یہ تینون اونکی طرف پس کہا اونسے عتبہ نے کہ کون ہو تم لوگ اور نہ جانتا تھا اونکو عتبہ نے بسبب پوشیدہ ہونے
اونکے چہرون کے خود وغیرہ سے پس کہا انسے اگر ہو تم برابر ہمارے پس لڑینگے ہم تمسے پس کہا حضرت حمزہ نے کہ مین شیر ہون اللہ اور اوسکے رسول کا حمزہ
بن عبد المطلب پس کہا عتبہ نے تو بہتر مقابل ہمارا ہی اور برابر ہی ہمارے حسب و نسب مین پھر کہا عتبہ نے مین شیر ہون اپنے حلیفون کا اور کون ہین یہ دو شخص
ساتھ تیرے کہا حضرت حمزہ نے یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہین کہا عتبہ نے اچھے ہین یہ دو مقابل بھی پھر کہا عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہ آگے بڑھ
اے ولید پس آگے ہوا یہ اور آئے اوسکے مقابلے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور تھے کوتاہ قد پس چوٹین کین آپس مین دونون نے اور قتل کیا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
پھر بڑھا عتبہ اور مقابل ہوئے اوسکے حضرت حمزہ پس لڑے دونون یہان تک کہ مارا اوسکو حضرت حمزہ نے پھر مقابل ہوا شیبہ عبیدہ بن حارث کے اور یہ کبیر السن تھے
اصحاب مین پس زخمی کیا پانون اونکا شیبہ نے اپنی تلوار کی نوک سے کہ کٹ گیا عضلہ اونکی پنڈلی کا اور ہڈی اور گر پڑے میدان مین پھر آئے حضرت حمزہ اور حضرت علی
بعد قتل اپنے مقابلون کے مدد عبیدہ کو پس قتل کیا اونکے مقابل شیبہ کو بھی اور اوٹھا لائے عبیدہ کو میدان سے پاس صف اسلام کے اور بہتا تھا مغز اونکی ہڈی کا
پس کہا عبیدہ نے یا رسول اللہ کیا نہین مین شہید فرمایا آپنے ہان تو شہید پھر فرمایا قسم خدا کی اگر ہوتے ابو طالب زندہ تو جانتے کہ ہم لوگ مستحق زیادہ ہین اونکے اس قول کے شعر

كذبتم وبيت الله نخلي محمدا	ولما نطاعن دونه ونناضل
ونسلمه حتى نصرع حوله	ونذهل عن ابنائنا والحلائل

یعنی جھوٹ تم کہاتمنے قسم ہی بیت اللہ کی کہ تنہا چھوڑینگے محمد کو اس حال الا کہ نیزہ زنی کی ہمنے آگے اوسکے اور نہ تیر اندازی کی ہمنے اور تابعداری کرینگے ہم اوسکی
یہان تک کہ مارے جاوین ہم گرد آپ کے اور غافل ہو جاوین ہم اپنے بیٹون اور بیبیون سے اور نازل ہوئی ان لوگون کے حق مین یہ آیت کریمہ
هذان خصمان اختصموا في ربهم یعنی یہ وہ دو شخص مقابل ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ مقدمے اپنے رب کے اور حضرت حمزہ بڑے تھے آنحضرت سے
عمر مین چار برس اور حضرت عباس تین برس اور مروی ہی کہ جب نکلا عتبہ لڑائی کو تو چاہا اونکے بیٹے ابو حذیفہ نے کہ نکلے اپنے باپ سے لڑنے کو پس کہا او
آنحضرت نے کہ نجاؤ تم میدان مین اور توقف کرو پس جب کہ نکلے اور لوگ لڑنے کو تو مدد کی اونکی حذیفہ نے ساتھ ضرب کے اپنے باپ پر اور کہا ہی کہ شیبہ
بڑا تھا عتبہ سے تین برس اور مروی ہی کہ ابو جہل نے دعا مانگی جنگ بدر مین اس طرح کہ ای اللہ خراب کر ہم مین قاطع رحم کو اور جو کہ لاوے طرف ہمارے وہ بات
کہ نہ جانتے ہون اوسکو پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ ان تستفتحوا فقد جاءكم الفتح وان تنتهوا فهو خير لكم وان
تعودوا نعد ولن تغني عنكم فئتكم شيئا ولو كثرت وان الله مع المؤمنين ○ یعنی اگر تم چاہو فیصلہ سو پہنچا تمکو فیصلہ اور اگر باز آؤ تو تمہارا
بھلا ہی اور اگر پھر کروگے تو ہم بھی پھر کرینگے اور کام نہ آویگا تمکو تمہارا جتھا کچھ اگرچہ بہت ہون اور جانو کہ اللہ ہی ساتھ ایمان والون کے اور مروی ہی
سے جو منقول ہی حضرت ابن عباس سے کہ کہتے تھے جب کہ مقابل ہوئے لوگ تو واقع ہوئی آنحضرت پر حالت نیند کی پھر بیدار ہوئے آپ اور بشارت دی
مسلمانون کو آنے جبرئیل کی ہمراہ فرشتون کے میمنہ اسلام مین اور میکائیل کی ساتھ اونکے میسرہ کی طرف اور آئے اسرافیل ہمراہ ایک لشکر
کے ہزار فرشتون سے اور اوسدن ابلیس نے صورت سراقہ بن مالک کی بنی اور کہتا تھا لڑائی پر اور پھر گیا ...

نہ غالب آئیگا تمپر کوئی آدمی پس جب دیکھا اوس دشمن خدا نے فرشتون کو تو بھاگ گیا پیچھے اور کہا مین جدا ہون تمسے کہ دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکھتے تم پس
لپٹ گئے اوس سے حارث بن ہشام کہ روکین اوسکو اور گمان کیا تھا کہ یہ سراقہ ہی پس جب کہ سنا کلام اوسکا تو مارا شیطان نے ایک گھونسا انکی چھاتی پر کہ گر پڑے
حارث اور نکل گیا شیطان یہان تک کہ گھسا جا کر دریا مین اور اوٹھائے ہاتھ اپنے دعا کو اور کہا ای رب پورا کر میسے وعدہ اپنا پھر ابوجہل نے دلانا لوگون کو اور شوق
لڑائی کے اور کہا نہ دھوکا دے تمکو بھاگنا سراقہ کا کہ وہ ملا تھا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب سے عنقریب معلوم ہوگا کہ جب پہونچینگے ہم لوٹ کر مکہ
مین تو کیا کرینگے ہم اوسکی قوم سے اور نہ خوف مین ڈالے تمکو مارا جانا عتبہ اور شیبہ اور ولید کا کہ جلدی کی اونھون نے اور اترائے اپنے لڑنے مین اللہ کی قسم نہ لوٹینگے ہم
آج جب تک کہ نہ باندھ لین محمد اور اونکے اصحاب کو رسیون مین نہین قتل کرینگے کسیکو اونمین سے بلکہ پکڑ لینا ان سبکو کہ سکھاوین اونکو ہم مزہ چھوڑنے دین آبائی کا اور
رغبت کرنا اوسکا طرف اوس دین کے کہ نہین ہمارے طریقے پر روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا اونھون نے مقرر کیا تھا آنحضرت صلعم نے
شعار مہاجرین کا بدر مین یا بنی عبد الرحمن اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ اور ایک روایت مین ہی کہ تھا شعار آنحضرت صلعم کا بدر مین یا منصور امت اور مروی ہی کہ
تھے سات جوان قریش کے کہ قبول کیا تھا اونھون نے اسلام اور قید کر رکھا تھا اونکو اونکے گھر والون نے پس آئے وہ ساتون بدر مین ہمراہ اپنے لوگون کے شک مین
اور وہ قیس بن ولید بن مغیرہ اور ابوقیس بن فاکہ بن مغیرہ اور حارث بن ربیعہ اور علی بن امیہ بن خلف اور عاص بن منبہ بن حجاج وغیرہ ہین پس جب کہ آئے
یہ بدر مین اور دیکھے انھون نے کم اصحاب آنحضرت صلعم کے تو کہا اونھون نے مغرور کیا ہی مسلمانون کو اونکے دین نے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی إِذْ يَقُولُ
الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ یعنی جب کہنے لگے منافق
لوگ اور جنکے دلون مین آزار ہی یہ لوگ مغرور ہین اپنے دین پر اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہی حکمت والا پھر ذکر کیا ہی کفار کا ساتھ برائی
اس طرح إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ
وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ○ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ○ یعنی بدتر سب جاندارون مین اللہ
کے یہان وہ ہین جو منکر ہوئے پھر وہ نہین مانتے جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے سو اگر کبھی تو پاوے اونکو
لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین اور کہا اللہ تعالی نے کہ اگر جھکینگے وہ طرف صلح کے تو تو بھی جھک پھر فرمایا وَإِن جَنَحُوا
لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ یعنی اور اگر وہ جھکین صلح کو تو تو بھی جھک اوسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر
بیشک وہی ہی سنتا جانتا ہی کہا لوگون نے اگر کہین وہ کہ اسلام لائے ہم ظاہر مین تو فرمایا آپ نے قبول کرو اونسے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے وَإِن يُرِيدُوا
أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ○ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ یعنی اور اگر وہ چاہین کہ تجکو
دغا دین تو تجکو بس ہی اللہ اوسی نے تجکو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اونکے دل مین الفت ڈالی یعنی وہ الفت دی اللہ تعالی نے مسلمانون کے
دلون مین کہ نہ ہوتی کسی طرح لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
یعنی اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہی تمام نہ الفت دے سکتا اونکے دلون مین لیکن اللہ نے الفت ڈالی اونمین وہ زور آور ہی حکمت والا روایت ہی کہ
کہ اللہ تعالی نے مسلمانون کو روز بدر مین اپنی عنایت سے وہ قوت دی تھی کہ غالب آئے تھے بیشک مسلمان صبر اور ثابت قدمی سے کہ دو گنے کافرون پر
اور مدد کی اونکی ساتھ دو ہزار فرشتون کے پھر جب کہ دیکھا اونمین ضعف تو ہلکا کیا بوجھ اونکا اور اوتارے فرشتے اور مارے گئے بدر مین ساتھ کفار کے
وہ لوگ جو دعوی کرتے تھے اسلام کا ساتھ شک کے اور تھے وہ سات آدمی کہ روکا تھا اونکو ہجرت سے اونکے باپ بھائیون نے مثل حارث بن ابی زمعہ
اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کے اور اوتاری اللہ تعالی نے بیچ مذمت اون لوگون کے کہ مسلمان تھے پوشیدہ مکہ مین اور نہ نکل سکتے تھے زور کفار سے
یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ
أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ○ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝ یعنی جن لوگون کی جان کھینچتے ہین فرشتے اور حال مین کہ وہ برا کرتے ہین اپنا کہتے ہین تم کس بات مین تھے وہ کہتے ہین ہم تھے مغلوب اس ملک مین کہتے ہین کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہان سو ایسون کا ٹھکانا ہے دوزخ اور بہت بری جگہہ پہونچے مگر جو ہین بے بس مرد اور عورتین اور لڑکے نہ کر سکتے ہین تلاش اور نہ جانتے ہین راہ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝ یعنی اور تمکو کیا ہے کہ نہ لڑو اللہ کی راہ مین اور واسطے اونکے جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝ یعنی وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہے پس لکھا مسلمانون نے مکے مین طرف اون مسلمانون کے واسطے ہجرت کے کہا جندب بن ضمرہ جندعی نے درحالیکہ مریض تھا نہین مجکو عذر رہنے مین بیچ مکے کے پس کہا اپنے لوگون سے کہ لے چلو مجکو شاید کہ اچھا ہو جاؤن پس کہا لوگون نے کس طرف خوشی ہے تیری کہا لیچلیو ہم تجکو کہا اوسنے طرف تنعیم کے پھر لے گئے لوگ اوسکو طرف تنعیم کے اور تنعیم چار کوس ہے مکے سے طرف مدینے کے زادہ اللہ تعالیٰ شرفہا کہا اوسنے ای اللہ آیا مین تیری طرف ہجرت کرکے کنارے سے پس نازل فرمائی اوسکے حق مین اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ یعنی اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف پھر آ پکڑے اوسکو موت تو مقرر ہو چکا اوسکا ثواب اللہ پر اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب آیا اوسکو اور پوشیدہ مسلمانون کے کہ نکل سکتے تھے تو نکلے وہ بھی مکے سے پس پیچھا کیا اونکا ابوسفیان نے ساتھ اور مشرکون کے پس لوٹا لے گیا اونکو اور قید کیا اور سبکو پس تکلیف پائی اونسے ان لوگون نے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ یعنی اور ایک لوگ ہین کہ کہتے ہین یقین لائے ہم اللہ پر پھر جب اوسکو ایذا پہنچے اللہ کے واسطے ٹھہراوے لوگون کا ستانا برابر اللہ کی مار کے اور اگر آ پہنچے مدد تیرے رب کی طرف سے کہنے لگین ہم تو تمہارے ساتھ تھے كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ یعنی گویا نتھی تم مین اور اون مین کچھ دوستی ای کاشکے مین ہوتا اونکے ساتھ تو بڑی مراد پاتا سو چاہیے لڑین اللہ کی راہ مین جو لوگ بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب پھر لکھہ بھیجا ان آیتون کو مہاجرون نے بیچ اون مسلمانون کو اور جب کہ پہونچا اونکو خط کہا اونہون نے ای اللہ ہمارے واجب کرتے ہین ہم واسطے تیرے اوپر اپنے یہ کہ اگر نکلے ہم اسکے اس بلا سے تو نہ برابر کرینگے تیرے کسیکو پھر نکلے وہ دوبارہ مکے سے اور پیچھا کیا اونکا ابوسفیان اور باقی مشرکون نے پس متفرق ہوگئے مسلمان پہاڑون مین اور نہ ملے اونکو یہانتک کہ آئے مدینہ منورہ مین اور کمال تکلیفین دین کفارون نے اون مسلمانون کو کہ لے گئے تھے اونکو مکے مین اور ظلم کیا اونپر واسطے ترک کرنے اسلام اور بسبب شقاوت ازلی کے بھاگ آیا مدینہ منورہ سے طرف کفار مکے کے ابن ابی سرح کہ کاتب تھا آنحضرت کا کہا اوسنے قریش سے کہ تعلیم کرتا ہے آنحضرت کو غلام نصرانی اور نہین ہے وحی اور نہ پہونچی آسمان سے کتابت کرتا تھا مین سو جو آپ کہے اور لکھتا تھا جو کچھ چاہتا تھا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے اوسکے حق مین آیۂ کریمہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ یعنی اور ہمکو معلوم ہے کہ وہ کہتے ہین اوسکو تو سکھاتا ہے آدمی جسپر تعریض کرتے ہین اوسکی زبان ہے اوپری اور یہ زبان عربی ہے صاف جنکو اللہ کی باتین یقین نہین آتین اونکو اللہ راہ نہین دیتا اور اونکو دکھ کی مار ہے جھوٹھ بناتے وہ ہین جنکو یقین نہین اللہ کی باتون پر اور وہی لوگ جھوٹھے ہین اور اوتاری اللہ تعالی نے بیچ حق اون لوگون کے کہ لوٹائے گئے تھے کفار اور ابوسفیان کے ہمین اونکو اور کرتے تھے اونپر زیادہ اور ظلم یہ کریمہ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ یعنی مگر وہ نہین جسپر زبردستی کی اور اوسکا دل برقرار ہے ایمان پر لیکن جو کوئی دل کھولکر منکر ہوا سو اونپر غضب ہے اللہ کا اور اونکو بڑی مار ہے اور ہین اسکے اخیر کی آیتین یعنی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ یعنی یہ اسواسطے کہ اونھون نے عزیز رکھی دنیا کی زندگی آخرت سے اور اللہ راہ نہین دیتا منکر لوگون کو وہی ہین کہ مہر کر دی اللہ نے اونکے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر اور وہی ہین بیہوش آپ ہی ثابت ہوا کہ آخرت مین وہی خراب ہین اور مراد اوس شخص سے کہ کھولا سینہ اوسکا واسطے کفر کے ابن ابی سرح ہے پھر نازل فرمائی اللہ صاحب نے بیچ حق اون لوگون کے کہ بھاگ آئے تھے ابوسفیان اور کفار کے ہاتھ سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت شریفہ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ یعنی پھر یون ہے کہ تیرا رب اون لوگون پر کہ وطن چھوڑا تو بعد اسکے کہ بچلائے گئے پھر لڑتے رہے اور ٹھہرے رہے تیرا رب ان باتون کے بعد بخشنے والا مہربان ہے اور روایت ہے کہ پھر اوسدن آواز دی نوفل بن خویلد بن عدویہ نے کہا اے گروہ قریش سراقہ نہین ہے دوست تمھارا جلدی کرو تم بدخواہی اسکی قوم کی واسطے اپنے ہرگز پس لے جاوے پیٹھ دلون سے مین جانتا ہون کہ مغلوب ہونا ربیعہ کی اولاد کا سبب جلدی کرنے اونکے کے تھا لڑائی مین مروی ہے کہ [illegible] لوگون نے شور و واویلا کیا اسکا سبب ذلیل ہونے کفار کے اور آیا تھا لوگون مین بیچ صورت سراقہ بن جعشم کے پھر بھاگا خوف سے اور گرا دریا مین اور اوٹھائے دونون ہاتھ اپنے دعا کو کہ اے پروردگار تیرے وعدہ کا [illegible] پھر قریش نے بعد اسکے آکر مکہ مین ملامت اور سرزنش کی سراقہ کو سبب بھاگنے اور گھبرانے کے لڑائی مین موافق اپنے گمان کے تو قسمین کھائین اوسنے اور انکار کیا ان سب باتون کا روایت ہے ایک شخص سے کہ وہ اوسدن گیا تھا کنارے پر دریا کے یہ کہ سنا مین نے ایک شور و غوغا کہ پھر گئی اوس سے وادی اور آواز دی یا سراقہ اور ناگاہ دیکھا مین نے سراقہ بن جعشم کو پس قریب گیا مین اوسکے اور کہا مین نے اوس سے کہ فدا ہون تجھپر مان باپ میرے کیا ہے یہ حال پریشان تیرا لیکن جواب دیا اوسنے [illegible] پھر دیکھا مین نے کہ گھسا وہ دریا مین اور اوٹھائے ہاتھ اپنے اور کہا اے پروردگار تیرا وعدہ اپنا کہا مین نے اپنے دل مین کہ دیوانہ ہو گیا سراقہ اور ہوا یہ حال قریب غروب کے دن شکست کفار کے بدر مین اور تھی اوسدن علامت فرشتون کی یہ کہ تھے اونکے سر پر عمامے سرخ و سبز و زرد نور کے اور چھوڑے ہوئے تھے اونکے درمیان کاندھون کے اور تھے معروف اور نگ گھوڑون کے پیشانیون پر اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ علامتین کرلو تم اپنی کہ اوترے ہین فرشتے ساتھ نشانیون کے پس کئے انھون نے [illegible] اپنے خودون اور ٹوپیون مین مروی ہے کہ چار شخص صحابہ کرام سے معلوم ہوتے تھے لڑائی مین ساتھ اپنی علامتون کے ایک حمزہ بن عبدالمطلب کہ تھا پر شتر مرغ اونکا بدر مین پر لگا ہوا سینے پر اور تھا پاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صوف سفید اور نشانی حضرت زبیر کی تھا سر بند زرد رنگ کا اور کہا ہے کہ فرشتے زبیر کے لباس پر تھے فرشتے بدر مین ابلق گھوڑون پر سوار تھا سون زرد سے اور تھا اوسدن زبیر پر زرد سر بند اور علامت ابو دجانہ کی سر بند سرخ تھا روایت ہے سہیل بن عمرو سے کہ کہا مین نے بدر مین لوگون کو سفید لباس ابلق گھوڑون پر بیچ درمیان زمین و آسمان کے علامت دار کہ قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے کفار کو اور ابو اسید ساعدی کہا کرتے تھے بعد نابینا ہونے کے کہ اگر اب ہوتا مین ساتھ تمھارے بدر مین اور حال آنکھون مین میری ہوتا دکھا دیتا تمکو وہ گھاٹی کہ آئے تھے فرشتے اوس مین سے نہ کچھ شک ہے اور کہا ہے ایک شخص نے بنی غفار سے کہ مین اور ایک چچازاد بھائی میرا چڑھے تھے پہاڑ پر قریب بدر کے واسطے دیکھنے تماشا [illegible] کے اور تھے ہم دونون اوس وقت مشرک کہ واقع ہوئی شکست [illegible] ناگاہ دیکھا مین نے ایک ابر کہ قریب ہوا [illegible]

آواز گھوڑون کی اور کھڑکھڑاہٹ ہتھیارون کی اور کہتا تھا اوسمین ایک شخص کہ اقدم حیزوم پس پھٹ گیا مارے خوف کے پردہ دل میرے بھائی کا اور گر پڑا وہ اور مرگیا
اور قریب تھا ہوگیا مین بھی مرنے کے اور سہم گیا پھر دیکھا مینے کہ گیا وہ ابر طرف آنحضرتؐ اور صحابہ کرام کے پھر لوٹ آیا درحالیکہ تھی کچھ اوسمین آواز بجلی سی اور کڑک کے پوچھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہ کون تھا کہنے والا اقدم حیزوم کا بدر مین درمیان فرشتون کے کہا حضرت جبرئیلؑ نے رسالت پناہی
کہ مین نہین جانتا سب فرشتون کو آسمان کے اور ایک روایت مین آیا ہی اوسی غفاری سے کہ تھا مین اور بھائی میرا چاہ بدر پر جب کہ دیکھا ہمنے اصحاب آنحضرتؐ کو
قلیل تو کہا ہمنے کہ وقت لڑائی کے ہوجاوینگے ہم طرف لشکر آنحضرتؐ کے پھر چڑھ گئے اوپر ایک ٹیلے کے جو اولٹی طرف تھا لشکر اسلام کے اور کہا ہمنے کہ مسلمان
چاہئے ابن قریش کے پھر اوسی حال مین کہ ہم ٹہل رہے تھے اولٹی طرف مین چھپا لیا ہمکو آکر ایک ابر نے پس دیکھنے لگے ہم اوسکی طرف اور سنی ہمنے اوسمین آواز
گھوڑون اور ہتھیارون کی اور سنا ایک شخص کو کہ کہتا تھا اپنے گھوڑے سے اقدم حیزوم اور کہتے تھے باقی انمین ردیفا تتام آخر کو پس
اوترے وہ جاکر طرف میمنہ آنحضرتؐ کے پھر آیا دوسرا ابر اوسی طرح اور گیا طرف آنحضرتؐ کے اور دیکھا ہمنے طرف آنحضرتؐ اور اصحاب کرام کے کہ دوچند
تھے قریش سے پس مرگیا چچازاد بھائی میرا خوف سے اور بچ گیا مین پھر اختیار کیا مینے آنحضرتؐ کو اور اسلام لایا مروی ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ دیکھا گیا شیطان
کسی روز ذلیل و حقیر اور حیران اور غصہ زائد عرفہ کے دن سے بسبب دیکھنے نزول رحمت اور بخشش الٰہی کے بندون پر اور معافی سے انکے گناہون کی سوا روز بدر کے کہ دیکھا اوسنے پوچھا لوگون نے
کہ کیا دیکھا اوسنے اوسدن فرمایا آپنے کہ کیا نہین دیکھا اوسنے اوس روز جبرئیل اور فرشتون کو آتے ہوئے اور فرمایا آپنے روز بدر کے کہ یہ جبرئیل آتے ہین پیچھے اس آندھی کے بصورت دحیہ کلبی کے
مدد کو اگر پاتا ہون مین ساتھ صبا کے اور ہلاک ہوئی قوم عاد ساتھ دبور کے اور کہتے ہین حضرت عبدالرحمن بن عوف کہ دیکھا مینے دو شخصون کو اوپر دونون بازو آنحضرتؐ کے
کہ جہاد کرتے تھے پھر آیا ایک اور تیسرا شخص پیچھے آنحضرتؐ کے پھر آیا چوتھا اور ہوگیا آگے آپکے اور مروی ہی سعد سے کہ دیکھا مینے دو شخصون کو بدر مین دونون طرف
آنحضرتؐ کے کہ لڑتے تھے اور نگہبانی کرتے تھے آپکی اور دیکھتا تھا آنحضرتؐ کو کہ دیکھتے جاتے تھے کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو خوش ہوکر بمدد الٰہی سے روایت ہی
ابی بردہ بن نیار سے کہ لایا مین دن جنگ بدر کے تین سر اور رکھا مینے اونکو آگے آنحضرتؐ کے اور عرض کی مینے کہ یا رسول اللہ دو سر انمین کے مارا ہی مینے اونکے
لوگون کو اور تیسرا سر انمین کا دیکھا مینے ایک شخص سفید لباس والے دراز قد کو کہ مارا اوسنے اس سر والے کو اور گر پڑا یہ آگے اوسکے پھر اوٹھا لیا یہ سر مینے فرمایا
حضرتؐ نے کہ قاتل اوسکا فلانا فرشتہ تھا اور کہتے تھے ابن عباسؓ کہ نہین لڑے کبھی فرشتے سوا بدر کے اور مروی ہی ابن عباسؓ سے کہ تھے اوسدن فرشتے اوپر
صورت اون لوگون کے کہ جانتے ہو تم اونکو آدمیون سے کہ دلدہی اور اطمینان کرتے تھے مسلمانون کی پس قریب ہوا مین اوس سے پھر سنا مینے
کہ کہتے تھے اگر حملہ کرینگے کفار پھر تو نہین بچینگے نہین کچھ حقیقت انکی جیسا کہ دال ہی اسپر قول اللہ تعالی کا إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ
فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ط
یعنی جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مین ساتھ ہون تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانون کے مین ڈال دونگا دل مین کافرون کے دہشت سو مارو اوپر
گردنون کے اور مارو اونکی پور پور اور سائب بن ابی حبیش اسدی کہتے تھے زمان عمرؓ بن خطاب مین کہ واللہ نہین قید کیا مجکو کسی آدمی نے کہا اونسے کون تھا
قید کرنے والا تمہارا کہا اونہون نے جب کہ بھاگے قریش تو بھاگا مین بھی ساتھ اونکے پھر آملا مجسے ایک شخص سفید طویل اوپر گھوڑے ابلق کے معلق آسمان و زمین کا
اور ڈال دیا مجکو مشکین باندھ کر پھر آئے عبدالرحمن بن عوف اور پایا اونہون نے مجکو بندھا ہوا پھر پکارا عبدالرحمنؓ نے لشکر مین کہ کسنے پکڑا ہی اس شخص کو
نہین بولا کوئی کہ مین پکڑنے والا ہون اسکا یہان تک کہ لے گئے وہ مجکو روبرو آنحضرتؐ کے تو فرمایا مجسے آپنے کہ ای ابن ابی حبیش کسنے قید کیا تجکو عرض کی
مینے کہ مین نہین پہچانتا ہون اوسکو اور مکروہ جانا مینے کہنا اپنے حال کا فرمایا آپنے کہ قید کیا ہی اسکو ایک اچھے فرشتے نے لیجا ای ابن عوف اپنا اس قیدی کو پھر لے آئے
مجکو عبدالرحمنؓ کہا سائب نے پس ہمیشہ یاد رکھا مینے وہ کلمہ اور واقع ہوا بعد اوسکے اسلام میرا اور مروی ہی حکیم بن حزام سے کہ دیکھا مینے روز بدر کے وادی
خلص کو جو ہی ایک جانب پر کہ واقع ہوا اوسمین بجاد آسمان سے اسقدر کہ بھر گیا افق اوس سے پس ہتی تھین اوسمین چیونٹیان کہا مینے دل مین کہ یہ کوئی
چیز ہی نازل ہوئی آسمان سے واسطے تائید محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پھر تھوڑی دیر مین واقع ہوئی شکست کفار پر اور وہ فرشتے تھے۔

منع فرمانا آنحضرت کا چند لوگون کے قتل کو

مروی ہے کہ منع کر دیا تھا آنحضرت نے قتل کرنے سے ابو البختری کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ اوسنے مکے مین ایک بار جبکہ سنا ایذا دینا کفار کا آنحضرت کو تو باندھے اوسنے ہتھیار اپنے اور کہا اب جو تکلیف دیگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مارونگا مین اوسکو ان ہتھیارون سے پس احسان مانا اوسکا آنحضرت نے اور شکر یہ دین اوسکی خیر خواہی کے منع کیا لوگون کو اوسکے قتل سے کہا ہے ابو داود مازنی نے کہ ملا مین ابو البختری سے تو کہا مینے اوس سے کہ آنحضرت نے منع کیا ہے تیرے قتل سے اگر ڈرے تو ہاتھ اپنا کہا اوسنے کیا چاہتا ہے تو مجھسے اگر ممانعت کی ہے آپ نے میرے قتل سے تو کیا تھا مینے سات آنحضرت کے یہ کام اور یہ کہنا میرا کہ دو دن مین تجکو ہاتھ اپنا تو قسم لات و عزی کی کہ جانتی ہین عورتین مکے مین کہ نہین چھوڑنے والا مین ہاتھ اپنا اور جانتا ہون مین کہ تو نہین چھوڑنے والا مجکو کر جو چاہے تو پھر مارا اوسکو تیر ابو داود نے اور کہا اے اللہ یہ تیر تیرا ہے اور ابو البختری غلام تیرا ہے رکھ اسکو اوسکے قتل پر اور ابو البختری پہنے تھا زرہ پس توڑا تیر نے زرہ کو اور قتل کیا اوسکو اور کہا بعض نے کہ مارا ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے بے جانے ہوئے اور کہا ہے مجذر نے اس بات کو شعر کہ معلوم ہوتا ہے اوس سے قتل کرنا اوسکا ابو البختری کو اور منع فرمایا تھا آنحضرت نے قتل حارث بن عامر بن نوفل سے اور حکم کیا تھا قید کر لینا اور نہ قتل کرنا اوسکو اور نہ پسند تھا اوسکو آنا بدر کا اور آیا تھا بسبب اور کفار کے پھر سامنے آئے اوسکے لڑائی مین خبیب بن یساف اور قتل کیا اوسکو بن جانے پھر جب کہ سنا آپ نے مارا جانا اوسکا تو فرمایا کہ اگر پاتا مین اوسکو پہلے مارے جانے سے تو چھوڑ دیتا مین اوسکو بسبب اوسکی عورتون کے اور منع کیا تھا آنحضرت نے قتل زمعہ بن اسود سے کہ مارا اوسکو ثابت جذع نے بن جانے ہوئے مروی ہے جب کہ گرم تھی لڑائی اور حضرت دعا مانگتے تھے اوٹھائے ہوئے ہاتھ اپنے اللہ تعالی سے اوس فتح کا کہ وعدہ کیا تھا اوسکا اور فرماتے تھے کہ اے اللہ اگر غالب آئے یہ گروہ تو پھیل جائیگا شرک اور نہ قائم رہیگا دین تیرا اور جناب ابوبکر صدیق کہتے تھے آنحضرت سے کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ مدد کریگا آپکی اور سفید کریگا مونہہ آپکا پس اوتارے اللہ تعالی نے ہزار فرشتے آگے پیچھے اور کفار کے اور فرمایا آپ نے اے ابوبکر خوش ہو کہ یہ آئے جبرئیل علیہ السلام باندھے ہوئے عمامہ زرد اور پکڑے ہوئے ہین باگ اپنے گھوڑے کی درمیان آسمان و زمین کے پھر جب کہ اوترے وہ زمین پر تو غائب ہو گئے آپ سے تھوڑی دیر پھر ظاہر ہوئے درحالیکہ تھی گرد اونکے … اور کہتے تھے آئے واسطے تمہاری مدد کے جب کہ مانگی تمنے اوسکو اللہ تعالی سے اور حکم ہوا آنحضرت کو پس لین آپ نے کنکریان ایک مٹھی اور پھینکا اونکو طرف کفار کے اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنی بہت برے ہوے مونہہ یا خدا ڈرا اونکے دلون کو اور ڈگا دے پانون پھر بھاگے دشمنان خدا درحالیکہ نہ دیکھتے تھے پھر کسی چیز کو اور مشغول تھے مسلمان قتل و قید کرنے مین اور نہ رہا کوئی کافر مگر یہ کہ بھر گئے آنکھ اور نتھنے اوسکے کنکرون سے اور نہ ملتفت ہوتی آنکھین کسی طرف اور ہمراہ تھے فرشتے مسلمانون کے قتل کفار مین اور مروی ہے کہ عدی بن ابی زغبا پڑھتے تھے یہ رجز بدر مین اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحَلْ + اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ یعنی مین عدی ہون درحالیکہ زرہ چلتا ہون ساتھ اوسکے چال نر فحل کی پس پکارا آپ نے کہ عدی کون ہے آیا عتبہ مین کہا ایک شخص نے مین عدی ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا اور … کہا اوسنے کہ نہین مین وہ عدی پھر بولے عدی بن ابی الزغبا کہ یا رسول اللہ مین ہون عدی فرمایا آپ نے کس طرح ہے یہ قول وَالسَّحَلْ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ پھر کہا آپ نے کیا معنی ہین السحل کے عرض کیا اونہون نے کہ وہ زرہ ہے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کہ اچھا ہے عدی بن ابی الزغبا اور مروی ہے عقبہ بن ابی معیط کہ کہا کرتا تھا مکے مین جب کہ ہجرت کی تھی آنحضرت نے طرف مدینہ منورہ کے پہلے سے

یَا رَاکِبَ النَّاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرَنَا	عَمَّا قَلِیْلٍ تَرَانِیْ رَاکِبَ الْفَرَسِ
اَعِلُّ رُمْحِیْ فِیْکُمْ ثُمَّ اَنْهَلُهُ	وَالسَّیْفُ یَاخُذُ مِنْکُمْ کُلَّ مُلْتَبِسِ

یعنی اے سوار ناقہ قصوا کے ہجرت کی ہے تونے عنقریب دیکھیگا تو مجکو سوار گھوڑے کا کہ سیراب کرونگا اپنے نیزے کو بیچ تمہارے پھر تشنہ کرونگا اوسکو اور تلوار لیگی تمسے تمام ساز و سامان کو پس جب کہ سنا آپ نے یہ شعر اوسکا تو بد دعا کی واسطے اوسکے یہ کہ اے اللہ گرا اوسکو اوسکے مونہہ پر اور ہلاک کر پس گرایا اوسکو اوسکے گھوڑے نے بدر مین اور پکڑ لیا اوسکو عبد اللہ بن سلمہ عجلانی نے پھر حکم کیا آنحضرت نے اوسکے قتل کا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو اور مارا اونہون نے اوسکی گردن صبر کر

مارا جانا امیہ اور ابوجہل وغیرہ سرداروں قریش کا اہل اسلام کے ہاتھوں سے اور دلاوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ وغیرہ اصحاب مہاجرین اور انصار کی اور معجزات آنحضرت ﷺ کے اور شکست ہونا کفار کی اور غنیمت لینا مسلمانوں کا اور مقید ہونا کفار کا

مروی ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہتے تھے وہ جمع کین مینے چند زرہیں بدر میں بعد بھاگنے کفار کے ناگاہ دیکھا مینے امیہ بن خلف کو اور تھا وہ دوست میرا ایام جاہلیت میں اور تھا نام میرا عبد عمرو پھر بعد ظہور اسلام کے نام رکھا مینے اپنا عبد الرحمن جب دیکھتا مجکو امیہ بعد بدلنے اس نام کے تو پکارتا مجکو ای عبد عمرو کرکے تو نجواب دیتا میں اوسکو پھر کہتا وہ مجھسے کہ میں کہونگا تجکو عبد الرحمن کہ نام مسیلمہ کا ہے اسمین رحمن ہے میں نہ پکارونگا تجکو ساتھ اوس نام کے کہ منسوب ہے اوسکی طرف پھر پکار کر کہا وہ مجکو ساتھ نام عبد الالہ کے پھر جنگ بدر میں دیکھا مینے اوسکو کہ گویا وہ اور تھا اونٹ ہے اور تھا اوسکے ساتھ بیٹا اوسکا علی نام پھر پکارا اوسنے مجکو کہ ای عبد عمرو لیکن نجواب دیا مینے اوسکا پھر پکارا اوسنے مجکو ای عبد الالہ تو جواب دیا مینے اوسکو اور کہا اوسنے مجھسے کیا نہیں حاجت تمکو طرف دودہ کے میں بہتر ہوں تجکو ان زرہوں سے پھر ڈالدیا مینے ان دونوں کو پاس اپنے پناہ دینے کو اور لیچلا میں ان دونوں کو آگے اپنے تو جانا امیہ نے کہ حاصل ہوئی مجکو کچھہ امن اور بولا مجھسے کہ آج دیکھا مینے درمیان تمہارے ایک شخص کو کہ رکھا تھا اوسنے علامت کو اپنے سینہ میں پر نعامہ کا کون ہے وہ کہا مینے وہ حمزہ بن عبد المطلب ہیں کہا امیہ نے یہ وہی شخص ہے جسنے کیے ہیں ہمسے یہ کام پھر کہا کون تھا وہ شخص وحشی کوتاہ قد باندھے ہوئے سرخ سربند کہا مینے وہ سماک بن خرشہ ہیں انصار سے کہا امیہ نے بسبب اوسکے ہوئے ہم ای عبد الالہ قربانی اونٹ واسطے تمہارے عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ درمیان اوس حال کے کہ لیجاتا تھا میں اون دونوں کو آگے اپنے ناگاہ دیکھا اوسکو بلال حبشی نے اور وہ آٹا گوندھتے تھے واسطے اپنے تو چھوڑ دیا اونھوں نے گوندھنا اوس آٹے کا اور ملنے لگے ہاتھ اپنے آٹے سے زور زور سے اور پکارا ای گروہ انصار یہ رہا امیہ بن خلف سر کفر کا نہ بچا میں اگر بچا یہ آج پس دوڑے لوگ اور پھر جانا عبد الرحمن نے کہ اپنی اولاد پر پھیر گر پڑا امیہ اپنی پشت پر اور گر پڑا اون پر اوسپر بچانے کو اور آئے حباب بن منذر اور ڈالی اونھوں نے تلوار اپنی اوسکی طرف نیچے سے تو کٹ گیا سرا اوسکی ناک کا پھر جب دیکھا امیہ نے کہ قطع ہوئی ناک اوسکی تو کہا مجھسے کہ الگ ہوجا تو اب مجھسے اور چھوڑ مجھے تو مجکو نہیں حضرت عبد الرحمن کہتے ہیں یاد آیا مجکو اوسوقت قول حسان کا او عن ذلک الانف جادع پس آئے اتنے میں اوسکی طرف خبیب بن اساف اور قتل کیا اونھوں نے امیہ کو ضرب تلوار سے اور ماری ایک تلوار امیہ نے خبیب کے بازو پر کہ الگ ہوگیا ہاتھہ اونکا کاندھے سے پھر ملا یا اوس ہاتھہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے بازو سے لیکر اپنے دست مبارک میں پھر جڑ گیا وہ اور پھر آیا زخم اور برابر ہوگیا اعجاز نبوی سے پھر نکاح کیا خبیب نے بعد اسکے امیہ کی بیٹی سے اور دیکھا اوسنے نشان اوس زخم کا انکے ہاتھہ پر تو بولین کہ نہ شل کرے اللہ تعالی ہاتھہ اوس شخص سے کہ کیا اوسنے ایسا کہا خبیب نے واللہ میں نے بھی جواب دیا ہے اوسکو ساتھ زخم کاری کے اور بیان کرتے تھے خبیب کہ مارا مینے اوسکے ایسا ایک ہاتھہ کاندھے پر کہ کاٹا میری تلوار نے پسلیوں تک اوسکی اور تھا وہ زرہ پہنے ہوئے اور کہا مینے لے مجھسے یہ ایک ہاتھہ کہ میں خبیب بن اساف ہوں پھر لیے مینے ہتھیار اوسکے اور زرہ کٹی ہوئی پھر آیا آگے بیٹا امیہ کا اور ماری اوسپر تلوار حباب نے کہ کٹ گیا پاؤں اوسکا پھر چلایا وہ کمال اپنا ایسے گھبرا کر پھر ملے اوس سے عمار اور مارا اونھوں نے اوسکو اپنی ضرب سے اور کہا ہے بعضوں نے کہ عمار مقابل ہوئے اوسکے قبل زخمی ہونے اوسکے کے پھر دار کیا اونھوں نے اوسپر لیکن قتل کیا عمار نے اوسکو لیکن پہلی روایت صحیح تر ہے کہ مارا اوسکو عمار نے اور قتل ہوئے اوسکے پاؤں کے اور آگے کی ہیں قتل امیہ میں ہوا اسکا اور روایتیں بھی کہ مشہور اونکے یہی ہیں روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ جب ہوا دن بدر کا اور گھیر لیا ہمنے امیہ بن خلف کو اور تھی واسطے اوسکے درمیان اونکے شان عظیم اور تھا میرے پاس بیٹھا اور پاس اوسکے بھی لوگ تھے اور امیہ پر جھپٹے یہاں تک کہ گر گئیں اور پڑیں اونکی پھر نکالیں ہم دونوں نے تلواریں اور گرد ہم اونکے یہاں تک کہ گر گئیں وہ دونوں بھی پھر دیکھا مینے اوسکی زرہ کو پھٹا ہوا نیچے بغل کے تو ماری مینے نوک اپنی تلوار کی اوسمیں کہ قتل ہوا وہ اور نکلی تلوار میری ڈوبی ہوئی چربی میں اور ایک روایت اوسکے قتل میں یہ ہے کہ کہا صفوان بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہ ای قدامہ کیا بیکار کیا تھا تو نے ہاتھہ میرے باپ کا بدر میں کہا قدامہ نے واللہ نہیں کیا مینے یہ کام اور اگر کیا ہوتا یہ تو عذر نہ ہے امیہ کے مارنے میں مشرک کے کہا صفوان نے پھر کسنے بیکار کیا ہاتھہ اوسکا بدر میں کہا قدامہ نے معلوم ہے استاد مجکو کہ دیکھا مینے چند انصاریوں کو کہ آئے وہ طرف امیہ کے اوسدن اور تھے اونمین

معمر بن حبیب بن عبید بن حارث کہ کبھی اوٹھاتے تھے تلوار اپنی اور کبھی جھکاتے تھے اوسکو کہا صفوان نے وہ ابو قردہ ہی اور تھے یہ پھر ایک شخص نے
اور سنی یہ بات صفوان کی حارث بن حاطب نے تو غصے ہوئے اور آئے پاس ام المومنین صفوان کے کہ نام اونکا کریمہ بنت معمر بن حبیب ہی پھر کہا اونسے حارث نے کہ نہیں
چھوڑتے ہمکو صفوان اذیت رسانی اور تکلیف دینے سے جاہلیت نہ اسلام میں کہا اونکی ماں نے کہ کیا ہوا بیان کیا حارث نے کہا صفوان کا معمر کو
بس غصے ہوئیں ماں صفوان کی اونپر اور بولیں ای صفوان برائی کرتا ہی تو معمر بن حبیب کی درحالیکہ ہی وہ اہل بدر سے واللہ قبول کرونگی میں تجھسے کام تیرا
ایک برس تک کہا صفوان نے ای ماں میری واللہ پھر کبھی نہونگا میں ایسا کبھی کہی نہ نکلے یہ بات زبان سے سب اسکے کہ ہو کچھ میرے دل میں اور مروی ہی
عائشہ بنت قدامہ سے کہ کہا اونہوں نے جب کہ دیکھا سنے میں صفوان کی ماں نے خباب بن منذر کو تو کہا اونسے ایک شخص نے کہ اسی خباب نے کیا تھا
پاؤں علی بن امیہ کا بدر میں کہا واللہ صفوان نے مت ذکر کرو تم اوس شخص کا جو مارا گیا ہو حالت شرک میں خوار و ذلیل کیا اللہ تعالی نے علی کو ساتھ
ضرب خباب بن منذر کے اور بزرگی دی اللہ تعالی نے خباب کو علی کے مارنے سے اور تھا یہ علی اوپر اسلام کے جاتے وقت ہمارے سے لیکن مارا گیا ہوا
اس حال سے کہ اور مروی ہی حضرت زبیر سے کہ کہا اونہوں نے ملا میں روز بدر کے عبیدہ بن سعید بن عاص سے کہ تھا سوار گھوڑے پر چھپا ہوا تو کہ
میں ہوا دو آنکھوں کے اور تھی اوسکی ایک چھوٹی لڑکی بڑے پیٹ والی بسبب بیماری کے کہتا تھا وہ میدان میں انا ابو ذات الکرش انا ابو ذات
الکرش کہا حضرت زبیر نے تھی ایک برچھی میرے داہنے ہاتھ میں پھر ماری میں نے اوسکی آنکھ پر کہ گر پڑا وہ نیچے اور اٹک گئی برچھی ہڈی میں پھر رکھا میں نے
پاؤں اپنا اوسکے رخسار پر اور نکالا میں نے برچھی کو اس زور سے کہ نکل آئی اور ٹیڑھی ہو گئی وہ برچھی آنحضرت نے لیکر رکھی اپنے پاس اور لیا حضرت ابوبکر نے
اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے اور جب کہ مل گئے لوگ دونوں طرف کے لڑائی میں تو کہا عاصم بن ابی عوف بن ضبیرہ سہمی نے ای معشر قریش باقی نہیں
آج قاطع رحم اور پراگندہ کرنے والے جماعت کو جو لایا ہی ایسی بات جو کہ نہ جانا میں نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں تھا اوسکے ابو دجانہ اور وہ
دونوں نے پلٹکر کاری پڑا ہاتھ ابو دجانہ کا اور قتل کیا اوسکو پھر لیا سامان اوسکا اور آئے اوس طرف حضرت عمر بن خطاب اور دیکھا ابو دجانہ کو
اوس کام میں پھر منع کیا اونکو اس شغل سے اور کہا او کہ پہلے کہ گواہ ہی دونگا میں کہ مستحق اسکا ہوں میں آیا وہاں پر معبد بن وہب
ابو دجانہ پر ایک ہاتھ اس زور سے کہ بیٹھ گئے ابو دجانہ مانند اونٹ کے پھر کھڑے ہوئے اور کہا میں دیکھتا ہوں اور نظر کر رہا ہوں
ابو دجانہ کی پھر بھاگا معبد اور گرا ایک گڑھے میں پس دوڑے اوسکے پیچھے ابو دجانہ اور چڑھ بیٹھے اوسپر اور ذبح کیا اوسکو اور لے لیا سامان اوسکا اور جب
دیکھا بنی مخزوم نے مارا جانا اپنے لوگوں کا تو ڈرے واسطے ابو جہل کے تو کہا اونسے کہ اندیشہ کرو میرا بیشک اولاد عبد المطلب نے جلدی کی اور اوٹھائے اپنے ہاتھ
اور نہ پہنچی پاس اونکے جماعت اونکی پھر جمع ہوئے بنی مخزوم اور گھیر لیا درمیان اپنے ابو جہل کو اور صلاح کی کہ پہنا دیں لباس اوسکا کسی اور شخص کو پھر پہنایا
عبد اللہ بن منذر بن ابی رفاعہ کو پس حملہ کیا اوسپر حضرت علی نے اور قتل کیا اوسکو ابو جہل جانکر پھر چلے گئے اوس جگہ سے اور کہتا تھا آپ نے وقت قتل
کے کہ لے یہ وار میرا میں ابن عبد المطلب ہوں پھر پہنایا وہ سامان ابو قیس بن فاکہ بن مغیرہ کو اور حملہ کیا اوسپر حضرت حمزہ نے ابو جہل جانکر اور مارا اوسکو یہ کہکر کہ لے یہ
وار میرا میں ابن عبد المطلب ہوں اور قتل کیا اوسکو پھر پہنایا وہ سامان حرملہ بن عمرو کو پھر حملہ کیا اوسپر دوبارہ حضرت علی نے اور قتل کیا اوسکو اور ابو جہل کا ارادہ تھا
اپنے لوگوں میں پھر چاہا کفار نے کہ پہنا دیں سامان اوسکا خالد بن اعلم کو لیکن انکار کیا اوسنے اس سے روایت ہی معاذ بن عمرو بن جموح سے کہ دیکھا میں نے
ابو جہل کو اون لوگوں میں اور وہ مانند تھے اوسکے بچاؤ میں اور پہنچنا اوسکو اور کہا میں نے دل میں واللہ مروں گا آج پاس اوسکے یا پورا کرونگا کام اوسکا پھر حملہ
کیا میں نے اوسپر اور مارا میں نے اوسکے ایک ہاتھ کہ کٹ گیا پاؤں اوسکا پھر آیا بیٹا اوسکا عکرمہ میرے اور ماری اوسنے تلوار میرے کاندھے پر اس قدر کہ کٹ گیا ہاتھ میرا
اور لٹکنے لگا بسبب باقی رہ جانے تسمے کے اور کھینچتا پھرتا تھا میں اوسکو میدان میں پھر جب کہ تکلیف دی اوسنے مجھکو تو رکھا میں نے پاؤں اپنا اوس ہاتھ پر اور
الگ کر دیا اوسکو کھینچکر زور سے پھر دیکھا میں نے عکرمہ کو کہ ڈھونڈتا ہے پناہ واسطے اپنے اور وہ رستہ چلتا تھا میرا تو اوپر اوسکے میں اور معاذ نے کام اوسکا بھی
اور وفات پائی ان معاذ نے بیچ ایام خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور مروی ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ روایت کی آنحضرت صلعم نے معاذ کو تلوار ابو جہل کی اور وہ اولاد اونکی

آج تک بعد اسکے کہ دریافت کرایا آنحضرتؐ نے حکم دیا سے کہ کسنے مارا ہی تیرے باپ کو کہا اونھون نے وہ شخص ہی کہ قطع کیا مینے ہاتھ اوسکا پھر دی وہ تلوار
حضرتؐ نے معاذ کو اور کاٹا تھا عکرمہ نے ہاتھ اوسکا بدر مین اور مروی ہی معاذ سے کہ حکم دیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے لینے سامان ابوجہل کے تو
لی مینے زرہ اور تلوار اوسکی پھر بیچی مینے بعد اسکے وہ تلوار کہا **واقدی** نے کہ سنا مینے قصہ اسکے قتل کا اور اسی طرح بھی کہ مروی ہی عبدالرحمن بن عوف سے
کہ آراستہ کیا ہمکو آنحضرتؐ نے رات سے واسطے لڑائی کے کہ صبح کی تھے درمیان اپنی صفون کے اور دیکھا مینے دو نوجوانون کو دونون طرف اپنے کہ ڈالے
ہوئے تھے تلوارین اپنے گلے مین پس متوجہ ہوا ایک اونمین کا میری طرف اور کہا ای چچا کونسا ہی ابوجہل جماعت کفار مین کہا مینے کیا کریگا تو اوس سے
کہا اوسنے سنا ہی مینے کہ یہ برا کہتا تھا آنحضرتؐ کو اور قسم کھائی مینے کہ اگر دیکھون مین اوسکو تو مارون اوسکو یا جاؤن قریب اوسکے پس بتایا مینے اوسکو کہ
ابوجہل فلانا ہی پھر آیا پاس میرے دوسرا اور کہا اوسنے بھی اسی طرح اور کہا مینے اوس سے بھی کہ وہ ہی ابوجہل پھر کہا مینے کون ہو تم دونون کہا اونھون نے
ہم دونون بیٹے حارث کے ہین پھر تاک مین رہے وہ دونون ابوجہل کے یہان تک جب کہ گرم ہوئی لڑائی تو گرے اوسپر اور قتل کیا اوسکو اور ایک روایت مین ہی
حضرت عبدالرحمن سے کہ دیکھا مینے اوس دن اپنے دونون بازوؤن پر دو نوجوانون کو تو کہا مینے دل مین کہ بہتر تھا اگر ہوتا مین آج درمیان دو شخص قوی
کار آزمودہ کے پس نہ گذری کچھ دیر کہ کہا اونمے ایک نے اون دونون مین سے کون ہی ابوجہل کہا مینے وہ ہی پس دوڑا وہ اوسکی طرف مانند شیر کے اور ساتھ گیا
اوسکے بھائی اوسکا یہان تک کہ دیکھے مینے وار اونکی تلوارون کے پھر دیکھا مینے بعد کچھ دیر کے آنحضرتؐ کو کہ پھرتے تھے درمیان لاشون کے اور وہ
دونون ہمراہ آنحضرتؐ کے تھے اور روایت ہی محمد بن فاطمہ سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے اپنے باپ سے کہ برا جانتے تھے وہ کہنا لوگون کا نوجوان کم عمر
عفرا کے بیٹون کا اور کہتے تھے وہ کہ تھی عمر چھوٹے کی اونمین اوس دن پینتیس ۳۵ برس کی اٹکائے ہوئے تلوار اپنی لیکن پہلا قول تحقیق زائد ہی اور مروی ہی
ربیع بنت معوذ سے کہ کہا اونھون نے گئی مین درمیان عورتون انصار کے پاس اسما بنت مخرمہ ام ابوجہل کے ایام خلافت حضرت عمرؓ مین اور تھا بیٹا اوسکا
عبداللہ بن ابی ربیعہ کہ بھیجا کرتا تھا اونکو عطر یمن سے اور وہ بیچتی تھین اوس عطر کو اور مول لیتے تھے ہم اونسے پس جب کہ بھری اونھون نے شیشی اسکے سے میری
اور تول دیا اوسکو واسطے میرے جیسا کہ تول دیا تھا میری ساتھ والیون کو تو کہا لکھو قیمت میرے اوپر اپنی کہا مینے ہان لکھو نام ربیع بنت معوذ کا کہا اسما نے
تراشا جائے سر تیرا تو بیٹی ہی اپنے سردار کے قاتل کی کہا مینے نہین لیکن بیٹی ہون مین اپنے غلام کے قاتل کی کہا اسما نے واللہ نہ بیچونگی مین تیرے ہاتھ کبھی
کہا مینے بھی واللہ نہ لونگی تجسے کبھی کچھ واللہ نہین یہ عطر اچھی خوشبو کا پھر کہا ربیع نے اپنی بیٹی سے کہ ای بیٹی واللہ نہ سونگھا مینے کوئی عطر اوس سے بہتر لیکن
غصے ہوئی مین اوسپر اس کہنے مین اور مروی ہی کہ جب تمام ہوئی لڑائی تو حکم دیا حضرتؐ نے ابوجہل کو دیکھنے کا کہا ابن مسعودؓ نے پایا مینے اوسکو کہ تھی اوسمین کچھ جان
پھر رکھا مینے پاؤن اپنا اوسکی گردن پر اور کہا مینے حمد ہی اوس اللہ تعالی کی کہ خراب کیا اوسنے تجکو کہا اوسنے خراب کیا ہی اللہ نے عبد بن ام عبد کو کہ چڑھا ہی تو
تو بڑی جگہ پر ای چرواہے بکریون کے بیان کر مجسے کہ فتح کسکی ہی کہا مینے اللہ اور اوسکے رسول کی ابن مسعود کہتے ہین پس کھل گیا خود سے سر اوسکا پشت
کی جانب سے کہا مینے مین قاتل ہون تیرا ای ابوجہل کہا اوسنے نہین تو وہ پہلا غلام کہ مارا ہی اوسنے اپنے سید کو اور بڑا غم ہی آج یہ مجکو کہ قتل کیا مجکو ایک
شخص نے اجلاف یا سطیین مین سے پھر کاٹ لیا سر اوسکا حضرت عبداللہ نے اور اوتار لیا سامان اوسکا اور دیکھا اوسکے بدن مین کوکھ پر نشان کوڑے کا
پھر لے آیا مین ہتھیار اور خود اور زرہ اوسکی روبرو آنحضرتؐ کے اور کہا مینے بشارت ہو یا نبی اللہ ساتھ مارے جانے دشمن خدا ابوجہل کے فرمایا آپ نے
کیا سچ ہی ای عبداللہ قسم ہی تجکو اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہی مارا جانا اوسکا صحیح و بہتر ہی مجکو سرخ اونٹون سے پھر بیان کین مینے آنحضرتؐ سے
علامتین اوسکی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ وہ نشان ہی فرشتون کی ضرب کا اور کہا آنحضرتؐ نے کہ لگی تھی اوسکے رگڑ ایکبار بیچ دعوت ابن جدعان کے گھٹنا ابوجہل کا
دیکھو اوسکو پس پائی وہ علامت اوسی طرح اور کہتے ہین کہ ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی حاضر تھے اوس وقت پاس آنحضرتؐ کے اور شک جانا اونھون نے ابن مسعود
کے دعوے سے پس کہا اونسے تو نے مارا ہی ابوجہل کو کہا مینے ہان مارا اوسکو اللہ تعالی نے پھر کہا ابوسلمہ نے تو قادر ہوا اوسکے قتل پر کہا مینے ہان کہا ابوسلمہ
نے اگر چاہتا وہ تو ڈال لیتا تجکو اپنی آستین مین کہا ابن مسعودؓ نے واللہ مارا ہی مینے اوسکو اور اوتار لیا ہی سامان اوسکا پھر پوچھی ابوسلمہ نے علامت اوسکی

تو کہا میں نے ایک سیاہ داغ ہے سینے اوسکی سیاہی ایڑی کے پیس جان لیا ابو سلمہ نے اور کہا البتہ اوتارا ہی تو نے سامان اوسکا اور کسی نے ابن مسعود کہتے
کہ واسطے تھا قریش اور اونکی ہم قسموں مین کوئی دشمن زیادہ خدا اور رسول کا اوس سے پس جب ہوگیا ابو سلمہ اور بعد اسکے مغفرت چاہی تھی اپنی اس بات سے بیچ طرف اللہ
ابو جہل کے اللہ تعالی سے اور خوش ہوئے آنحضرت اوسکے مارے جانے سے اور کہا ای اللہ بیشک پورا کیا تو نے مجھسے وعدہ اپنا اب پوری کر مجھپر نعمت اپنی سو
اولاد ابن مسعود کی کہا کرتی تھی کہ وہ تلوار ابوجہل کی ہمکو نفل دی تھی ہے کے لوٹی ہوئی عبد اللہ بن مسعود کی آج تک پاس ہمارے ہے پس توفیق روایتون مین یہ ہے کہ معاذ
بن عمرو اور دونون بیٹون عفرا کے نے زخمی کیا تھا اوسکو اور کاٹا سر اوسکا ابن مسعود نے مرنے وقت مین پس یہ سب شریک ہوئے اوسکے قتل مین اور مروی ہے کہ
کھڑے ہوئے آنحضرت اوپر مقام اپنے عفرا کے بیٹون کے اور فرمایا رحم کرے اللہ تعالی عفرا کے بیٹون پر کہ شریک ہوئے یہ دونون بیچ قتل فرعون اس امت کے
جو سردار تھا روسا سر کفار کا کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کون شریک تھا ان دونون کا اوسکے مارنے مین فرمایا آپ نے کہ فرشتے اور پورا کیا کام اوسکا ابن مسعود نے
شریک ہوئے یہ بھی اوس مین پھر کہا حضرت نے جب کہ خاطر جمع ہوئی اوسکی طرف سے ای اللہ کفایت کر ہمکو واسطے نوفل بن خویلد کے پس آیا اوس دن نوفل سامنے
چلاتا ہوا اور حال یہ کہ خوفناک تھا ایسے جانے سے اپنے لوگون کے اور کہا اوسنے بلند آواز سے ای معشر قریش آج کا دن لڑائی اور بلندی کا ہے پھر جب کہ دیکھا
اوسنے قریش کو ہارا گئے ہوئے اور گرفتار اپنے کو مسلمانون مین تو پکارنے لگا انصار کو واسطے اپنے بچاؤ کے کہ ای انصار کیا حاجت ہے تمکو ہمارے خونون سے
کیا نہیں دیکھتے کہ کسکو مارتے ہو تم کیا نہیں تمکو حاجت دودھ کے جانورون کی پس قید کر لیا اوسکو جبار بن صخر نے اور لانے لگا اوسکو آگے اپنے کہا نوفل نے جبار سے
جب کہ دیکھا حضرت علی کو آتے ہوئے طرف اپنے کہ ای انصاری کون ہے یہ شخص قسم لات وعزی کی کہ مین گمان کرتا ہون اس شخص کو کہ آتا ہے میرے مارنے کو کہا جبار نے
یہ علی بن ابی طالب ہین نوفل نے کہا نہ دیکھا مینے آج تک مثل اوسکے کوئی شخص جو جلدی کرتا ہو اپنی قوم کے قتل مین پھر حملہ کیا اوسپر حضرت علی شیر خدا نے
اور مار ڈالا اوسکو پھر کہا آنحضرت نے لوگون سے کسکو خبر ہے آج نوفل بن خویلد سے بولے حضرت علی کہ قتل کیا ہے اوسکو آج مینے تو تکبیر کہی آنحضرت نے خوشی سے اور
فرمایا کہ قبول کی اللہ تعالی نے دعا میری اوسکے حق مین پھر ملا ہر چہار عاص بن سعید در حالیکہ برانگیختہ کرتا تھا لوگون کو لڑائی پر تو مقابل ہوئے اوسکے شیر خدا علی مرتضی
اور قتل کیا اوسکو اور منقول ہے کہ تھے حضرت عمر کہ کہا کرتے تھے اونکے بیٹے سعید بن عاص سے مین دیکھتا ہون تمکو رنجیدہ اپنی طرف سے گمان اس بات کا کہ مین قاتل
ہون تمہارے باپ عاص کا بدر مین اور نہ عذر کرتا ہون قتل مشرک سے اور قتل کیا ہے مینے اپنے ہاتھون سے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو تمہارے باپ کو
کہا حضرت سعید نے اگر قتل کیا ہے آپ نے اوسکو تو تھا وہ باطل پر اور آپ حق پر اور تھے قریش برتر سب لوگون مین از روئے عقل اور امانتداری کے نہ حاصل ہوا تھا
اونکو نقصان کچھ مگر باوجود اس فہم و فراست کے گمراہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اور نہ ہدایت ہوئی اور منقول ہے حضرت علی سے کہ فرمایا تھے اوس دن ابو بلند ہوئے
آفتاب کے در حالیکہ مل گئے تھے مشرک اور مسلمان لڑائی مین چلا مین پیچھے ایک کافر کے قتل کو تو ناگاہ دیکھا مینے اور پیچھے پیچھے کے کہ ایک مشرک لڑتا ہے سعد بن خیثمہ سے
یہانتک کہ شہید کیا اوسنے سعد کو اور وہ مشرک چھپا ہوا تھا لوہے مین اور سر گھوڑے کے پس پہچانا اوسنے مجکو اور پکار کر کہا ادھر آ ای ابن ابی طالب واسطے لڑائی کے
اور پہچانا مینے اوسکو لیکن لوٹا مین اوسکی طرف پھر بڑھا وہ مجھپر اور تھا مین کوتاہ قد پھر ہٹا مین پیچھے تاکہ نہ گر پڑے وہ مجھپر اور پکارنے لگا مجکو پس کہا اوسنے کیا بھاگا
تو ای ابن ابی طالب کہا مینے اتنی بات کہی تو مقرر ہے شتر ای بچہ جب کہ قریب ہوا آپسمین تو وار کیا مجھپر تلوار کا اور روکا مینے سپر پر اور پھنس گئی تلوار اوسکی سپر مین
پس فرصت پا کر ماری مینے تلوار اپنی اوسکے کاندھے پر کہ پہنے ہوئے تھا زرہ تو کانپ گیا وہ اور کاٹا میری تلوار نے زرہ کو اور جانا مینے کہ تلوار میری قتل کر دیگی
پس اسی حال مین ناگاہ دیکھی مینے چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے اور جانا مینے کہ دیکھون اوسکو کہ لگی مین پڑی وہ اوپر خود اوسکے سر کے اور سنا مینے کہنا کہ
لے یہ وار مین ابن عبد المطلب ہون پھر دیکھا مینے پیچھے تو وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے اور روایت ہے کہ عکاشہ بن محصن کی ٹوٹ گئی تلوار بدر مین پھر دی انکو
آنحضرت نے ایک لکڑی اور ہوگئی وہ ایک تلوار صاف اور دراز بیچ ہاتھ اونکے یہانتک کہ فتح دیا اللہ تعالی نے مشرکون کو اور رہی وہ تلوار پاس
اونکے یہانتک کہ وفات پائی اونھون نے اور مروی ہے کہ ٹوٹی تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی بدر مین ... آنحضرت نے ایک لکڑی
دی اور فرمایا کہ مار اس سے پس ہوگئی وہ تلوار ... پاس اونکے

یہان تک کہ شہید ہوئے روز جنگ خیبر مین ساتھ ابی عبیدہ ثقفی کے اور مروی ہی کہ تھے حارثہ بن سراقہ حوض پر کہ ناگاہ لگا اونکو ایک تیر نحر پر کہ گر پڑے وہ اوسمین اور
پیا لوگون نے شام تک وہ پانی خون ملا ہوا اوسکا پھر سنی شہادت اونکی اونکی مان بہن نے مدینہ منورہ مین تو کہا اونکی مان نے واللہ نہ گریہ کرونگی اوسپر یہان تک
کہ آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دریافت کرلون آپ سے حال اوسکا اگر ہو بیٹا میرا جنت مین تو نہ گریہ کرونگی اوسپر اور اگر ہوگا آگ مین تو روتی رہونگی اوسپر عمر بھر
سو جب کہ تشریف لائے آنحضرت ﷺ بدر سے مدینہ منورہ مین تو آئین مان اونکی پاس آپ کے اور کہا یا رسول اللہ جانتے ہو آپ محل حارثہ کا میرے دل مین چاہتا
تھا مین کہ گریہ کرونگی اوسپر پھر کہا مینے نہ کرونگی مین یہان تک کہ دریافت کرون مین آپ سے سو اگر وہ جنت مین ہی تو نہین سزاوار اوسپر گریہ اور اگر ہو آگ مین تو رویا کرون
اوسکو فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ای ام حارثہ جنتین بہت ہین قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی بیشک بیٹا تیرا فردوس اعلی مین ہی کہا اونکی مان نے
اب نہ گریہ کرونگی مین اوسپر کبھی پھر منگوایا آنحضرت ﷺ نے ایک برتن پانی بھرا ہوا اور دھوئے اوسمین دست مبارک اپنے اور ڈالی اوسمین کلی پھر دیا وہ ام حارثہ کو اور پیا
اونھون نے اوسمین سے پھر دیا اپنی بیٹی کو پھر پیا اونھون نے بھی پھر فرمایا اون دونون سے کہ چھڑک لو تم اس پانی کو اپنے گریبانون مین اور کیا اونھون نے ایسا ہی
پھر لوٹ آئین آپ کے پاس سے پس نہ تھی مدینے مین کوئی عورت روشن چشم خوش دل زائد انسے اور مروی ہی کہ جب کہ ہوئی شکست اور پریشانی کفار کی ہبیرہ بن ابی وہب
نے توڑ ڈالی پیٹھ اوسکی اور گر پڑا گھبرا کر اور نہ کھڑا ہوسکا یہان تک کہ گذرا اوسپر ابو اسامہ جشمی حلیف اوسکے پس جدا کی زرہ اوسکی اوس سے اور اوٹھایا اوسکو
اور کہا بعض نے کہ ماری اوسکو تلوار ابوداود مازنی نے کہ کٹ گئی زرہ اوسکی اور گر پڑا وہ اولٹا اوپر منہ کے اور پڑا رہا اوسی طرح یہان تک کہ چلے گئے وہان سے
ابوداود پس دیکھا اوسکو ابو اسامہ اور مالک نے جو دونون بیٹے ہین زہیر جشمی کے اور یہ مقسم تھے دونون اوسکے پھر دور کیا اوس سے خون اور اوٹھا لیگیا
اوسکو اسامہ پس نجات پائی اوسنے بسبب اوسکے اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے یہ سنکر حمایت کی اوسکی دو کتون نے کہ حلیف اوسکے تھے اور ہنسا بہت فرمائی اسامہ کی لغی
کلہجہ سے اور نزدیک بعض کے قاتل اوسکا مجذر بن زیاد ہی اور مروی ہی کہ دریافت کیا مروان بن حکم نے حکیم بن حزام سے قصہ بدر کا اور حکیم ٹالتے تھے اوسکو
یہان تک جب کہ الحاح کی اوسنے تو کہا حکیم نے مل گئین اوس دن دونون جماعتین آپس مین اور سنا مینے ایک شور کہ اوترا آسمان سے زمین پر مثل گرنے کنکرون
کے طشت مین اور اوٹھائی آنحضرت ﷺ نے ایک مٹھی کنکرون کی اور پھینکا اونکو ہماری طرف پھر بھاگ گئے ہم اور مروی ہی نوفل بن معاویہ دیلی سے کہ کہتے تھے شکست ہوئی
ہمکو بدر مین اور سنتے تھے ہم آواز گرنے کنکرون کی طشتون مین آگے اور پیچھے اپنے سو تھا یہ سبب بہت رعب کا ہمپر اور مروی ہی حکیم بن حزام سے کہ کہتے تھے
جب کہ بھاگے ہم بدر مین تو جاتا تھا مین دوڑتا ہوا اور کہتا ہوا کہ قتل کرے اللہ تعالی ابن حنظلیہ کو کہ کہتا تھا قریب ہوا دن غروب کے اور واللہ دن اوسی قدر تک
چڑھا کہ تھا ابتدا سے جنگ مین اور کہتے تھے حکیم کہ تھا یہ قول میرا اگر نہ خواہش اس بات کے کہ واقع ہوجائے رات تو رہجاوین مسلمان ہمارے پیچھا کرنے سے
پھر دیکھا حکیم نے عبیداللہ اور عبدالرحمن کو جو بیٹے ہین عوام کے سوار اپنے اونٹ پر تو کہا عبدالرحمن نے اپنے بھائی سے اوتر جا تو اور سوار کرا دے
ابوخالد کو اور تھے یہ عبیداللہ لنگڑے کہا عبیداللہ نے نہین پانون میرا کس طرح چلونگا مین پیادہ کہا عبدالرحمن نے واللہ ضرور ہی سوار کرنا اس شیخ کا
اور کیونکر نہ عاجز ہین ہم اسکی کہ خبرگیری کرسکتا ہی یہ ہمارے اہل و عیال کی اگر مرجاوین ہم اور اگر زندہ رہین تو سواری دیگا ہم سب کو پھر اوتر پڑے یہ کہکر
عبدالرحمن اور بھائی اونکے باوجود لنگڑے ہونے کے اور سوار کیا حکیم بن حزام کو اپنے اونٹ پر اور خود پیادہ چلے پیچھے اوس اونٹ کے پھر جب کہ قریب پہونچے
تک کے وادی الظہران مین تو کہا حکیم نے اوسنے واللہ دیکھا تھا مینے یہان امر کہ نہ جاتا کوئی لڑائی کو اگر دیکھتا مثل اوسکے لیکن خراب کیا ہم سب کو
ابن حنظلیہ کی نحوست نے کہ یہان پر فتح کیے تھے مینے چند اونٹ سو نہ باقی رہا کوئی خیمہ لشکر کا مگر گرا اوسپر خون اوسکا کہا اون دونون بھائیون نے بیشک دیکھا تھا
ہمنے بھی یہ حال لیکن جب کہ دیکھا تمکو اور اپنی قوم کو آگے بڑھتے ہوئے تو چلے ہم ساتھ تمھارے اور مروی ہی کہ بہت زرہین تھین قریش مین پھر جب کہ بھاگے وہ
شکست کھا کر تو پھینکنا شروع کیا اونکو اوتار کر اپنے بدنون سے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے کہ اوٹھاتے جاتے تھے چھوٹی ہوئی چیز اونکی کہتے ہین حفص
اپنے باپ عتکلی سے کہ لے آیا مین تین زرہین اوس دن اوٹھا کر اور رہین وہ میرے پاس پھر بعد مدت پہچانا ایک زرہ کو اونمین سے ایک قریش نے پاس میرے
اور کہا یہ زرہ ہی حارث بن ہشام کی اور مروی ہی قباث بن اشیم کنانی سے کہ حاضر تھا مین ساتھ مشرکون کے بدر مین اور دیکھتا تھا مین قلت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی اپنی آنکھون سے اور کثرت اپنے لوگون کی سوارون اور پیادون سے پھر بھاگا مین ساتھ اور لوگون کے اور دیکھتا تھا مین مونھہ مشرکون کے او
کہتا تھا مین دل مین بیچ دیکھا مینے مثل اس کام کے کہ بھاگین اوس سے سوا عورتون کے پھر ہمراہ ہوا میرے ایک شخص سو درمیان اوس حال کے کہ جاتا تھا
وہ ساتھ میرے آملا ایک شخص پیچھے سے ساتھ ہمارے تو پوچھا مینے اوس سے کہا یہ ہمراہی تیرا کہا اوسنے واللہ نہین یہ ساتھ میرے پھر زخمی کیا اوسنے
میرے ساتھی کو اور چلا یا مین وہان سے اور صبح کی مینے موضع غمیقہ مین تو ڈرا مین کہ آلے مجکو کوئی شخص پیچھے سے سو بدلا مینے وہ راستا پھر ملا مجکو ایک
ہم قوم میرا غمیقہ مین اور پوچھی اوسنے مجسے خبر کہا مینے مارے گئے ہم لوگ اور قید ہوئے اور بھاگ گئے شکست کھا کر اب اگر پاس تیرے سواری ہی تو دے
مجکو سو سوار کیا اوسنے مجکو ایک اونٹ پر اور زاد راہ دیا یہان تک کہ آیا مین مکے مین براہ جحفہ ہو کر اور دیکھا مینے جیسمان بن حابس خزاعی کو موضع غمیم مین تو
تو جانا مینے کہ جاتا ہی یہ واسطے تعزیت قریش کے مکے مین سو اگر چاہتا مین تو آجاتا پہلے اس سے لیکن تاخیر کی مینے یہان تک کہ پہلے پہونچا وہ تب پھر
آیا مین بھی اور پہونچ گئی تھی مکے مین خبر اونکے مارے گیون کی اور برا کہتے تھے وہ اوس خزاعی کو کہ نہ لایا یہ طرف ہمارے بہتر بات پھر رہا مین مکے مین
موافق تقدیر الہی کے پھر بعد غزوہ خندق کے کہا مینے دل مین اگر جاتا مین مدینہ منورہ کو تو دیکھتا مین کہ کیا کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اور واقع ہوا اسلام میرے دل مین سو آیا مین مدینہ منورہ مین اور دریافت کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا لوگون نے وہ بیٹھے ہین حضرت بیچ سایہ
مسجد کے ساتھ اپنے اصحاب کے پھر آیا مین طرف اوس جماعت کے اور نہ پہچانا مینے آپ کو درمیان لوگون کے اور سلام علیک کی مینے اہل مجلس سے
فرمایا آپ نے ای قباث بن اشیم کیا تو ہی کہتا تھا بدر مین کہ نہ دیکھا مینے مثل اس کام کے کہ بھاگین اوس سے لوگ سوا عورتون کے کہا مینے گواہی دیتا ہون مین
کہ آپ رسول اللہ کے ہین بیشک یہ بات نکلی مینے آج تک کسی سے اور نہ لایا زبان پر سوا اسکے کہ گذری میرے دل مین اگر نہ ہوتے آپ نبی اللہ تو نہ مطلع کرتا آپ کو
اللہ تعالی اس بات پر سرفراز کیجیے مجکو اپنی بیعت سے پھر مسلمان کیا مجکو آنحضرت نے اور مروی ہی کہ جب آراستہ ہوئین صفین مسلمانون اور مشرکون کی
تو فرمایا تھا آنحضرت نے کہ جو پاوے کسیکو تو اوسکا یہ حکم ہی اور جو قید کرے کسیکو تو حکم اوسکا یہی ہی پھر جب کہ بھاگے کفار تو ہو گئے مسلمان تین فرقے ایک
فرقہ کھڑا رہا نگہبانی کو قریب خیمہ آنحضرت کے اور بیچ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آپ کے خیمے کے اور ایک فرقہ مشغول تھا لوٹنے مین مال کفار کے
اور ایک فرقہ لڑتا تھا اور پیچھا کرتا تھا دشمنون کا اور جب کہ پکڑے گئے کفار اور لوٹ مین آیا مال اونکا تو کہا سعد بن معاذ نے کہ کھڑے ہوئے تھے آپ کے خیمے کے
ساتھ اپنے لوگون کے یا رسول اللہ نہ باز رہے ہم پیچھا کرنے سے دشمنون کے بسبب کم رغبت کے ثواب مین اور نہ بسبب اونکے خوف سے لیکن خیال کیا
کہ اگر پیچھا کرین ہم کبھی تو خالی ہووے یہ جگہ اور تنہا رہین آپ اور آوین یہان سوار و پیادہ اونکے سو کھڑے رہے گرد آپ کے خیمے کے بہتر لوگ مہاجر اور
انصار کے اور نہ کیا کوئی انہین کا اور بہت ہین یہ لوگ یا رسول اللہ اگر دوگے آپ اون لوگون کو تو نہ باقی رہیگا واسطے تمہارے ان اصحاب کے پاس کچھ اور
اور قیدی کفار کے بہت ہین اور مال غنیمت تھوڑا ہی پس واقع ہوا اختلاف درمیان لوگون کے اس امر مین اور نازل کیا اللہ تعالی نے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنی تجھسے پوچھتے ہین کہ غنیمت کا کیا حکم ہی کہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور رسول کا ہی سو باقی رہے آدمی سب پاس تب غنیمت کے
یہان تک کہ نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ بعد اسکے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ یعنی اور جان رکھو جو
غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوس مین سے پانچوان حصہ اور رسول کے ہی تو تقسیم کر دیا اوس مال کو آنحضرت نے درمیان اونکے اور مروی ہی عبادہ بن صامت
کہ سونپ دیا تھا مینے سب مال انفال کا واسطے اللہ اور رسول کے اور نہ خمس لیا آنحضرت نے بدر مین اور نازل ہوئی بعد اوسکے یہ آیت کریمہ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ سو کیا آنحضرت نے خمس اوس پہلی غنیمت کا جو ملی بعد بدر کے اور مروی ہی کہ مقرر تھے لوگ بیچ مال غنیمت بدر کے اور حکم کیا آنحضرت نے
کہ جمع کی جاوے سب غنیمت اور لیا جاوے وہ مال کہ لیا ہی لوگون نے سو نہ باقی رہا کوئی چیز مگر یہ کہ لیگئے اور جانا اہل شجاعت نے کہ آنحضرت تقسیم کرینگے
اسکو برابر اور اون پر اہل غنیمت سے پھر فرمایا آنحضرت نے واسطے تقسیم غنیمت کے برابر سب مین کہا سعد نے یا رسول اللہ کیا دیجیئے آپ اون سوارون کو کہ
جانبازی کی اور بچایا لوگون کو قتل سے ضعیفون کے فرمایا آنحضرت نے روئے تیری ماں نہین پہونچتی مگر بسبب ضعیفون کے اور مروی ہی کہ

عبد الحمید بن جعفر نے موسیٰ بن زید بن ثابت سے کہ کیا معاملہ کیا آنحضرت نے بدر مین ساتھ قیدیون کے اور اسلاب اور انفال سے کہا اونھون نے کہ نکر وا دیا تھا
اوس دن حضرت نے پکارنے والے کو کہ کسیکو واسطے اوسکے ہی سامان اوسکا اور جو پکڑے کسیکو واسطے اوسکے ہی ہو جیتے تھے قاتل کو سامان مقتول کا اور حکم کیا تھا کہ جو ملا وے
لشکر کفار سے پاسے بے لڑے ہوئے تو جمع کرے اوسکو پھر بانٹا آپ نے لوگون مین جلدی سے کہا ایک شخص نے عبد الحمید بن جعفر سے کہ کسکو ملا سامان ابو جہل کا
کہا اونھون نے روایتین مختلف ہین نزدیک ہمارے کہا ہی گئے ہین کہ لیا اوسکو معاذ بن عمرو بن جموح نے اور نزدیک بعض کے دیا یہ اونکو ابن مسعود نے پھر پوچھا
سائل نے عبد الحمید سے کسنے خبر دی تمکو اس بات کی کہا اونھون نے کہ جسنے کہا دیا معاذ کو وہ ابن عمرو ہی اور جسنے کہا کہ دیا اونکو ابن مسعود نے یہ روایت اوسکی
سعید بن ... سے اور مروی ہی کہ لی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زرہ اور خود ولید بن عتبہ کی اور حضرت حمزہ نے ہتھیار عتبہ کے اور ابا عبیدہ بن حارث
نے زرہ شیبہ بن ربیعہ کو یہان تک کہ آئی اونکے وارثون مین اور مروی ہی کہ آنحضرت نے اکٹھا کیے سب قیدی اور سامان لوٹ کا اور اسباب سلب کا پھر قرعہ ڈالا
لوگون سے نام کا بیچ قیدیون کے اور تقسیم کیا مال سلب کا واسطے قاتلون کے پھر بانٹا بیچ مال غنیمت کا فواق سے اور ثابت تر یہ ہی کہ جو حصہ کر دیا تھا آپ نے
لوگون کا وہ دیا اونکو اوسی طرح اور جسکو حصہ کیا تھا پس بانٹا اوسکو برابر اور داروغہ کیا آپ نے مال غنیمت پر عبد بن کعب بن عمرو مازنی کو اور تقسیم کی غنیمت موضع سیر مین
کہ بیچ گھاٹی ہی وادی صفراء مین اور کہا بعض نے داروغہ کیا آنحضرت نے مال غنیمت کا خباب بن ارت کو اور مروی ہی کہ جب جمع ہوئی غنیمت تو تھے اوسمین
اونٹ اور باقی متاع اور لباس اور انطاع وغیرہ سو ملے لوگون کو اونٹ اور ساتھ اونکے رسی اونکے اوپر سیا دو دو اور بعضون کو انطاع فقط اور ہوئے تھے
غنیمت کے تین سو سترہ حصے اور مسلمان تین سو تیرہ تھے کہ تھے انمین دو سوار گھوڑون کے سو دیے آپ نے اونکو دو حصے اور حصہ کیا اون آٹھ لوگون کا
کہ نہ حاضر تھے بدر مین مہاجرین سے بلا اختلاف کہ اونمین سے حضرت عثمان بن عفان ہین کہ چھوڑ گئے تھے انکو حضرت واسطے تیمار داری اپنی صاحبزادی بی بی
رقیہ کے سو وفات ہوئی اونکی مدینہ منورہ مین جس دن کہ خبر فتح لیگئے وہان زید بن حارثہ اور دوسرے اونمین سے طلحہ بن عبید اللہ اور تیسرے سعید بن زید
بن عمر بن نفیل ہین کہ بھیجا تھا ان دونون کو آنحضرت نے واسطے جستجو قافلے کے سو گئے یہ موضع حوراء تک اور وہ ورے ذی المروہ کے ہی دو منزل اوپر
کنارے سمندر کے اور ذی المروہ مدینہ شریفہ سے آٹھ منزل ہی یا کچھ کم اور جماعت انصار سے ابولبابہ بن عبد المنذر ہین کہ خلیفہ کیا تھا اونکو آنحضرت نے
اپنا بیچ مدینے مین اور عاصم بن عدی ہین کہ خلیفہ تھے آپ کے قبا اور اہل عالیہ پر اور حارث بن حاطب ہین کہ امیر کیا تھا اونکو آپ نے واسطے کسی کام کے
بنی عمرو بن عوف مین اور خوات بن جبیر ہین کہ مقرر تھے روحا مین اور حارث بن صمہ ہین سو نہین اختلاف ان لوگون مین نزدیک ہمارے اور روایت کی گئی ہی
کہ دیا آپ نے سعد بن عبادہ کو بھی حصہ اوسکا غنیمت سے اور فرمایا آپ نے اونکے حق مین جب کہ فارغ ہوئے جنگ بدر سے کہ اگر نہ حاضر ہوئے اسمین سعد بن عبادہ
لیکن مشتاق تھے وہ اور باعث اسکا یہ تھا کہ جب مستعد ہوئے آنحضرت بدر کو آنے کو تو برانگیختہ کرتے تھے یہ سعد انصار کو اور جاتے تھے اونکے گھرون پر واسطے اشتیاق
دلانے جہاد کے پس کاٹا اونکو سانپ نے اور نہ آئے ہمراہ لشکر کے اس باعث سے دیا حصہ اوسکا آنحضرت نے اور نکالا آپ نے حصہ سعد بن مالک ساعدی کا بھی اور طیار تھے
چلنے کو بدر مین لیکن ہوگئے بیمار ہو کر مدینہ منورہ مین پھر وفات پائی اونھون نے اور کچھ وصیت کی واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور دیا آپ نے
حصہ ایاس اور انصاری کو اور اسی طرح حصہ ایک اور شخص کو بھی لیکن یہ چارون نہین اتفاق اوپر راویون کا مثل انکے آٹھ لوگون کے اور مروی ہی کہ
آنحضرت نے حصہ کیا اوس غنیمت سے شہداء بدر کا جو چودہ آدمی تھے اور مروی ہی عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ سے کہ لیا ہمنے حصہ اپنے باپ کا جو عنایت کیا تھا
آپ نے غنیمت بدر سے اور لائے تھے اوسکو پاس ہمارے عویم بن ساعدہ اور مروی ہی سائب بن ابی لبابہ سے کہ حصہ کیا آنحضرت نے مبشر بن عبد المنذر کا
اور لائے وہ حصہ پاس ہمارے معن بن عدی اور تھا اوس غنیمت کے ڈیڑھ سو اونٹ تھے لائے ہوئے اقسام ناخورش کے کہ لائے تھے اونکو کفار واسطے
تجارت کے اور ڈالا اللہ تعالیٰ نے اونکو بیچ ہاتھ مسلمانون کے اور تھی اوس مال غنیمت مین ایک سرخ کملی کہا بعضون نے کہ نہین دیکھتے ہم اوسکو شاید کہ
لے لیا ہو اوسکو آنحضرت نے تو اوتری یہ آیت کریمہ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ
مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ یعنی اور نبی کا کام نہین کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاویگا وہ لاویگا اپنا چھپایا دن قیامت کے پھر پورا پاویگا ہر کوئی

اپنا لکھا پایا اور اونپر ظلم نہو گا ۔ اور آیا ایک شخص پاس آنحضرت ﷺ کے اور کہا یا رسول اللہ چرالی ہے فلانے نے سرخ کملی مال غنیمت کی تو بلوایا آپ نے اوسکو
اور دریافت کیا اوس سے تو منکر ہوا وہ کہا بتلانے والے نے یا رسول اللہ کھدواؤ اوس جگہہ کو سو کھدوائی آپ نے وہ زمین اور نکل آئی وہ کملی اور کہا
کسینے مغفرت مانگیے یا رسول اللہ فلانے کے واسطے اور کہا یہ دو بار یا چند بار فرمایا آپ نے چہوڑ دو اسکو اور تھے لشکر اسلام میں دو گھوڑے ایک
مقداد کا کہ نام اوس گھوڑے کا سبحہ تھا اور دوسرا زبیر کا یا مرثد کا بنابر اختلاف کے کہتے تھے مقداد کہ دیے مجکو آنحضرت ﷺ نے دو حصے ایک میرا اور
ایک میرے گھوڑے کا اور کہا ہے کسینے کہ دیے آنحضرت ﷺ نے اوسدن دو حصے گھوڑوں کے اور ایک ایک سوار کا اور ملا ابو بردہ بن نیار کو گھوڑا زمعہ
بن اسود کا غنیمت بدر کے حصے میں اور ملے مسلمانوں کو دس گھوڑے اور بہت ہتھیار اور اونٹ سواری کے اور لیا آنحضرت ﷺ نے اپنے حصے میں اونٹ
ابوجہل کا پس ہمیشہ رہا وہ پاس آپ کے کہ سوار ہوتے تھے آپ اور جہاد کیا کرتے تھے اوسپر یہانتک کہ ہدی کیا اوسکو آپ نے سال حدیبیہ کے اور دینا چاہا
اوسکے عوض میں مشرکون نے سو اونٹون کا فرمایا آپ نے کہ اگر نہ ہدی کر دیتا میں اوسکو تو بدل لیتا تجسے اور لے لیا تھا آنحضرت ﷺ نے صفی اپنا غنیمت
اول تقسیم کے اور مروی ہے کہ لی آپ نے بطریق انفال ذوالفقار کو کہ تھی منبہ بن حجاج کی اور لائے تھے آنحضرت ساتھ اپنے بدر میں وہ تلوار کہ نذر کی تھی آپکو
سعد بن عبادہ نے اور نام اوسکا عضب تھا اور ایک زرہ اپنی ذات الفضول نام اور مروی ہے صالح بن کیسان سے کہ نکلے آنحضرت ﷺ دن بدر کے اور نتھی ساتھ
آپکے کوئی تلوار اور پہلی تلوار کہ لٹکایا اوسکو آپ نے تلوار منبہ بن حجاج کی ہے جو آئی تھی غنیمت بدر میں اور منقول ہے ابو اسید سے کہ جب ذکر کرتے وہ ارقم
بن ابی الارقم کا تو کہتے وہ کہ نہیں رنج مجکو کسی سے برابر اوسکے تو پوچھنے لگے لوگ سبب اوسکا تو کہتے ابو اسید کہ حکم کیا تھا آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو کہ ادا دین
جو کچھ کہ پاس اونکے ہے مال غنیمت بدر کا پھر پہیری میںنے تلوار ابن عائذ مخزومی کی کہ نام اوس تلوار کا مرزبان تھا اور تھی وہ بڑی قدر اور قیمت کی اور طمع رکہتا تھا
کہ نہ پھیروں اوسکو لیکن مانگا اوسکو ارقم نے آنحضرت ﷺ سے اور تھے آنحضرت ﷺ کہ نہ انکار کرتے تھے اوس چیز کا جو سوال کرے آپ سے کوئی اوسکا تو دے دی آپ نے اوسکو
وہ تلوار اور گیا باہر بیٹا میرا [illegible] نام تو اوٹھا لے گئے اوسکو جنّ [illegible] پھر پوچھا ایک شخص نے ابو اسید سے کیا تھے جنّ اوس وقت میں کہا اونہوں نے
کہ ہاں لیکن ہلاک ہو گئے وہ اور ملا بیٹا میرا ابن ارقم سے اور خوش ہوا اونکو دیکھکر اور آیا پاس اونکے اور رو دیا پناہ مانگنے کو تو کہا اونہوں نے کون ہے تو کہا او
سب قصہ اپنا پھر قصہ کہا اوس بہوت نے کہ پرورش اور نگہبانی کی میںنے اسکی اور بتلایا اوسکو [illegible] ہمراہ لائے اوسکو ابن ارقم اور نکل گیا گھوڑا
میرا رسّی توڑ کر گھر میں سے اور ملا اونکو موضع غابہ میں تو سوار ہو لیے وہ اوسپر اور جب کہ قریب آئے شہر کے تو لوٹا گیا وہ اونسے پھر خبر کیا اونہوں نے
مجسے اگر گھوڑا تمہارا جاتا رہا مجسے چھوٹ کر اور نہ پایا میںنے اوسکو اب تک اور مروی ہے سعد سے کہ مانگی میںنے آنحضرت ﷺ سے تلوار عاص بن منبہ کی پھر نہ
دی اونہوں نے وہ تلوار مجکو اور نازل ہوئی میرے حق میں یہ آیت یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی تجسے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور
رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اوسکے اور اوسکے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو اور دیا کیا اس غنیمت سے آنحضرت ﷺ نے
اون تین غلاموں کا جو حاضر تھے بدر میں اور تھا ایک اونمیں [illegible] حاطب بن بلتعہ کا اور دوسرا عبدالرحمن بن عوف کا اور تیسرا [illegible] کا اور [illegible]
کیا آپ نے اپنے غلام شقران کو قیدیوں پر اور مروی ہے سعد سے کہ مارا میںنے تیر دن بدر کے سہیل بن عمرو کے تو کٹ گئی عرق النسا اوسکی پھر گیا میں پیچھے اوسکے
خون کے نشان پر تو پایا میںنے اوسکو کہ پکڑ لیا تھا مالک بن دخشم نے [illegible] کہا میںنے قیدی میرا ہے [illegible] اور کہا مالک نے قیدی
میرا ہے کہ پکڑا میںنے اوسکو پھر سہ لے لیا اوسکو [illegible] دونوں نے اور بھاگ گیا سہیل [illegible] مالک بن دخشم کے پاس سے [illegible]
اور نکلے اوسکی جستجو میں اور حکم دیا آنحضرت ﷺ نے کہ قتل کرے اوسکو جو کہ پاوے [illegible] لیکن پایا اوسکو خود آنحضرت ﷺ نے [illegible] اور درگذر کی آپ نے اوسکے قتل سے [illegible]
کی اور مروی ہے حاکم سے کہ پکڑا ابو بردہ بن نیار نے ایک قیدی مشرکوں کا [illegible]
حضرت عمر کا کہ برانگیختہ کرتے تھے لوگوں کو قیدیوں کے قتل پر اور دیکھتے پاس [illegible]

اور دیکھا حضرت عمر کو مصعب نے درحالیکہ مقید تھا پاس ابو بردہ کے تو کہا اوسنے کیا گمان کرتے ہو ای عمر کہ غالب ہوئے تم لوگ ہرگز نہیں ایسا قسم لات و عزی کی کہا حضرت عمر نے دیکھو ای بندگان خدا مسلمانو پھر کہا اوس سے کہ یہ باتیں کرتا ہی تو قید ہوکر ہمارے ہاتھوں میں پھر لے لیا اوسکو ابو بردہ سے اور ماری گردن اوسکی اور کہا بعض نے قتل کیا اوسکو خود ابو بردہ نے اور منقول ہی عامر بن سعد سے کہ فرمایا آپ نے لوگوں سے مت خبر کرو سعد کو مارے جانے اونکے بھائی کی کہ قتل کرینگے وہ تمہارے سب قیدیوں کو اور منقول ہی کہ فرمایا آپ نے نہ قتل کرے کوئی انمیں سے دوسرے بھائی کے قیدی کو اور جب کہ آگئے یہ لوگ مقید ہوکر روبرو رسالتمآب کے تو مکروہ جانا پکڑنا اونکا سعد بن معاذ نے کہ کھڑے ہوئے تھے واسطے نگہبانی آنحضرت صلعم کے اور معلوم کی آپ نے وہ کراہت اونکے چہرے سے فرمایا آپ نے ای ابا عمرو کیا دشوار گذرا تمپر قید کرنا انکا عرض کی اونھوں نے کہ ہان یا رسول اللہ یہ اول جنگ تھی ہماری مشرکون سے سو خوش آتا تھا مجکو کہ خوب ذلیل کرے انکو اللہ تعالی اور قتل کریں ہم انکو اچھی طرح سے اور مروی ہی کہ قید کیا مقداد نے اوسدن نضر بن حارث کو پھر جب کہ چلے آنحضرت صلعم بدر سے اور پہنچے موضع اثیل میں تو ملاحظہ کیا آپ نے قیدیون کا اور دیکھا اونمیں نضر بن حارث کو تو دیکھتے رہے آپ اوسکو دیر تک کہا نضر نے ایک شخص سے کہ تھا اوسکے پہلو پر کہ واللہ محمد قتل کرینگے مجکو کہ دیکھا ہی مجکو موت بھری دو آنکھوں سے کہا اوس شخص نے کہ واللہ یہ بات تیری بسبب رعب کے ہی بس کہا نضر نے مصعب بن عمیر سے کہ ای مصعب تم قریب تر ہو مجسے از روے قرابت نسبی یہان کے لوگوں میں عرض کرو اپنے نبی سے کہ رکھیں مجکو مثل ہمارے اور لوگوں کے کہ واللہ وہ قتل کرینگے مجکو اگر نہ سفارش کی تمنے کہا مصعب نے تھا تو کہ اعتراض کیا کرتا تھا بیچ کتاب اللہ اور اوسکے نبی کے کہا اوسنے ای مصعب کر تو مجکو مثل اور میرے ساتھیوں کے اگر مارے جاوین سب تو مارا جاؤں میں بھی اور اگر احسان ہوا اوپر اونکے تو احسان ہو ساتھ میرے بھی کہا مصعب نے کہ تکلیف دیا کرتا تھا تو اصحاب کو آنحضرت صلعم کے کہا نضر نے ای مصعب واللہ اگر قید کرتے تجکو قریش تو نہ مارا جاتا تو جب تک کہ زندہ رہتا میں کہا مصعب نے واللہ نہیں جانتا میں تجکو صادق اور لیکن نہیں میں مثل تیرے کہ قطع کر دیا اسلام نے اگلے اقرارون کو پھر پوچھا آنحضرت صلعم نے کہ کسکا ہی یہ قیدی عرض کی مقداد نے کہ یہ قیدی میرا ہی فرمایا آپ نے کہ مار گردن اسکی اور دعا دی مقداد کو کہ ای اللہ غنی کر مقداد کو اپنے فضل سے پھر قتل کیا اوسکو علی بن ابی طالب نے تلوار سے موضع اثیل میں اور جب کہ پکڑا آیا سہیل بن عمرو روبرو آپ کے تو عرض کی حضرت عمر رضہ نے کہ یا رسول اللہ توڑ ڈالیے اگلے دو دانت اسکے کہ نکل آوے زبان اسکی کہ نہ خطبہ پڑھینگے پھر آپکی برائی کا فرمایا آنحضرت صلعم نے نہیں مثلہ کرتا میں کسیکو کہ مثلہ کرے اللہ مجکو اوسکے عوض میں اگرچہ ہوں میں نبی اور امید ہی یہ کہ کھڑا ہووا واسطے ایسے خطبے کے کہ نہ برا معلوم ہو تمکو پس کھڑے ہوئے سہیل ابن عمرو واسطے خطبے کے جب کہ سنی انہوں نے وفات آنحضرت کی مکے میں واسطے پڑھنے خطبہ خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے اور پڑھا اس طرح کہ گویا سنا ہی اوسکو پھر حضرت عمر نے جبکہ سنا یہ حال سہیل کا کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ بیشک آنحضرت رسول اللہ کے ہیں اور مراد اس کہنے سے تصدیق قول آنحضرت صلعم کی تھی مقدمہ سہیل میں بطریق پیش گوئی کے کہ کھڑا ہوگا وہ اوس جگہ کہ بھلا معلوم ہو تمکو

آنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پاس آنحضرت صلعم کے اور مختار کرنا آپ کو بیچ مقدمے قیدیون بدر کے اور شفاعت کرنا حضرت ابوبکر صدیق رضہ کا اونکی جان بخشی کو بعوض فدیے کے اور عنایت کرنا قیدیون کو رہائی مع باقی حالات کے

مروی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آئے حضرت جبرئیل ع پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر میں اور اختیار دیا آپ کو واسطے قیدیون کے کہ مارین گردنین اونکی یا لین اونسے فدیہ تو بلایا آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب کو اور فرمایا اونسے کہ یہ جبرئیل ہیں مختار کرتے ہیں تمکو بیچ مقدمے قیدیون کے کہ قتل کرو اونکو یا فدیہ لو اونسے اور شہید ہونگے تمسے سال آئندہ میں برابر اونکے کہا سبنے کہ قبول کرتے ہیں ہم فدیے کو تاکہ مدد حاصل کریں ہم ساتھ اوسکے اور شہید ہوویں لوگ ہمارے کہ داخل ہونگے ہم جنت میں پس فدیہ لیا قیدیون سے اور شہید ہوئے اوسی قدر مسلمان سال آئندہ احد میں اور مروی ہی کہ جب مقید ہوئے کفار بدر میں اور وارد ہوئے اوپر شتران اور قرعہ ڈالنے لگے اونکے حق میں مسلمان تو امید ہوئی اونکو اپنی زندگی کی اور صلاح کی اونھوں نے کہ پیغام بھیجیں ہم طرف حضرت ابوبکر رضہ کے کہ وہ قریب تر ہیں ہمسے اور نہیں جانتے ہم اور کوئی زیادہ اونسے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بلوایا اونھوں نے اور کہا اونسے کہ ای ابوبکر تحقیق کہ بیچ ہمارے ہیں باپ اور بیٹے اور بھائی اور چچا اور چچیرے ہیں مسلمانوں کے اور دور تر ہم میں کا قریب ہی قرابت میں کہو آنحضرت صلعم سے کہ چھوڑ دیں ہمکو ساتھ اپنی

عنایت سے کے یا فدیہ لین ہمسے سو قبول کیا حضرت ابوبکرؓ نے یہ کام اور کہا انشاء اللہ تعالی سعی کرونگا مین اسمین اور گئے پاس آنحضرتؐ کے پھر بلوایا کفار سے نے
صلاح کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور کہا آپسمین کہ تم جانتے ہو اونکو نہین ہم بے فکر ہین اونکی برائی کرنے سے کہ روک دین وہ آنحضرتؐ کو ہمارے قتل سے
پھر جب کہ آئے حضرت عمر پاس اونکے تو کہین اونسے وہ باتین کہ کہی تھین حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اونھون نے البتہ سعی کرونگا مین واسطے تمہارے برائی کی پھر گئے
پاس آنحضرتؐ کے اور دیکھا حضرت ابوبکر وغیرہ کو پاس آنحضرتؐ کے اور حضرت ابوبکر کہہ رہے ہین آنحضرتؐ سے ساتھ نرمی اور آہستگی کے کہ یا رسول اللہ فدا ہون
آپ پر مان باپ میرے یہ لوگ ہم قوم آپ کے ہین اور موجود ہین اسمین باپ بھائی بیٹے چچا بھتیجے لوگون کے اور دور تر انمین کا قریب ہے آپ سے احسان کرو اونپر کہ
احسان کریگا آپ پر اللہ تعالی یا فدیہ لو انسے امید ہے کہ نکالے انکو اللہ تعالی بسبب آپکے دوزخ سے حاصل کیجیے انسے وہ چیز کہ قوت ہو اوس سے مسلمانون کو
امید ہے کہ اللہ تعالی قبول کرے اونکے دلون کو پھر بعد اس عرض کے بیٹھے الگ ایک طرف اوس مجلس کے اور خاموش رہے آنحضرتؐ کہ نجواب دیا کچھ اونکو پھر آئے
حضرت عمر اور بیٹھے حضرت ابوبکر کے مقام مین اور کہا یا رسول اللہ یہ دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا اور لڑے آپ سے اور جلاوطن کیا آپکو مارئیے اونکی گردنین کہ
سردار کفر اور امام ہین گمراہی کے کہ بلند کرے اللہ اسلام کو اور ذلیل ہو شرک سو خاموش رہے آنحضرتؐ اور نہ جواب دیا اونکا پھر دوبارہ آئے حضرت ابوبکر اپنی
پہلی جگہہ مین اور کہا یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر مان باپ میرے رحم کیجیے اپنی قوم پر کہ ہین اونمین باپ اور بیٹے اور چچا اور بھائی اور بنی اعمام مسلمانون کے
اور دور تر انمین کا قریب ہے آپ سے کیجیے اونپر عنایت یا فدیہ لیجیے اونسے کہ یہ اہل قرابت اور ہم قوم ہین آپکے اور مت ہوجیے پہلے اوکفار کرنے والے پھر اپنی قوم
ہدایت کرے اونکو اللہ تعالی یہ بہتر ہے اس سے کہ قتل کرین آپ اونکو لیکن خاموش رہے آنحضرتؐ اور نہ دیا کچھ جواب پھر ہٹ گئے یہ وہان سے اور جا بیٹھے ایک کونے مین
مجلس کے پھر آئے حضرت عمر وہین اور کہا یا رسول اللہ کیا انتظار کرتے ہین آپ اونکے حق مین ماریے گردنین کہ بلند کرے اللہ اسلام کو اور ذلیل کرے شرک کو یہ
دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا اور لڑے اور نکالا آپکو یا رسول اللہ تشفی کرو دل مسلمانون کا اگر قادر ہوتے یہ ہمپر اس طرح تو نہ چھوڑتے کبھی ہمکو پھر خاموش رہے
آنحضرتؐ اور نہ جواب دیا اونکو پھر جا بیٹھے یہ ایک طرف اوس مجلس کے اور آئے تیسری بار حضرت ابوبکر اوسی جگہہ پر اور عرض کی مثل پہلے کے لیکن نہ بولے کچھ آنحضرتؐ
پھر ہٹ گئے یہ اور پھر بیٹھے حضرت عمر اوس جگہہ اور عرض کی اونھون نے بھی جیسے کہ عرض کی تھی پہلے اور نہ جواب دیا آنحضرتؐ نے پھر کھڑے ہوے آنحضرتؐ اور تشریف
لیگئے اپنے خیمے مین اور توقف کیا وہان تھوڑی دیر پھر تشریف لائے باہر کو اور آدمی گفتگو کر رہے تھے اونھین باتون کی آپسمین کوئی کہتے تھے کہ منظور کی آنحضرتؐ
نے عرض ابوبکر کی اور بعضے کہتے تھے کہ پسند کی ہے صلاح حضرت عمرؓ کی پھر جب کہ باہر تشریف لائے آنحضرتؐ تو فرمایا لوگون سے کہ کیا کہتے ہو تم بیچ حق اپنے ان
دونون یارون کے چھوڑ دو اونکو کہ واسطے ان دونون کے مثل ہے ابوبکر مثل میکائیل کے ہین کہ اوترتے ہین ساتھ رضائے الہی اور انوار رحمت بندون پر اور مثل اونکی
نبیون مین مثل حضرت ابراہیمؑ کے ہے کہ نرم تھے اپنی قوم پر زیادہ شہد سے کہ جلائی واسطے اونکے آگ اور ڈالا اوسمین اونکو لیکن نہ کہا کچھ اونھون نے سوا اسکے کہ
أُفٍّ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ اور فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
اور مثل اونکی مانند حضرت عیسیٰؑ کے ہے کہ کہا اونھون نے إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ اور مثل
عمر کی فرشتون مین مثل جبرئیل کے ہے کہ اوترتے ہین ساتھ عتاب اور غضب خدا کے دشمنون پر اور مثل اونکی انبیا مین مانند حضرت نوحؑ کے ہے کہ سخت تر تھے اپنی قوم پر کہ
کہتے تھے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ کہ بد دعا کی اس طرح اون سب پر کہ ڈوبا دیا اللہ نے سبہون کو اور مثل اونکی مانند
حضرت موسیٰؑ کے ہے کہ کہتے تھے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○
اگر ہو تمکو حاجت تو نچھوڑو کسیکو بے فدیہ لیے یا مارو گردن اوسکی عرض کی عبداللہ بن مسعود نے کہ یا رسول اللہ نکال دیجیے اس حکم سے سہیل بن بیضا کو کہا ہے ابن واقد
نے یہ وہم ہے راوی کا کہ سہیل بن بیضا مہاجرین حبشہ سے ہین نہین حاضر ہوے بدر مین بلکہ وہ بھائی اونکے ہین سہل بن بیضا غرض کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ دیکھا
مین نے اونکو کہ ظاہر کرتے تھے اسلام اپنا مکے مین لیکن خاموش رہے آنحضرتؐ کہا عبداللہ نے کہ نگذری کوئی ساعت کہ پہونچی مجھکو زیادہ اوس وقت سے کہ دیکھتا تھا
طرف آسمان کے خوف سے اس بات کے کہ برسین مجھپر پتھر بسبب اس جرات کے کہ کلام کیا بیچ آگے اللہ اور رسول اوسکے کے پھر اوٹھایا سر مبارک اپنا آنحضرتؐ نے

اور فرمایا کہ الگ ہو سہیل بن بیضا اس حکم سے کہا عبد اللہ بن مسعود نے نہ گذری مجھپر کوئی ساعت کہ ٹھنڈی ہوا آنکھ میری اوسمین جسوقت کہ چہوڑ دیا آپنے سہیل کو پھر
غرض سے پھر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی سخت کرتا ہی بعضے دل کو یہانتک کہ ہوجاتا ہی وہ سخت تر پتھر سے اور نرم کرتا ہی وہ بعضے دل کو یہانتک کہ نرم ہوجاتا ہی مکھن سے
پھر قبول کیا آنحضرتؐ نے فدیہ سبھون کا اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر اوترتا عذاب دن بدر کے تو نہ نجات پاتا کوئی سوا عمر کے کہ کہتے تھے وہ قتل کفار کو اور منع کرتے تھے
فدیہ لینے سے اور کہتے تھے سعد بن معاذ بھی کہ مارے جاوین یہ اور نہ لیا جاوے فدیہ اونسے اور مروی ہی آنحضرتؐ سے کہ فرمایا آپنے دن بدر کے کہ اگر زندہ ہوتے
مطعم بن عدی تو بخش دیتا مین واسطے اونکے اون سب گندون کو اور تھا مطعم بن عدی کا احسان آنحضرتؐ پر جب کہ لوٹے تھے آپ طائف سے اور مروی ہی کہ احسان کیا
آنحضرتؐ نے دن بدر کے قیدیون مین سے ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر جمحی پر کہ تھا وہ شاعر پھر آزاد کیا اوسکو آنحضرتؐ نے قید سے ساتھ اپنی عنایت کے اور کہا تھا
اوسنے کہ پانچ لڑکیان ہین میری نہین کوئی چیز واسطے بسر اوقات اونکی کے بطفیل اونکے عنایت کرو مجھپر ای محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سو قبول کیا آپنے اور چھوڑ دیا
اوسکو پس کہا کر اور کہا ابو عزہ نے کہ مین اقرار کرتا ہون آپ سے پختہ کہ نہ پھر لڑونگا آپ سے اور نہ بڑھاونگا جماعت آپ کے دشمنون کی کبھی پس چھوڑ دیا آنحضرتؐ نے
اوسکو پھر جب کہ نکلے قریش طرف احد کے لڑنے کو تو آیا پاس ابو عزہ کے صفوان بن امیہ اور کہا چل ساتھ ہمارے اور عذر کیا اوسنے اپنے اقرار کا آنحضرتؐ سے کہ کہا ہی مینے
نہ لڑونگا مین کبھی اور نہ بڑھاونگا جماعت آپ کے دشمنون کی کبھی اور احسان کیا ہی مجھپر آنحضرتؐ نے نہ کسی اور پر بلکہ قتل کیا اورون کو یا فدیہ لیا اونسے پھر متکفل ہوا
صفوان اس بات کا کہ گرفتار ہوگا مین تیری لڑکیون کو ساتھ اپنی لڑکیون کے اگر مارا گیا تو اور اگر زندہ پھر آیا تو دونگا مین تجکو بہت مال کہ نہ کہا سکیگا اوسکو پھر غرض
نکلا ابو عزہ کہ بلاتا تھا عرب کو واسطے جمع ہونے کے پھر آیا ساتھ قریش کے احد مین اور قید ہوا اوس لڑائی مین تنہا وہ نہ قریشی اور سوا اوسکے پھر کہا اوسنے ای محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آیا ہون مین لاچاری سے اور واسطے میرے کئی لڑکیان ہین احسان کرو مجھپر ساتھ رہائی کے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کہان ہی وہ اقرار جو کیا تھا مجھسے
نہ چہوڑینگے گال تیرے سنگ مکہ کہ کہے تو دھوکا دیا مینے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دو بار اور کہا آنحضرتؐ نے کہ مومن نہین کٹوایا جاتا ہی ایک سوراخ سے
دو بار پھر حکم کیا عاصم بن ثابت کو کہ کھڑے ہون اور مارین گردن اوسکی پھر قتل کیا عاصم نے اوسکو ؞

ڈالنا کافرون کی لاشون کا چاہ بدر مین اور کلام کرنا آنحضرتؐ کا اون مردون سے پھر کوچ کرنا طرف مدینہ منورہ کے اور بھیجنا بشارت فتح وہان کے لوگون کو پہلے اپنے رونق افروز ہونے سے اور گفتگو وہان کے لوگون کی

مروی ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دن بدر کے کہ کھول دو مونہہ اوس کنوئین کا اور ڈال دین سب مردون کو قریش کے اوسمین پھر ڈالا سب لوگون کو سوا امیہ
بن خلف کے کہ تھا وہ موٹا اور پھول گیا تھا اوسی دن جب کہ کھینچنے لگے لوگ اوسکو واسطے ڈالنے کے کنوئین مین تو بکھرنے لگا گوشت اوسکا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ
چھپا دو اوسکو اسی جگہہ پھر دیکھا آپنے عتبہ کو کہ کھینچے لاتے تھے لوگ اوسکو کنوئین کی طرف اور تھا وہ جسیم اور اوسکے مونہہ پر داغ تھے چیچک کے اور یہ حال دیکھکر
متغیر ہوا چہرہ اوسکے بیٹے ابو حذیفہ کا جو مسلمان تھے کہا اونسے آنحضرتؐ نے ای ابو حذیفہ کیا برا معلوم ہوا تمکو یہ حال تمہارے باپ کا عرض کی اونھون نے کہ نہین
واللہ یا رسول اللہ لیکن جانتا تھا مین اپنے باپ کو وجیہ اور عاقل اور چاہتا تھا مین کہ ہدایت ہو اوسکو طرف اسلام کے پھر جب کہ حاصل ہوئی اوسکو یہ دولت اور
دیکھا مینے یہ حال اوسکا تو غمگین ہوا مین اوسپر کہا حضرت ابو بکر نے کہ واللہ یا رسول اللہ تھا یہ بہتر اوس گروہ کا غیر سے اور گروہ جانتا تھا اسواسطے آنے کو لیکن
نہ ملی توفیق اور یہ تمام ہلاکت کے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حمد ہی اوس خدا کی جس نے پہنچایا اوسنے سر ابو جہل کا اور ہلاک کیا اوسکو اور نجات دی ہمکو اوس سے غرض
جب کہ وہ ڈالے گئے کنوئین مین تو پھرتے تھے آنحضرتؐ اوپر اونکی لاشون کے اور کہتے جاتے تھے آپ سے حضرت ابو بکر کہ یہ فلانا اور فلانا ہی اور رسول اللہ تمام حمد
اور شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور فرماتے تھے کہ حمد ہی اوس خدا کو کہ پورا کیا اوسنے میرے وعدہ اپنا بیشک وعدہ کیا تھا مجھسے ایک اون دو گروہ مین سے پھر
کھڑے ہوئے اوس کنوئین پر آنحضرتؐ اور پکارا اون مردون کو نام لیکر ایک ایک کا کہ ای عتبہ بن ربیعہ اور ای شیبہ بن ربیعہ اور ای امیہ بن خلف اور ای ابو جہل
بن ہشام کیا پایا تمنے حق وہ وعدہ اللہ کا کہ کیا تھا ساتھ تمہارے کہ بیشک پایا مینے وعدہ اپنے رب کا سچا بری قوم تھے تم کہ جھٹلایا تمنے اپنے نبی کو
اور نکالا جاتا تھا مجکو اور دون نے اور سچ مانا مجھکو اور جگہہ دی مجکو اورون نے اور لڑے تم مجھسے اور مدد کی میری اورون نے عرض کی مسلمانون نے کہ

یا رسول اللہ پکارتے تھے آپ حمزہ ونکو فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ خوب پہچان لیا ہم نے اونھوں نے حق ہونا وعدۂ الٰہی کا ساتھ اپنے لوگوں مروی ہے کہ واقع ہوا تھا کہ دا کا فر کا
بہ ایشان شہر ... زوال سے پھر کوچ کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ بیچ بدر کے اور حکم کیا عبداللہ بن کعب کو ساتھ جمع کرنے مال غنیمت کے اور ہمراہ کیے اونکے چند اصحاب
واسطے اس کام کے اور نماز پڑھی عصر کی بدر میں پھر کوچ کیا وہاں سے پھر آئے موضع اثیل میں کہ وہ ایک وادی ہے برابر نزدیک تین میل کے اور درمیان اوسکے اور
بدر کے مسافت ہے دو میل کی اور شب گذاری اوسمیں آنحضرت ﷺ نے بدر سے دور چار میل پہلے غروب کے کہ مقام کیا وہاں آنحضرت ﷺ نے اور زخمی تھے
اصحاب کہا آپ نے اصحاب سے کہ کون حفاظت کریگا میری آج کی رات سو خاموش رہے سب لوگ پھر کھڑا ہوا ایک شخص واسطے پاسبانی کے پوچھا آپ نے
کون ہے تو عرض کی اوسنے ذکوان بن عبد قیس ہوں فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر دوبارہ کہا آپ نے لوگوں سے کون نگہبانی کریگا میری آج پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور
پوچھا اوس سے آنحضرت ﷺ نے کہ کون ہے تو کہا اوسنے کہ میں ابن عبد قیس ہوں فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا اور توقف کیا کچھ دیر پھر کھڑا ہوا اور ایک شخص کہا آپنے کہ کون
ہے تو عرض کی اوسنے میں ابو سبع ہوں پھر توقف کیا آپ نے کچھ دیر پھر فرمایا کہ کھڑے ہو تم تینوں نگہبانی کو تو کھڑے ہوئے ذکوان بن عبد قیس تنہا کہا اوسنے
آنحضرت ﷺ نے کہاں ہیں دونوں ہمراہی تیرے عرض کی اونھوں نے کہ یا رسول اللہ میں ہی تھا جو جواب دیتا تھا آپ کو ہر بار رات میں پھر دعا دی اونکو آنحضرت ﷺ نے
کہ محافظت کرے تیری اللہ تعالیٰ غرض نگہبانی کی اونھوں نے اوس رات سب سپاہیوں کی یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب تو کوچ کیا وہاں سے آنحضرت ﷺ نے

آنا حضرت میکائیل اور حضرت جبرئیل کا بعد جہاد کرنے کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے اور قتل کرنا آپ کا بعضے ... قیدیوں کو اور بشارت پہونچنا مدینہ منورہ میں فتح بدر کی اور استقبال کرنا لوگوں کا اور عذر خواہی کرنا پس ماندگوں کا

اور ایک روایت میں ہے کہ نماز پڑھی آپ نے عصر کی وادی اثیل میں پھر جب کہ پڑھی آپ نے ایک رکعت تو تبسم فرمایا آپ نے پھر بعد نماز کے دریافت کیا
لوگوں نے سبب تبسم کا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ گذرے قریب میرے میکائیل اور اونکے بازو پر گرد تھی اور تبسم کیا اونھوں نے میری طرف دیکھکر اور کہا کہ گیا تھا
پیچھے کافروں کے اور آئے پاس آنحضرت ﷺ کے جبرئیل بعد فراغ ہونے قتال اہل بدر سے اوپر مادہ اسپ سفید پیشانی والی کے اور جسم پر تھا غبار اونکے
اگلے دانتوں پر کہا اونھوں نے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیجا ہے مجھکو میرے رب نے پاس آپکے اور حکم کیا ہے کہ جدا نہوں آپ سے یہاں تک کہ
راضی ہوں آپ اب کیا راضی ہوئے آپ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہاں اور لائے آنحضرت قیدیوں کو پھر جب کہ پہونچے عرق الظبیہ میں تو
حکم کیا عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو کہ مارے گردن عقبہ بن ابی معیط کی اور قید کیا تھا اوسکو عبداللہ بن سلمہ عجلانی نے کہا عقبہ نے افسوس کس واسطے مارا جاتا
ہوں میں اے معشر قریش درمیان اون لوگوں کے کہ یہاں ہیں فرمایا آنحضرت ﷺ نے بسبب عداوت تیری کے خدا اور رسول سے کہا اوسنے یا محمد احسان آپکا ہے
رکھیے مجھکو مثل اور لوگوں قوم میری کے کہ اگر قتل کرو اون سب کو تو قتل کرو مجھکو بھی اور اگر چھوڑ دو سب کو ساتھ اپنے احسان کے تو چھوڑ دو مجھکو بھی اور اگر لو او
فدیہ تو دوں میں بھی مثل اونکے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ... ہوگا میرے لڑکے کا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ آگ پھر حکم کیا عاصم کو کہ بڑھکر مارے گردن اوسکی
اور قتل کیا اوسکو عاصم نے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے برا شخص تھا تو واللہ نہیں جانتا ہوں کسی کو کہ کافر ہوا ساتھ اللہ اور رسول اور کتاب اوسکی کے اور ایذا دیتا ... الا
اوسکے نبی کو زیادہ تجھ سے ... اور خدا کا کہ قتل کیا تجھے ... کہیں آنکھیں میری تیری طرف سے پھر جب کہ پہونچے آنحضرت ﷺ موضع ... میں جو ایک شعبہ
وادی صفرا کا تو تقسیم کیا وہاں آپ نے مال غنیمت درمیان اصحاب کے اور روانہ کیا پہلے آنحضرت ﷺ نے زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ کو موضع
اثیل سے واسطے بشارت پہونچانے فتح کی اہل مدینہ کو اور آئے وہ وقت ... کے ... اور ... عبداللہ بن ... پکار کر ... شروع کیا
عبداللہ ... اونٹ کے کہ اے معشر انصار بشارت ہو تمکو ساتھ سلامتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مارے جانے مشرکوں کے اور قید ہونے اونکے
مارے گئے دونوں بیٹے ربیعہ کے اور دونوں بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل اور زمعہ بن اسود اور امیہ بن خلف اور قید ہوا سہیل بن عمرو ... ساتھ اور
مرد ... عاصم بن عدی ... کھڑا ہوا ... اور پوچھا عبداللہ سے ... کیا سچ ہے یہ قول تیرا اے ابن رواحہ کہا اونھوں نے ہاں واللہ انشاء اللہ ... کل کو لاویںگے
آنحضرت ﷺ انشاء اللہ تعالیٰ اور ... ساتھ ... قیدیوں ...

بن عوف اور حنظلہ اور وائل اور خوشخبری دی ایک ایک گھر مین پھر جمع ہوگئے ساتھ اونکے لڑکے مسلمانون کے اور کہتے جاتے تھے سب خوشی سے کہ مارا گیا ابوجہل فاسق
اور فلانا فلانا یہان تک کہ آئے طرف بنی امیہ بن زید کے اور آ پہنچے زید بن حارثہ بھی اوپر اونٹنی آنحضرت صلعم کے جو قصوی نام تھی اور بشارت دی اونھون نے اہل مدینہ کو
پھر جبکہ پہنچا عیدگاہ مین پکارا اوپر سے اونٹنی کے کہ مارا گیا عتبہ اور شیبہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابوجہل اور ابوالبختری اور زمعہ بن اسود اور امیہ بن خلف
اور پکڑا گیا سہیل بن عمرو ذوانیاب ساتھ اور بہت لوگون کے لیکن نہ سچا جانا لوگون نے زید بن حارثہ کو اور گمان کیا ہے کہ بھاگ آئے ہین یہ یہان تک کہ اندیشناک ہوئے
مسلمان اور آئے تھے زید بن حارثہ جب کہ فارغ ہوئے تھے لوگ دفن سے حضرت رقیہ صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور تھے سب بقیع مین کہا ایک
منافق نے اسامہ بن زید سے کہ مارے گئے سردار تمہارے اور سب اصحاب اونکے اور کہا دوسرے منافق نے ابولبابہ بن عبد المنذر سے کہ متفرق ہوگئے اصحاب تمہارے
اس طرح کہ نہ جمع ہونگے پھر کبھی اور قتل ہوئے سب اصحاب ساتھ آنحضرت صلعم کے یہ وہی خاص اونٹنی اونکی ہے کہ بھاگ آیا ہے اوسپر سوار ہوکر یہ زید بن حارثہ اور نہین جانتا
کہ کیا کہتا ہے اور سبکے مونہہ سے باتون مین بسبب رعب کے کہا اوس منافق سے ابولبابہ نے کہ جھوٹا کرے اللہ تعالی قول تیرا اور کہا یہودیون نے بھی کہ نہین آیا زید
مگر بھاگ کر مروی ہے اسامہ بن زید سے کہ پریشان ہوا مین یہ سنکر اور آیا ساتھ اپنے باپ کے گھر مین پھر پوچھا مین نے اوس سے تنہائی مین کہ ای باپ میرے کیا سچ ہے یہ
بیان تمہارا کہا انھون نے ہان سچ ہے واللہ ای بیٹے میرے پس قوی ہوگیا دل میرا اور آیا مین پاس اوس منافق کے کہا مین نے اوس سے کہ تو [illegible] (یعنی رواج دینے والا)
رسول اللہ اور سب مسلمانون کے عنقریب تشریف لاتے ہین رسول اللہ اور یار انکے وہ گردن تیری آکر کہا اوس منافق نے مجھسے ای ابو محمد ایک بات تھی کہ کہی مین نے تجھسے
سنکر لوگون سے پھر آئے قیدی اور داروغہ تھے اونپر شقران مولی آنحضرت صلعم کے اور وہ قیدی سب انچاس آدمی تھے اور شقران حاضر ہوا بدر سے اور نہ
آزاد ہوئے تھے اوس وقت تک پس آئے اہل مدینہ روحا مین آنحضرت صلعم کے آتے تھے واسطے استقبال کے اور مبارکی دی آپکو ساتھ فتح اللہ تعالی کے
پھر آئے سردار لوگ قوم خزرج کے اور مبارکی دی اونھون نے کہا اسید بن سلامہ بن وقش نے کہ پھر کا ہے کی تھے آنحضرت صلعم کے کس چیز کی مبارکی دیتے ہو تم کو
واللہ نہین ملے ہم مگر بوڑھی عورتون سے کہ گنجی تھین ... تبسم کیا آنحضرت صلعم نے اونکا اوس کہنے سے اور فرمایا اونسے کہ ای بھتیجے میرے وہ ایسی
جماعت تھی کہ اگر دیکھتا تو اونکو تو ہیبت کرتا اور اگر حکم کرتے وہ تجھسے تو متابعت کرتا تو اونکی اور اگر مقابل کرتا اپنے کام کو اونکے کامون سے تو حقیر جانتا اپنے فعل کو لیکن
بری ہی قوم ... کہا اسید نے پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی سے اوسکے غضب سے اور اوسکے رسول کے غضب سے آپ یا رسول اللہ رنجیدہ ہو مجھسے ابھی تک [illegible]
موضع روحا مین پہلی بار فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ وہ کہنا تیرا اعرابی سے کہ صحبت کی تو نے اونٹنی سے پس حاملہ ہو وہ تجھسے یہ فحش تھا تیرا اور کہا تو نے انجان بات کو
اور کہنا تیرا یہ بات سچ ہے حق اس قوم کے یہ کم جاننا تیرا ہے نعمت الہی کو پھر قبول کیا آنحضرت صلعم نے سلمہ سے عذر اونکا پھر ہوگئے وہ فقرا اصحاب مین سے اور مروی ہے
کہ ملے آپ سے آکر ابو ہند بیاضی مولا فروہ بن عمرو کے اور ساتھ اونکے ایک مشکیزہ تھا بھرا ہوا مالیدہ کا فرمایا آنحضرت صلعم نے لوگون سے کہ ابو ہند ایک شخص ہے انصار
مین کا نکاح کر دو اوسکا اور قرابت کرو اوس سے اور مروی ہے کہ ملے آپ سے اسید بن حضیر اور کہا اونھون نے یا رسول اللہ حمد ہے اوس خدا کو جس نے فتح دی آپکو
آپکو اور ٹھنڈی کین آنکھین آپکی واللہ یا رسول اللہ نہ تھا رہ جانا میرا جانے سے طرف بدر کے مگر اوسواسطے اس بات کے کہ جانتا تھا مین نہ واقع ہوگی لڑائی
آپکو اور جانتا تھا مین کہ روکینگے آپ قافلے کو اور اگر جانتا مین کہ لڑائی ہوگی آپ کے دشمنون سے تو ہرگز نہ رہتا مین پیچھے آپ سے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ سچا ہے تو
اور قبول کیا عذر اونکا اور ملے آپ سے عبد اللہ بن انیس موضع تربان مین اور کہا اونھون نے یا رسول اللہ حمد ہے خدا کی آپکی سلامتی پر اور تقسیم کرنے پر آپکے
تمہارا ہم جانا میرا آپکی ہمراہی سے مگر بسبب بیمار ہوجانے کے اور کل ہوا بخار مجھسے اور آیا مین آج آپکے استقبال کو فرمایا آپ نے کہ اجر دے تجھکو اللہ تعالی
اور مروی ہے کہ قید تھا سہیل بن عمرو پاس مالک بن دخشم کے پھر جب کہ پہنچا موضع شنوکہ مین جو درمیان ہے سقیا اور ملل کے تو کہا اوس نے مالک سے کہ چھوڑ دو
مجھکو واسطے پاخانہ کے پس چھوڑا اونھون نے اوسکو اور کھڑے رہے پاس اوسکے کہا سہیل نے شرم آتی ہے الگ ہو جاؤ مجھسے پھر دور ہوئے اوس سے تو
بھاگ گیا سہیل وہان سے کھول کر مشکین اپنی اور چلا گیا ... پکارا سہیل کو تو پکارا اونکو سبھون نے آدمیون مین کہ بھاگ گیا سہیل اور دوڑے
لوگ اوسکے ڈھونڈھنے کو اور چلے آنحضرت صلعم بھی اوسکی تجسس مین اور فرمایا آپ نے کہ مار ڈالے اوسکو جو شخص کہ پاوے لیکن پایا اوسکو خود آنحضرت صلعم نے درمیان جھاڑی کے

بولون کے پھر مشکین بندھوالین آپ نے اونکی لوگون سے اور کر لیا اوسکو ساتھ اپنی اونٹنی کے اور تھوڑی دیر مین تشریف لائے آپ مدینے مین اور ملے اسامہ بن زید
سے مروی ہے کہ جب ملے آنحضرت اسامہ سے تو سوار تھے اپنی اونٹنی قصوا پر پھر بٹھلا لیا آپ نے اسامہ کو آگے اپنے اور ہمراہ تھا سہیل مشکین بندھا ہوا اور جب
دیکھا اوسکو اسامہ نے تو عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ ابو یزید ہے فرمایا آپ نے کہ ہان یہی روٹیان کھلاتا تھا مکے مین اور مروی ہے کہ جب تشریف لائے آنحضرت
مدینہ منورہ مین اور پہلے آئے آپ سے قیدی اور بیٹھی تھین حضرت سودہ بنت زمعہ پاس آل عفرا کے بیچ مناخ اونکے کے اوپر عوف اور معوذ کا اور تھا یہ آنا
قبل اوترنے حکم پردے کے کہتی ہین سودہ کہ ساتھ ہی آنا قیدیون کا اور چلی مین طرف اپنے گھر کے اور تشریف لے آئے تھے اوسمین آنحضرت کہ ناگاہ دیکھا مینے
ابو یزید کو ایک کونے مین گھر کے مشکین بندھی ہوئین بیچ گردن کے بے اختیار کہا مینے اوسکو بندھا دیکھکر کہ ای ابو یزید قبول کی تمنے گرفتاری اپنے ہاتھون سے
اور بہتر تھا اس سے کہ مرتے آبرو سے پھر واللہ ڈر گئی مین آنحضرت کے قول سے کہ فرمایا آپ نے اوس گھر مین ای سودہ نظر کر طرف اللہ اور رسول اوسکے کے
عرض کی مینے کہ یا نبی اللہ قسم اوس ذات پاک کی کہ بھیجا ہے اوسنے آپکو ساتھ حق کے بے اختیار کہا مینے یہ کلمہ بندھا ہوا دیکھکر ابو یزید کو نہ سبب رعایت
اور محبت کافرون کے اور مروی ہے کہ آئے خالد بن ہشام بن مغیرہ اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ گھر مین ام سلمہ کے اور تھین ام سلمہ بیچ مناخ آل عفرا کے اور
خبر ہوئی وہان پر آنے قیدیون کی تو آئی مین اپنے گھر مین اور پایا دونون کو وہان لیکن نہ کلام کیا مینے اونسے یہان تک کہ لوٹ آئی مین طرف آنحضرت کے
اور تھے آپ بیچ دولتخانہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق بنی اعمام میرے چاہتے ہین کہ داخل ہون میرے گھر مین اور
ضیافت کرون مین اور تیل ڈالون اونکے بالون مین اور کنگھی کرون اونکی لیکن نہ خوش آیا مجکو یہ کام جب تک پوچھ لون آپ سے فرمایا آنحضرت نے نہین مکروہ جانتا
مین کوئی بات ان امور مین سے جو کہ بیان کی تونے اور حکم عام دیا آنحضرت نے کہ بہتر سلوک کرو ساتھ قیدیون کے روایت ہے ابو العاص بن ربیع سے کہا اونہون نے
تھا مین ساتھ ایک جماعت انصار کے کہ بہتر جزا دے اونکو اللہ تعالی جب کھانا کھاتے دن یا رات کو تو دیتے مجھے بہت روٹیان اور کھاتے تھے
وہ کھجورین اور روٹی کم تھی پاس اونکے پس اگر ہوتا تھا ہاتھ مین کسیکے ایک ٹکڑا بھی تو دیتا مجکو اور منقول ہے ولید بن ولید بن مغیرہ سے
بھی مثل اوسکے اور بعض روایت مین ہے کہ آئے قیدی پہلے آنحضرت سے اور بعض کے نزدیک آنا قیدیون کا بوقت شام ہوا اور دوسرے دن تشریف لائے آنحضرت [illegible]

آواز دینا ہاتفون کا مکہ معظمہ مین ساتھ فتح اور غلبے مسلمانون کے اور آنا خبر شکست کافرون کا اور فوت ہونا ابو لہب کا اور گریہ و زاری
اور روکنا لوگون کا اوس سے اور جانا عمیر بن وہب کا مدینہ طیبہ مین بخیال انتقام آنحضرت سے اور مشرف ہونا ساتھ ایمان کے

اور مروی ہے کہ جب [illegible] طرف بدر کے تو [illegible] نوجوان [illegible] کہ [illegible]
گذر جاتی [illegible] اشعار [illegible] آواز [illegible]
پس کہا اوسنے پکار کر [illegible] اشعار

ازار [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

یعنی [illegible] اہل بدر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بسبب خوف کے بیمار ہوئے ساتھ بخار کے اور بعد دو تین دن کے آیا مکے مین حیسمان بن خالس خزاعی بھاگ کر بدر سے اور خبر دی لوگون کو تباہی قریش کی اور کہا اوسنے مارے گئے عتبہ اور شیبہ بیٹے ربیعہ کے اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو البختری اور زمعہ بن اسود مروی ہے کہ وقت کہنے اوسکے کے اس خبر کو بیٹھا ہوا تھا صفوان بن امیہ پاس حجر کے یہ سنکر کہا اوسنے کہ جاتی رہی ہے عقل اوس شخص کی کہ بکتا ہے خرافات پوچھو اس سے مجکو پس کہا اوس سے لوگون نے کہ کیا ہے تجکو خبر صفوان بن امیہ کی کہا اوسنے کہ ہان یہ بیٹھا ہے پاس حجر کے اور دیکھا مینے اوسکے بھائی باپ کو کہ مارے گئے لڑائی مین اور کہا دیکھا مینے سہیل بن عمرو اور نضر بن حارث کو کہ قید ہوئے پس کہا لوگون نے کس طرح کہا اوسنے دیکھا مینے اونکو بندھے ہوئے رسّی مین اور مروی ہے کہ جب سنی نجاشی نے شکست قریش کی اور فتحمند کرنا اللہ تعالی کا اپنے نبی کو تو نکلا وہ پہنکر سفید کپڑے پھر بیٹھ گیا زمین پر اور بلوایا حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے ہمراہیون کو پھر پوچھا کون تم مین کا جانتا ہے مقام بدر کو پس بیان کیا اوس سے لوگون نے پس کہا نجاشی نے مین خوب جانتا ہون اوسکو اور چراتے ہین بکریان اوسکے اطراف مین وہ ایک کنارے پر ہے ساحل سے لیکن تحقیق کرتا ہون تمسے کہ بیشک فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو بدر مین پس حمد کرتا ہون مین اللہ تعالی کی اس بات پر پھر کہا اوسکے افسرون نے بہتری کرے اللہ بادشاہ کی یہ عجب بات ہے کہ نکلتے تھے آپ نے یہ کہ پہنے عمدہ کپڑے اور بیٹھ گئے زمین پر پس کہا نجاشی نے ہین ہم اون لوگون مین سے کہ جب دے اللہ تعالی کوئی نعمت تو زائد تواضع کرتے ہین واسطے اللہ کے بسبب اوسکے پھر کہا تھے عیسی علیہ السلام جب کہ حاصل ہوتی اونکو کوئی نعمت تو زائد ہوتی تواضع اونکی اور جب کہ لوٹ آئے قریش مکے مین تو کھڑا ہوا ابو سفیان بن حرب اور کہا اے معشر قریش نگریہ وزاری کرو اپنے کشتون پر اور نہ تعزیت کہے اونکی کوئی شاعر اور ظاہر کرو غلبہ اور دلیری اپنی پس جب کہ نوحہ کروگے تم اونپر اور گریہ کروگے اور نہ ساتھ شعرون کے تو جاتا رہیگا غصہ تمھارا تو کم ہو جائیگی تمھاری عداوت ساتھ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے کے اور ہوا وے کہ خوش ہونگے وہ ہمارے رنج پر تمھارا پس ہوگی بڑی مصیبت تمھاری خوش ہونا اونکا اور امید ہے کہ تم عوض لو اپنا اور حرام ہے مجھپر آج سے تیل اور عورتین یہان تک کہ لڑون آنحضرت سے پس ٹھہر گیا قریش سے ایک مہینہ کہ نہ رویا کوئی اور نہ تعزیت کی کسی شاعر نے غرض جب کہ آئے قیدی تو ذلیل کیا خدا نے بسبب اونکے مشرکون اور منافقون اور یہود کو اور نہ باقی رہا مدینہ منورہ مین کوئی یہودی اور منافق مگر کہ نیچی ہوگئی گردن اوسکی بسبب واقعہ بدر کے پس کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش جانتے ہم ساتھ آنحضرت کے کہ پاتے غنیمت اور فرق کر دیا اللہ تعالی نے بعد اوس لڑائی کے کفر و ایمان مین اور کہنے لگے یہود آپس مین کہ اس شخص کی پاتے ہین ہم اپنی کتابون مین صفت واللہ فتحمند رہیگا نشان اسکا بعد آج سے اور کہا کعب بن اشرف نے کہ باطن زمین کا آج کے دن بہتر ہے اوسکے ظاہر سے کہ یہ لوگ یہ سب اشراف لوگ اور رئیس اور سردار عرب کے اور اہل حرم اور امن پھر گیا وہ مکے مین اور اوترا پاس ابی وداعہ بن ضبیرہ کے اور سنایے قریش کو اشعار اپنے کہ کہے تھے بیچ ہجو مسلمانون کے اور مرثیے مین کشتگان بدر کے قوم قریش سے اشعار

طحنت رحا بدر لمہلک اہلہ	ولمثل بدر تستہل وتدمع
قتلت سراة الناس حول حیاضہم	لا تبعدوا ان الملوک تصرع
ویقول اقوام اذل بسخطہم	ان ابن اشرف ظل کعبا یجزع
صدقوا فلیت الارض ساعة قتلوا	ظلت تسیخ باہلہا وتصدع
نبئت ان الحارث بن ہشامہم	فی الناس یبنی الصالحات ویجمع
لیزور یثرب بالجموع وانما	یسعی علی الحسب القدیم الاروع

یعنی آٹا پیسا چکی بدر نے اوسکے اہل کے واسطے اور واسطے ایسے اہل بدر کے روتے ہین اور آنسو بہاتے ہین مار ڈالے گئے سردار لوگون کے اوسکے حوض کے گرد نہ بعید جاؤ تحقیق بادشاہ ہی مارے جاتے ہین اور کہتے ہین لوگ جو بہت ذلیل ہین ساتھ غصے اپنے کے کہ تحقیق کعب بن اشرف ناملائم ہو گیا سچ کہا اونھون نے پس کاش زمین جس گھڑی کہ مارے گئے ہوتی اپنے اہل کے ساتھ اور پھٹ جاتی خبر دیا گیا ہون کہ تحقیق حارث بن ہشام اونکا

درمیان لوگون سے کہ بنیاد کرتا تھا ایک باتون کی اور جمع کرتا تھا تاکہ زیارت کرے مدینے کی ساتھ لشکرون کے اور سوا اسکے نہیں کہ وہ ظاہر اور حدیث قدیم کے مرثیہ
پھر جب پہونچی یہ خبر آنحضرت کو اور سنے آپ نے یہ اشعار تو بلایا حسان بن ثابت کو اور کہا اونسے اوترا کعب بن اشرف کا پاس ابی وداعہ کے او ہجو کہتا
مسلمانون کی پس ہجو کی حسان نے ابو وداعہ اور کعب دونون کی اور بھیج دیے اشعار اپنے اوسکے جواب میں اور مشہور ہوئے وہ وہان یہان تک کہ آیا کعب
مدینے میں اور جب کہ دیکھا قریش نے اشعار کعب بن اشرف کو کہ تعزیت تھی اونمین قریش کی اور پڑھا اونکو لڑکون اور عورتون نے مکے میں تو نہ صبر کر سکے
قریش اپنے کشتون کے غم سے اور کیا نوحہ وزاری اونپر ایک مہینے تک اور نہ رہا کوئی گھر مکے میں خالی نوحے سے اور اوکھیڑے بال اپنے عورتون نے سر
اور کھڑا کر دیے وہ لوگ اونٹ اور گھوڑے اون کشتون کے آگے اپنے پھر گریہ وزاری کرتے اونکو دیکھکر اور نکلتین عورتین گلیون میں پھاڑے ہوئے کپڑے اپنے کو
نوحہ کرتی ہوئین اور بیچ جانا سننے اوسوقت خواب بہانا کہ اور جہیم بن صلت کو اور تھا اسود بن مطلب کہ نابینا ہو گیا تھا اور بیقرار تھا مارے جانے سے اپنے بیٹے
اور چاہتا تھا رونا اوسپر لیکن روکتے تھے اوسکو قریش اس بات سے اور کہا کرتا تھا اپنے غلام سے درمیان دو دونون کے کہ لے ساتھ اپنے شراب اور لیجل
مجکو اوس گھاٹی میں کہ گیا ہی اوس رستے سے ابو حکیمہ پھر لاتا اوسکو وہ غلام اوس رستے میں درمیان گھاٹی کے پھر بیٹھتا وہ وہان اور شراب پیتا اور جب کہ
غالب ہوتا نشہ اوسپر تو خوب رویا کرتا اوپر ابو حکیمہ کے اور اوسکے بھائیون کے پھر ڈالتا خاک اپنے سر پر اور کہتا اپنے غلام سے کہ خرابی ہو تیری پوشیدہ رکھنا
یہ حال میرا قریش سے کہ دیکھتا ہون میں اونکو کہ نہیں روتے ہین آپس مین اپنے کشتون پر اور مروی ہی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا قریش نے جب کہ آ گئے
مکے میں بعد مارے جانے اہل بدر کے کہ مت رو اپنے مارے گیون پر کہ پہونچیگی یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے کو تو خوش ہونگے تمہارے غم سے
اور نہ بھیجو کسیکو بیچ سقاوے اپنے قیدیون کے کہ حرص کرینگے وہ تمسے پس باز رہے سب لوگ رونے سے پھر فرمایا حضرت عایشہ نے کہ مارے گئے تھے
تین شخص اولاد اسود بن مطلب کے زمعہ اور عقیل اور حارث بن زمعہ اور دوست رکھتا تھا وہ کہ روئے اوسپر اور اوسی حال میں تھا کہ سنی اوسنے ایک شب
آواز گریہ اور زاری کی اور باقی رہی تھی نگاہ اوسکی تو کہا اپنے غلام سے کیا روئے قریش اپنے کشتون پر تو گریہ کرون میں بھی ابو حکیمہ یعنی زمعہ پر کہ سوختہ ہو گیا
دل میرا اسکے غم سے پھر گیا وہ غلام دیکھنے کو اور لوٹ آیا اور کہا وہ ایک عورت ہی کہ روتی ہی واسطے اپنے گم ہوئے اونٹ کے اور سنکے غلام نے یہ اشعار انشاد

أتبكي أن يضل لها بعير … ويمنعها من النوم السهود
فلا تبكي على بكر ولكن … على بدر تقاصرت الجدود
فبكي إن بكيت على عقيل … وبكي حارثا أسد الأسود
وبكيهم ولا تسمي جميعا … وما لأبي حكيمة من نديد
على بدر سراة بني هصيص … ومخزوم ورهط أبي الوليد
ألا قد ساد بعدهم رجال … ولولا يوم بدر لم يسودوا

یعنی آیا روتی ہی اسواسطے کہ گم ہو گیا واسطے اوسکے اونٹ اور منع کرتی ہی اوسکو نیند سے بیخوابی اگر رو تو اوپر اونٹ کے ولیکن رو اوپر اہل بدر کے کہ
لاغر ہو گئے خسارے سے رو تو اگر روتی ہی اوپر عقیل کے اور رو حارث شیرون کے شیر کو اور رو اونکو اور نہین نام لیا گیا سب کا اور نہین ہی واسطے ابو حکیمہ
کوئی مقابل اوپر اہل بدر سرداران بنی ہصیص کے اور بنی مخزوم کے اور قوم ابی الولید کے تحقیق سردار بن گئے بعد اونکے بہت مرد اور اگر نہوتا دن
بدر کا نہ سردار بنتے اور مروی ہی کہ گئین عورتین قریش کی پاس ہندہ بنت عتبہ کے اور کہا اوس سے کیون نہین روتی تو اوپر باپ اور بھائی اور چچا اور باقی
اہل بیت کے کہا اوسنے ہونڈا جاوے سر تمہارا اگر گریہ کرون میں اونپر اور پہونچے یہ خبر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب کو تو خوش ہوویں بیچ ہمیر
اور عورتین خزرج کی بلکہ قسم ہی اللہ تعالی کی نہ گریہ کرونگی میں یہان تک کہ لون بدلہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم او اصحاب سے اور حرام ہی مجھپر تیل لگانا مین
واللہ اگر جانتی ہون کہ غم جاتا رہیگا دل سے میرے رونے سے تو البتہ گریہ وزاری کرتی مین مگر نہ جائیگا یہ غم جب تک کہ دیکھون بدلہ اپنی آنکھ سے اور ماری جاتا ان کا

اور اونکے ظرف داروں کا پھر رہی اپنے حال پر کہ نہ لگایا تیل اور نہ ہم بستر ہوئی اپنے خاوند ابو سفیان سے اوس دن سے کہ کھائی یہ قسم جنگ احد تک اور سنا نوفل
بن معاویہ دئلی نے درحالیکہ بیٹھا تھا اپنے گھر میں کہ قریش روتے ہیں اپنے کشتوں پر اور گیا تھا وہ بھی ساتھ اونکے بدر میں پس باہر آیا اور کہا ای معشر قریش
باقی رہیں عقلیں تمہاری اور نہ رہا شعور تم میں اور متابعت کی تمنے اپنی عورتوں کی کیا ہو راہو سکتا ہی غم رونے سے ایسے کشتوں پر بلند ہی مرتبہ اونکا اس سے
اور باوجود اسکے جاتا رہیگا غصہ تمہارا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بباعث اس گریہ وزاری کے صبر کرو یہانتک کہ لو عوض اپنا دشمنوں سے اور سنا
ابو سفیان بن حرب نے کلام اوسکا تو کہا اوس سے ای ابو سعاد بہر چند کہ مغلوب ہو گیا ہوں غم سے لیکن واللہ نہ روئے کوئی عورت بنی عبد شمس کی اپنے کشتوں پر
آج تک اور نہ تعزیت کی اونکی کسی شاعر نے مگر مدح کی میں نے اوسکو یہانتک کہ لے لیں عوض اپنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب رض سے اور میں
غمناک پریشان حال ہوں کہ مارا گیا بیٹا میرا حنظلہ اور باقی سردار اس وادی کے کہ کانپ گئی یہ وادی انکے گم ہو جانے سے اور ایک روایت میں ہی جب کہ آئے
مشرک مکے میں اور مارے گئے سردار اور شرفا اونکے تو آیا عمیر بن وہب بن عمیر جمحی اور بیٹھا پاس صفوان بن امیہ کے بیچ حجر کے کہا صفوان نے کہ تلخ کر دی
اللہ تعالی نے زندگی بعد مارے جانے ہمارے لوگوں کے بدر میں کہا عمیر نے ہاں واللہ نہیں مزہ زندگی کا بعد اونکے اور اگر نہ ہوتا بوجھ میرے قرضے کا اور خیال
پرورش اہل و عیال کا تو جاتا میں طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قتل کرتا اونکو جب کہ چار ہوتیں آنکھیں میری اوس سے کہ سنا ہی میں نے وہ پھرتے ہیں بیخوف بازاروں
میں اور بہانہ ہی پاس میرے کہ کہوں میں جا کر کہ آیا ہوں میں واسطے اپنے اس مقید کے پس خوش ہوا صفوان اوسکی ان باتوں سے اور کہا ای ابو امیہ کیا کریگا
تو کام ایسا کہا اوس نے ہاں قسم ہی رب اس گھر کی کہا صفوان نے لیا میں نے اپنے ذمے پر قرضہ تیرا اور خبرگیری تیرے اہل و عیال کی خرچ کرونگا ازاں اپنے عیال
سے اور تو جانتا ہی کہ مکے میں نہیں کوئی شخص بڑا خرچ کرنے والا مجھسے اپنے اہل و عیال پر پس کہا عمیر نے جانتا ہوں میں یہ حال ای ابو وہب کہا صفوان نے
عیال تیرے ساتھ میرے عیال کے ہیں نہ محتاج رکھوں گا میں اونکو کسی چیز سے اور کر لیا میں نے قرض تیرا اپنے ذمے پر پھر دیا اوسکو صفوان نے ایک اونٹ
اور زاد خرچ اور خبرگیری کی اوسکے عیال کی مانند عیال اپنے کے پھر تیز کرائی عمیر نے تلوار اپنی اور بجھوایا اوسکو زہر میں اور روانہ ہوا طرف مدینہ
کے اور کہا صفوان سے پوشیدہ رکھنا حال میرا چند روز یہانتک کہ پہونچ جاؤں میں وہاں پس چھپایا حال اوسکا صفوان نے اور آیا عمیر مدینے میں اور اوترا
دروازہ مسجد پر اور باندھا اپنی اونٹنی کو اور ڈالی تلوار اپنے گلے میں پھر چلا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا اوسکو حضرت عمر رض نے درحالیکہ بیٹھے
ہوئے تھے درمیان چند دوستوں اپنے کے اور بیان کرتے تھے نعمتیں اللہ تعالی کی بیچ مقدمہ بدر کے پھر جب کہ دیکھا عمیر کو لٹکائے ہوئے تلوار تو گھبرائے
حضرت عمر رض اور کہا اپنے یاروں سے روکو اس کلب کو کہ یہ وہی دشمن خدا ہی جو برانگیختہ کرتا تھا ہمپر لوگوں کو بدر میں اور تحقیق کرکے حال ہمارا کہا تھا قریش سے
کہ نہیں ہی عدد مسلمانوں کی ظاہر اور نہ کمین گاہ میں پھر کھڑے ہوئے سب اصحاب اور روک لیا اوسکو پھر گئے حضرت عمر پاس جناب رسالت مآب کے اور عرض کی
یا رسول اللہ یہ آیا ہی عمیر بن وہب جابجا ساتھ ہتھیاروں کے اور وہ خبیث فریب دینے والا ہی نہیں اطمینان ہمکو اوسکی طرف سے کسی بات کا فرمایا آنحضرت
نے کہ لاؤ اوسکو روبرو میرے پھر گئے حضرت عمر اور لے آئے اوسکو پکڑے ہوئے پرتلہ اور قبضہ تلوار کا اپنے ہاتھوں میں اور جب کہ دیکھا اوسکو آنحضرت نے
تو فرمایا ای عمر بن خطاب الگ ہو جا اس سے چھوڑ کر پھر قریب ہوا وہ آنحضرت سے اور کہا بطور سلام کے یہ کلمہ انعم صباحا فرمایا آنحضرت نے کہ بے پروا
کیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے تیری تحیت سے اور تحیہ ہم لوگوں کا السلام علیک ہی اور یہی تحیہ ہی اہل جنت کا کہا عمیر نے یہ نیا طریقہ تمہارا ہی فرمایا آپ نے کہ بدل دیا
ہمکو اللہ تعالی نے یہ بہتر سلام پھر دریافت کیا آپ نے کہ کسواسطے آیا ہی تو ای عمیر عرض کی اوس نے کہ حاضر ہوا ہوں میں واسطے اپنے ایک قیدی کے پاس
تمہارے پس کرو رعایت قرابت کرو تم مجھسے اوسکے حق میں فرمایا آنحضرت نے کس باعث ہی یہ تلوار ساتھ تیرے کہا عمیر نے کہ قبیح کرے اوسکو اللہ تعالی کہ نہیں
بے پروا کیا کسی چیز سے بھول گیا میں وقت اوترنے کے سواری سے کہ رہ گئی یہ میری گردن میں اور قسم ہی مجکو اپنی عمر کی کہ کچھ اور قصد نہیں مجکو سوا اوسکے پھر
فرمایا آنحضرت نے کہ کسواسطے آیا ہی سچ کہہ تو عرض کی اوس نے کہ نہیں آیا میں مگر واسطے اپنے قیدی کے پھر فرمایا حضرت نے کیا شرط کی تھی تو نے صفوان بن امیہ
سے بیچ حجر کے پس گھبرا گیا عمیر اور کہا بیان کریں آپ کہ کیا شرط کی تھی اوس سے ارشاد فرمایا آنحضرت نے کہ اقرار کیا تھا تو نے اوس سے میرے قتل کا

اس شرط پر کہ ادا کرے وہ قرض تیرا اور خبرگیری کرے تیرے اہل و عیال کی اور اللہ تعالی درمیان ہی تیرے اور اوسکے کہا عمیر نے گواہی دیتا ہون مین کہ آپ
رسول اللہ تعالی کے ہین اور صادق اپنے دعوے مین اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وے تھے ہم لوگ یا رسول اللہ کہ منسوب بدروغ کیا کرتے تھے آپکو
بیچ مقدمہ وحی کے اور اون باتون مین کہ آتی ہین آپکو آسمان سے یہی گفتگو واقع ہوئی ہی درمیان میرے اور اوسکے جیسا کہ بیان کیا آپنے اور نہین واقف
کوئی سوا میرے اور صفوان کے کہ یہ باتھا بیچ اوس سے پوشیدہ رکھا یہ حال ہم لوگون سے بہت دلون لیکن مطلع کردیا آپکو اللہ تعالی نے اسپر ایمان
لایا مین اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر اور گواہی دیتا ہون مین کہ کہنا آپکا حق ہی اور رحمت ہی اوس خدا کی جو لایا مجکو اس جگہ پس خوش ہوئے سب حاضرین
محفل شریف اوسکے اسلام سے اور کہا حضرت عمر رضہ نے کہ خنزیر اس سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا تھا مجکو جب کہ آیا تھا یہ اور اب محبوب تر ہی یہ مجکو بعض
اولاد سے پھر ارشاد کیا آپنے لوگون کو کہ سکھلاوین اس اپنے بھائی کو قرآن شریف اور چھوڑدین قیدی اوسکا عرض کی عمیر نے کہ یا رسول اللہ مین
کوشش کرتا تھا بجھانے مین نور الٰہی کے لیکن شکر ہی اوس خدا کا کہ ہدایت کی اوسنے مجکو حکم دیجیے آپ مجکو کہ جاؤن پاس قریش کے اور بلاؤن اونکو طرف
اللہ اور رسول کے کہ قبول کرین اسلام کو امید ہی کہ اللہ تعالی ہدایت کرے اونکو اور بچاوے اونکو ہلاکت سے پھر اجازت دی عمیر کو آنحضرت نے چلے
اور گئے وہ مکے مین اور صفوان انکے ایام غیبت مین پوچھا کرتا تھا ہر آنے والے سے مدینے کے حال وہان کا اور کہتا کیا حادثہ ہوا وہان کوئی حادثہ اور کہا کرتا
قریش سے کہ بشارت ہو تمکو ایسے واقعے سے جو بھلادیگا واقعہ بدر کو پھر آیا ایک شخص مدینے سے اور پوچھا اوس سے صفوان نے حال عمیر کا کہا اوسنے کہ
مسلمان ہوگیا وہ پس لعنت کی اوسپر صفوان اور سب مشرکون نے مکے مین اور کہا آپس مین کہ بے دین ہوگیا عمیر پھر قسم کھائی صفوان نے کہ نہ بولونگا مین
کبھی اوس سے اور نہ بھلائی کرونگا اوسکی عیال سے اور الگ کردیا اونکو پھر آئے عمیر بھی پاس قریش کے حالت اسلام مین اور دعوت کی اون سب کو طرف
اسلام کے اور خبر دی اونکو ساتھ سچے ہونے آنحضرت کے تو اسلام لائے اکثر لوگ اور مروی ہی کہ جب آئے عمیر بن وہب مکے مین تو اوترے اپنے اہل و عیال
مین اور نہ ملے صفوان بن امیہ سے اور ظاہر کیا اسلام اپنا اور دعوت کی اوسکی لوگون کو اور پہنچی یہ خبر اوسکی صفوان کو کہا صفوان نے کہا تھا مین یہ پہلے
اوسکے آنے کے اور جانتا تھا مین کہ پھر گیا ایک شخص یعنی نہ بولونگا اوس سے مین اور نہ بھلائی کرونگا اوسکی عیال سے کچھ پھر گئے پاس اوسکے عمیر در حالیکہ
تھا وہ بیچ حجر کے اور پکارا اوسکو اور وہ ہٹا نہ بولا اور پھیر لیا منہہ اوسنے کہا عمیر نے تو ایک سردار ہی ہمارے سردارون مین سے کیا پسند کیا تجھ کو اوس طریقے کو
تھے ہم پہلے اوسپر پرستش حجر اور ذبح سے واسطے بتون کیا یہی دین اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لیکن نہ جواب دیا اوسکا کچھ صفوان نے

ذکر کھانا کھلانے والون کا کفارون کو بدر مین

اور ہی قبیلہ عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد سے زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد اور نوفل بن خویلد
بن عدویہ اور بنی مخزوم سے ابوجہل اور بنی جمح سے امیہ بن خلف اور بنی سہم سے نُبیہ اور مُنبہ دونون بیٹے حجاج کے اور مروی ہی سعید بن مسیب سے کہا
انھون نے نہین کھانا کھلایا کسی نے بدر مین مگر یہ کہ مارا گیا وہ اور اختلاف بھی کیا ہی اسمین بعضون نے لیکن نزدیک واقدی کے صحیح وہی ہی اور ذکر کیا بعض نے
کھانا کھلانے والون مین سے سہیل اور ابوالبختری وغیرہ کو بھی اور مروی ہی جبیر بن مطعم سے کہ آیا مین پاس آنحضرت کے مدینہ منورہ مین تاکہ چھڑاؤن قیدیون
کے پھر لیٹ گیا مین مسجد نبوی مین بعد عصر کے اور تھکا ہوا تھا مین اور سوگیا مین یہان تک کہ ہوئی نماز مغرب کی تو اوٹھا مین گھبرا کر آواز قرات سے آنحضرت کی
کہ نماز مغرب مین پڑھتے تھے وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ کو پس سنتا رہا مین پڑھنا آپکا یہان تک کہ باہر گیا مین مسجد سے پھر داخل ہوا اسلام میرے
دل مین اوسدن پہلے سب سے اور مروی ہی عثمان بن ابی سلیمان سے کہ آئے تھے چودہ آدمی قریش کے واسطے فدیہ دینے اپنے قیدیون کے اور روایت کیا
بشیر بن محمد بن زید نے پہنچا رہ آدمیون کو لیکن تھا آنے والا سب سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ پھر آئے اور لوگ بعد اوسکے تین دن بعد واقعہ کے اور مروی ہی
نعمان بن بشیر سے کہ مقرر کیا تھا آنحضرت نے بدر مین فدیہ ہر شخص کا چار ہزار اور مروی ہی ابو اسحق سے کہ پوچھا مینے نافع بن جبیر سے کہ کسقدر تھا فدیہ
ہر ایک کا کہا اوسنے کہ زیادہ اوسکا چار ہزار تھا اور کم اوس سے تین ہزار اور دو ہزار اور ایک ہزار اور مقرر کیا تھا وہان تک کہ احسان کیا آپنے قیدیون کو بھی

سب فدیہ لیے اپنی عنایت اور احسان سے اور فرمایا آپ نے واسطے ابی وداعہ کے کہ بیٹا اسکا مکے مین دانا صاحب مال ہی اور سقید رہیگا یہ ادا لے فدیے تک پھر فدیہ لیا اوسکا چار ہزار اور سب قیدیون مین فدیہ دیا گیا اسکا پہلے اور سبب اوسکا یہ ہوا کہ کہا قریش نے اوسکے بیٹے مطلب سے جب کہ دیکھا اوسکو طیاری کرتے سفر کے واسطے جانے مدینے کے رہائی کو اپنے باپ کے یہ کہ مت جلدی کر تو ڈرتے ہین ہم اس سے کہ بگاڑے تو معاملہ ہمارے قیدیون کا اور دیکھین آنحضرت کوشش ہماری تو بڑھا وین فدیہ سبکا پس اگر ہی پاس تیرے اسقدر مال لیکن کہان ہی استطاعت تیری سب قوم والون کو برابر تیرے کہا اوسنے نجاؤنگا مین یہان تک کہ چلو تم پھر دھوکا کیا اونسے اور اونکی غفلت مین چلا گیا رات کو سوار ہوکر اونٹ پر پھر پونہچا چار شب مین مدینے کو اور فدیہ دیا اپنے باپ کا چار ہزار اور ملامت کی اوسکو قریش نے اس کام سے کہا اوسنے نہ پسند آیا مجکو چھوڑ دینا اپنے باپ کا قیدیون مین بیچ ہاتھ اون لوگون کے اور تم سوتے رہو آرام سے کہا ابوسفیان بن حرب نے یہ جوان چالاک متکبر ہی اور بگاڑتا ہی کام تمہارے اور واللہ مین نہ فدیہ دونگا اپنے بیٹے عمرو بن ابی سفیان کا اگرچہ قید رہے وہ ایک سال تک یا بھیج دین اوسکو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یون ہی اور واللہ نہین ہین مفلس لیکن برا جانتا ہون وہ کام جو محنت مین ڈالے تمکو اور ہی عمرو برابر تمہارے قبیلہ یون کے

نام اون لوگون کے جو آئے تھے واسطے قیدیون کے ٭

وہ یہ ہین کہ بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط اور عمرو بن ربیع دونون بھائی عاص کے اور نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور خالد بن ولید اور ہشام بن ولید بن مغیرہ اور فروہ بن سائب اور عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف اور عمیر بن وہب اور بنی سہم سے مطلب بن ابی وداعہ اور عمیر بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن اخیف اور مروی ہی حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا اونھون نے جب کہ بھیجا اہل مکہ نے لوگون کو واسطے چھڑوانے اپنے قیدیون کے فدیہ دے کر تو بھیجا حضرت زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے واسطے فدیہ دینے اپنے خاوند ابو العاص بن ربیع کے اور بھیجا اوس فدیے مین ہار اپنا کہ دیا تھا اونکو حضرت خدیجہ نے وقت بیاہے جانے کے پھر جب کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے اوس ہار کو تو پہچانا اوسکو اور رقت آئی آپ کو سبب یاد ہونے حضرت خدیجہ بنت خویلد کے جو غمگسار اور ہمراز تھین آپ کی اور ذکر کیا اونکا آپ نے ساتھ محبت اور شفقت کے پھر فرمایا آپ نے اصحاب سے کہ اگر پسند کرو تم اس بات کو کہ رہا کرو قیدی زینب کا اور پھیر دو مال اوسکا بھی تو مت کوتاہی کرو اسمین پس قبول کیا سبنے اور کہا یا رسول اللہ خوش ہین ہم سب آپ کی خوشی مین پھر چھوڑ دیا اصحاب نے ابو العاص بن ربیع کو اور پھیر دیا طرف حضرت زینب کے مال اوسکا اور اقرار کیا ابو العاص سے آنحضرت صلعم نے کہ بھیج دے اونکو پاس میرے پھر وعدہ کیا اوسنے بھیج دینے حضرت زینب کا اور آئے تھے واسطے فدیہ دینے اونکے یہان پر عمرو بن ربیع اور قید کرنے والے اونکے عبد اللہ بن جبیر بن نعمان ہین بھائی خوات بن جبیر کے

ذکر سورۂ انفال کا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ط پوچھتے ہین تجھسے حکم غنیمت کا کہا راوی نے جب کہ غنیمت حاصل کی آنحضرت صلعم نے دن بدر کے تو مختلف ہوئے لوگ اوسمین اور مدعی ہوئی ہر جماعت کہ ہم مستحق تر ہین واسطے اسکے پھر نازل ہوئی یہ آیت کریمہ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا ط یعنی ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین دل اونکے اور جب پڑھین اونپر اوسکے کلام زیادہ ہووے اونکا ایمان ط یعنی زائد ہوتا ہی اونکو یقین اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ط وہی ہین سچے ایمان والے یعنی کامل یقین والے كَمَاۤ اَخۡرَجَكَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَيۡتِكَ بِالۡحَقِّ ص جیسے نکالا تجکو تیرے رب نے تیرے گھر سے درست کام پر یعنی جب کہ حکم کیا تمکو تمہارے رب نے یہ کہ نکلو طرف بدر کے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور مروی ہی کہ یہان مراد گھر سے مدینہ ہی وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لَكٰرِهُوۡنَ ۙ يُجَادِلُوۡنَكَ فِى الۡحَقِّ بَعۡدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوۡنَ اِلَى الۡمَوۡتِ وَهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ○ اور ایک جماعت ایمان والی ناراضی تھی تجسے جھگڑتی تھی درست بات مین واضح ہوچکنے پیچھے گویا اونکو ہانکتے ہین موت کی طرف آنکھون دیکھتے ف یعنی غنیمت کا جھگڑا ابھی ویسا ہی ہی جیسا نکلتے وقت عقل کی تدبیرین کرنے لگے اور آخر صلاح وہی نکلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم کام مین اپنی اختیار کرو کہ حکم برداری ہی ان اپنی عقل کو دخل نہ دو یعنی جیسے قوم مومن اصحاب مکروہ جانتا تھا جانا آنحضرت کا بدر کی طرف

اور بولے کہ ہم کم ہین اور نہین باہر جانا اچھی صلاح یہان تک کہ واقع ہوا اس باب مین بڑا اختلاف وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا
لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ اور جسوقت وعدہ دیتا ہے اللہ تمکو ایک ان دو جماعت مین سے ایک کو کہ تمکو ہاتھ لگیگی اور تم
چاہتے تھے کہ جسمین کانٹا نہ لگے وہ ملے تمکو یعنی جب پہونچے آنحضرتؐ قریب بدر کے تو نازل ہوئے آپ پر جبرئیلؑ اور مطلع کیا آپ کو ساتھ پانے قریش کے
اور آنحضرتؐ ارادہ رکھتے تھے قافلے کا پس وعدہ کیا اونسے اللہ تعالی نے کہ یا ملیگا تمکو قافلہ یا مقابل ہوگے قریش سے اور مطلب کو پہونچوگے تم اونسے
پھر جب ہوا دن بدر کا تو پکڑا مسلمانون نے پانی بھرنے والون کو کفار کے اور دریافت کیا اونسے حال قافلے کا پھر بیان کیا اونھون نے حال قریش کا
لیکن نہ خوش آیا یہ مسلمانون کو اسواسطے کہ یہ کانٹا تھا اور خواہش رکھتے تھے وہ قافلے کی وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكَافِرِينَ ○ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ○ اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے کلامون سے اور کاٹے
پیچھا کافرون کا تا سچا کرے سچ کو اور جھوٹا کرے جھوٹ کو اور اگرچہ ناراض ہون گنہگار کہا واقدی نے مراد حق سے دین ہے کہ ظاہر کرے اوسکو اور
مراد کافرین سے وہ قریش ہین جو مارے گئے بدر مین یعنی اللہ تعالی چاہتا ہے غالب کرنا حق کا اور مٹانا اوس باطل کا کہ لائے تھے اوسکو کفار
إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ
بِهِ قُلُوبُكُمْ جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہونچا تمھاری پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمھاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے اور یہ تو دی اللہ
تعالی نے فقط خوشخبری اور تا چین پکڑین دل تمھارے، مراد لگاتار سے پے در پے ہین کہ نہ ٹوٹے تار اونکا اور مراد بشارت سے عدد اون فرشتون کا ہے کہ جنکی
خبر دی تا کہ جان لین مسلمان کہ خدا مددگار اونکا ہے إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ
وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ جسوقت ڈالدی تمپر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو
اور اوتارا تمپر آسمان سے پانی کہ اوس سے تمکو پاک کرے اور دور کرے تمسے شیطان کی نجاست اور محکم کردے گرہ تمھارے دلپر اور ثابت کرے تمھارے قدم
ف یعنی جب دو لشکر مقابل ہوئے رات کو مسلمانون کو حاجت غسل ہوگئی اور پانی پینے کا بھی تھا اور زمین ریت تھی جہان پاؤن نہ ٹھیرین اور صبح کو
لڑائی در پیش تھی یہ چیزین دیکھکر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہین اوسوقت باران کامل برسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور آیا اونگھ
آپڑی اوس سے جو جاگے تو دل کا خوف جاتا رہا یعنی اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے احسان اپنا کہ خواب ڈالی تمپر واسطے دلجمعی کے اوس خوف سے اور پانی برسایا واسطے
غسل کرنے جنب لوگون کے تاکہ دور کرے اونکے دلون سے وسوسہ شیطان کا کہ ڈالا تھا اوسنے اونکے دل مین کہ نماز پڑھلو بے غسل کیے اور ثابت قدم کیا
اوس مقام دہشتناک مین کہ قوی ہوگئے لوگ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتون کو
کہ مین ساتھ ہون تمھارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانون کو یعنی ہر فرشتہ کہ ظاہر ہوتا تھا بصورت آدمی کے اور کہتا تھا لوگون کو کہ ثابت رہو نہین کیا کوئی
سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ مین ڈالدونگا دل مین کافرون کے دہشت یعنی ہوگئے کفار کہ کانپتے تھے اونکے خود بسکہ سنتے تھے
آواز جیسے کرتے ہون کنکر طشت مین فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ○ سو مارو اوپر گردنون کے اور مارو اونکی پور پور
کافرون کے دل قابل نہین فرشتون کے الہام کے سو رعب ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانون کے دل ثابت کرنے کو حکم فرمایا اور اوس جنگ مین فرشتے ہاتھون تک
بھی لڑے ہین اور مراد کل بنان سے ہاتھ پاؤن ہین ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ○ ذَلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ○ یہ ہوا اسلیے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور جو کوئی
مخالف ہوا اللہ کا اور اوسکے رسول کا تو اللہ کی مار سخت ہے یہ تو تم چکھ لو اور جان رکھو کہ منکرون کو ہے عذاب دوزخ کا یعنی وہ لوگ کافر ہوئے ساتھ اللہ تعالی کے
اور انکار کیا اونھون نے آنحضرتؐ کی رسالت کا پس فرمایا اونکو کہ چکھو تم اوسکا یعنی مارا جانا بدر مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ○ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ

مِّنَ اللّٰہِ وَمَاْوٰىہُ جَہَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ ای ایمان والو جب بھڑو تم کافروں سے میدان جنگ میں تو مت دو انکو پیٹھ ف یعنی جب
مقابلہ میدان میں ہو تو بھاگنا اشد گناہ ہی اور جو ڈر ہو یا غارت تو بھاگنا ہنر ہی فقط اور جو کوئی انکو پیٹھ دیوے اوس دن مگر کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا یا جا ملتا
فوج میں سو وہ لے پھرا غضب اللہ کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی اور کیا بری جگہ ہی پہونچا فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰہَ قَتَلَهُمْ سو تم نے انکو نہیں مارا لیکن اللہ نے
مارا شان نزول اس آیت کا بیچ مقدمہ اوس شخص کے ہی اصحاب آنحضرت صلعم سے کہ کہا اوسنے میں نے مارا ہی فلانے کو وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰہَ رَمٰى ۚ اور تو نے نہیں پھینکی مٹھی خاک جسوقت پھینکی تھی لیکن اللہ تعالی نے پھینکی تھی یعنی آنحضرت صلعم نے ایک مٹھی بھر کر ماری تھی خاک طرف کافروں کے
وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۗءً حَسَنًا ۭ اور کیا چاہتا تھا ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان یعنی فتح دینا اللہ تعالی کا بدر میں انکو
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاۗءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ اگر چاہتے ہو تم فیصلہ سو پہونچا تمکو فیصلہ یہ اشارہ ہی طرف قول ابی جہل کے کہ کہا تھا اوسنے اللھم اقطعنا للرحم
واتانا بما لا یعرف فاحنہ ای اللہ قطع کیا ہم لوگوں سے رحم کو اور لایا ہے ہم اوس چیز کو کہ نہیں جانی جاتی پس ہلاک کر اوسکو وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہی یہ اشارہ ہی واسطے باقی رہے ہوئے قریش کے کہ بہتری ہوگی تمہارے حق میں یعنی اسلام لاؤ گے تم وَاِنْ
تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ اور اگر پھروگے تو ہم بھی پھرینگے یعنی اگر لوٹوگے تم واسطے لڑائی کے لوٹینگے ہم بھی تمپر لڑائی کو وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَـيْـــًٔا
وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور کام نہ آویگا تمکو تمہارا جتھا کچھ اگرچہ بہت ہوویں اور جانو کہ اللہ ہی ساتھ ایمان والوں کے یہ فرمایا اللہ تعالی نے
جب کہ کہا کافروں نے کہ واسطے ہمارے ایک جماعت ہی سکے میں کہ نکلتے ہیں وہ اوس لڑائی میں کہ جسمیں شکست ہو ہمکو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا
اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○ ای ایمان والو حکم پر چلو اللہ اور اوسکے رسول کے اور اوس سے مت پھرو سنکر یعنی پکارنا
سنکر رسول کا اور نزدیک بعض کے ہی یہ بیچ مقدمے احد کے کہ لوٹنے پر مسلمانوں کے لڑائی سے عتاب کیا اونپر اللہ تعالی نے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ ای ایمان والو چوری نکرو اللہ اور رسول کی اور چوری کرو آپسکی امانتوں میں یعنی نفاق مت کرو
اور ادا کرو پورا جب کہ طلب امانت کیجاوے تمسے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ اور جانو کہ تمہارے مال اور اولاد جو ہیں خراب
کرنیوالے ہیں یعنی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ جب زیادہ ہوا مال آدمی کا تو بڑھ جاتا ہی فتنہ اوسکا اور دست درازی کرتا ہی ساتھ اوسکے اور جب ہوتی ہی اولاد کثیر تو
مغرور جاتا ہی وہ آپکو اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا اگر ڈرتے رہوگے اللہ سے تو کردیگا تم میں فیصلہ یعنی کردیگا واسطے تمہارے مخرج
وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ اور جب فریب بنانے لگے کافر کہ تجھکو بٹھا دیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں
یہ جاتا تھا کفار نے مکے میں قبل ہجرت کے جب کہ چاہا تھا آنحضرت صلعم نے نکلنا طرف مدینہ منورہ کے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا
لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ اور جب کوئی پڑھے اونپر ہماری آیتیں کہیں ہم سن چکے ہم چاہیں تو کہہ لیں ایسا یہ
کچھ نہیں مگر احوال ہیں پہلوں کے ف یعنی ہمیشہ یہ کہتے تھے اب تو دیکھ لیا کہ یہ قصے تھے وعدہ عذاب تمپر بھی آیا جیسے پہلوں پر آیا تھا وَاِذْ قَالُوا
اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ اور جب کہنے لگے
کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہی تیرے پاس سے تو ہمپر برسا پتھر آسمان سے یا لا ہمپر دکھ کی مار کہا واقدی نے یہ دعا کرنے والا نضر بن حارث تھا پس
اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ کریمہ اوسکے بیان حال میں اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ○ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاۗءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ○
کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہیں پھر جب اوترے گی انکے میدان میں تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیوں کی کہا واقدی نے مراد اوس صبح سے دن بدر کا ہی
وَمَا كَانَ اللّٰہُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ اور اللہ ہرگز نہ عذاب کرتا انکو جب تک تو تھا انمیں مراد اس سے اہل مکہ ہیں وَمَا كَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ اور اللہ نہ عذاب کریگا انکو جب تک بخشواتے رہیں کہا واقدی نے مراد یہاں استغفار سے صلوۃ ہی پھر رجوع فرمایا
اللہ تعالی نے اپنے اوس ارشاد میں کہ کیا ہی واسطے اونکے یہ کہ نہ عذاب کرے انکو اللہ تعالی درحالیکہ وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے اور مراد اس عذاب سے

ہزیمت اور قتل ہے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ سو چکھو عذاب بدلہ اپنے کفر کا یہ ہوا دن بدر کے اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ○ جو لوگ کافر ہیں خرچ کرتے ہیں اپنے مال
کہ روکیں اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کرینگے پھر آخر ہوگا اون پر پچھتاوا اور آخر مغلوب ہونگے یعنی ہوئی یہ حسرت اور ندامت وقت جانے کے بطرف بدر پھر
مغلوب ہوئے بسبب جان مارے جانے کے پھر انجام فرمایا انکا اللہ تعالی نے کہ اِلٰی جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ ○ دوزخ کی طرف ہانکے جاوینگے
قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ تو کہدے کافروں کو اگر باز آویں تو معاف ہوا اونکو جو ہو چکا یعنی اگر اسلام لاویں
تو بخشا جاویگا واسطے اونکے جو کچھ کہ گذرا اونکے اعمال سے وَاِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ○ اور اگر پھر وہی کرینگے تو پڑ چکی ہے راہ اگلوں کی یعنی
دیکھ لیا تمنے مارا جانا لوگوں کا بدر میں وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نہ رہے فساد اور
ہو جاوے حکم سب اللہ کا یعنی نہ باقی رہے شرک اور ہو جاوے سب دین اللہ تعالی کا کہ نہ ذکر کیا جاوے اساف اور نائلہ کا جو دو بت ہیں وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ اور
جان رکھو کہ جو کچھ غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوس میں سے پانچواں حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر
ہو تم یقین لائے ہو اللہ پر یعنی فرمایا اللہ تعالی نے جو حق ہے اللہ کا واسطے رسول کے ہے اور مراد ذوی القربی سے اہل قرابت ہیں آنحضرتؐ کے وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اور اوس چیز پر جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جس دن فیصلہ ہوا جس دن بھڑ گئیں دو فوجیں
وہ دن بدر کا ہے کہ فرق ہو گیا درمیان حق اور باطل کے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ
جس وقت تھے تم ورے کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے اور قافلہ نیچے اوتر گیا تم سے یعنی اصحاب آنحضرتؐ جب اوترے بدر میں تو تھے مشرک پرے ایک
ٹیلے ریت کے اور قافلہ ابو سفیان کا نیچے ہو کر بدر سے اوپر کنارے بحر کے نکل گیا تھا وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ○ اور اگر آپس میں وعدہ
کرتے تم تو نہ پہونچتے وعدے پر مگر کہ نکل جاتی ایک جماعت قبل دوسری کے وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لیکن اللہ تعالی کو کر ڈالنا
ایک کام جو ہو چکا تھا یعنی قتل اون لوگوں کا جو مارے گئے بدر میں لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ تا مرے جو مرا
سوجھکر اور جیوے جو جیتا ہے سوجھکر یعنی مارا جاوے عذر اور حجت سے اور باقی رہے اور عذر اور حجت کے اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا
جب اللہ نے وہ دکھائے تیرے خواب میں تھوڑے یعنی دیکھا تھا آنحضرتؐ نے اوس دن خواب میں جماعت کفار کو بہت تھوڑی کہ دکھائی دی تھی وہ آپکی نظر میں وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ
كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور اگر تجکو بہت دکھاتا تو تم لوگ نامردی کرتے اور جھگڑا ڈالتے کام میں یعنی بسبب خوف کے اختلاف ہوتا
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ لیکن اللہ نے بچا لیا اوسکو معلوم ہے جو بات ہے دلوں میں یعنی اختلاف تمہارے درمیان کا
اور وہ عارف ہے ضعف سے دلوں کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اے
ایمان والو جب بھڑو کسی فوج سے تو ثابت رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم مراد پاؤ یعنی اکٹھا ہو کر اور درست ہو کر اور تکبیر کہو وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ اور حکم مانو اللہ کا اور اوسکے رسول کا
اور آپس میں نہ جھگڑو پھر نامراد ہو جاؤگے اور جاتی رہیگی تمہاری باؤ اور ٹھہرے رہو اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والوں کے یعنی صبر کرو تلوار پر اور تکبیر میں پر
اللہ تعالی کی دلوں میں اور مت ظاہر کرو آواز تکبیر کی عین جنگ میں کہ ظاہر کرنا اوسکا لڑائی میں نامردی ہے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ
بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ○ اور مت ہو جیسے وہ لوگ کہ نکلے اپنے گھروں سے اتراتے
اور لوگوں کو دکھاتے اور روکتے اللہ کی راہ سے اور اللہ کے قابو میں ہے جو کرتے ہیں یہ بیان ہے حال نکلنے قریش کا طرف بدر کے وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ
الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ اور جس وقت سنوار دیے انکو شیطان نے انکی نظر میں انکے کام

اور بولا کوئی غالب نہوگا تمپر آج کے دن اور مین رفیق ہون تمہارا یہ سب کلام ہی سراقہ بن جعشم کا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بیچ اوس حال کے کہ دیکھا تھا کفار نے
شیطان کو اوسکی صورت مین دن بدر کے فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ پھر جب سامنے ہوئین دونون فوجین تو اولٹا پھرا اپنی ایڑیون
پر ابلیس دیرحالیکہ دیکھتا تھا فرشتون کو مارتے اور پکڑتے کفار کو وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ۝ اور بولا مین تمہارے ساتھ نہین ہون دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے ہین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہی یہ کہا اوسنے فرشتون کو کہ
آدمی اونکو نہین دیکھتے تھے إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ جب کہنے لگے منافق لوگ اور
جنکے دلون مین آزار ہی یہ لوگ مغرور ہین اپنے دین پر یہ حال ہی اون لوگون کا کہ ثابت تھے اسلام پر لیکن جب کم دکھائی دیے اصحاب آنحضرت اونکی آنکھون
مین تو لڑ گئے اور کہی یہ بات پس مارے گئے وہ اوپر حالت کفر کے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ اور کبھی تو دیکھے جس وقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیچھے اور چکھو عذاب
جلنے کا پیچھے سے مراد سرین اونکے ہین كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ جیسے دستور فرعون والون کا یعنی موافق اونکے کامون کے إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ
عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝
بدتر سب جاندارون مین اللہ کے یہان وہ ہین جو منکر ہوئے پھر وہ نہین مانتے جنسے تو نے اقرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا اقرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے
مراد اس سے قبیلہ قینقاع اور بنی نضیر اور قریظہ ہین یہود سے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝
سو اگر کبھی پا وے تو اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین یعنی مار ڈال اونکو وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً
فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝ اور اگر تجکو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا تو جواب دے اونکو برابر کے برابر اللہ کو خوش نہین آتے
دغا باز یہ اوتری یہ آیت بیچ مقدمہ بنی قینقاع کے کہ لے گئے تھے آنحضرت اونکی طرف یہ آیت وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن
رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ اور سرانجام کرو لڑائی کا جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے کہ اس سے دھاک پڑے
اللہ کے دشمنون پر اور تمہارے دشمنون پر مراد قوت سے تیر اندازی ہی اور رباط الخیل سے عادت گھوڑون کی اور پالنا اونکا کہ بولین اور اولیل کرین
کہ دیکھین اونکی قوت لوگ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ اور ایک اور لوگون پر سوائے اونکے جنکو تم نہین جانتے اللہ اونکو
جانتا ہی مراد اس قوم سے اہل خیبر ہین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ اور اگر وہ جھکین
صلح کو تو تو بھی جھک اوسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہی ہی سنتا جانتا مراد ان صلح کرنے والون سے ایک فریق ہین قوم یہود سے وَإِن يُرِيدُوا
أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ اور اگر وہ چاہین کہ تجکو دغا دین تو تجکو بس ہی اللہ اوسنے
تجکو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اونکے دل مین الفت ڈالی اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہی تمام نہ الفت دے سکتا اونکے دل مین لیکن اللہ نے
الفت ڈالی اون مین وہ زور آور ہی حکمت والا وہ لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہین جب کہ کہا اونھون نے کہ ہم اسلام لاتے ہین اور متابعت کرتے ہین آپکی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن
مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَفْقَهُونَ ۝ ای نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین سو شخص غالب ہون
ہزار کافرون پر اسواسطے کہ وہ قوم سمجھ نہین رکھتی ف یعنی یقین نہین رکھتے اللہ پر اور ثواب پر اور جسکو یقین ہی وہ موت پر دلیر ہی کہا واقدی نے اوتری یہ آیت بیچ مقدمہ
بدر کے پھر منسوخ ہوئی اس قول سے الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ

اب بوجھ ہلکا کیا اللہ نے تم پر اور جانا کہ تم مین سستی ہی سو اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر بس ہو الزنا ایک کا دو سے مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ کیا چاہیے نبی کو کہ اوسکے یہان قیدی آوین جب تک نہ خون کرے ملک مین یہ بیان اون قیدیون
کا کہ پکڑ لایا اونکو مسلمانون نے بدر مین تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ تم چاہتے ہو جنس دنیا کی اور
اللہ چاہتا ہی آخرت اور اللہ زور آور ہی حکمت والا یعنی تم فدیہ لینا چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہی قتل اونکا لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ
فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے سے تو تمکو پڑتا اس لینے مین بڑا عذاب ف وہ بات یہ لکھ چکا کہ ان
قیدی لوگون مین بہتون کی قسمت تھی مسلمان ہونا اور کہا واقدی نے کہ وہ بات حلال ہونا غنیمت کا ہی فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلَالًا طَيِّبًا سو کھاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور لڑے اپنے مال و جان سے اللہ کی
راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین ف مراد مہاجرین سے وہ قریش ہین جنہون نے ہجرت کی پہلے بدر کے
واقعہ سے اور جگہہ دینے والے اور مدد کرنے والے انصار ہین مدینے کے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ
يُهَاجِرُوا اور جو ایمان لائے اور گھر نہین چھوڑا تمکو اونکی رفاقت سے کچھہ کام نہین جب تک گھر نہ چھوڑ آوین پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین درمیان
تمھارے اور اونکی وراثت یہان تک کہ گھر چھوڑ کر آوین پاس تمھارے وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور اگر تم سے مدد چاہین دین مین تو تمکو لازم ہی مدد کرنی مگر مقابلے مین ایسون کے کہ ان مین
اور تم مین عہد ہی اور اللہ جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی مراد میثاق سے مدت صلح اور قول و قرار ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا
تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ۝ اور جو لوگ کافر ہین وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین اگر تم یون نکروگے تو دھوم مچیگی
ملک مین اور بڑی خرابی ہوگی یعنی مت دوستی رکھو سیکھ کافرون سے کہ وہ آپسمین ایک دوسرے کے دوست ہین اور منسوخ ہوا حکم موافات ملاحی کا
بیچ وارث ہونے ایک دوسرے کے اس آیت سے اور مقرر ہوئی میراث اہل قرابت کو وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ اور ناتے والے آپسمین حقدار زیادہ ہین ایک دوسرے کے اللہ کے حکم مین تحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہی يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝ جس دن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین مراد اس سے بدر ہی فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا
اب آگے ہوتا ہی کہ بیان یعنی لڑائی اور جہاد حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ یہان تک کہ جب
کھولینگے ہم اونپر دروازہ ایک سخت آفت کا تب او مین انکی آس ٹوٹیگی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ اب شکست کھاویگا یہ بھیڑ اور بھاگینگے
پیٹھ دیکر وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ اور یہ کہ شاید نزدیک آ پہنچا انکا وعدہ یعنی نگذرے مگر تھوڑے دن کہ واقع ہوا واقعہ بدر کا پس
مراد ان سب آیتون سے بدر ہی وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ اور چھوڑ دے مجھکو اور جھٹلانے والون کو جو آرام
مین رہے ہین اور ڈھیل دے اونکو تھوڑی سی نازل ہوئی یہ آیت تھوڑی پہلے واقعہ بدر سے وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ۝
اور کر میرے واسطے اپنے پاس سے غلبہ اور مدد یعنی مدد دن بدر کے وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ اور صبر کر یہان تک کہ فیصلہ
کرے اللہ کہ وہ بہتر ہی حاکمون کا یہ وعدہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت سے ایک دن پہلے بدر مین وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ اور جو کوئی پھیرے
اونکو آج کے دن مراد اس حکم مین خاص بدر ہی اور فرض کر دیا تھا اللہ تعالی نے مسلمانون پر جس وقت کہ مقابل ہون بیس مسلمان دو سو کافرون
تو نہ بھاگین پس جب نہ بھاگتے تو غالب آتے لیکن پھر اللہ تعالی نے تخفیف کر دی انپر اور فرمایا إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا
مِائَتَيْنِ یعنی اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر تو منسوخ ہوگئی اول آیت فرمایا کرتے تھے ابن عباس کہ جو بھاگے دو سے تو وہ

بھاگا اور جو بھاگے تھین سو وہ حقیقت مین نہ بھاگا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ تونے نہ دیکھے جنھون نے بدلہ کیا اللہ کے احسان کا ناشکری اور اوتارا اپنی قوم کو تباہی کے گھر مین مراد ان لوگون سے قریش ہین کہ اپنی قوم کو بدر مین ہلاک کیا حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ یہان تک کہ جب پکڑا ہمنے اونکے آسودہ لوگون کو عذاب مین مراد اس عذاب سے تلوار ہی مسلمانون کی بدر مین + وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ اور البتہ چکھائینگے ہم اونکو تھوڑا سا عذاب ورے اوس بڑے عذاب سے مراد اس عذاب سے تلوارین ہین مسلمانون کی بدر مین يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ یعنی پونہچے اونکو آفت ایک دن کی جسمین راہ نہین خلاصی کی مراد اس عذاب سے بھی شکست بدر کی ہی کفار کو

ذکر اون کافرون کا کہ پکڑے گئے تھے بدر مین

مروی ہی کہ مقید ہوئے بدر مین بنی ہاشم سے عقیل بن ابی طالب کہ پکڑا تھا اونکو عبید بن اوس ظفری نے اور اونمین سے نوفل بن حارث اور جبار بن صخر اور عتبہ ہین جو حلیف تھے بنی ہاشم کے بنی فہر سے اور بنی مطلب بن عبد مناف سے دو شخص سائب بن عبید اور عبید بن عمرو بن علقمہ کہ پکڑا تھا اون دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے مروی ہی کہ نہ آیا واسطے اون دونون کے کوئی شخص چھڑوانے کو اور تہے واسطے اونکے کچھ مال پس جان بخشی کی ان دونون کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے فدیہ کے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط کہ مارا گیا موضع صفرا مین مشکین باندھکر عاصم بن ثابت بن ابی افلح کے ہاتھ سے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پکڑا تھا اوسکو عبد اللہ بن سلمہ عجلانی نے اور منجملہ اونکے حارث بن ابی وجرہ ہی اور قید کیا تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے پس آیا اوسکے فدیہ دینے کو ولید بن عقبہ بن ابی معیط پس فدیہ دیا اوسکا چار ہزار اور مروی ہی ابو عفیر سے کہ پکڑا تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے جب حکم کیا آنحضرت صلعم نے درکرنے قیدیون کا تو ڈالا قرعہ واسطے قیدیون کے پس نکلا نام پھر بھی اوسی کا واسطے سعد کے اور پکڑا عمرو بن ابی سفیان بیچ حصہ آنحضرت صلعم کے قرعہ مین اور پکڑا تھا اوسکو حضرت علی نے پھر چھوڑ دیا اوسکو آنحضرت صلعم نے بلا فدیہ بعوض سعد بن نعمان بن اکال کے کہ تھا بنی معاویہ سے اور گیا تھا اکیلا واسطے عمرہ کے تو مقید کر رکھا اوسکو ابو سفیان نے بدلے اپنے قیدی کے اور پکڑا تھا ابو العاص بن ربیع کو خراش بن صمہ نے پس آیا اوسکے ادائے فدیہ کو عمرو بن ربیع بھائی اوسکا اور فدیہ دیا اس عمرو بن ربیع نے اپنے ایک خاندان کا جو کہ نام اوسکا ابو ریشہ تھا اور چھوڑ دیا عمرو بن ربیع نے عمرو بن ازرق کو بھی اور واقع ہوا تھا یہ بیچ حصہ تمیم کے جو مولی ہین خراش بن صمہ کے اور منجملہ اون قیدیون کے عقبہ بن حارث بن حضرمی ہین کہ پکڑا تھا اونکو عمارہ بن حزم نے پھر ملے بسبب قرعہ کے ابی بن کعب کو اور فدیہ دیا اوسکا عمرو بن ابی سفیان بن امیہ نے اور اونمین سے ہین ابو العاص بن نوفل بن عبد الشمس کہ پکڑا تھا اونکو عمار بن یاسر نے اور آیا اونکے فدیہ دینے کو چچا زاد بھائی اوسکا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی بن خیار ہی اور پکڑا تھا اوسکو خراش بن صمہ نے اور منجملہ اونکے عثمان ہی عبد شمس سے بھتیجا ہوا عتبہ بن غزوان کا کہ حلیف تھا اونکا اور پکڑا تھا اوسکو حارثہ بن نعمان نے اور ابو ثور کہ فدیہ دیا ان سبکا جبیر بن مطعم نے اور پکڑا تھا ابو ثور کو ابو مرثد غنوی نے بیچ مین آدمیون کے اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر ہی کہ پکڑا تھا اوسکو ابو الیسر نے پھر قرعہ ڈالا گیا واسطے اوسکے پس گیا حصے مین محرز بن نضلہ کے اور ابو عزیز سگے بھائی ہین مصعب بن عمیر کے کہا مصعب نے محرز سے کہ پھر لے ہاتھ اپنے اوس سے کہ مان اوسکی بڑی مالدار ہی مکے مین کہا اوس سے ابو عزیز نے کیا یہی ہی وصیت تمھاری میرے حق مین اے بھائی میرے کہا مصعب نے اب بھائی میرا محرز ہی بعوض تیرے پھر اوسکی مان نے اوسکے فدیے مین چار ہزار اور بیجے جب اوسنے دریافت کر لیا کہ چار ہزار دینار قریش نے دیے ہین اپنے قیدیون مین اور منجملہ اونکے اسود بن عامر بن حارث بن سیاق ہی کہ پکڑا تھا اوسکو حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے اور آیا اونکے فدیہ دینے کو طلحہ بن ابو طلحہ دو ہزار لیکر اور بنی اسید بن عبد العزی سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد ہی کہ پکڑا تھا اوسکو عبد الرحمن بن عوف نے اور اونمین سے حارث بن عائذ بن اسد ہی کہ پکڑا تھا اسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اور ... سالم بن شماخ ہی قیدی سعد بن ابی وقاص کا کہ آیا واسطے فدیہ دینے اون تینون کے عثمان بن ابی حبیش ساتھ چار ہزار کے اور بنی تیم

مالک بن عبد اللہ بن عثمان ہی کہ قید کیا اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے پس مرا وہ حالت قید مین بیچ مدینہ منورہ کے اور جماعت بنی مخزوم سے خالد
بن ہشام بن مغیرہ ہی قیدی سواد بن غزیہ کا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ ہی قیدی بلال کا اور عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ ہی کہ نکل گیا تھا یوم النخلہ مین قید سے
واقد بن عبد اللہ تمیمی کے پس جب پکڑا اونھون نے اوسکو بدر مین تو کہا اوسنے حمد ہی اوس خدا کو کہ قادر کیا اوسنے مجکو تجپر کہ بھاگ گیا تھا تو مجسے یوم النخلہ مین
پس آئے واسطے فدیہ دینے ان لوگون کے عبد اللہ بن ابی ربیعہ کہ فدیہ دیا ہر ایک کا اونمین سے چار ہزار اور اونمین سے ہی ولید بن ولید بن مغیرہ قیدی کا
عبد اللہ بن جحش کا پس آئے اوسکا فدیہ دینے کو بھائی اونکے خالد بن ولید اور ابن ہشام بن ولید اور چھوڑا اونکو عبد اللہ بن جحش نے یہان تک کہ لیے چار ہزار
اور نچاہتا تھا ہشام بھائی اوسکا کہ دے فدیہ اسقدر سوا تین ہزار کے مگر کہا ہشام سے خالد نے کہ سوتیلا بھائی ہی تو اوسکا اسواسطے دریغ کرتا ہی اوسکی
رہائی مین واللہ اگر پہونچتا مقدمہ اوسکا اسطرح اور اسطرح تو کرتا مین بھی اسطرح پس چھڑا لے گئے یہ دونون اسکو یہان تک کہ جب پہنچے ذو الحلیفہ مین تو
بھاگ آئے وہ وہان سے طرف آنحضرت صلعم کے اور قبول کیا اسلام کہا گیا اوسنے کیون اسلام نہ لائے تم پہلے فدیہ سے تو کہا اونھون نے کہ نا پسند
کیا مینے یہ کہ مسلمان ہوون بیچ اوسکے کہ فدیہ دیا جاوے میرا برابر میری قوم کے اور لاؤن مین اسلام کو اور ایک روایت مین نام اونکے پکڑنے والے کا
سلیط بن قیس مازنی ہی اور ستھا اونکو قیس بن سائب ہی تیمی عبد اللہ بن جحش کے کہ قید رکھا اونکو پاس اپنے کچھ دنون تگان اس بات کے
کہ مال اونکے پاس ہی پھر آیا بھائی اوسکا فروہ بن سائب فدیہ دینے کو اور رہا وہان کچھ دنون اور دیا فدیہ مین نقد اور سامان چار ہزار کا اور ستھا اون قیدیون
کے اولاد ابو رفاعہ مین سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہی کہ نتھا مال واسطے اوسکے اور پکڑا تھا اوسکو ایک مسلمان نے
اور رکھا اوسکو قید چند روز پاس اپنے پھر چھوڑ دیا اوسکو اور دیا گیا فدیہ ابو منذر بن ابو رفاعہ بن عائذ کا دو ہزار اور فدیہ عبد اللہ کا کہ کنیت اوسکی ابو عطا بن سائب
بن عائذ بن عبد اللہ ہی ایک ہزار اور پکڑا تھا اونکو سعد بن ابی وقاص نے اور قید کیا تھا مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمرو بن مخزوم کو ابو ایوب
انصاری نے اور نتھا کچھ مال پاس اوسکے تو رہا کر دیا اوسکو بعد چند دنون کے اور خالد بن ہشام بلیل جاہلیت اونکا ہی اور یہی وہ قائل ہی اس قول کا شعر

لَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا	وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

یعنی نہین ہین ہم کہ اوپر ایڑیون کے خون بہاوین زخم ہمارے ولیکن اوپر ایڑیون ہماری کے ٹپکتے ہین خون پس آئے واسطے فدیہ دینے کو [illegible]
بن ابی جہل اور پکڑا تھا اوسکو حباب بن منذر بن جموح نے اور یہ آٹھ آدمی ہین اور تھے بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف کہ پکڑا تھا اسکو فروہ بن عمرو
بیاضی نے اور آیا اوسکا فدیہ دینے کو ابی بن خلف باپ اوسکا پس نہ لیا وہ فدیہ اونھون نے جو لیتے دونون اور انمین سے ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر
شاعر ہی کہ غنا بیٹیان اوسکی اور [illegible] آنحضرت صلعم سے اور قسم لی اوس سے کہ [illegible] آنحضرت کی لڑائی پر اور چھوڑ دیا اوسکو بغیر فدیہ لیے پھر
پکڑا گیا وہ جنگ احد مین اور ماری گئی گردن اوسکی اور انمین سے وہب بن عمیر بن وہب بن خلف ہی کہ آیا اوسکے فدیہ دینے کو عمیر بن وہب بن خلف جو بیٹا
[illegible] طرف آنحضرت صلعم کے اور مسلمان ہو کے [illegible] پس آپ نے اونکے بیٹے کو بلا فدیہ [illegible] اور قید کیا تھا اوسکو رفاعہ بن رافع زرقی نے
اور انمین سے ربیعہ بن دراج بن عنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح ہی کہ نتھا کچھ مال پاس اوسکے پس قبول کیا کچھ تھوڑا مال اور چھوڑ دیا اوسکو
اور انمین سے ہی فاکہ مولی امیہ بن خلف کا کہ قید کیا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے کہ یہ چار آدمی تھے اور ایک غلام اور قبیلہ بنی سہم بن عمرو سے
ابو وداعہ بن ضبیرہ ہی اور پہلے فدیہ دیا گیا ہی اوسی کا سب قیدیون مین سے اور آیا تھا فدیہ دینے کو بیٹا اوسکا مطلب کہ دیا اوسنے چار ہزار اور
فروہ بن قیس بن عدی بن حذافہ بن سعید بن سہم ہی کہ پکڑا تھا اوسکو ثابت بن اقرم نے اور آیا واسطے فدیہ اوسکے کے عمرو بن قیس اور دیے چار ہزار
اور اونمین سے حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید بن سہم ہین کہ پکڑا تھا اوسکو عثمان بن مظعون نے اور حجاج بن حارث بن سعد کہ قید کیا تھا اوسکو
عبد الرحمن بن عوف نے اور بھاگ گیا پھر پکڑا اوسکو ابو داؤد مازنی نے یہ چار آدمی ہین اس قبیلے کے اور قبیلہ بنی مالک بن حسل بن عامر
بن حسل سے [illegible] بن عبد ود بن نضر بن مالک ہی کہ آیا اوسکے فدیہ دینے کو مکرز بن حفص بن اخیف اور پکڑا تھا اوسکو مالک بن دخشم نے اور یہی [illegible]

أَسَرْتُ سُهَيْلاً فَلَمْ أَبْتَغِي	بِهِ غَيْرَهُ مِنْ جَمِيعِ الْأُمَمْ
وَخِنْدِفُ تَعْلَمُ أَنَّ الْفَتَى	سُهَيْلٌ فَتَاهَا إِذَا تَظَّلَمْ
ضَرَبْتُ بِذِي السَّيْفِ حَتَّى انْحَنَى	وَأَكْرَهْتُ نَفْسِي عَلَى ذِي الْعَلَمْ

یعنی قید کیا مینے سہیل کو پس نہین چاہتا مین عوض اوسکے غیر اوسکے کو سب لوگون سے اور قوم خندف جانتے ہین کہ جوان سہیل ہی جوان اوسکا جب کہ ظلم اوٹھاتے تھے مارا مینے صاحب سیف کو یہان تک کہ گر پڑا اور غالب کیا نفس اپنے کو اوپر صاحب علم کے اور جب کہ آیا مکرز تو قرار پایا فدیہ سہیل کا چار ہزار اور طلب کیا کہ دے تو مال فدیے کا کہا قریش نے کہ رکھلو ایک شخص ہمارا عوض اوسکے یہان تک کہ آجاوے مال تمھارا پھر چھوڑ دیا مسلمانون نے سہیل کو اور مقید رکھا اوسکی جگہہ مکرز بن حفص کو کہتے تھے عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد کہ آدمی فدیہ ہی آدمی کا پھر بھیجا سہیل نے مال اپنے فدیے کا مکے سے اور انہین سے عبد بن زمعہ بن قیس بن نصر بن مالک ہی کہ قید کیا تھا اوسکو عمیر بن عوف نے جو مولی ہین سہیل بن عمرو کے اور عبد العزی ہی کہ بدل دیا نام اوسکا آنحضرت صلعم نے عبد الرحمن پس مشہور ہوئے یہ ساتھ عبد الرحمن بن مشنوء بن وقدان کے اور پکڑا تھا ان عبد الرحمن بن وقدان بن قیس کو نعمان بن مالک نے کہ یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع اور ابن جحدم ہی مروی ہی محمد بن یحیی بن حبان سے کہ کہا اوںھون نے شمار کیے گئے یہ قیدی اونچاس ٤٩ آدمی اور مروی ہی ابن مسیب سے ستر قیدی اور ستر قتیل اونکے اور مروی ہین ابن عباس سے بھی اسی قدر اور روایت کی محمد زہری نے کہ کہا اونھون نے قیدی زائد ہین ستر سے اور اسی طرح مارے گئے آدمی اونکے بھی زائد ستر سے اور مروی ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ پکڑے گئے بدر مین ستر اور چار آدمی

نام اون لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے قریش کو راہ بدر مین

وہ نو شخص تھے تین عبد مناف سے اور دو بنی اسد کے اور ایک بنی مخزوم کا اور ایک بنی جمح کا اور دو بنی سہم کے مروی ہی موسی بن عقبہ سے کہ کہا اونھون نے اول وہ شخص کہ ذبح کیے اوسنے اونٹ واسطے کفار کے ابو جہل تھا کہ دعوت کی اوسنے مر الظہران مین دس اونٹ کی پھر امیہ بن خلف نے نو ٩ اونٹ موضع عسفان مین پھر سہیل بن عمرو نے قدید مین دس ١٠ اونٹ پھر چلے گئے طرف ایک چشمے کے کنارہ بحر کی طرف راہ سے بھول کے پھر قیام کیا وہان اونھون نے ایک روز اور ذبح کیے وہان واسطے اونکے شیبہ بن ربیعہ نے نو ٩ اونٹ پھر گئے موضع جحفہ مین اور ذبح کیے وہان عتبہ بن ربیعہ نے دس ١٠ اونٹ پھر گئے موضع ابوا مین پس ذبح کیے وہان قیس جمحی نے نو ٩ اونٹ پھر بعد اوسکے فلان نے دس ١٠ اور بعد اوسکے حارث بن عامر نے نو ٩ اونٹ پھر ذبح کیے ابو البختری نے چاہ بدر پر دس ١٠ اونٹ پھر ذبح کیے مقیس نے نو ٩ اونٹ اور بعد اوسکے مشغول کر لیا اونکو لڑائی نے پھر کھانے لگے ہر ایک اپنے پاس کے توشہ دانون سے اور کلام کیا ہی بعض نے بیچ کھلانے مقیس کے اور کہا ہی کہ نہ تھا پاس اوسکے ایک اونٹ بھی اور روایت کیا ہی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت مسور سے اور انہون نے اپنے باپ مسور سے کہ شریک ہوئے تھے چند آدمی اس دعوت ہر روزہ مین لیکن منسوب ہوئی ہی وہ دعوت ساتھ نام ایک ایک شخص کے اور بیان ہو چکے نام اونکے

نام اون حضرات کے کہ دولت شہادت پائی جنھون نے بدر مین ہمرکاب سعادت مآب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

مروی ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا اونھون نے سوال کیا مینے زہری سے شہداے بدر کا کہا اونھون نے وہ چودہ ١٤ اصحاب تھے پھر گننا انکو نام بنام لگے میرے آگے اور مروی ہی عاصم بن عمر اور ابن رومان سے بھی مثل اسکے ہی چھ مہاجرین سے اور آٹھ ٨ انصار سے پس بنی مطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن حارث ہین کہ شہید کیا اونکو شیبہ بن ربیعہ نے اور دفن فرمایا انکو آنحضرت صلعم نے وادی صفرا مین اور تھے بنی زہرہ سے عمیر بن ابی وقاص کہ شہید کیا انکو عمرو بن عبد ود نے اور عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین ہین کہ شہید کیا انکو ابو اسامہ جشمی نے اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر ہین کہ حلیف تھے اونکے بنی سعد بن بکر سے اور شہید کیا تھا اونکو مالک بن زہیر نے اور مہجع مولی عمر بن خطاب ہین کہ شہید کیا انکو عامر بن حضرمی نے اور مروی ہی زہری سے

جو کہا اونھون نے اول شہید مہاجرین سے مہجع ہین مولی حضرت عمرؓ کے اور بنی حارث بن فہر سے صفوان بن بیضا ہین کہ شہید کیا انکو طعیمہ بن عدی نے
اور جماعت انصار سے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر ہین کہ شہید کیا انکو ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ ہین کہ شہید کیا انکو عمرو بن عبدود نے
اور نزدیک بعضون کے طعیمہ بن عدی نے اور قبیلہ بنی عدی بن نجار سے حارثہ بن سراقہ کہ شہید کیا انکو حبان بن عرقہ نے ساتھ مارنے ایک تیر کے
کہ لگا آپکے حنجرے پر اور کہا واقدی نے بعض اہل مکہ سے نام اونکے قاتل کا فقط ابن عرقہ سنا ہی اس صورت مین شاید وہ بھائی ہو حبان کا یا بیٹا اون
اور قبیلہ مالک بن نجار سے عوف اور معوذ ہین دونون بیٹے عفرا کے کہ شہید کیا اون دونون کو ابوجہل نے اور قبیلہ بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن حمام بن
جموح ہی کہ شہید کیا اونکو خالد بن اعلم نے مروی ہی محمد بن صالح سے کہ اول شہید انصار کے اسلام مین عمیر بن حمام ہین کہ مارا اونکو خالد بن اعلم نے اور کہا گیا ہی
اول شہید حارثہ بن سراقہ کہ قتل کیا اونکو تیر سے حبان بن عرقہ نے اور بنی زریق سے رافع بن معلی ہین کہ شہید کیا اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے اور بنی حارث
بن خزرج سے یزید بن حارث بن قسحم ہین کہ شہید کیا انکو نوفل بن معاویہ دیلی نے اور مروی ہی ابن عباس سے کہ شہید ہوئے انسہ مولی رسول الله
صلی الله تعالی علیہ وسلم کے بدر مین اور مروی ہی عطا سے کہ نماز پڑھی آنحضرت نے شہداے بدر پر اور یونہی روایت ہی ابن عباس سے بھی اور مروی ہی
یونس بن محمد ظفری سے کہ کہا اونھون نے دکھائین مجکو میرے باپ نے چار قبرین موضع سیّر مین جو ایک شعبہ ہی چھوٹی گھاٹی کا وادی صفرا مین اور
کہا یہ قبرین ہین شہداے بدر کی اور بتلائین تین قبرین موضع دبہ مین پیچھے عرق الظبیہ کے اور دکھلائی قبر عبیدہ بن حارث کی ذات اجدال مین جو مضیق
کے نیچے مین جدول سے اور مروی ہی معاذ بن رفاعہ سے کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوئے بدر مین اور مرے یہ اوسی زخم سے آکر مدینہ منورہ مین اور
مریض ہو گئے عبید بن سکن اور انتقال کیا بعد آنے کے اور مروی ہی سعید بن عمرو سے کہ کہا اونھون نے اول شہید انصار مین کے اسلام
مین عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح ہین شہید کیا اونکو عامر بن حضرمی نے بدر مین اور مہاجرین مین سے مہجع ہین کہ مارا انکو عامر بن حضرمی نے اور
انصار سے عمیر بن حمام ہین مقتول خالد بن اعلم سے اور نزدیک بعضون کے اول شہید حارثہ بن سراقہ ہین مقتول حبان بن عرقہ کے زخم تیر سے

نام اون کفار کے جو مارے گئے بدر مین شمشیر شیران اسلام سے

پس وہ خسران مآل بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب ہی کہ مارا گیا حضرت شیر خدا علی مرتضی کے ہاتھ سے اور عامر
بن حضرمی کو عمار بن یاسر نے اور عامر بن حضرمی کو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور عمیر بن ابی عمیر اور بیٹا اوسکا ساتھ دو غلامون کے کہ مارا انکو
سالم مولی ابی حذیفہ نے اور مارا عبیدہ بن سعید بن عاص کو زبیر بن عوام رضی الله عنہ نے اور عاص بن سعید کو علی مرتضی کرم الله وجہہ نے اور
مارا عقبہ بن ابی معیط کو عاصم بن ثابت نے ارشاد آنحضرت سے صفرا وادی مین تلوار سے اور مارا گیا عتبہ بن ربیعہ حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اور شیبہ
بن ربیعہ کو مارا عبیدہ بن حارث نے اور مدد کی اونکی اوسکے قتل مین حضرت حمزہ اور حضرت علی نے اور مارا ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو اسد الله علی ابن ابی طالب
کرم الله وجہہ نے اور مارا عامر بن عبد الله کو جو حلیف قریش ہی قوم انمار سے حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجہہ نے اور روایت واقدی مین ہی
قاتل اونکے سعد بن معاذ ہین یہی ہوئے یہ مقتول بارہ آدمی اور قبیلہ بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل ہی کہ مارا اوسکو خبیب
بن یساف نے اور طعیمہ بن عدی ہی مقتول حضرت حمزہ کا پس یہ دو شخص ہین اور بنی اسد سے زمعہ بن اسود ہی مقتول ابو دجانہ کا اور مروی ہی جعفر
بن عمر سے کہ قاتل اوسکے ثابت بن جذع ہین اور حارث بن زمعہ مقتول حضرت علی کا اور عقیل بن اسود بن مطلب مقتول حضرت حمزہ اور حضرت علی کا مگر
مین اور روایت ابو معشر مین قاتل اوسکے حضرت علی تنہا ہین اور ابو البختری کہ نام اوسکا عاص بن ہشام ہی مقتول ہی مجذر بن زیاد کا اور مروی ہی
عباد بن قیم سے کہ قاتل اوسکے ابو داود مازنی ہین اور یہی ہی روایت ابو سبرہ بن عبد الرحمن بن صعصعی کی اور روایت کی ابو سبرہ بن عثمان نے اپنے باپ سے
کہ قاتل اوسکا ابن المجذر ہی اور نوفل بن خویلد بن اسد کو کہ کنیت اوسکی ابن عدویہ ہی قتل کیا حضرت علی کرم الله وجہہ نے پس یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ

بنی عبدالدار بن قصی سے نضر بن حارث بن کلدہ ہی مقتول حضرت علی کا مشکین باندھ کر تلوار سے موضع اثیل میں حکم آنحضرت صلعم سے اور زید بن ملیص ہی
مولی عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار کا کہ مارا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور روایت یعقوب بن عتبہ میں قاتل اوسکے بلال ہیں اور قبیلہ
بنی تیم بن مرہ سے عمیر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہی مقتول علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا اور دوسری روایت میں قاتل اوسکے حبیب ہیں پس یہ
دو شخص ہیں اور جماعت بنی مخزوم بن یقظہ سے پھر قبیلہ بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے ابوجہل ہی کہ مارا اوسکو معاذ بن عمرو بن جموح اور معوذ
اور عوف دونوں بیٹوں عفرا کے نے پس یہ تینوں شریک ہیں اوسکے قتل کے اور پورا کیا کام اوسکا عبداللہ بن مسعود نے اور عاص بن ہشام بن مغیرہ ہی مقتول
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اور یزید بن تمیم تمیمی کہ حلیف اونکا ہی مارا اوسکو عمار بن یاسر نے اور بعض کے نزدیک علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے
اور ابو مسافع اشعری ہی حلیف اونکا کہ مارا اوسکو ابودجانہ نے اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ ہی مقتول حضرت علی کا اور اتفاق ہی ہمارے سب روات کا
اس بات میں اور قبیلہ بنی ولید بن مغیرہ سے ابوقیس بن ولید ہی مقتول علی کرم اللہ وجہہ کا اور اولاد فاکہ بن مغیرہ سے ابوقیس بن فاکہ بن مغیرہ ہی
مقتول حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کا اور کہا ہی اسحق بن خارجہ نے کہ قاتل اوسکے حباب بن عمرو بن منذر ہیں اور بنی امیہ بن مغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ
مقتول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور قبیلہ بنی عائذ بن مخزوم سے کہ ایک فرقہ ہی بنی رفاعہ کا اور کنیت ہی امیہ بن عائذ کی رفاعہ بن ابی رفاعہ ہی مقتول
سعد بن ربیع کا اور ابو منذر بن رفاعہ ہی مقتول معن بن عدی عجلانی کا اور عبداللہ بن ابی رفاعہ ہی مقتول علی کرم اللہ وجہہ کا اور زہیر بن ابی رفاعہ ہی
مقتول ابواسید ساعدی کا اور دوسری روایت میں قاتل اوسکے عبدالرحمن بن عوف ہیں اور اولاد ابو سائب سے کہ یہ کنیت ہی صیفی بن عائذ بن عبداللہ
بن عمرو بن مخزوم کی سائب بن ابی سائب ہی مقتول زبیر بن عوام کا اور اسد بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہی مقتول حمزہ بن عبدالمطلب کا
اور دو حلیف اونکے قوم طی سے کہ وہ عمرو بن سفین ہی مقتول یزید بن رقیش کا اور بھائی اس عمرو کا جبار بن سفیان ہی مقتول ابو بردہ بن نیار کا اور قبیلہ بنی عمران
بن مخزوم سے حاجز بن سائب بن عویمر بن عائذ ہی مقتول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہی مقتول نعمان بن ابی مالک کا
پس یہ اونیس آدمی ہیں اور قبیلہ بنی جمح بن عمرو بن ہصیص سے امیہ بن خلف ہی مقتول خبیب بن اساف اور بلال کا ساتھ شرکت کے اور ایک روایت میں قاتل
امیہ کے ابو رفاعہ بن رافع بن مالک ہیں اور علی بن امیہ بن خلف ہی مقتول عمار بن یاسر کا اور اوس بن معیر بن لوذان ہی مقتول عثمان بن مظعون اور حضرت علی بن ابی طالب کا
شرکت میں اور دوسری روایت میں قاتل اوسکے فقط عثمان بن مظعون ہیں اور امیہ بن حجاج ہی مقتول ابوالیسر کا اور نزدیک بعض کے حضرت علی کا اور کہا بعضوں
نے ابواسید ساعدی کا اور دوسری روایت میں خود منقول ہی ابواسید سے کہ کہا اونھوں نے مارا میں نے منبہ بن حجاج کو اور نبیہ بن حجاج ہی مقتول حضرت علی کا
اور عاص بن منبہ ہی مقتول حضرت علی کا اور ابوالعاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم ہی مقتول ابودجانہ کا اور دوسری روایت میں قاتل اوسکے حضرت علی ہیں
اور عاصم بن ابی عوف بن صبیرہ بن سعید بن سعد ہی مقتول ابودجانہ کا پس یہ سب سات شخص ہیں اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے پھر بنی مالک بن حسل
سے معاویہ بن عبد قیس ہی حلیف اونکا کہ مارا اوسکو عکاشہ بن محصن نے اور معبد بن وہب ہی حلیف اونکا بنی کلب سے
مقتول ابودجانہ کا پس شمار ان سب مقتولوں کا اونتالیس آدمی ہیں کہ ان میں سے بائیس [22] کو قتل کیا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

نام اہل اسلام کے جو حاضر تھے بدر میں قبیلہ قریش و انصار سے

یعنی وہ لوگ کہ حاضر تھے جنگ بدر اور حصہ پایا انکو آنحضرت نے غنیمت سے اگرچہ غائب ہوں بدر سے وہ تین سو تیرہ آدمی ہیں غیر حاضر اونمیں کے آٹھ آدمی ہیں کہ دیا اونکو آنحضرت نے
حصہ اونکا غنیمت سے اور مرد ہی کہ حاضر ہوئے بدر میں غلاموں سے بیس آدمی اور منقول ہی عبداللہ بن حسن سے کہ نہ حاضر ہوا بدر میں کوئی سوا
قریشی اور انصاری کے یا جو کہ حلیف تھا قریش اور انصار کا یا غلام انکے پس جماعت بنی ہاشم سے سردار سب کے حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ہیں اور حمزہ بن عبدالمطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ اور ابو مرثد کناز بن حصین غنوی اور مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دو حلیف تھے
ابو مرثد کناز کے ١٢

حضرت حمزہ کے اور انسہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو کبشہ مولی آنحضرت کے اور شقران غلام آنحضرت کے کہ نہ حصہ دیا آپ نے کیونکہ اونکو
اور دار وغہ تھے یہ قیدیون پر پس دیا کچھ کچھ مال ہر اوس کسی نے کہ تھا اوسکا قیدی نزدیک اونکے یہان تک کہ جمع ہوگیا پاس اونکے زائد اوس سے کہ ملا اور
لوگون کو سو یہ آٹھ آدمی ہین سوا شقران کے اور مروی ہی کہ آنحضرت نے حصہ دیا جعفر بن ابی طالب کو باوجودیکہ حاضر تھے اور نہین ذکر کیا ہی اونکو ہمارے
اصحاب نے اور نہ نام اونکا بھی ابتدا کتاب مین اور قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف ہین اور حصین بن حارث
بن مطلب بن عبد مناف اور طفیل بن حارث بن مطلب بن عبد مناف اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف ہین یہ چار آدمی ہوئے اور بنی عبد شمس
بن عبد مناف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس رضی اللہ عنہ ہین اور یہ نہ حاضر ہوئے بدر مین کہ چھوڑ آئے تھے اونکو آنحضرت
واسطے تیمارداری اپنی صاحبزادی بی بی رقیہ کے اور دیا آنحضرت نے حصہ اونکا حضرت سے اور ذکر کیا اونکو سب نے اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ
اور سالم مولی ابو حذیفہ کے اور حلیف اونکے سے بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رباب اور عکاشہ بن محصن اور ابو سنان بن محصن اور سنان
بن ابی سنان بن محصن اور شجاع بن وہب اور عقبہ بن وہب اور ربیعہ بن اکثم اور یزید بن رقیش اور محرز بن نضلہ بن عبد اللہ اور اونکے حلیف قوم بنی سلیم
مالک بن عمرو اور مدلاج بن عمرو اور ثقاف بن عمرو اور حلیف اونکے قوم طی سے سوید بن مخشی ہین اور کہا عبد اللہ بن جعفر زہری نے کہ ابو مخشی کنیت
ارثد بن حمیرہ کی ہی اور یہ خود بنی اسد بن خزیمہ سے ہین نہ حلیف اونکے اور مروی ہی کہ صبیح مولی عاص کے مستعد ہوئے روانگی بدر کو لیکن بیمار ہوئے
پس سوار کرلیا اونکو اونٹ پر ابو سلمہ بن عبد الاسد نے پھر موجود رہے یہ سب غزوات مین ہمرکاب آنحضرت کے یہ سولہ آدمی ہین سوا صبیح کے اور
بنی نوفل بن عبد مناف سے ہین عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بھائی سلیم کے اور بنی مازن
حباب مولی عتبہ بن غزوان کے یہ دو شخص ہین اور بنی اسد بن عبد العزی سے زبیر بن عوام اور حاطب بن ابی بلتعہ حلیف اونکے اور سعد مولی حاطب
کے یہ تین شخص ہین اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب ہین اور بنی عبد الدار بن قصی سے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ
بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبد الدار ہین یہ دو شخص اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمن بن عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ہین اور سعد بن ابی وقاص
بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ اور عمیر بن ابی وقاص اور اونکے حلیفون سے عبد اللہ بن مسعود بن حارث بن شمخ بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل اور مسعود بن ربیعہ بن عمرو بن سعد
بن سعد بن زہیر بن ثعلبہ بن مالک بن شمخ بن فار بن قریم بن قیس بن سعد بن بہراء ہین اور ذو الشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک
بن زہرہ اور خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد مولی ام سباع بنت انمار کے اور مسعود بن ربیع بن قارہ اور رفدہ بن عمرو
بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن قصی قوم خزاعہ سے آٹھ شخص ہین اور جماعت ذی تیم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ نام اونکا عبد اللہ بن عثمان
بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم اور طلحہ بن عبید اللہ ہین کہ حصہ دیا اونکو آنحضرت نے اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی حضرت ابو بکر کے اور صہیب
بن سنان ہین پانچ آدمی ہین اور جماعت بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس بن عثمان بن شرید اور
ارقم بن ابی الارقم اور عمار بن یاسر اور معتب بن عوف بن حمراء قوم خزاعہ سے حلیف اونکے یہ پانچ آدمی ہین اور بنی عدی بن کعب سے حضرت عمر بن خطاب
بن نفیل بن عبد العزی بن رباح اور زید بن خطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ بھیجا تھا اونکو اور طلحہ کو آنحضرت نے واسطے تجسس قافلہ قریش کے
پس کیا واسطے انکے حصہ غنیمت سے اور عمر بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اداۃ بن رباح اور جماعت بنی سعد بن لیث سے کہ حلیف تھے وہ بنی عدی کے
عاقل بن ابی البکیر ہین کہ شہید ہوئے بدر مین اور خالد بن ابی البکیر کہ شہید ہوئے جنگ رجیع مین اور ایاس بن ابی البکیر اور عامر بن ابی البکیر اور مہجع
مولی عمر کے رہنے والے یمن کے اور حولی اور بیٹا اوسکا کہ یہ دونون حلیف اونکے تھے اور عامر بن ابی ربیعہ عنزی کہ ایک ٹکڑا ہے قوم ربیعہ سے
اور واقد بن عبد اللہ تمیمی حلیف انکے یہ تیرہ آدمی ہین اور جماعت بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون اور قدامہ بن مظعون اور عبد اللہ بن مظعون اور سائب
بن عثمان بن مظعون اور معمر بن حارث یہ پانچ شخص ہین اور جماعت بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن قیس ہین اور جماعت بنی عامر بن لوی سے

عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ آئے تھے یہ ساتھ مشرکون کے پھر آگئے طرف مسلمانون کے اور وہب بن سعد بن ابی سرح اور ابو سبرہ
بن ابی رہم اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو کے اور سعد بن خولہ الیمنی حلیف اونکے اور حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ودّ اور یہ لوگ چھ ہین سوا حاطب کے مروی ہے
کہ آئے تھے عبد اللہ بن سہیل ساتھ اپنے باپ کے اور یقین تھا اونکے باپ کو کہ یہ اپنے دین پر ہین پھر آملے یہ مسلمانون سے اور وقت مقابلے دونون لشکرون کے
آگئے یہ عبد اللہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ کافرون سے لڑنے کو اور غصہ ہوئے انکو دیکھکر باپ انکے پھر کہا سہیل نے کہ کردی اللہ تعالی نے واسطے میرے اور اوسکے
بہتری اس بات مین اور جماعت بنی حارث بن فہر سے ابو عبیدہ ہین اور نام اونکا عامر بن عبد اللہ بن جراح ہی اور صفوان بن بیضا اور سہیل بن بیضا اور عیاض بن زہیر
اور عمر بن ابی سرح اور عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھ آدمی بنی فہر سے ہین اور روایت کی ہی عروہ نے اپنے باپ سے کہ ہوئی تھی واسطے قریشیون کے غنیمت بدر سے
حصہ اور روایت کی ہی محمد بن موسی نے اپنے باپ سے کہ وہ سب چھ اور اسی آدمی تھے اور انصار سے دو سو ستائیس آدمی تھے اور منقول محمد بن جبیر سے ہی
کہ قریش تہتر شخص تھے اور انصار دو سو چالیس اور مسلمان جماعت انصار کے بنی عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن نعمان بن امرؤ القیس بن زید بن الاشہل
اور عمرو بن معاذ بن نعمان اور حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان اور حارث بن انس بن رافع بن امرؤ القیس اور جماعت بنی عبید بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے
سعد بن مالک بن عبید بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش اور سلمہ بن ثابت بن وقش اور رافع بن یزید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل
اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف ہین حلیف اونکے قوم بنی حارثہ سے پھر قواقلہ سے کہ گھر اونکا اونہین تھا اور محمد بن مسلمہ
بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث جماعت بنی حارث سے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ کہ شہید ہوئے یہ جنگ جسر مین ساتھ ابو عبید
کے چودھوین سال ہجرت کے اور ابو الہیثم بن تیہان اور عبید بن تیہان کہ دونون حلیف اونکے تھے قوم بلی سے اور عبد اللہ بن سہل کہ یہ سب پندرہ آدمی ہین
اور جماعت بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہی مسعود بن عبد اور سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ اور ابو عبس
بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث اور اونکے حلیفون سے ابو بردہ بن نیار ہی قوم بلی کے یہ تین آدمی ہین اور جماعت بنی ظفر سے کہ ایک قبیلہ ہی بنی عمرو
بن کعب کا قتادہ بن نعمان بن زید ہین اور عبید بن اوس بن مالک بن سواد اور بنی رزاح بن کعب سے نصر بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب ہین اور حلیف
اونکے دو شخص ہین قوم بلی سے عبد اللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ جو مارے گئے غزوہ رجیع مین
اور بھائی اونکے ماں کی طرف سے معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ یہ آٹھ آدمی ہین اور
بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر بن زنبر ہین جو شہید ہوئے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر اور سعد بن عبید بن نعمان بن قیس
بن عمرو بن امیہ بن زید بن امیہ اور عویم بن ساعدہ اور رافع بن عنجدہ اور یہ عنجدہ نام رافع کی ماں کا ہی اور عبید بن ابی عبید اور ثعلبہ
بن حاطب اور ابو لبابہ بن عبد المنذر کہ عامل کر آئے تھے انکو آنحضرت صلعم مدینے مین لوٹا کر موضع روحا سے پس نکالا حصہ اوسکا غنیمت سے اور حارث بن حاطب
کہ لوٹا دیا تھا اونکو بھی روحا سے اور دیا اونکو حصہ غنیمت سے یہ نو آدمی ہین اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہین عاصم بن ثابت
بن قیس اور قیس ابو الافلح کنیت انکی ابن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہی کہ شہید ہوئے رجیع مین اور احوص شاعر انکی اولاد سے ہی اور معتب بن قشیر
بن ملیل بن ازعر بن العطاف اور ابو ملیل بن ازعر بن زید بن عطاف نہین عقب واسطے انکے اور عمیر بن معبد بن ازعر اور نہین عقب واسطے انکے بھی اور
سہل بن حنیف بن واہب بن حکیم بن حارث بن ثعلبہ یہ پانچ شخص ہین اور قبیلہ بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف سے ہی انیس بن قتادہ بن ربیعہ
بن خالد بن حارث بن عبید بن زید کہ شہید ہوئے یہ احد مین اور یہ خاوند ہین خنسا بنت خذام کے نہین عقب واسطے اونکے اور انکے حلیفون مین سے
معن بن عدی بن الجد بن عجلان ہین کہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم کہ شہید ہوئے یہ جنگ طلیحہ مین اور عبد اللہ بن سلمہ
بن مالک بن حارث بن عدی بن جد بن عجلان اور زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن جد بن عجلان اور نہین عقب واسطے اونکے اور نکلے تھے عاصم بن عدی
بن جد بن عجلان بھی ساتھ آنحضرت صلعم کے بدر کو لیکن لوٹا دیا انکو آنحضرت صلعم نے طرف مسجد ضرار کے واسطے بندوبست اوس چیز کے کہ سنا تھا آپ نے

وہاں کے لوگوں سے اور نکالا واسطے انکے بھی آنحضرت صلعم نے حصہ غنیمت سے اور سالم مولی ثبیتہ بنت یعار کے جو شہید ہوئے یمامہ میں یہ آٹھ آدمی ہیں
اور قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ بن جبیر بن نعمان ہیں کہ شہید ہوئے احد میں اور افسر کیا تھا انکو آنحضرت صلعم نے اوس دن اوپر ایک جماعت
کے تیراندازوں کے اور عاصم بن قیس اور ابو ضیاح بن ثابت اور ابو حنہ ہیں اور نہیں بیچ بدر کے کوئی شخص ابو حنہ نام ساتھ یا کی اور سالم بن عمیر کہ
ہیں یہ ایک بہت رونے والوں میں سے اور حارث بن نعمان بن ابی خزمہ اور خوات بن جبیر بن نعمان ہیں کہ مکسور ہوئے روحا میں یہ آٹھ آدمی
ہیں اور قبیلہ بنی جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہیں منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن کلفہ اور کنیت انکی
ابو عبیدہ ہے اور نہیں واسطے انکے عقب اور واسطے احیحہ کے عقب ہے انکے غیر سے اور انکے حلیفوں میں سے قوم بنی انیف سے ابو عقیل بن عبد اللہ
بن ثعلبہ بن بیحان ہیں اور نام ابو عقیل کا عبد العزی تھا پھر نام رکھا انکا آنحضرت صلعم نے عبد الرحمن عدو الاوثان شہید ہوئے یہ جنگ یمامہ میں اور نسب
انکی یہ ہے کہ ابو عقیل بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن قران بن بلی
بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ ہے یہ دو شخص ہیں اور قبیلہ بنی غنم بن سالم بن امرء القیس بن مالک بن اوس بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ ہیں جو شہید
ہوئے بدر میں اور منذر بن قدامہ اور مالک بن قدامہ اور ابن عرفجہ اور تمیم مولی بنی غنم بن سلام کے یہ پانچ آدمی ہیں اور مذکور ہوئے یہاں تک
لوگ قبائل اوس کے اور قبیلہ بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جبیر بن عتیک بن حارث بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن معاویہ اور
مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف انکے قوم مزینہ سے اور نعمان بن عصر حلیف انکے قوم بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ
ہوئے یہ اور قبیلہ بنی مالک بنی نجار بن عمرو بن خزرج سے پھر بنی غنم بن مالک پھر بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم سے ابو ایوب ہیں اور نام انکا خالد بن زید
بن کلیب بن ثعلبہ ہے وفات ہوئی انکی ملک روم میں بیچ حکومت حضرت معاویہ کے اور قبیلہ بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء
بن عسیرہ ہیں اور قبیلہ بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید اور سراقہ بن کعب بن عبد العزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد اور قبیلہ بنی عبید بن ثعلبہ
بن غنم بن مالک سے حارثہ بن نعمان اور سلیم بن قیس بن قہد ہیں اور نام قہد کا خالد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم ہے اور قبیلہ بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے
سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ اور ابن ثعلبہ بن غنم اور عدی بن ابی الزغبا ہیں اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہیر بن سعد
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ ہے یہ آٹھ شخص ہیں اور قبیلہ بنی زید بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید
اور ابو خزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ اور رافع بن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ تین شخص ہیں اور قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف
سے عوف اور معوذ اور معاذ اولاد حارث بن رفاعہ بن سواد سے بیٹے عفرا کے اور وہ دختر ہیں عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے اور نعمان بن عمرو بن رفاعہ
بن حارث بن سواد اور عامر بن مخلد بن حارث بن سواد اور عبد اللہ بن قیس بن خالد بن حارث بن سواد اور عمرو بن قیس بن زید بن سواد اور قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد
اور ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور حلیف انکے عصیمہ اور ایک شخص جہینہ کا کہ کہا جاتا تھا انکو ودیعہ بن عمرو بن جراد ہیں یہ ابو الحمراء بن عمرو بن
بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور روایت کی ہے عبد اللہ بن ابی حبیبہ نے اپنے باپ سے کہ کہا انھوں نے سنا میں نے
کہ کہتی تھیں وہ کہ ابو الحمراء مولی حارث بن رفاعہ کے حاضر ہوئے بیچ بدر میں یہ بارہ شخص ہیں مع ابو الحمراء کے اور تمام لوگ حاضرین بدر بنی غنم بن مالک
بن نجار سے اکتالیس شخص ہیں مع ابو الحمراء کے اور قبیلہ بنی عامر بن مالک بن نجار سے پھر بنی عمرو بن مبذول سے پھر بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے
ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک ہیں اور سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن الصمہ بن عمرو بن عتیک ہیں جو مکسور ہوئے
روحا میں اور نکالا واسطے انکے آنحضرت صلعم نے حصہ غنیمت سے اور شہید ہوئے یہ غزوۂ بیر معونہ میں یہ تین شخص ہیں اور بنی عمرو بن مالک سے کہ
ہیں کہ ایک بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معاویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید اور انس بن معاذ بن انس بن قیس
بن عبید یہ دو شخص ہیں اور قبیلہ بنی عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سے اوس بن ثابت بن منذر بن حرام

ابی بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو اور ابو طلحہ کہ نام اوسکا زید بن سہیل بن اسود بن حرام ہے یہ تین شخص ہیں اور قبیلہ بنی عدی بن نجار سے حارثہ بن سراقہ بن حارث
بن عدی بن مالک ہیں جو شہید ہوئے بدر میں اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی کہ کنیت ان عمرو کی ابو حکیمہ ہے اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک
بن عدی بن عامر اور ابو سلیط کہ نام اوسکا اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک ہے جو شہید ہوئے احد میں اور عمر کہ کنیت جنکی ابو خارجہ ہے بیٹے قیس بن مالک بن عدی
بن عامر بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر ہے اور عامر بن امیہ بن زید بن خشخاش بن مالک بن عدی بن عامر اور محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر
بن غنم بن عدی اور ثابت بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر ہیں اور یہ شہید ہوئے ہیں احد میں اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف اونکے ہیں بلی سے
یہ آٹھ آدمی ہیں اور قبیلہ بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار سے قیس بن سکن بن قیس بن زید بن حرام ہیں کہ کنیت ان قیس کی ابو زید ہے اور
ابو الاعور کعب بن حارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب اور سلیم بن ملحان اور حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام یہ پانچ آدمی ہیں اور قبیلہ
بنی مازن بن نجار سے کہ ایک ٹکڑا ہے بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ ہیں اور نام ان ابی صعصعہ کا
عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہے اور مروی ہے کہ ان ابی صعصعہ کو افسر کیا تھا آنحضرت صلعم نے پیادوں پر اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم
بن مازن ہیں کہ داروغہ تھے آنحضرت صلعم کے بدر میں مال غنیمت پر اور عصیمہ حلیف اونکے بنی اسد سے یہ تین آدمی ہیں اور قبیلہ بنی خنسا بن مبذول بن عمرو
بن غنم بن مازن سے عمیر ہیں کہ کنیت اونکی ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا ہے اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول یہ دو شخص ہیں اور بنی ثعلبہ
بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن ہیں اور قبیلہ بنی دینار بن نجار سے پھر بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارث
بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل اور سلیم بن حارث بن ثعلبہ کہ بھائی ہیں نعمان و ضحاک کے
ایک ماں سے اور یہ دونوں بیٹے ہیں عبد عمرو کے اور کعب بن زید جو شہید ہوئے جنگ خندق میں اور اوٹھا لے گئے تھے اونکو زخمی درمیان سے شہیدوں کے
بیر معونہ کے دن درحالیکہ باقی تھی کچھ جان انمیں اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ اور سعید بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار اور قبیلہ بنی قیس
بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک اور بجیر بن ابی بجیر حلیف انکے ہیں اور یہ آٹھ شخص ہیں اور قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے
کہ وہ ایک فرقہ ہے بنی امرء القیس بن ثعلبہ کا سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس ہیں جو شہید ہوئے احد میں اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ
بن امرء القیس جو شہید ہوئے جنگ موتہ میں اور خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس جو شہید ہوئے جنگ بنی قریظہ میں اور خارجہ بن زید
بن ابی زہیر بن مالک جو شہید ہوئے احد میں اور تھے یہ خسر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے اور خارجہ بیٹی انکی ہیں زوجہ حضرت ابو بکر کی شہید ہوئے یہ
احد میں یہ چار شخص ہیں اور قبیلہ بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس جو شہید ہوئے جنگ عین التمر میں
حضرت خالد بن ولید کے ساتھ اور سبیع بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج اور عبادہ بن قیس بن مالک اور سماک بن سعد اور عبد اللہ
بن عبس بن عمیر اور یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج اور انہیں کو فسحم کہتے ہیں یہ چھ شخص ہیں
اور قبیلہ بنی جشم بن حارث بن خزرج اور انکے بھائی کی اولاد سے کہ بھائی اونکے زید بن حارث بن خزرج ہیں اور پیدا ہوئے تھے یہ دونوں توامان
خبیب بن یساف بن اساف اور عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم اور عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن خزرج بن حارث اور انہوں نے
خواب میں دیکھی تھی اذان اور بھائی انکے حریث بن زید اور سفیان بن بشر یہ پانچ آدمی ہیں اور حاضر ہونے میں حریث کے بدر میں اختلاف ہے لیکن کہا
واقدی نے کہ اصحاب ہمارے اس طرف ہیں کہ آئے یہ بدر میں اور قبیلہ بنی جدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ
بن جدارہ ہیں اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن مزین اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ چار شخص ہیں اور قبیلہ بنی الابجر بن عوف بن حارث بن خزرج
سے عبد اللہ بن ربیع بن قیس بن عباد بن ابجر ایک آدمی ہے اور قبیلہ بنی عوف بن خزرج ہے کہ یہ ایک شاخ ہے جماعت حبلی بن مالک بن سالم بن غنم
بن خزرج کی کہ انکو بنو الحبلی بھی کہتے ہیں [illegible] نام ہوا اوسکا حبلی اور عبد اللہ بن ابی بن مالک بن حارث بن عبید

بن مالک اور سلول نام ہی عورت کا جو ماں تھی ابی کی پس عبداللہ بن ابی کو ابن سلول بھی کہتے ہیں واسطے نسبت کے طرف ماں کے اور اوس بن خولی بن عبداللہ
بن حارث بن عبید بن مالک یہ دو شخص ہیں اور قبیلہ بنی جزء بن عدی بن مالک بن سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی رفاعہ بن عمرو
بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبداللہ حلیف انکے اہل یمن سے اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف انکے
بنی عبداللہ بن غطفان سے اور معبد بن عباد بن قشعر بن قدم بن سالم بن غنم کہ کنیت انکی ابو خمیصہ ہے اور عاصم بن عکین حلیف انکے یہ چھ آدمی ہیں
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج سے کہ یہ ایک فرقہ ہے بنی عجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبداللہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان اور عتبان
بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن عجلان اور قابل بن وبرة بن خالد بن عجلان اور عصمہ بن حصین بن وبرة بن خالد بن عجلان یہ چار شخص ہیں اور قبیلہ بنی اصرم
بن فہر بن غنم بن سالم سے عبادہ بن صامت بن اصرم اور بھائی انکے اوس بن صامت ہیں اور بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد
موسوم بانکے قوقل کے کہا واقدی نے کہ مشہور ہونا انکا نام قوقل اسواسطے تھا کہ جب پناہ لیتا انسے کوئی شخص تو کہتے یہ اوس سے کہ
قوقل باعلیٰ یثرب او اسفلہا فانت امن یعنی خوشخرامی کیا کر بلندی میں مدینہ کی اور پستی میں اوسکی کہ تو امن میں ہے اسواسطے
ہوا نام انکا قوقل اور بنی قریوش بن غنم بن سالم سے اسیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم ہے اور بنی وعد سے دو شخص ہیں
اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن دخشم اور بنی لوذان بن غنم سے ربیع بن ایاس اور بھائی انکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم اور حلیف انکے
عمرو بن ایاس اہل یمن سے اور مجذر حلیف انکے قوم بلی کے اور بنی عصیمہ سے مجذر بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن مرة اور عبدہ بن حسحاس بن عمرو
بن زمزمہ اور بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ اور بھائی انکے عبداللہ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم اور حلیف انکے بن بہرا کہ نام انکا
عتبہ بن ربیعہ بن خالد بن معاویہ ہے اور بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے کہ ایک جماعت ہے بنی زید بن ثعلبہ بن خزرج کی ابو دجانہ ہیں کہ نام انکا سماک بن خرشہ
بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ ہے جو شہید ہوئے جنگ یمامہ میں اور منذر بن عمرو کہ شہید ہوئے واقعہ بیر معونہ میں اور امیر تھے آنحضرت کی طرف سے
اپنی جماعت پر یہ دو آدمی ہیں اور بنی ساعدہ سے کہ ہیں وہ بنی البدی بن عامر بن عوف سے ابو اسید ساعدی ہیں کہ نام انکا مالک بن ربیعہ ہے
اور مالک بن مسعود کہا واقدی نے اور طیاری کی واسطے آنے کے بدر میں سعد بن مالک نے لیکن بیمار ہوگئے یہانتک کہ وفات پائی
اور قبر انکی نزدیک گھر ابن فارع کے ہی اور حصہ نکالا انکا آنحضرت صلعم نے غنیمت سے اور دوسری روایت میں ہے کہ درست یہ ہے کہ وہ مع روحا میں پیچھے کیا
انکا آنحضرت صلعم نے اور صحیح یہ ہے کہ بدری ہیں اور قبیلہ بنی کلاب بن خزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف
اور کعب بن جماز بن مالک بن ثعلبہ حلیف انکے قوم غسان سے اور ضمرہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرضحہ بن عدی
بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرضحہ بن عدی بن عمرو بن ربعہ بن رشدان
بن قیس بن جہینہ اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ پانچ آدمی ہیں اور قبیلہ بنی جشم
بن خزرج سے کہ یہ ایک فرقہ ہے بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن جشم کا جماعت بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ سے
خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح بن حرام اور عمیر بن حرام اور تمیم مولی خراش بن صمہ کے اور عمیر بن حمام بن جموح جو شہید ہوئے بدر میں اور معاذ
بن جموح اور معوذ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام اور عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن ثعلبہ بن حرام کہ شہید ہوئے احد میں اور کنیت انکی
ابو جابر ہی اور حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب اور خلاد بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام اور حبیب
بن اسود مولی انکے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ جو مشہور ہیں ساتھ جذع کے اور عمیر بن حارث بن ثعلبہ بن حرام یہ گیارہ آدمی ہیں کہا
واقدی نے روایت پہنچی ہمکو یہ کہ معاذ بن صمہ بن عمرو بن جموح حاضر ہوئے بدر میں اور نہیں ہے یہ بات اجماعی اور قبیلہ بنی عبید بن عدی
بن غنم بن کعب بن سلمہ سے کہ ایک فرقہ ہے بنی خنساء بن سنان بن عبید کا بشر بن براء بن معرور بن صخر بن خنساء اور طفیل بن نعمان بن خنساء اور عبداللہ بن جد

بن قیس بن صخر بن خنسا اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا اور عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا اور حمزہ بن حُمَیِّر کہ راوی نے او رسنا ہے کہ خارجہ بن حُمَیِّر اور عبداللہ بن حمیر کہ یہ دونوں حلیف انکے ہیں قوم اشجع سے جو قبیلہ ہی بنی دُہمان کا اور قبیلہ بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبید بن عدی بن غنم سے عبداللہ بن عبد مناف بن نعمان بن سنان اور یہ نعمان بن سنان معلی بانکے ہیں اور جابر بن عبداللہ بن رِئاب بن نعمان اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان اور کہا جاتا ہی انکو لبدہ بن قیس بھی یہ چار شخص ہین اور قبیلہ بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن منذر بن سرح بن خناس اور بھائی انکے معقل بن منذر بن سرح بن خناس اور عبداللہ بن نعمان بن بلدمہ بن خناس یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی خنسا بن عبید سے جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا بن عبید ایک ہی شخص ہین اور قبیلہ بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید ہین اور قبیلہ بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم اور بھائی انکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم ہین اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے کہ ایک فرقہ ہی بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ اور کنیت ان یزید کی ابو منذر ہی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے اور قبیلہ بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی اور ثعلبہ بن غنمہ اور ابو الیسر کہ نام انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد ہی اور سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین جو شہید ہوئے احد مین اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب اور ثعلبہ اور عبداللہ دونوں بیٹے انیس کے اور انھین دونون نے توڑے تھے بت قوم بنی سلمہ کے اور قبیلہ بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے کہ ایک جماعت ہی بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن مخلد اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد کہ کنیت انکی ابو عبادہ ہی اور عقبہ بن عثمان بن خالد اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد اور مسعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سات آدمی ہین اور قبیلہ بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق ایک شخص اور قبیلہ بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر اور فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ اور بھائی انکے عائذ بن ماعص اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ جو شہید ہوئے دن بیر معونہ کے یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ بنی عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان اور خلاد بن رافع بن مالک بن عجلان اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان یہ تین شخص ہین اور اولاد حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے رافع بن معلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک اور بھائی ان رافع کے ہلال بن معلی جو شہید ہوئے بدر مین یہ دو شخص ہین اور قبیلہ بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ اور فروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر اور خالد بن قیس بن مالک بن عجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ اور رُخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی ہین اور قبیلہ بنی امیہ بن بیاضہ سے خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ اور غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمر بن مالک بن عامر بن بیاضہ اور عطیہ بن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ

اور واسطے یاد کرنے اہل سعادت کے کہ دعا نزدیک ذکر نام مسلمانون حاضرین بدر کے مستجاب ہوتی ہی اور یہ تجربہ ہی سلف صالحین کا سید محمد اسحق بریلوی بڑے بھائی جناب امیر المسلمین حضرت سید احمد غازی مرحوم مغفور کے نے نظم کیا ہی یہان مناسب جانکر وہ اشعار داخل اس کتاب مین کیے جاتے ہین تا مسلمان بسہولت یاد کرین

اسماء اہل بدر رضوان اللہ علیہم

سر اہل بدر ہست خیر الانام	محمد بر وصد درود و سلام	سرافیل و جبریل و میکال ہم	بر اوقی اعلاک نیکو سشیم

ابوبکر و عثمان علی و عمر   زبیر و سعید عبدالرحمن دگر
ایاس اند و اوس و ازان چار کس   ابی و اسید و انیس و انس
بجیر و بحاث و بلال و بشیر   دگر بسبسه بشر را یاد گیر
ثقیف است و جابر جبار اند دو   جبیر اند و جبار و حمزه گو
حباب و حبیب و حریث و حرام   حصین است خلاد را یار نام
خزیم است خنیس [illegible] دگر   خلید و خنیس و خلیفه شمر
بود یک کس از پنج رافع شهید   که در جنت الخلد خوش آرمید
ز سعد و راشد زبیر و زیاد   سه و [illegible] اند دو کس سواد
سهیل اند سه چار نام اند سهل   یک از سیزده سعد آمد بقتل
سلیط است و سفیان سوید و دگر   شجاع است از [illegible] هم درگذر
صبیح و صهیب است و ضحاک و   ضمیره و ضمر [illegible] طلیب نکو
عمیر اند شش کس و لی زان میان   شهید اند در راه حق دو جوان
پس از عاصم و عقبه و از عتیبه   بری پنج [illegible] اسم و ضبط قید
عبیده و عصمه عطیه عدی   چو عتبان و عثمان بری از بدی
کنم بعد عجلان و عکاشه هم   ز عنتره دگر [illegible]
قتاده [illegible] اسعد قطبه دگر   ز شش قیس [illegible] کعب [illegible]
معاذ اند و مسعود شش [illegible]   دو [illegible]
مجدر مراره و مظهر دگر   ز [illegible] معقل [illegible] گذر
بود هفت نعمان نبیهان و نضر   چو نوفل [illegible]
همه هفت تن یک از اینها شهید   [illegible] اهل کنیت [illegible]
ابو الحبس [illegible] ابو حذیفه یکی   ابو [illegible] و ابو سلمه و ان [illegible]
ابو حنه ابو مرثد ابو الیسر   ابو [illegible] ابو طلحه ابو بشر [illegible]
ابو صالح ابو قتاده [illegible]   [illegible] ازان ابو عباده [illegible]
ازان جمله یک [illegible]   دگر [illegible] سالم شمر
مرا عذر زان هفت کنیت [illegible]   [illegible] بیا [illegible] است
[illegible]   [illegible] سفیان [illegible]
    مگر کنیت [illegible] بالا [illegible]

بو ابو عبیده و طلحه و سعد   کنم پس بترتیب ایفای عهد
هم آبی اللحم زار قم اخنس ست   دگر اسعد و آنکه حق پرست
براست یک کس تمیم اند چار   سه از ثعلبه نه ز ثابت شمار
دو حاطب یکی از دو کس حارثه   شهید است حارث بود سیزده
دو خباب و هم دو خبیب خداش   دو خالد دو کس خارجه یک خراش
ز خوات و خولی و ذکوان بدان   مگر ذی الشمالین کشته دان
ربیع و رباح و رفاعه چهار   رواحه و ربعی از [illegible] شمار
سراقه و سالم سماک و سنان   ازین چار دو و سه از سلمه خوان
سلیم اند هم چار کس زین گروه   دگر ثابت و سبره حق پژوه
شتر یک است و شماس صیفی خوان   شهید است صفوان جنت مکان
طفیل اند سه یک طاهر و دو کس   عماره هم از یازده عمرو بس
سه عتبه و سه عبدالرحمن شمار   عباده و دو [illegible]
دو عامر ز عبدالله [illegible]   عبیده شهید و بر از عبید [illegible]
عیاض است و عمار و عمیر [illegible]   شهید است عوف و [illegible]
شهید است عاقل پس [illegible] بدان   ز غنام و از فاکه و فروه خوان
[illegible] قطبه [illegible] راند   که این [illegible] بدفتر [illegible] اند
[illegible] یک از اینها [illegible]   [illegible] مرثد [illegible]
ز مقداد و مسطح محرز [illegible]   مبشر [illegible] شهید
ودیعه دگر واقد و دو هلال   هبیل است [illegible] یزید از رجال
ابو الاعور است و دگر [illegible]   ابو القیس [illegible] یاد گیر
ابو حنه و بو فضاله دگر   ابو سبره ابو زید [illegible] شمر
دگر بو سنان ابو الحسن [illegible]   ابو الهیثم و [illegible] ابو عقیل
یکی بو دجانه ابو [illegible]   دگر بو لبابه [illegible]
[illegible]   دگر بو سلیط است [illegible]
پس اسمای شان را [illegible]   تو [illegible] کن [illegible]
[illegible] خلاد و [illegible]   [illegible]
[illegible] علیه السلام

ذکر اوس [illegible] کا جو کہا گیا [illegible] اختیار [illegible] سے اور بیان [illegible] قتل [illegible] مروان کا
روایت کی [illegible] علیہ الرحمۃ نے عبداللہ بن حارث سے [illegible]

بیچ نکاح یزید بن زید بن حصن خطمی کے اور ایذا دیتی تھی آنحضرت کو اپنی باتون سے اور بیان کرتی تھی عیب اسلام کا اور برانگیختہ کرتی تھی لوگون کو
اوپر لڑنے کے آنحضرت علیہ السلام سے اور کہے تھے اوسنے یہ اشعار **اشعار**

فباست بنو مالك والنبيت	وعوف وباست بنو الخزرج
اطعتم أتاوي من غيركم	فلا من مراد ولا مذحج
ترجونه بعد قتل الرؤس	كما يرتجى مرق المنضج

یعنی ہین محتاج اور فقیر ہوگئے لڑنے کا مالک کے اور لڑکیان بھی اور بنی عوف اور فقیر ہوگئے بنو خزرج تابعداری کی تمنے مسافر نامعلوم وطن کی کہ جو
تمہارا غیر ہی اکہ نہین ہی وہ قبیلہ مراد اور نہ مذحج سے امید کرتے ہو اوسکی بعد قتل سرداروں کی جیسا کہ امید کی جاتی ہی شوربا سے پختہ کی
کہا عمیر بن عدی بن خارثہ بن امیہ خطمی نے جب کہ سنے یہ اشعار اوسکے اور برانگیختہ کرنا لوگون کا تو کہا اے اللہ نذر مانی ہے تیری یہ کہ اگر صحیح سالم
لے گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مدینہ منورہ مین تو البتہ قتل کرونگا مین اوسکو اور آنحضرتؐ اوس دن نذر رکھتا تھی بدر مین پھر جب کہ لوٹ آئے
آنحضرتؐ با فتح و ظفر مدینہ منورہ کو بدر سے تو گئے طرف عصماء کے عمیر بن عدی رات مین اور گھسے اوسکے گھر مین اور دیکھے گرد اوسکے چند لڑکے
سوتے ہوئے اور کوئی لڑکا پی رہا تھا دودھ اوسکا اور وہ خواب مین تھی پھر الگ کردیا عمیر نے اوس لڑکے کو اوسکی چھاتی سے پھر دبا دی تلوار اپنی
بیچ کو بعد دیکھنے نوک کے اوسکی چھاتی پر یہان تک کہ نکل گئی وہ پشت سے اور تمام ہوا کام اوسکا پھر نکل آئے یہ وہان سے اور پڑھی نماز صبح کی
ساتھ آنحضرتؐ کے مدینے مین اور بعد سلام کے دیکھا آنحضرتؐ نے عمیر کو تو فرمایا کیا قتل کر آیا تو مروان کی بیٹی کو عرض کی اونھون نے کہ ہان قربان
ہون آپ پر مان باپ میرے یارسول اللہ اور ڈرے عمیر اس بات سے کہ مارا اوسکو بے اجازت لینے کے آنحضرت سے پس کہا کیا ہے مجھپر اس کا
کوئی چیز یارسول اللہ فرمایا آپ نے کہ نہین سینگ مارتین بیچ مقدمے اوسکے کے دو بکریان پس اول سنی یہ مثل آنحضرت سے کہا عمیر نے
پھر متوجہ ہوئے آنحضرت طرف اون لوگون کے کہ گرد آپ کے تھے اور فرمایا جب کہ پسند آوے تمکو یہ کہ دیکھو طرف ایسے شخص کے کہ مدد کی ہے
اوسنے اللہ اور رسول کی بیچ حالت غیب کے تو دیکھو عمیر بن عدی کو کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ دیکھو اس اعمی کو کہ تشترا فی طاعة الله
پھر کہا کرمت کہو تم اسکو اعمی لیکن بینا ہے پھر جب کہ لوٹے عمیر خدمت سے آنحضرتؐ کے تو دیکھا اوسکے لڑکون کو کہ دفن کرتے تھے اوسکو ملکر ساتھ ایک
جماعت کے پھر جب دیکھا اونھون نے عمیر کو آتے ہوئے مدینے سے تو آئے پاس انکے اور بولے اے عمیر تمنے مارا ہے اسکو کہا عمیر نے کہ ہان پس جمع ہو
تم سب مجھسے عوض لینے کو اور نہ مہلت دو مجھکو قسم ہے مجھکو اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے اگر کہوگے تم سب وہ کہ کہا اوسنے تو بیشک
مارونگا مین تم سب کو اس تلوار سے یہان تک کہ مرون مین یا مارون تم سب کو پھر اوس دن سے ظاہر ہوا اسلام بنی خطمہ مین اور تھے اونمین بعض لوگ
کہ چھپاتے تھے اسلام کو اپنی قوم کے ڈر سے اور کہے حسان نے مدح عمیر مین یہ اشعار **اشعار**

بني وائل وبني واقف	وخطمة دون بني الخزرج
متى ما دعت أختكم ويحها	بعولتها والمنايا تجي
فهزت فتى ماجدا عرقه	كريم المداخل والمخرج
فضرجها من نجيع الدماء	قبيل الصباح ولم يحرج
فأوردك الله برد الجنان	جذلان في نعمة المولج

یعنی اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے قوم خطمہ کمتر سے بنی خزرج سے جس گھڑی کہ بلایا بہن تمہاری نے ہلاکی ہو اوسکو بشوہرون اپنے کو
حالانکہ موت آتی ہی پس ہلایا جوان باغیرت کو اوسکی رگ سے کہ بزرگ آمد رفت والا ہے پس آلودہ کیا اوسکو کالے خونون سے کچھ پہلے سے اور کچھ

حج نجانا ہوا اور تا پسے تجکو اللہ تحمت نرک میرے چتلوں کی خوش حال ہیچ نعمت دار القرار کے مروی ہی کہ ماری گئی عصما بیٹی مروان بنت رمضان کی جب کہ لوٹ آئے آنحضرت بدر سے اونیسوین مہینے ہجرت سے

ذکر سریہ قتل ابی عفک کا

مروی ہی کہ ایک شخص تھا قبیلہ عمرو بن عوف کا ابو عفک نام کہتے ہیں عمر اوسکی ایکسو بیس برس کی جب کہ تشریف لائے آنحضرت مدینہ منورہ میں تو برانگیختہ کرتا تھا وہ لوگوں کو اوپر عداوت آنحضرت کے اور نہ قبول کیا تھا اوسنے اسلام پھر جب کہ پھرے آنحضرت بدر سے با فتح و ظفر تو بڑھا حسد اوسکا اور بغاوت کی اوسنے پس کہے یہ اشعار اشعار

لَقَدْ عِشْتُ حِيناً وَمَا إِنْ أَرَى ... مِنَ النَّاسِ دَاراً وَلَا مَجْمَعَا
أَجَمَّ عُقُولاً وَآتَى إِلَى ... مُنِيبٍ سِرَاعاً إِذَا مَا دَعَا
فَسَلَّبَهُمْ أَمْرَهُمْ رَاكِبٌ ... حَرَاماً حَلَالاً لِشَتَّى مَعَا
فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدَّقْتُمُ ... وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمُ تُبَّعَا

یعنی تحقیق رہا میں ایک مدت اور نہیں دیکھا میں نے لوگوں سے کسی مکان کو اور نہ کسی محفل کو زیادہ عقلوں کے اور آنے والی زیادہ جلد کاٹنے والے کے دوڑتے ہوئے جسوقت کہ بلاتا ہی اوسنے لوگوں میں دور کیا اونسے دین اونکا ارتکاب کرنے والا ہی حرام اور حلال مختلف کو ساتھ اگر ہوتا ساتھ سلطنت کے تو سچا سمجھتے تم اوسکو اور ساتھ فتح پانے کے پیروی کی تم نے تبع کی پس کہا سالم بن عمیر نے کہ وہ ایک شخص ہیں بکائین سے بنی نجار میں کہ اوپر میرے نذر ہی اللہ تعالی کی یہہ کہ ماروں میں ابو عفک کو یا مروں قریب اوسکے اور ڈھیل دی اسکام میں اور چاہا دھوکا دینا اوسکا یہانتک کہ ایکرات میں موسم گرمی کے سویا ابو عفک آنگن میں بیچ قبیلہ عمرو بن عوف کے پس گئے سالم بن عمیر اور رکھی تلوار اپنی اوسکے کلیجے پر اور دبا دیا یہانتک کہ پار ہو گئی اوسکے اور فرش کے او شور کیا اوسنے اور جمع ہوئے اوسکے پاس وہ لوگ کہ جانتے تھے کہا اوسکا پھر لے گئے اوسکو اوسکے گھر میں اور دفن کیا اور کہنے لگے کس نے مارا اوسکو واللہ اگر جانتے ہم اوسکے قاتل کو تو مارتے اوسکے عوض میں اور کہے ہند یہ نے یہ اشعار اسکے بیان میں کہ تھی وہ مسلمان اشعار

تُكَذِّبُ دِينَ اللهِ وَالْمَرْءَ أَحْمَدَا ... لَعَمْرُ الَّذِي أَمْنَاكَ إِذْ بِئْسَ مَا يُمْنِي
حَبَاكَ حَنِيفٌ آخِرَ اللَّيْلِ طَعْنَةً ... أَبَا عَفَكٍ خُذْهَا عَلَى كِبَرِ السِّنِّ
فَإِنِّي وَإِنْ أَعْلَمْ بِقَاتِلِكَ الَّذِي ... أَبَاتَكَ حِلْسَ اللَّيْلِ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جِنِّ

یعنی جھٹلاتا ہی تو دین اللہ کا اور مرد احمد کا قسم حیات اوس ذات کی کہ آرزو میں ڈالا تجکو جب کہ بری ہوئی وہ چیز کہ آرزو کرے تو اوسکی دی تجکو مرد حنیف نے پچھلی رات کو ایک نیزہ اے ابو عفک لے اوس نیزہ کو اپنے بڑھاپے پر پس تحقیق میں جانتی ہوں تیرے قاتل کو جسنے سلا دیا تجکو وہ دلیر رات کا انسان یا جن ایکسا ابن اسحاق نے کہ مارا گیا ابو عفک ماہ شوال میں بیسوین مہینے ہجرت سے

ذکر غزوہ بنی قینقاع کا کہ واقع ہوا دن ہفتے کے ماہ شوال میں سرے پر بیس مہینے کے ہجرت سے اور گھیرے رہے غرہ ذیقعدہ تک

مروی ہی جب کہ رونق افروز ہوئے آنحضرت مدینہ منورہ میں اور دعوت کی آپ کی کل یہود نے اور تحریر کردی آپ نے درمیان اپنے اور اونکے صلح کی اور ملا دیا آنحضرت نے ہر قوم کو اونکے حلیفون کی طرف اور اقرار لیا اونسے اس بات کا کہ نہ مدد کریں آنحضرت کے کسی دشمن کی پھر جب کہ مظفر و منصور ہوئے آنحضرت بدر میں اور لوٹ آئے مدینہ کو تو بغاوت کی یہود نے اور توڑ دیا وعدہ کہ تھا درمیان اونکے اور آنحضرت کے پس جمع کیا اون سب کو آنحضرت نے اور فرمایا اونسے کہ اے گروہ یہود قبول کرو تم اسلام کو واللہ تم خوب جانتے ہو کہ میں رسول ہوں اللہ تعالی کا

پس مسلمان ہو جاؤ پہلے اس سے کہ ڈالے تم پر اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ ڈالا قریش پر تو کہا اونھون نے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فریب نہ دے تجکو یہ بات کہ دبا لیا تمنے
ایک قوم اغمار کو جو ناواقف اہل کارزار سے ہین اگر لڑینگے آپ ہمسے تو جان لینگے کہ نہیں لڑے اب تک مثل ہمارے کسی سے اسی حال مین کہ ظاہر کرتے تھے وہ عداوت
اپنی اور توڑ دیا تھا عہد و قرار کو کہ آئی ایک عورت عرب کی جو تھی زوجہ ایک انصار کی بیچ بازار بنی قینقاع کے کہ بیٹھی وہ نزدیک ایک سنار کے واسطے اپنے
زیور کے اور آیا وہان ایک یہودی قینقاع کا اور بیٹھا پیچھے اوس عورت کے اس طرح کہ نہ مطلع ہوئی وہ پھر نکال لیا کانٹا اوسکی کرتی کا آہستہ سے کہ لگا ہوا تھا
آزمین اور کھل گیا وہ کپڑا جب کہ کھڑی ہوئی وہ عورت تو کھل گیا ستر اوسکا پس ہنسنے لگے لوگ اوس سے اور غیرت کہا کے کھڑا ہوا ایک مسلمان اور
مار ڈالا اوسکو پھر جمع ہوئے سب یہود قینقاع کے اور شہید کیا اوس مسلمان کو اور بھیج دیا وہ اقرار نامہ پاس آنحضرت کے اور مستعد ہوئے جنگ پر اور
ملیا کیے قلعے اپنے پھر چڑھائی کی اونپر آنحضرت نے اور محاصرہ کیا اونکا یہ پہلے ہین اوس یہود کے کہ گئے اونپر آنحضرت اور جلاوطن کر دیا اونکو اور تھے
یہ پہلے لڑنے والے یہود کے مردوں کے جب نازل ہوئی یہ آیت کریمہ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ○ یعنی اور اگر تجکو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا تو جواب دے اونکو برابر کے برابر اللہ کو خوش نہیں آتے دغاباز اور گئے
اونکی طرف آنحضرت بسبب اس آیات کے پس گھیرا اونکو اونکے قلعون مین پندرہ شب تک اچھی طرح سے یہان تک کہ رعب ڈالا اللہ تعالیٰ نے اونکے دلون مین
اور سوال ڈالا اونھون نے اس بات کا کہ کیا اوترین ہم اور چلے جاوین یہان سے فرمایا آنحضرت نے کہ نہین مگر میرے حکم سے اور نکلے وہ قلعون سے
بحکم آنحضرت اور مشکین بندھوائین آپ نے اون سبکی اور مقرر کیا اونکی مشکین باندھنے پر منذر بن قدامہ اسلمی کو پھر گذرے اونپر ابن ابی اور کھولنا چاہا
اونکا تو کہا منذر نے کہ کھولے انکو کوئی شخص کہ مارونگا مین گردن اوسکی پس دوڑا گیا ابن ابی طرف آنحضرت کے اور ڈالا ہاتھ اپنا اندر گریبان آنحضرت
کے پشت کی طرف سے اور عرض کی یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسان کرو آپ میرے موالی کی طرف اور متوجہ ہوئے اوسکی طرف آنحضرت غصے سے
درحالیکہ بدلا ہوا تھا مونہ آپکا فرمایا آپ نے خرابی ہو تیری چھوڑ دے تجکو عرض کی اوسنے کہ نچھوڑونگا مین آپکو یہان تک کہ احسان کرین آپ
میرے موالی پر کہ وہ چار سو زرہ پوش اور تین سو بے زرہ پوش ہین کہ مدد کی تھی اونھون نے میری دن جنگ حدائق اور بغاث کے اسود و احمر سے
کیا چاہتے ہو آپ کہ اونکو ٹکڑے کر ڈالو ایک دن مین اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین وہ شخص ہون کہ ڈرتا ہون انقلابات زمانہ سے پس حکم کیا
آپ نے لوگون کو کہ کھول دین انکو لعنت کرے اونپر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرے اوسپر ساتھ اونکے پھر سفارش سے ابن ابی کے چھوڑ دیا اونکو آنحضرت
نے قتل سے اور حکم کیا اونکو نکل جانے کا مدینے سے پس لایا ابن ابی اپنے ہمراہ اپنے حلیفون کو درحالیکہ مستعد تھے نکلنے پر تاکہ عرض کرے آنحضرت
سے اونکے بحال رکھنے کی بیچ گھرون اونکے کے پھر کھڑے دیکھا اوسپر دروازہ آنحضرت کے عویم بن ساعدہ کو واسطے حفاظت کے پس اندر جانا چاہا ابن ابی
تو روکا اوسکو عویم نے اور کہا مت جا یہان تک کہ حکم دین تجکو آنحضرت پس ہٹایا اونکو ابن ابی نے اور جانا چاہا پھر دھکا دیا اوسکو زور سے عویم نے یہانتک
کہ چھل گیا مونہہ ابن ابی کا دیوار سے اور بہنے لگا خون تب شور کرنے لگے حلیف اوسکے آپسمین اور کہا اون یہود نے کہ اے ابو الحباب نہ رہینگے ہم ہرگز اوس
جگہ کہ حال ہو جہان پہنچا تیرے مونہہ کو اور نہ قادر ہون ہم اوسکے بدلے پر پس پکارنا شروع کیا اونکا ابن ابی نے درحالیکہ پونچھتا تھا خون مونہہ سے اور
کہتا تھا خرابی ہو تمھاری ٹھیرو ذرا اور پکار کر کہا اون سبنے کہ نہیں رہتے ہم ہرگز اوس جگہہ کہ پہنچے جہان تیرے مونہہ کو کہ نہ طاقت ہو ہمکو
اسکے تغیر کو اور البتہ تھے یہ دلیر تر یہود کے اور حکم کیا تھا ان سبکو ابن ابی نے بیٹھنے کا قلعون مین اور اقرار کیا تھا کہ مین بھی شریک ہونگا ساتھ تمھارے
پس نامراد کیا اون سبکو اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہوا ابن ابی ساتھ اونکے پھر وہ بیٹھے اپنے قلعون مین پھر جب کہ چلے اونپر مسلمان لڑنے کے تو وہ بھی
نکلے قلعون سے اور بحکم آنحضرت کے نکلا آپ کے درحالیکہ ہوا مال اونکا ملک آنحضرت کی پھر جب باہر آئے وہ تین دن کے تو جلاوطن کیا اونکو
بن مسلمہ نے اور لئے آپ نے سب مال و اسباب اونکا اور لین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اون سے ہتھیار اور تین کمانین کہ نام ایک کا
کتوم تھا اور شکستہ ہوئی احد مین اور نام دوسری کا روحا اور تیسری کا بیضا اور لین آپ نے دو زرہ ہین کہ نام ایک کا صغدیہ اور دوسری کا فضہ

اور تین تلوارین کہ نام ایک کا قلعی اور دوسری کا بتار اور تین نیزے اور تین کمانین اور ویسے اونکے قلعون مین بہت ہتھیار اور سامان پایا گیا
اور تھے وہ اکثر زرگر کہا محمد بن مسلمہ نے پس عنایت کی مجکو آنحضرتؐ نے ایک زرہ اونکی زرہون سے اور عنایت کی ایک زرہ سعد بن معاذ کو
کہ جسکا سحل نام تہا اور نہ تھی اون لوگون کی زمین اور نہ زراعت پس خمس نکالا آنحضرتؐ نے اونکے اموال سے اور تقسیم کر دیا باقی اصحاب کرام پر اور
حکم دیا آنحضرتؐ نے عبادہ بن صامت کو اونکے نکال دینے کا پس کہنا شروع کیا اونسے یہود قینقاع نے کہ ای ابو الولید ہو تم درمیان اوس
اور خزرج کے اور ہم سب تابع تمہارے ہین پہلے سے ہو تم یہ کام ساتھ ہمارے پس کہا اونسے عبادہ نے جب کہ شروع کی تمنے جنگ آنحضرتؐ
سے تو آیا مین پاس آنحضرتؐ کے اور عرض کر دی مینے کہ یا رسول اللہ مین بری ہون انکی طرفداری سے اور ہون ساتھ آپکے جدا انکی ہم قسمی سے اور تہا
ابن ابی اور عبادہ بن صامت دونو ہم قسم اونکے برابر پس بولا عبد اللہ بن ابی کہ کیا الگ ہو گئے تم ہم قسمی سے ان اپنے تابعون کی نگہبانی تمہاری کو
تمہارے اقرار و مدار کا پھر یاد دلائے اونسے حضرت عبادہ کو چند وہ مقام کہ پڑے تھے یہ وہان سختی مین اور مدد کی تہی اونکی وہان قینقاع نے پس کہا
حضرت عبادہ نے ای ابو حباب بدل گئے دل اور مٹا دیا اسلام نے اگلے اقرارون کو آگاہ ہو کہ واللہ تو بچانے والا ہی ساتھ اوس کام کے کہ دیکھے گا تو
کل کو خرابی اوسکی پس کہا یہود قینقاع نے درحالیکہ حضرت عبادہ نکالتے تھے اونکو یہ کہ تھوڑے سے دنونکو واسطے سانس لینے کے کہا اونھون
نے کہ نہین مہلت دیتا مین ایک ساعت کی سوا تین دن کے یہی حکم ہی آنحضرتؐ کا اور اگر ہوتا یہ تو نہ سانس لینے دیتا مین تمکو پھر بعد گذرنے
تین دن کے چلے عبادہ پیچھے اونکے یہان تک کہ لے گئے اونکو طرف شام کے اور کہتے تھے اونسے حضرت عبادہ کہ لازم پکڑو تم ٹیلون کو اور
دور جگہ اور بری طرف کو سو چلے گئے وہ بری طرف تک اور پہنچا آئے اونکو عبادہ موضع خلف الذباب تک اور رہ گئے وہ یہود مقام اذرعات مین
پس کہا اونھون نے ای محمد تحقیق واسطے ہمارے ہو دین لوگون مین تو فرمایا آنحضرتؐ نے تنفلوا وضعوا کہا واقدی نے [illegible]
بیچ انکے نکالنے مین جب کہ نقض عہد کیا انھون نے اور ایک حدیث سوا ابن کعب کے اور وہ یہ ہی کہ جب لوٹے آنحضرتؐ بدر سے با فتح و ظفر تو
حسد کیا اونھون نے اور ظاہر کی عداوت پس لائے جبرئیل آنحضرتؐ پر یہ آیت وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ
عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ○ پھر جب کہ فارغ ہوئے حضرت جبرئیل تو کہا اونسے آنحضرتؐ نے مین اندیشہ رکھتا تھا
انکی طرف سے پھر خوش ہوئے آنحضرتؐ بسبب اس آیت کے یہان تک کہ جلاوطن ہوئے وہ لوگ آپکے حکم سے اور ہو گیا واسطے آنحضرتؐ کے
سب مال اونکا اور چلے گئے وہ فقط عیال اور اولاد اپنے کو روایت ہی سیرہ سے کہ آئے تھے [illegible] شام سے [illegible] فلسطین مین تو
ملا مین بنی قینقاع سے کہ لیے جاتے تھے اپنے اہل و عیال کو اونٹون پر اور خود پیادہ تھے پس پوچھا مینے اونسے احوال اونکا تو کہا اونھون نے
کہ جلاوطن کر دیا ہمکو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اور لے لیا اسباب ہمارا پوچھا کہ کہان جاتے ہو تم کہا اونھون نے کہ شام کو کہا سبرہ
پھر جب اوترے وہ وادی القری مین اقامت کیا وہان ایک مہینہ اور بار برداری دی یہود وادی القری نے انکے پیادون کو اور دیا اونکو زاد راہ
پھر گئے طرف اذرعات کے اور رہے وہان مرد ہو کر [illegible] کیا اپنا آنحضرتؐ نے مدینہ منورہ مین ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار ایک تو بدر کے
قتال مین دوسری جنگ بنی قینقاع مین اور تیسری غزوۃ السویق مین اور واقع ہوا غزوۃ السویق شروع ذی الحجہ شروع بائیسوین مہینہ ہجرت
کے اور نکلے تھے آنحضرتؐ اتوار کے دن پانچوین تاریخ ذی الحجہ کے پس باہر رہے پانچ دن کہا روایت ہی محمد بن کعب سے کہ کہا اونھون نے جب
لوٹے مشرکین بدر سے طرف مکے کے تو حرام کر لیا ابو سفیان نے اوپر اپنے تیل لگانا یہان تک کہ عوض لے آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب سے اپنے
مارے ہوؤن کے اپنی قوم سے پھر نکلا ابو سفیان ساتھ دو سو شتر سوارون کے جیسا کہ روایت زہری کے آئی ہے اور بیچ روایت ابن کعب کے چالیس
شتر سوارون سے اور چلے طرف نجد کے اور آئے بنی نضیر پر رات کو پھر گئے پہلے پاس حیی بن اخطب کے رات مین تا کہ دریافت کرے حال
آنحضرت علیہ السلام اور اصحاب کرام کے لیکن انکار کیا اوسنے مطلع کرنے کا آنحضرتؐ کے اخبار سے پھر آئے وہ لوگ پاس سلام بن مشکم کے پس

بیان کین اوسنے خبرین مسلمانون کی اونسے اور ٹھہرایا اونکو اور پلائی ابوسفیان کو شراب اور کہے حالات آنحضرت اور اصحاب کے پھر فجر کو نکل گیا ابوسفیان اور گیا موضع عریض مین اور پاوہان ایک انصاری کو ساتھ اوسکے ایک مزدور کے اوسکے کھیت مین پھر قتل کیا اوسکو اور کہا گیا ہے کہ خبر دی اوسکو اور جلا دیے دو گھر موضع عریض مین اور جلائی کھیتی اونکی اور گمان کیا ابوسفیان نے کہ پوری ہوئی قسم میری پھر بھاگا بخوف اپنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور پونہچی یہ خبر آنحضرت کو تو مشورت کی آپ نے اصحاب سے اور نکلے پیچھے ابوسفیان کے اور ڈالتے گئے راہ مین ابوسفیان وغیرہ اسباب اپنے واسطے ہلکے ہونے کے پس پھینکتے گئے ستو کہ یہ اکثر کھانا اونکا تھا اور جاتے تھے مسلمان پیچھے اونکے اور اوٹھا لیتے پڑا ہوا سامان اونکا سو اسواسطے نام ہوا اس غزوے کا غزوۃ السویق یہان تک کہ لوٹ آئے آنحضرت مدینہ منورہ مین اور کہے ہین ابوسفیان نے اپنے حال مین اشعار کہ روایت کی اونکی واقدی نے زہری سے **اشعار**

سَقَانِی فَرَوَّانِی کُمَیتاً مُدَامَۃً	عَلٰی ظَمَأٍ مِنِّی سَلَامُ بْنُ مِشْکَمِ
وَذَاکَ اَبُو عَمْرٍو یَجُوْدُ وَدَارُہٗ	بِیَثْرِبَ مَاوٰی کُلِّ اَبْیَضَ خِضْرِمِ

یعنی پلائی مجھکو پس سیراب کیا مجھکو شراب صاف سے اور پر تشنگی کے مجھسے سلام بن مشکم نے اور یہ ابو عمرو ہے کہ سخاوت کرتا ہے اور گھر اوسکا مدینے مین ٹھکانا ہے ہر مرد حسین اور سخی کا اور زہری نے کنیت کی ہے اونکی ابو عمرو اور دوسرے لوگون نے ابو الحکم اور خلیفہ کیا آنحضرت نے مدینے مین ابولبابہ بن عبد المنذر کو کہا واقدی نے کہ روایت کی مجھسے محمد نے اونھون نے زہری سے کہ واقع ہوا ماہ ذی الحجہ مین شروع بائیسوین مہینے ہجرت کے غزوۂ قرارۃ الکدر کہ اوسکو غزوۂ قرقرہ بھی کہتے ہین طرف جماعت سلیم اور غطفان کے بیچ نصف ماہ محرم کے تئیسوین مہینے ہجرت سے اور باہر رہے آپ اس سفر مین پندرہ روز اور دوسری روایت مین ہے کہ نکلے آنحضرت مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے اور باعث روانگی آنحضرت کا اوس طرف یہ ہوا کہ سنا آپ نے کہ جمع ہوئے ہین وہان لوگ قوم غطفان اور سلیم کے پھر گئے آنحضرت اونکی طرف اور روکا راستہ اونکا پھر آئے اونکے مقام گاہ مین اور دیکھے وہان نشان اونٹون کے اور جگہہ پانی پینے اونکے کی اور نہ دیکھا وہان کسی کو پس بھیجا طرف اعلی وادی کے چند اصحاب کو اور گئے اونکی جستجو کو خود حضرت بطن وادی مین اور دیکھے وہان کئی چرواہے اور اونمین ایک نوجوان کو یسار نام پھر پوچھا اونسے حال لوگون کا تو کہا یسار نے نہین علم مجھکو اونکا اور کہا انما ورد لخمس وھذا یوم ربعی اور آدمی چلے گئے ہین طرف پانی کے اور ہم لوگ عزاب ہین درمیان اونٹون کے پھر لوٹ آئے آنحضرت درحالیکہ پکڑ لیے تھے آپ نے سب اونٹ اونکے اور اوترے طرف مدینے کے پھر جب نماز پڑھی آپ نے صبح کی ناگاہ دیکھا آپ نے یسار کو نماز پڑھتے ہوئے پس حکم کیا لوگون کو کہ بانٹ لین مال غنیمت اونکا عرض کیا لوگون نے یارسول اللہ قوی تر واسطے ہمارے یہ ہے کہ یہان تک لے چلین ہم سب اونٹون کو بیشک ہم مین وہ لوگ ہین کہ ضعیف ہین اپنے حصے لینے سے جو کہ ہو حصہ اونکا فرمایا آپ نے کہ تقسیم کر لو پھر عرض کی لوگون نے یارسول اللہ اگر یہی ہے مرضی آپ کی تو وہ غلام کہ دیکھا آپ نے نماز پڑھتے دیتے ہین ہم اوسکو آپ کے حصے مین فرمایا آنحضرت نے کہ کیا خوش ہو تم اس کام پر عرض کی اونھون نے کہ ہان پھر قبول کیا اوسکو آنحضرت نے پھر آزاد کر دیا اوسکو اور کوچ کر دیا لوگون نے پھر آئے آنحضرت مدینہ منورہ کو اور اس تقسیم مین ملے ہر شخص کو سات سات اونٹ اور تھے سب اونٹ دو سو مروی ہے ابو اروی دوسی سے کہ کہا اونھون نے تھا مین اس سریے مین اور تھا مین اون لوگون مین جو کہ لاتے تھے اونٹون کو جب پونہچے ہم موضع صرار مین جو تین میل ہے مدینے سے تو پانچ حصے کیے گئے اونٹ اور تھے وہ پانسو تو نکالا خمس اونکا اور بانٹ دیے چار خمس مسلمانون مین تو ملے مسلمانون کو دو دو اونٹ اور مروی ہے کہ خلیفہ کیا تھا آنحضرت نے اس مرتبے مدینے مین ابن ام مکتوم کو کہ پڑھاتے تھے یہ لوگون کو نماز جماعت سے اور خطبہ پڑھتے تھے طرف بائین منبر شریف کے اس طرح کہ ہوتا وہ انکے اولٹی طرف

ذکر مارے جانے ابن اشرف یہودی کا

اور واقع ہوا قتل اوسکا شروع پچیسویں مہینے ہجرت سے ربیع الاول مین اور کیفیت اوسکے قتل کی روایات معتبرہ سے یہ ہے کہ وہ بڑا شاعر تھا اور ہجو کیا کرتا تھا آنحضرت اور آپ کے اصحاب کی اور برانگیختہ کیا کرتا تھا کفار قریش کو اپنے اشعار مین لڑائی پر مسلمانون کے اور آنحضرت جب تشریف لائے مدینۂ منورہ مین تو تھے لوگ وہان کے مختلف الحال کہ بعض اونمین سے مسلمان تھے کہ جمع کیا تھا اونکو دعوت اسلام نے اور تھے اونمین اہل حلقہ اور حصون وغیرہ اور بعض حلیف تھے واسطے ہر ایک جماعت کے اوس اور خزرج سے تو چاہا وہان حضرت نے رونق افروز ہونا تاکہ مصالحت اور موافقت کرا دین درمیان اونکے اور حال یہ تھا کہ بعض آدمی مسلمان تھے اور باپ اونکے کافر اور یہود اور مشرکین بہت کی ایذا دیتے تھے آنحضرت اور اصحاب کو اور ایذا کمال پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی اور مسلمانون کو صبر کا اونکی تکلیف پر اور عفو کا اونکی خطا اونکو اور اوتری اسی باب مین یہ آیت کریمہ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون سے اور مشرکون سے بدگوئی بہت اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہین اور اسی باب مین اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ یعنی دل چاہتا ہے بہت کتاب والون کا کسی طرح تمکو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کر دین حسد کر کر اپنے اندر سے بعد اسکے کہ کھل چکا اونپر حق سو تم درگذر کرو اور خیال مین نہ لاؤ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم پھر جب انکار کیا ابن اشرف نے تو باز رہے وہ لوگ ایذا رسانی سے آنحضرت علیہ السلام اور اصحاب کرام کی اور کمال کو پہونچ گئی تھی ایذا رسانی اونکی پھر گاہ لائے زید بن حارثہ بشارت فتح بدر اور قید و قتل مشرکین کی اور دیکھا کفار کو بندھے ہوئے تو اولٹ گئے دل اونکے اور خوار و ذلیل ہوئے پس کہا اونھون نے اپنی قوم سے کہ ہلاکت ہو تمھاری واسطے باطن زمین بہتر ہو واسطے تمہارے اوسکے ظاہر سے سردار مارے جاوین اور قید ہوون اب کیا ارادہ تمھارا ہے کہا اون ہینے کہ ہم دشمن ہین آنحضرت کی زندگی کے پھر کہا ابن اشرف نے نہین تم مقابل اونکے چنانچہ پس آیا اونھون نے اپنی قوم کو لیکن جاتا ہون مین طرف قریش کے اور برانگیختہ کرتا ہون اونکو اور تعزیت کرتا ہون اونکے کشتون کی پس امید ہے کہ پھر جمع ہون اور دون مین ساتھ اونکے پھر گیا مکے کو اور اوترا نزدیک ابو وداعہ بن صبیرہ سہمی کی اور تھی اوسکے نکاح مین عاتکہ بنت اسید بن ابو العیص پس شروع کیا ابن اشرف نے مرثیہ قریش کا اسطرح مرثیہ

طَحَنَتْ رَحٰى بَدْرٍ لِمَهْلِكِ اَهْلِهٖ ۔۔۔ وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ وَتَدْمَعُ
قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ ۔۔۔ لَا تَبْعَدُوْا اِنَّ الْمُلُوْكَ تُصَرَّعُ
وَيَقُوْلُ اَقْوَامٌ اَذَلَّ بِسُخْطِهِمْ ۔۔۔ اِنَّ ابْنَ اَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ
صَدَقُوْا فَلَيْتَ الْاَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوْا ۔۔۔ ظَلَّتْ تَسِيْخُ بِاَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ
كَمْ قَدْ اُصِيْبَ بِهَا مِنْ اَبْيَضَ مَاجِدٍ ۔۔۔ ذِيْ بَهْجَةٍ يَاْوِيْ اِلَيْهِ الضُّيَّعُ
طَلْقِ الْيَدَيْنِ اِذَا الْكَوَاكِبُ اَخْلَفَتْ ۔۔۔ حَمَّالِ اَثْقَالٍ يَسُوْدُ وَيَرْبَعُ
نُبِّئْتُ اَنَّ بَنِي الْمُغِيْرَةِ كُلَّهُمْ ۔۔۔ خَشَعُوْا لِقَتْلِ اَبِي الْحَكِيْمِ وَجُدِّعُوْا
وَابْنَا رَبِيْعَةَ عِنْدَهٗ وَمُنَبِّهٌ ۔۔۔ هَلْ نَالَ مِثْلَ الْمُهْلَكِيْنَ التُّبَّعُ

یعنی آٹا پیسا چکی بدر نے واسطے ہلاک ہونے اہل اوسکے کے اور واسطے ایسے اہل بدر کے روویں اور آنسو بہاویں قتل کیے گئے سردار لوگون سے کہ اوسکے حوض کے گرد بعید نہ جانو تحقیق بادشاہ پچھاڑے یعنی مارے جاتے ہین اور کہتے ہین لوگ جو بہت ذلیل ہین ساتھ غصہ اپنے کے کہ تحقیق کعب بن اشرف سو گیا نا شکیبا یعنی کہا اونھون نے پس کاش جس گھڑی کہ مارے گئے ہوتے استوار ساتھ اہل اپنے کے اور پھٹ جاتی

گئے یعنی ہلاک کیے گئے بیچ اوسکے مرد حسین ذی عزت صاحب جاہت کہ ٹھہرین اونکی طرف تنگدست لوگ کشادہ دست جسوقت کہ ستارے یکساں ہو جاتے ہین اوٹھانے والا بوجھون کا سرداری کرتا ہے خبر دیا گیا کہ بنی مغیرہ تمام ہو گئے بسبب مارے جانے ابو حکیم کے اور ناک کاٹے گئے اور دو بیٹے ربیعہ کے نزدیک اوسکے اور تبّع آیا پوچھتا قتل ان مقتولون کو تبع نے پس جواب دیا اسکا حسان بن ثابت نے بعد سننے کے **اشعار**

بكت عين كعب ثم علّ بعبرة ... منه وعاش مجدّعا لا يسمع
ولقد رأيت ببطن بدر منهم ... قتلى تسحّ لها العيون وتدمع
فابكي فقد أبكيت عبدا راضعا ... شبه الكليب للكليبة يتبع
ولقد شفى الرحمن منهم سيّدا ... وأهان قوما قاتلوه وصرّعوا
ونجا وأفلت منهم من قلبه ... شغف يظلّ لخوفه يتصدّع
ونجا وأفلت منهم متسرّعا ... فلّ قليل هارب يتهزّع

یعنی روئی آنکھ کعب کی پھر سیراب کیا گیا ساتھ آنسو بہنے کے بیچ اپنے سے اور ہو گیا کان کٹا کہ نہین سنتا ہے اور البتہ تحقیق دیکھا مینے بیچ میدان بدر کے اونہین کے کشتون کو کہ جاری ہین واسطے اونکے آنکھین اور آنسو بہاتی ہین پس رو تو پس تحقیق رولایا تو نے غلام شیرخوار کو جو کتے کی طرح کہ کتیا کی پیروی کرتا ہے اور البتہ تشفی دی رحمن نے اونکی طرف سے سید کو اور ہلاک کیا اوس قوم کو کہ لڑے اوس سے اور ہلاک کیے گئے اور خلاصی پائی اور بچ گیا اونمین سے وہ کہ دل اوسکا پھاڑتا تھا خوف اوسکے سے پھٹنے والا اور چھوٹ گیا اور بچ گیا اونمین سے سرعت کرنے والا شکست کھانے والا بھاگنے والا کہ بھاگتا ہے پھر دعا دی آنحضرت نے حسان بن ثابت کو اور بیان کیا آپ نے حال ورثے کعب بن اشرف کا اوسکے سیریان گئے گمر پھر کہے حسان نے اس باب مین یہ اشعار **اشعار**

ألا أبلغا عنّي أسيدا رسالة ... فخالك عبد بالسراب مجرّب
لعمرك ما أوفى أسيد بجاره ... ولا خالد ولا المفاضة زينب
وعتّاب عبد غير موف بذمّة ... كذوب شئون الرأس قرد مدرّب

یعنی آگاہ ہو پہنچاؤ تم میری اسید کو پیام اوسکا ہین ماموں تیرے غلام ہے ساتھ سراب کے آزمایا گیا قسم عمر تیری کی ہوبت وفا کرنے والا ہے اسید ساتھ ہمسائے اپنے کے اور نہ خلد اور نہ بڑے پیٹ والی زینب اور عتاب غلام نہ وفا کرنے والا ہے ساتھ ذمی اپنی کے جھوٹا ہے سر والا قرود رب ہے پھر جب سنا اسکو بنت اسید نے اس ہجو کو تو پھینک دیا اپنے گھر سے نکال کر سامان اوسکا اور بولی کہ کیا کام ہے ہمکو اس یہودی سے نہین دیکھا تو نے کہ کیا کہا واسطے ہمارے حسان نے تیرے سبب سے پس اوٹھ گیا ابن اشرف اور جب کہ قیام ہوتا وہ نزدیک کسی کے تو فرماتے آنحضرت حسان سے کہ اوترا ہے ابن اشرف پاس فلانے کے پس ہمیشہ ہجو کرتے اوسکی حسان تو پھینک دیتا وہ شخص اپنے گھر سے سامان اوسکا جب نہ پائی اوسنے کوئی جگہہ تو آیا مدینہ کو اور سنا آنحضرت نے آنا اوسکا مدینے مین تو کہا اللّٰهم اكفني ابن الأشرف بما شئت في إعلانه الشرّ وقوله الأشعار یعنی ای خدا کفایت کر مجکو ابن اشرف کے لیے جس چیز کے ساتھ کہ چاہے تو اوسکی کھلی برائی کرنے مین اور کہنے شعرون مین اور فرمایا آپ نے کون کفایت کرتا ہے مجکو واسطے ابن اشرف کے کہ تحقیق ایذا دی ہے اوسنے مجکو پس کہا محمد بن مسلمہ نے کہ مین ہون واسطے اوسکے یا رسول اللہ اور مین قتل کرونگا اوسکو فرمایا آپ نے کر تو یہ کام پس ٹھہرے رہے محمد بن مسلمہ چند روز بے کھانے پینے کے پھر بلایا اونکو آنحضرت نے کھانے کو تو کہا اونھون نے یا رسول اللہ چھوڑ دیا مینے کھانا پانی کہ اقرار کیا مینے آپ سے ایک بات کا اور نہین جانتا ہون کہ پورا کرونگا مین اوسکو واسطے خوشی آپ کے یا نہین فرمایا آنحضرت نے کہ ذمہ تیرے ہے کوشش کرنی پھر کہا آپ نے کہ مشورت کر اس بات مین سعد بن معاذ سے تب جمع ہوئے محمد بن مسلمہ اور چند شخص قوم اوس کے کہ اونمین سے عباد بن بشر اور ابو نائلہ سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر ہین عرض کیا اونھون نے یا رسول اللہ ہم مارینگے اوسکو اجازت دیں آپ ہمکو کہ کہین مخلصی اوسکی ہے

پس اجازت دی آپ نے پھر گئے ابونائلہ اوسکی طرف جب دیکھا اونکو کعب نے تو گھبرایا آگے حال سے اور قریب ہوا کہ کانپنے لگے اور ڈر اوسکو ہووین ابتدا سے
اور لوگ کمین مین تب کہا اوس سے ابونائلہ نے کہ پڑی مجکو ایک حاجت تیری طرف کہا اوسنے درحالیکہ تھا اپنی قوم اور جماعت مین کہ پاس آ
میرے اور بیان کر حاجت اپنی اور متغیر ہوگیا تھا رنگ اوسکا خوف سے اور تھے ابونائلہ اور محمد بن مسلمہ دونون بھائی اوسکے رضاعی اور باتین
کرتے رہے یہ دونون کچھ دیر اور پڑھتے رہے اشعار اور ابونائلہ شعر کہتے تھے کہا کعب نے کہ مراد تیری ہے اور شاید پسند ہے تجکو یہ بات کہ چلے جاوین
پاس والے میرے جب سنی یہ بات لوگون نے تو اوٹھ گئے سب تو کہا ابونائلہ نے کہ مین مکروہ جانتا تھا سننا اون لوگون کا ہماری باتون کو تو
گمان کرتے ہیں سب کہ آنا اس شخص کا ہمپر نامبارک ہے کہ لڑے ہمسے عرب اور برسائے ہمپر تیر یکبارگی اور بند کیے راستے ہمارے یہان تک کہ
کوشش مین پڑین جانین اور ضائع ہوئے عیال اور لیا ہمنے صدقہ اب نہین پاتے ہم وہ کہ کھاوین اوسکو کہا کعب نے کہ واللہ کہدیا تھا مینے تجسے ای ابن سلامہ
کہ ہوجائیگا کام یہان کا طرف اسکے پھر کہا ابونائلہ نے کہ ساتھ میرے اور لوگ ہین موافق میرے صلاح مین اور چاہتا ہون کہ لاؤن مین اونکو پاس تیرے
کہ خریدین ہم تجسے غلہ اور کھجور اور احسان کرے تو اس بات مین ہمپر اور گروی کہتے ہین ہم اسلحہ اپنا پاس تیرے اوس چیز کو کہ جسپر اعتماد ہو تیرا کہا کعب
نے کہ آگاہ ہو تحقیق رفاقت میرا بھرا ہی عجوہ کھجور ون سے کہ ڈوبتی ہین اوسمین ڈاڑھین واللہ نہتی مجکو پسند یہ بات ای ابونائلہ کہ دیکھون مین تجکو محتاج ہمقدر
اور تھا تو عجیب تر لوگون کا نزدیک میرے کہ تو بھائی میرا ہے اور جھگڑتا ہون مین تجسے ای بھائی پر کہا سلکان نے کہ پوشیدہ رکھ تو ہمسے جو کہا ہمنے
تجسے ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کعب نے نہین ذکر کرتا مین اوس سے کوئی حرف پھر کہا کعب نے ای ابونائلہ سچ کہو مجسے کیا چاہتے ہو تم اس شخص کے
مقدمے مین کہا اونھون نے نامراد ہونا اوسکا اور الگ ہوجانا اوس سے کہا کعب نے خوش کیا تونے مجکو ای ابونائلہ کیا راضی ہو تم اس بات پر کہ گروی رکھو
میرے پاس اپنے اہل و عیال کو کہا ابونائلہ نے کہ چاہتا ہے تو فضیحت کرنا ہمارا اور کھولنا ہمارے بھید کا لیکن گروی کہتے ہین ہم پاس تیرے ہتھیار اپنے
جو کچھ پسند آوے تجکو کہا کعب نے تحقیق بیچ حلقے کے وفا ہے اور ہوا اسلئے نہین کہی یہ بات سلکان نے تاکہ نہ گھبراوے وہ اس سے جبکہ آوین یہ ساتھ
ہتھیار ون کے پھر چلے آئے اوسکے پاس سے ابونائلہ وعدہ کرکے کہ ایک وقت مقرر کا اور آئے اپنے لوگون مین اور ہوئی صلاح سب کی اس بات پر
کہ چلین پاس اوسکے شام کو حسب وعدہ کے پھر آئے یہ سب پاس آنحضرت کے عشا کے وقت اور خبر دی آپ کو اس حال سے پس پہنچایا اونکو آپ نے
حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بقیع تک پھر رخصت کیا اونکو اور فرمایا جاؤ اوپر برکت اللہ تعالی اور اوسکی مدد کے اور کہا گیا ہے کہ رخصت کیا اونکو ایک تہائی
کے بیچ چاندنی رات کے کہ تھی مثل دن کے چودھوین شب ربیع الاول کی شروع پچیسوین مہینے ہجرت سے غرض کہ چلے لوگ یہان تک کہ آئے
قریب کعب بن اشرف کے جب کہ اوسکے پہنچے اوسکے قلعے تک تو پکارا اوسکو ابونائلہ نے اور تھوڑے دن ہوئے تھے کعب کی شادی کو
اور کھڑا ہوا ابن اشرف باہر آنے کو پھر پکڑلیا اوسکی بیوی نے کونا اوسکی چادر کا اور کہا کہان جاتا ہے تو تو ایک شخص لڑائی کیا ہوا ہے اور نہین باہر نکلتا
تجسا شخص ایسے وقت مین کہا اوسنے کہ وعدہ کیا تھا مینے اور یہ پکارنے والا بھائی ہے میرا ابونائلہ اگر پایا یہ مجکو سوتا ہوا تو نہ جگاتا مجکو پھر پکڑلی
زور سے چادر اپنی اور یہ کہا کہ اگر پکارا جاوے جوان واسطے برچھا مارنے کے البتہ چلا جاوے پھر اوترا اوسکے پاس سے اور آیا یہ لوگ اونکے اوپر
سلام علیک کی اونسے پھر بیٹھے یہ آپس مین تھوڑی دیر تک باتین کرتے ہوئے یہان تک کہ مطمئن ہوئے وہ آنکی طرف سے پھر کہا اونھون نے اوس
کہ ای ابن اشرف کیا ہی مرضی تیری یہ کہ چلے تو ساتھ ہمارے شرج العجوز تک تاکہ باتین کرین ہم وہان تمام رات کہا راوی نے پھر چلے یہ سب باہر شہر سے
کہ ناگاہ راہ مین ابونائلہ نے پکڑے ہاتھ سے بال کعب کے اور کہا نہ آئی ہو تیری کیا بال خوشبودار ہین تیرے ای کعب اور روملا کرتا تھا بالون کو مشک
وعنبر گھولکر پانی مین اور چپکاتا تھا اونکو کنپٹی سے اور تھے بال اوسکے گھونگروالے خوشنما پھر چلے تھوڑی دور اور دوبارہ کیا اوسی طرح یہان تک کہ تیسری بار
اور پکڑ لیے ابونائلہ نے بال اوسکے گھونگروالے خوشنما مضبوط کر اور کہا اصحاب سے کہ مارو دشمن خدا کو پھر مارین اونھون نے اوسپر تلوارین اور تیرین سبکی
لیکن پورا نہوا کام اوسکا اور رہتا یا بعض نے بعض کو اور چمٹ گیا وہ ابونائلہ سے کہا محمد بن مسلمہ نے کہ پھر رکھی سینے اپنے تلوار اوسکی ناف پر اور دبادیا

یہان تک کہ نکل گئی پرلی طرف اور چلایا وہ اس زور سے کہ نہ باقی رہا کوئی قلعہ یہود کا مگر یہ کہ روشن ہوئی اوس پر آگ اور کہا اوس شب ابن سنینہ نے کہ تھا وہ ایک یہودی قوم بنی حارثہ کا درحالیکہ تھی مسافت اوسکی درمیان اوسکے اور انکے تین کوس کی کہ مین پاتا ہون بو خون بہنے کی طرف سے کہ بہایا گیا ہے وہان اور جسوقت کہ مارتے تھے اصحاب کعب کو تو بسبب متصل اور قریب ہونے سب کے زخمی ہو گیا تھا پانون حارث بن اوس کا ساتھ تلوار کسی شخص آپسکے کے پس جب کہ فارغ ہوئے اوسکے قتل سے تو کاٹ لیا سر اوسکا جلدی بسبب خوف یہود کے اور چلے اوپر راہ بنی امیہ بن زید کے پھر وہان سے طرف قریظہ کے درحالیکہ روشن تھین آگین یہود کی اوپر اونکے قلعون پر پھر آئے طرف بعاث کے یہان تک کہ پہونچے موضع حرۃ العریض مین اور بہت نکلنے لگا خون حارث کے پانون سے تو پیچھے رہ گئے یہ اُنسے اور پکار کر کہا ان اصحاب سے کہ کہدینا سلام میرا آنحضرتؐ سے تو لوٹے یہ سب انکی طرف اور اوٹھا لے گئے اونکو طرف آنحضرتؐ کے جب کہ پہونچے بقیع الغرقد مین تو تکبیرین کہین انھون نے اور نماز پڑھتے تھے اوس شب آنحضرتؐ کہ سنی آپنے تکبیرین اونکی بقیع مین تو کہی تکبیر آپنے بھی اور معلوم کر لیا کہ مار لیا اوسکو اور آئے یہ سب پاس آنحضرتؐ کے تو پایا آپکو کھڑا ہوا دروازہ مسجد پر اور فرمایا انکو دیکھکر افلحت الوجوہ کہا انھون نے و وجہک یا رسول اللہ اور پھینک دیا سر اوسکا آگے آنحضرتؐ کے تو حمد کی اللہ تعالیٰ کی آنحضرتؐ نے اوسکے قتل سے پھر شکایت کیا اپنے یار حارث کی پس لعاب دہن مبارک لگا دیا اوسکے زخم پر آنحضرتؐ نے اور اچھے ہو گئے وہ اور کہے عباد بن بشر نے اس باب مین اشعار

صَرَخْتُ بِهِ فَلَمْ يَحْفِلْ لِصَوْتِي ... وَأَوْفَى طَالِعًا مِنْ فَوْقِ قَصْرِ
فَعُدْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الْمُنَادِي ... فَقُلْتُ أَخُوكَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرِ
فَقَالَ مُحَمَّدٌ أَسْرِعْ إِلَيْنَا ... فَقَدْ جِئْنَا لِتَشْكُرَنَا وَتَقْرِي
وَتَرْفِدَنَا فَقَدْ جِئْنَا سِغَابًا ... بِنِصْفِ الْوَسْقِ مِنْ حَبٍّ وَتَمْرِ
وَهٰذِي دِرْعُنَا رَهْنًا فَخُذْهَا ... لِشَهْرٍ إِنْ وَفَى أَوْ نِصْفِ شَهْرِ
فَقَالَ مَعَاشِرٌ سَغِبُوا وَجَاعُوا ... لَقَدْ عَدِمُوا الْغِنَى مِنْ غَيْرِ فَقْرِ
وَأَقْبَلَ نَحْوَنَا يَهْوِي سَرِيعًا ... وَقَالَ لَنَا لَقَدْ جِئْتُمْ لِأَمْرِ
وَفِي أَيْمَانِنَا بِيضٌ حِدَادٌ ... مُجَرَّبَةٌ بِهَا الْكُفَّارَ نَفْرِي
فَعَانَقَهُ ابْنُ مَسْلَمَةَ الْمُرَادِي ... بِهِ الْكَفَّانِ كَاللَّيْثِ الْهِزَبْرِ
وَشَدَّ بِسَيْفِهِ صَلْتًا عَلَيْهِ ... فَقَطَّرَهُ أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرِ
وَصُلْتُ وَصَاحِبَايَ فَكَانَ لَمَّا ... قَتَلْنَاهُ الْخَبِيثَ كَذَبْحِ عَيْرِ
وَمَرَّ بِرَأْسِهِ نَفَرٌ كِرَامٌ ... هُمُ نَاهُوكَ مِنْ صِدْقٍ وَبِرِّ
وَكَانَ اللّٰهُ سَادِسَنَا فَأُبْنَا ... بِأَفْضَلِ نِعْمَةٍ وَأَعَزِّ نَصْرِ

یعنی آواز دی مین نے اوسکو پس نہ نکلا میری آواز پر اور ہوا جھانکنے والا قصر کے اوپر سے پھر دوبارہ آواز دی مین نے تب کہا کون ہے یہ آواز دینے والا تو کہا مین نے بھائی تیرا عباد بیٹا بشر کا پھر کہا محمد ہی جلدی آ طرف ہمارے پس تحقیق آئے ہم تاکہ عطا کرے تو ہمیں اور مہمانی کرے تو ہماری اور مدد کرے ہماری پس تحقیق آئے ہم بھوکے ساتھ آدھے وسق کے دانون اور چھوہارون سے اور زرہ ہی ہماری ہے پس لے اسکو واسطے ایک مہینے کے اگر وفا کرے یا آدھے مہینے کے پس کہا اوسنے یہ گروہ گرسنہ اور بھوکے البتہ تحقیق نہ پائی غنا بدون فقیری کے اور متوجہ ہوا طرف ہمارے کہ چلا آتا تھا تیز اور کہا میسنے کہ البتہ تحقیق آئے تم واسطے ایک کام کے اور ہمارے ہاتھون مین تلوارین تیز ہین کہ تجربہ ہین ساتھ اونکے کفار کو کاٹینگے ہم پس لگایا اوسکو ابن مسلمہ مرادی نے ساتھ اوسکے دونون ہاتھ مانند شیر مست کے تھے اور حملہ کیا ساتھ تلوار اپنی کے کہ ننگی تھی اوسپر پس خون بہایا اوسکا ابو عبس

جبر نے اور حملہ کیا میں نے اور میرے دونوں یاروں نے پس تعجب کیا کہ قتل کیا ہم نے اوسکو کہ خبیث تھا مانند دیو کے تھا اور گذری اوسکے سر پر بزرگ کہ وہ کافی ہیں مجکو صدق اور نیکی سے اور تھا اللہ تعالی چھٹا ہمارا تو لوٹے ہم ساتھ فضل نعمت کے اور بزرگتر مدد کے پھر صبح اوس شب کی کہ قتل ہوا اوسمین کعب بن اشرف حکم دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تم میں سے قدرت پاوے کسی یہود پر قتل کرے اوسکو لیکن نہ ظاہر ہوا کوئی شخص بڑا یہود کا اور نہ ہوئے کچھ اور ڈرے کہ کہیں نہ رات کریں مثل کعب بن اشرف کے اور تھا ابن سنینہ یہود بنی حارثہ سے حلیف حویصہ بن مسعود کا کہ مسلمان ہو گیا تھا یہ حذیفہ پھر گیا محیصہ طرف ابن سنینہ کے اور قتل کیا اوسکو پس ملامت کی محیصہ کو حذیفہ نے کہ بڑا تھا اوس سے عمر میں اس طرح کہا تو دشمن خدا بہت چربی لگا تیرے شکم میں ہی اوسکے مال سے کہا محیصہ نے واللہ اگر حکم کرتے مجکو آنحضرت تیرے قتل کو تو مار ڈالتا میں تجکو کہا اوسنے اللہ کیا مار ڈالتا تو مجکو اوسکے کہنے سے کہا محیصہ نے کہ ہاں تعجب کیا حویصہ نے اور کہا واللہ نہیں موثر کوئی دین اسقدر اخلاص میں پھر اسلام لائے حویصہ اور کہا حویصہ نے اشعار

	لطبّقت ذفراه بابیض قاضب	یا قوم ابن امّی لو امرت بقتله	
	متی ما تصوّبه فلیس بکاذب	حسام کلون الملح اخلص صقله	
	ولو انّ لی ما بین بصری ومارب	وما سرّنی انّی قتلتک طائعا	

یعنی ملامت کرتا ہے مجکو ابن ام میرا اگر حکم کیا گیا میں ساتھ قتل اوسکے کے البتہ برابر کاٹ دیتا دونوں طرف سر اوسکے کے ساتھ تلوار کاٹنے والی کے کہ شمشیر مانند رنگ نمک کے صاف صیقل اوسکا ہر گاہ چلا دے تو اوسکو پس نہیں ہو وہ جھوٹی اور نہ خوش آیا مجکو کہ تحقیق میں نے قتل کیا تجکو خوشی سے اگرچہ ہوتا واسطے میرے ملک درمیان بصرے اور مارب کے پھر گھبرا گئے یہود اور ساتھی اونکے مشرکین اور آئے طرف آنحضرت کے صبح کو سب یہود اور فریاد کی کہ قتل کیا شب میں بڑا سردار ہمارا اور مارا گیا فریب سے بیگناہ اور قصور کے ارشاد کیا آنحضرت نے کہ اگر رہتا وہ مثل اوروں کے کہ ہیں اپنی رائے پر تو نہ دھوکا کیا جاتا اوس سے لیکن منسوب کی اوسنے اذیت ہماری طرف اور ہجو کی ہماری اشعار میں اور نکریگا کوئی یہ کام تم میں کا مگر یہ کہ ہو گی اوپر اوسکے تلوار پھر فرمایا اونسے کہ لکھیں ایک کاغذ کہ مقرر ہو جاویں اوسمین امور صلح کے تو لکھا اونھوں نے ایک عہد نامہ نیچے درخت عذق کے بیچ گھر رملہ بنت حارث کے پھر خوفناک ہو گئے سب یہود اور ذلیل ہو گئے اوس دن سے کہ مارا گیا ابن اشرف مروی ہے کہ کہا مروان بن حکم نے درحالیکہ تھا وہ حاکم مدینہ نزدیک ابن یامین نضری سے کہ کس طرح ہوا قتل ابن اشرف کا کہا ابن یامین نے کہ غدر اور دھوکے سے اور محمد بن مسلمہ بیٹھے ہوئے تھے وہاں درحالیکہ تھے بہت بوڑھے کہا اونھوں نے اے مروان کیا غدر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک تیرے واللہ نہیں مارا ہم نے اوسکو مگر حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واللہ نہ جگہ ہو گی میری تیری بیچ ایک گھر کے مگر مسجد میں اور تو اے ابن یامین نذر کی ہے میں نے اللہ تعالی کی یہ کہ اگر قادر ہوں میں تجھ پر اور ہو تلوار میرے ہاتھ میں تو البتہ ماروں میں اوسکو تیرے سر پر پس تھے ابن یامین کہ نہ اوترتے تھے بنی قریظہ میں مگر جب کہ کہا بھیجتے آدمی اونکو یہ کہ نہیں ہے وہاں محمد بن مسلمہ اور اگر ہوتے وہ اپنی کسی مین میں باہر تو اوترتے واسطے پوری کرنے اپنی حاجت کے پھر چلے جاتے اور اگر ہوتے وہ تو نہ اوترتے تاکاہ ایک دن تھے محمد بن مسلمہ ساتھ جنازے کے اور ابن یامین بقیع میں اور دیکھا محمد بن مسلمہ نے جنازے کو عورت کے کہ تھیں تر ڈالیاں اونکی جو ہیں اونکے اوسکو اور آئے پاس اونکے لوگ اور کہا اونھوں نے اے ابا عبد الرحمن کیا کرتے ہو تم لوگ کہا بٹا کر دینگے تکو پھر مارنے لگے محمد بن مسلمہ اون شاخوں سے ابن یامین کو منہ پر اور سر پر یہاں تک کہ ٹوٹ گئیں وہ پھر چھوڑ دیا اوسکو اور کہا واللہ اگر پاتا میں تلوار تو البتہ مارتا میں تجکو ساتھ اوسکے ۔۰

ذکر غزوۂ غطفان کا اور اوسکو غزوۂ ذی امر بھی کہتے ہیں ۔۰

واقع ہوا یہ غزوہ ربیع الاول شروع پچیسویں مہینے ہجرت سے اور تشریف لے گئے آنحضرت جمعرات کو بارھویں تاریخ ربیع الاول کی اور باہر رہے اس غزوے میں گیارہ دن تک اور بیان کیا ہے راویوں نے باعث اسکا اس طرح کہ سنا آنحضرت نے کہ چند آدمی بنی ثعلبہ اور محارب کے جمع ہوئے ہیں ذی امر میں واسطے کہ لوٹیں اطراف ونواح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جمع کیا تھا اونکو ایک شخص نے اونمیں کا قوم کے

کہ نام اوسکا دعثور بن حارث بن محارب تھا پھر مشورت کی آنحضرتؐ نے اس باب مین اصحاب سے پھر چلے آپ اونپر ساتھ چار سو پچاس آدمیون کے اور تھے اونمین گھوڑے اور چلے اوپر راہ موضع ثقاکے پھر چلے طرف تضیف الخبیث کے پھر گئے طرف ذی القصہ کے پھر ملے وہان ایک ونکے شخص سے کہ نام اوسکا جبار ثعلبی تھا اور پوچھا اوس سے مسلمانون نے کہ کہان جاتا ہی تو کہا اوسنے مدینے کو پھر کہا لوگون نے کیا ہی حاجت تیری وہان کہا اوسنے تاکہ نعمت حاصل کرون مین واسطے نفس اپنے کے اور دیکھون مین انجام کام اپنا پھر کہا اوس سے لوگون نے کیا گذرا تو اوپر کسی جماعت کے یا سنی تو نے خبر جمع ہونے اپنے گروہ کی کہا اوسنے کہ نہین مگر بیشک سنا ہی یہ مینے کہ دعثور بن حارث ساتھ چند آدمیون کے روانہ ہوا ہی کسی طرف کو تب لے گئے اوسکو صحاب روبرو آنحضرتؐ کے اور دعوت اسلام کی اوسکو آنحضرتؐ نے پھر قبول کیا اوسنے اسلام کو اور عرض کی کہ ای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ نہین مقابل ہونگے آپ کے اگر سن لینگے وہ آنا آپ کا تو بھاگ جاینگے اوپر سرون پہاڑون کے اور چلتا ہون مین ساتھ آپ کے اور ظاہر کرونگا مین آپ پر پوشیدہ باتین اونکی پھر لے چلا اوسکو آنحضرتؐ اور ساتھ رکھا اوسکو بلال کے اور لیچلا وہ اونکو اوتار کر نیچے کی راہ ٹیلے سے اور بھاگے آنحضرتؐ کے مقابلے سے سب صحرانشین طرف پہاڑون کی چوٹیون کے اور پہلے ہی سے بھیجدیے تھے اونھون نے جانور اور اہل وعیال اپنے اوپر پہاڑون کے اور نہ ملے آنحضرتؐ کے سے اگر ڈھونڈتے تھے آپ اونکو اوپر سرون پہاڑون کے پھر مقام کیا آنحضرتؐ نے ذی امر مین اور اوتارا وہان لشکر اور برسا اونپر بہت پانی اور گئے تھے آنحضرتؐ اپنی قضاے حاجت کو کہ برسا پانی آپ پر کہ بھیگ گئے سب کپڑے اونکے پھر رکھا آنحضرتؐ نے وادی ذی امر کو درمیان اپنے اور لشکر کے اور اوتارے کپڑے اپنے اور نچوڑا اونکو واسطے سوکھنے کے اور ڈال دیے اونکو ایک درخت پر پھر لیٹ گئے آپ وہان کروٹ سے اور اعراب دیکھ رہے تھے آپ کے ان فعلون کو پس کہلے اعراب دعثور سے کہ تھا وہ سردار اور دلاور اونمین کہ قدرت دی تمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ تنہا ہین اپنے اصحاب سے اس طرح اگر فریاد کرین تو نہین فریادرسی کرینگے وہ انکی یہان تک کہ قتل کرین ہم اونکو پھر لی اوسنے ایک تلوار تلوارون قوم سے بہت تیز پھر آیا لیے ہوئے تلوار کو اور کھڑا ہوا اوپر سر مبارک آپ کے ساتھ ننگی تلوار کے اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون بچاویگا تمکو آج کے دن مجھسے فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالی کہا راوی نے اور دھکا دیا حضرت جبرئیل نے اوسکے سینے پر کہ گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے پھر لے لیا اوسکو آنحضرتؐ نے اور اوٹھائی اوپر دعثور کے اور فرمایا کون بچایگا تجکو آج کے دن مجھسے کہا اوسنے کہ کوئی نہین پھر کہا اوسنے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ سواے اللہ کے کوئی اور خدا نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بھیجے اللہ کے ہین واللہ اب کبھی نہ جمع کرونگا مین آپ پر سپاہ کو پھر دے دی آنحضرتؐ نے تلوار اوسکی پھر چلا وہ پشت پھیر کر تھوڑی دور آنحضرتؐ سے اور پھر منہ کیا آپ کی طرف اور کہا البتہ آپ بہتر ہو مجھسے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مین لائق زیادہ ہون تجھسے احسان کرنے مین پھر آیا وہ اپنی قوم مین تو پوچھا اونھون نے اوس سے کہ کہان تھا تو کہ کرتا تھا تو بڑی باتین اور حال یہ کہ قدرت پائی تھی تو نے اونپر اور تھی تلوار برہنہ تیرے ہاتھ مین کہا اوسنے ہوا تھا اسی طرح لیکن دیکھا مینے ایک سفید دراز قد کو کہ دھکا دیا اوسنے میرے سینے مین کہ چت گر پڑا مین اور جان لیا مینے کہ یہ فرشتہ ہی اور گواہی دی مینے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اب نہ جمع کرونگا مین اونپر کبھی لوگون کو پھر بلانا شروع کیا اوسنے اپنے لوگون کا طرف اسلام کے اور نازل ہوئی یہ آیت کریمہ اوسکے حق مین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ ترجمہ ای ایمان والو یاد رکھو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا لوگون نے کہ تمپر ہاتھ چلاوین پھر روک لیے تمسے اونکے ہاتھ اور تھا باہر رہنا آپکا مدینے سے اسمین گیارہ شب اور خلیفہ کیا تھا آپ نے اپنا مدینے مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو ٭

ذکر غزوۂ بنی سلیم کا طرف موضع بحران کے جو جانب فرع مین ہی ٭

واقع ہوا یہ غزوہ جمادی الاولی مین شروع ستائیسوین مہینے ہجرت سے اور باہر رہے آپ اسمین دس دن تک مروی ہی کہ جب سنا آنحضرتؐ نے کہ ایک بڑی جماعت بنی سلیم کی جمع ہوئی ہی موضع بحران مین تو طیار ہو کے آنحضرتؐ اونکی طرف کو اور نہ ظاہر کیا ارادہ اپنا سو تشریف لے گئے

ساتھ تین سو اصحاب کے اور جلدی کی راہ مین یہان تک جب کہ قریب پہونچے بحران سے اور پہلے ایک رات کے تو ملا ایک شخص بنی سلیم کا اور خبر دی اوس نے آپکو ساتھ خبر اوس قوم کی اور اونکی جماعت کی خبر دی اوسنے کہ وہ لوگ متفرق ہو گئے کل کے روز اور چلے گئے اپنے مقامون پر پھر قید کیا اوسکو آنحضرتؐ نے ساتھ ایک شخص اوس قوم کے اور روانہ ہوئے آنحضرتؐ یہان تک کہ پہونچے موضع بحران مین اور نہ تھا وہان کوئی اور مقام کیا وہان چند روز پھر لوٹ آئے اور نہ لاحق ہوا آپ کو مکر کفار کا اور چھوڑ دیا آپنے اوس شخص کو اور تھا باہر رہنا آپکا اس سفر مین دس راتین اور خلیفہ کیا تھا اپنا مدینہ مین ابن مکتوم کو

ذکر سریہ قردہ کا

کہ گئے اس لشکر مین زید بن حارثہ امیر ہو کر اور یہ پہلا سریہ ہے کہ امیر ہوئے اسمین زید بن حارثہ اور تھے وہ بعد دیکھنے ہلال جمادی الثانیہ کے شروع سنہ تین ہجرت سے روایت کی اسامہ بن زید نے کہ تھے قریش خوفناک راہ شام سے کہ چلین اسمین بخوف آنحضرتؐ اور صحابہؓ کے اور تھے وہ تجار کہا صفوان بن امیہ نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب نے بند کی راہ ہمارے سوداگرون کی اور نہین جانتے کہ کیا کرین ہم ساتھ اونکے لوگون کے کہ نہین چھوڑتے انھون نے راہ ساحل کی اور اہل ساحل مل گئے ہین اونسے اور داخل ہوئے اونکی جماعت مین سو نہین جانتے ہم کہ جاوین کونسی راہ اور اگر رہین ہم سب تجارت کے تو کہا جاوینگے ہم اصل مال اپنا اور نہین ہمکو یہان اسباب معیشت کا کہ لاتے تھے ہم اسباب تجارت کا شام گرمی مین اور جاڑون مین حبشہ سے کہا اسود ابن مطلب نے کہ ترک کر و راہ ساحل کی اور لو راہ عراق کی کہا صفوان نے نہین جانتا مین اوسکو کہا راہنمائی سے نہین بتاونگا تجکو راہبر کہ لیجاوے تجکو اوس راہ مین آنکھ بند کر کے انشاء اللہ تعالی اور نوکر کر لے تو اوسکو کہا صفوان نے کون ہے وہ کہا زمعہ نے فرات بن حیان عجلی کہ آیا کرتا ہے اوس راہ مین کہا صفوان نے یہی صلاح ہے کہ کہی تو نے پھر بلایا فرات کو اور کہا اوس سے ارادہ رکھتا ہون مین شام کا اور بند کر دی ہے راہ تجارت ہماری آنحضرتؐ نے سو چاہتا ہون مین راہ عراق سے کہا فرات نے مین لے چلونگا تجکو اوس راہ سے عراق کی کہ نہین چلا اوسمین کوئی اصحاب محمدؐ کا کہ زمین بلند اور بیابان ہے کہا صفوان نے یہی تھی حاجت میری اور نہین کچھ خوف جاڑے کا کہ حاجت ہمکو پانی کی ان دنون کم ہے پھر طیاری کی صفوان نے اور بھیجا ساتھ اوسکے ابو زمعہ نے تین سو مثقال سونا اور کچھ چاندی اور ساتھ کیے اوسکے چند لوگ قریشی ساتھ پونجیون کے اور گیا ساتھ اوسکے عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور حویطب بن عبد العزیٰ بیچ جماعت قریش کے اور چلا صفوان بہت مال لیکر اور برتن چاندی کے بوزن تیس ہزار درہم کے اور چلے سب اوپر راہ ذات عرق کے اور آیا مدینے کو نعیم بن مسعود اشجعی اور تھا وہ اپنی قوم کے دین پر پھر اوترا پاس کنانہ بن ابی الحقیق کے قبیلہ بنی نضیر مین اور شراب پی ساتھ اوسکے اور پی ساتھ اوسکے سلیط بن نعمان بن اسلم نے بھی اور نہ حرام ہوئی تھی شراب ابتک سو آئے تھے بنی نضیر مین اور پیتے تھے شراب ساتھ اونکے سو ذکر کیا نعیم نے جانا صفوان کا ساتھ قافلے اپنے کے اور اونکے مال و اسباب کا پھر لے گئے اوسی وقت سلیط پاس آنحضرتؐ کے اور مطلع کیا آپ کو اس حال سے تو بھیجا آپ نے زید بن حارثہ کو ساتھ سو سوارون کے پس پہنچے پاس اونکے اور لے قافلے سارا اور بھاگ گئے امرا اونمین سے اور پکڑ لیا اونمین سے ایک یا دو آدمیون کو اور لے آئے سب مال پاس آنحضرتؐ کے اور پانچ حصے کیا اوسکو آپ نے سو تھا ایک حصہ اونمین کا اوس کی قیمت بیس ہزار درہم کا اور تقسیم کیا آپ نے چار حصے کو اہل سریہ اور تھا قیدیون مین فرات بن حیان پھر لایا گیا وہ اور کہا گیا اوس سے قبول کر تو اسلام کہ چھوڑ دینگے ہم تجکو تو مسلمان ہوا وہ اور بچ گیا قتل سے

بیان قصہ غزوہ احد کا

واقع ہوا یہ غزوہ ہفتے کے دن ساتوین تاریخ شوال کی شروع تیسرے برس ہجرت سے اور سبب اوسکا یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے مدینے مین بڑا کام کیا اور قتل کیا ... کفار حاضرین بدر طرف مکے کے اور سب ساتھ اوس قافلے کا کہ لائے تھے اوسکو ابو سفیان شام سے رکھا ہوا تھا دار الندوہ مین اور اسی طرح کیا کرتے تھے پہلے بھی ... ابو سفیان ... قافلے ... گئے تو آئے سرداران قریش پاس ابو سفیان کے مثل اسود بن مطلب ...

اور حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابی ربیعہ اور حویطب بن عبد العزی اور حجیر بن ابی رہاب اور کہا ان سب نے ابوسفیان سے کہ جسقدر کہ نفع
ہو تم اس مال کو سو بند رکھو اسکو کہ جانتے ہو تم یہ مال ہے اہل مکہ کا اور پونجی قریش کی اور وہ خوشی دل سے خرچ کرتے ہیں اسکو بیچ طیاری ایک بڑے لشکر کے
بیچ مقابلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جانتے ہو تم اونکو کہ مارے گئے باپ اور بیٹا اور باقی قبائل سے کہا ابوسفیان نے کیا راضی ہیں قریش ساتھ اس بات کے
کہا اونھون نے کہ ہان کہا ابوسفیان نے میں پہلے قبول کرتا ہون اس بات کو کہ خرچ کرون مال اپنا اسواسطے اور بنی عبد مناف ساتھ میرے ہیں اور
میں واللہ حیران و پریشان زائد ہون کہ مارا گیا بیٹا میرا حنظلہ بدر میں اور سردار میری قوم کے پھر رکھا رہا سب سامان یہان تک کہ مستعد ہوئے لوگ
جانے پر احد کو پھر بیچا اوسکو اور رکھا اوس سکو پاس ابوسفیان کے اور کہا گیا ہے کہ کہا قریش نے ابوسفیان سے بیچو سب مال اس قافلے کا پھر
خرچ کرو نفع اوسکا سامان لشکر میں اور تھے اوس میں ہزار اونٹ اور مال پچاس ہزار دینار کا اور فائدہ لیتے تھے اپنی سوداگری میں دو گنے کا اور تھی
جانے کی تجارت اونکی شام سے موضع غزہ کو جاتے تھے سوا اوسکے اور طرف اور بند کر رکھا تھا ابوسفیان نے سامان بنو زہرہ کا بسبب لوٹ آنے اونکے
راہ بدر سے اور دیا مال مخرمہ بن نوفل اور اوسکے قریبون کا اور بنی عبد مناف بن زہرہ کا سوا انکار کیا مخرمہ نے قبول کرنے سے اوس اسباب کے یہانتک
کہ دے سب مال بنی زہرہ کا اور گفتگو کی اس مقدمے کی اخنس سے پھر طلب کیا اوسنے مال بنی زہرہ کا کہا ابوسفیان نے لوٹ آئے وہ ساتھ سے قریش کے
کہا اخنس نے کہلا بھیجا تھا تو نے قریش کو کہ لوٹ آؤ بچا لیا ہے قافلے کو اور نکلے تھے لوگ سوا اسکے اور کام کو سو لوٹ آئے ہم پھر لیا بنی زہرہ نے
سامان اپنا اور لیا حصہ تا اہل مکہ نے اور اونھون نے کہ نہ تھی برادری اونکی اور توت سب مال اپنا اوس میں سے کہا واقدی نے یہی روایت
بلا بیہرہ تابہ ہے کہ سکا لالوگون نے نفع مال کا واسطے لڑائی کے اور نازل ہوئی ان لوگون میں یہ آیت اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ○ ترجمہ جو لوگ کافر ہیں خرچ کرتے ہیں اپنے
مال کہ روکیں اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کرینگے پھر آخر ہوگا اونپر پچتاوا اور آخر مغلوب ہونگے پھر جب مجتمع ہوئے لوگ روانگی پر تو صلاح کری
اونھون نے کہ جاوین طرف قبائل عرب کے اور بلاوین اونکو اپنی مدد پر جو جنسوالے سنات کے نہ بیٹھ رہینگے ہمارے ساتھ سے کہ وہ قریب تر ہیں
سب عرب کے نسب اور رحم کے اور جو کہ تابع ہمارے ہیں رحابیش سے سو متفق ہوئی رائے سب کی اسپر کہ بھیجیں چار شخص کو قریش سے
واسطے بلانے اور عرب کے (عوام عرب ۱۲) اپنی مدد کو پس روانہ کیا اونھون نے عمرو بن عاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن زبعری اور ابو عزہ جمحی کو اور قبول کیا اون
سے جانا اسی واسطے اور انکار کیا ابو عزہ نے جانے سے اور کہا کہ احسان کیا ہے آنحضرتؐ نے مجھپر جان بخشی کا بدر میں اور قسم کھائی ہے میں نے کہ نہ مددگار
ہونگا کبھی اونکے دشمنون کا لیکن آیا پاس اوسکے صفوان بن امیہ اور کہا جانے کو پھر انکار کیا اوسنے اور کہا اقرار کیا ہے میں نے آنحضرتؐ سے بدر
میں کہ کبھی نہ مدد کرونگا اونکے دشمنون کی اور میں نسبت اورون کے زیادہ پورا کرنے والا ہون اونکے وعدون کو کہ احسان کیا ہے اونھون نے مجھپر
اور نہ احسان کیا سوا میرے کسی پر کہ قتل کیا اورون کو یا لیا اونسے فدیہ کہا اوس سے صفوان نے کہ چل تو ساتھ ہمارے اگر سلامت رہا تو
تو دونگا میں تجکو مال جسقدر کہ چاہے تو اور اگر مارا گیا تو تو خبر گیری کرونگا میں تیرے اہل وعیال کی لیکن نہ مانا ابو عزہ نے یہان تک کہ ہوا دوسرا
روز اور لوٹ گیا اوسکے پاس سے صفوان نامراد ہوکر پھر جب کہ ہوا دوسرا دن تو گیا پاس اوسکے دوبارہ صفوان اور جبیر بن مطعم اور کہا ابو عزہ سے
صفوان نے پہلا کلام اور انکار کیا اوسنے تو کہا جبیر نے کہ نہ گمان کرتا تھا میں یہ کہ زندہ رہون یہان تک کہ آوے پاس تیرے ابو وہب واسطے کسی
کام کے اور انکار کرے تو اوس سے میں ہو یاد رکھ اس بات کو کہا ابو عزہ نے کہ چلتا ہون میں پھر چلا ساتھ سب عرب کے یہ کہتا ہوا

يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةَ الرُّزَّامِ	أَنْتُمْ حُمَاةٌ وَأَبُوكُمْ حَامٍ
لَا تُسْلِمُونِي لَا يَحِلُّ إِسْلَامُ	لَا تَعِدُونِي نَصْرَكُمْ بَعْدَ الْعَامِ

یعنی اے بنی عبد مناۃ رزام کے کہ صاحب غیرت ہو اور باپ تمہارا صاحب غیرت تھا مت اسلام اسپنے والا کہو مجکو کہ حلال نہیں ہے اسلام

نگو مجھکو کہ مدد کرون تمھاری بعد اس سال کے پس چلے ساتھ اوسکے لوگ اور جمع کیا عرب کو اور سنا اہل ثقیف نے تو اکٹھا ہوئے وہ پھر جب کہ طیار ہوئے
سب چلنے کو تو اختلاف کیا قریش نے بیچ ہمراہ لیجانے عورتون کے مروی ہے کہ کہا صفوان نے لیچلو عورتون کو اور پہلے کرتا ہون مین اس کام کو
کہ وہ مضبوطی دلاوینگی تمکو اور یاد دلاوینگی کشتگان بدر کا کہ زمانہ اس غم کا قریب گذرا ہے اور ہم لوگ طلب کرتے ہین موت کو نہین چاہتے لوٹنا
طرف گھر کے یہان تک کہ لین عوض اپنا یا مرین اس کام مین کہا عکرمہ بن ابی جہل نے کہ قبول کیا مینے پہلے سب سے یہ کہنا تیرا اور کہا اسی طرح عمرو
بن عاص نے اور آئے یہ خبر سنکر نوفل بن معاویہ دئلی اور کہا اے جماعت قریش نہین یہ صلاح بہتر کہ لیجاؤ تم اپنے گھر بار کو آگے دشمنون کے نہین
بے ڈر ہین تمھاری شکست سے پس شرمندہ ہوسکے کے سبب اپنی عورتون کے بولا صفوان کہ نہوگا ہرگز سوا اسکے پھر آیا نوفل پاس ابوسفیان
کے اور کہی اوسنے یہ بات تو شور کیا ہند بنت عتبہ نے کہ تو واسطے بچ رہا دن بدر کے اور پھر آیا طرف اپنے اہل وعیال کے جاوینگے ہم ضرور
لڑائی مین بیشک اور لوٹا دی گئین تمھین عورتین حجفہ سے سفر بدر مین ہمارے گئے پیاسے اوس دن کہا ابوسفیان نے کہ نہین خلاف کرتا مین قریش کا
مین ایک شخص ہون اونہین سے کرونگا مین جو کہ کرینگے وہ پس چلے لوگ ساتھ عورتون کے اور چلے ابوسفیان ساتھ دو عورتون کے کہ ایک ہند بنت عتبہ
ہین اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور چلا صفوان بن امیہ بھی ساتھ دو عورتون کے کہ ایک برزہ بنت مسعود ثقفی ہے
والدہ عبداللہ اکبر کی اور دوسری بغوم بنت معذل کنانہ کی کہ وہ والدہ ہے چھوٹے عبداللہ بن صفوان کی اور چلے طلحہ بن ابی طلحہ اپنی بیوی سلافہ
بنت سعد بن شہید کی قبیلہ اوس سے اور پیدا ہوئے اوس سے مسافع اور حارث اور کلاب اور جلاس یہ سب لڑکے طلحہ بن ابی طلحہ کے اور چلے عکرمہ
ساتھ اپنی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام کے اور چلے حارث بن ہشام ساتھ اپنی بیوی کے جو فاطمہ بنت الولید بن مغیرہ ہین اور چلے عمرو
بن عاص ساتھ اپنی بیوی ہند بنت منبہ بن حجاج کے کہ وہ ماں ہین عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اور نکلے خناس بنت مالک [illegible] ساتھ اپنے بیٹے
ابو عزیز بن عمیر عبدری کے اور چلے حارث بن سفیان بن عبدالاسد ساتھ اپنی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ کے اور نکلا کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبدالعزی
ساتھ اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کے اور نکلا سفیان بن عوف ساتھ اپنی عورت قتیلہ بنت عمرو بن ہلال کے اور چلے نعمان اور جابر دو
بیٹے مسک الذئب ساتھ اپنی ماں دغینہ کے اور چلا غراب بن سفیان بن عوف ساتھ اپنی عورت عمرہ بنت حارث بن علقمہ کے اور اسی نے اوٹھایا
نشان قریش کا جب کہ گر پڑا تھا وہ یہان تک کہ لوٹے قریش اپنے نشان کی طرف مروی ہے کہ گیا تھا سفیان بن عوف ساتھ دس بیٹون اپنے کے
اور جمع ہوئے بنی کنانہ آمادہ ہوکر اور تھے نشان اونکے جب کہ نکلے مکے سے تین کہ بنایا تھا اونکو دار الندوہ مین ایک نشان اوٹھانے والا اوسکا
سفیان بن عوف تھا اور دوسرا نشان لشکر مین پاس ایک اور شخص کے اور تیسرا نشان پاس طلحہ بن ابی طلحہ کے اور کہا گیا ہے کہ نکلے قریش ساتھ ایک
نشان کے کہ اوٹھایا تھا اوسکو طلحہ بن ابی طلحہ نے کہا ابن واقد نے کہ یہی ثابت تر ہے نزدیک ہمارے اور چلے قریش در حالیکہ تین ہزار تھے مع ان
لوگون کے کہ آملے اونسے اور تھے اونمین پندرہ سو آدمی کہ چلے تھے ساتھ سامان اور ہتھیارون [illegible] اور تھے اس لشکر مین دو سو گھوڑے
اور سات سو زرہین اور تین ہزار اونٹ پھر جب مستعد ہوئے روانگی پر تو لکھا عباس بن عبدالمطلب نے ایک خط اور مہر لگائی اوسپر اور اجرت دار
کیا ایک شخص بنی غفار کا اور شرط کی اوس سے کہ جائے تین دن مین طرف آنحضرت کے اور مطلع کرے آپ کو کہ قریش روانہ ہوئے ہین آپکی طرف
تین ہزار آدمیون سے اور دو سو گھوڑے اور سات سو زرہین اور تین ہزار اونٹون سے جلد ہوئے مستعد [illegible] پس آیا وہ غفاری
اور پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] پھر گیا طرف قبا کے اور پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دروازہ مسجد قبا پر [illegible]
پھر دیا آپکو وہ خط اور پڑھا اوسکو روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابی بن کعب نے اور پوشیدہ رکھا [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ربیع کے گھر مین اور فرمایا کیا گھر مین ہے کوئی کہا نہ [illegible]
اوس سے آنحضرت نے حال حضرت عباس کے خط کا کہنے لگے سعد کہ یا رسول اللہ مین امید وار ہون کہ ہوا [illegible]

اور منافق کہ نہین آئی پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خبر کہ دوست رکھتے ہون یہ اوسکو پھر لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور
پوشیدہ رکھی سعد نے وہ خبر پھر جب کہ نکلے اونکے گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آئین بیوی سعد بن ربیع کی طرف سعد کے اور کہا اونسے کیا کہا تھے
آنحضرت ﷺ نے کہا اونھون نے کہا ہی تجکو اوس بات سے نہین مان تیری کہا اونکی بیوی نے کہ سنتی تھی مین باتین تمھاری پھر بیان کردیا اون باتون کو سعد سے
پس انا للہ پڑھا سعد نے اور کہا کہ نجانتا تھا مین کہ تو سنتی ہو اور مین باعث ہوا آنحضرت ﷺ سے کہکر کہ بیان کرین آپ حاجت اپنی پھر پکڑی چوٹی اوسکی
اور دوڑاتے لائے اونکو کھینچ کر یہان تک کہ پایا آنحضرت ﷺ کو بل پر اور تھک گئی تھین وہ کہا سعد نے یا رسول اللہ میری عورت نے پوچھا مجھسے آپ کی
باتون کو سو چھپایا مینے اونکو پھر کہا اوسنے کہ سن لیا تھا مینے کلام آنحضرت ﷺ کا پھر بیان کردین سب باتین آپ کی اور ڈرا مین یا رسول اللہ کہ ظاہر
ہمین سے کوئی بات تو گمان کرین آپ کہ ظاہر کیا مینے بھید آپ کا سو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے کہ چھوڑ دے اسکو اور مشہور ہوئی خبر لوگون مین آنے
قریش کی اور آیا عمرو بن سالم خزاعی ساتھ اپنے لوگون کے مکے سے چار دن مین اور دیکھا تھا لشکر قریش کو درحالیکہ تھے وہ مقیم ذی طوی مین اور
مطلع کیا آنحضرت ﷺ کو اوس خبر سے پھر لوٹ گئے یہ طرف قریش کے اور ملے اونسے بطن رابغ مین پھر لوٹ گئے راہ سے اونکی بیعت چھوڑکر پھر کہا
سبھی کو ابو سفیان نے کہ واللہ یہ لوگ گئے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر کی اونکو ہمارے آنے کی اور ڈرایا اونکو اور کہا اونسے عدد لشکر
ہمارے کا اب وہ درست ہو بیٹھے ہونگے اپنے قلعون مین پس نہین پاوینگے ہم کوئی خبر اونسے کہا صفوان نے اگر نہ مقابل ہونگے وہ ہمسے نکل کر تو
کاٹ ڈالینگے ہم باغ کھجورون اوس و خزرج سے اور کر دینگے ہم اونکو محتاج بے مال کے کہ پھر نہ درست ہوگا حال اونکا کبھی اور اگر نکلینگے
وہ ہماری طرف تو ہم بہ نسبت اونکے بہت ہین اور زائد ہین ہتھیار ہمارے اونسے اور پاس ہمارے گھوڑے ہین کہ نہین یہ پاس اونکے اور ہم لڑینگے
اونسے بسبب کینہ اور عوض کے اور نہین کچھ کینہ اونکا ہماری طرف اور تھا ابو عامر فاسق کہ گیا تھا ساتھ پچاس آدمیون قوم اوس کے مکے کو جب کہ
آئے تھے آنحضرت طرف مدینے کے اور رہا تھا وہان ساتھ قریش کے اور طلب کیا تھا اپنی کل قوم کو پھر کہا اونسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باہر ہین چلو
ہمراہ میرے طرف قوم کے کہ پناہ دی ہے ہمنے اونکو اور برانگیختہ کرتا تھا قریش کو اور کہتا تھا اونسے کہ ہو تم حق پر اور جو لائے ہین آنحضرت وہ باطل ہے پھر جب کہ
گئے قریش جنگ بدر کو تو نگیا وہ وہان اور جب کہ چلے قریش احد کو تو چلا ساتھ اونکے اور کہتا تھا قریش سے کہ اگر پہلے آؤن مین ساتھ تمھارے تو نہ خلاف کرتے تمسے
اور نہین کمے دو شخص اور یہ ایک جماعت ہمراہ ہی میرے پچاس آدمیون کی میری قوم سے پس تصدیق کی اوسکی اون سبھون نے اور خواہش مند ہوئے قریش
اوسکی مدد پر اور چلین عورتین دف لیکر کہ برانگیختہ کرتی تھین مردون کو لڑائی پر اور یاد دلاتی تھین کشتگان بدر کو ہر منزل مین اور جب کہ مقام کرتے قریش
چشمے پر تو ذبح کرتے اون اونٹون سے کہ جمع کیے تھے قافلے سے سو کھاتے اونکو اور خرچ کرتے وہ کہ زاد راہ کی تھی سبکے مالون سے پھر جب کہ پہنچے
قریش ابوا مین تو صلاح کی آپسمین کہ سب چلے ہو تم عورتون کو ساتھ اپنے اور تردد ہی ہمکو اس باعث پس آؤ پہلے تاکہ نکال لین قبر کھود کر لاش حضرت آمنہ
شریفہ والدۂ آنحضرت ﷺ کی کہ اگر پکڑلی اونھون نے کوئی عورت ہماری تو کہین گے ہم یہ پرانی ہڈیان ہین تمھاری مان کی سو اگر ہونگے وہ نیکوکار ساتھ اپنی مان کے
جیسا کہ گمان ہے اونکو تو فدیہ دینگے ہمکو اوس عورت کے واسطے لینے ہڈیون اپنی مان کے اور اگر نہ غالب آسکے وہ ہماری کسی عورت پر تو قسم ہے کہ فدیہ لینگے ہم اونسے
ان ہڈیون بوسیدہ کا بہت مال اگر ہین وہ نیکوکار اور مشورت کی ابو سفیان نے اس باب مین اور عقلا سے قریش کے کہا اونھون نے مت ذکر کرو اس
بات کا کچھ کہ اگر کرینگے ہم یہ کام تو اوکھیڑ لینگے بنو بکر اور خزاعہ ہمارے مردون کو اور پہنچے جمعرات کو ذوالحلیفہ مین دسوین روز اپنی روانگی سے مکے کے
پانچوین تاریخ شوال کے شروع بتیسوین مہینے مین ہجرت سے اور تھے ساتھ اونکے تین ہزار اونٹ اور دو سو گھوڑے پھر جب کہ صبح کی اونھون نے
ذوالحلیفہ مین تو آئے دو سوار اور اوتارا اونکو موضع وطا مین اور بھیجے آنحضرت ﷺ نے دو جاسوس اپنے انس اور مونس دو نو بیٹے فضالہ کے پنجشنبہ
کی رات کو مین پیش آئے وہ قریش کے عقیق مین پھر ہمراہ چلے انکے یہان تک کہ اوترے موضع وطا مین پھر آئے یہ دونو پاس آنحضرت ﷺ کے اور
خبر دی آپکو اور زراعت کی تھی مسلمانون نے انتہا قریب مدینہ منورہ کے کہ اوسکو موضع عرض کہتے تھے اور وہ مابین وطا کے ہے اور احد کے طرف جرف کے

اور اب نام اوس میدان کا جو صفۃ الجبل ہے جسکو ہندی مین باڑی کہتے ہین اور رہتے تھے وہان بنی سلمہ اور بنی حارثہ اور بنی ظفر اور بنی عبد الاشہل
اور تھا پانی اون لوگون کا چشمون مین کہ پانی دیتے تھے وہان سے کھیتون کو آسانی سے بھر لیتے آتے پانی اوسکا [illegible] کہ کھودا تھا اوسکو حضرت معاویہ
بن ابی سفیان نے اپنی حکومت مین پہنچے آئے تھے مسلمان سامان اپنی کھیتی کا جمعرات کی شب کو مدینہ منورہ مین پھر آئے کفار اون کھیتون پر اور چھوڑ دیے
جانور اپنے چرنے لگے کو اور کھوند ڈالا سب کھیتون کو اور تھے اسید بن حضیر کے موضع عرض مین بیس اونٹ کہ پانی پلاتے تھے اونٹ اپنے کھیتون کو اور خوفناک
ہوئے تھے بسبب اپنے اونٹون اور خدمتگارون اور سامان زراعت اپنی کے اور چرایا کفار نے جمعرات کو شام تک پھر جمع کیا اونٹ اور کاٹ لی
باقی کھیتی اور کھلائی وہ خوب رات بھر اپنے گھوڑون کو پھر دوسرے دن جمعے کو چھوڑ دیے اونمین اونٹ گھوڑے اپنے یہان تک کہ کر دیا اوس جگہ کو بے بویا جوتا کہ
تھی اوسمین کچھ سبزی پھر جب اوترے وہان کفار اطمینان سے اور رکھا نشان اور مطمئن ہوئے تو روانہ کیا آنحضرت ﷺ نے حباب بن منذر بن جموح کو اونکی طرف
اور جا ملے بیچ اونمین اور اٹکل کی اونکے لشکر اور سامان کی اور بھیجا تھا اونکو پوشیدہ اور کہہ دیا تھا حباب سے کہ مت کہنا مجھسے حال درمیان مسلمانون کے
مگر تنہا دیکھکر پھر آئے وہ اور مطلع کیا آنحضرت ﷺ کو تنہائی مین اور پوچھا اونسے آنحضرت ﷺ نے کہ کیا دیکھا تمنے عرض کی اونھون نے کہ دیکھا مینے اونکو
یا رسول اللہ اپنی سمجھ مین تین ہزار کہ زائد یا کم ہونگے اس سے تھوڑا اور دو سو گھوڑے اور سات سو زرہ مین فرمایا حضرت ﷺ نے کہ کیا دیکھے تمنے ساتھ
اونکے کجاوے بھی کہا اونھون نے کہ دیکھا مینے عورتون کو کجاوون مین ساتھ دف اور طبل کے فرمایا حضرت ﷺ نے کہ ارادہ کیا ہے عورتون نے برانگیختہ کرنا
لوگون کا اور یاد دلانا کشتگان بدر کا اسی طرح آئی تھی مجکو خبر اونکی مت کہنا تو کچھ حال لوگون کا بس ہے ہمکو اللہ تعالی اور وہی اچھا کام بنانے والا ہے
پھر دعا کی اَللّٰهُمَّ بِكَ اَجُولُ وَبِكَ اَصُولُ یعنی اے خدا تیری مدد کے ساتھ مین جنبش کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہون اور گئے
سلمہ بن سلامہ بن وقش جمعے مین اپنے کھیت کی طرف اور جب کہ پونہچے قریب عرض کے تو ملے اونکو طلیعہ کفار کے دس سوار اور دوڑے وہ پیچھے اونکے
تو کھڑے ہوئے یہ آگے بڑھکر اور مارنے لگا اونکو تیر اور پتھر یہان تک کہ ہٹ گئے وہ پھر بعد لوٹ جانے اونکے کے گئے یہ سلمہ اپنے کھیت کو اور نکالی
وہان سے زرہ اور تلوار کہ گڑی ہوئی تھی کھیت کے ایک طرف پھر نکال لائے اوسکو جلدی سے اور آئے بنی عبد الاشہل مین اور کہا اپنی قوم سے جو
ماجرا گذرا تھا ساتھ کفار کے اور آئے تھے وہان کفار جمعرات کو پانچوین تاریخ شوال کو اور واقع ہوئی لڑائی ہفتے کو ساتوین تاریخ مین اور رہے
رات بھر سرداران اوس اور خزرج مثل سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ ساتھ سامان اور جماعت کے شب جمعہ مسجد مین اور پہرہ دیا آنحضرت ﷺ
کے بخوف شبخون مشرکون کے اور پہرہ دیا [illegible] مدینہ مین ہر جگہ اور رات صبح تک اور خواب دیکھا آنحضرت ﷺ نے شب جمعہ مین پھر صبح کو جمع کیا آپ نے اصحاب کو اور
اور خطبہ پڑھا اوسمین [illegible] آنحضرت ﷺ منبر پر بعد حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر فرمایا اے لوگو خواب دیکھا ہے مینے آج کی رات گویا کہ مین زرہ
مضبوط پہنے ہوے ہون اور ٹوٹ گئی ہے تلوار میری ذوالفقار [illegible] اور دیکھا مینے ذبح ہوتے ایک گائے کو پھر ذبح کیا مینے ایک مینڈھا [illegible]
لوگون نے کہ یا رسول اللہ کیا تعبیر کی آپ نے اوسکی فرمایا آپ نے کہ وہ زرہ مضبوط مدینہ ہے [illegible] اور ٹوٹنا میری تلوار کا [illegible]
ایک مصیبت ہے میری جان پر اور گائے [illegible] شہید ہونا [illegible] اصحاب کا ہے اور ذبح کرنا مینڈھے کا [illegible] کفار کا [illegible]
انشاء اللہ تعالی اور [illegible] ابن عباس [illegible] فرمایا آپ نے ٹوٹنا میری تلوار کا مارا جانا ہے کسیکا میرے اہل بیت سے اور [illegible] فرمایا آنحضرت ﷺ
کو دیکھا مینے اپنی تلوار [illegible] پھر [illegible] مبارک آنحضرت ﷺ کو پھر فرمایا آپ نے اصحاب سے کہ
مشورت [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] خیال اس خواب کے اور آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ موافقت کرین اپنے خواب اور
[illegible] یا رسول اللہ [illegible] ہم [illegible] عورتون اور
[illegible]
[illegible]

اور لڑتے تھے ہم تلواروں سے کوچون مین یا رسول اللہ شہر ہمارا مضبوط ہے نہ غالب آیا ہمپر کوئی کبھی اور نہ باہر گئے ہم کبھی طرف دشمنون کے مگر شکست
ہوئی ہمکو اور نہ چڑھ آیا ہمپر کوئی مگر خوار اور ذلیل ہو اور مارا گیا پس چھوڑ دو اونکو یا رسول اللہ اگر مقیم رہینگے وہ تو رہینگے برے حال مین نامراد ور نہ چلے
جاوینگے نامراد مغلوب ہوکر یا رسول اللہ منظور کرین آپ صلاح میری اس امر مین اور جان لیجیے کہ ورثہ پونہچا ہے مجکو اس مشورت کا میرے بزرگون سے
کہ ہم مین صاحب عقل تھے اور تجربہ کار جنگ کے پھر پسند کی حضرت نے صلاح ابن ابی کی اور یہی رائے اکابر صحابہ کی تھی مہاجرین اور انصار سے
فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ رہو مدینے مین اور کرو عورتون اور لڑکون کو ٹیلون اور بلندیون مین کہ اگر آوینگے وہ ہمپر تو لڑینگے ہم اونسے کوچون مین کہ ہم خوب
جانتے ہین راہین یہان کی اور مارینگے اونکو تیر اور پتھر اوپر سے گڑھیون اور ٹیلون سے اور کوچہ بندی کی مدینے کی ہر طرف سے کہ ہوگیا مضبوط مانند
قلعے کے پھر عرض کی اون نوجوانون نے کہ نہ حاضر ہوئے تھے بدر مین باہر چلنے کی طرف دشمنون کے آنحضرت ﷺ سے اور خواہش کی شہادت اور لڑنے کی
دشمنون سے میدان مین اور کہا سلے چلیے ہمکو اونکی طرف پھر تائید کی انکی اکثر معتبر اصحابون نے کہ صاحب عقل تھے مثل حضرت حمزہ اور سعد بن عبادہ
اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہ کے جماعت اوس اور خزرج سے کہ خوف ہے ہمکو یا رسول اللہ اس بات کا کہ گمان کرین ہمکو دشمن کہ ڈر گئے ہم
باہر نکلنے سے اونکے مقابلے مین بسبب نامردی کے کہ ہوگا یہ سبب اونکی جرات کا ہمپر اور تھے آپ بدر مین تین سو آدمیون سے پس فتحمند کیا
آپکو اللہ تعالی نے اونپر اور ہم آج بہت لوگ ہین اور آرزو رکھتے تھے ہم اس دن کی اور دعا کیا کرتے تھے اللہ سے اسکی تحقیق لے آیا ہے اونکو
اللہ تعالی ہمارے آنگن مین پھر جب دیکھا آنحضرت ﷺ نے الحاح اور خواہش اونکی باہر چلنے کو تو نہ پسند کیا اسکو اور طیار ہو آئے تھے وہ لوگ
ہتھیارون مین اور پھرتے تھے مانند شیرون کے اور عرض کی مالک بن سنان نے کہ وہ باپ ہین ابی سعید خدری کے یا رسول اللہ ہم لوگ
واللہ درمیان دو خوبیون کے ہین یا تو فتح دیگا ہمکو اللہ تعالی و نیز تو یہی مراد ہماری ہے یا ذلیل کریگا اونکو اللہ تعالی واسطے ہمارے تو ہو جائیگا
یہ واقعہ مثل واقعہ بدر کے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالی روزی کریگا ہمکو شہادت واللہ یا رسول اللہ نہین پرواہ ہمکو کوئی انمین کی کہ ہووے بیشک
دونون صورتون مین خیر ہے واسطے ہمارے کہا راوی نے نہین پونہچی ہمکو یہ خبر کہ آنحضرت ﷺ نے کچھ جواب دیا ہو اوسکا یا التفات کیا ہو اوسکی طرف
پھر کوٹھے گئے وہ بیچ خاموش ہو کر اور بولے حضرت حمزہ کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ اوتارا اوسنے آپ پر قرآن کو نہ کھاونگا مین آج کھانا یہان تک
کہ لڑون مین اونسے تلوار سے باہر شہر کے اور کہا گیا ہے کہ تھے حضرت حمزہ اوس دن جمعے کے روزہ دار اور تھا روزہ اونکا دن ہفتے کے بھی پھر لڑے
وہ حالت روزہ مین اور کہا نعمان بن مالک بن ثعلبہ نے جو بھائی بنی سالم کے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین گواہی دیتا ہون کہ وہ گائے ذبح
شدہ اصحاب سے مین ہون اور ہون مین اونمین سے سو مت محروم رکھو مجکو آپ جنت سے قسم ہے اوسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے البتہ
داخل ہونگا مین اوسمین فرمایا رسول خدا نے کہ بسبب کس چیز کے عرض کی اونھون نے کہ مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول کو اور نہین بھاگتا
دن لڑائی کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ سچ کہا تو نے سو شہید ہوئے وہ اوس دن اور کہا ایاس بن اوس بن عتیک نے یا رسول اللہ ہم لوگ قبیلہ بنی عبدالاشہل
کے ہین ہمارے تئین ذبح سے امیدوار ہین ہم یا رسول اللہ کہ ذبح کرین ہم لوگون کو اور ذبح کرین وہ ہمکو پھر جاوین ہم طرف جنت کے اور جاوین وہ دوزخ کو
اور باوجود اس بات کے یا رسول اللہ نہین پسند مجکو کہ لوٹ جاوین قریش طرف اپنی قوم کے اور کہین وہ کہ گھیرا ہمنے آنحضرت ﷺ کو گڑھیون اور ٹیلون مین
یثرب کے اور ہو یہ باعث دلیری قریش کا اور روند ڈالی ہے اونھون نے کھیتی ہماری اب جب تک کہ نہ اوٹھاوین ہم اونکو مواضع عرض سے تو نہ
بوئی جاسکیگی وہ اور رہتے تھے ہم یا رسول اللہ ایام جاہلیت مین کہ آتے تھے عرب ہمپر لیس نہین طمع رکھتے تھے ہمسے اس بات کی یہان تک کہ
جاتے ہین ہم اونکی طرف ساتھ تلوارون کے اور ہٹا دیتے اونکو اپنے مقابلے سے اب ہم آجکے دن مستحق زائد ہین کہ مدد کی ہماری اللہ تعالی نے
بسبب آپکے اور جان لی ہمنے جگہہ جانے اپنے کی سو نہ بند کرین آپ ہمکو ہماری گڑھیون مین اور کہا خیثمہ ابو سعد بن خیثمہ نے کہ کھڑے ہو کر
یا رسول اللہ قریش نے مدت ایک سال مین جمع کیے ہین لشکر اور بلایا ہے عرب کو اطراف سے اور لیتے تو ابع کو احابیش وغیرہ سے پھر آئے ہین ہمپر

چڑھ کر ساتھ گھوڑون اور اونٹون کے اور اوترے ہین ہمارے میدان مین اور گھیر لیا ہے ہمکو ہمارے گھرون مین پھر لوٹ جاوینگے بے زخمی ہوئے
تو ہوگا یہ سبب انکی دلیری کا پھر یہان تک کہ لوٹ مار کرینگے پھر اطراف سے اور کرینگے پھر جاسوس اور نگہبان اور باوجود اسکے کہ کر چکے ہین یہ ساتھ ہمارے
کھیتی کے اور دلیر ہونگے پھر عرب ہمارے اطراف کے جب کہ دیکھینگے ہمکو کہ نہین مقابل ہوئے ہم اونسے نکلکر اور نہین اوٹھاتے ہم اونکو اپنی زراعت
سے اور امید ہے کہ اللہ تعالی عنقریب غالب کرے ہمکو اونپر کہ یہ عادت اللہ کی ہمیشہ ہے واسطے ہمارے اور اگر ہو صورت دوسری پس شہادت ہے اور
بیشک رہ گیا مین واقعہ بدر مین درحالیکہ تھا مین حریص اسپر اور پہونچی حرص میری اس مرتبے کو کہ جھگڑا مین اپنے بیٹے سے واسطے جانے کے
لیکن نکلا حصہ اوسکا قرعے مین اور روزی ہوئی اوسکو شہادت اور تھا مین حریص شہادت کا اور دیکھا بیٹے اوسکو خواب مین صبح کو آجکی شب کی
اچھی صورت مین کہ کھاتا ہے میوے جنت کے اور پیتا ہے پانی وہان کا اور کہتا ہے مجھسے کہ حق ساتھ ہمارے ہو آمل تو مجھسے جنت مین بیشک پایا مین
جو وعدہ کیا تھا مجھسے میرے رب نے حق اور سچا اور واللہ یا رسول اللہ صبح کی مین نے شوق مین اوس سے ملنے کے جنت مین اور بڑی ہوئی عمر میری
اور پتلی ہوئین ہڈیان میری پس مشتاق ہون مین ملنے کا اپنے مولی سے دعا کرو یا رسول اللہ سے کہ روزی کرے مجکو شہادت اور ملاوے مجکو
سعد سے جنت مین پس دعا کی اسواسطے اونکے آنحضرتؐ نے اور شہید ہوئے جنگ احد مین اور کہا انس بن قتادہ نے یا رسول اللہ یہ لڑائی
ایک کام ہے دو نیکیون مین یا شہادت یا غنیمت اور فتح اونکے قتل سے فرمایا آنحضرتؐ نے خوف ہے مجکو تمہاری شکست سے کہا راویون نے
پھر جب کہ نماز پڑھنی سوا باہر چلنے کے تو نماز پڑھی آپ نے جمعے کی ساتھ جماعت کے پھر وعظ فرمایا لوگون کو اور حکم کیا اونکو سعی اور کوشش کا
اور خبر دی اونکو فتح کی بسبب صبر کے سو خوش ہوئے لوگ بسبب اسکے کہ مطلع کیا اونکو آنحضرتؐ نے ساتھ مقابلے دشمنون کے اور مکروہ جانا اس
باہر جانے کو بہت لوگون نے اصحاب آنحضرتؐ سے پھر طیاری کا حکم دیا آپ نے اصحاب کو واسطے مقابلے دشمنون کے پھر نماز عصر پڑھی آپ نے ساتھ
جماعت کے اور جمع ہو گئے تھے لوگ اور آگئے تھے اہل عوالی اور کر دیا تھا عورتون کو اونچی جگہون مین اور رہا نہ ہوا قبیلہ بنی عمرو بن عوف مسلح ہوکر پھر گئے
آنحضرتؐ اپنے گھر مین اور ساتھ آپ کے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور عمامہ باندھا اونھون نے آنحضرتؐ کے اور پہنائے کپڑے اور کھڑے ہوئے
کے اور صف باندھی لوگون نے آپ کے حجرے سے منبر تک بانتظار آپ کے آنے کے اور آئے وہان سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور کہا اونھون نے
لوگون سے کہ کہین تمنے آنحضرتؐ سے یہ باتین اور تنگ کیا آپکو واسطے باہر چلنے کے اور حال یہ کہ حکم اوترتا ہے اونپر آسمان سے پس چھوڑو اس کام کو اونکی
رائے پر اور متابعت کرو اونکے حکم کی اور جو کچھ مین دیکھو خواہش اور خوشی اونکی فرمانبرداری کرو اوسکی مشغول تھے لوگ اس حال مین اور بعضے کہتے تھے قول
سعد کے اور بعضے طیار تھے سامان مین اور بعضے ناپسند رکھتے تھے باہر جانے کو کہ ناگاہ نکل آئے آنحضرتؐ مسلح ہوکر پہنے ہوئے زرہ اور ڈالے
ہوئے پرتلہ چمڑے کا کمر پر اور بعد اسکے پاس آل ابی رافع کے جو مولی تھے آنحضرتؐ کے اور لٹکائی اوسمین تلوار پھر جب نکلے آنحضرتؐ اس طرح سے تو
نادم ہوئے سب لوگ اپنی باتون سے اور کہا کوشش کرنے والون نے واسطے چلنے کے کہ نہ لازم تھا ہمکو سعی کرنا واسطے باہر چلنے کے آنحضرتؐ کے
اور تکرار کرنا اوس کام مین کہ پسند تھا آپکو خلاف اوسکا اور شرمندہ کیا اونکو اسلئے کہ جو پسند رکھتے تھے رہنا مدینہ منورہ کا اور عرض کی سب نے کہ
یا رسول اللہ نہ لائق تھا ہمکو کہنا خلاف مرضی آپ کے کریے جو پسند آئے اور نہ سزاوار تھا ہمکو باعث ہونا آپ کے چلنے پر اور نازل حکم اللہ تعالی کا ہے اوپر آپ کا
فرمایا آپ نے کہ کہی تھی مین نے تمسے یہ بات لیکن نہ مانا تمنے اب لائق نہین نبی کو کہ اوتارے سامان جنگ کا بعد پہنچنے کے یہان تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالی
درمیان اوسکے اور درمیان دشمنون کے اور دستور پہلے انبیا کا تھا کہ نہین اوتارتے تھے سامان جنگ بعد پہنچنے کے یہان تک کہ فیصلہ کر دیتا اللہ تعالی درمیان
اونکے اور دشمنون کے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خیال رکھو میرے کہنے کا اور متابعت کرو میرے حکم کی اب چلو ساتھ نام اللہ تعالی کے کہ فتح ہے تمکو اگر صبر کرو گے
اور روایت ہے کہ وفات ہوئی جعشم بن مالک بن عمرو نجاری کی پھر جب کہ نکلے آنحضرتؐ مسلح ہوکر تو حاضر تھا جنازہ اونکا اور نماز پڑھی اونپر آنحضرتؐ نے پھر سوار
ہوئے اپنے گھوڑے پر اور چلے طرف احد کے مہینے شوال کی آپ سے راہ مین ... کہا گیا یا رسول اللہ کہا گیا ہے ...

اور وہ سانس لیتے تھے گنگیوں کی سی تو رکھا اونکے سینے پر آپ نے دست مبارک اپنا اور فرمایا کیا نہیں سب مانند کل پھر منگوائے آپ نے تین برچھے اور بنائے
تین نشان اور دیا نشان جماعت اوس کا اسید بن حضیر کو اور نشان خزرج کا حباب بن منذر بن جموح کو اور نزدیک بعض کے سعد بن عبادہ کو اور دیا نشان
مہاجرین کا حضرت شیر خدا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو اور نزدیک بعض کے مصعب بن عمیر کو پھر سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور لٹکائی کاندھے پر
کمان اور لیا ہاتھ میں برچھا اور پوری اوس دن برچھے کی تھی تشبیہ سے اور مسلح تھے سب مسلمان اور تھے سو زرہ پوش جب کہ چلے آنحضرت سوار ہو کر تو چلے
(پوری بواو مجہول ۱۲)
دونوں سعد روبرو آپ کے دوڑتے ہوئے زرہ پہن کر کہ وہ دونو سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تھے اور باقی لوگ دہنے بائیں تھے آپ کے یہاں تک کہ
چلے آپ اوپر راہ بدایع کے پھر طرف زقاق الحسنی کے یہاں تک کہ آئے موضع شیخین میں کہ وہ دو ٹیلے تھے اور رہتے تھے وہاں زمان جاہلیت میں ایک بوڑھا اندھا
اور دوسری اندھی بوڑھی عورت کہ باتیں کیا کرتے تھے وہاں وہ دونوں سو نام ہوا اون ٹیلوں کا اطمان شیخین یہاں تک کہ پہونچے طرف سرے ٹیلے کے
اور دیکھا آپ نے پھر کر طرف ایک جماعت خشنا کے پیچھے سے کہ اونہیں شور تھا اور پوچھا آپ نے کہ کون ہیں یہ لوگ عرض کی لوگوں نے کہ یا رسول اللہ یہ لوگ
ہیں حلیف ابن ابی کے جماعت یہود سے فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں سزاوار مدد لینا اہل شرک سے اوپر اہل شرک کے پھر اوس موضع شیخین پر حاضری لی
آپ نے لشکر کی اور دیکھا لڑکوں کو کہ وہ عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور نعمان بن بشیر اور زید بن ارقم اور براء بن عازب اور اسید بن ظہیر اور عرابہ بن اوس
اور ابو سعید خدری اور سمرہ بن جندب اور رافع بن خدیج تھے پس لوٹا دیا آپ نے اونکو کہا رافع بن خدیج نے کہ جب لوٹایا آنحضرت نے کم عمروں کو
تو کھڑا رہا میں پنجوں پر تاک سامنے کہا ظہیر بن رافع نے یا رسول اللہ یہ رافع بن خدیج تیرانداز ہے پھر اجازت دی مجکو آنحضرت نے ساتھ چلنے کی پھر جب کہ
ساتھ لیا مجکو تو کہا سمرہ بن جندب نے واسطے اپنے ربیب کے جو مری بن سنان تھا اور نکاح کیا تھا سمرہ کی ماں سے مری بن سنان نے کہ اے باپ میرے
اجازت دی ہو ساتھ چلنے کی آنحضرت نے رافع کو اور لوٹا دیا مجکو اور میں گرا دیتا ہوں رافع کو کشتی میں تو عرض کی مری بن سنان حارثی نے کہ یا رسول اللہ
لوٹا دیا آپ نے میرے لڑکے کو اور ہمراہ لیا رافع کو اور بیٹا میرا پچھاڑتا ہے کشتی میں رافع کو پھر کشتی کرائی آنحضرت نے اون دونوں کی اور پچھاڑا سمرہ نے
رافع کو پھر اجازت دی ہمراہی کی آنحضرت نے سمرہ کو بھی اور تھے یہاں اونکی قبیلہ بنی اسد کی اور آیا ابن ابی اور اترا ایک جانب میں لشکر کے ساتھ اپنے
لوگوں کے تو کہنے لگے حلفا اوسکے اور منافقین ابن ابی سے کہ کہا تھا تو نے آنحضرت سے مشورہ خیر خواہی کا واسطے نہ باہر چلنے کے اور متفق ہوئی رائے
اونکی تیری رائے سے پھر نہ مانا کہنا تیرا اور قبول کیا کہنا اون جوانوں کا جو ساتھ اونکے ہیں سو ظاہر کیا نفاق اور دھوکا اپنا اوسنے اور شب گذاری آنحضرت
نے شیخین میں اور رات کی ابن ابی نے اپنی جماعت میں اور فارغ ہوئے آنحضرت ملاحظہ لشکر سے اور ڈوبا آفتاب پھر اذان دی بلال نے مغرب کی اور
نماز پڑھی آنحضرت نے ساتھ صحابہ کے پھر اذان ہوئی عشا کی اور نماز پڑھی آپ نے جماعت کی اور آنحضرت اوترے تھے قبیلہ بنی نجار میں اور مقرر کیا
آپ نے حفاظت لشکر پر محمد بن مسلمہ کو ساتھ پچاس آدمیوں کے کہ پھرتے گرد لشکر کے یہاں تک کہ واقع ہوئی تاریکی رات کی لشکر اسلام وغیرہ پر
اور دیکھا مشرکوں نے آنحضرت کو تاریکی شب میں اور یہ کہا اوترے ہیں موضع شیخین میں تو جمع کیا اپنے لوگوں کو اور مقرر کیا اپنی حفاظت پر عکرمہ بن ابی جہل کو
ساتھ چند سوار دن مشرکین کے کہ بولتے تھے گھوڑے اونکے اور آتے تھے پاس تک موضع حرہ کے لیکن بسبب ڈر کے نہیں بڑھتے تھے حرہ پر کہ تھے وہاں
محمد بن مسلمہ اور کہا تھا اوس شب آنحضرت نے بعد نماز عشا کے کہ کون حفاظت کریگا میری آج کی رات سو کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا اوسنے کہ میں فرمایا آپ نے
کہ کون ہے تو کہا اونھوں نے میں ذکوان بن عبد قیس ہوں فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر فرمایا آپ نے کون حفاظت کریگا میری آج کی رات پھر کھڑا ہوا
ایک شخص اور کہا اوسنے میں فرمایا آنحضرت نے کون ہے تو کہا اوسنے میں ابو سبع ہوں فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر فرمایا آپ نے کہ کون حفاظت کریگا
میری آج پھر کھڑا ہوا ایک شخص فرمایا آپ نے کون ہے تو کہا اوسنے میں ابن عبد قیس ہوں فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر خاموش رہے کچھ دیر پھر فرمایا آپ نے
کہ کھڑے ہو تم تینوں پس کھڑے ہوئے ذکوان بن عبد قیس اور فرمایا آپ نے کہاں ہیں دونوں ساتھی تیرے عرض کی ذکوان نے کہ میں ہی تھا یا رسول اللہ
جو جواب دیتا تھا آپکو ہر بار فرمایا آپ نے کہ جا [illegible] نگہبانی کر [illegible] حفظ میں اپنے الٰہی پھر پہنا اونھوں نے زرہ اور خود اپنا اور لی تیغ و سپر اور پہرہ دینے لگے

لشکر میں اوس رات اور کہا گیا ہے کہ نگہبانی کی اونھوں نے فقط آنحضرتؐ کی اور نہ ہٹے آپ کے پاس سے اور سو رہے آنحضرتؐ آرام سے پھر آخر شب کو
فرمایا آنحضرتؐ نے کہاں ہیں لوگ راہ بتانے والے کہ لے چلیں ہمکو کفار پر قریب کی راہ سے تو کھڑے ہوئے ابو حثمہ حارثی اور عرض کی میں لیچلونگا یا رسول اللہؐ
اور نزدیک بعض کے اوس بن قیظی تھے اور نزدیک بعض کے محیصہ اور ثابت تر نزدیک ہمارے ابو حثمہ ہیں پھر سوار ہوئے آنحضرتؐ اپنے گھوڑے پر اور
لے چلے وہ آپ کو قبیلہ بنی حارثہ میں سے اور بعد اوسکے چلے راہ اموال کی سے یہاں تک کہ داخل ہوئے چار دیواری میں مربع بن قیظی حارثی کے اور
تھا وہ منافق نابینا اور جب کہ داخل ہوئے آنحضرتؐ اور اصحاب اونکے چار دیواری میں تو کہا اوسنے خاک پڑے اونکے مونہہ پر اور کہا اگر ہوتے تم
رسول اللہ کے تو نہ گھستے میرے گھیر میں پھر ماری کمان اپنی اوسکے سر پر سعد بن زید اشہلی نے کہ پھٹ گیا سر اوسکا اور بہنے لگا خون سو غصے ہوئے
سعد پر بعض بنی حارثہ اور کہا اونھوں نے یہ بسبب عداوت تمھاری کے ہے اے بنی عبد الاشہل کہ نہیں چھوڑتے تم اوسکو ہرگز جب بولے اسید بن حضیر
کہ نہیں باعث اسکا عداوت قسم ہے اللہ تعالی کی لیکن نفاق تمھارے نفاق کا ہے واللہ اگر جانتا میں کہ کیا پسند ہے آنحضرتؐ کو اسمیں تو بیشک مارتا میں
گردن اوسکی اور گردن اسکے طرفداروں کی پھر خاموش ہو رہے سب لوگ اور آگے بڑھے آنحضرتؐ اور درمیان راہ انکی کے ہلائی دم اپنی گھوڑے نے
ابو بردہ بن نیار کے کہ اٹک گیا اوسمیں میان اونکی تلوار کا اور کھچ آیا یہاں تک کہ برہنہ ہوگئی وہ تلوار تو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے تلوار والے میان کر اپنی تلوار کو
گمان ہے مجھکو کہ کھینچینگی بہت تلواریں اور دوست رکھتے ہیں آپ فال کو اور برا جانتے ہیں شگون کو اور پہنی تھی آپ نے موضع شیخین میں ایک زرہ پھر پہنی دوسری
آکر احد میں اور پہنا اوسکے اور رکھی کلاہ آہنی اور اوپر خود کے پھر جب چلے آپ شیخین سے تو مشرکین آراستہ ہوئے جنگ پر یہاں تک کہ جا پہنچے اوس ساتھ
ارض ابن عامر کے اور جب پہنچے آنحضرتؐ احد میں اوس جگہ جو مشہور ہے اب ساتھ قنطرہ کے تو وقت ہوا نماز صبح کا اور دیکھتے تھے آنحضرتؐ مشرکوں کو
سو حکم کیا بلال کو اذان کا اور اقامت کا اور تکبیر کہی اونھوں نے اور نماز پڑھی ساتھ جماعت کے اور لوٹ گیا یہیں سے ابن ابی ساتھ اپنے لوگوں کے
کہ تھا آگے لشکر کے مانند شتر مرغ کے پھر چلے پیچھے اونکے عبد اللہ بن عمرو بن حرام واسطے لوٹا لانے کے اور پکارا کہ یاد دلاتا ہوں میں تمکو اللہ اور رسول اور دین
اور تمھارے قول اور اقرار کو کہ دور کرو مسلمانوں سے وہ برائی کہ بچاتے ہو اوس سے اپنی جان کو اور مال اور اہل و عیال کو کہا ابن ابی نے کہ نہیں یقین ہے ہمکو
جنگ کا تسپر لیکن اگر متابعت کرو تم میری رائے کی اے ابو جابر تو بیشک پھر آؤں میں ہم تحقیق چلے گئے اہل رائے و تدبیر اور ہم مددگار ہیں آنحضرتؐ کے
میں اور نہ مانا کہنا میرا باوجود مشورہ دینے میرے کے اور مانی بات نو عمر لڑکوں کی پھر جب کہ نہ لوٹی جماعت عبد اللہ بن ابی کی اور لوٹ گیا وہاں تک کہ داخل ہو
مدینہ منورہ کی گلیوں میں تو کہا ابو جابر نے کہ دور کرے تمکو اللہ تعالی بھلائی سے بیشک اللہ تعالی عنقریب بے پروا کریگا اپنے نبی اور مسلمانوں کو تمہاری
مدد سے اور گیا ابن ابی در حالیکہ کہتا تھا نہ مانا کہنا میرا اور مانی بات نو عمروں کی پھر دوڑ کے آئے عبد اللہ بن عمرو بن حرام طرف آنحضرتؐ کے در حالیکہ
برابر کرتے تھے آپ صفوف کو پھر جب کہ شہید ہوئے اصحاب آنحضرتؐ کے تو خوش ہوا ابن ابی اور لگا اترانے کہ مخالفت کی میری اور مانا کہنا بے عقلوں کا
پچھلے باندھیں آنحضرتؐ نے اور مقرر کیے پچاس تیرانداز کوہ عینین پر اور افسر کیا انکا عبد اللہ بن جبیر کو اور کہا بعضوں نے [illegible]
لیکن ثابت تر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا ہے اور درست کی آپ نے صفیں اصحاب کی در حالیکہ کیا احد کو پشت پر اور رو برو مدینہ منورہ کے اور کیا [illegible]
اور الٹی طرف اپنے پس آگے لشکر کے در حالیکہ پیٹھ کی تھی [illegible] کو اور مونہہ طرف احد کے اور نزدیک بعض کے تھا [illegible] آنحضرتؐ
اور پشت پر تھا آفتاب بھی اور مونہہ کیا تھا طرف سورج کے کفار نے لیکن پہلا قول ثابت تر ہے نزدیک ہمارے کہ تھا احد پشت پر آپکی اور [illegible]
اور ایک روایت میں ہے کہ جب پہنچے آنحضرتؐ قریب احد کے اور وہ لوگ مقیم تھے پاس عینین کے تو کیا آپ نے احد کو پشت پر اور [illegible]
کوئی بے میری اجازت کے پھر جب سنی یہ بات عمارہ بن یزید بن سکن نے تو کہا کیا چرواوینگے [illegible]
مشرکین صف باندھے ہوئے اور تھے افسر اونکے [illegible] خالد بن ولید اور افسر [illegible] عکرمہ بن ابی جہل [illegible]
سوار اور پیدل افسر اونکے سواروں کے صفوان بن امیہ اور کہا گیا ہے کہ عمرو بن العاص اور افسر تیراندازوں کے عبد اللہ بن ابی ربیعہ [illegible]

اور دیا بڑا نشان طلحہ بن ابی طلحہ کو اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی ہی اور پکار دیا اوسدن ابو سفیان نے کہ ای اہل عبد الدار تم
جانتے ہین کہ تم مستحق زائد ہو ہمسے واسطے نشان کے بیشک پہنچ پونہچا ہمکو بدر مین بسبب تمہارے نشان کے اور حاصل ہوئی تکلیف لوگون کو بسبب
نشان کے مضبوط رکھنا اور خوب حفاظت کرنا نشان کی اور چھوڑ دو واسطے لڑائی کے کہ ہم لوگ طالب مرگ ہین ہیچ طلب کرنے سے پیٹھ نہ پھیرنا اور کہا
ابو سفیان نے کہ جب گرجاتا ہی نشان تو نہین ثابت قدم رہتے لوگ تو غصے ہوئے اوسکے اس کلام سے بنی عبد الدار اور کہا ہم نہین دینے والے
نشان اپنا اور کوران باتون سے لیکن خبرداری اسکی پس عنقریب دیکھ لیگا تو اوسکو اور گھیر لیا نشان ہر طرف سے جماعت بنی عبد الدار نے ساتھ
برچھون کے اور کہین ابو سفیان کو بری باتین کہا ابو سفیان نے بنا تے ہین ہم ایک نشان اور تو بولے بنی عبد الدار کہ اوٹھا وینگا اوسکو بھی ایک شخص
ہمارا اور نہوگا کبھی اوٹھانے والا اوسکا کوئی سوا ہمارے اور پھر ناشروع کیا آنحضرت صلعم نے پیادہ کہ برابر کرتے تھے صفین اور کھڑا کرتے تھے لوگون کو
مقام جنگ پر اور فرمانے لگے بڑھو ای فلانے اور پیچھے ہٹ ای فلانے یہان تک کہ جب دیکھتے آپ نکلا ہوا کاندھا کسیکا تو پیچھے کرتے اوسکو اور سیدھا
کرتے تھے آپ لوگون کو جیسے کہ برابر کرتا ہی کوئی تیرون کو یہان تک کہ جب برابر ہوئین صفین تو پوچھا آپ نے کہ کون ہی نشان بردار مشرکون کا تو عرض کی گئی
کہ بنی عبد الدار فرمایا آپ نے کہ ہم مستحق زائد ہین وفاداری مین اونسے کیا نہین مصعب بن عمیر کہا اونھون نے حاضر ہون مین یہ فرمایا آپ نے کہ لو
نشان کو سو لیا نشان مصعب نے اور کھڑا کیا اوسکو آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کھڑے ہوئے آپ اور خطبہ پڑھا فرمایا ای لوگو وصیت
کرتا ہون مین تمکو اوس بات کی کہ وصیت کی اوسکی مجھکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ساتھ عمل کرنے کے اپنی طاعت پر اور منع کرنے سے ساتھ اپنے
محارم کے پھر تم لوگ آج مانند اجر اور حاصل کیے ہو واسطے اوس شخص کے کہ یاد کیے اوسنے گناہ اپنے پھر روکا اپنے نفس کو باسید نفع اور صبر اور یقین
اور سعی اور خوشی کے بیشک جہاد دشمنون سے سخت ہی رنج اوسکا کم ہی رنج صبر کرنے والے اوسپر مگر وہ شخص کہ ارادہ کرے اوسکا اللہ تعالی ساتھ
اوسکے ہی کہ فرمان بردار ہو اوسکا اور شیطان ساتھ اوسکے ہی کہ نافرمان ہو خدا تعالی کا کہو لو اپنے عملون کو ساتھ صبر کے جہاد پر اور طلب کرو بسبب
اسکے جو کہ وعدہ کیا ہی تمسے اللہ تعالی نے اور لازم پکڑو اوسکے حکم کو بیشک مین حریص ہون تمھارے ہدایت پانے پر اور بیشک اختلاف اور تنازع
اور تعلق ساتھ غیر کے یہ سبب عجز اور ضعف کا ہی اور اوس قسم سے کہ نہین دوست رکھتا اوسکو اللہ تعالی اور نہین دیتا اوسکو فتح اور مدد ای لوگو آگئی یہ خبر
دل مین میرا کہ ہوگا جو شخص حرام پر تو جدائی کر دیگا اللہ تعالی درمیان اوسکے اور اپنے نبی کے اور ہوتو نہ پھیریگا اوس سے بخشیگا اللہ تعالی اوسکے
گناہ کو اور جسنے درود بھیجا مجھپر تو درود بھیجتا ہی اوسپر اللہ تعالی اور فرشتے اوسکے دس بار اور جسنے احسان کیا مسلمان یا کافر سے تو واقع ہوتا ہی
عوض اوسکا اللہ تعالی پر پھر جلدی سے اوسکو دنیا مین یا پھیر دیگا اوسکو آخرت مین اور جو ایمان رکھتا ہی اللہ تعالی اور آخرت پر پس ہی اوسپر نماز جمعہ
دن جمعے کے سوا لڑکے اور عورت اور مریض اور غلام کے اور جو شخص بے پرواہ ہوا اللہ تعالی سے تو بے پرواہ ہوتا ہی اوس سے اللہ تعالی
اور اللہ تعالی غنی ہی اچھی صفت والا نہین جانتا مین کوئی عمل کہ نزدیک کرے تمکو اللہ تعالی سے مگر یہ کہ حکم کیا مینے تمکو ساتھ اوسکے اور نہین جانتا
مین کوئی عمل کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے مگر منع کیا مینے تمکو اوس سے اور پھونکا یا ہی میرے دل مین روح امین نے کہ ہرگز نہین مرتی کوئی جان
جب تک پورا لیوے تمام رزق اپنا کہ نہین گھٹتا کچھ اوس سے اور اگرچہ دیر کرے اوس سے پس ڈرو اللہ تعالی سے جو پرورش کرنے والا ہی تمہارا اور اجمال کرو طلب
رزق مین اور نہ برانگیختہ کرے تمکو حاصل ہونا اوسکا دیر مین اس بات پر کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہ کے بیشک نہین قادر ہوتا کوئی اوس چیز پر کہ پاس
اوسکے ہی سوا طاعت اور فرمان برداری کے بیشک ظاہر ہو گیا تمپر حلال اور حرام سوا اس بات کے کہ درمیان اونکے امور مشتبہ ہین کہ نہین جانتے
اونکو بہت آدمی مگر اوسکو کہ بچایا پس جسنے چھوڑ دین چیزین مشتبہ تو بچالیا اوسنے اپنے دین اور عزت کو اور جو واقع ہوا الفتنون مین تو ہوا وہ مانند
اوس چرواہے کے کہ ہی نزدیک چراگاہ کے قریب ہی کہ واقع ہو اوسمین اور نہین کوئی بادشاہ مگر یہ کہ واسطے اوسکے کوئی چراگاہ ہی آگاہ ہو کہ چراگاہ خدا تعالی
کی محارم اوسکے ہین اور مومن مومنون مین مانند سر کے ہی بدن پر جب کہ درد ہوتا ہی اوسمین تو متوجہ ہو جاتا ہی اوس طرف تمام بدن اوسکا والسلام علیکم

خطبۂ آنحضرت

کہا راوی نے اول وہ شخص کہ شروع کی اوسنے لڑائی درمیان لوگون کے وہ ابی عامر تھا کہ نکلا ساتھ پچاس شخص قوم اپنے کے اور ہمراہ تھے اوسکے اکثر غلام قریش کے پس آواز دی ابو عامر نے اور وہ بنی عبد عمرو سے تھا قبیلہ اوس مین کہ مین ابو عامر ہون کہا لوگون نے کہ نہ خوشی ہو اور نہ آرام ہو تجکو ای فاسق تھا کہا اوسنے واللہ پہنچی میری قوم کو بعد میرے برائی اور ہمراہ تھے اوسکے غلام اہل مکہ کے پھر پتھر مارے اونھون نے اور مسلمانون نے تھوڑی دیر تک پھر لوٹ گیا ابو عامر اور لوگ اوسکے پھر پکارا طلحہ نے مقابل کو طرف جنگ کے اور کہا گیا ہی کہ نہین لڑے غلام قریش کے اور حکم کیا اونکو اونھون نے حفاظت لشکر کا اور کہا راوی نے شروع کی زنان مشرکین نے قبل جنگ کے کہ کھڑی ہوئین آگے لشکر کے اور بجانا شروع کیا اونھون نے دف وغیرہ کو پھر چلی گئین وقت جنگ کے پیچھے صفون کے پس جب لوٹتا کوئی شخص اونکا پیچھے تو یاد دلاتین اوسکو کشتگان بدر کا اور برانگیختہ کرتین اوسکو لڑائی پر اور تھا قزمان نام ایک شخص منافقون سے کہ لوٹ گیا احد سے ساتھ ابی کے پھر صبح کو عار دلایا اوسکو عورتون نے بنی ظفر کی اور بولین ای قزمان گئے مرد لڑائی پر اور رہگیا تو نہین شرماتا تو اپنے اس کام سے نہین تو مگر عورت کہ گئی قوم تیری اور رہگیا تو گھر مین پھر فکر کیا اوسکا یہان تک کہ گیا وہ اپنے گھر اور نکالا تیر وکمان اور تلوار کو اور مشہور تھا وہ شجاعت مین پھر دوڑتا آیا پاس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور گھسا صفون مین یہان تک کہ آکھڑا ہوا پہلی صف مین اور پہلے مارا اوسنے تیر مسلمانون کی طرف سے پس نکلتے تھے تیر اوسکے مانند نیزون کے اور وہ آواز دیتا تھا مانند مست اونٹ کے پھر نکالی اوسنے تلوار اور کیے خوب کام یہان تک کہ آخر مین جو قتل کیا آپ کو اور تھے آنحضرت ﷺ کہ جب ذکر کرتے کوئی اوسکا تو فرماتے اوسکو اہل نار سے پھر جب ہٹے مسلمان تو توڑ ڈالا اوسنے میان اپنی تلوار کا اور پھرتا تھا میدان مین کہتا ہوا کہ موت بہتر ہو بھاگنے سے ای آل اوس لڑو بخیال اپنے حسب اور نسب کے اور کرو مانند میرے کام پھر گھس جاتا تلوار لیکر کفار مین یہان تک کہ کہا جاتا مارا گیا وہ پھر نکل آتا اور کہتا مین جوان ہون قبیلہ بنی ظفر کا پس مارے اوسنے سات آدمی پھر گر پڑا بسبب زخمی ہوکر پھر گذرے اوسپر قتادہ بن نعمان اور کہا اوس سے ای ابو غیداق کیا ہی حال تیرا کہا او قزمان نے یا لبیک کہا قتادہ نے خوشخبری ہو تجکو ساتھ شہادت کے کہا قزمان نے قسم اللہ نہین لڑا ای ابو عمرو دین پر بلکہ لڑا مین واسطے ننگ وناموس کے کہ آوین ہمپر قریش اور خراب کرین کھجورین ہماری پس ذکر ہوا آگے آنحضرت ﷺ کے اوسکے زخمون کا فرمایا آپ نے وہ دوزخی ہی پھر درد دیا اوسکو اوسکے زخمون نے تو مار ڈالی اوسنے جان اپنی یہ سنکر فرمایا آپ نے بیشک اللہ تائید کرتا ہی اس دین کی ساتھ فاسق آدمی کے کہا راوی نے اور رکھے آنحضرت ﷺ طرف تیراندازون کے اور کہا اونسے قوی کرنا پشت ہماری خوف ہی ہمکو کہ آوین وہ لوگ پیچھے سے اور کھڑے رہنا اپنے مقامون پر نہ ہٹنا وہان سے اگرچہ دیکھو تم ہمکو کہ بھگاوین ہم اونکو یہان تک کہ داخل ہون اونکے لشکر مین اور اسی طرح مت ہٹنا اپنی جگہ سے اگرچہ دیکھو تم ہمکو کہ مارے جاوین پس مت مدد کرنا ہماری اور مت ہٹنا ای اللہ گواہ کرتا ہون مین تجکو انپر اور مارنا اونکے گھوڑون کو ساتھ تیرون کے کہ گھوڑے نہین ہونہ کرتے تیرون پر اور واسطے مشرکون کے دو رسالے تھے کہ افسر میمنہ اونکے کا خالد بن ولید اور افسر میسرہ اونکے کا عکرمہ بن ابی جہل پھر آراستہ کیا آنحضرت ﷺ نے میمنہ اور میسرہ اپنا اور دیا بڑا نشان اپنا مصعب بن عمیر کو اور دیا نشان اوس کا اسید بن حضیر کو اور نشان خزرج کا سعد یا حباب کو اور نگہبان ہوئے اونکی پشت پر تیرانداز کہ مارتے تھے تیرون سے مشرکون کے گھوڑون کو پس بھاگ گئے وہ پیچھے کہا بعض تیرانداز نے کارگر ہوئے تیر ہمارے اسقدر کہ نہ خالی گرا کوئی تیر ہمارا مگر یہ کہ لگا اوپر گھوڑے یا آدمی کے روایت ہی کہ پھر قریب ہوئے دونون لشکر اور آگے کیا اونھون نے اپنے نشان بردار طلحہ بن ابی طلحہ کو اور آراستہ کین صفین اپنی اور کھڑا کیا عورتون کو پیچھے مردون کے کہ مارتی تھین دف اور شامل ہند اور اوسکی ساتھیون کے کہ برانگیختہ کرتی تھین اور روکتی تھین لوگون کو ہٹنے سے اور یاد دلاتی تھین کشتگان بدر کو اور کہتی تھین ع

نحن بنات طارق	نمشي على النمارق
ان تقبلوا نعانق	او تدبروا نفارق

فراق غير وامق

یعنی ہم بیٹیاں طارق کی ہین ہم چلتیان ہین غالیچون پر اگر مقابلہ کروگے تم گلے لگالینگے ہم یا بھاگوگے تم فراق کرینگے ہم فراق غیر محب کا سا اور پکارا
طلحہ بن ابی طلحہ نے کہ کون آتا ہی لڑنے کو فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا ہی تجکو شوق لڑائی کا کہا طلحہ نے کہ ہان ہیں پہلے حضرت علیؓ دونون لشکرون بین اور بیٹھے
آنحضرت ﷺ نیچے نشان کے پہنے ہوئے دو زرہین اور دو خود پہر مقابل ہوئے یہ دونون اور پہلے تلوار ماری حضرت علیؓ نے طلحہ کے سر پر اور کاٹا آپ کی
تلوار نے اوسکی ٹہوڑی تک کہ گر پڑا وہ اور لوٹ آئے حضرت علیؓ پہر کہا اونہین لوگون نے کیون نہ اور وار کیا تمنے اوسپر فرمایا آپ نے کہ جب گرا وہ تو
کھل گئی شرمگاہ اوسکی تو رحم آیا مجکو اوسپر اور جان لیا مینے کہ اللہ تعالی عنقریب مار ڈالیگا اوسکو کہ وہ دنبہ ہو اوس لشکر کا اور ایک روایت مین ہی کہ پہلے
وار کیا طلحہ نے حضرت علیؓ پر اور روکا آپ نے سپر پر لیکن نہ کاٹا اوسکی تلوار نے کچہہ پہر وار کیا اوسپر حضرت علیؓ نے اور تہی طلحہ پر زرہ اونچی لیں مارا اوسکی ساقون
کو کٹ گئے پانون اوسکے پہر چاہا دوبارہ وار کرنا کہ واسطہ دیا اوسنے رحم کا تو چہوڑ دیا اوسکو حضرت علیؓ نے یہان تک کہ گذرے اوسپر اور مسلمان اور تمام کیا
اونہون نے کام اوسکا اور نزدیک بعض کے پہر وار کیا اوسپر حضرت علیؓ نے پہر جب مارا گیا طلحہ تو خوش ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور کہی تکبیر اور
تکبیر کہی سب مسلمانون نے پہر حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفار پر اور شروع کیا قتل یہان تک کہ متفرق کر دیا مشرکون کو
اور نہ مارا گیا تھا کوئی سوا طلحہ کے پہر اوٹھایا نشان اونکا عثمان بن ابی طلحہ نے کہ کنیت اوسکی ابو شیبہ ہی اور وہ آگے عورتون کے رجز پڑھتا تھا

	اَنْ یَّخْضِبَ الصَّعْدَةَ اَوْ تَنْدَقَّا	اِنَّ عَلٰی اَہْلِ اللِّوَاءِ حَقًّا	

یعنی تحقیق اوپر اہل علم کے حق ہی یہ کہ رنگا جاوے نیزہ یا کوٹا جاوے اور بڑھا نشان لیکر اور عورتین برانگیختہ کرتی تھین اور بجاتی تھین دف پہر حملہ کیا اوسپر
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اور ماری تلوار اوسکے کاندہے پر کہ کٹ گیا ہاتہہ اور شانہ اوسکا یہان تک کہ اوتر آئی اوسکی کمر تک اور دکھنے لگا پھیپڑا
اوسکا پہر لوٹے حضرت حمزہ یہ کہتے ہوئے اَنَا ابْنُ سَاقِی الْحَجِیْجِ یعنی مین بیٹا حاجیون کے پانی دینے والے کا ہون پہر اوٹھایا نشان اونکا
ابو سعد بن ابی طلحہ نے اور تیر مارا اوسکے سعد بن ابی وقاص نے تو لگا اوسکے گلے پر اور پہنے تھا وہ زرہ اور خود سے چہپا کہ کھلا تھا
گلا اوسکا یہان تک کہ نکل آئی زبان اوسکی مانند کتے کے اور مروی ہی کہ جب ابو سعد نے اوٹھایا نشان تو کہنا شروع کیا پیچھے اوسکے عورتون نے

	اَلَا ذُبًّا دَضَرْبًا بِکُلِّ بَتَّارٍ	ضَرْبًا بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ ضَرْبًا حُمَاۃِ	

یعنی مارو تم اے بنی عبد الدار مارنا غیرت والون کا پشتیون کو مارنا ساتھ ہر تلوار تیز کے پس ماری اوسپر تلوار سعد نے کہ کٹ گیا سیدہا ہاتہہ اوسکا
پہر لیا اوسنے نشان اولٹے ہاتہہ مین پہر دوسرا وار کیا سعد نے اوسکے اولٹے ہاتہہ پر کہ کاٹ دیا اوسکو بہی پہر تھام لیا اوسنے نشان دونون بازوؤن
اوپر لگا لیا سینہ سے پہر جہک گیا اوسپر سو ڈالی سینہ نوک کمان کی اندر زرہ اور خود اوسکے کہ پہر پہینک دیا مینہ اوس سے خود اوسکا پیچھے پشت کے
پہر مارا مینے اوسکو اور لیا سامان زرہ وغیرہ اوسکا پہر بڑہا میری طرف شیخ عبد بن عوف اور چند آدمی ہمراہ اوسکے پس روکا مجکو اوسکے سامان لینے
اور تہا اسباب اوسکا بہتر سب سامانون کا کہ اوس مین تہے زرہ رو پہلی اور خود اور تلوار عمدہ سو حائل ہو گئے وہ درمیان میرے اور اوس اسباب کے اور
یہ قول صحیح تر ہی اوس سے کہ لیا اوسنے سامان اوسکا لیکن اجماع ہی سب کا اسپر کہ مارا اوسکو سعد نے پہر لیا اوس نشان کو مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ
اور تیر مارا اوسکو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور کہا لے وار میرا کہ مین ابن ابی الاقلح ہون اور قتل کیا اوسکو پہر اوٹھا لے گئے اوسکو طرف ماں اوسکی سلافہ
بنت سعد بن شہید کے کہ تہی وہ درمیان عورتون کے تو پوچہا اوسنے کسنے مارا تجکو کہا اوسنے نہین جانتا مین لیکن سنا مینے مارنے والے کو کہتا تہا لے یہ وار
میرا کہ مین ابن ابی الاقلح ہون کہا سلافہ نے اَفْلَحِیْ وَاللّٰہِ یعنی میری قوم سے ہی اور بعض روایت مین ہی کہا اوس قاتل نے لے یہ وار میرا کہ مین ابن کسرہ ہون
اور کہا جاتا تہا اون لوگون کو جاہلیت مین بنو کسر الذہب کہا اوسنے جب کہ دریافت کیا مان نے اوس سے قاتل کو کہ نہین جانتا مین سوا اسکے کہ کہتا تہا
قاتل میرا لے یہ وار میرا کہ مین ابن کسرہ ہون کہا سلافہ نے اُحَیْدِیْ وَاللّٰہِ کہتی ہے یعنی وہ ایک شخص ہی ہم مین کا پس نذر کی اوسکی مان نے اوس دن
یہ کہ پیوے شراب بیچ کہوپڑی عاصم بن ثابت کے اور دیا کہہ اونے قاتل کو انعام پہر اوٹھایا اوسکو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اور قتل کیا اوسکو

حضرت زبیر بن عوام نے پھر اوٹھایا اوسکو جلاس بن ابی طلحہ نے اور قتل کیا اوسکو حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے پھر اوٹھایا اوسکو ارطات بن عبد شرحبیل نے اور
قتل کیا اوسکو حضرت علی رضہ نے پھر اوٹھایا اوسکو شریح بن قارظ نے لیکن نہین معلوم ہوا کہ کسنے قتل کیا اوسکو پھر اوٹھایا اوسکو اونکے ایک غلام نے پس مختلف ہوئے ہین
راوی اوسکے قاتل مین کہ کہا قاتل اوسکے سعد بن ابی وقاص ہین اور بعض نے حضرت علی رضہ کو اور بعض نے قزمان کو لیکن ثابت تر نزدیک ہمارے قزمان ہے
اور حملہ کیا اوسپر قزمان نے اور قطع کیا سیدھا ہاتھ اوسکا پھر اوٹھایا اوسنے نشان اولٹے ہاتھ مین پھر کاٹا اونھون نے اولٹا ہاتھ اوسکا پھر لے لیا اوسنے
دونون ہاتھون بیچ اور جھک گیا اوسپر اور کہا ای بنی عبد الدار کیا معذور رکھا گیا مین اب پس تمام کیا اوسکو قزمان نے آخر وار مین کہا گیا ہے کہ نہ فتح دی اللہ تعالی
نے کسی جگہ اپنے نبی کو جیسے کہ فتح دی آپکو اور آپ کے اصحاب کو احد مین یہان تک کہ نافرمانی کی لوگون نے فرمان آنحضرتؐ کی اور جھگڑے درمیان
اس بات کے کہ مارے گئے نشان بردار اور بھاگے مشرک تمام اس طرح کہ نہ مڑے پیچھے کو اور عورتین اونکی واویلا کرتی تھین بعد خوشی اور بجانے دفوف کے
یہان تک کہ مل گئے دونون لشکر کہا راوی نے دیکھتا تھا مین ہندہ اور اوسکے ساتھیون کو بھاگتے ہوئے سب لیے کوئی چیز اپنی خواہش کی اور جب آئے
حضرت خالد اولٹی طرف سے آنحضرتؐ پر جانب گھاٹی سے تو لوٹا دیتے تھے اونکو تیرانداز آنحضرتؐ کے یہان تک کہ وہ دوڑے چند بار اور بھیجا آنحضرتؐ نے
ایک جماعت تیراندازون کو اور فرمایا اونسے کہ کھڑے ہو واسطے لڑائی کے اور قوی رکھو پشت ہماری ہیں اگر دیکھو تم ہمکو لوٹتے ہوئے تو نہ آنا چھوڑکر
مقام اپنا واسطے شریک ہونے کے اور اگر دیکھو ہمکو قتل ہوتے تو بھی نہ آنا ہماری طرف مدد کو پھر جب کہ بھاگے مشرک اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے
ساتھ ضرب اور حرب کے یہان تک کہ نکال دیا اونکو لشکر سے اور لوٹنے لگے سامان اونکا تو کہا بعض نے بعض سے اون تیراندازون کے کیون کھڑے
ہو یہان بے فائدہ بیشک بھگا دیا اللہ تعالی نے دشمنون کو اور لوٹتے ہین یہ بھائی مسلمان ہمارے لشکر اونکا سو چلو اس لشکر کفار مین کہ لوٹو ساتھ اونکے
بولے بعض کیا نہین فرمایا ہمکو آنحضرتؐ نے واسطے مددگاری کے اور منع کیا ہلنے سے اس مکان سے اور کہا کہ مت آنا اگرچہ دیکھو ہمکو مارے جاتے
یا ہمکو دیکھو لوٹتے مال اونکا تم فقط پشتی بان رہنا ہمارے کہا دوسرون نے کہ نہ تھا یہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بیشک ذلیل کیا اللہ تعالی نے
مشرکون کو اور بھگا دیا اونکو چلو اونکے لشکر مین اور لوٹو ہمراہ اپنے بھائیون کے پھر جب کہ ہوا یہ اختلاف انمین تو خطبہ پڑھا درمیان اونکے امیر عبد اللہ
بن جبیر نے اور علامت کی تھی اونھون نے اپنی اوس دن ساتھ باندھنے سفید کپڑے کے پس حمد و ثنا کی اونھون نے اللہ تعالی کی ساتھ اوسکے
کہ وہ اہل اوسکا ہے پھر حکم کیا لوگون کو فرمانبرداری اللہ اور رسول کا اور یہ کہ مت کرو خلاف حکم آنحضرتؐ کا سو نافرمانی کی اونھون نے اور چلے گئے اور
نہ رہے تیراندازون سے ساتھ امیر عبد اللہ بن جبیر کے مگر چند شخص قریب دس کے کہ اون مین حارث بن انس بن رافع تھے کہتے تھے وہ ای قوم یاد کرو
عہد آنحضرتؐ کا ساتھ اپنے اور یاد کرو بات اپنے امیر کی لیکن نہ مانا لوگون نے اور چلے لشکر کفار مین اور لوٹا اور خالی چھوڑ دی گھاٹی اور مشغول ہوئے غارت
مین اور لوٹ [illegible] مشرکون کی پھر بعد اوسکے لوٹ کر مڑا اونکا اور پلٹ گئی ہوا کہ تھی [illegible] باوقت اونکی شکست کے پھر چلنے لگی [illegible]
حملہ آور ہوئے مشرک مسلمانون پر درمیان اوس حال کے کہ مسلمان مشغول تھے لوٹ مین روایت ہے ابن عباس سے جو مولی ہین صفوان بن امیہ کے
اور مسلمان ہوئے پھر اور اچھا ہوا اسلام اونکا کہ کہا اونھون نے تھا مین غلام [illegible] اور تھا مین اون لوگون مین جو چھوڑے گئے تھے لشکر مین [illegible]
اور نہ لڑا اوس دن کوئی غلام سوا وحشی اور ثواب کے کہ غلام تھے بنی عبد الدار کا اور ابو سفیان نے [illegible] جماعت قریش چھوڑو غلامون کو لشکر مین
حفاظت سامان کی پس جمع کیا ہمنے غلامون کو لشکر مین اور باندھ دیے سب ونٹ اور [illegible] لشکر کے [illegible]
پوشیدہ کر دیا ہمنے اسباب چیزون سے پس مقابل ہوئے لوگ اور لڑے کچھ دیر کہ ناگاہ بھاگے لوگ ہمارے اور آگئے اصحاب آنحضرتؐ لشکر مین [illegible]
ہم [illegible] اور [illegible] مین اون لوگون مین کہ [illegible] اور [illegible] لشکر کو [illegible] ایک نے کہا [illegible]
صفوان بن امیہ کا [illegible] نہین لایا [illegible]
[illegible]

کہا نسطاس نے ہم تھے درمیان اوس لاچاری کے کہ دیکھا مینے آتے ہوئے اپنے سوارون کو یہان تک کہ آگھسے وہ لشکر مین کہ نتھا کوئی روکنے والا اونکا سبب
خالی چھوڑ دینے اوس گھاٹی کے کہ تھے اوسپر تیرانداز اور گئے تھے واسطے لوٹ کے پھر لوٹا اون تیراندازون نے اور مین دیکھتا تھا کہ رکھ لیا اونھون نے بغل مین
کمان و ترکش اور تھا پیچ گود اور ہاتھ ہر شخص کے کچھ مال لیا ہوا لوٹ کا پھر جب آگھسے سوار ہمارے اون لوٹنے والون سب فکرون مین تو رکھین اونپر تلوارین اور
مارا اونکو خوب پھر ہٹ گئے مسلمان ہر طرف اور ڈال گئے سامان لوٹا ہوا اور خالی ہوگیا لشکر ہمارا پھر اوٹھا لائے ہم سامان اپنا کہ نہ کم ہوئی کوئی چیز ہماری اور
چھوٹ گئے قیدی ہمارے اور پایا ہمنے نقد اپنا سب اون مین اور دیکھا مینے ایک مسلمان کو کہ لپٹ گیا صفوان سے اور دبایا اوسکو یہان تک کہ گمان کیا مینے کہ یہ مرجائیگا
پھر پائی مینے اوسمین کچھ جان اور گیا مین پاس اوسکے خنجر لیکر اور دریافت کیا مینے کہ کون تھا یہ شخص کہا گیا یہ ایک شخص تھا بنی ساعدہ کا پھر ہدایت کی مجکو اللہ تعالی
نے بعد اسکے اسلام کی مروی ہی عمرو بن حکم سے کہ کہا اونھون نے نہین جانتے ہم کسی کو اصحاب آنحضرت ﷺ سے کہ جو گرے لوٹ پر اور لیا اونھون نے نقد اور مال کہ
رہا ہو وہ ساتھ اونکے کچھ وقت لوٹنے کے جب کہ آگھیرا اونکو مشرکون نے اور مل گئے لوگ آپسمین سوا دو شخص کے کہ ایک اونکے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح ہین کہ
لے آئے وہ ایک پٹکہ جو پایا تھا لشکر کفار مین اور تھین اوسمین پچاس اشرفیان پھر لپیٹ لیا اوسکو کمر پر اندر کپڑون کے اور لائے عباد بن بشر ایک تھیلی کہ تھا اوسمین تیرہ
مثقال سونا اور ڈال لائے اوسکو جیب مین اپنے کرتے کے اور پہنے ہوئے تھے وہ زرہ اوپر قمیص کے اور باندھے ہوئے تھے پٹکہ کرتے پھر لائے یہ دونون وہ مال
پاس آنحضرت ﷺ کے احد مین تو نہ خمس لیا اوسکا آنحضرت ﷺ نے اور دیدیا اونکو اوسی طرح روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا اونھون نے جب کہ لوٹ آئے تیرانداز
اور رہ گئے وہ جو کہ رہے اوس جگہ تو دیکھا خالد بن ولید نے خالی گھاٹی کو کہ ہین اوسپر کم لوگ دوڑایا گھوڑا اپنا اوس طرف اور ہمراہ ہوئے اونکے عکرمہ بن ابی جہل اور
باقی سواران کفار تو حملہ کیا اول اون تیراندازون پر اور مارے تیر اون باقی تیراندازون نے کہ تھے اوپر گھاٹی کے یہان تک کہ شہید ہوئے وہ سب اور تیر مارے
عبداللہ بن جبیر نے اسقدر کہ خالی ہوگیا ترکش اونکا پھر لڑے وہ برچھے سے یہان تک کہ ٹوٹ گیا برچھا اونکا پھر توڑ ڈالا اونھون نے میان اپنی تلوار کا اور لڑے
اسقدر کہ شہید ہوئے اور آئے جعال بن سراقہ اور ابو بردہ بن نیار اور تھے یہ دونون حاضر قتل عبداللہ بن جبیر مین اور یہ دونون بعد شب کے لوٹے اوس گھاٹی
پہاڑ سے یہان تک کہ جاملے اپنے لوگون سے اور سوار تھے کفار گھوڑون پر پس مختلف ہوگئین صفین مسلمانون کی اور پکارا ابلیس نے بعد ظاہر ہونے کے
بیچ صورت جعال بن سراقہ کے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے اور کہا یہ تین بار اور گرفتار ہوا جعال بن سراقہ اوسدن بڑی بلا مین جب کہ ظاہر ہوا
اوس دن ابلیس اوسکی صورت مین اور جعال لڑتا تھا مسلمانون سے سخت لڑائی اور تھا وہ بیچ پہلو ابی بردہ بن نیار اور خوات بن جبیر کے سو واللہ نہ دیکھی ہمنے
کوئی دولت سریع دولت مشرکین سے اوپر اپنے اور متوجہ ہوئے مسلمان اوپر جعال بن سراقہ کے واسطے قتل کے کہ کہتے تھے وہ اسنے پکارا ہی قتل ہونا آنحضرت ﷺ کا
اور گواہی دی خوات بن جبیر اور ابو بردہ بن نیار نے کہ تھا یہ قریب ہمسے جب کہ آئی یہ آواز کہ پکارا ہی اسکو غیر اسکے نے کہا رافع نے اور حاضر ہوا مین بعد اسکے
اور کہتے ہین رافع بن خدیج کہ حاصل ہوا یہ ہمکو بسبب ہمارے نفسون کے اور نافرمانی آنحضرت ﷺ کے کہ مل گئے مسلمان اور مارتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو
بے پہچانے ہوئے بسبب عجلت اور دہشت کے اور زخمی ہوئے اوس دن اسید بن حضیر ساتھ دو زخمون کے کہ مارا تھا ایک ابو بردہ نے اور کہتا تھا کہ لے اسکو
کہ مین غلام انصاری ہون اور حملہ کیا ابو زعنہ نے درمیان قتال کے ابو بردہ پر اور مارے اوسکے دو زخم درحالیکہ کہتا تھا مین ابو زعنہ ہون سبب پہچانے
ابو بردہ کے پھر پہچانا اونکو بعد اوسکے پھر جب ملتے ابو زعنہ سے تو کہتے اوس سے کہ دیکھو کیا کیا تمنے ساتھ میرے تو کہتے اونسے زعنہ کہ مارا تھا تمنے
اسید بن حضیر کو درحالیکہ نہ واقف تھا وہ لیکن ہی یہ زخم بیچ راہ اللہ تعالی کے پھر ذکر کیا اسکا آنحضرت ﷺ سے فرمایا آپ نے کہ ہی یہ بیچ راہ خدا کے ای ابو بردہ اور
ثابت ہی واسطے تیرے ثواب اسکا اسواسطے کہ مارا ہی یہ تجکو ایک مشرک نے اور جو مقتول ہوا وہ شہید ہی اور تھے یہان حسیل بن جابر اور رفاعہ بن وقش دونون نہایت
بوڑھے کہ چڑھ گئے تھے ساتھ عورتون کے مدینے مین اوپر بلندیون کے اور کہا ایک نے دوسرے سے کہ لا ابالک یعنی نہین باپ واسطے تیرے کیا کرینگے
ہم بچا کر جانین اپنی کہ نہین ہم مگر آج یا کل اور نہین باقی رہی ہی عمر ہماری مگر بقدر پیاس جانور کے بہتر یہ ہی کہ لین ہم تلوارین اور جاملین آنحضرت ﷺ سے پھر گئے احد مین
پھر جب کہ آئے وہ اور چلے طرف کفار کے تو قتل کیا رفاعہ کو مشرکون نے اور لیکن حسیل بن جابر کہ باپ ہین حضرت حذیفہ کے سو لوٹ پڑے اونپر مسلمان ساتھ

تلوارون اپنی کے اور نہ پہچانا تھا اونھون نے اوسکو بسبب پریشانی اور گڈ بڈ ہو جانے کے باوجودیکہ پکارتے رہے حضرت حذیفہ کہ یہ باپ میرا ہی یہ باپ میرا ہی
یہانتک کہ قتل کر ڈالا اونکو پس کہا حذیفہ نے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ یعنی بخشے اللہ تمکو اور اللہ بڑا ارحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون کا
کیا کیا تمنے یہ کام بہت خوش ہوئے آنحضرت ﷺ حذیفہ سے اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے واسطے دیت دینے باپ حذیفہ کے لیکن صدقہ کر دیا حذیفہ نے مسلمانون پر
دیت اپنے باپ کی اور کہا گیا ہی کہ قاتل اونکے عتبہ بن مسعود ہین اور آئے اوس دن حباب بن منذر بن جموح پکارتے ہوئے اے آل سلمہ اور ساتھ سختی اور شجاعت
کے اور ایکبارگی قبول کر کے پکار منادی خدا کا لبیک مارا جبار بن صخر نے ایک زخم کاری اونکے سر پر در حالیکہ نہ جانا تھا اونکو یہانتک کہ ظاہر کیا لوگون نے شعار
اپنے آپسمین اور پکارنے لگے ساتھ لفظ امت امت کے پھر روک لیے لوگون نے ہاتھ قتال سے آپس کے روایت ہی عبد اللہ بن فضل سے کہ دیا تھا آنحضرت ﷺ
نے نشان اپنا مصعب بن عمیر کو پھر شہید ہوئے مصعب اور لے لیا وہ نشان ایک فرشتے نے بیچ صورت مصعب کے اور کہنے لگے آنحضرت ﷺ مصعب سے
آخر دن مین کہ اے مصعب آگے بڑھو سو موند کیا آپ کی طرف اوس فرشتے نے اور بولا نہین ہون مین مصعب تو پہچان لیا اوسکو آنحضرت ﷺ نے کہ یہ ایک فرشتہ ہی آیا
مدد کو اور مروی ہی اسی طرح ابو معشر سے بھی اور مروی ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھتا تھا مین اوس دن کہ جب پھینکتا ہون مین تیر تو لا دیتا ہی اوسکو
اوٹھا کر مجھے ایک شخص سپید لباس نیک مونہ والا غیر معروف یہانتک کہ بعد اسکے جانا مینے اوسکو کہ وہ فرشتہ تھا اور مروی ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ
دیکھا مینے دو شخصون کو سپید لباس ایک کو سیدھی طرف اور دوسرے کو اولٹی طرف آنحضرت ﷺ کے کہ لڑتے تھے ساتھ سختی کے اور نہ دیکھا تھا مینے اونکو
پہلے اور نہ بعد اسکے اور مروی ہی عبید بن عمیر سے کہ کہا اونھون نے جب لوٹے قریش احد سے تو کہنے لگے اپنی مجلسون مین قصہ اپنی فتح کا اور بولے کہ
نہ دیکھا ہمنے ابلق گھوڑون اور سفید لباس سوارون کو جو دیکھے تھے ہمنے بدر مین کہا عبید بن عمیر نے کہ نہ لڑے فرشتے احد مین اور مروی ہی عمرو بن حکم سے کہ
نہ مدد کیے گئے آنحضرت ﷺ دن احد کے ساتھ کسی فرشتے کے بلکہ تھی مدد اونکی بدر مین اور مروی ہی عکرمہ سے بھی مثل اسی کے اور مروی ہی مجاہد سے کہ
آئے فرشتے احد مین لیکن نہ لڑے اور لڑے تھے فرشتے دن بدر کے اور مروی ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اونھون نے وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے
مسلمانون سے یہ کہ مدد کریگا اونکی اگر صبر کرینگے وہ لیکن جب کہ متفرق ہوئے وہ لوگ تو نہ لڑے فرشتے اور مروی ہی ابو بشیر مازنی سے کہ کہا اونھون نے
جب کہ آواز دی شیطان نے بیچ بیچ سے گھاٹی کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک قتل ہوئے بسبب ارادہ کرنے اللہ تعالی کے اسکا تو بیٹھ گئے ہاتھ مسلمانون
کے اور متفرق ہوئے ہر طرف اور چڑھ گئے پہاڑ پر سو اول جسنے کہ بشارت دی لوگون کو آنحضرت ﷺ کی سلامتی کی وہ کعب بن مالک ہین کہ کہا کعب نے
آواز دی مینے لوگون کو اور اشارہ کیا آنحضرت ﷺ نے مجکو ساتھ رکھنے اپنی اونگلی کے مونہ پر کہ خاموش رہو اور روایت مین ہی کعب سے کہ کہا اونھون
نے جب کہ متفرق ہوئے لوگ تو پہلے سب سے پہچانا مینے آنحضرت کو اور بشارت دی مینے لوگون کو آپکی حیات اور سلامتی کی اور کہا کعب نے تھے ہم بیچ
درمیان گھاٹی کے کہ بلایا مجکو آنحضرت ﷺ نے اور طلب کیا مجھسے سازوسامان میرا اور تھا لباس میرا زرد یا بعض اوسکا پھر پہنا اوسکو آنحضرت ﷺ نے اور اوتارا
مجکو آنحضرت ﷺ نے سامان اپنا اور پہنا مینے اوسکو اور لڑا مین اوس دن لڑائی سخت یہانتک کہ زخمی ہوا ساتھ سترہ زخمون کے اور دوسری روایت
کعب سے کہ تھا مین پہلے پہچاننے والا حضرت ﷺ کو اوس دن کہ پہچانا مینے آپکو آنکھون سے نیچے خود کے اور پکارا مینے کہ اے جماعت انصار خوش ہو یہ ہین
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اشارہ کیا مجکو آنحضرت ﷺ نے کہ خاموش رہو اور مروی ہی عروہ سے کہ جب پکار دیا شیطان نے قتل ہونا آنحضرت ﷺ
تو کہا ابو سفیان بن حرب نے اے جماعت قریش کسنے تم مین سے قتل کیا ہی آنحضرت ﷺ کو بولا ابن قمیئہ کہ قتل کیا ہی اونکو مینے کہا ابو سفیان نے کہ لڑے
وہ ہمکا بین ہمکو جیسا کرتے ہین اعرابی عجم ساتھ اپنے بہادرون کے اور پھر ناشروع کیا ابو سفیان نے میدان مین ساتھ ابو عامر فاسق کے کہ آیا دیکھا
کسی نے آنحضرت ﷺ کو پھر گذرا اوپر لاش خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے تو پوچھا ابو عامر سے ابو سفیان کیا جانتا ہی تو کون ہی یہ مقتول کہا اونھون
کہا اونھے یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار ہی قوم کا پھر شاس بن منذر پر گذر کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ پر کہ یہ بھی سردار تھا پھر
کے تو بولا وہ یہ ابن قوقل ہی سردار بیچ بیٹھ الشرف کے پھر گذرے وہ اوپر ذکوان بن عبد قیس کے کہا یہ بھی اونکے سردارون سے ہی پھر گذرے اوپر اپنے

بیٹے حنظلہ کے تو پوچھا کون ہی یہ شخص ای ابو عامر کہا اوسنے یہ شخص عزیز تر ہی مجھپر یہان کے لوگون سے یہ حنظلہ بن ابی عامر ہی کہا ابو سفیان نے نہین دیکھا مینے قتل گاہ آنحضرتؐ کو اگر ہوتے وہ مقتول تو البتہ دیکھتے ہم اونکو جھوٹ کہا ابن قمیہ نے پھر بلایا خالد بن ولید سے اور پوچھا اوسنے کیا ظاہر ہوا تمپر قتل آنحضرتؐ کا کہا خالد نے اوسی دیکھا تھا مینے اونکو ساتھ چند اصحاب کے چڑھتے ہوئے پہاڑ پر کہا ابو سفیان نے یہی بات حق ہی جھوٹھ کہا ابن قمیہ نے کہ قتل کیا مینے اونکو اور مروی ہی ابو سفیان سے جو مولی ہین ابن ابی احمر کے کہ کہا اونھون نے سنا مینے محمد بن مسلمہ سے کہ وہ کہتے تھے سنا میرے کانون نے اور دیکھا میری آنکھون نے آنحضرتؐ کو کہ فرماتے تھے اوس دن درحالیکہ متفرق ہو گئے تھے لوگ طرف پہاڑ کے کہ نہین پلٹتے تھے لوگ طرف آنحضرتؐ کے اور پکارتے تھے آنحضرتؐ کہ اِلَيَّ يَا فُلَانُ اِلَيَّ يَا فُلَانُ مین ہون رسول اللہ تعالی کا لیکن نہ مڑا کوئی شخص اونکی طرف اون مین سے اور چلے گئے روایت ہی ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبید ہی کہ کہا ابو بکر نے کہ خالد بیان کرتے تھے شام مین کہ حمد ہو اوس خدا کو کہ ہدایت کی اوسنے مجکو اسلام کی بیشک دیکھا مینے حضرت عمر بن خطاب کو جس وقت کہ ہٹے لوگ احد مین اور نہتا ساتھ اونکے کوئی اور تحقیق تھا مین بیچ ایک جھوٹے لشکر سخت کے سو نہ پہچانا اونکو اونمین سے کسی نے سوا میرے اور ہلاک ہو گیا مین اونسے بچکر اور ڈرا مین اس بات سے کہ اگر برانگیختہ کرون مین اونپر اپنے ہمراہیون کو تو حملہ کرین وہ اونپر پھر دیکھا مینے اونکو جاتے ہوئے طرف گھاٹی کے اور مروی ہی نافع بن جبیر سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے ایک مہاجر سے کہ کہتے تھے حاضر تھا مین احد مین اور دیکھا مینے تیرون کو کہ آتے تھے ہر طرف سے اور آنحضرتؐ درمیان اونکے تھے پس بچ جاتے تھے وہ تیر آنحضرتؐ سے اور دیکھا مینے عبد اللہ بن شہاب زہری کو کہ کہتا تھا اوس دن بتلاؤ مجکو محمد کو آنحضرتؐ سے کہ نہ بچونگا مین اگر بچے وہ اور تھے آنحضرتؐ اوسکے پہلو مین کہ نہتا کوئی ہمراہ آپ کے پھر گذر گیا وہ اوس جگہ سے اور بلا عبد اللہ بن شہاب او صفوان بن امیہ سے کہا صفوان سے کہ الگ ہو گیا تو کیا نہ تو اناہموا تو اس بات پر کہ قتل کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قطع کرتا تو اس محنت کو کہ قادر کر دیا تھا تجکو اللہ تعالی نے اوپر کہا عبد اللہ نے کیا دیکھا تھا تو نے اونکو کہا صفوان نے کہ ہان تھا تو برابر اونکے پہلو کے کہا اوسنے واللہ نہ دیکھا مینے اونکو قسم خدا کی وہ بچائے گئے ہین ہمسے نکلے تھے ہم چار شخص ساتھ عہد اور قسم کے اونکے قتل پر لیکن نہ قادر ہوئے اس کام پر اور مروی ہی نملہ بن ابی نملہ سے اور نام ابو کا عبد اللہ بن معاذ ہی اور باپ اونکے معاذ بھائی ہین برا بن معرور کے مان کی طرف سے کہ کہا اون نملہ نے جبکہ متفرق ہوئے مسلمان اوس دن تو دیکھا مینے آنحضرتؐ کو کہ نتھا کوئی ساتھ آپکے سوا بھیڑ دشمنون کے پھر گھیر لیا آپکو آکر اصحاب نے مہاجرین اور انصار سے پھر چلے گئے طرف گھاٹی کے اور نتھا واسطے مسلمانون کے نشان کھڑا ہوا اور نہ جماعت اور گروہ اور جماعتین مشرکین کی گرتی تھین آگے پیچھے سے میدان مین ادہر اودہر اور متفرق ہو جاتی تھین نہین دیکھتے تھے کسی آدمی کو کہ ہٹا وے اونکو پھر پہنچے ہم پیچھے ہوا ہین آنحضرتؐ کے اور دیکھا مینے آپکو کہ قصد کرتے تھے اصحاب کا پھر لوٹ گئے مشرک طرف لشکر اپنے کے اور صلاح کی بیچ مدینے کے لوگون نے بیچ طلب ہماری کے سو مشغول تھے لوگ اپنے اوس اختلاف مین کہ ظاہر ہوئے آنحضرتؐ اصحاب پر پھر ہو گئے وہ سب اس طرح کہ گویا نہین پہنچا اونکو کچھ رنج جب کہ دیکھا اونھون نے آنحضرتؐ کو صحیح و سالم کہا واقدی نے مروی ہی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل عبدری سے کہ نقل کی اونھون نے اپنے باپ سے کہ کہا اونھون نے کہ اوٹھائے تھے مصعب نشان کو پھر جبکہ پھرنے لگے مسلمان تو ثابت قدم رہے مصعب اور آیا ابن قمیہ درحالیکہ سوار تھا پس وار کیا اونکے ہاتھ پر کہ کاٹ دیا اوسکو اور پڑھتے تھے مصعب یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی اور محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول اور لئے لیا نشان اوسی ہاتھ مین اور جھک گئے اوسپر پھر قطع کیا اوسنے اولٹا ہاتھ اونکا بھی تو جھک گئے وہ نشان پر اور لے لیا درمیان دونون بازوؤن کے اور ملا لیا چھاتی سے اور پڑھتے تھے یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ یعنی اور محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تم پھر جاؤ گے اولٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو پھر حملہ کیا اوسنے اونپر تیسری بار ساتھ نیزے کے کہ پار نکال دیا اونکے پھر لوٹ گیا وہ اور گر پڑے حضرت مصعب ساتھ نشان کے اور دوڑے دو واسطے اوٹھانے نشان کے دو مسلمان بنی عبد الدار کے

سو بیچاری ہو حملہ اور ابو الروم پھر اوٹھایا اوسکو ابو الروم نے اور رہا وہ نشان اونکے ہاتھ مین یہان تک کہ لے گئے اوسکو مدینہ مین جب کہ لوٹے مسلمان اور
مروی ہی مقداد سے کہ جب ہمنے باندھین صفین لڑائی کو تو بیٹھ گئے آنحضرتؐ نیچے نشان مصعب بن عمیر کے پھر جب کہ مارے گئے نشان بردار کفار کے تو بھاگے
مشرکین پہلی بار اور لوٹا مسلمانون نے لشکر اونکا پھر دوبارہ لوٹے کفار مسلمانون پر اور آئے پیچھے سے پس ضرر پہونچایا لوگون کو اور پکارا آنحضرتؐ نے
اپنے نشان بردارون کو پس لیا نشان مصعب بن عمیر نے یہان تک کہ شہید ہوئے اور لیا نشان خزرج کا سعد بن عبادہ نے اور کھڑے تھے آنحضرتؐ
نیچے اوسکے اور گھیرے ہوئے تھے آپ کو اصحاب اور دیا نشان مہاجرین کا ابو الروم عبدری کو پچھلے دن اور دیکھا مینے طرف نشان اوس کے کہ تھا
پاس اسید بن حضیر کے اور مقابل رہے کچھ دیر اور لڑے لوگ درحالیکہ مل گئے تھے درمیان صفون کے اور پکارے مشرک ساتھ اپنے شعار کے کہ
یا للعزیٰ یا آل ھبل پس دردناک کیا اونھون نے واللہ ساتھ قتل ظاہر کے اور پہونچے آنحضرتؐ سے اوس حال کو کہ نہین پہونچے تھے قسم اوسکی کہ
بھیجا اونکو ساتھ حق کے نہین دیکھا مینے آنحضرتؐ کو کہ ہٹے ہون ایک بالشت سامنے سے دشمنون کے اور حملہ کرتے تھے اعدا پر گروہ اصحاب کے کبھی اور کبھی
متفرق ہو جاتے تھے آپ سے اور دیکھا تھا مین آپ کو کہ کھڑے ہوئے تھے کہ تیر مارتے تھے او نیز پتھر یہان تک کہ آئی مسلمانون سے اور ثابت رہے
آنحضرتؐ میدان مین جس طرح کہ تھے بیچ ایک جماعت کے کہ صبر کیا ساتھ آپ کے چودہ آدمیون نے سات مہاجر اور سات انصار کے کہ وہ حضرت ابو بکر
اور حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ ابو عبیدہ بن جراح اور زبیر بن عوام ہین اور انصار سے
حباب بن منذر اور ابو دجانہ اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ ہین اور کہا گیا ہی کہ ثابت قدم رہے وہان
سعد بن عبادہ اور محمد بن مسلمہ کہ بیان کرتے ہین اونکو بیچ جگہ اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ کے اور بیعت کی حضرتؐ سے اوس دن آٹھ آدمیون نے موت پر
کہ تین مہاجر اور پانچ انصار کہ تھے حضرت علیؓ اور زبیر اور طلحہ اور ابو دجانہ اور حارث بن صمہ اور حباب بن منذر اور عاصم بن ثابت اور سہل بن حنیف
ہین پس نہ مارا گیا کوئی اونمین کا اور آنحضرتؐ پکارتے تھے اونکو پیچھے سے یہان تک کہ لوٹا جو لوٹا اونمین سے قریب تیس مرد کے اور مروی ہی یعقوب
بن عمر بن قتادہ سے کہ کہا اونھون نے ثابت رہے اوس دن پاس آنحضرتؐ کے تیس آدمی کہ کہتے تھے وہ سب ہم قربان ہین آپ پر اور فدا ہین جانین ہماری
آپ کی جان سے اور سلام ہی آپ پر نہ رخصت کرنے والے کا اور کہا ہی راویون نے جب گرم ہوئی آنحضرت پر لڑائی اور گھیرا لوگون نے آپ پر تو ہٹایا اونکو مصعب
بن عمیر اور ابو دجانہ نے یہان تک کہ بہت زخمی ہوئے پھر فرمانے لگے آنحضرتؐ کہ کون بیچتا ہی جان اپنی پس نکلی ایک جماعت انصار کے پانچ آدمی کہ اونمین
ہین عمارہ بن زیاد بن سکن اور لڑے یہان تک کہ ثابت قدم رہے اور لوٹی ایک جماعت مسلمانون کی پھر لڑے وہ یہان تک کہ پست کر دیا دشمنان خدا کو
اور فرمایا آنحضرتؐ نے عمارہ بن زیاد سے کہ قریب ہو مجھسے آئے پاس پھر ٹیک لگا دی اونکو آنحضرتؐ نے اپنے قدم مبارک کی اور تھے اونمین چودہ زخم
یہان تک کہ وفات پائی اونھون نے اور شروع کیا آنحضرتؐ نے اوس دن پکارنا لوگون کا اور برانگیختہ کرنا اونکا لڑائی پر اور کئی شخصون نے مشرکون سے
بیکار کر دیا تھا چند مسلمانون کو ساتھ تیرون کے کہ اونمین سے حبان بن عرقہ اور ابو اسامہ جشمی تیر انداز ہین سو فرمایا آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاص
سے کہ تیر مار تو فدا ہون تجھپر ماں باپ میرے اور مارا ایک تیر حبان بن عرقہ نے کہ لگا وہ دامن مین ام ایمن کے کہ آئی تھین واسطے پانی پلانے
زخمیون کے پس روک دیا اونکو اور کھلا بدن اونکا اوس سے اور تبسم کیا اوس نے پس دشوار گذرا یہ آنحضرتؐ پر اور دیا آپ نے ایک تیر سعد بن ابی وقاص کو تاکہ
مارین اوسے اور فرمایا اسکو کہ مار تو پڑا وہ تیر بیچ گلے کی ہنسلی حبان کے کہ گر پڑا وہ چت اور کھل گیا ستر اوسکا کہتے ہین سعد دیکھا مینے آنحضرتؐ کو کہ ہنسے آپ
یہان تک کہ کھل گئے آپ کے دندان مبارک سامنے کے پھر فرمایا عوض لیا سعد نے ام ایمن کا پھر دعا دی آپ نے سعد کو کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ دعا تیری
اور نشانے پر لگا وے تیرے تیر کو اور سب تیر مارتے تھے اوس دن مالک بن زہیر نے جو بھائی تھا ابو اسامہ جشمی کا اور یہ اور حبان بن عرقہ نے جلدی کی
بیچ زخمی کرنے اصحاب کرام کے اور اونکے قتل مین تیرون سے کہ آڑ کی تھی آپ نے پتھر سے اور مارتے تھے تیر مسلمانون کو اور اسی حال مین تھے کہ
دیکھا سعد بن ابی وقاص نے مالک بن زہیر کو پیچھے پتھر کے کہ مارا اوسنے تیر اور نکالا تھا سر اپنا سو تیر مارا اوسکو سعد نے کہ لگا تیر آنکھ اوسکی آنکھ مین اور

نکل گیا پیچھے سر سے پس اوچھلا وہ اوپر کو پھر گرا زمین پر اور قتل کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور تیر مارے اوس دن آنحضرتؐ نے اپنی کمان سے اسقدر کہ بیکار ہو گئی وہ
پھر لے لیا اوسکو قتادہ بن نعمان نے اور رہی وہ پاس اونکے اور پھوٹی اوسدن آنکھ قتادہ بن نعمان کی کہ نکل پڑی اونکے رخسار پر کہتے ہین قتادہ بن نعمان
کہ آیا مین پاس آنحضرتؐ کے اور عرض کی مینے کہ ای رسول اللہ نکاح مین ہے میرے ایک عورت جوان حسین کہ محبوب رکھتا ہون مین اوسکو اور وہ مجکو اب خوف ہے
مجکو کہ گھنیاوے میری اس آنکھ سے سو لیا اوس آنکھ کو آنحضرتؐ نے اور رکھا اپنے دست مبارک سے حدقۂ چشم مین پھر بینا ہو گئی وہ اور ہوگئی جسطرح
کہ پہلے تھی اور نہ درد ہوا اوسمین کوئی گھڑی دن یا رات مین پھر کہتے تھے وہ جب کہ بوڑھے ہوئے کہ یہ آنکھ میری قوی ہے دوسری سے اور تھی وہ خوشنما
دوسری سے پھر مشغول ہوئے آنحضرتؐ لڑائی پر اور مارے تیر یہانتک کہ تمام ہوئے تیر آپکے اور ٹوٹ گیا گوشۂ کمان اور قبل اسکے ٹوٹ گیا تھا چلہ
اوسکا اور رہگیا آپکے دست مبارک مین ٹکڑا اوسکا بقدر بالشت کے پیچ چلۂ کمان کے پھر لیا اوس کمان کو عکاشہ بن محصن نے واسطے چلہ باندھنے کے
اور کہا یا رسول اللہ نہین پورا آتا چلہ اسکا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کھینچ اوسکو کہ پہنچ جاویگا کہا ہے عکاشہ نے قسم اوس ذات پاک کی کہ بھیجا اونکو ساتھ حق کے
کھینچا مینے اوسکو یہانتک کہ بڑھ گیا وہ اور پیچ دیے مینے اوسکو دو یا تین اوپر گوشۂ کمان کے پھر لیا اوسکو آنحضرتؐ نے اور شروع کیے تیر مارنا کفار پر اور
ابوطلحہ آگے تھے آپکے کہ سپر کرتے تھے جان اپنی واسطے آنحضرتؐ کے اور تیر مارے اسقدر کہ بیکام ہوئی کمان آپکی پھر لے لیا اوسکو قتادہ بن نعمان نے اور
ڈال دیے تھے ابوطلحہ نے اوسدن سب تیر اپنے ترکش سے آنحضرتؐ کے آگے اور تھے یہ ابوطلحہ بڑے تیرانداز اور بڑی آواز والے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے آواز
ابوطلحہ کی بہتر ہے لشکر مین چالیس آدمیون سے اور تھے اونکے ترکش مین پچاس تیر پھر پھیلا دیا اونکو روبرو آنحضرتؐ کے پھر کہنے لگے پکار کر یا رسول اللہ جان میری
قربان ہو آپکی جان پر پس ہمیشہ پھینکتے تھے اونمین سے ایک ایک تیر کو اور جھانک لیتے تھے آنحضرتؐ پیچھے سے ابوطلحہ کے درمیان سے سر اور کاندھے کے
جگہہ گرنے آپکے تیر کی یہانتک کہ تمام ہوئے وہ تیر اور وہ کہتے تھے فدا کرے مجکو اللہ تعالی آپ پر پھر اوٹھا دیتے تھے اونکو آنحضرتؐ لکڑیان زمین سے اور
فرماتے کہ پھینک ای ابوطلحہ پھر مارتے تھے وہ اونکو درحالیکہ ہوجاتے وہ تیر بہتر اور تھے منجملہ تیراندازون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سعد بن ابی وقاص اور
سائب بن عثمان بن مظعون اور مقداد بن عمرو اور زید بن حارثہ اور حاطب بن ابی بلتعہ اور عتبہ بن غزوان اور خراش بن صمہ اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور بشر
بن براء بن معرور اور ابو نائلہ سلکان ابن سلامہ اور ابوطلحہ اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح اور قتادہ بن نعمان اور لگا اوسدن ایک تیر ابو رہم غفاری کے گلے مین
سو آئے نزدیک آنحضرتؐ کے پھر لگا دیا آپنے اوسپر لعاب دہن مبارک اپنے کا پس اچھا ہو گیا وہ اور نام رکھا تھا ابو رہم کا لوگون نے منحور اور چار شخصون نے
قریش سے اقرار اور عہد کیا تھا اس بات پر کہ قتل کرین ہم آنحضرتؐ کو اور جان لیا تھا اونکو مشرکون نے واسطے اس کام کے کہ وہ عبداللہ بن شہاب اور
عتبہ بن ابی وقاص اور ابن قمیہ اور ابی بن خلف تھے اور مارے عتبہ نے اوسدن چار تیر آنحضرتؐ پر کہ ٹوٹا اوس سے ایک دانت مبارک آپکی رباعیہ کا نیچے
کی جانب سے سیدھی طرف کا اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا اسقدر کہ گڑ گئی آپکے خود کی جھالر رخسار مبارک مین اور زخمی ہوئے دونون گھٹنے آپکے
اگر پڑے ایک گڑھے مین کہ کھودا تھا اون گڑھون کو ابو عامر نے بجائے خندق واسطے مسلمانون کے پس کھڑے تھے آنحضرتؐ اوپر درحالیکہ نہ مطلع تھے
اونسے اور ثابت نزدیک ہمارے یہی کہ جسنے زخمی کیا رخسار مبارک آپکا وہ ابن قمیہ ہے اور جسنے زخمی کیا آپکے لب مبارک کو کہ شہید ہوا اوس سے
دندان مبارک رباعیہ کا وہ عتبہ بن ابی وقاص ہے پھر بڑھا ابن قمیہ کہتا ہوا کہ بتلاؤ مجکو آنحضرتؐ کو قسم اوسکی کہ قسم کھائی جاتی ہے ساتھ اوسکے اگر دیکھ لون
مین اونکو تو البتہ قتل کرونگا مین اونکو پھر اوٹھائی تلوار اور وار کیا آپ پر عتبہ بن ابی وقاص نے ساتھ بازو کے قوی کے اور تھین اوسدن آنحضرتؐ
پر دو زرہ مین سو گر پڑے آنحضرتؐ اوس گڑھے مین کہ تھا آگے آپکے کہ چھل گئے گھٹنے آپکے اور نہ کارگر ہوئی کچھ تلوار ابن قمیہ کی مگر پڑی اسقدر
زور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ پھسل پڑے آپ اوس گڑھے مین پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور بلند کیا آپکو طلحہ نے پیچھے سے اور پکڑا
اوپر سے ہاتھ آپکا حضرت علی ؓ نے یہانتک کہ کھڑے ہوئے آپ سیدھے اور مروی ہے ابو بشیر مازنی سے کہ کہا اونھون نے حاضر تھا مین روز احد کے
اور تھا مین نوجوان سو دیکھا مینے ابن قمیہ کو کہ وار کیا آنحضرتؐ پر تلوار کا اور دیکھا مینے کہ آنحضرتؐ پھسل پڑے اوپر اپنے دونون گھٹنون کے گڑھے مین

که تھا رو برو آپ کے اسقدر که پوشیده ہوگئے ہمسے تو پکارنے لگا مین لوگون کو درحالیکه عمر تھا پھر دیکھا مینے لوگون کو که جمع ہوئے وہان اور دیکھا
طلحہ بن عبید اللہ کو که پکڑے ہوئے تھے تہبند آپکا واسطے اوٹھانے کے یہان تک که کھڑے ہوئے آنحضرت اور کہا گیا ہے که جسنے زخمی کیا جبین مبارک آپکو وہ ابن شہاب ہے
اور جسنے شہید کیا دانت آپکا رباعیات سے اور خون آلود کیا لب جان بخش کو وہ عتبہ بن ابی وقاص ہے اور جسنے زخمی کیا رخسار مبارک کو یہان تک که گھس گیا
حلقہ خود کا اوسمین وہ ابن قمیہ ہے اور روان ہوا خون آپکے زخم پیشانی سے اسقدر که سرخ ہوگئی سب ریش مبارک اور سالم مولی ابو حذیفہ کا دھوتا تھا وہ خون
آپکے مونہہ سے اور فرماتے تھے آنحضرت که کس طرح فلاح پاوینگے وہ قوم که کیا یہ کام اونھون نے اپنے نبی سے اور آنحضرت بلاتے تھے اونکو طرف اللہ تعالی کے
پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ○
یعنی تیرا اختیار کچھ نہین یا اونکو توبہ دیوے یا اونکو عذاب کرے که وہ ناحق پر ہین اور کہا سعد بن ابی وقاص نے سنا مینے آنحضرت کو که فرماتے تھے سخت ہوا
غضب اللہ تعالی کا اوس قوم پر که خون آلود کیا اونھون نے مونہہ اوسکے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اوس قوم پر که خون آلود کیا اونھون نے چہرہ
اوسکے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اوس شخص پر که قتل کیا اوسکو رسول خدا نے کہا سعد نے پس تسلی ہوگئی مجکو اپنے بھائی عتبہ کی جانب سے بسبب
بددعا آنحضرت کے که حریص تھا مین اوسکے قتل پر زائد ہر چیز سے اور تھا وہ بدخلق عاق کیا ہوا اپنے باپ کا پھر چیرا مینے صفوف کفار کو اوسکی طلب مین دو بار
که قتل کرون اوس بھائی کو لیکن ہٹ گیا میرے سامنے سے مانند لومڑی کے پھر تیسری بار جب که گھسنے لگا مین اونمین تو فرمایا مجسے آنحضرت نے ای بندہ خدا
کیا کرتا ہے تو کیا چاہتا ہے که ہلاک کرے جان اپنی سو رک گیا مین اور فرمایا آنحضرت نے ای اللہ مت پورا کر کسی پر انمین سے ایک برس کہا ہے سعد نے که واللہ نگذرا
برس کسی پر اونمین سے که تیر مارا ہو یا زخمی کیا ہو اوسنے آنحضرت کو مر گیا عتبہ اور ابن قمیہ اور اختلاف ہے اوسمین که کہا بعض نے مارا گیا بیچ مصر کے
اور کہا بعض نے که مارا اوسنے ایک تیر احد مین مصعب بن عمیر کو درحالیکه کہتا تھا لے اسکو مین ابن قمیہ ہون اور شہید کیا اوسنے مصعب کو اور فرمایا اوسکے حق مین
آنحضرت نے که کیا ہو واسطے اوسکے تباہ کرے اوسکو اللہ تعالی پھر ایکبار قصد کیا اوسنے دوہنے دودھ کا بکری سے سو سینگ مارا اوسکو بکری نے درحالیکه
پکڑے ہوئے تھا وہ اوسکو اور مار ڈالا اوسکو اور دیکھا اوسکو مردہ درمیان پہاڑون کے بسبب بددعا آنحضرت کے اور تھا وہ دشمن خدا اسکا که جب لوٹا تھا
طرف اپنے لوگون کے تو کہتا تھا اونسے که مین مار آیا ہون آنحضرت کو اور وہ ایک شخص تھا بنی ازہم کا قبیلہ بنی فہر سے اور بڑھا عبد اللہ بن حمید بن زہیر
جب که دیکھا اوسنے آنحضرت کو اس حال مین گھوڑا دوڑا کر اور چھپا ہوا تھا لوہے مین اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون بتلاؤ مجھے آنحضرت کو واللہ البتہ قتل کرونگا
مین اونکو یا مرونگا قریب اونکے پھر آگے روکا اوسکا ابو دجانہ نے اور کہا آگے آ اوس شخص کے که سپر کی ہے اوسنے جان اپنی واسطے جان آنحضرت کے پھر گرا دیا
اوسکے گھوڑے سے کو زخمی کیکے پھر ماری اوسپر تلوار اور کہا که لے یہ وار که مین ابن خرشہ ہون یعنی قتل کیا اوسکو اور آنحضرت دیکھ رہے تھے اس طرف پھر فرمایا ای اللہ
راضی ہو تو ابن خرشہ سے جیسا مین راضی ہون اوس سے اور مروی ہے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے که فرمایا اونھون نے سنا مینے حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے که کہتے تھے جب که ہوا دن احد کا اور زخمی ہوا روے مبارک آنحضرت کا یہان تک که گھس گئے حلقہ خود کے رخسار مین تو دوڑا مین طرف آنحضرت کے
اور ایک شخص اوپر سے پورب کی طرف سے که آتا تھا اوڑتا ہوا تو کہا مینے ای اللہ کرا سکو طلحہ بن عبید اللہ پھر جب که پہنچے ہم دونو پاس آنحضرت کے تو نکلا وہ شخص
حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور سبقت کی اونھون نے مجھپر اور کہا سوال کرتا ہون مین تمسے واسطے اللہ کے ای ابو بکر یہ که تم چھوڑ دو مجکو تا نکالون مین یہ حلقہ خود کے
که لگ گئے ہین بیچ خسار مبارک مین آپکے کہا ہے حضرت ابو بکر نے پھر چھوڑ دیا مینے اونکو اور فرمایا آنحضرت نے که لازم پکڑو اوپر اپنے خیال رفیق اپنے یعنی طلحہ بن عبید اللہ کا
پس پکڑا حضرت ابو عبیدہ نے اپنے دانت سے حلقہ خود کا اور نکالی ایک کڑی که گھسی ہوئی اوس مین ڈرسے که گر پڑے ابو عبیدہ اور ٹوٹ گیا دانت اونکا سامنے سے پھر
پکڑا دوسری کڑی کو دوسرے دانت سے سو مشہور ہوئے ابو عبیدہ لوگون مین ساتھ صفت اثرم کے اور کہا گیا ہے که نکالنے والا اون دونون حلقون کا آپکے
خسار سے عقبہ بن وہب بن کلدہ ہین اور نزدیک بعض کے ابو الیسر لیکن ثابت تر نزدیک ہمارے عقبہ بن وہب بن کلدہ ہین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان
کرتے تھے که زخمی ہوا خسار مبارک آنحضرت کا احد مین که گھس گئین دو کڑیان خود کی آپکے خسار مین پھر جب که کھینچ لیئن وہ دونون تو بہا خون آپکے خسار سے

مانند دانۂ مشک کے اور ابو مالک بن سنان چوستے تھے خون آپ کے مونھ سے پھر نگل جاتے تھے اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نے جسکو خوش آوے یہ دیکھنا اوس
شخص کا کہ ملا ہی خون میرا اوسکے خون سے تو البتہ دیکھے وہ مالک بن سنان کو کہا لوگون نے مالک سے کیا پیا ہی تمنے خون کو تو کہا اونھون نے ہان پیا ہی مینے
خون آنحضرتؐ کا اور فرمایا آنحضرتؐ نے ملا خون میرا جسکے خون سے نہ پونہچے گی اوسکو آگ روایت ہی ابو سعید سے کہ تھا مین اون لوگون مین جو لوٹائے
گئے تھے موضع شیخین سے اور نہ حاضر ہوئے تھے مقابلے مین پھر جب ہوا دوسرا دن اور پونہچے ہم معرکے مین آنحضرتؐ کے اور جدا ہوتے تھے لوگ آپ سے تو
آیا مین اور ایک نوجوان بنی خدرہ کا واسطے جستجو اور دریافت سلامتی آنحضرتؐ کے تاکہ خبر دین ہم جاکے اپنے گھر والون کو آپکی سو ملے ہم لوگون سے
درحالیکہ وہ لوٹے آتے تھے بطن قناۃ مین اور نتھا کچھ مقصود ہمارا سوا آنحضرتؐ کے کہ دیکھین ہم آپکو پھر جب کہ دیکھا مجکو آنحضرتؐ نے تو فرمایا کیا سعد بن مالک ہی عرض کی
مینے کہ ہان قربان ہون آپ پر مان باپ میرے اور نزدیک گیا مین آنحضرتؐ کے اور چوما مینے گھٹنا آپکا اور تھے آپ گھوڑے پر پھر فرمایا آپنے اجر دے تجکو
اللہ تعالیٰ بیچ باپ تیرے کے پھر نظر کی مینے طرف وجہ شریف آپکے ناگاہ بیچ ہر رخسار آپکے داغ تھا مثل درہم کے اور زخم تھا آپکی پیشانی مین قریب بالون
کے اور خون آلودہ تھا لب زیرین آپکا اور شکستہ ہو گیا تھا سپیدھا دانت آپکا رباعیہ سے اور تھی کچھ چیز سیاہ اوپر زخم رخسار آپکے تو پوچھا مینے لوگون سے
کیا ہی یہ آپکے وجہ مبارک مین کہا اونھون نے کہ یہ بوریا جلا ہوا ہی پھر کہا مینے کسنے زخمی کیا رخسار آپکا تو کہا لوگون نے ابن قمیہ نے پھر پوچھا مینے کسنے زخمی کی
پیشانی آپکی کہا لوگون نے ابن شہاب نے پھر کہا مینے کسنے خون آلودہ کیا لب آپکا کہا لوگون نے کہ عتبہ نے پھر دوڑنے لگا مین آگے آپکے یہان تک کہ
اوترے آپ اپنے دولت خانے کے دروازے پر لیکن نہ اوتر سکے بے زور دینے اور پھر دیکھا مینے آپکے گھٹنون کو کہ چھلا ہوا اور گرے سے ہین تکیہ کیا تھا آپنے
چلنے مین اوپر دونون سعدون کے کہ وہ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ ہین یہان تک کہ داخل ہوئے آپ گھر مین پھر جب غروب ہوا آفتاب اور اذان دی بلال
نے واسطے نماز کے تو نکلے آپ باہر اوسی طرح تکیہ کیے ہوئے دونون سعدون پر پھر تشریف لے گئے اپنے دولت خانے مین اور آدمی مسجد مین جلاتے تھے آگ واسطے
سینکنے اپنے زخمون کے پھر اذان دی بلال نے نماز عشا کی جب کہ غائب ہوئی شفق پس نہ برامد ہوئے آنحضرتؐ اور بیٹھے بلال نزدیک دروازے کے یہان تک کہ
گذری ثلث رات پھر پکارا اونھون نے واسطے نماز کے کہ یا رسول اللہ طیار ہی نماز تو نکلے آنحضرتؐ اور حال یہ کہ سو گئے تھے پھر دیکھا مینے آپکو کہ ہلکے تھے بیچ چلنے کے
بہ نسبت اوسوقت کے کہ گئے تھے دولت خانے مین پھر پڑھی مینے ساتھ آپکے عشا پھر تشریف لے گئے آپ گھر مین اور صف باندھی لوگون نے روبرو آپکے
نماز کی جگہ سے اور گئے حضرتؐ تنہا بے تکیہ کیے یہان تک کہ داخل ہوئے گھر مین پھر لوٹ آیا مین بھی اپنے گھر کو اور خبر دی مینے اپنے لوگون کو آنحضرتؐ کی سلامتی
کی تو حمد و شکر کیا اللہ تعالیٰ کا سبنے اور سو رہے سب اور رہے معزز لوگ اوس اور خزرج کے مسجد مین اوپر دروازے آنحضرتؐ کے محافظت کو بخیال قریش کے
کہ پھر نہ لوٹ آوین کہین کہا ہی راویون نے اور نکلین حضرت فاطمہ علیہا السلام ساتھ چند عورتون کے اور دیکھا اونھون نے زخم وجہ مبارک آپکا تو لپٹ گئین
گلے مین اور پونچھنے لگین خون آپکے مونھ سے اور فرماتے تھے آنحضرتؐ کہ سخت ہوا غضب خدا کا اوس قوم پر کہ خون آلودہ کیا اونھون نے مونھ اوسکے رسول کا
اور لاتے تھے پانی حضرت علیؓ موضع مہراس سے اور کہا حضرت فاطمہؓ سے کہ لیے رہو تم یہ تلوار میری پھر لائے پانی بھر کر سپر مین اور چاہا آنحضرتؐ نے کہ پیوین اوس مین
سے کہ تھے آپ پیاسے لیکن نہ پی سکے اور پائی بو پانی مین کہ نا پسند آیا آپکو تو فرمایا یہ پانی بدمزہ ہی پھر کلی کی اوس سے بواسطے صاف کرنے مونھ کے خون سے
اور دھویا حضرت فاطمہؓ نے خون اپنے باپ کا پھر جب دیکھا آنحضرتؐ نے تلوار حضرت علیؓ کو رنگین تو فرمایا اگر اچھے لڑے ہو تم تو بیشک اچھا لڑے ہین عاصم بن ثابت اور
حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور تلوار ابو دجانہ کی نہین ہی یہ برخس کہ نہ پی سکے آنحضرتؐ اوس سے پانی تو نکلے محمد بن مسلمہ پانی ڈھونڈھنے کو پاس عورتون کے
اور آئین تھین چودہ عورتین کہ تھین اونمین فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ لائی تھین وہ سب کھانا پانی ساتھ اپنے اور پلاتی تھین زخمیون کو اور
معالجہ کرتی تھین اونکا کہا کعب بن مالک نے کہ دیکھا مینے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ کو کہ تھین مشکین اونکی پشت پر دن احد کے اور تھی حمنہ بنت جحش کہ پلاتی تھی
پیاسون کو اور باندھتی تھی زخمون کو اور تھی ام ایمن پانی پلاتی زخمیون کو تا اینکہ نہ پایا محمد بن مسلمہ نے پاس اونکے پانی اور حال یہ کہ آنحضرتؐ اور سب کا یہ حال تھا پیاسے
تھے تو گئے قناۃ [illegible] مشک لیکر اور [illegible] کیا پانی [illegible] پھر لائے پانی شیرین اور پیا آنحضرتؐ نے

[illegible]

اور دعا دی سعد بن سلمہ کو بھلائی کی اور نہ بند ہوتا تھا خون آپ کا اور فرماتے تھے آنحضرتؐ کہ نہ پہونچینگے وہ لوگ جنہوں نے مثل ہمارے یہان تک کہ [illegible] پھر
دیکھا حضرت فاطمہؓ نے کہ نہین بند ہوتا خون اور وہ دھوتی تھین خون اور حضرت علیؓ ڈالتے تھے اوسپر پانی سپر سے تو لیا اونھون نے ایک ٹکڑا بوریے کا اور
جلایا اوسکو یہان تک کہ ہوگیا وہ راکھ پھر چھا دیا اوسکو زخم پر تو بند ہوگیا خون اور کہا گیا ہی کہ اونھون نے علاج کیا اوسکا جلا کر ساتھ ایک ٹکڑے پشمینے کے
اور بعد اوسکے آنحضرتؐ علاج کرتے تھے اوس مونہہ کے زخم کا پرانی ہڈی سے یہان تک کہ جاتا رہا اثر اوسکا اور رہے آنحضرتؐ کہ پاتے تھے اثر چوٹ ابن قمیہ کا
کاندھے پر ایک ماہ تک یا کچھ زائد مہینہ سے اور علاج کرتے تھے اثر زخم رخسار کا پرانی استخوان سے اور مروی ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا اونھون نے جبکہ
ہوا دن احد کا تو آیا ابی بن خلف گھوڑا دوڑاتا اپنا یہان تک کہ قریب ہوا آنحضرتؐ سے اور ہٹے اوسکی طرف بعض اصحاب کہ قتل کرین اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ الگ ہو جاؤ اوس سے پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ روبرو اوسکے حربہ لیکر اپنے ہاتھ مین اور ماری اوسکو وہ سنان پھینک کر کہ لگی وہ اوسکی گردن پر سو گر پڑا ابی اوپر سے
گھوڑے کے اور ٹوٹ گئی ایک پسلی اوسکی پھر اوٹھا لے گئے اوسکو لوگ یہان تک کہ وقت جانے [illegible] کفار کے مر گیا وہ راہ مین اور نازل ہوئی اوسکی حق مین
یہ آیت کریمہ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور مروی ہی کعب بن مالک سے کہ روایت کی اونھون نے اپنے باپ مالک سے کہا اونھون نے
کہ تھا ابی بن خلف کہ آیا تھا واسطے فدیہ دینے اپنے بیٹے کے جو پکڑا گیا تھا بدر مین کہا اوسنے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک میرے ایک گھوڑا ہی کہ دانہ دیکر پالتا ہون اوسکو
جبتک کہ مار لون گا آپکو اوسپر فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ مین قتل کرونگا تجکو در حالیکہ ہوگا تو اوسپر انشاء اللہ تعالی اور کہا ہی بعض نے کہ یہ قول ابی بن خلف نے کہا تھا
مکہ مین لیکن سنا آنحضرتؐ نے یہ قول اوسکا مدینے مین پس فرمایا آنحضرتؐ نے مین قتل کرونگا اوسکو اوس گھوڑے پر انشاء اللہ تعالی اور ہوتے تھے آنحضرتؐ
لڑائی مین اس طرح کہ نہ دیکھتے تھے پھر کر پیچھے اپنے اور فرماتے تھے اپنے اصحاب سے کہ خوف ہی مجکو آنے ابی بن خلف کا پیچھے سے جو جب دیکھو تم اوسکو
آتے ہوئے تو مطلع کرنا مجکو ناگاہ آیا ابی دوڑاتا ہوا گھوڑا اپنا اور پڑی نظر اوسکی آنحضرتؐ پر اور پکارا بلند آواز سے کہ ای محمد نہ بچا مین اگر بچ گئے تم عزم
کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ کیا کرینگے ہم جب کہ آگیا وہ آپکو کہ قریب آ پہنچا ہی اگر چاہین آپ تو حکم دیوین [illegible]
آنحضرتؐ نے کسی کو اور آپ پہنچا ابی تو لی آنحضرتؐ نے سنان حارث بن صمہ سے اور ہٹے آپ جانب اصحاب [illegible]
اور نہ ہوتا تھا کوئی مشابہ آنحضرتؐ کے وقت سعی کرنے کے جنگ مین اور وار کیا آپ نے اوس حربہ کا اوسکی گردن پر [illegible]
کرنے لگا وہ مانند بیل کے کہتے تھے اوس سے ہمراہی اوسکی تسلی کو کہ ای ابو عامر نہین کچھ خوف تجپر اور اگر ہوتا [illegible] آنحضرتؐ مین
تو نہ ضرر دیتا کچھ کہا ابی نے قسم ہی لات اور عزی کی کہ اگر ہوتا یہ درد کہ مجکو ہی تمام اہل ذی المجاز کو تو بیشک [illegible]
کہ مین قتل کرونگا ابی کو پس اوٹھا لے گئے اوسکو لوگ اور اوسکے اس شغل مین نہ متوجہ ہوا کوئی آنحضرتؐ کا اور [illegible]
احد سے اور کہا گیا ہی کہ لایا تھا وہ حربہ آنحضرتؐ نے زبیر بن عوام سے اور مروی ہی حضرت ابن عمر سے کہ [illegible] بطن رابغ مین [illegible]
مین بطن رابغ مین بعد اسکے کہ گذر گئی تھی اکثر رات سے ناگاہ آیا ایک آگ پیش ہوئی مجسے پس ڈرا مین اوس سے اور [illegible]
ہین کہ سرخ ہو رہی تھین وہ اور پکارتا تھا وہ پیاس پیاس پھر ناگاہ ظاہر ہوا دوسرا شخص کہ کہا اوسنے مت پانی پلا اسکو کہ یہ [illegible]
کہا جسنے کہ خرابی ہو واسطے اسکے [illegible]
واسطے قتل کے پس [illegible]
اوسکی گردن پر اور [illegible]
مخزومی اوپر اپنے گھوڑے ابلق کے بارادۂ قتل آنحضرتؐ کے اور چھپا ہوا تھا [illegible]
پس پکارا وہ کہ نہ بچونگا مین اگر بچے تم آج کے دن اور [illegible]
[illegible]

اوسپر حارث بن صمہ پھر وار کیے کچھ دیر تلوارون سے اور ماری تلوار حارث نے اوسکے پانون پر کہ کھلی تھی وہ جگہہ زرہ سے پس گر پڑا وہ اور ملی اوسدن
حارث کو زرہ اور خود اور تلوار عمدہ اور ہمین سنا گیا کہ اوکسی کو اوسدن ملا ہو سلب کسی مقتول کا سوا ان حارث کے اور آنحضرتؐ دیکھتے تھے انکی لڑائی کو سو
پوچھا آپ نے کسی سے کہ کون ہی یہ کافر کہا اوسنے یہ عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ ہی فرمایا آپ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحَانَہٗ اور عبداللہ بن جحش نے
قید کیا تھا اوسکو بطن نخلہ مین پھر لائے تھے اسکو نزدیک آنحضرتؐ کے اور دیا فدیہ اور گیا طرف قریش کے یہان تک کہ لڑا آکر غزوۂ احد مین اور مارا گیا وہان
اور دیکھا مارے جاتے اوسکو عبید بن حاجز عامری نے اور آیا دوڑتا ہوا مانند شیر کے اور ماری ایک تلوار حارث بن صمہ کے کندھے پر کہ زخمی کیا اونکو اور گر پڑے
حضرت حارث زخمی ہوکر پھر اوٹھالے گئے انکو لوگ انکے پھر آگئے ابودجانہ اوپر عبید بن حاجز کے اور چوٹین کین دونون نے آپسمین کچھ دیر دون سے اور ہر ایک کو کتنا
چوٹ دوسرے کی سپر پر پھر حملہ کیا اوسپر ابودجانہ نے اور لپٹ گئے اوسکو پچھاڑ دیے مارا اوسکو زمین پر اور ذبح کیا تلوار سے مانند بکری کے پھر لوٹ آئے ابودجانہ پاس
آنحضرتؐ کے اور کہا گیا ہو کہ سہل بن حنیف مارتے تھے تیرونکو آنحضرتؐ کی طرف سے تو حکم کیا آنحضرتؐ نے لوگون کو کہ تیر دین سہل کو بیشک یہ سہل ہی اور دیکھا آنحضرتؐ
نے ابودردا کو در حالیکہ لوگ جاتے تھے ہر طرف فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اچھا سوار ہی عویمر اور مروی ہی حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے کہ کہا اونھون نے
بیان کیا مجھسے اوس شخص نے کہ دیکھا اوسنے طرف ابی اسیرہ بن حارث بن علقمہ کے کہ مقابل تھا وہ ایک شخص سے بنی عوف کے پس چوٹین کرتے تھے وہ دونو
آپس مین اور خالی دیتا تھا ہر ایک انمین کا وار دوسرے کو سو دیکھا ان دونون کو لڑتے ہوئے مانند دو شیرون کے کہ توقف کرتے تھے کبھی اور ٹھہر جاتے ہین کبھی
پھر مل گئے یہ دونون اور لپٹ گئے آپسمین اور گر پڑے دونون زمین پر پھر اوپر ہوگئے ابو اسیرہ اور ذبح کیا اپنے دشمن کو تلوار سے مانند بکری کے پھر جدا ہوگئے
اوس سے پھر اسی حال مین آئے خالد بن ولید اوپر گھوڑے ادہم چتکبرے سپید پیشانی والے کے اور تھا پاس اونکے نیزہ دراز پس حملہ کیا ابو اسیرہ پر
پشت کی جانب سے اور دیکھا مینے نوک برچھی کی کہ نکل آئی سینہ سے اور گر پڑے ابو اسیرہ مردہ ہوکر اور لوٹے خالد بن ولید کہتے ہوئے کہ مین ابو سلیمان
کہا ہی راویون نے اور لڑے اوسدن طلحہ بن عبید اللہ آنحضرتؐ کی جانب سے لڑائی سخت اور کہتے تھے وہ کہ جب دیکھا مینے آنحضرتؐ کو وقت چلے جانے اصحاب کے
اور حملہ کرنے مشرکون کے کہ گھیر لیا آپکو بیچ مین ہر طرف سے تو نہ اطلاع رہی مجکو کہ کھڑا رہون مین آگے آپکے یا پیچھے آپکے یا دہنے یا بائین اور ہٹاتا تھا مین تلوار سے
لوگون کو کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے یہان تک کہ الگ ہوئے لوگ پھر فرمانے لگے آنحضرتؐ اوسدن طلحہ کو کہ بیشک محبوب ہوا تو میرا اور ذکر کیا حضرت سعد
بن ابی وقاص نے حضرت طلحہ کا کہا رحمت کرے اونپر اللہ تعالی تھے وہ بڑھکر ہمسے غنا مین آنحضرتؐ کی جانب سے دن احد کے کہا لوگون نے کسطرح تھا
یہ حال ای ابو اسحق کہا اونھون نے کہ لازم رہے طلحہ آنحضرتؐ سے اور ہم سب متفرق ہوگئے پھر دوڑ آئے ہم طرف آنحضرتؐ کے دیکھتے تھے ہم طلحہ کو
گرد پھرتے ہوئے آنحضرتؐ کے کہ سپر کی تھی جان اپنی واسطے آنحضرتؐ کی اور پوچھا گیا طلحہ سے کہ ای ابو محمد کیا ہوا تمھاری اونگلی ہین کہا اونھون نے تیر مارا
مالک بن زہیر جشمی نے یا ارادہ آنحضرتؐ کے اور نشانہ ہوتا تھا تیر اوسکا تو سامنے کیا مینے ہاتھ اپنا آنحضرتؐ کے مونہہ کے اور لگا وہ تیر میری خنصر مین
کہ چھو پار گیا اوسمین اور شل ہوگئی اونگلی میری اور کہا اونھون نے جس وقت مارنے تیر کے اوسکو لفظ حس کا تب فرمایا آنحضرتؐ نے اگر کہتا بسم اللہ تو داخل
ہوتا جنت مین در حالیکہ دیکھتے ہوتے لوگ جو شخص خوش کرے یہ کہ دیکھے اوسکو کہ چلتا پھرتا ہی دنیا مین اور ہی وہ اہل جنت سے تو چاہیے کہ دیکھے وہ طلحہ
بن عبید اللہ کو بیان کیا ہی مین سے کہ پورا کیا ہی اونھون نے کام اپنا اور مروی ہی طلحہ سے کہ جب ہٹے مسلمان اوس دن مین اور پھر لوٹے تو بڑھا ایک
شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن مضرب کا کھینچے لاتا تھا برچھے اپنے اوپر گھوڑے کمیت سپید پیشانی کے چھپا ہوا لوہے مین اور پکارتا تھا کہ مین ہون
ابو ذات الودع بتلاؤ مجھے آنحضرتؐ کو کہ کہان ہین تو کاٹی مینے اونکے گھوڑے کی کونچین پس ہٹا مین اور حملہ کیا مینے اوسپر برچھی سے واللہ خالی گیا وار میرا اوسکے
حدقہ چشم سے اور شور کیا اوسنے مانند بیل کے پس رکھا مینے قدم اپنا اوسکے رخسار پر یہان تک کہ ملا یا مینے اوسکو موت سے اور تھے طلحہ کہ زخم لگا تھا
اونکی ہتھیلی مین سر ایک شریک کے ہاتھ سے کہ ماری تھین اوسنے اونپر دو چوٹین ایک انکے سر پر در حالیکہ مونہہ انکا طرف اوسکے تھا اور دوسری وقت
لوٹنے انکے کے اوس سے پھر بہنے لگا انکے زخمون سے خون روایت کرتے ہین حضرت ابوبکر صدیقؓ کہ آیا مین پاس آنحضرتؐ کے دن احد مین تو فرمایا آپ نے

مجکو پہلا اپنے چچازاد بھائی کے پاس پھر آیا مین پاس طلحہ بن عبید اللہ کے درحالیکہ نکل گیا تھا خون اونکا پس چھڑکا مینے آنکھ مین پانی اونکے سونہہ پر اور تھے
وہ بیہوش پھر جب کہ افاقہ ہوا اونکو تو کہا کیا ہوئے آنحضرت کہا مینے کہ وہ بخیر ہین اور بھیجا ہے اونھون نے مجکو تمہاری طرف کہا طلحہ نے الحمد للہ کہ
ہر مصیبت بعد اسکے آسان ہے اور تھے ضرار بن خطاب فہری کہ کہا کرتے تھے دیکھا مینے طلحہ بن عبید اللہ کو ہونڈائے ہوئے ... موضع مروہ کے عمرے مین
اور دیکھا مینے زخم اونکے سر کا کہا مینے واللہ مینے مارا تھا یہ اونکو جب کہ آئے یہ طرف میرے پھر دوسرا وار کیا مینے انپر جب کہ لوٹے پیچھے اور کہا کہ یہ جب
ہوا دن جنگ جمل کا اور قتل کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگون کو پھر جب کہ آئے آپ بصرے مین تو آیا پاس آپ کے ایک عربی اور کچھ کلام کیا اوسنے روبرو
آپ کے اور کہا کچھ حق طلحہ مین تو جھڑکا اوسکو آپ نے اور کہا نہین حاضر تھا تو دن احد کے اور بڑھ گئی ہے بے پروائی اوسکی بسبب کمال اسلام کے کہ بہت
جگہہ ہوئے اونکی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے پس شکستہ دل ہوا وہ شخص اور خاموش ہو گیا پھر بولا ایک شخص کہ کیا تھی بڑائی اور آزمایش اونکی احد مین رحمت کرے
اونپر اللہ تعالی فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ ہان رحمت کی اونپر اللہ تعالی نے بیشک دیکھا مینے اونکو کہ سپر کیا تھا اپنی جان کو واسطے آنحضرت ﷺ کے درحالیکہ گھیر لیا تھا
اونکو تلوارون نے اور پڑتے تھے تیر ہر طرف سے اور تھے وہ مانند سپر کے واسطے آنحضرت ﷺ کے اور رنج پونہچا اوسمین آنحضرت ﷺ کو زخم وغیرہ کا پھر فرمایا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے گواہی دیتا ہون مین اس بات پر کہ سنا مینے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے آپ کاش مین چھپایا جاتا ساتھ اپنے اصحاب کے نشیب مین
پہاڑ کے پھر کہا حضرت علی نے اوس دن درحالیکہ ہٹاتا تھا مین کفار کو ایک جانب اور ابو دجانہ دوسری جانب مین اونکے ایک گروہ کو اور ہٹاتے تھے سعد
بن ابی وقاص ایک جانب اونکی جماعت کو یہان تک کہ ہٹا دیا اون سب کو اللہ تعالی نے پھر جدا ہوا کفار سے ایک فرقہ جنگ آور کہ تھے اوسمین عکرمہ بن ابی جہل
گھس گیا مین اونمین ساتھ تلوار کے اور شروع کیا مینے مارنا اونکا اور جمع ہوئے وہ سب پھیر یہان تک کہ پونہچا مین اونکی نہایت تک پھر لوٹا مین دوبارہ یہان تک
کہ آ گیا مین اپنی اوس جگہہ پر کہ گیا تھا مین وہان سے لیکن تاخیر کی میری موت نے اور پورا ہوتا ہے وہ کام کہ چاہتا ہے اوسکو اللہ تعالی اور مروی ہے ایک شخص سے
کہ دیکھا اوسنے حباب بن منذر بن جموح کو لڑائی مین کہ ہٹاتے تھے کفار کو مانند بکریون کے اور حال یہ کہ گھیر لیا تھا اونکو ... یہان تک کہ کہا گیا تھا
ہوئے وہ اور پھر ظاہر ہوئے اور تلوار تھی اونکے ہاتھ مین پھر ہٹے لوگ اونپر سے اور حملہ کرتے تھے حباب کفار کے ہر فرقے پر اور کفار بھاگ گئے تھے اونسے طرف
اپنے لوگون کے پھر آئے حباب پاس آنحضرت ﷺ کے اور اوس دن واسطے پہچان کے نشان کیا تھا حباب نے ایک پارچہ سبز کو اوپر خود کے اور ظاہر ہوئے اوس دن عبد الرحمن
ابن ابی بکر اور پکارا کہ ہے کوئی ... اور نہ ظاہر تھا اوس سے سوا دو آنکھون کے پھر آواز دی اونھون نے کون آتا ہے ... ابو عبد الرحمن بن عتیق
سے کہا راوی نے ... ارادہ کیا اونکے مقابلے کا حضرت ابو بکر نے اور عرض کی یا رسول اللہ مین جاتا ہون اسکے مقابلے کو ... ابو بکر ... فرمایا آنحضرت ﷺ نے
میان کر تلوار اپنی اور لوٹ جا اپنی جگہہ پر اور فائدہ دے ہمکو اپنی حیات سے اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے اوس دن ... واسطے شماس بن عثمان کے کوئی تشبیہ سوا ڈھال کے
یعنی بسبب اوس جان نثاری کے کہ کی اوسنے ... آنحضرت ﷺ کے اوس دن کہ آنحضرت ﷺ نہین ... شماس کو اوس طرف کہ ہٹاتا تھا
کفار کو اپنی تلوار سے یہان تک کہ شہید ہو گئے ... آنحضرت ﷺ اور سپر کیا شماس نے اپنی جان کو آنحضرت ﷺ پر یہان تک کہ قتل کیے ... سعادت شہادت کی ...
قول آنحضرت ﷺ کا کہ نہین پاتا مین کوئی تشبیہ واسطے شماس کے سوا ڈھال کے اور ... ایک ...
انصار کے اور چلے گئے تھے یہ قریب باغ ... جلدی اور ... اونکے اور
نہ لوٹا کوئی شخص یہان تک کہ قتل ہوا اور لڑے اونسے قیس بن ... اپنی تلوار سے ... آدمی اونکے لیکن نہ شہید ... اونکو کفار ...
کہ چھید اونکو ہر طرف سے کہ پائے گئے اونمین ... نشان ... اور ... عباس بن عبادہ ...
بن زید بن ابی زہیر اور اوس بن ارقم بن زید اور عباس پکارتے تھے اپنی بلند آواز سے کہ جماعت مسلمین لازم پکڑو اپنے اللہ اور اپنے نبی کو ... مصیبت ...
بسبب شامت ... بات اونکی کے کہ نافرمانی کی تمنے نبی کی ... فتح کا اگر صبر کرو تم ... اور اوتاری زرہ اپنی
اور کہا ... خود اور زرہ ... اوس بات کا ارادہ ...

جماعت کفار مین اور حضرت عباس کہتے تھے کیا ہوگا عذر ہمارا نزدیک ہمارے رب کے اگر شہید ہوئے آنحضرتؐ اور دیکھتے تھے ہم کو نون سے آنکھون کے اور
کہتے تھے خارجہ نہین عذر ہمکو نزدیک اپنے رب کے اور نہ کوئی دلیل لیکن عباس اپنے قتل کیا اونکو سفین بن عبد شمس سلمی نے اور مارے تھے عباس نے اوسپر دو برچھے
زخم پھر اوٹھا لاے اوسکو میدان سے زخمی اور رہا وہ اوسی زخمون سے ایکسال تک پھر اچھا ہوگیا اور گھیر لیا خارجہ بن زید کو برچھیون سے پس آئے اونکو زخم زائد دس سے
اور گذرا اونپر صفوان بن امیہ اور پہچانا اونکو اور کہا یہ بڑا ہمنشین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھی اونمین جب تک کچھہ جان پھر شہید کیا اوسنے اونکو ناتوانی مین اور شہید
ہوئے اوس مین ارقم اور کہا صفوان بن امیہ نے کسنے دیکھا ہے خبیب بن یساف کو درحالیکہ طلب کرتا تھا اونکو پھر قادر ہوا اوپر اونکے اور مثلہ کیے گئے اوس دن خارجہ اور کہا
یہ وہ شخص ہے کہ حملہ کیا تھا اسنے میرے باپ پر یعنی امیہ بن خلف پر بدر مین اب تشفی دی مینے اپنی جان کو جب کہ مار لیا مینے مثلہ کیے ہوؤن کو اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے
اور مار لیا مینے ابن نوفل اور ابن ابی زہیر اور ابن اوس کو اور مروی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دن احد کے کون لیتا ہے اس تلوار کو ساتھ اوسکے حق کے عرض کی لوگون نے کیا ہے
حق اوسکی فرمایا آپ نے کہ حق اوسکا یہ ہے کہ مارے اسکو دشمنون پر عرض کی حضرت عمرؓ نے کہ مین ہون یا رسول اللہ پس نہ توجہ کی اونکی طرف آنحضرتؐ نے اور پھر کہا
لوگون کو اوسی شرط سے واسطے اوس تلوار کے پھر کھڑے ہوئے زبیر اور طلب کیا اوسکو لیکن نہ متوجہ ہوئے آنحضرتؐ اونکی طرف بھی یہانتک کہ متوہم ہوئے حضرت عمر
اور حضرت زبیر اپنے دلون مین پھر تیسری بار دہرایا ہے کہا آنحضرتؐ نے سو بولے ابو دجانہ کہ مین لیتا ہون اسکو یا رسول اللہ ساتھ اوسکے حق کے تو دیدی وہ تلوار
اونکو آنحضرتؐ نے اور پورا کیا اونھون نے اقرار اپنا اور ادا کیا حق اوس تلوار کا وقت ملنے دشمنون کے اور کہا ایک نے اون دونون مین یا حضرت عمر یا حضرت زبیر نے
واللہ مجھکو عزیز کرونگا مین حال اس شخص کا کہ دی اسکو آنحضرتؐ نے اور نہ دی یہ تلوار مجھکو کہا اونھون نے پھر پیچھا کیا مینے اوسکا اور واللہ دیکھا مینے کسیکو کہ لڑا ہو زائد
اوس سے بہتر دیکھا مینے اوسکو کہ لڑتے تھے اور مارتے تھے اوس تلوار کو یہانتک کہ جب تھک جاتے تھے ہاتھہ اونکے اور کند ہوجاتی وہ تلوار اور جانتے کہ اب
نکلے لگی اونگلیون سے اوسکو پتھرون پر اور تیز کر لیتے اوسکو اور پھر مارتے اوس سے دشمنون کو یہانتک کہ ہوجاتی وہ مانند درانتی کے اور تھے ابو دجانہ کہ جب دی تھی
اونکو تلوار آنحضرتؐ نے تو چلے تھے طرف کفار کے اتراتے ہوے فرمایا آنحضرتؐ نے اونکو دیکھکر اتراتے ہوے چال ہے کہ بیشک یہ وہ چال ہے کہ بغض رکھتا ہے اس سے
خداے تعالی مگر ایسے مقام پر اور تھے چار اصحاب آنحضرتؐ کے کہ علامت کرتے تھے اوپر اپنے لڑائیون مین ایک اونمین ابو دجانہ ہین کہ باندھتے تھے سرخ پٹی سر پر
اور جب نہ تھا اہل قوم اونکو کہ جب باندھتے تھے پٹی تو جانتے کہ سرخ سر پٹی خوب لڑیگے اور تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ علامت کرتے تھے اپنی صوف سپید کی اور
حضرت زبیر ساتھ لکڑے زرد کے اور حضرت حمزہ علامت کرتے تھے شہپر ساتھ رکھنے پر شتر مرغ کے کہا ابو دجانہ نے دیکھا مینے اوس روز ایک عورت کو کہ برانگیختہ کرتی تھی
لوگون کو لڑائی پر تو اوٹھائی مینے اوسپر تلوار درحالیکہ نہ گمان کیا تھا مینے اوسکو مگر مرد پھر دیکھا مینے اوسکو اور مکروہ جانا مینے یہ کہ مارون تلوار آنحضرت کی اس عورت
کو اور وہ ہند بنت حارث تھی اور کعب بن مالک کہتے ہین کہ پہونچا مجھکو گیارہ زخم دن احد کے اور جب دیکھے مینے مثلہ کیے ہوئے مشرکون کو شہداے مسلمین مین کہ
مثلہ کیا تھا اونکو بری طرح تو الگ ہوگیا مین مقتولون مین سے اور جدا جا بیٹھا مین ایسے کہ دیکھتا تھا مین اپنے اوس مقام مین کہ ناگاہ آیا خالد بن اعلم عقیلی جمع کیا ہوا اسباب
جنگ اپنا اور گھیرتا تھا مسلمانون کو اور کہتا تھا کہ باندھ لو اونکو جیسا کہ باندھا جاتا ہے بکریان اور پکارتا تھا کہ اے معشر قریش مت قتل کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ قید کرلو
اونکو یہانتک کہ بتا دین ہم اونکو عداوت اونکے کامون کا پس قصد کیا اوسکا قزمان نے اور مارا ایک ہاتھہ اوسکے کاندھے پر اور کاٹا اوسکو اونکی تلوار نے بمقدار
کمر تک دیکھا مینے پھیپھڑا اوسکا پھر سلیل تلوار اونکی اور لوٹ گئے اور آیا اونپر ایک مشرک کہ نہ کھلا تھا سوا اوسکی دونون آنکھون کے اور مارا اوسکے ایک ہاتھہ
ایسا کہ دو ٹکڑے کر دیا اوسکو کہا مینے کون تھا یہ کہا ایک شخص نے ولید بن عاص بن ہشام تھا پھر کعب کہتے ہین کہ مین دیکھتا تھا اوس دن قزمان کو اور
کہتا تھا کہ نہین دیکھا مینے کوئی شخص مثل اسکے دلاور تلوار مین یہانتک کہ ہوا انجام اوسکا جیسا کہ ہوتا تھا پھر پوچھا لوگون نے کیا ہوا انجام اوسکا کہا کعب نے
کہ ہوا وہ اہل نار سے کہ خود ماری جان اپنی اوس دن اور مروی ہے کعب سے کہ ناگاہ دیکھا مینے ایک مشرک کو پوشیدہ سامان آہنی مین جنگ کے کہ پکارتا تھا گھیر لو
مسلمانون کو اور باندھ لو مانند باندھنے پوست بکری کے سو آیا اوس حال مین ایک مسلمان سلح کہ چلا اوسپر اور روانہ ہوا مین بھی پیچھے اوسکے پھر کھڑا ہوا مین کہ
اندازہ کرتا تھا اون دونون کا اپنی نگاہ مین تو دکھائی دیا مجھے وہ کافر زائد سامان اور بہتر مین اور دیکھتا رہا مین اون دونون کو یہانتک کہ مقابل ہوئے وہ دونون پھر مارا (

مسلمان نے ایک تلوار اوس کافر کے کاندھے پر کہ نکل گئی کوکھ تک اور گر پڑا وہ دو ٹکڑے ہو کر اور الگ ہوا اوس سے وہ مسلمان اور کہا کیسے طرح دیکھا تو نے
ای کعب مین ابو دجانہ ہون اور کہا اونھون نے کہ رشید فارسی مولی بنی معاویہ کے چلے ایک مشرک پر کہ تھا وہ قوم بنی کنانہ سے چھپا ہوا لوہے مین اور فخر کرتا تھا اپنا کہ مین ہون
ابن عویم پھر مقابل ہوئے اوسکے سعد مولی حاطب کے تو کیا اوس کافر نے اونکو دو ٹکڑے ایک از تلوار مین پھر مقابل ہوئے اوسکے رشید اور ایک وار کیا اوسنے
کاندھے پر کہ گرا وہ دو پارہ ہو کے مع زرہ اور یہ کہتے تھے کہ لے یہ وار میرا کہ مین غلام فارسی ہون اور آنحضرت دیکھتے تھے اونکو اور سنتے تھے یہ کلام آپکا تو فرمایا
آپ نے کیون نہ کہا تو نے کہ لے یہ وار میرا اور مین غلام انصاری ہون پھر آیا اوسکا بھائی اوسکا دوڑتا ہوا مانند کتے کے اور کہتا تھا مین ہون ابن عویم اور مارا
رشید نے ایک ہاتھ اوسکے خود پر کہ چیر گیا سر اوسکا اور کہا رشید نے لے یہ وار میرا کہ مین غلام انصاری ہون پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور فرمایا اچھا کہا تو نے
ای ابو عبداللہ اور کیفیت کی اونکی یہ اوس دن آنحضرت نے اور حال یہ کہ نہ تھا کوئی لڑکا اونکے اور کہا ہی ابو نمر کنانی نے کہ آیا مین دن احد کے در حالیکہ متفرق ہو گئے
تھے مسلمان اور تھا مین ہمراہ مشرکون کے اور آیا تھا مین ساتھ اپنے دس بھائیون کے اور مارے گئے اونمین سے چار اور تھی ہوا موافق مسلمانون کے
اول مقابلہ مین پھر دیکھا مینے اپنے لشکر کو کہ بھاگے تیتر بیتر ہو کر اور گرے اصحاب آنحضرت کے لوٹ پر یہان تک کہ چلا گیا مین پیادہ موضع جماء تک پھر لوٹے سوار
ہمارے کہا مینے واللہ نہین لوٹے یہ سوار مگر بسبب دیکھنے کسی امر کے پھر لوٹے ہم اپنے قدمون پر دوڑتے ہوئے یہان تک کہ پایا ہمنے لوگون کو لڑتے ہوئے
آپسمین بے صف باندھے کہ نہین جانتا تھا کوئی کسکو مارتا ہی اور نہ تھا کوئی نشان مسلمانون کا قائم اور تھا نشان ہمارا ساتھ ایک شخص کے بنی عبدالدار سے
اور سنا مینے شعار اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امت امت کہا مینے اپنے دل مین کیا ہی امت اور مین دیکھتا تھا آنحضرت کو کہ گھیرے ہوئے تھے اونکو اصحاب
اونکے اور تیر ہمارے نکل جاتے تھے داہنے بائین سے اور گرتے تھے آگے اونکے اور نکل جاتے پیچھے کو اور مارے مینے اوس دن پانچ تیر اور زخمی کیا اونمین سے
بعض اصحاب کو پھر ہدایت کی مجکو اللہ تعالی نے طرف اسلام کے اور تھا عمرو بن ثابت بن وقش جکڑا ہوا ہتھیارون مین اور گفتگو کرتی تھی اوسسے قوم اوسکی بیچ
اسلام کے تو کہتا وہ اگر جانتا مین تمہاری بات کو حق تو نہ تاخیر کرتا اس سے یہان تک جب کہ ہوا دن احد کا تو ظاہر ہوئی اوسپر خوبی اسلام کی اور آنحضرت تھے احد
مین پس اسلام لایا وہ اور لیے ہتھیار اپنے اور نکلا مدینے سے یہان تک کہ آ ملا لوگون مین اور لڑا کافرون سے خوب ثابت قدم ہو کر پھر پایا گیا زخمیون مین کہ قریب
قریب مرگ پھر پاس گئے اوسکے لوگ در حالیکہ آخر رمق تھی اوسمین اور پوچھا اوس سے کون چیز لائی تجکو یہان ای عمرو کہا اوسنے اسلام کہ ایمان لایا مین اللہ پر
اوسکے رسول پر پھر لی مینے تلوار اور آیا لڑائی مین اور روزی کی مجکو اللہ تعالی نے شہادت پھر وفات ہوئی اوسکی آگے اون لوگون کے فرمایا آنحضرت نے کہ وہ اہل جنت
سے ہی اور مروی ہی ابو سفین مولی ابن احمد سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرماتے تھے اور لوگ گرد اونکے تھے کہ بتاؤ مجکو شخص کہ داخل ہوا
جنت مین اور نہین پڑھی نماز واسطے اللہ تعالی کے کبھی پھر خاموش ہو گئے سب آدمی پھر کہا حضرت ابو ہریرہ نے وہ بھائی بنی عبدالاشہل کا ہی عمرو بن ثابت بن وقش اور
مروی ہی کہ تھا مخیریق یہودی احبار یہود سے تو کہا اوسنے دن شنبے کے در حالیکہ تھے آنحضرت احد مین ای گروہ یہود واللہ تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد تم پر
اور بیشک مدد اونکی تمپر لازم ہی کہا سب نے کہ آج دن شنبے کا کہا اوسنے نہین کچھ شنبہ پھر لیے ہتھیار اپنے اور حاضر ہوا پاس آنحضرت کے اور مارا گیا لڑائی مین فرمایا
آنحضرت نے کہ مخیریق بہتر یہود کا اور تھا مخیریق جب کہ آتا تھا طرف احد کے تو کہا تھا اگر مارا جاؤن مین اس لڑائی مین تو مال میرا سب واسطے آنحضرت کے ہی اور تھا حاطب بن امیہ
منافق اور بیٹا اوسکا یزید بن حاطب تھا مسلمان حاضر ہوا احد مین ساتھ آنحضرت کے پھر گر پڑا زخمی ہو کر اور اوٹھا لے گئے اوسکو لوگ اوسکے طرف اوسکے گھر کے کہا اوسکے
باپ نے در حالیکہ دیکھا گھر والون کو روتے ہوئے اوسپر واللہ کیا تم سب نے یہ کام پوچھا اونھون نے کس طرح کہا اوسکے باپ نے مغرور کیا تمنے اوسکو واللہ اوسکی جان کی
طرف سے یہان تک کہ نکلا یہ لڑائی کو اور مارا گیا پھر تمسے ہوئی ایک بات اور کہ وعدہ کرتے ہو تم اسکو جنت کا کہ داخل ہوگا یہ اوسمین جو ہی باغ [illegible] کہا اون
لوگون نے ہلاک کرے تجکو اللہ تعالی کہا اوسنے اسی طرح ہی اور نہ اقرار کیا اسلام کا اور کہا گیا ہی کہ تھا قزمان معدود اہل بنی ظفر مین اور نہین جانا جاتا تھا کہ کس مین سے ہی
اور تھا اون لوگون کا ایک باغ محبوب اور یہ قزمان مرد آزاد تھا نہ تھی اسکے اولاد اور نہ بیوی اور تھا بڑا دلاور شہور [illegible] پیچھے رہا احد مین
سو آیا یہ احد مین اور لڑا خوب اور مارے اسنے سات آدمی اور خود زخمی ہوا پھر بیان کیا گیا آنحضرت کے [illegible] زخمی ہوا قزمان [illegible] شہادت

تو فرمایا آپ نے وہ اہل نار سے ہی پھر آئے بعض آدمی طرف قزمان کے اور کہا اوس سے مبارک ہو تجکو ای ابو الغیداق شہادت تجکو کہا اوسنے کس بات کی
مبارک باد دیتے ہو تم مجکو واللہ نہین لڑا مین مگر بسبب اظہار فضیلت حسب کے کہا لوگون نے بشارت دیتے ہین ہم تجکو ساتھ جنت کے کہا اوسنے جنت ہی حرمل کی
یعنی ایک کہیت ہو سداب کو بہی کا واللہ نہین لڑا مین بخیال جنت اور نار کے بلکہ لڑا مین اوپر حسب اور قومیت کے پھر نکالا ایک تیر اپنے ترکش سے اور چہبو لیا اوسکو
اپنی چہاتی مین پھر دیر ہوئی اوسکی جان نکلنے مین تو نکالی تلوار اور جہک گیا اوسکی نوک پر سینہ رکہکر کہ نکل گئی وہ باہر پشت سے پھر بیان کیا گیا اوسکا واسطے
آنحضرت ﷺ کے تو فرمایا آپ نے وہ اہل نار سے ہی اور تہے عمرو بن جموح ایک شخص لنگڑے پھر جب ہوا دن احد کا اور تہے اونکے چار بیٹے کہ ہمراہ رہتے تہے آنحضرت ﷺ کے
لڑائیون مین مانند شیرون کے تو چاہا لوگون نے کہ روکین اونکو جانے سے طرف لڑائی کے اور کہا سب نے کہ تو ایک شخص لنگڑا ہی نہین کچہ حرج تجہپر اور تیرے
بیٹے ہین سب تیرے ساتھ آنحضرت ﷺ کے کہا عمرو بن جموح نے خرابی ہو تمہاری جاتے ہین وہ جنت کو اور بیٹہا رہون مین یہان پاس تمہارے اور بولی ہند بیٹی عمرو
بن حرام کے کہ بیوی اونکی تہین کہ دیکہا مینے اونکو پیٹھ پہیرتے ہوئے اور لی تیغ و سپر اپنی اور یہ دعا مانگی کہ ای اللہ نہ لوٹائیو مجکو طرف میرے اہل وعیال کے نامراد
پھر چلے باہر اور ساتہ اونکے بیٹے اونکے اور بہت کہا اونسے نجانے کو لیکن آئے وہ پاس آنحضرت ﷺ کے اور عرض کی یا رسول اللہ بیٹے میرے چاہتے ہین کہ روکین مجکو
اس طرف سے اور چلنے سے ہمرکاب آپ کے واللہ مین امید رکہتا ہون کہ لنگڑاتا پہرون جنت مین فرمایا آنحضرت ﷺ نے معذور رکہا تجکو اللہ تعالی نے اور نہین جہاد
تجہپر پھر کہا آنحضرت ﷺ نے اونکے بیٹون سے نہین تمپر منع کرنا اسکا شاید روزی کرے انکو اللہ تعالی شہادت پھر الگ ہو گئے وہ اونکے منع سے پھر شہید ہوئے وہ اور
کہا ابو طلحہ نے کہ دیکہا مینے طرف عمرو بن جموح کے جبکہ متفرق ہوئے مسلمان پھر دوبارہ حملہ کیا کفار پر تو وہ اول لوگون مین تہے اور دیکہتا تہا مین لنگ اونکے پانو کا
اور کہتے تہے مین واللہ مشتاق ہون طرف جنت کے پھر دیکہا مینے اونکے بیٹے کو کہ دوڑے جاتے تہے پیچہے اونکے یہانتک کہ مارے گئے وہ دونون اور حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا آئین نکلین درمیان عورتون کے واسطے تحقیق خبر کے اور نہ حکم ہوا تہا اوس دن تک پردے کا یہانتک جب کہ پہونچین کوہ نے پر موضع حرہ کے اوتری تہین
مقام بنی حارثہ سے وادی مین تو ملین ہند سے جو بیٹی ہین عمرو بن حرام کی اور بہن عبد اللہ بن عمرو کی کہ کہینچے لاتی تہین ایک اونٹ کو اپنے اور تہے اوسپر خاوند اونکے
عمرو بن جموح اور بیٹا اونکا خلاد بن عمرو اور بہائی اونکے عبد اللہ بن عمرو بن حرام باپ جابر کے یعنی یہ تینون لاشین اوسپر تہین تو پوچہا اونسے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خبر ہی پاس تیرے پیچہے کی پھر کہا ہند نے کہ خیر ہی لیکن آنحضرت ﷺ پس اچہے ہین اور ہر مصیبت بعد خیریت اونکے کی آسان ہی اور لیا اللہ تعالی
نے مسلمانون مین سے شہیدون کو اور لوٹا دیا کفار کو بسبب اونکے غصے کے کہ نہ حاصل کی اونہون نے کچہ بہلائی اور کفایت کی اللہ تعالی نے واسطے مومنون کے لڑائی
مین اور ہی اللہ تعالی قوی غالب پھر پوچہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ کون ہین یہ لوگ کہا اونہون نے یہ لاشین ہین میرے بہائی اور میرے بیٹے خلاد اور میرے
خاوند عمرو بن جموح کی پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کہان لیے جاتی ہو تم انکو کہا اونہون نے مدینے کہ دفنا دون مین انکو وہان پھر ہانکا اونہون نے اپنے
اونٹ کو تو بیٹہہ گیا وہ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ بیٹہہ گیا یہ بسبب بوجہ لادو کے کہا اونہون نے نہین یہ اس سبب سے کہ اٹہا ہی اسپر بوجہہ دو
اونٹون کا بلکہ گمان کرتی ہون سبب اسکا سوا اسکے پھر ہانکا اوسکو آگے پھر کہڑا ہو گیا وہ اور جب لیچلین اوسکو طرف مدینے کے تو بیٹہہ گیا پھر ہانکا اونہون نے اوسکو
طرف احد کے اور چلنے لگا جلدی پھر لوٹ آئین وہ پاس آنحضرت ﷺ کے اور بیان کیا اونسے یہ معاملہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ یہ اونٹ حکم ہی کیا کہا تہا کسی نے انمین سے کچہ
کہا ہند نے کہ عمرو جب آئے تہے طرف احد کے تو مونہہ کیا تہا اونہون نے طرف قبلہ کے اور کہا تہا ای اللہ نہ لوٹائیو مجکو طرف میرے اہل وعیال کے نامراد اور روزی
کریو تجکو شہادت فرمایا آنحضرت ﷺ نے اسی واسطے نہین چلتا اونٹ بیشک تمین سے ای گروہ انصار اگر قسم کہا دین بعض اللہ تعالی پر تو پورا کرے وہ اوسکی قسم کو اور تہا
لوگون مین سے عمرو بن جموح ہی ای ہند ہمیشہ فرشتے سایہ کرتے ہین اوپر تیرے بہائی کے جبسے کہ شہید ہوا ہی اب تک کہ منتظر ہین کہ دفن کیا جاوے پھر توقف کیا
آنحضرت ﷺ نے وہان یہانتک کہ دفن کیا اونکو پھر فرمایا ای ہند اکہٹا ہین یہ سب جنت مین عمرو بن جموح اور بیٹا تیرا خلاد اور بہائی تیرا عبد اللہ کہا ہند نے یا رسول اللہ
دعا کریے اللہ تعالی سے کہ کر دے مجکو انہین سے اللہ تعالی کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ شراب پی لوگون نے فجر کو دن احد کے کہ اونمین سے ہی باپ میرا پھر قتل
شہید ہو کر کہا جابر نے کہ باپ میرا اول شہید مسلمانون مین سے ہیں دن احد کے کہ قتل کیا اوسکو سفیان بن عبد شمس نے کہ کنیت اوسکی ابو الاعور سلمی ہی اور

نماز پڑھی اونپر آنحضرت ﷺ نے قبل ہزیمت لوگون کے جابر کہتے ہین جب کہ شہید ہوئے باپ میرے تو رونے لگین پھوپی میری فرمایا آنحضرت ﷺ نے کونسی چیز
رولاتی ہی تجکو سایہ کیے ہوئے ہین اونکو فرشتے اپنے پرون سے یہان تک کہ دفن ہوون اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام کہتے ہین کہ دیکھا مینے خواب مین چند روز
قبل احد کے کہ گویا دیکھتا ہون مین مبشر بن عبد المنذر کو اور وہ کہتا ہی مجھسے تو آنے والا ہی ہمپر چند دنون مین پوچھا مینے کہان ہی تو کہا اونے [illegible]
جنت مین چرتے ہین ہم اوسمین جہان سے کہ چاہین پھر کہا مینے کیا نہین مارے گئے تم دن بدر کے کہا اونھون نے کیون نہین لیکن پھر زندہ کیا گیا
مین پھر بیان کیا یہ خواب اپنا اونھون نے آگے آنحضرت ﷺ کے فرمایا آپ نے یہ شہادت ہی ای ابو جابر اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے دن احد کے دفن کرو عبد اللہ
بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کو ایک قبر مین اور کہا ہی کہ سبب یہ دونون میدان جنگ مین درحالیکہ مثلہ کیے گئے تھے نزدیک سیل کے گاڑ دیا تھا اونکو [illegible]
اور نہ پہچانے گئے بدن اونکے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے دفن کرو ان دونون کو ایک قبر مین اور کہا گیا ہی کہ حکم کرنا ساتھ دفن ان دونون کے ایک قبر مین [illegible]
واسطے دوستی ان دونون کے کہ فرمایا دفن کرو ان دونون دوستون کو کہ الفت رکھتے تھے آپسمین بیچ دنیا کے ایک قبر مین اور تھے عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک
شخص سرخ رنگ اصلع میانہ قد اور عمرو بن جموح طویل قامت پھر پہچانے گئے یہ دونون ان نشانیون سے اور داخل ہوا سیلاب ان دونونپر اور تھے قبر بیچ ان
دونون کی متصل سیل کے تو تھین ان دونون پر دو کملیان اور زخم لگا تھا عبد اللہ کے مونہہ پر اور رکھا ہوا تھا ہاتھ اونکا اوس زخم پر پس جب کہ ہٹایا گیا ہاتھ
اونکا اوس زخم سے تو جوش مارنے لگا خون پھر رکھدیا گیا اوسی جگہہ پھر ٹھہر گیا خون کہا ہی جابر نے دیکھا مینے اپنے باپ کو اوس گڑھے مین گویا کہ وہ سوتے ہین
اور نہ متغیر ہوا تھا کچھ حال اونکا کم نہ زیادہ اور پوچھا اونسے کسی نے کہ کیا دیکھا تمنے کفن اونکا کہا اونھون نے کفنائے گئے تھے کملی مین اور چھپایا گیا تھا اوس سے
مونہہ اونکا اور ڈالی گئی تھی اونکے پانون پر حرمل پھر پایا ہمنے اوس کملی کو اوسی طرح اور حرمل کو اونکے قدمون پر اوسی طرح اور گذرے تھے اونکی شہادت کو اوس دن
چھیالیس سال پھر مشورت کی لوگون سے جابر نے اس بات مین کہ مطیب کرین اونکو ساتھ مشک کے لیکن انکار کیا اس کام کا اصحاب آنحضرت ﷺ نے اور کہا
مت نیا کرو اونمین کچھ اور کہا گیا ہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب کہ جاری کرنا چاہا نہر کا تو پکار دیا اونکے منادی نے مدینہ منورہ مین کہ جس شخص کا ہو کوئی
قریب شہدائے احد مین تو حاضر ہو وہ وہان آکر کہ وقت کھودنے نہر کے اگر نکلا ہی مردہ لاش اوسکی تو دفن کرے اوسکو اور جگہہ لیجا کر پس نکلے بہت لوگ طرف شہدا کے
اپنے کے اور پایا اونکو تر و تازہ دو دو کو ایک ایک قبر مین اور لگا کدال ایک شہید کے اونمین سے تو بہنے لگا خون کہا ہی حضرت ابو سعید خدری نے کہ نہ انکار کریگا بعد
اسکے کوئی انکار کرنے والا کبھی اور پائے گئے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن جموح ایک قبر مین اور پائے گئے خارجہ بن زید بن ابی زہیر اور سعد بن ربیع ایک قبر مین
لیکن قبر عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن جموح کی بدل دی گئی تھی اس واسطے کہ نہر گذرتی تھی اوپر قبر ان دونون کے اور قبر خارجہ اور سعد بن ربیع کی رہنے دی اور چھوڑ دی گئی سبب
اس بات کے کہ جگہہ ان دونون کی الگ تھی اوس سے اور ڈالی گئی تھی اوسپر مٹی اور تھے لوگ کہ کھودتے تھے مٹی کو اور جب کھودتے تھے زمین کو تو ظاہر ہوتی
اوسمین سے خوشبو مشک کی اور کہا ہی راویون نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جابر سے ای جابر کیا نہ بشارت دون مین تجکو کہا جابر نے
کہ عرض کی مینے کیون نہین یا رسول اللہ قربان آپ پر ہون ماں باپ میرے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے زندہ کیا تمھارے باپ کو اور بٹھایا سامنے
کہین اونسے پھر فرمایا آرزو کر اپنے رب سے جو کچھ چاہے تو کہا اونھون نے آرزو رکھتا ہون مین یہ کہ لوٹایا جاؤن مین پھر مارا جاؤن ساتھ تیرے نبی کے
پھر زندہ ہوون پھر مارا جاؤن مین ساتھ تیرے نبی کے فرمایا اللہ تعالی نے بیشک حکم کر چکا ہون مین اس بات کا کہ وہ نہ لوٹائے جاوین اور [illegible]
تھین ہند بنت عمرو [illegible] کی اور حاضر ہوئی تھین یہ احد مین ساتھ خاوند اور بھائی اپنے کے اور لائی تھین ساتھ اپنے [illegible]
اول صبح سے بارادہ پانی پلانے زخمیون کے پھر لائین اوس دن اور خود بار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ساتھ تلوار کے اور تیر مارنے لگی مین کمان سے یہان تک کہ حاصل ہوئے مجکو زخم کہتی ہین ام سعد کہ دیکھا مینے اونکے کاندھے پر ایک زخم گہرا پھر کہا مینے
ای ام عمارہ کسنے مارا تیرے یہ کہا اونھون نے آیا میری طرف ابن قمیہ درحالیکہ لوگ لوٹ گئے تھے آنحضرت کے پاس سے پکارتا ہوا یہ کہ بتلاؤ مجکو آنحضرت کو نہ بچے
پائی مینے اگن ہو گئے وہ آج کے دن اور مقابل ہوئے اوسکے مصعب بن عمیر مع چند آدمیون کے اور تھی مین اونمین سے پس مارا مجھپر یہ زخم اور مینے باوجود اسکے
مارے اوسکے کئی زخم لیکن تھین اوس دشمن خدا پر دو زرہین پھر پوچھا ان ام سعد نے اون نسیبہ سے کہ کیا ہوا تمہارے ہاتھ مین کہا نسیبہ نے زخمی ہوا یہ دن
یمامہ کے جب کہ شروع کیا اعراب نے بھاگنا ساتھ آدمیون کے تو پکارے انصار کہ چھوڑو ہمکو پھر مرد کیے گئے انصار اور تھی مین اونمین یہان تک کہ پہونچے
ہم قریب حدیقۃ الموت کے اور لڑتے رہے ہم وہان ایک ساعت تک کہ مارے گئے ابو دجانہ اوپر دروازۂ باغ کے پھر داخل ہوئی مین اوس باغ مین اور قصد کرنے
والے تھے دشمن خدا مسیلمہ کذاب کے سو پیش آیا میرے ایک شخص اونمین کا اور وار کیا اوسنے میرے ہاتھ پر کہ کاٹ ڈالا اسکو اور واللہ نتھا مجکو منع کرنے والا
وہ باغ دخول سے اور نہ چڑھی مین اوسپر مگر یہ کہ مطلع ہوئی مین اوس خبیث پر درحالیکہ مقتول تھا اور بیٹا میرا عبد اللہ بن یزید مازنی پونچھتا تھا تلوار اپنی اوسکے
کپڑون سے پھر پوچھا مینے کیا مارا تو نے اسکو کہا اوسنے ہان پس سجدۂ شکر یہ کیا مینے اللہ تعالی کا اور ضمرہ بن سعید حدیث کرتے ہین اپنی دادی سے
کہ حاضر ہوئی تھین وہ احد مین پانی پلانے کو کہتی ہین وہ کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے دن بہتر ہے
فلانے فلانے کے مقام سے اور دیکھا تھا اوسدن آنحضرت نے اوسکو لڑتے سخت لڑائی اور وہ لپیٹے ہوئے تھین کپڑا اپنا اوسط بدن پر سو لڑین یہان تک کہ زخمی
ہوئین ساتھ تیرہ زخمون کے پھر حاضر ہوئی وفات اونکی تو تھا مین بیچ انکے غسل مین تو گنے مینے ایک ایک زخم اونکے اور پائے مینے تیرہ زخم اور مروی ہے ضمرہ کی
دادی سے کہ کہتی تھین کہ دیکھتی تھی مین ابن قمیہ کو درحالیکہ مارا تھا اوسنے زخم اوپر کاندھے نسیبہ کے اور تھا وہ زخم بڑا اوسکے سب زخمون مین کہ علاج کیا اونھون نے
اوسکا ایک سال تک پھر پکارا منادی آنحضرت کا طرف حمراء الاسد کے تو باندھا اونھون نے اپنے اوس زخم کو کپڑون سے لیکن نجا سکین بسبب کثرت نزف دم
اور ٹھیرے رہے ہم تمام اوس رات سینکتے ہوئے اونکے زخمون کو یہان تک کہ صبح کی ہمنے پھر جب کہ لوٹے آنحضرت موضع حمرا سے تو پہونچے تھے اپنے گھر تک کہ
بھیجا عبد اللہ بن کعب مازنی کو واسطے پوچھنے نسیبہ کے پھر لوٹ آئے وہ اور مطلع کیا آنحضرت کو اونکی سلامتی سے تو خوشی ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اس خبر سے اور مروی ہے ام عمارہ سے کہ کہا اونھون نے تحقیق دیکھا مینے درحالیکہ الگ ہو گئے لوگ آنحضرت سے اور نہ رہے وہان مگر چند آدمی کہ نتھے وہ دس
اور دونون بیٹے میرے بیٹے اور خاوند میرے آگے آنحضرت کے تھے ہٹاتے تھے لوگون کو آپ کے آگے سے اور لوگ گذرتے تھے پھر سے بھاگتے ہوئے
اور دیکھا مجکو آنحضرت نے درحالیکہ نتھی سپر پاس میرے تو دیکھا آپ نے ایک شخص کو پیچھے پھرتے ہوئے ساتھ سپر کے فرمایا آپ نے ای صاحب سپر
ڈالدے سپر اپنی طرف لڑنے والون کے سو ڈالدی اوسنے سپر اپنی اور اوٹھا لی مینے وہ سپر اور آڑ کرنے لگی مین اوس سے آنحضرت کی اور ہوتا ہمپر بڑا ایسا
سوار دون سے اور اگر ہوتے وہ پیادہ مثل ہمارے تو غالب آتے ہم اونپر انشاء اللہ تعالی پھر آگیا آیا ایک شخص گھوڑے پر اور وار کیا اوسنے مجہپر اور روکا
مینے وار اوسکا سپر پر لیکن نہ کچھ کارگر ہوئی تلوار اوسکی مجپر پھر پیچھے ہٹا وہ اور ماری مینے تلوار اوپر پاؤن اوسکے گھوڑے کے کہ گر پڑا وہ اوسکی پشت سے
فرمانے لگے آنحضرت پکار کر ای ابن ام عمارہ خبردار ہو اپنی مان سے سو مدد کی میری تیرے بیٹے نے اوپر اوسکے یہان تک کہ ڈالا مینے اوسکو درمیان شعوب کے
اور مروی ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا اونھون نے زخمی ہوا مین اوسدن اس طرح کہ مارا ایک شخص نے میرے اوسلٹے بازو پر اور تھا وہ مانند نخل بلند کے اور
پھر نہ مائل ہوا مجھپر اور لوٹ گیا مجھسے اور بہت بہنے لگا خون میرا فرمایا آنحضرت نے کہ پٹی باندھ لے اپنے زخم کو سو آئی مان میری طرف میرے ساتھ کئی پٹیون کے
کہ مہیا کر رکھی تھی اونکو بیچ کمر بند اپنے کے اور پہلے طیار کر رکھا تھا اونکو واسطے باندھنے کے زخم کو پس باندھا اونسے زخم میرے اور آنحضرت کھڑے
دیکھتے تھے پھر مجھسے میری مان نے کہا کھڑا ہو اے بیٹے میرے اور لڑ لوگون سے تو فرمانے لگے آنحضرت کون طاقت رکھتا ہے اسقدر کہ طاقت رکھتی ہے تو
ای ام عمارہ اور وہ روایت کرتی ہین کہ پھر آیا وہ شخص جسنے زخمی کیا تھا میرے بیٹے کو فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے زخمی کرنے والا تیرے بیٹے کا اور چلی مین
طرف اوسکے اور تلوار ماری مینے اوسکی پنڈلی پر کہ گر پڑا وہ اور دیکھا مینے آنحضرت کو کہ تبسم فرمایا اسقدر کہ ظاہر ہوئے دندان مبارک آپکے سامنے کے

پھر فرمایا کہ عوض لیا تو نے ای ام عمارہ پھر چلے ہم اوپر اوسکے واسطے لینے اوسکے ہتھیاروں کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ حمد ہی اوس خدا کی کہ غالب کیا اوسنے
تجکو اور سرد کیں آنکھیں تیری دشمن کی طرف سے اور دکھلا دیا تجکو عوض تیرا آنکھوں سے اور مروی ہی کہ آئیں پاس حضرت عمر رض کے کئی اوڑھنیاں چادریں
اور تھی اونمیں ایک چادر بہت عمدہ چوڑی بولے بعض آدمی کہ یہ چادر بیش قیمت اور بہتر ہی دو اسکو واسطے بیوی عبداللہ بن عمر کے جو صفیہ بنت ابی عبید
ہیں یعنی اپنی بہو کو تاکہ اوڑھیں وہ اسکو پاس اپنے خاوند کے فرمایا حضرت عمر رض نے کہ بھیجتا ہوں میں اسکو طرف اوس شخص کے کہ وہ سزاوار تر ہی واسطے اسکے
بنسبت اوسکے کہ وہ نسیبہ ہیں ام عمارہ بیچ کنیت کے بیٹی کعب کی سنا ہی میں نے آنحضرت ﷺ سے احد میں کہ فرماتے تھے نہ متوجہ ہوا میں دہنے بائیں مگر یہ کہ دیکھا میں نے
اوسکو لڑتے ہوئے پرے اپنے اور مروی ہی مروان بن ابی سعید بن معلی سے کہا اونھوں نے کہ کہا گیا ام عمارہ سے ای ام عمارہ کیا لڑتی تھیں عورتیں اوسدن ساتھ
قریش کی ساتھ اپنے مردوں کے کہا اونھوں نے پناہ اللہ کی واللہ نہ دیکھا میں نے کسی عورت کو اونمیں سے کہ تیر مارا ہو اوسنے یا پتھر لیکن دیکھا میں نے ساتھ
اونکے دف اور ڈھول کہ بجاتی تھیں اور یاد دلاتی تھیں لوگوں کو کشتگان بدر کا اور تھیں ساتھ اونکے سرمہ دانیاں اور سلائیاں پھر جب پیٹھ پھیرتا کوئی شخص
یا مونہہ پھیرتا اونمیں سے تو سلائی دیتیں اوسکے سرمہ اور سلائی اور کہتیں کہ تو عورت ہی پھر کہا ام عمارہ نے کہ بعد اسکے تحقیق دیکھا میں نے اونکو بھاگتے ہوئے کہ
اوٹھائے ہوئے تھیں دامن اپنے ہاتھوں میں اور الگ ہو گئے اون عورتوں سے مرد اونکے اور بچائیں جانیں اپنی اوپر پشت گھوڑوں کے اور بھاگیں وہ بھی
اوپر قدموں مردوں کے اور گر پڑتی تھیں راستے میں بسبب بھاگنے کے اور دیکھا میں نے ہند بنت عتبہ کو اور تھی وہ بھاری بدن اور تھی واسطے اوسکے خوشہ
بیٹھی ہوئی ایک جگہ پر بسبب خوف سواروں کے کہ نہ چل سکتی تھی اور اوسکے ساتھ اور عورت تھی یہاں تک کہ پھر لوٹے وہ لوگ ہم پر اور پہنچی ہمیں اوس چیز کو
کہ پہنچی پس طلب کرتے ہیں ہم اللہ تعالی سے ثواب اپنی مصیبتوں کا کہ پہنچیں ہمکو اوسدن اپنے تیر اندازوں سے بسبب نافرمانی کرنے رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے اور مروی ہی حارث بن عبداللہ سے کہا اونھوں نے سنا میں نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہ وہ کہتے تھے حاضر ہوا میں ساتھ آنحضرت ﷺ کے
احد میں جب متفرق ہوئے لوگ آپکے پاس سے تو قریب ہو گیا میں آنحضرت سے اور ماں میری ہٹاتی تھی لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے فرمایا آپنے ای ام عمارہ
تو عرض کی کہ ہاں فرمایا آپنے کہ تیر مار پس مارا اونھوں نے آگے آنحضرت ﷺ کے ایک کافر کو پتھر اور تھا وہ گھوڑے پر اور لگا وہ اوسکی آنکھ میں اور بیتاب ہوا گھوڑا
یہاں تک کہ گر پڑا وہ اور سوار دونوں اور غالب آئی میں اوس پر ساتھ مارنے پتھروں کے یہاں تک کہ چن دیے میں نے اوس پر بھاری پتھر اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے
اور تبسم فرماتے تھے پھر دیکھا آپنے زخم میری ماں کا کہ تھا اوپر کاندھے کے فرمایا کہ لے اپنی ماں کو لے اپنی ماں کو پٹی باندھ اسکے زخم کی برکت کرے اللہ تعالی
تمپر اہل بیت سے مقام تیری ماں کا بہتر ہی مقام فلانی فلانی سے اور مقام تیرے ربیب کا یعنی خاوند کا تیری ماں کے بہتر ہی مقام سے فلانی فلانی کے
اور مقام تیرا بہتر ہی فلانی فلانی سے رحمت کرے تمپر اللہ تعالی ای اہل بیت کہا ام عمارہ نے کہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہمراہ رکھے ہمکو آپ کے جنت میں فرمایا
آنحضرت ﷺ نے ای اللہ کر انکو رفیق میرے جنت میں کہا ام عمارہ نے نہیں ہی مجکو غم اس مصیبت کا کہ پہونچی دنیا میں کہا ہی راویوں نے اور تھا حنظلہ بن ابی عامر کہ
نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبداللہ ابی بن سلول سے اور گئے تھے وہ پاس اوسکے اوس شب کہ اوسکی فجر کو واقع ہوا قتال احد اور اجازت لی تھی حنظلہ نے
آنحضرت ﷺ سے یہ کہ رات گذاری پاس اوسکے پس اجازت دی تھی آپنے حنظلہ کو رہنے کی اوس شب پاس اپنی بیوی کے پھر دوسرے دن بعد صبح کی نماز
جانا چاہا اونھوں نے پاس آنحضرت ﷺ کے لیکن چمٹ پڑا اونکو جمیلہ نے اور رہے وہ پاس اونکے پھر صحبت کی اونسے پھر جانا چاہا پاس آنحضرت ﷺ کے اور
بلا رکھا تھا جمیلہ نے چار آدمیوں کو اپنی قوم سے پہلے اس سے پھر گواہ کیا اونکو جمیلہ نے اس بات پر کہ صحبت کی ہی اونھوں نے مجسے سو کہا گیا جمیلہ
بعد اسکے کہ کیوں گواہ پکڑے تمنے اوپر اس بات کے کہا اونھوں نے کہ دیکھا میں نے خواب میں رات کو کہ فرجہ واقع ہوا ہی آسمان میں اور گئے اوس میں حنظلہ اور
پھر بند ہو گیا وہ فرجہ تو جانا میں نے یہ شہادت ہی اور گواہ کر لیے میں نے اوپر صحبت کی اونھوں نے اور حاملہ ہوئی اونسے عبداللہ بن حنظلہ کا پھر نکاح کیا جمیلہ نے ثابت بن قیس
سے اور پیدا ہوئے اونسے محمد بن ثابت بن قیس غرض کہ لیے حنظلہ بن ابی عامر نے ہتھیار اپنے اور چلے آنحضرت ﷺ سے احد میں اور پایا آپکو برابر کرتے تھے
صفوں کو کہا راوی نے پس جب کہ بھڑے مشرک تو روک لیا حنظلہ بن ابی عامر نے ابوسفیان بن حرب کو اور مارا حنظلہ نے پیر اوسکے گھوڑے کے تو گر پڑا الٹ کر

اور گر پڑے ابو سفیان زمین پر اور چلانا شروع کیا کہ اے گروہ قریش یہ مین ہون ابو سفیان بن حرب اور ارادہ کیا حنظلہ نے اونکے ذبح کرنے کا تلوار سے پس سنا چلانا اوسکا چند لوگون نے لیکن نہ التفات کیا اوسکی طرف بسبب بھاگنے کے یہان تک کہ دیکھا اوسکو اسود بن شعوب نے اور حملہ کیا حنظلہ پر ساتھ برچھی کے اور پار کر دیا اونکے لیکن چلے اوسکی طرف حنظلہ بیچ برچھی کے یعنی بیچ حال تھے ہونے برچھی کے درحالیکہ روک لیا تھا اونکو اوس کافر نے اور کیا اونپر وار پھر قتل کیا اونکو اور بھاگا ابو سفیان دوڑتا ہوا اپنے قدمون پر اور جا ملا بعض قریش سے درحالیکہ اوترا ہوا تھا اپنے گھوڑے سے اور پیچھے آیا ابو سفیان کے اسود بن شعوب بھی سو اسی باب مین ہی قول ابو سفیان کا کہ جب شہید ہوئے حنظلہ تو گذرا اونپر باپ اوسکا اور پڑی تھی لاش اونکی بیچ پہلو حضرت حمزہ اور عبد اللہ بن جحش کے کہا اوسنے مخاطب ہوکے اپنے نفس سے کہ تحقیق ڈراتا تھا مین تجکو اس شخص سے بسبب اس قتل گاہ کے واللہ تھا تو نیک کار ساتھ باپ کے بہتر خلق والا اپنی حیات مین اور بیشک ہی موت تیری ساتھ سردارون اور شرفا کے اپنے ہمنشینون کے اور اگر جزا دے اللہ تعالی اس حمزہ کو بھلائی کی یا اور کسی اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تو جزا دے تجکو خیر کی پھر پکار دیا اے معشر قریش نہ مثلہ کیا جاوے حنظلہ اور اگرچہ مخالف تھا مجسے اور تمسے کہ قصور کیا اسنے واسطے اپنی جان کے اوس چیز مین کہ دیکھا اوسکو خیر اور بھلا یعنی پارہ پارہ ہی بدن اسکا پس مثلہ کیے گئے اور لوگ اور چھوڑ دیا گیا حنظلہ مثلہ سے اور تھی ہند اول اون عورتون کی کہ مثلہ کیا اونھون نے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اور حکم کیا اوسنے عورتون کو کہ مثلہ کرین اور کاٹین ناک اور کان مقتولون کے سو نہ باقی رہی کوئی عورت مگر یہ کہ تھے اوسپر بازو بند اور کڑے اور خلخال اور مثلہ ہوئے سب سوا حنظلہ کے اور کہا آنحضرت ﷺ نے کہ دیکھا مینے فرشتون کو غسل دیتے ہوئے حنظلہ کو درمیان آسمان و زمین کے پانی ابر سے بیچ طشتون چاندی کے کہا ہی ابو اسید ساعدی نے کہ دیکھا ہمنے اوسکو تو پایا ٹپکتا ہوا پانی اوسکے سر سے اور کہا ابو اسید نے لوٹ آیا مین طرف آنحضرت ﷺ کے اور خبر دی آپکو اس ماجرے سے تو بھیجا آپ نے ایک شخص طرف اونکی بیوی کے اور دریافت کیا اوسنے معاملہ اسکا کہا اونھون نے کہ وہ گئے حالت جنب مین اور آئے وہب بن قابوس مزنی اور ساتھ اونکے بھتیجا اونکا حارث بن عقبہ بن قابوس ساتھ اپنی بکریون کے پہاڑ کی طرف سے تو پایا اونھون نے مدینے مین باقی زنان و اطفال کو اور پوچھا اون دونون نے کہان گئے لوگ تو کہا اونھون نے احد کو کہ تشریف لے گئے ہین آنحضرت ﷺ واسطے لڑنے کے کفار قریش سے کہا اونھون نے جاتے ہین ہم پیچھے اونکے بعد دیکھنے اس حال کے پھر نکلے وہ دونون یہان تک کہ آئے پاس آنحضرت ﷺ کے احد مین اور پایا لوگون کو لڑتا ہوا اور تھی عزت اور دولت واسطے آنحضرت اور اصحاب کے پھر لوٹنے لگے ساتھ مسلمانون کے مال لوٹ کا اور آئے سوار کفار کے پیچھے سے مثل خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کے سو آملے وہ اور لڑے سخت لڑائی اور متفرق ہوگئے مشرک فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ کون ہی واسطے روکنے اس ٹکڑی آنے والی کے بولے وہب بن قابوس کہ حاضر ہون مین یا رسول اللہ جان نثاری اور روکنے کو اس جماعت کو پھر کھڑے ہوئے اور تیر مارے اونکے یہان تک کہ لوٹا دیا اونکو پھر متوجہ ہوا طرف آنحضرت ﷺ کے ایک فرقہ اور کفار کا فرمایا آپ نے کون مقابل ہوتا ہی اس ٹکڑی کے کہا اونھین مزنی نے کہ مین ہون مقابل اونکا یا رسول اللہ اور بڑھے اور ہٹا دیا اونکو ساتھ تلوار کے یہان تک کہ لوٹ گئے وہ سب اور پھر آئے مزنی اپنی جگہہ پر پھر ظاہر ہوا ایک چھوٹا لشکر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ کون کھڑا ہوتا ہی اسکے مقابلے کو کہا اونھین مزنی نے کہ حاضر ہون مین یا رسول اللہ اونکی سرکوبی کو فرمایا آنحضرت ﷺ نے اس بار کہ کھڑا ہو اور بشارت لے جنت کی پس بڑھے وہ مزنی خوش دل یہ کہتے ہوئے کہ واللہ نہ قبیلہ کرونگا مین اور کو اور نہ قبیلہ کرونگا مین آپ پھر گھس گئے اونمین اور مارنے لگے کفار کو تلوار سے اور دیکھتے تھے انکی طرف آنحضرت ﷺ اور باقی مسلمان یہان تک کہ نکل گئے پار اوس جماعت کے اور کہہ رہے تھے واسطے اونکے آنحضرت ﷺ کہ اللّٰھم ارحمہ پھر لوٹے وہ اوس جماعت مین اور اسی طرح نکل جاتے تھے پار ہوتے ہوئے پرے سرے تک اور پھر لوٹتے اونمین اور گھیر لیا تھا کفار نے یہان تک کہ پڑین اونپر تلوارین اور برچھیان اور سب کے سب نے شہید کیا اونکو اور پائے گئے اونپر بیس زخم برچھیون کے کہ سب کاری لگے تھے اور مثلہ ہوا اونکا اوس روز قبیح تر مثلون کا پھر کھڑا ہوا بھتیجا اونکا اور لڑا مثل اونکے اپنے چچا کے یہان تک کہ شہید ہوا یہ بھی اور تھے حضرت عمرؓ کہ فرمایا کرتے تحقیق محبوب تر اوس موت کی کہ مرون مین اوسپر بیشک وہ موت ہی کہ مرے اوسپر وہ مزنی اور روایت کرتے ہین بلال بن حارث مزنی کہ حاضر ہوئے لوگ جنگ قادسیہ مین ساتھ سعد بن ابی وقاص کے پھر جب کہ فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے

اور تقسیم ہوئی درمیان ہمارے غنیمت تو گر پڑا گھوڑے سے ایک جوان اولاد قابوس کا قبیلہ مزینہ سے اور سے آیا میں اوسکو پاس سعد کے جب کہ فارغ ہوگئے
وہ خواب سے کہا سعد نے کہ کیا بلال ہی کہا میں نے ہاں میں ہوں بلال کہا امیر سعد نے مرحبا ہو تجکو کون ہے اور یہ ساتھ تیرے کہا میں نے یہ ایک شخص ہے ہم قوم میرا
اولاد قابوس سے پوچھا سعد نے کیا قرابت ہے تیری اے جوان اوس مزنی سے کہ شہید ہوا دن احد کے کہا اوسنے میں بھتیجا اوسکا ہوں کہا سعد نے مرحبا تجھکو
اور تیرے خاندان پر ٹھنڈی کرے اللہ تعالی آنکھیں تیری دیکھے میں نے اوس مزنی سے جنگ احد میں وہ حالات شجاعت کے کہ نہ دیکھا میں نے اونکو کسی سے
دیکھا ہمنے اوسکو درحالیکہ گھیر لیا تھا ہمکو کفار نے ہر طرف سے اور تھے آنحضرت ﷺ درمیان ہمارے اور لشکر کفار ظاہر ہوتا تھا ہم پر ہر طرف سے اور آنحضرت ﷺ
نظر ڈالتے تھے لوگوں پر ساتھ اونکی علامتوں کے اور فرماتے کون ہے واسطے مقابلے اس جماعت کے سو ہر بار کہتے وہ مزنی کہ میں ہوں یا رسول اللہ حاضر
انکے مقابلے کو اور ہر بار ہٹا دیتے جماعت کو اور نہیں بھولا ہے مجکو کہ آخر بار فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ اوٹھ اور بشارت ہو تجکو ساتھ جنت کے
پھر کھڑے ہوئے وہ روایت کرتے ہیں سعد کہ چلا میں پیچھے اوسکے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ مراد میری چلنے سے پیچھے اوسکے یہ تھی کہ طلب کرتا تھا میں وہ
چیز کو کہ طلب کرتا تھا وہ اوس دن اوسکو شہادت سے پس گھسے ہم اونمیں اور گئے پرلے سرے تک پھر لوٹے ہم اونپر دوبارہ اور شہید کیا اونکو رحمت کرے
اونپر اللہ تعالی اور واللہ رغبت تھی مجکو یہ کہ شہید ہوں میں اوس دن ساتھ اونکے لیکن تاخیر کی میری موت نے پھر منگوایا اوسی وقت سعد نے حصہ اوسکا اور دیا اونکو
اور عطا کیا کچھ انعام زائد اوس حصے پر اور اختیار دیا اونکو سعد نے یہ کہ رہیں پاس ہمارے یا چاہیں جاویں طرف گھر بار کے کہا اون بلال نے امیر سعد سے کہ
یہ پسند رکھتے ہیں جانا طرف اہل و عیال کے پھر لوٹ آئے ہم اور کہا سعد نے گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ بیشک دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھڑے ہوئے اونکی لاش پر اور فرماتے تھے آپ کہ راضی ہوا اللہ تعالی تجھسے میں تجھسے راضی ہوں پھر دیکھا میں نے آنحضرت کو کھڑے ہوئے اپنے قدموں پر
اور بیشک پہنچی تھی آنحضرت ﷺ کو زخموں سے وہ تکلیف کہ پہنچی تھی اوس دن اور میں خوب جانتا تھا کہ کھڑا ہونا بہت دشوار ہے آپ پر اوپر اونکی قبر کے
یہاں تک کہ رکھے گئے وہ قبر میں اور تھی اونپر ایک چادر سرخ خطوں والی سو کھینچ دی آنحضرت ﷺ نے وہ چادر اونکے سر پر اور چھپا دیا سر اوسکا اور لپیٹ دیا
اونکو اوسکے طول میں تو آئی وہ چادر اونکے نصف ساق تک اور حکم کیا ہمکو تو جمع کی ہمنے گھاس اذخر کی اور ڈالا ہمنے اوسکو اونکے پاؤں پر درحالیکہ
تھے وہ لحد میں پھر تشریف لے گئے آپ بعد دفن کے سو نہیں وہ حال کہ مروں میں اوسپر پسند تر اس بات سے کہ ملوں اللہ تعالی سے اوپر حال مزنی کے
اور کہا ہے راویوں نے جب کہ پکار دیا شیطان نے یہ کہ شہید ہوئے آنحضرت ﷺ تو متفرق ہوگئے لوگ اور آئے بعضے مدینہ منورہ میں سو اول وہ شخص کہ لایا
مدینے میں خبر شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سعد بن عثمان تھا مشہور ساتھ ابو عبادہ کے پھر گئے ابو عبادہ اوسکے اور آدمی اور داخل ہوئے پاس اپنی
عورتوں کے اور کہنے لگیں اونسے عورتیں کیا بھاگ آئے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کہا راویوں نے اور کہا ابن ام مکتوم نے اون لوگوں سے
کہ کیا بھاگ آئے تم آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر پھر نرمی کی اون لوگوں سے اور آنحضرت ﷺ خلیفہ کر آئے تھے ابن ام مکتوم کو مدینے پر واسطے امامت نماز کے پھر کہا بتلاو
مجکو راہ احد پر سو لے آئے لوگ اونکو اوپر راہ احد کے پھر پوچھتے ابن ام مکتوم خبر آنحضرت ﷺ کی ہر اوس شخص سے کہ پاتا اونکو آتا ہوا احد سے یہاں تک کہ آ ملے
یہ اپنے لوگوں سے لشکر کے اور مطلع ہوئے اوپر سلامتی آنحضرت ﷺ کے پھر لوٹ آئے اپنے مقام پر اور تھے اون آنے والوں سے پہلے مدینے میں متفرق ہو کر
حارث بن حاطب اور ثعلبہ بن حاطب اور سواد بن غزیہ اور سعد بن عثمان اور عقبہ بن عثمان اور خارجہ بن عامر کہ پہونچے تھے موضع ملل تک اور اوس بن قیظی ساتھ چند آدمیوں
جماعت بنی حارثہ کے اور پہونچے تھے یہ موضع شقرہ تک اور ملی انسے ام ایمن کہ ڈالتی تھیں اونکے مونہ پر مٹی اور کہتی اونکے بعضوں سے کہ بیٹھو تو یہاں
واسطے چرخہ کاتنے کے اور دے مجکو تلوار اپنی پھر گئیں یہ طرف احد کے ساتھ اور چند عورتوں کے اور کہا ہے بعض راویوں نے اس حدیث کے کہ مسلمان
تجاوز کر گئے تھے پہاڑ سے اور تھے دامن کوہ میں اور تھی جماعت باقی رہی ہوئی آنحضرت ﷺ کی اور مروی ہے کہ تھی درمیان حضرت عبد الرحمن اور حضرت عثمان
کے کچھ شکر رنجی تو بلوایا حضرت عبد الرحمن نے ولید بن عقبہ کو اور کہا اونسے جا تو طرف اپنے بھائی کے اور کہو اونسے جو کہ کسی دن میں جنگ کہ حاضر ہوا
کسی کو کہ کہے اونسے سو آتے ہیں کہا ولید نے کہ جا کر پہنچا میں پیغام تمہارا کہا عبد الرحمن نے کہ کہو اونسے کہ عبد الرحمن کہتا ہے میں حاضر ہوا بدر میں اور

نہ حاضر ہوئے تم اور ثابت قدم رہا مین احد مین اور لوٹ گئے تم وہان سے اور حاضر تھا مین بیعت الرضوان مین اور تم نہ حاضر تھے اوسمین پس آگے ولید پاس حضرت عثمان کے اور بیان کیا اونسے سب پیغام فرمایا حضرت عثمان نے کہ سچ کہا میرے بھائی عبد الرحمن نے رہ گیا مین جانے سے بدر مین واسطے خدمت صاحبزادی آنحضرتؐ کے کہ وہ بیمار تھین لیکن حصہ کیا میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت مین اور ثواب مین سے اور ہوا مین بمنزلہ حاضرین کے اور لوٹا مین دن احد کے سو بیشک معاف کردیا وہ اللہ تعالی نے مجھسے ولیکن حال بیعۃ الرضوان کا یہ ہی کہ مین نکلا تھا طرف اہل مکہ کے کہ بھیجا تھا مجکو آنحضرتؐ نے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بیشک عثمان بیچ طاعت خدا اور رسول اوسکی کے ہی اور رکھا واسطے بیعت کے میری جانب سے آنحضرتؐ نے اونا ہاتھ اپنا سیدھے ہاتھ اپنے پر پس ہوا اونا ہاتھ آپکا بہتر میرے سیدھے سے کہا عبد الرحمن نے جب کہ لائے پاس اونکے ولید بن عقبہ یہ جواب تو کہا کہ سچ کہا میرے بھائی عثمان نے اور مروی ہی کہ دیکھا ایک بار حضرت عمرؓ نے طرف حضرت عثمانؓ کے اور فرمایا یہ وہی شخص ہی کہ عفو کیا اللہ تعالی نے اوس سے اور واللہ نہین معاف کیا اللہ تعالی نے کسی چیز کو کہ پھر لوٹا ہے اوسکو اور تھے یہ لوگ کہ ہٹ گئے تھے دن مقابل ہونے دونون لشکرون کے اور پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حال عثمانؓ کا کہا اونھون نے کہ واقع ہوا اونسے گناہ بڑا دن احد کے پس بخشا اونسے اللہ تعالی نے اور یہ اون لوگون مین سے تھے کہ ہٹ گئے تھے وقت مقابلے دونون صفون کے اور کیا اونھون نے ایک گناہ صغیرہ درمیان تمھارے سو مار ڈالا تمنے اونکو اور مروی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب ہوا دن احد کا اور لوٹے آدمی اوس دوڑ سے مین تو سامنے آیا امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ زرہ پہنے جکڑا ہوا زرہ مین کہ نہ کھلا تھا بدن اوسکا سوا آنکھون کے اور وہ کہتا تھا کہ یہ دن بدلا ہی دن بدر کا تو آگے ہوا اوسکے ایک شخص مسلمان اور شہید کیا اوسکو امیہ نے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ پھر مقابل ہوا مین اوسکے اور ماری مینے تلوار اوسکے سر پر اور تھے اوسکے سر پر خود لیکن کارگر ہوئی تلوار میری اور تھا مین کوتہ قد اور ماری اوسنے مجھپر تلوار اپنی تو روکی مینے سپر پر اور پھنس گئی وہ میری سپر مین اور تھی زرہ اوسکی اونچی پھر ماری مینے تلوار اوسکے پانون مین کہ کاٹ دیا اونکو اور گر پڑا اور کھینچا اپنی تلوار کو میری سپر سے اور نکال لیا پھر لڑنے لگا مجسے درحالیکہ بیٹھا تھا اوپر گھٹنون کے پھر دیکھا مینے کھلا ہوا نیچے اوسکی بغل کے تو چھپایا مینے اوسمین تلوار کو اور تمام ہوا کام اوسکا اور لوٹا مین اوسپر سے اور فرمایا آنحضرتؐ نے اوسدن انا ابن العواتکا اور یہ بھی فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور مروی ہی کہ بیٹھی ہوئی تھی ایک جماعت اصحاب کی اور گذرے اونپر انس بن نضر بن ضمضم چچا انس بن مالک کے کہا اونھون نے کس چیز نے بٹھایا تمکو کہا اونھون نے کہ شہید ہوئے آنحضرتؐ کہا اونسے انس نے اب کیا کروگے تم زندگی بعد آنحضرتؐ کے اوٹھو اور مرو اوپر اوس حال کے کہ مرے اوسپر آنحضرتؐ پھر نکالی تلوار اپنی اور لڑے یہان تک کہ شہید ہوئے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امید ہی مجکو یہ کہ اوٹھاوے اونکو اللہ تعالی امۃ واحدۃ قیامت مین اور پائے گئے اونمین ستر زخم سامنے چہرے کے کہ نہ پہچانی جاتی تھی لاش اونکی یہان تک کہ پہچانا اونکی بہن نے علامت پورون سے اور کہا بعضون نے علامت دانتون سے کہا راویون نے اور گذرے مالک بن دخشم اوپر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے درحالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے درمیان اپنے گوشت کے اور تھے اونپر تیرہ زخم کہ ہر ایک اونمین کا کاری تھا کہا مالک بن دخشم نے خارجہ بن زید سے کیا نہین جانتے کہ آنحضرتؐ شہید ہوئے کہا خارجہ نے کہ اگر شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو اللہ تعالی زندہ ہی نہین مرنیوالا پہونچادیا آنحضرتؐ نے احکام الہی کو اب چاہیے کہ لڑو تم اپنے دین کی طرف سے پھر گیا وہ مالک اوپر سعد بن ربیع کے اور تھے اوسپر بارہ زخم کہ کاری تھا ہر ایک اونمین کا کہا اونسے کیا معلوم ہوا تمکو کہ آنحضرتؐ شہید ہوئے کہا سعد بن ربیع نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچادی رسالت اپنے رب کی لڑو تو اپنے دین کی طرف سے بیشک اللہ تعالی زندہ ہی نہین مرنیوالا اور کہا ایک منافق نے لوگون سے کہ قتل ہوئے آنحضرتؐ لوٹ چلو طرف اپنی قوم کے کہ وہ اندر گھرون کے ہین اور مروی ہی حارث بن حاطب خطمی سے کہ کہا اونھون نے آئے ثابت بن دحداح اوس دن درحالیکہ مسلمان متفرق ہوئے تھے اور ناچار ہوئے تھے ہاتھ اونکے سو پکارنے لگے ای انصار آؤ میری طرف مین ہون ثابت بن دحداح اگر قتل ہوئے آنحضرتؐ تو اللہ تعالی زندہ ہی نہین مرنیوالا تو واسطے اپنے دین کے بیشک اللہ تعالی غالب کرنیوالا ہی تمھارا اور مددگار تمھارا پھر جمع ہوئے ساتھ اوسکے چند مسلمان انصاری

یعنی بیٹا ... دونون کانون تک ... ۱۲ منہ

یعنی نبی ہون جھوٹا نہین ہون عبد المطلب کا بیٹا ہون ۱۲

اور شروع کیا اونھون نے حملے کرنا ساتھ اپنے اون ہمراہیون کے پھر مقابل ہوا انسے فرقہ جنگ اور قریش کا کہ تھے اونمین اکثر سوار اونکے مثل خالد بن ولید
اور عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب کے سو لڑنے لگے انسے اور حملہ کیا ثابت بن وحداح پر خالد نے ساتھ برچھے کے اور مارا اونکے
اس طرح کہ پار ہوگیا اور گر پڑے وہ بیجان اور شہید ہوئے سب انصاری اونکے ساتھ کے کہا گیا ہی کہ یہ اور لوگ ہین جو شہید ہوئے مسلمانون سے
اور پہونچ گئے آنحضرتؐ ہمراہ اپنے اصحاب کے درہ پہاڑ مین کہ تھمی وہان لڑائی اور تھی آنحضرتؐ قبل احد کے کہ جھگڑا کیا تھا آگے آپ کے ایک یتیم نے
قبیلۂ انصار کے ابولبابہ سے بیچ ملکیت درخت خرما کے کہ دلا دیا تھا وہ آپ نے ابولبابہ کو سو رویا اور بے صبری کی اوسنے اور جا کے بیٹھنے اوس
درخت کے اور مانگا آنحضرتؐ نے وہ درخت ابولبابہ سے واسطے اوس یتیم کے لیکن انکار کیا ابولبابہ نے تو فرمانے لگے آنحضرت ابولبابہ سے
کہ واسطے تیرے بعوض اسکے درخت خرما ہی جنت مین پھر بھی انکار کیا ابولبابہ نے کہا ابن وحداح نے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہین آپ یہ کہ دون مین
اس یتیم کو درخت خرما اپنے مال سے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ عوض ملیگا تجکو اوسکا درخت خرما جنت مین پھر گئے ثابت بن وحداح اور مول لیا ابولبابہ بن عبد المنذر
سے وہ درخت بعوض اپنے باغ کھجور کے پھر دے دیا وہی درخت اوس لڑکے کو فرمایا آنحضرتؐ نے بہت درخت خرما ہین کہ ثابت کیے گئے ہین واسطے
ابن وحداح کے جنت مین سو امید رکھی جاتی تھی واسطے انکی شہادت کے بسبب اس کہنے آنحضرتؐ کے یہان تک کہ شہید ہوئے یہ احد مین اور
آگے آیا ضرار بن خطاب اوپر گھوڑے کے ساتھ برچھے کے اور مارا عمرو بن معاذ پر اس طرح کہ پار کر دیا اوسکے لیکن چلے عمرو اوسکی طرف اوسی حال مین
اور مغلوب کر لیا اوسکو پھر گر پڑا وہ اپنے مونہہ پر اور کہنے لگا کہ مت فنا کر اوس شخص کو کہ نکاح کر دیا اوسنے تیرا حور العین سے اور کہتا تھا وہ کہ نکاح کر دیا مینے دس
اصحاب آنحضرتؐ کا حورون سے کہا ہی ابن عراق نے کہ سوال کیا مینے ابن جعفر سے کیا مارے تھے اوسنے دس آدمی کہا اونھون نے نہین سنا مینے کہ مارا ہو
اوسنے سوا تین کے اور مارا اوسدن ایک پوچھا حضرت عمر بن خطاب کے جس وقت کہ متفرق ہوئے لوگ اور کہا ای ابن خطاب یہ نسبت شکر کی گئی ہی تجھ مین
مار ڈالنے والا تیرا اور ضرار بن خطاب بیان کرتے اور ذکر کرتے جنگ احد کا تو ذکر کرتے انصار کا اور رحم کرتے اونپر اور ذکر کرتے اونکی غنا کا اسلام مین اور
شجاعت اور آگے بڑھنے کا موت پر پھر کہتے جبکہ مارے گئے اشراف میری قوم کے بدر مین تو پوچھا لوگون نے کسنے مارا ابوالحکم کو کہا گیا ابن عفرا نے
اور پوچھا کسنے مارا امیہ بن خلف کو کہا گیا خبیب بن یساف نے کہا گیا کسنے مارا عقبہ بن ابی معیط کو کہا لوگون نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے پھر پوچھا گیا
کسنے مارا فلانے کو تو نام لیا گیا اوسکا واسطے میرے پھر پوچھا گیا کسنے قید کیا سہیل بن عمرو کو کہا لوگون نے مالک بن دخشم نے پھر جب نکلے ہم طرف احد کے
اور ہم کہتے تھے اپنے دلون مین کہ اگر وہ کھڑے ہوئے اپنے قلعون مین تو وہ مضبوط ہین [illegible] تو اونپر [illegible] ہم [illegible] دلون [illegible]
آوینگے اور اگر لڑینگے وہ ہمسے نکل کر اپنی گڑھیون سے تو مارینگے ہم اونکو کہ ساتھ ہمارے بہت جماعت ہی بہ نسبت اونکے اور ساتھ ہمارے ایک جماعت
کینہ خواہ تھی نکلی ہوئی ہو وہ جن ہین کہ یاد دلاتی تھی ہمکو کشتگان بدر کا اور ساتھ ہمارے گھوڑے ہین اور نہین گھوڑے ساتھ اونکے اور پاس ہمارے
ہتھیار ہین اکثر اونکے ہتھیارون سے سو پوری ہوئی تقدیر الہی کہ باہر نکلے وہ اور مقابل ہوئے ہم [illegible] ساتھ اونکے یہان تک
کہ بھاگے ہم اور متفرق ہوئے سو نہ پھیرے تو کہا مینے اپنے دل مین کہ [illegible] اور کرنا شروع کیا مینے خالد بن ولید [illegible]
ان لوگون پر کہا اونھون نے جب دیکھا تو کوئی وجہ حیلہ کی اونپر [illegible] تھا مین یہان تک کہ دیکھا مینے [illegible] اوس پہاڑ کے کہ تھی خالی [illegible]
کہا مینے ای ابوسلیمان دیکھ پیچھے اپنے پس موڑی اونھون نے باگ اپنے گھوڑے کی اور حملہ کیا ہمنے ساتھ اونکے اور [illegible]
کسیکو [illegible] اور پا لیے ہمنے وہان چند آدمی پھر مار لیا ہمنے اونکو وہان پھر داخل ہوئے ہم لشکر مین [illegible] ہمارے لشکر کو
پھر دوڑ لیے ہمنے اونپر گھوڑے اور متفرق ہوگئے وہ ہر طرف اور رکھی ہمنے اونمین تلوارین جس طرح کہ چاہتے تھے ہم [illegible]
سردار ونکو اوس اور خزرج کے کہ جو قاتل تھے دوستون کے [illegible]
نے آکے [illegible] پھر لوٹے وہ اور داخل ہوئے درمیان ہمارے اور ہم لوگ ہمارے تھے لیکن ثابت قدم [illegible]

یہان تک کہ کاٹ دین کونچین میرے گھوڑے کی اور ہو گیا مین پیادہ اور مارا مینے اونسے دس آدمیون کو اور بھڑا مین ایک شخص سے اونمین سے کہ وہ نرا موٹا تھا
یہان تک کہ پائی مینے اوس سے جو خون کی اور وہ لپٹ گیا تھا مجسے کہ نہ چھوڑتا تھا مجکو یہان تک کہ لیا اوسکو برچھیون نے ہر طرف سے اور گر پڑا وہ پس حملہ اوس
عدو کو کہ عظیم اور گرم کیا اونکو میرے ہاتھ سے اور نہ تمام کیا مجکو اونکے ہاتھون سے اور کہا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دن احد کے کس شخص کو ہی خبر ذکوان بن عبد قیس
کی کہا حضرت علی علیہ السلام نے کہ مینے دیکھا یا رسول اللہ ایک سوار کو کہ گھوڑا دوڑایا اوسنے پیچھے اوسکے یہان تک کہ مل گیا اونسے اور وہ کہتا تھا کہ نہ بچا
مین اگر بچا یہ پھر حملہ کیا ذکوان پر اور ذکوان پیادہ تھے اور وار کیا اونپر کہکر کہ لے یہ وار میرا کہ مین ابن علاج ہون پھر مڑا مین اوسکی طرف در حالیکہ وہ سوار تھا اور ماری مینے تلوار
اوسکے پانون پر کہ کٹ گیا آدھی ران سے پھر گرا دیا مینے اوسکو گھوڑے سے اور جلدی کی مینے اوسکے قتل مین کہ ناگاہ نکلا وہ ابو الحکم بن اخنس بن شریق بن علاج
بن عمرو بن وہب ثقفی اور مروی ہی خوات بن جبیر سے کہ کہا اونھون نے جب کہ حملہ کیا مشرکون نے ہمپر اور پہنچے پہاڑ تک در حالیکہ خالی تھا وہ لوگون سے
اور تھے فقط وہان عبد اللہ بن جبیر ساتھ اپنے دس آدمیون کے اور تھے یہ لوگ اوپر سرے جبل عینین کے سو جبکہ ظاہر ہوئے خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل
بیچ سوارون کے تو کہا عبد اللہ نے اپنے لوگون سے کہ پھیل جاؤ اوس گھاٹی مین تاکہ نہ پاوین دشمن تو باندھلی اونھون نے صف مقابل اعدا مین اور
مونہہ کیا سامنے آفتاب کے اور لڑے تھوڑی دیر یہان تک کہ شہید ہوئے امیر اونکے عبد اللہ بن جبیر اور زخمی ہوئے سب ساتھی اونکے پھر جب گر پڑے
عبد اللہ تو برہنہ کیا اونکو اور مثلہ کیا بُرے حال سے اور گڑو دی برچھی اونکے پیٹ مین یہان تک کہ چیر گیا شکم اونکا ناف سے کوکھون تک اور نکانے
تکسا اور نکل آئین آنتین وغیرہ اونکی پھر جب کہ متفرق ہوئے مسلمان اوس پریشانی مین تو گذرا مین اونپر اوس حال مین اور بیشک ہنسا ہون مین اوس جگہہ
کہ نہ ہنسا کوئی اوسمین اور اونگہہ آئی مجکو اوس جگہہ کہ نہ اونگھا اوسمین کوئی اور سخاوت کی مینے اوس جگہہ کہ نہ سخاوت کی اوسمین کسی نے پھر دریافت کیا
اونسے لوگون نے کہ کیا ہی تفصیل اسکی کہا اونھون نے کہ اوٹھایا مینے اونکو بازو پکڑ کر اور پکڑے دوسری طرف سے ابو حبّہ نے دونون پانون اونکے
اور لپیٹ دیا تھا مینے زخم اونکا اپنے عمامے سے پھر ہم اسی حال مین کہ اوٹھائے ہوئے تھے اونکو اور مشرک ایک طرف تھے کہ ناگاہ گر پڑا عمامہ بندھا ہوا
میرا اونکے زخم سے اور نکل آئین آنتین وغیرہ اونکی سو گھبرایا ہمراہی میرا اور دیکھنے لگا پھر پھر کر پیچھے کو گمان اس بات سے کہ دشمن پیچھے اوسکے ہی پس ہنسا مین
اور دراز کیا ایک شخص نے برچھا اپنا طرف میرے یہان تک کہ پہونچا وہ میری ہنسلی تک تو غلبہ کیا مجپر نیند نے اور خطا گیا برچھا اوسکا اور دیکھا مینے
اپنے کو جب کہ پہونچا مین ایک گڑھے تک کہ تجویز کیا تھا اوسکو واسطے دفن اونکے کے اور تھی ساتھ میرے کمان میری پھر سخت معلوم ہوئی مجکو زمین پہاڑ
کی اور نیچے اوترے ہم وادی مین اور گڑھا کھودا مینے گوشے سے اپنی کمان کے کہ چڑھی ہوئی تھی اوسپر زہ اور کہا مینے دل مین کہ کہین نہ ٹوٹ جاوے
چلہ اوسکا پھر کھول لیا مینے اوسکو پھر گڑھا کھودا مینے اوسکے گوشے سے یہان تک کہ چھپایا اونکو اوس گڑھے مین اور لوٹے ہم اور مشرک دور تھے جیسے
ایک طرف اور تحقیق آڑ کر لی تھی ہمنے لیکن نہ دلیر ہوئے وہ اس بات پر کہ لوٹین ہمپر اور کہا گیا ہی کہ تھا وحشی غلام دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضی
کہا گیا ہی کہ جبیر بن مطعم کا کہا اوس لڑکی نے حارث بن عامر کی کہ باپ میرا مارا گیا بدر مین اگر مارے تو ایک کو تین مین سے تو آزاد ہی تو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب ہین کہ مین نہین دیکھتی ہون ان لوگون مین کسیکو برابر اپنے باپ کے سوا ان تین شخصون کے کہا وحشی
نے دل مین کہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو مینے جان لیا ہی کہ مین نہ قادر ہونگا اونپر اور بیشک اصحاب اونکے نہ چھوڑینگے اونکو تنہا کہ پہونچون مین
اون تک اور لیکن حمزہ پس کہا مینے دل مین واللہ کہ اگر پاؤن مین اونکو سوتا ہوا تو نہ بیدار کرونگا مین اونکو بسبب اونکی ہیبت کے اور لیکن علیؓ پس تھا مین کہ ڈھونڈھتا تھا
اونکو پھر مین درمیان اوس حال کے کہ ڈھونڈھتا تھا حضرت علیؓ کو درمیان لوگون کے کہ ناگاہ ظاہر ہوئے حضرت علیؓ لیکن پایا مینے اونکو چوکنا با احتیاط خبردار
ہر طرف سے اور کہا مینے دل مین کہ نہین یہ وہ مقابل میرا کہ مین ڈھونڈھتا اوسکو ہون کہ اس حال مین ناگاہ دیکھا مینے حضرت حمزہ کو کہ چیرتے آتے تھے
لوگون کو مانند مست شیر کے سو چھپ گیا مین واسطے اونکے آڑ مین ایک پتھر کی اور وہ داؤن کرتے آتے تھے مانند شیر کے پھر پیش آیا اونکے سباع بن ام انمار
اور تھی یہ ام انمار ختنہ کرنے والی مکے مین لونڈی شریق بن علاج بن عمرو بن وہب ثقفی کے اور تھی کنیت سباع کی ابو نیار کہا اوسکو حضرت امیر حمزہ نے کہ

تو ہی بیٹا مقطعۃ البظور کا ہے اون لوگون سے کہ تکلیف دیا کرتا تھا ہمکو آ طرف میرے اور چلے اوسکی طرف یہان تک کہ جب قریب پونہچے اوسکے تو وار کیا اوپر
اور دبا لیا اوسکو اور کاٹ ڈالا اوسکو مانند بکری کے پھر متوجہ ہوئے طرف میرے داؤ کرتے ہوے جب کہ دیکھا مجکو پھر جب کہ پونہچے بیچ جگہہ بہنے پانی کے
تو رکھا قدم اپنا اوپر کنارے کے لیکن پھسل گیا پاؤن اونکا پس اوٹھائی مینے برچھی اپنی اور تولا اوسکو پھر مارا مینے اوسکو اونکی کوکھہ پر اس طرح کہ نکل گئی
اونکے پیڑو سے پھر دوڑتی آئی اونکی طرف ایک جماعت اصحاب اونکے کی اور سنا مینے اونسے کہ پکارتے تھے اونکو کہ ای ابا عمارہ لیکن نہ جواب دیا اونکو حمزہ نے
پس تو کہا مینے دل مین کہ واللہ مر گئے یہ پھر یاد کیا مینے اوسوقت ہند کو اور اوسکے غم کو کہ جو حاصل ہوا تھا باپ اور چچا اور بھائی کی طرف سے پھر جب
یقین ہوا اونکے ہمراہیون کو اونکی وفات کا تو الگ ہو گئے اونسے اور نہ دیکھا اونہین سے کسی نے مجکو پھر آیا مین اونکی لاش پر اور چیرا مینے شکم اونکا اور نکال لیا
کلیجہ اونکا پھر لایا مین وہ طرف ہند بنت عتبہ کے اور کہا مینے اوس سے کیا ہی واسطے میرے اگر مارون مین تیرے باپ کے قاتل کو بولی وہ کہ یہ سب اسباب میرا
کہا مینے یہ ہی جگر حمزہ کا سو چبایا اوسنے اوس جگر کو پھر پھینک دیا اوسکو سو نہین معلوم مجکو کہ نگل سکی اوسکو یا اگل دیا اوس سے پھر اوتارے سب کپڑے
اور زیور اپنا اور دیدیے مجکو پھر کہا مجسے جب کہ جاؤنگی مین مکے مین تو دونگی تجکو دس اشرفی پھر کہا مجسے دکھا مجکو جاے قتل حمزہ کی پھر دکھائی مینے اوسکو
وہ جگہہ اور کاٹا اوسنے ذکر اونکا اور ناک اور کان اونکے پھر لے آیا مین اون ٹکڑون اور بازوبندون اور پازیبون کو مکے مین اور لائی ہند ساتھہ اپنے جگر اونکا
اور مروی ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا اونہون نے جہاد کیا ہمنے شام مین بیچ زمانہ خلافت حضرت عثمان کے اور گذرے ہم حمص مین بعد عصر کے
اور چاہا ہمنے جانا پاس وحشی کے تو بولے لوگ کہ نپاؤگے اوسکو تم پاس اوسکے اسوقت کہ وہ اب پیتا ہے شراب کو فجر تک پھر رات گذاری ہمنے بسبب اوسکے اور
تھے ہم اسّی آدمی پھر جب کہ نماز پڑھی ہمنے فجر کی تو آئے ہم سب اوسکے مکان مین اور ناگاہ دیکھا ہمنے ایک شیخ کبیر السن کو کہ ڈالا گیا تھا واسطے اوسکے
ایک قالین بقدر بیٹھنے اوسکے کے پھر کہا ہمنے اوس سے بیان کر حال قتل حضرت حمزہ کا اور قصہ قتل مسیلمہ کذاب کا سو کہا دو جوانی اوسنے یہ بات اور مونہہ پھیر
اوس سے پھر کہا ہمنے اوس سے کہ نہ شب گذاری ہمنے آج یہان مگر واسطے تیرے کہا اوسنے تھا مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا اور جب چلے آدمی طرف احد کے
تو بلایا اوسنے مجکو اور کہا تحقیق دیکھا ہے مینے مارا جانا طعیمہ بن عدی کا کہ قتل کیا اوسکو حمزہ بن عبد المطلب نے دن بدر کے اور ہمیشہ ہین عورتین ہماری بیچ بڑے
غم مین آج کے دن تک سو اگر مارے حمزہ کو تو تو آزاد ہے کہا وحشی نے پھر نکلا مین ساتھہ آدمیون کے اور تھین پاس میرے مزاریق اور جب جاتا تھا مین
پاس ہند بنت عتبہ کے تو کہتی تھی ای ابو دسمہ جیت تو حلال کر ہم کو پھر جب پہنچے ہم احد مین تو دیکھا مینے حمزہ کو آگے لوگون کے کہ بھگاتا تھا ہماری جماعت کو اور
دیکھا مجکو درحالیکہ گھات کی تھی مینے واسطے اوسکے نیچے ایک درخت کے سو آیا میری طرف اور مقابل ہوا اوسکے سباع خزاعی اور متوجہ ہوئے حمزہ اوسکی طرف
اور بولے کہ تو ہی ای ابن مقطعۃ البظور اون لوگون سے ہے کہ بہت برائی کرتا تھا ہمسے آگے آ میری طرف پھر حملہ کیا اوسپر یہان تک کہ [illegible]
پاؤن کی پھر گرا دیا اونکو زمین پر اور قتل کیا اوسکو اور پھر آئے میری طرف جلدی پھر پیش آیا اونکے ایک نالہ اور گر پڑے اوس مین سو ماری مینے اونہین برچھی
اپنی کہ لگی تھی اونکے موضع ثنانہ پر اور نکل گئی درمیان دونون پاؤن کے اور قتل کیا مینے اونکو اور گیا مین پاس ہند بنت عتبہ کے سو دیے اوسنے مجکو کپڑے
اور زیور اپنے روایت کی واقدی نے کہ کہا وحشی بن حرب نے پھر حبشی غلامون سے تھا اور قاتل حمزہ بن عبد المطلب کا لیکن قتل کیا مسیلمہ کذاب کو
پس جب کہ داخل ہوئے ہم حدیقۃ الموت مین فسطاطہ حدیقۃ الموت ایک باغ تھا مسیلمہ کذاب کا اور پہلا نام اوسکا حدیقۃ الرحمن تھا جب مارا گیا مسیلمہ بیچ اوس
باغ کے تب سے نام اوسکا حدیقۃ الموت ہو گیا انتہی کہا وحشی نے پھر جب دیکھا مینے مسیلمہ کو تو مارا مینے اوسکو ساتھ برچھے کے اور مارا اوسکو ایک مرد
انصار نے ساتھہ تلوار کے اور صحیح کہنا یہ ہے کہ وہ مرد انصاری عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی تھے اور کہا ہے بعض نے کہ وہ عدی بن سہل تھے
اور بعض نے ابو دجانہ کو اور اشہر اول ہے یعنی ہونا عبد اللہ بن زید کا انتہی کہا وحشی نے سو پروردگار تیرا جانتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ کون ہم دونون مین سے مار ڈالا اوسکو
مگر یہ کہ سنا مینے ایک عورت کو کہ چلاتی تھی اوپر سے کہ مار ڈالا اوسکو غلام حبشی نے [illegible] کہا عبید اللہ بن عدی بن خیار نے پھر کہا مینے
وحشی سے کہ پہچانتا ہے تو مجکو کہا عبید اللہ نے پھر بغور اوپر تلے دیکھا اوسنے مجکو اور کہا آیا تو بیٹا عدی کا ہے [illegible]

کہا وحشی نے آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالی کی جو کچھ مجکو تیری شناسائی اور یاد ہے اوس وقت سے کہ اوٹھا دیا تھا مینے تجکو تیری ماں کو اوسکے محفہ مین کہ دودھ پلائی تھی
تیری ماں تجکو اوس محفہ مین مترجم کہتا ہے محفہ ایک چیز ہوتی ہے مانند ہودج کے کہ بیٹھتے ہین اوسمین بیمار اور ضعیف اور بڈھے اور عورتین انتہی
اور دیکھا تھا مینے تیرے دونون قدمون کی سپیدی کو گویا کہ وہ وقت اب ہے اور تھین دونون پانؤن مین ہند بیٹی عتبہ کے کہ جسنے جگر حضرت حمزہ کا چبا کر پھینکا تھا
دو پازیبین جڑاؤ کہ نگینے اوسکے ظفار کے نگینون سے تھے مترجم کہتا ہے کہ ظفار نام ایک جگہہ کا ہے یمن مین کہ نگینے اوسکے مشہور ہین ساتھ خوبی
کے انتہی اور دو کڑے تھے چاندی کے اور انگوٹھیان اور چھلے چاندی کے تھے اوسکے دونون پانؤن کی اونگلیون مین سو وایہ عتبہ کی بیٹی نے مجکو اور
کہتی تھی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی کہ اوٹھائے گئے ہم محل مین اوس حال مین کہ ہمارے ساتھ حسان بن ثابت تھے اور تھے ہم اونچی جگہہ مین سو آئی ایک جماعت
یہودیون کی کہ تیر مارتی تھی طرف اوس محل کے تو کہا مینے حسان سے کہ پاس تیرے ہے کچھ ای ابن فریعہ کہ کنیت کی حسان کی صفیہ نے بسبب اسکے کہ
حسان جگہہ بلند مین تھے سو کہا حسان نے کہ قسم ہے اللہ کی نہین استطاعت رکھتا ہون مین ایسی چیز کی کہ باز رکھے مجکو اور بچائے مجکو کفار کی مار سے
نکلی تھی مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طرف احد کے اور چڑھتا تھا ایک یہودی طرف محل کے سو کہا مینے حسان سے کہ مضبوط باندہ دے
میرے ہاتھ پر تلوار کو پھر اگر ہو جاتو سو کیا وہ حسان نے یعنی مضبوط باندھ دیا تلوار کو میرے ہاتھ پر کہا ہے صفیہ نے اور بیشک مین مقام بلند مین تھی اول
اونمین اور چڑھنے والی محل پر پھر دیکھا مینے نیزے کو کہ مارا جاتا ہے ساتھ اوسکے سو کہا مینے کیا سلاح اوس کی سے نیزے ہین کیون نہین گمان کرتی مین اسکا
کہ اوسکے پیچھے ہے نیزہ طرف بھائی میرے کے اور نہ آگاہ ہون مین کہا صفیہ نے پھر نکلی مین آخر دن مین تاکہ آؤن مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
یہ کہتی تھی کہ پہچانتی تھی مین شکست اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس حال مین کہ تھی مین محل پر اور حسان لوٹ جاتے تھے کونے تک اوس محل کے
پھر جب دیکھا حسان نے دولت کو واسطے اصحاب آنحضرتؐ کے تو سامنے آئے یہان تک کہ کھڑے ہوئے دیوار محل پر کہا صفیہ نے اور مین نکلی درحالیکہ تلوار
تھی میرے ہاتھ مین یہان تک جب کہ پہونچی مین بنی حارثہ مین تو پایا مینے انصار کی بعض عورتون کو اوس حال مین کہ ام ایمن ساتھ اونکے تھین اور ہوا جیسا کہ
ہمیشہ تا آنکہ پہونچے ہم آنحضرتؐ تک اوس حال مین کہ یار اونکے متفرق تھے اور پہلے ملے مجکو علی بیٹے میرے بھائی ابو طالب کے تو کہا مجسے حضرت علیؓ نے کہ
لوٹ جاؤ کہ تحقیق لوگون مین شکستگی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہین کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بحمد اللہ وہ اچھے ہین صفیہ کہتی ہین کہ پھر کہا مینے
بتاؤ اونکو مجھے تاکہ دیکھون مین اونکو سو اشارہ کیا حضرت علیؓ نے واسطے میرے طرف آنحضرتؐ کے ایسا اشارہ کہ مخفی تھا مشرکون سے پھر پہونچی مین طرف آنحضرتؐ کے درحالیکہ آپ
مجروح تھے کہا عبد اللہ نے اور شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتے تھے کیا ہوئے چچا میرے کیا ہوئے چچا میرے حمزہ پھر نکلے حارث ابن الصمہ اور دیر کی اونہون نے

پھر نکلے حضرت علی یہ رجز پڑھتے ہوئے

یا رب ان الحارث بن الصمہ	کان رفیقا بنا ذا ذمہ
قد ضل فی مہامہ مہمہ	یلتمس الجنۃ فیما ثمہ

یعنی ای رب میرے تحقیق حارث بن صمہ تھا رفیق ساتھ ہمارے صاحب عہد و پیمان کا تحقیق گم ہو گیا بیچ جنگل سخت کے تلاش کرتا ہے جنگل کو جہان کہین کہ
ہووے اسکو اما واقدی نے کہ سنا مینے اس روایت کو اصبغ بن عبد العزیز سے اوس حال مین کہ مین لڑکا تھا اور تھا ابن عبد العزیز شعر مین ابی الزناد کی کہ تابعین سے
تھا الغرض گئے حضرت علیؓ یہان تک کہ پہونچے حارث بن صمہ تک اور پایا حضرت حمزہ کو مقتول تو خبر کی حضرت علی نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر تشریف لائے
لاسطے آنحضرتؐ اور کھڑے ہوئے حضرت حمزہ پر اور فرمایا آپ نے کہ نہین کھڑا ہوا مین کسی جگہہ کھڑے ہونے کی کبھی کہ غضبناک تر ہو طرف میرے اس سے
کہا عبد اللہ نے پھر آگے آئی صفیہ تو فرمایا آنحضرتؐ نے ای زبیر روک میری طرف سے اپنی ماں صفیہ کو اور قبر کھودی جاتی تھی حضرت حمزہ کی کہا حضرت زبیر نے
ای ماں تحقیق لوگون مین اشرفہ ہے کہا صفیہ نے نہین پھرون گی جب تک کہ دیکھون آنحضرتؐ کو یہان تک کہ دیکھا صفیہ نے آنحضرتؐ کو اور کہا یا رسول اللہ
کہان ہے بھائی میرا حمزہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ وہ آدمیون مین ہے کہا صفیہ نے کہ نہ لوٹون گی جب تک کہ دیکھ لون اونکو کہا زبیر نے پس ٹھہرا تا تھا مین صفیہ کو طرف زمین کے

اور نہیں آئے دیا تھا اوس جگہہ یہان تک کہ دفن کئے گئے حضرت حمزہ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر نہو تی یہ بات غمگین کرنیوالی ہماری عورتون کی تو البتہ
چھوڑ دیتے ہم حمزہ کو واسطے درندون اور پرندون کے یہان تک کہ حشر کیے جاتے قیامت مین درندون کے پیٹ اور پرندون کے پوٹون سے
اور کہا صفوان بن امیہ نے کہ کہان ہین حمزہ آج کے دن اور وہ بلاتا تھا لوگون کو پھر پوچھا اوسنے کون ہے یہ کہا لوگون نے یہ حمزہ ابن عبد المطلب ہین کہا صفوان
نے نہین دیکھا مینے مانند آج کے دن کے کسی مرد کو کہ جلدی کرنے والا ہوا اپنی قوم مین اور بیچے حمزہ اوس دن علامت کیے گئے ساتھ پر کرس کے اور ذکر کی
کہ جب شہید ہوئے حمزہ تو آئین صفیہ انکو ڈھونڈھتی ہوئی لیکن حائل ہوگئے انصار درمیان صفیہ اور حضرت حمزہ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
آنے دو اسکو پھر بیٹھ گئین صفیہ نزدیک حضرت حمزہ کے اور جب بلند کرتین وہ آواز گریہ کی تو بلند کرتے آنحضرت صلعم بھی آواز اپنے گریہ کی اور تھین حضرت فاطمہ
صاحبزادی آنحضرت صلعم کی کہ روتی تھین اور روتے تھے آنحضرت صلعم اونکے رونے سے اور فرماتے تھے آنحضرت صلعم کہ ہرگز مصیبت ہوگی مجکو مثل اس تیری مصیبت کے
فرمایا آنحضرت صلعم نے حضرت صفیہ اور بی بی فاطمہ کو کہ خوش ہو تم دونون آئے میرے پاس جبریل اور خبر دی کہ حمزہ لکھے گئے ہین ساتون آسمانون مین اسطرح کہ
حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسول اللہ کہا عبد اللہ راوی نے اور دیکھا آنحضرت صلعم نے بیچ حضرت حمزہ کے مثلہ جو کہ غمناک کیا آنحضرت صلعم کو اوس حال نے
اور فرمایا آپ نے بیشک اگر غالب آؤن مین قریش پر تو بیشک مثلہ کرونگا مین اونکے تیس آدمیون کو سو نازل ہوئی اوس بابمین یہ آیت وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○ یعنی اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اوسقدر جتنی تمکو تکلیف پہونچی اور اگر صبر کرو
تو یہ بہتر ہے صبر والون کو سو در گذر کیا آنحضرت صلعم نے اور نہ مثلہ کیا کسیکو اور شروع کیا ابو قتادہ نے کہ چاہتے تھے واقع ہونا قریش مین جبکہ دیکھا انھون نے
غم آنحضرت صلعم کا بیچ قتل اونکے چچا کے اور مثلہ ہونا اونکا اور ہر دفعہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت صلعم اونکو بیٹھ جانے کا یہان تک کہ ہوا تین بار اور کھڑے ہو گئے
ابو قتادہ بار سوم پہونچنے کے قریش مین تو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ حکم کرتا ہون مین امید رکھنے ثواب کا تمکو نزدیک اللہ کے پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے ای ابو قتادہ
تحقیق قریش اہل امانت ہین جو شخص کہ قصد کریگا اونپر سختیون مین اوندھا ڈالیگا اوسکو اللہ منہ کے بل اور قریب ہے کہ اگر دراز ہوئی عمر تیری تو حقیر ہو جاویگا عمل تیرا
ساتھ اونکے عملون کے اور کام تیرے ساتھ اونکے کامون کے اگر نہ ہوتی یہ بات کہ اترا وینگے قریش تو البتہ خبر دیتا مین اونکو ساتھ اوس ثواب کے کہ واسطے اونکے ہے
نزدیک اللہ تعالی کے کہا ابو قتادہ نے قسم اللہ کی یا رسول اللہ نہ غصہ ہوا مین مگر واسطے اللہ اور اوسکے رسول کے جبکہ پہونچے وہ آپ سے اوس چیز کو کہ پہنچا
فرمایا حضرت صلعم نے کہ سچ کہا تو نے بری قوم ہے واسطے اپنے نبی کے اور کہا عبد اللہ بن جحش نے کہ ای رسول خدا بیشک یہ لوگ اوترے ہین یہان تک کہ دیکھا
آپکو اور سوال کیا ہے مینے اللہ اور اوسکے رسول سے کہا صفیہ نے ای اللہ بیشک مین قسم کہاتا ہون کہ ملے تیرے کرم کہ اسکے کہ مقابل ہونگا دشمن سے کل کہ وہ مارینگے
اور چیرینگے اور مثلہ کرینگے وہ مجکو پھر ملونگا مین تجسے در حالیکہ مقتول ہونگا ایسے حال مین اور فرماویگا تو کس سبب سے کیا گیا یہ معاملہ ساتھ تیرے کہونگا میں یہ
تیرے ہی واسطے ہوا اور چاہتا ہون مین دوبارہ یہ کہ مقتول ہون آج پھر یہ ترک کے بعد میرے سو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اچھا پھر اونکے عبد اللہ بن جحش جہانتک کہ
مقتول ہوئے اور مثلہ کیے گئے پورا اور دفن ہوئے ساتھ حضرت حمزہ ایک قبر میں اور متولی ہوئے اونکے ترکہ کے آنحضرت صلعم اور خرید آپنے واسطے اونکے بیٹے کے
مال خیبر مین اور آئین حمنہ بنت جحش جو بہن انکی تہین پھر فرمایا اونسے حضرت صلعم نے کہ اوپر امید رکھو ثواب کی عوض اپنے کی واسطے اونکے فرمایا
واسطے اپنے ماموں حمزہ کے کہا حمنہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ بخشے اللہ اونکو اور رحم کرے اور مبارک ہو اونکو شہادت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے
حمنہ کو کہ امید ثواب کی رکھ کہا اونھون نے کہ کسکے ثواب کی فرمایا آپنے اپنے بھائی عبد اللہ کی کہا حمنہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ بخشے اللہ عبد اللہ
کو اور رحم کرے اور مبارک ہو اونکو شہادت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے حمنہ سے کہ امید ثواب کی رکھ حمنہ نے کہا کہ ثواب کی کہا آپنے مصعب بن عمیر کی
شوہر تیرے کی کہا حمنہ نے وَا حُزْنَاہ اور بعض روایتین ہین کہ کہا حمنہ نے وا عقراہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ واسطے شوہر کے عورت سے ایک مقام ہے کہ
نہین وہ واسطے کسیکے پھر فرمایا حمنہ سے کیون کہا تو نے یہ بات کہا اونھون نے یا رسول اللہ یاد کیا مینے یتیم ہونا مصعب کے بیٹون کا تو
اس بات نے مجکو بے قرار کیا فرمایا آنحضرت صلعم نے واسطے اولاد مصعب کے یہی کہ کیا اچھا کیا ہے اللہ نے [illegible]

اور تھے حضرت طلحہ محسن ترس میں واسطے اولاد مصعب کے اور نکلیں تھیں حمنہ روز جنگ احد کے ساتھ عورتوں کے کہ پلاتی تھیں پانی کو اور نکلی سمیرا
بیٹی قیس کی کہ ایک عورت تھی قبیلہ بنی دینار سے اوس حال میں کہ مارے گئے تھے دو بیٹے اوسکے ساتھ آنحضرت ﷺ کے احد میں نعمان بن عبد عمرو اور سلیم
بن حارث پھر جب خبر ہوئی اونکو شہادت دونوں بیٹوں کی تو کہا کیسے ہیں آنحضرت ﷺ کہا لوگوں نے وہ بحمد اللہ صحیح و تندرست ہیں جیسا طور پر کہ دوست
رکھتی ہے تو اونکو کہا سمیرہ نے دکھلا دو مجھے آنحضرت ﷺ کو کہ دیکھوں میں اونکو آنکھوں سے سو اشارہ کر دیا لوگوں نے طرف آنحضرت ﷺ کے کہ دیکھ وہ ہیں آپ
کہا سمیرہ نے کہ ہر مصیبت بعد آپ کے یا رسول اللہ کم ہے اور لوٹیں سمیرہ اوس دن لادے ہوئے لاشیں دونوں بیٹوں کی اونٹ پر طرف مدینے کے اور ملیں
اونسے حضرت عایشہ رضؓ اور پوچھا سمیرہ سے کیا حال ہے پیچھے تیرے کہا اونھوں نے لیکن آنحضرت ﷺ پس بحمد اللہ خیریت سے ہیں نہیں موت پائی اور کر لیے ہیں
اللہ تعالی نے مسلمانوں سے اکثر شہید اور لوٹا دیا اللہ تعالی نے کفار کو درمیان غصّے اونکے کے کہ نہ پہونچے وہ لڑائی کو اور کافی ہوا اللہ تعالی مسلمانوں کو لڑائی میں
پھر پوچھا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کون ہیں یہ ساتھ تیرے کہا سمیرہ نے دونوں بیٹے میرے ہیں پھر ہانکا اونٹ کو اور مروی ہے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے کون
خبر لادے مجکو سعد بن ربیع کی بلیک سینے دیکھا ہے اونکو اس طرف پھر اشارہ فرمایا ایک طرف کا وادی سے اور لگے تھے اوپر بارہ نیزے سو چلے اوس طرف
محمد بن مسلمہ اور نزدیک بعض کے ابی بن کعب کہا ہے اونھوں نے میں درمیان لاشوں کے ڈھونڈھتا تھا اونکو کہ ناگاہ گذرا میں سعد بن ربیع پر اوس حال میں
کہ پڑے ہوئے تھے وادی میں پھر پکارا میں نے اونکو لیکن نہ جواب پایا پھر کہا میں نے آنحضرت ﷺ نے بھیجا ہے مجکو تمہاری طرف پس سانس لی اونھوں نے مثل ذبح کی گئے
اور پوچھا کیا آنحضرت زندہ ہیں کہا میں نے ہاں اور خبر دی تھی آنحضرت ﷺ نے ہی مجکو کہ لگے ہیں تم میں بارہ برچھے کہا اونھوں نے لگے مجکو بارہ برچھے کاری اور کہہ دینا
اپنی قوم انصار سے سلام میرا اور کہنا نذر و اللہ تعالی سے کیا کچھ وعدے کیے تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ العقبہ میں واللہ نہیں تمکو عذر نزدیک
اللہ تعالی کے اگر ایذا پہونچائے گئے درحالیکہ کوئی آنکھ پھرتی ہو تم میں سے پھر ٹھہرا رہا میں یہاں تک کہ وفات ہوئی اونکی پھر لوٹ آیا میں اور خبر دی آنحضرت ﷺ کو
حال سعد کی تو دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ متوجہ ہوئے طرف قبلہ اور اوٹھائے دونوں دست مبارک واسطے دعا کے اور کہا الٰہی اللہ ملاقات کر سعد سے
درحالیکہ تو اونسے راضی ہے اور مروی ہے کہ جب پکار دی شیطان نے خبر قتل آنحضرت ﷺ کی واسطے غمگین کرنے اصحاب کے تو متفرق ہو گئے وہ ہر طرف پھر گذرتے
تھے آنحضرت ﷺ پر اور نہیں مڑتا تھا کوئی اور نہ متوجہ ہوتا تھا طرف آنحضرت ﷺ کے اور آنحضرت ﷺ پکارتے تھے اونکو کہ متوجہ ہو طرف پیچھے کے یعنی میں یہ ہوں یہاں تک
کہ آیا جسکو آتا تھا ڈر اس کا کہ نام ہے ایک تالاب کا احد میں اور متوجہ ہوئے آنحضرت ﷺ واسطے تلاش اپنے یاروں کے گھاٹی میں اور مروی ہے عکرمہ بن سعید سے کہ جب
پہونچے آپ طرف اصحاب کے تو تھی جماعت قلیل اونکی پھر پہونچے گھاٹی میں اور جماعت یاروں کی متفرق تھی پہاڑوں میں ذکر کرتے تھے اپنے مقتولوں کا اور اوس
خبر کا کہ سنی تھی بیچ حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ تھا میں اول پہچاننے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درحالیکہ تھا خود آپکے
سر مبارک پر پھر پکارا میں نے کہ یہ ہیں آنحضرت ﷺ زندہ تندرست اور تھا میں گھاٹی میں سو اشارہ شروع کیا آنحضرت ﷺ نے میری طرف ساتھ رکھنے ہاتھ کے مونہہ پر کہ
چپ رہ پھر لی زرہ اور سامان میرا کہ اکثر زرد رنگ تھا پھر پہنا آپ نے اوسکو اور اوتار ڈالا سامان اپنا پھر چلے طرف اپنے یاروں کے گھاٹی میں درمیان دونوں
سعدوں کے کہ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تھے اوٹھاتے ہوئے قدم زرہ پہن کے اور تھے حضرت ﷺ کہ جب چلتے تو چلتے آپ قدم اوٹھا کر اور کہا گیا ہے کہ
حضرت ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ پر اور مجروح تھے آپ اور اوس دن پڑھی نماز ظہر کی مگر بیٹھے ہوئے اور عرض کی طلحہ نے کہ یا رسول اللہ
واسطے میرے قوت ہے کہ اوٹھا لے چلوں میں آپکو پس اوٹھا لیا آپکو یہاں تک کہ لے گئے طرف اوس بڑے پتھر کے جو راہ احد میں ہے جب کہ جاتے آدمی
طرف شعب جزارین کے پھر چڑھا دیا آنحضرت ﷺ کو طلحہ نے اوس پر پھر گذرے آپ طرف اپنے اصحاب رضؓ کے اور ساتھ آپ کے ایک جماعت تھی لوگوں کی جو ثابت قدم
رہے تھے ہمراہی میں سو جب دیکھا مسلمانوں نے اون لوگوں کو کہ تھے ساتھ آپ کے تو بھاگنے لگے طرف گھاٹیوں کے بگمان اسکے کہ یہ کفار ہیں یہاں تک کہ
اشارہ کرنے لگے اونکو ابو دجانہ کہ تھے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نہ بھاگنے کے ساتھ اپنے عمامہ سرخ کے کہ تھا اونکے سر پر پھر پہچانا
اونکو لوگوں نے اور اوترے اونکی طرف اور کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نکلے جماعت میں اون لوگوں کی کہ ثابت قدم رہے تھے وہ ساتھ آنحضرت ﷺ کے چودہ آدمی

سات مہاجرین اور سات انصار سے اور شروع کیا باقی مسلمانون نے کہ بھاگتے تھے پہاڑ مین تو فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ حضرت ابو بکر
کے کہ پیچھے کو ہٹ پر آنحضرت کے اور فرماتے تھے اونسے کہ اشارہ کر ان لوگون کو پھر اشارہ شروع کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اون لوگون کو لیکن نہین رکتے تھے
مسلمان یہان تک کہ اوتاری ابو دجانہ نے سرخ پٹی اپنے سر کی اور ہلایا اوسکو بہار پر پھر اشارہ کرتے تھے ابو دجانہ اور چلاتے تھے تو واقف ہوے اور آگاہ ہوے
مسلمان یہان تک کہ آملے انسے اور تحقیق رکھا تھا ابو بردہ بن نیار نے تیر کو قبضہ کمان اپنے پر اور ارادہ کیا تھا اوسکے مارنے کا لیکن جب کہ کلام کیا
لوگون نے اور پکارا انکو آنحضرت نے تو پہچانا ابو بردہ نے پس گویا کہ تھے کہ نہین پہنچی تھی اونمین کچھ مصیبت جب کہ دیکھ لیا آنحضرت کو اور اسی حال مین
وسوسہ ڈالا شیطان نے اونکے دلون مین جب کہ دیکھا مسلمانون نے اپنے دشمنون کو کہ ہٹ گئے اونکے آگے سے رافع بن خدیج کہتے تھے کہ تھا مین
طرف پہاڑ ابو مسعود انصاری کے اور وہ ذکر کرتے تھے اپنی قوم کے مقتولون کا اور پوچھتے تھے حال رفقائے آنحضرت کا سو خبر دی جاتی تھی ساتھ شہید
آدمیون کے کہ اونمین سے ہے سعد بن ربیع اور خارجہ بن زہیر اور وہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھتے تھے اور دعاے رحمت اونپر کرتے تھے
اور بعض آپسمین دریافت کرتے تھے اپنے دوستون کو پس وہ خبر دیتے تھے بعض بعض کو اور اسی حال مین تھے مسلمان کہ لوٹا الایا اللہ تعالی مشرکون کو تا
دور کرے رنج مسلمانون کا سو ناگاہ دیکھا میںنے دشمنون کو کہ چڑھے آتے ہین اونپر اور پیش آئے سواران مشرکین تو بھول گئے مسلمان باتین اپنی
پھر طلب فرمایا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دل بڑھائے ہمارے لڑائی کو اور تحقیق مین دیکھتا تھا فلانے فلانے کو جانب پہاڑ مین کہ دوڑتے تھے
مروی ہے حضرت عمر سے کہ جب چلایا شیطان یہ کہ قتل ہوئے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو متوجہ ہوا مین چڑھنے کو پہاڑ مین مانند بز کوہی کے اور
پونہچا مین پاس آنحضرت کے کہ آپ فرماتے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ○ یعنی اور
محمد تو ایک رسول ہے ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاؤگے اولٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤن
وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو۔ اور تھے ابو سفیان نیچے پہاڑ کے فرمایا آنحضرت نے اللهم لیس لهم ان یعلونا
سو شکست کھائی اونھون نے کہا ہے ابو اسید ساعدی نے کہ البتہ دیکھا مینے اپنی جماعت کو پہلے اس سے کہ واقع ہو ہمپر اونگھ اور اس حال مین کہ البتہ
ہم صلح کرنے والے ہین اوس سے کہ صلح کرے تھے بسبب ہمارے حزن و غم کے سو ڈالی گئی ہمپر اونگھ اور سو گئے ہم یہان تک کہ ٹکرا گئے ہم آپس مین
اور پونہچے ہم اپنی فریاد کو اور ہو گئے ہم گویا کہ نہ غمگین ہوئے تھے کبھی اور کہا ہے طلحہ بن عبید اللہ نے کہ بیہوش کر دیا ہمکو اونگھ نے سو تھا کوئی ہم مین
کہ نہ گرا اوسکا سینہ پر نیند سے پھر سنتا تھا مین معتب بن قشیر سے کہ کہتا تھا اور اس حال مین کہ مین مثل خواب دیکھنے والون کے تھا کہ اگر ہوتا واسطے
ہمارے کچھ اختیار تو نہ مارے جاتے ہم اس جگہ سو اوتاری اللہ عز وجل نے اوسکے حق مین یہ آیت لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا
یعنی اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ تو ہم مارے نہ جاتے اس جگہ اور کہا ابو الیسر نے کہ البتہ دیکھا مینے اپنے آپکو اوسدن چودہ لوگون مین اپنی
قوم سے بیچ پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حالیکہ پونہچی ہمکو نیند اور وہ اونگھ امن تھی خدا کی طرف سے تھا کوئی مرد اونمین سے مگر کہ خر خرا اوٹھتا
لیتا تھا یہان تک کہ لڑتی تھین ڈھالین آپسمین اور بیشک دیکھا مینے تلوار کو بشر بن براء بن معرور کی کہ گر پڑی تھی اونکے ہاتھ سے اور نہ خبر ہوئی
اونکو اوس سے یہان تک کہ لوٹ آئے بعد اوسکے اور مشرکین نیچے سے اور کہا ابو طلحہ نے ڈالی گئی ہمپر اونگھ سو تھا مین کہ اونگھتا تھا یہان تک
کہ گر پڑی میری تلوار ہاتھ سے اور نہ نیند آئی تھی اوسدن اہل نفاق اور شک کو کہ ہر منافق کلام کرتا تھا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکے دل مین تھی اور نہ
پونہچی تھی اونگھ اہل یقین اور ایمان کو اور کہا ہے اہل سیر نے کہ جب بازرہے مسلمان تو ارادہ کیا ابو سفیان نے لوٹنے کا اور آیا اپنے اونٹ سرخ رنگ والے
نام پر اور کھڑا ہوا آکر قریب اصحاب آنحضرت کے ایک طرف پہاڑ مین پھر پکارا اپنی بلند آواز سے اعل ہبل یعنی بلند ہو اے ہبل اور ہبل نام ایک بت کا ہے
تیر سے پھر چلاتا تھا کہ کہان ہے ابن ابی کبشہ کہان ہے ابن ابی قحافہ کہان ہے ابن خطاب یہ دن بدلے دن بدر کے یعنی روز احد کا دن بدلے روز بدر کے

اور غلبہ بعوض اوس روز بدر کے کہ حاصل ہوا تھا تمکو اور ہمین فتح اور غلبہ آنکا ہو تحقیق دن انقلابات اور گردش زمانہ کے ہین اور بیشک لڑائی ڈول ہین کہ
کبھی ایک بھرا ہوا اور دوسرا خالی اور کبھی بھرا ہی دوسرا اور پہلا خالی اور یہ حنظلہ بدلے حنظلہ کے یعنی حنظلہ بن مالک غسیل الملائکہ مارا گیا ہی تم مین سے
عوض ہمارے حنظلہ کے مترجم کہتا ہی کہ ابو سفیان کے قول مین ابن ابی کبشہ مراد اوس سے آنحضرت ہین اور مشرکین آپکو ساتھ
ابی کبشہ کے تشبیہ دیتے تھے اس کنیہ مین اور وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ سے مخالف قریش کا بت پرستی مین اور کہا بعضون نے کہ ابو کبشہ
کنیت ہی وہب بن عبد مناف کی کہ نانا کی طرف سے جد تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نسبت آنحضرت کی اوسکی طرف اسلیے کرتے تھے کہ آنحضرت
اوس سے فی الجملہ مشابہت رکھتے تھے اور کہا بعض نے ابی کبشہ کنیت تھی حلیمہ سعدیہ کے شوہر کی انتہی پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے
کہ یا رسول اللہ جواب دون مین ابو سفیان کو فرمایا آپ نے ہان جواب دو تم اوسکو پھر دوبارہ کہا ابو سفیان نے اعل ہبل کہا حضرت عمر نے اللہ اعلی
واجل یعنی اللہ تعالی بلند تر اور بزرگ تر ہی بولا ابو سفیان کہ احسان کیا ہی ہبل نے اسلیے بلند ہوا پھر بولا کہان ہی ابن ابی کبشہ کہان ہی ابن ابی قحافہ
کہان ہی ابن خطاب کہا حضرت عمر نے یہ ہین رسول اللہ اور یہ ہین ابو بکر اور یہ ہی عمر کہا ابو سفیان نے یہ دن ہی بدلے دن بدر کے اور تحقیق یہ
گردشین زمانے کی ہین اور لڑائی بیشک ڈول ہین کہا حضرت عمر نے نہین ہی برابر ہی بلکہ مقتول ہمارے بہشت مین ہین اور مقتول تمہارے آتش دوزخ مین
پھر کہا ابو سفیان نے تحقیق گمان کرتے ہو تم یہ کہ البتہ بے بہرہ ہوئے ہم اسوقت مین اور پیچھے ہم ٹوٹے مین پھر کہا ابو سفیان نے واسطے ہمارے
عزی ہی اور نہین عزی واسطے تمہارے کہا حضرت عمر نے اللہ مولی اور ناصر ہمارا ہی نہین کوئی ناصر اور مددگار تمہارا کہا ابو سفیان نے انعام کیا عزی نے ای
ابن خطاب پھر اسواسطے ہوا وہ بلند پھر کہا ابو سفیان نے کہ نزدیک آ میرے ای ابن خطاب کہ کلام کرون مین تجھسے تو کھڑے ہوے عمر کہا ابو سفیان نے
قسم دیتا ہون مین تجھکو دین تمہارے کی کیا مار ڈالا ہی ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا حضرت عمر نے بخدا نہین حال ایسا بلکہ آنحضرت سنتے ہین یہ کلام تیرا
کہا ابو سفیان نے تو نزدیک میرے سچا تر ہی ابن قمیہ سے اور تھا ابن قمیہ کہ خبر دی تھی اوسنے مشرکین کو کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے
ہین پھر کہا ابو سفیان نے پکار کر کہ البتہ تم پاؤگے اپنے مقتولون مین ناک کٹے اور مثلہ ہوئے لوگون کو خبردار ہو کہ نہین ہوا یہ صلاح سے ہمارے سردارون کے
پھر لیا اوسکو حمیت جاہلیت نے اور کہا آگاہ ہو جب کہ ہوا یہ تو نہ برا جانا ہمنے اوسکو پھر آواز دی کہ مطلع ہو تحقیق وعدہ گاہ ہمارا اور واسطے تمہارے وادی صفرا
مین ہی شروع برس کے پھر توقف کیا عمر نے تاکہ کیا فرماوین آنحضرت اسکے جواب مین فرمایا آپ نے عمر کو کہ کہدو اچھا کہا اوس سے عمر نے اچھا پھر
لوٹ گیا ابو سفیان طرف اپنے یارون کے اور شروع کیا اونہون نے کوچ کرنا پھر کمال خوفناک ہوئے آنحضرت اور سب مسلمان اس بات سے کہ
چھاپہ مارین کہین مشرک مدینے پر اور ہلاک ہو جاویں اولاد اور عورتین پھر حکم کیا آپ نے سعد بن ابی وقاص کو کہ لا اپاس ہمارے خبر قوم کی کہ اگر سوار ہوئے
اونٹون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو ارادہ ہی انکا گھر کو اور اگر سوار ہوئے گھوڑون پر اور خالی چھوڑین اونٹون کو تو جانا ہی انکا واسطے غارت مدینے کے
قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضے مین ہی اگر جائینگے یہ طرف مدینے کے تو جاؤنگا مین طرف انکے پھر البتہ ضرور کند کرونگا مین انسے سعد
بن ابی وقاص کہتے ہین پھر قصد کیا مینے دوڑ کے جانے کا اور کہا اس بات کو مینے اپنے جی مین کہ اگر معلوم ہووے مجھکو کوئی بات خوف کی تو لوٹ آؤنگا
طرف آنحضرت کے دوڑتا ہوا سو چلا مین دوڑتا ہوا تاکہ پہنچا انکے یہان تک کہ جب ہو گئے وہ موضع عقیق مین اور دیکھتا تھا مین انکو کہ ناگاہ سوار ہوئے وہ
اونٹون پر اور کوتل کیا گھوڑون کو کہا مینے ہی جانا انکا طرف وطن اپنے کے پھر توقف کیا اونہون نے عقیق مین اور مشورہ کیا واسطے جانے
مدینے کے اور کہا اونہون نے اپنے مین تحقیق غالب آئے تھے تم اونپر لوٹو اور نہ جاؤ [illegible] تم تھکے ہوئے ہو اور ہو گئی ہی واسطے تمہارے
فتح و فیروزی نہین جانتے ہم کہ کیا چیز ہوگی [illegible] تحقیق [illegible] تھے دن بدر کے لیکن قسم خدا کی نہ تھا [illegible] کیا
اونھون نے [illegible] تمہارا اور [illegible] آنحضرت [illegible] جب کہ دیکھا اونکو سعد نے اس حال پر جاتے پہنچے
اور پہنچے [illegible] آئے طرف آنحضرت [illegible] اور عرض کی کہ گئے وہ لوگ سوار اونٹون پر [illegible] کوتل [illegible] دن کے

فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا کہتے تھے وہ اور عرض کی سینے تقریر اونکی پھر خلوت کی آنحضرت ﷺ نے ساتھ میرے اور فرمایا کیا سچ ہی یہ قول تیرا عرض کی میں نے کہ ہان
یا رسول اللہ فرمایا کیا ہی مجکو کہ پاتا ہوں تجکو شکستہ کہا سعد نے ناخوش آئی مجکو یہ بات کہ پاوین مسلمان خوشی کو ساتھ پھر جانے اونکے کی طرف اپنے شہرون کے
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ سعد شجاع ہوا اور کہا گیا ہی کہ جب لوٹے سعد بن ابی وقاص تو کہتے آتے تھے بلند آواز سے کہ چھوڑا اونھون نے
گھوڑون کو کوتل اور سوار ہوئے اونٹون پر پس اشارہ فرمانے لگے آنحضرت ﷺ سعد کو کہ پست کر آواز اپنی کہا سعد نے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بیشک لڑائی دھوکا ہی نہ دیکھیگا تو آدمیون مین کوئی خوشی مانند اس خوشی کے بسبب لوٹ جانے انکے کے سوا اسکے نہین کہ لوٹا دیا ہی اونکو اللہ تعالی نے
اور مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے سعد سے کہ اگر دیکھے تو قوم کو کہ ارادہ رکھتے ہون مدینے کا تو خبر دے تو فقط مجکو کہ نہ مطلع ہو اور کوئی اور نہ ضعیف ہوں اور
کریاؤن اور مسلمانون کے اور گئے سعد اور دیکھا اونکو سوار اونٹون پر تو لوٹ آئے اور نہ روک سکے اپنے کو اور پکارنے لگے خوشی سے ساتھ لوٹ جانے
اونکے کے پھر جب آیا ابو سفیان قریش مین بیچ سکے کے تو آیا پہلے گھر جانے سے پاس ہبل کے اور کہا ہبل سے تحقیق انعام کیا تونے اور مدد کی او شفادی
میری جان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے یارون سے اور موندا اپنا سر اپنا اور پوچھا گیا عمرو بن عاص سے کہ کیونکر ہوا متفرق اور علیحدہ ہونا مشرکون اور
مسلمانون کا آپس سے دن احد کے کہا عمرو بن عاص نے کیا ارادہ رکھتا ہی تو اس سے کہ لایا اللہ تعالی اسلام کو اور دور کیا اللہ تعالی نے کفر اور
اہل کفر کو پھر کہا اونھون نے جب کہ حملہ کیا ہمنے اونپر تو مصیبت پونہچائے گئے وہ مقدار اون لوگون کے کہ مصیبت پونہچائے گئے تھے ہم اور متفرق
ہوگئے وہ ہر جانب اور ہوگیا اونکا ایک گروہ بعد اسکے پھر مشورہ کیا قریش نے اور کہا واسطے ہمارے غلبہ ہی اگر پھر جاوینگے ہم تو بہتر ہی واسطے ہمارے
پھر کہا ابن ابی لوٹ گیا ہی ساتھ ثلث آدمیون کے اور رہ گئے ہین حاضر ہونے سے لڑائی مین اکثر آدمی قوم اوس اور خزرج کے اور نہین طمع ہم اون
سے کہ لوٹین وہ ہم پر واسطے لڑائی کے اور اون مین بیان ہمارے زخمی اور اکثر گھوڑے ہمارے خستہ ہین تیرون سے پھر جلدی کی اور نہ پونہچے ہم رو حا مین
کہ ایک موضع ہی درمیان حرمین کے تیس یا چالیس میل مدینے سے یہان تک کہ قائم ہوا ہمپر شمار روحا سے [illegible] کیا ہمنے کتنا منزلون کا روحا سے اور چلے ہم

ذکر اون لوگون کا جو شہید ہوئے احد مین

مروی ہی سعید بن مسیب سے کہ شہید ہوئے انصار سے احد مین ستر آدمی اور مروی ہی ابو سعید خدری سے کہ [illegible] اور کہا [illegible]
چار آدمی قریش سے تھے اور باقی انصار سے مزنی اور بھتیجا اوسکا [illegible] وہب بن قابوس مزنی اور حارث بن عقبہ بن قابوس مزنی اور عبد الرحمن [illegible]
ہیبت کے سوا ان چار اور ستر پر اجماع ہی سب کا اور تھے بنی ہاشم سے حمزہ بن عبد المطلب کہ شہید کیا اونکو وحشی نے اور تھین اونکے [illegible]
ہمارے اور بنی امیہ سے عبد اللہ بن جحش بن رباب مارا اونکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے اور کہا گیا ہی کہ پانچ آدمی تھے قریش کے بنی اسد سے سعد
مولی حاطب کے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن شرید مارا اونکو ابی بن خلف نے اور کہا گیا ہی کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کہ پہونچا تھا انکو زخم احد مین
اور زخمی رہے یہان تک کہ مرگئے بعد اوسکے اور دفن کیے گئے بیچ قبیلہ بنی امیہ بن زید کے عالیہ مین درمیان دونون [illegible] کے
ہوگیا ہی وہ واسطے عبد الرحمن بن ملی کے اسوقت مین اور قبیلہ بنی عبد الدار سے مصعب بن عمیر اور مارا اونکو ابن قمیہ نے اور قبیلہ بنی [illegible]
بن لیث سے عبد اللہ اور عبد الرحمن دونون بیٹے ہیبت کے اور مزینہ سے وہب بن قابوس اور بھتیجا اونکا حارث بن عقبہ بن قابوس
اور انصار سے قبیلہ بنی اشہل کے بارہ شخص عمرو بن معاذ بن نعمان کہ قتل کیا اونکو ضرار بن خطاب نے اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد
بن سکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش کہ مارا اونکو ابو سفیان بن حرب نے اور عمرو بن ثابت بن وقش مارا اونکو ضرار بن خطاب نے اور رفاعہ بن وقش
مارا اونکو خالد بن ولید نے اور یمان باپ ابو حذیفہ کے کہ مارا اونکو مسلمانون نے دھوکے سے اور کہا گیا ہی کہ مارا اونکو عتبہ بن مسعود نے خطا سے
اور صیفی بن قیظی مارا اونکو ضرار بن خطاب نے اور حباب بن قیظی اور عباد بن سہل کہ مارا اونکو صفوان بن امیہ نے اور ابن [illegible] کہ منسوب [illegible]
طرف بنی عبد الاشہل کے ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کہ مارا اونکو ضرار بن خطاب نے اور [illegible] مارا اونکو

عکرمہ بن ابی جہل نے اور حبیب بن تیم اور قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے کہ داخل ہین بنی ضبیعہ بن زید مین سوا انکے ابو سفیان بن حارث بن قیس
بن زید بن ضبیعہ ہین اور وہ باپ لڑکیون کا ہی کہ کہا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لڑونگا مین پھر لوٹونگا طرف اپنی لڑکیون کے فرمایا آنحضرت نے
کہ صادق ہی اللہ تعالی اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر ہین کہ قتل کیا اونکو اسود بن شعوب نے اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ
ہین کہ مارا اونکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے اور عبد الرحمن بن جبیر بن نعمان کہ جو امیر تھے آنحضرت کی طرف سے تیراندازون پر مارا اونکو عکرمہ
بن ابی جہل نے اور قبیلۂ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد ہین مارا اونکو ہبیرہ بن ابی وہب نے اور بنی عجلان سے عبد اللہ بن سلمہ
ہین کہ مارا اونکو ابن زبعرا نے اور بنی معاویہ سے سبیع بن حاطب بن حارث ہلیشہ ہین مارا اونکو ضرار بن خطاب نے یہ آٹھ آدمی ہین اور بنی حارث
ابن خزرج سے خارجہ بن زید بن ابی زہیر ہین مارا اونکو صفوان بن امیہ نے اور سعد بن ربیع اور مدفون ہوئے یہ دونون ایک قبر مین اور اوس
بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن ثعلبہ بن کعب یہ چار شخص ہوئے اور بنی الابجر سے کہ مشہور ہین وہ ساتھ بنو الجدارہ کے مالک بن سنان بن عبید
بن ابجر ہین اور یہ باپ ہین ابو سعید خدری کے قتل کیا انکو غراب بن سفیان نے اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن ابجر اور عتبہ بن ربیع
بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ یہ تین شخص ہین اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ اور حارثہ بن عمرو اور ثقف بن فروہ
بن بدی یہ تین شخص ہین اور بنی طریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ اور قیس بن ثعلبہ اور طریف اور ضمرہ کہ یہ دونون حلیف اونکے ہین قوم جہینہ سے اور بنی عوف
بن خزرج سے کہ ایک فرقہ ہی بنی سالم کا پھر بنی مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ ہین قتل کیا انکو سفیان بن عوید نے اور عباس بن عبادہ
بن نضلہ ہین قتل کیا اونکو سفیان بن عبد شمس سلمی نے اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم مارا انکو صفوان بن امیہ نے اور عبدہ بن حسحاس ہین اور مدفون ہوئے
یہ دونون ایک قبر مین مجذر بن زیاد ہین قتل کیا انکو حارث بن سوید نے اور روایت ہی ابی وجزہ سے کہ کہا اونھون نے مدفون ہوئے احد کے دن
ایک قبر مین نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد اور عبدہ بن حسحاس اور تھا قصہ مجذر بن زیاد کا یہ کہ حضیر الکتائب یعنی والد اسید بن حضیر کا آیا پاس بنی عمرو بن عوف
کے اور کلام کیا سوید بن صامت اور خوات بن جبیر اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور کہا بعض اہل سیر نے کہ سہل بن حنیف سے ہی پھر کہا اونسے حضیر
الکتائب نے کہ زیارت کرو تم میری یعنی آؤ پاس میرے کہ پلاؤنگا مین تمکو شراب اور ذبح کرونگا اونٹ کو تمھارے لیے اور اقامت کرو تم میرے پاس
چند دن کہا اونھون نے ہم آوینگے پاس تمھارے فلانے روز پھر جب ہوا وہ دن تو آئے وہ اوسکے پاس اور ذبح کیا واسطے اونکے اونٹ اور پلائی
اونکو شراب اور رہے وہ اوسکے پاس تین دن تک یہان تک کہ بگڑ گیا گوشت اور تھا سوید بن صامت اوس دن بہت بوڑھا پھر بعد تین دن کے کہا اونھون نے
ارادہ کرتے ہین ہم جانے کا طرف گھرون کے کہا حضیر نے جب چاہو تم یعنی اگر چاہو تم ٹھہرے رہو اور اگر چاہو تم جاؤ طرف گھرون کے اور نکلے دونون
جوان اور سوید کہ اوٹھائے ہوئے تھے دونون جوان سوید کو اوٹھا نشہ مین اور گذرے اوپر چپٹے ہوئے پتھرون کی زمین پر یہان تک کہ تھے قریب
بنی غضینہ کے اور وہ برابر ہی بنی سالم سے جانب مشرق کے بیٹھا سوید پیشاب کو اور بھرا ہوا تھا وہ نشہ مین تو دیکھا اوسکو ایک شخص نے خزرج کے
اور آیا وہ پاس مجذر بن زیاد کے اور کہا اونسے کیا خواہش ہی تمکو غنیمت بارد مین یعنی مفت کی لوٹ مین جو بے مشقت ہو کہا مجذر نے کیا ہی وہ غنیمت
کہا خزرجی نے کہ سوید حالت نشہ مین ہی اور نہین ہتھیار پاس اوسکے پھر آئے مجذر بن زیاد ساتھ ننگی تلوار کے اور جب دیکھا مجذر کو اون دونون جوانون
نے پشت پھیرے درحالیکہ خالی ہاتھ تھے وہ دونون اور تھے عداوت پہلے سے درمیان اوس اور خزرج کے سو چلے گئے وہ دونون جلدی سے
اور نہ ٹھہر سکا وہان وہ شیخ سوید اور نہ ہٹا بس آکھڑے ہوئے اوسپر مجذر بن زیاد اور کہا تحقیق قدرت دی مجکو اللہ تعالی نے تجھپر کہا سوید نے کیا چاہتا
ہی تو کہا مجذر نے چاہتا ہون مین قتل کرنا تیرا کہا سوید نے پھر بلند ہو تو الہام سے اور پست ہو تو دماغ سے یہ عبارت ہی نامردی اختیار کرنے سے
پھر جب لوٹے اوس طرف مان اپنی کے تو کہہ تو قتل کیا مینے سوید کو اور قتل اوسکے نے برانگیختہ کیا تھا واقعہ بعاث کو اور واقعہ بعاث آخر واقعہ ہی
کہ لڑے تھے آپسمین اوس و خزرج پھر ہجرت فرمائی آنحضرت ﷺ نے بعد چند برس اس واقعے کے اور جب تشریف لائے وہان آنحضرت ﷺ تو مسلمان ہو گئے

حارث بن سوید بن صامت اور مجذر بن زیاد اور حاضر ہوئے یہ دونون بدر مین لیکن چاہتے تھے حارث کہ قتل کرین مجذر کو بعوض اپنے باپ کے پس قدرت پائی اوسپر نہ بدر مین پھر جب ہوا دن احد کا اور گردش کی مسلمانون سے تو آیا پاس مجذر کے حارث او سکے پیچھے سے اور ماری گردن اوسکی پھر لوٹ آئے آنحضرت ؐ طرف مدینے کے پھر نکلے طرف حمراء الاسد کے اور جب لوٹے حمراء الاسد سے تو آئے پاس آنحضرت ؐ کے جبرئیل علیہ السلام اور خبر دی حضرت جبرئیل نے آنحضرت ؐ کو کہ قتل کیا حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو دھوکے سے اور کہا حضرت جبرئیل ؑ نے آنحضرت ؐ سے واسطے قتل حارث بن سوید کے سوار ہوئے آنحضرت ؐ طرف قبا کے اوسی دن کہ کہا حضرت جبرئیل ؑ نے اور تھے وہ دن نہایت گرم کہ نہ سوار ہوا کرتے تھے آنحضرت ؐ اون دنون مین طرف قبا کے اور تھے وہ دن کہ تشریف لاتے تھے آنحضرت ؐ اونمین بیچ قبا کے شنبہ اور دوشنبہ پھر جب داخل ہوئے آپ مسجد قبا مین تو نماز پڑھی جسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے اور سنا انصار نے آنا آنحضرت ؐ کا تو آئے انصار اور سلام کیا آنحضرت ؐ سے اور تعجب کیا انصار نے آنے سے آنحضرت ؐ کے اوسوقت اور اوس دن مین پھر بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ باتین کرتے تھے اور تلاش فرماتے تھے آدمیون کو یہان تک کہ نمودار ہوا حارث بن سوید ایک چادر رنگین مین ورس سے کہ ایک گھانس ہے زرد رنگ پھر جب دیکھا اوسکو آنحضرت ؐ نے تو بلایا عویم بن ساعدہ کو اور فرمایا لیجا تو حارث بن سوید کو دروازہ مسجد پہ اور مار گردن اوسکی بعوض مجذر بن زیاد کے کہ قتل کیا ہے حارث نے اوسکو دن احد کے پس پکڑا حارث کو عویم نے اور کہا حارث نے کہ چھوڑ تو واسطے کلام کرنے کے لیکن نہ مانا عویم نے اور کھینچا تانی کی حارث نے عویم سے کہ چاہتا تھا حارث کلام کرنا آنحضرت ؐ سے اور کھڑے ہوئے آنحضرت ؐ بارادہ سوار ہونیکے اور طلب کیا حمار اپنا باب مسجد پر کہا ابو خیرہ نے کہ شروع کیا حارث نے کہنا کہ واللہ نہین مارا مینے مجذر کو بسبب پھر جانیکے اسلام سے اور نہ باعث شک کے اسلام مین لیکن مارا مینے اوسکو تھا سبب غیرت دلانے شیطان کے اور نہ سبب مغلوب ہو نیکے نفس کا اور اب مین توبہ کرتا ہون طرف اللہ تعالی اور اوسکے رسول کے اپنے اس کام سے اور دیتا ہون مین دیت اوسکی اور روزے رکھتا ہون مین پے در پے دو مہینے کے اور آزاد کرتا ہون ایک غلام اور کھلاتا ہون ساٹھ مسکینون کو یہان تک کہ رحمت کرے اللہ اور رسول اوسکا مجھپر اور پکڑنے لگا رکاب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اور تھے بیٹے مجذر کے وہان اور نہین فرماتے تھے کچھ اونسے آنحضرت ؐ یہان تک کہ جب کہہ چکا اونسے حارث اس کلام کو تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے عویم سے کہ آگے کر حارث کو ای عویم اور مار گردن اسکی اور سوار ہوئے آپ اور آگے کیا حارث کو عویم نے دروازہ مسجد پر اور ماری عویم نے گردن اوسکی اور کہا ہے بعض اہل سیر نے کہ خبیب بن یساف دیکھتا تھا طرف حارث کے جبکہ مارا تھا اوسنے مجذر کو پھر آیا خبیب طرف آنحضرت ؐ کے اور مطلع کیا آپ کو اس ماجرے سے تو سوار ہوئے آنحضرت ؐ طرف انصار کے کہ تجسس فرماتے تھے اس امر کو سو درحالیکہ سوار تھے آنحضرت ؐ حمار پر نازل ہوئے جبرئیل ؑ اور خبر دی آپکو اس امر کی راہ مین اور حکم کیا آنحضرت ؐ نے عویم کو حارث کے قتل کا اور کہے حسان بن ثابت نے اس باب مین اشعار کہ یہ بیت اونمین سے ہے بیت

	یا حار فی سنة من نوم اولکم	ام کنت ویلک مغترا بجبریل

یعنی ای حارث بیچ اونگھ کے نیند اول ہماری کے سے آیا ہے تو خبر ای تجکو فریب کیا سنے والا ساتھ جبرئیل ؑ کے پڑھا ساتھ تیرے

مجمع بن یعقوب اور اشیاخ اہل سیر نے یہ کہ سوید بن صامت نے کہا وقت مارے جانے اپنے کے

	ابلغ جلاسا وعبد اللہ مالکہ اقتل جدارة اما کنت لاقیہا	وان لقیت فلا تتخذ لہما عاب واحی عوف فاعل عرقی وانکاب

یعنی خبر پہنچا جلاس اور عبد اللہ مالک اوسکے کو اور جو بڑا ہے تو تو نہ سوا کر اونکو او حارث قتل کر جدارہ کو آیا نہین ہے تو ملنے والا اوس سے اور قبیلہ عوف کو اوپر نیکی اور بدی کے اور مقتول بنی سلمہ سے عنترہ ہے مولی سلمہ کا کہ مارا اوسکو نوفل بن معاویہ دیلی نے اور قبیلہ بو انجلی سے رفاعہ بن عمرو اور قبیلہ بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام کہ قتل کیا انکو سفیان بن عبد شمس نے اور عمرو بن الجموح مین اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہ مارا انکو اسود بن جعونہ نے یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی حبیب سے ابن ثابت سے حارث الحلی بن [illegible] کہ قتل کیا انکو [illegible] سے

اور قبیلۂ بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس ہین کہ مارا انکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے اور قبیلۂ بنی نجار سے کہ وہ ایک جماعت ہے بنی سواد کی عمرو بن قیس ہین کہ قتل کیا انکو نوفل بن معاویہ دئلی نے اور اونکے بیٹے قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو اور عامر بن مخلد اور قبیلۂ بنی عمرو بن مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک ہین کہ مارا انکو خالد بن ولید نے اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو ہین اور قبیلۂ بنی عمرو بن مالک سے اوس وہ پیوستہ ہین اوس بن حرام ہی اور قبیلۂ بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم ہین کہ مارا انکو سفیان بن عویف نے اور قبیلۂ بنی مازن بن نجار سے قیس بن مخلد اور کیسان مولی اونکے ہین اور کہا بعض نے کہ یہ کیسان غلام اونکے تھے اور نہ تھے آزاد کیے ہوئے اور قبیلۂ بنی دینار سے سلیم بن حارث اور نعمان بن عمرو ہین کہ تھے یہ دونون بیٹے سُمَیرا بنت قیس کے سو شہید ہوئے بنی نجار سے بارہ آدمی ؀

اشعار اسامی شہیدان احد علیہم الرحمۃ والرضوان تصنیف جناب سید محمد اسحق مرحوم کے جو بھائی ہین امیر المسلمین حضرت سید احمد غازی مغفور کے واسطے شائقین سیر کے داخل کتاب ہوئے

تو نام شہیدان مفصل شنو
ازان پس ہمہ را مرتب شنو
حبیب و جبیل و حو[illegible] دگر
خبیب و خنیس ست یک نامور
زبیر و زیاد و سہ نامسند زید
یکی عمر عامر چہار[illegible] دو
عمیر و عمارہ و عبید[illegible] دگر
قتادہ و قرظہ و کیسان و [illegible]
سہ نعمان یک از نوفل و [illegible]
[illegible] رافع و [illegible] حرام
تو بر [illegible] و مسعود و سفیان درست
خدایا بحق رسول امین
گناہان بطال و فساق را
بگردان ز [illegible] را و خود

درین دفتر ای قاری شیکو
انیس و انس ہم ایاس اند دو
ز دو حنظلہ ہفت حارث گذر
خداش ست و خوات اسم دگر
سلیم اند دو ست شش یک عبید
ز عباد و ز عبد [illegible] شنو
ز عباس و عثمان و حمزہ شمر
حبیلہ و مالک شنو پنج کس
یسار و یزید اند و عمیر شک
ابو عقبہ و ابو ہبیرہ بنام
چنان کن ابو [illegible] کہ کردی نخست
طفیل ہمہ عترت [illegible] ہمین
نکو بیدہ اخلاق آن ساق را
عطا یش [illegible]
[illegible] تمام

رئیس شہیدان جنگ احد
دو اوس و براست و ثابت چہار
حباب ست و خلاد و ز انہا یک ست
شماری ز دحیہ و ذکوان یگان
سبیع و سلیم پنج اسم سہل
دگر پنج عمرو اند و دو کس عبید
پس اور کہا بعض اہل سیر خوان
[illegible]
پس از آن کنیت ابو الایمن ست
بود بو عبیدہ یکی زان میان
بعنای خدا و رسولش مدام
ہم از حرمت جملہ یاران او
ببخشی و توفیق طاعت دہی
بایمان و ایقان بری زین جہان
دہی جای او را بدار السلام

بود حمزہ بروی رضای احد
دو نعمت اند یک ثعلبہ زان شمار
بری خیثمہ خارجہ از شکست
رفاعہ و رافع ست و یار وان
چو شماس و صیفی کشیدند نقل
دو وود [illegible] اند آمد بقید
فضالہ و سہ قیس و یک فروہ دان
ز مرو [illegible] و مصعب گذر
ابو [illegible] ابو الہیثم [illegible]
دہ و بوقتادہ ہم از شان نشان
برایشان بود تا بروز قیام
وفا پیشہ و جان نثاران او
ز دنیا سراسر قناعت دہی
بہ برزخ نگہدار یش ورا امان

نام اون لوگون کے [illegible] جو مارے گئے مشرکین سے

وہ بنی اسد سے عبداللہ [illegible] بن [illegible] حارث بن [illegible] کو مارا اسکو ابو دجانہ نے اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ نشان بردار کفار کا قاتل اسکے حضرت علی ابن ابی طالب [illegible] اور عثمان بن ابی طلحہ کہ مارا اسکو حضرت حمزہ نے اور ابو سعید بن ابی طلحہ مارا اسکو سعد بن ابی وقاص نے اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کہ مارا اسکو عاصم بن ثابت [illegible] اور حارث بن طلحہ ہی کہ مارا اسکو بھی عاصم بن ثابت نے اور کلاب بن طلحہ کہ مارا اسکو حضرت زبیر [illegible] اور [illegible] بن عبد شرحبیل ہے کہ مارا اسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

اور فارط بن شریح بن عثمان ہی کہ اوٹھا لے گیا اسکو صواب اور کہا گیا ہے کہ مارا اسکو قزمان نے اور ابو عزیز بن عمیر ہی کہ قتل کیا اسکو قزمان نے اور قبیلہ
بنی زہرہ سے ابو الحکم بن اخنس بن شریق ہی کہ مارا اسکو حضرت علی نے اور سباع بن عبد العزی خزاعی اور نام اس عبد العزی کا عمرو بن نضلہ بن عباس
بن سلیم تھا اور یہ بیٹا ہے ام انمار کا مارا اسکو حمزہ نے اور قبیلہ بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور ولید بن عاص بن ہشام ہی کہ مارا اسکو بھی قزمان نے
اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور خالد بن اعلم عقیلی ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور مروی ہے … سے کہ کہا انہوں نے
متوجہ ہوا قزمان درحالیکہ سختی کرتا تھا مشرکوں پر حملے میں پھر روبرو آیا انکے خالد اعلم اور یہ دونوں پیادہ تھے اور ہلا میں ان دونوں نے تلوار …
سو اس حال میں گذرے ان دونوں پر خالد بن ولید اور اوٹھایا خالد نے نیزہ قزمان پر لیکن بہک گیا برچھا اور نہ لگا نشان پر پھر آگے چلے گئے خالد یہانتک
اس بات سے کہ ڈالا پیٹھ اوسکو پھر آئے قزمان پر عمرو بن عاص درحالیکہ وہ دونوں لڑ رہے تھے اور وار کیا قزمان پر عمرو بن عاص نے دوسری بار نیزہ
لیکن خطا گیا یہ بھی اور لڑتے رہے وہ دونوں اسی طرح یہانتک کہ قتل کیا قزمان نے خالد بن اعلم کو اور مرے قزمان بھی بعد اسکے بسبب اپنے زخموں کے
کہ لگے تھے اوسی وقت اور عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اسکو حارث بن صمہ نے یہ پانچ آدمی ہیں اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے عبید بن حاجز ہی کہ مارا
اوسکو ابو دجانہ نے اور شیبہ بن مالک بن مضرب مارا اسکو طلحہ بن عبید اللہ نے اور بنی جمح سے ابی بن خلف مارا اوسکو خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح کنیت اسکی ابو عزہ ہے پکڑ لیا اسکو آنحضرت ﷺ نے دن احد کے اور قید کیا اور نہ پکڑا اوسکے سوا اسکے
آنحضرت ﷺ نے اور کو قیدی پھر کہا اوسنے اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم احسان کر مجھ پر فرمایا آنحضرت نے مسلمان نہیں کٹوایا جاتا ایک سوراخ میں دو بار …
اور نہ … کہ … پھیرے اپنے گالوں پر اور کہے دھوکا دیا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بار پھر حکم کیا عاصم بن ثابت کو اوسکے قتل کا اور مارا
انہوں نے گردن اوسکی کہا واقدی نے اور سنا میں نے قصہ اوسکے قید کا اور طرح پر بھی کہ جب لوٹے مشرک احد سے تو اوترے حمراء الاسد میں اول شب
ایک ساعت پھر چلے گئے اور رہ گیا پیچھے ابو عزہ سوتا ہوا اوسی جگہ یہانتک کہ دن نکلا اور آئے اوس پر مسلمان درحالیکہ وہ جاگنے والا تھا دیکھتا تھا
داہنے بائیں حیرت سے … پکڑا اوسکو عاصم بن ثابت نے اور حکم دیا انہیں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قتل کا پھر ماری گردن اوسکی اور
مقتولوں سے بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو شعثاء بن سفیان بن عویف اور ابو حمراء بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان
بن عویف ہیں کہ مارا … نے پھر جب کہ لوٹ گئے کفار احد سے تو متوجہ ہوئے مسلمان طرف اپنے شہیدوں کے اور تھے حضرت حمزہ …
انہیں سے … آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نماز پڑھی اونپر آنحضرت نے پھر فرمایا دیکھا میں نے فرشتوں کو غسل دیتے …
کہ حضرت حمزہ حالت جنب میں … اور غسل … آنحضرت نے … شہیدوں … اور فرمایا لپیٹ لو انکو درمیان خون انکے …
زخمی ہوتا کوئی راہ خدا میں مگر آتا ہے دن قیامت کے ساتھ زخم اپنے کے کہ ہوتا ہے رنگ اوسکا خون کا اور خوشبو اوسکی مشک کی پھر فرمایا آپ نے کہ …
میں گواہ ہوں ان پر قیامت میں اور تھے حضرت حمزہ اول انمیں … تکبیر کہی اونپر آنحضرت نے چار بار پھر لائے اور شہیدوں کو اور …
روبرو حضرت حمزہ کے پھر نماز پڑھائے آنحضرت اوپر حضرت حمزہ اور اوس شہید کے یہانتک کہ نماز پڑھی آپ نے اونپر ستر بار …
اور ایک روایت میں ہے کہ لاتے تھے نو نو شہیدوں کو ایک ایک بار اور رہتے حمزہ دسویں ان کے اور نماز پڑھتے آنحضرت …
اور شہیدوں کو اور … حضرت حمزہ کو وہیں پھر لاتے اور نو کو اور رکھتے برابر … یہانتک کہ …
اور کہا گیا کہ تکبیر کہیں اونپر نو اور سات اور پانچ اور … عبد اللہ اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ کہتے تھے نماز پڑھی آنحضرت نے
شہدا … فرمایا میں گواہ ہوں ان پر کہا حضرت ابو بکر نے یا رسول اللہ کیا نہیں یہ بھائی ہمارے … اسلام لائے …
اور جہاد کیا مثل جہاد ہمارے کے فرمایا آنحضرت نے کیوں نہیں لیکن ان لوگوں نے …
بات کا لوگے تم پھر … روئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور کہا …

اور دوسری مین سعید بن مسیب سے کہ نہین نماز پڑھی آنحضرت ص نے شہداے احد پر اور فرمایا اوس دن مسلمانون کو کہ گڑھے کھودو چوڑے اچھی طرح
اور دفن کرو دو دو تین تین ایک ایک کو قبر مین اور پہلے رکھو طرف قبلے کے اوس شخص کو جو اونمین قاری زائد ہو پھر مسلمان آگے کرتے تھے اکثر پڑھے
ہوون کو قرآن سے قبر مین اور تھے اونمین سے کہ معلوم ہے مدفون ہونا اونکا ایک قبر مین عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح اور خارجہ بن زید اور
سعد بن ربیع اور نعمان بن مالک اور عبدہ بن حسحاس ایک قبر مین پھر جب کہا مسلمانون نے حضرت حمزہ کو قبر مین تو فرمایا آنحضرت ص نے کہ چھپا دو انکو انکی چادر سے
قبر مین پھر ڈالی انپر چادر اور جب چھپاتے سر تو کھل جاتے پانون اور جو چھپاتے پانون تو کھلجاتا سر اونکا فرمایا آپ نے چھپا دو مونہہ انکا اور رکھو حرمل
انکے قدمون پر تو روئے مسلمان اوس وقت اور عرض کی یا رسول اللہ یہ چچا آپ کے ہین کہ نہین پاتے ہم واسطے اونکے کپڑا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فتح کی جاویگی یعنی اسباب اور شہرون کی اور نکلینگے لوگ اطراف مین پھر بھیجینگے اپنے متعلقات کو ملک حجاز مین بواسطہ قحط اور خشک سالی
یہان سے اور حال یہ کہ مدینہ بہتر ہوگا اونکے حق مین اگر ہون وہ جانتے اور قسم مجھکو اوسکی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے نہین صبر کرتا کوئی اوپر
سختی اور شدت مدینے کے مگر یہ کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفیع اور گواہ قیامت مین کہا راویون نے اور لایا گیا ایک بار کھانا واسطے حضرت عبد الرحمن
بن عوف کے کہا اونہون نے کہ حمزہ یا نام لیا کسی اور کا کہ نہ پایا کفن واسطے اونکے اور شہید ہوئے مصعب بن عمیر اور نہ ملا کفن واسطے اونکے سوا ایک
کملی دھاری دار کے اور تھا ہر ایک انمین کا بہتر مجھسے اور گذرے آنحضرت ص مصعب بن عمیر پر در حالیکہ وہ لیٹے ہوئے تھے ایک کملی دھاری دار مین
تو فرمایا آپ نے البتہ دیکھا تھا مینے تجکو مکے مین اور نتھا کوئی وہان باریک تر لباس مین اور نہ بہتر بالون مین تجسے پھر تو پراگندہ بال ہے ایک کملی دھاری دار
مین پھر حکم کیا اونکے دفن کا اور اوترے اونکی قبر مین بھائی اونکے ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویبط بن عمرو بن حرملہ اور اوترے قبر مین حضرت حمزہ کی
جناب علی اور حضرت زبیر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم اور آنحضرت ص بیٹھے تھے اوپر قبر اونکی کے اور تھے لوگ یا اکثر اونمین سے کہ اوٹھا لے گئے تھے اپنے
مقتولون کو طرف مدینے کے اور دفن کیے گئے بقیع الجبل مین اونمین سے چند نزدیک گھر زید بن ثابت کے کہ اب واقع ہے وہ جگہہ بازار مین جو موسوم ہے ساتھ
سوق الظہر کے اور دفن کیے گئے قبیلہ بنی سلمہ مین بعض اونکے اور مدفون ہوئے مالک بن سنان موضع اصحاب عبا مین کہ نزدیک ہے دار نخلہ سے پھر پکارا
منادی آنحضرت ص کا لوٹا لاؤ اپنے شہدا کو اونکو جاے شہادت مین لیکن نہ لایا گیا کوئی سوا ایک شخص کے کہ پایا اوسکو منادی نے در حالیکہ نہ مدفون ہوا تھا
وہ اور لوگ دفن کر چکے تھے باقی مقتولون کو اور نام اوس مقتول کا شماس بن عثمان مخزومی تھا کہ اوٹھا لے گئے تھے اسے مدینے مین در حالیکہ باقی تھی اوسمین
کچھہ رمق اور داخل کیا گیا یہ پاس حضرت عایشہ رض کے تو کہا بی بی ام سلمہ نے کہ بیٹا میرے چچا کا ہے داخل کیا جاوے نزدیک اور نزدیک میرے کے فرمایا آنحضرت ص نے
لیجاؤ اسکو طرف ام سلمہ کے پھر اوٹھا لائے اوسکو اونکے پاس اور مر گئے وہ پاس ام سلمہ بی بی آنحضرت ص کے فرمایا آنحضرت ص نے کہ لوٹا لیجاؤ اسکو طرف احد کے
کہ دفن کیا جاوے وہان جیسے کہ ہے بیچ اپنے لباس کے کہ مرا اوسمین اور زندہ رہے تھے یہ ایک دن رات لیکن نہ چکھی تھی کوئی شی اور نہین نماز پڑھی اونپر
آنحضرت ص نے اور نہ غسل دیا اونکو کہا ہے اہل سیر نے اور جو کہ دفن ہوا احد مین تو نہین دفن ہوا اگر وادی مین اور تھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ جب کہ سوال کیے جاتے
اون قبرون سے کہ یہ کون ہین اور [illegible] کہتے تھے ایک قوم اعراب کی زمان رمادہ سے بیچ عہد حضرت عمر رض کے اس جگہہ پھر مر گئے وہ یہ قبرین اونکی ہین اور عباد
بن تمیم مازنی انکار کرتے تھے اس بات کا اور کہتے تھے [illegible] نہین کہ وہ ایک قوم تھی کہ مر گئی تھی ایام رمادہ مین بیشتر جو کہتا ہے کہ زمان رمادہ نام ہے ایک
سال قحط کا کہ واقع ہوا تھا ایام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین کہ مر گئے تھے اوسمین آدمی اور جانور اور وجہ تسمیہ ساتھ زمان رمادہ کے یہ ہے کہ اون
دنون بسبب تکلیف قحط کے رنگ لوگون کے مانند خاکستر ہو گئے تھے اور رماد عربی مین خاکستر کو کہتے ہین اور کہتے تھے ابن ابی ذئب اور عبد العزیز بن محمد
کہ نہین پہچانتے ہم ان قبور متعدد کو سوا اسکے نہین کہ یہ قبرین ہین اہل بادیہ کی اور قبور شہداے احد چھپائی گئین نہین پہچانتے ہم اونکو وادی مین اور [illegible]
اور اوسکے اطراف مین بجز اسکے کہ پہچانتے ہین ہم قبر حضرت حمزہ اور قبر سہل بن قیس اور قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح کی اور بیشک تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ زیارت کرتے تھے اونکی ہر سال اور جب آتے تو مونہہ کرتے طرف گھاٹی کے اور فرماتے بلند آواز سے سلام علیکم

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ یعنی سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب بدلا پچھلا گھر پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی یہی
کرتے تھے اسی طرح پھر حضرت عمر کرتے تھے ہر سال اسی طرح پھر حضرت عثمان پھر حضرت معاویہ جب کہ گذرتے بہ نیت حج یا عمرہ کے اور فرماتے تھے حضرت کہ
کاش چھوڑا جاتا میں ان اصحاب کے ساتھ پہاڑ میں اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتی تھیں پاس انکے درمیان دو یا تین دن کے پھر روتی تھیں
پاس اونکے اور دعا کرتی تھیں اور سعد بن ابی وقاص جاتے تھے طرف مال اپنے کے جو تھا غابہ میں کہ نام ہے ایک جگہہ کا پھر آتے پیچھے سے قبور شہدا کے اور کہتے
السلام علیکم تین بار پھر متوجہ ہوتے اپنے یاروں پر اور کہتے کیوں نہیں سلام کرتے ہو اوس قوم پر کہ رد کریں تمپر سلام کو نہیں سلام کریگا انپر کوئی شخص مگر رد کرینگے
یہ اوسپر سلام قیامت تک اور گذرے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قبر مصعب بن عمیر پر اور کھڑے ہوئے اوسپر اور دعا کی واسطے اونکے اور یہ پڑھا
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ یعنی کتنے مرد ہیں
کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہے اون میں کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے اون میں راہ دیکھتا اور بدلا نہیں ایک ذرہ گواہی دیتا ہوں میں اسبات
پر کہ یہ لوگ شہدا ہیں نزدیک خدا کے قیامت میں سو آؤ تم پاس انکے اور زیارت کرو تم انکی اور سلام کرو انپر قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
قبضۂ قدرت میں ہے نہیں سلام کرتا کوئی انپر قیامت تک مگر جواب دیتے ہیں یہ اوسکو اور کھڑے ہوا کرتے تھے حضرت ابو سعید خدری اوپر قبر مبارکہ
حضرت حمزہ کے اور دعا کیا کرتے واسطے اونکے اور کہا کرتے اپنے ساتھیوں سے کہ نہیں سلام کرتا کوئی انپر مگر جواب دیتے ہیں یہ اوسکے سلام کا
پس نہ ترک کرو انپر سلام کو اور انکی زیارت کو اور تھے ابو سفیان مولی ابن ابی احمد کے کہ بیان کرتے تھے تھا میں ساتھ محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن وقش
کے کہ جاتے تھے طرف احد کے سو سلام کرتے تھے اول قبر حمزہ پر اور کھڑے ہوتے پاس اونکی قبر کے اور پاس قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے ساتھ اور قبروں کے
کہ وہاں تھیں اور حضرت ام سلمہ بی بی آنحضرت کی جاتی تھیں اور سلام کرتیں اونپر ہر مہینے میں اور دیر تک رہتی تھیں پھر آئیں ایک دن درحالیکہ تھا ساتھ
اونکے غلام اونکا نبہان نام سو نہ سلام کیا اوسنے تو بولیں حضرت ام سلمہ اے لکع کیوں نہیں سلام کرتا تو انپر قسم اللہ تعالی کی نہ سلام کریگا کوئی انپر مگر کہ
جواب دینگے یہ اوسکا قیامت تک اور حضرت ابو ہریرہ بہت آمد و رفت رکھتے تھے طرف شہدا کے اور رکھتے عبد اللہ بن عمرو جب کہ سوار ہوتے طرف غابہ کے
اور پہونچتے پاس نقب ذباب کے تو موڑتے مونہہ طرف قبور شہدا کے اور سلام کرتے اونپر پھر آتے طرف ذباب کے یہاں تک کہ روانہ ہوتے سیدھے
اوپر راہ غابہ کے اور مکروہ رکھتے تھے عبد اللہ بن عمرو اسکو کہ بناویں اونکو راستہ پھر لوٹا پھیری کرتے تھے راہ میں یہاں تک کہ لوٹ آتے طرف
پہلی راہ کے اور تھیں فاطمہ خزاعیہ کہ دیکھا اونھوں نے کہتی ہیں کہ پایا میں نے آپکو اور حالیکہ چھپ گیا تھا آفتاب بیچ قبور شہدا کے اور تھی
ساتھ میرے بہن میری پھر کہا میں نے اوس سے آؤ کہ سلام کریں ہم اوپر قبر حضرت حمزہ کے پھر لوٹ چلیں ہم آوے اونکی بہن نے کہ اچھا پھر کھڑے ہوئے
ہم اونکی قبر پر اور کہا میں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی سلام تمپر اے چچا رسول اللہ کے پھر سنا ہم دونوں نے وہ کلام کہ لوٹایا
پھر کے عَلَيْكُمَا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہا ہے ان دونوں نے اور نہ قریب تھا ہم دونوں کے کوئی آدمی کہ مارا اونوں نے اور جب کہ فارغ ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفن اصحاب سے تو منگایا گھوڑا اپنا پھر سوار ہوئے اوسپر اور پیچھے تمام مسلمان گروہ اونکے کہ اکثر اونکے زخمی تھے اور تھا کوئی زخمی
و مقتول ہوئے ہیں یا بندہ لوگوں بنی سلمہ اور بنی عبد الاشہل کے اور ساتھ آپکے چودہ عورتیں تھیں پھر جب کہ تھے جانب اسفل حرہ میں کہ نام ہے ایک جگہہ کا
فرمایا آنحضرت نے کہ صف باندھو کہ ثنا کریں ہم پروردگار پر پھر صفیں باندھیں لوگوں نے وہ صفیں کہ پیچھے مردوں کے عورتیں تھیں پھر دعا کی
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ
وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ
لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَعَافِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ وَالْعَنَاءِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَائِذًا بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ
اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ
عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْسَكَ
وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ یعنی ای خدا ساری تعریفین تیرے ہی واسطے ہین ای خدا نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا جسکو تو پھیلاوے اور نہین ہی
کوئی پھیلانے والا جسکو تو تنگ کرے اور نہین ہی کوئی روکنے والا جسکو تو دیوے اور نہین ہی کوئی دینے والا جسکو تو روکے اور نہین ہی کوئی سیدھی راہ پر
لانے والا جسکو تو بہکاوے اور نہین ہی کوئی بہکانے والا جسکو تو سیدھی راہ پر لاوے اور نہین ہی کوئی نزدیک کرنے والا جسکو تو دور کرے اور نہین ہی
کوئی دور کرنے والا جسکو تو نزدیک کرے ای خدا مانگتا ہون برکت تیری اور رحمت تیری اور فضل تیرا اور تندرستی یا دوری دونون جہان کی بلا تیری سے
ای اللہ مانگتا ہون تجھسے نعمت ٹھہرنے والی کہ نوٹ نجاوے اور دور نہووے ای اللہ مانگتا ہون تجھسے امن ڈر اور رنج کے دن سے کہ وہ دن
قیامت کا ہی پناہ مانگنے والا ہون تجھسے ای خدا برائی اوس چیز سے کہ بخشی تو نے اور برائی اوس چیز سے کہ منع کیا تو نے ای اللہ مار ہمین مسلمان
ای اللہ دوست ہمارا کر ایمان کو اور زینت دے اوس سے ہمارے دلون مین اور ناپسند کر ہم پر کفر اور سیدھی راہ سے نکلنا اور نافرمانی اور کر ہمکو
راہ حق کے چلنے والون سے ای خدا عذاب کر کفار اہل کتاب پر کہ جھٹلاتے ہین تیرے رسول کو اور روکتے ہین تیری راہ سے ای اللہ اتار اونپر غضب
اپنا اور عذاب اپنا اوے خدا سچے یہ سبق قبول کر پھر چلے یہان تک کہ اوترے بنی حارثہ مین سیدھی طرف پھر نکلے طرف بنی اشہل کے
وہ عالم مین روتے تھے اپنے شہیدون پر تو فرمایا آپ نے لیکن حمزہ نہین رونے والیان اوپر اور نکلین عورتین کہ نظر کرتی تھین طرف سلامتی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ام عامر اشہلیہ کہتی تھین کہ ہو نہ کیا طرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے در حالیکہ ہم روتے تھے اپنے
شہیدون پر پھر نکلے ہم اور دیکھا میں نے آپکو اور تھی آپ پر زرہ ویسی ہی پھر دیکھا میں نے آپکو اور کہا میں نے ہر مصیبت بعد اسکے چھوٹی اور آسان ہی
کہا راوی نے اور نکلی ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بیٹی عبید بن معاویہ بن بلحرث بن خزرج کی دوڑتی ہوئی طرف آنحضرت کے کہ کھڑے ہوئے تھے اپنے
گھوڑے پر اور پکڑے ہوئے تھے سعد بن معاذ باگ آپکے گھوڑے کی تو کہا سعد نے یا رسول اللہ یہ ماں میری ہی فرمایا آپ نے مرحبا ہو اسکو پھر
قریب ہو کر ٹھہر رہی یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آنحضرت علیہ السلام کو پھر کہا اب کہ دیکھ لیا میں نے آپکو سلامت تو برابر ہو گئی مصیبت پھر تعزیت کی
اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن معاذ کے جو بیٹے اونکے تھے پھر فرمایا ای ام سعد بشارت ہو تجکو اور بشارت دے لوگون کو شہیدون کی
کہ شہید اونکے باہم رفیق ہین جنت مین اکٹھا اور وہ بارہ شخص تھے اور قبول کی گئی ہی شفاعت اونکی اونکے گھر والون کے حق مین کہا سعد کی ماں نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوئے ہم اور نہ روئیگا اونپر کوئی بعد اسکے عرض کی سعد کی ماں نے کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے واسطے
پس ماندگون کے فرمایا آنحضرت نے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهُمْ وَاَحْسِنِ الْخَلَفَ عَلٰى مَنْ خَلَّفُوْا
یعنی ای خدا لیجا غم اونکے دلون کا اور نیک حال کر دے اونکی مصیبت کو اور اچھا کر قائم مقام اون لوگون پر جو چھوڑ گئے ہین یعنی قائم مقام ہو پھر فرمایا آنحضرت نے
چھوڑ دو ای ابو عمر گھوڑے کو اور ابو عمر کنیت ہی سعد کی پھر چھوڑ دیا سعد بن معاذ نے گھوڑے کو اور ساتھ ہوئے آنحضرت اسکے لوگ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو عمر زخمی ہیچ گھر والون تیرے کے بہت ہین اور نہین کوئی زخمی اونمین کا مگر آویگا دن قیامت کے اوس حال مین کہ زخم اسکا
زیادہ ہوگا حال دنیا مین سے یعنی تر و تازہ اور ہوگا رنگ اوسکا مانند خون کے اور بو اوسکی مشک کی اب جو کہ زخمی ہو ٹھہرے اپنے گھر مین اور مرہم پٹی کر
اونکی اور ہرگز نہ آوے ہمراہ میرے گھر تک پس پکار دیا لوگون مین سعد نے موجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ نہ ساتھ جاوے کوئی آپکے زخمی بنی
عبد الاشہل کا پھر پیچھے رہا ہر زخمی اور شب گذاری بنی عبد الاشہل کے لوگون نے اور جلائی آگ روشن کی تھی اور دوا کرتے تھے زخمیون کی اور تھے اونمین
تیس زخمی اور سوار کئے سعد بن معاذ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تک پھر لوٹ آئے اپنے اہل و عیال مین اور لیلے سب ساتھ قوم کو اپنے قبیلہ کی

طرف گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ نہین ہی کوئی عورت مگر کہ آئی اوسکو اور روتین وہ سب درمیان مغرب اور عشا کے اور کھڑے
ہوئے آنحضرت فارغ ہوکر نوم سے کہ گئی تھی ثلث شب اور سنی آپ نے آواز اونکے رونے کی تو فرمایا کہ کیا ہے یہ کہا گیا یہ عورتین ہین انصار کی کہ
روتی ہین اوپر حضرت حمزہ کے پس دعا دی آپ نے اونکو کہ راضی ہو اللہ تعالی تمسے اور اولاد تمہاری سے اور حکم کیا انکو لوٹ جانے کا طرف
گھرون کے پھر لوٹ آئے ہم طرف اپنے گھرون کے بعد رات کے کہ تھے مرد ہمارے ہمراہ ہمارے اور نہ روئی ہرگز کوئی عورت ہماری مگر یہ کہ
پہلے روئی اوپر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے آج کے دن تک اور مروی ہے کہ معاذ بن جبل لے آئے عورتون بنی سلمہ کو اور عبداللہ بن رواحہ لے آئے
عورتون بلحرث بن خزرج کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ نہین ارادہ کیا تھا مینے اس بات کا اور منع کیا اون عورتون کو نوحہ سے اور
شب کی نوحہ کرنے سے سخت منع کرنا اور نماز پڑھی آپ نے مغرب کی مدینے مین اور لوٹے آنحضرت طرف مدینے کے بحالت تشنگی کہ [illegible]
آپ کے اصحاب کو اور پہونچایا [illegible] گئے تھے خود آنحضرت پھر شروع کیا ابن ابی اور اوسکے ہمراہی منافقون نے یہ کہ اتراتا اور خوش ہوتے تھے
بسبب رنج پہونچنے مسلمانون کے اور ظاہر کرتے تھے بدتر گفتگو اور لوٹ آئے جو کہ اونچے تھے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درحالیکہ اکثر اونکے مجروح
تھے اور لوٹا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی درحالیکہ زخمی تھا اور شب گذاری کی اوسنے درحالیکہ داغ دیتا تھا اپنے زخمون کو آگ سے یہانتک کہ
گذری اکثر شب اور شروع کیا اوسکے باپ نے یہ کہ کہتا تھا نہوا یہ جانا تیرا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرف موافق میری رائے کے کہ نافرمانی
کی میری محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مانی بات لڑکون کی واللہ مین گویا دیکھتا تھا اس حال کو تو جواب دیا اوسکو اوسکے بیٹے نے کہ جو کیا اللہ تعالی نے
واسطے اپنے رسول اور مسلمانون کے وہ بہتر ہی اور ظاہر کی یہود نے بھی بدگفتگو اور بولے نہین تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر طالب ملک نہین پہنچا
اس طرح ہرگز کبھی کوئی نبی کو کہ زخمی ہو بنفس نفیس اور یار اوسکے بھی اور شروع کیا منافقون نے بہکانا اصحاب کا کہ حکم کرتے تھے اونکو [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہتے تھے اصحاب سے اگر ہوتے مقتول تم مین سے پاس ہمارے تو نہ مارے جاتے یہانتک کہ سنی یہ گفتگو اونکی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی جگہ پھر آئے طرف آنحضرت کے اور اجازت چاہی آپ سے واسطے قتل اون یہود اور منافقون کے کہ سنی تھی اونکی
یہ بات فرمایا آنحضرت نے ای عمر بیشک اللہ تعالی ظاہر کرنے والا ہے اور غلبہ دینے والا ہی اپنے دین کا اور عزت دینے والا ہی اپنے نبی کو اور واسطے یہود کے
ذمہ اور عہد ہی نہین قتل کرتے ہم اونکو پھر عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اجازت دیجیے واسطے قتل اون منافقون کے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے
کیا نہین ظاہر کرتے یہ شہادت اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ کو عرض کی حضرت عمر نے کیون نہین ہان کہتے ہین یہ اسکو یا رسول اللہ
اور سوا اسکے نہین کہ کہتے ہین یہ اس بات کو واسطے بچنے کے ہماری تلوارون سے بیشک ظاہر ہوگیا ہی امر انکا اور ظاہر کردیا اللہ تعالی نے
انکے کینون کو وقت اس خستگی کے فرمایا آپ نے کہ منع کیا گیا ہون مین قتل سے اون شخص کے کہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ای ابن خطاب تحقیق قریش نہ پاوینگے ہمسے مانند اس دن کے یہانتک کہ بوسہ دینگے ہم رکن یمانی کا اور لگاوینگے ہم ہاتھ اوسکو کہا ہو ابل [illegible]
اور تھا واسطے عبداللہ بن ابی کے ایک مقام مقرر کہ کھڑا ہوتا تھا وہان جمعے کو واسطے اپنی بڑائی کے اور نہین چاہتا تھا چھوڑنا اوسکا پس جب آیا [illegible]
آنحضرت نے احد سے طرف مدینہ پر سکینہ کے اور بیٹھے منبر پر دن جمعے کے تو کھڑا ہوا ابن ابی اور بولا یہ رسول خدا کے ہین درمیان تمہارے بیشک عزت
دی تمکو اللہ تعالی نے بسبب انکے مدد کرو اونکی اور اطاعت کرو اونکے حکم کی پھر جب کہ کرچکا تھا یہ ابن ابی احد مین جو کچھ کہ کیا تھا اور لوٹ آیا تھا اور
کھڑا ہوا آپ بعد اوسکے اس کام کو تو کھڑے ہوئے واسطے اوسکے مسلمان اور بولے اوس سے کہ بیٹھ جا ای دشمن خدا اور کھڑے ہوئے اوسکی طرف
ابوایوب اور عبادہ بن صامت اور تھے یہ دونون سخت تر اوپر اور حاضرین سے اور نہ کھڑا ہوا کوئی اوسکی طرف مجاہدین سے پھر شروع کیا ابوایوب نے
کہ پکڑتے تھے داڑھی اوسکی اور عبادہ بن صامت دباتے تھے اوسکی گردن اور کہتے تھے دونون ابن ابی سے کہ نہین تو لائق اس مقام کے پھر نکالا [illegible]
بعد اسکے کہ چھوڑ دیا ان دونون نے اوسکو درحالیکہ پھلانگتا جاتا تھا گردنین لوگون کی اور کہتا جاتا تھا کہ گویا کہ کہا مینے [illegible]

یعنی کودتا جاتا تھا ۱۲

کھڑا ہوا تھا مین تاکہ مضبوط کرون کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر بولے اس سے معوذ بن عفرا اور کہا اوس سے کیا ہوا تجکو کہا ابن ابی نے کہ کھڑا ہوا تھا مین اپنے اوس پہلے مقام پر تو کود پڑے ہو سے میری طرف لوگ میری قوم کے اور تھے سخت تر اونمین کے مجھ پر عبادہ اور خالد بن زید کہ کنیت انکی ابو ایوب انصاری تھی کہا ابن ابی سے معوذ بن عفرا نے کہ لوٹ جا تا مغفرت طلب کرین واسطے تیرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بولا قسم خدا کی نہین چاہتا مین کہ مغفرت اور آمرزش طلب کرین واسطے میرے آنحضرت تو اوتری یہ آیت کریمہ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ○ کہتے ہین معوذ بن عفرا کہ مین بیشک دیکھتا تھا اوسکے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ بیٹھا ہوا تھا لوگون مین اور نہین اوٹھاتا تھا نگاہ کو اوسکی طرف پھر شروع کیا ابن ابی نے کہ کہتا تھا نکالا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتبہ سے سہل اور سہیل کے

ذکر اوس چیز کا کہ نازل ہوا قرآن بیچ مقدمہ احد کے

مروی ہے کہ کہا مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہ بیان کرو ہمسے حال احد کا کہا حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ای بھتیجے میرے شمار کر تو بعد ایک سو بیس آیت کے سورہ آل عمران مین سے ہوگا تو کہ گویا حاضر تھا درمیان ہمارے وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ○ اور جب فجر کو نکلا تو اپنے گھر سے بٹھلانے لگا مسلمانون کو لڑائی کے ٹھکانون پر اور اللہ سنتا جانتا ہے کہا راوی نے اس آیت کی شان نزول مین کہ تشریف لے گئے آنحضرت صبح کو طرف احد کے پس صف باندھی اصحاب کی واسطے لڑائی کے اس طرح کہ گویا آپ سیدھا کرتے ہین اونسے تیر کو اگر دیکھتے کوئی سینہ نکلا ہوا تو فرماتے پیچھے ہٹو اور بیچ تفسیر اس آیت کے اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ○ یعنی جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین کہ نامردی کرین اور اللہ مددگار تھا اونکا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان کہا گیا ہے کہ مراد اون لوگون سے بنو سلمہ اور بنو حارثہ ہین کہ قصد کیا تھا اونھون نے یہ کہ نجاوین ساتھ آنحضرت کے احد کی طرف پھر لازم کیا اللہ نے اونکے نکلنا یہان تک کہ نکلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ○ اور تمھاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی جنگ مین اور تم بے مقدور تھے سو ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم احسان مانو کہا گیا ہے تھے مسلمان بدر مین تین سو اور کچھ اوپر دس کے یعنی شکر کرو اوس چیز کا کہ دی تمکو بدر مین فتح و ظفر سے اِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ اَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِينَ○ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَاْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ○ جب تو کہنے لگا مسلمانون کو کیا تمکو کفایت نہین کہ تمھاری مدد کو بھیجے رب تمھارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اوترے البتہ اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو اور وہ آوین تم پر اسی دم تو مدد بھیجے تمھارا رب پانچ ہزار فرشتے پلے ہوئے گھوڑون پر کہا گیا ہے کہ کہا تھا آنحضرت نے لوگون سے دن احد کے اور نازل ہوئی یہ آیت آنحضرت پر قبل اسکے کہ نکلین طرف احد کے کہا راوی نے نہین صبر کیا اور متفرق ہوگئے پھر نہ مدد کیے گئے آنحضرت ساتھ ایک فرشتے کے بھی احد مین اور معنی مسومین کے علامت دار ہین اور یہ قول الٰہی کہ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ○ اور یہ تو اللہ تعالیٰ نے تمھارے دل کی خوشی کی اور تا تسکین ہو تمھارے دلون کو اور مدد ہے نہین مگر اللہ کے پاس سے جو زبردست ہے حکمت والا ہے واسطے حصول بشارت کے تمھارا اور واسطے مطمئن ہونے دلون کے اونسے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ○ تا کاٹ ڈالے بعضے کافرون کو یا اونکو ذلیل کرے کہ پھر جاوین نامراد یعنی تا ہلاک کرے ایک گروہ کو کافرون سے یا خوار کرے کہ پھر جاوین نامراد لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ○ تیرا اختیار کچھ نہین یا اونکو توبہ دیوے یا اونکو عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہین یہ آیت نازل ہوئی حق مین بھاگے ہوون کے احد مین اور کہا گیا ہے کہ نازل ہوئی بیچ حق حضرت حمزہ کے جب کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے مثلہ کو اور زخمون کو تو فرمایا البتہ مثلہ کرونگا کفار کو سو نازل ہوئی یہ آیت اور کہا گیا ہے کہ نازل ہوئی بیچ حق حضرت کے

جب کہ زخمی ہوئے آپ احد میں اور فرمانے لگے کیونکر فلاح پاویں وہ قوم کہ کیا یہ کام اپنے نبی سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا
أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً اے ایمان والو مت کھاؤ سود دونے پر دونا کہا راوی نے تھے اہل جاہلیت جب ثابت ہوتا حق کسیکا کسی پر اور دیتا
نزدیک اوسکے کچھ قرض خواہ تو بڑھا دیتا مدت اوسکے ادا کی قرضدار اور دوگنا کر دیتا اوسکو فائدہ شاید سود کا ذکر بیان اسلیے فرمایا کہ اوپر مذکور
ہوا جہاد میں نامردی کا اور سود کھانے سے نامردی آتی ہے دو واسطے ایک یہ کہ مال حرام کھانے سے توفیق طاعت کم ہوتی ہے اور بڑی طاعت جہاد ہے
دوسرے یہ کہ سود لینا کمال بخل ہے تو جسکو مال پر بخل ہو وہ جان کب دیگا وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ اور دوڑو بخشش پر اپنے رب کی کہا
راوی نے مراد اس سے تکبیر اولی ہے ساتھ امام کے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ○ اور جنت پر جسکا
پھیلاؤ ہے آسمان اور زمین طیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے کہا جاتا ہے کہ جنت بیچ چوتھے آسمان کے ہے الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي
السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ جو خرچ کیے جاتے ہیں خوشی اور تکلیف میں کہا راوی نے مراد سرا سے یسر اور ضرا سے عسر ہے یعنی فراخ دستی اور تنگدستی
میں وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ اور دبا لیتے ہیں غصہ یعنی اپنے ایذا پہنچانے والوں سے وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○
اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو یعنی اوس چیز کو کہ دی گئی ہے طرف اونکے معاف کر دیتے ہیں وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا
فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں
تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی یعنی پکارتے ہیں اللہ تعالی کو کہ بخشے گناہ اونکے وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا اور اڑے نہ
اپنے کیے پر کہ نہیں کبیرہ ساتھ توبہ کے اور نہیں صغیرہ ساتھ اصرار کے اور مداومت کے وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ اور حال یہ کہ وہ جانتے ہیں هَٰذَا
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ○ یہ بیان ہے لوگوں کے واسطے اور ہدایت اور نصیحت ڈر والوں کو یعنی رہنمائی ہے واسطے
اور گمراہی سے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا اور سست ہو اور نہ غم کھاؤ یعنی لڑائی میں دشمنوں کی اور اوپر اوس رنج و مصیبت کے کہ پہنچی
تمکو احد میں قتل اور زخم سے وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○ اور تم ہی غالب ہوگے اگر تم ایمان رکھتے ہو کہ ملے تم بدر میں
دو چند اوسکے کہ ملے وہ تمسے احد میں إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ اگر تمنے زخم پایا تو وہ لوگ بھی پا چکے ہیں زخم
ایسا ہی یعنی اگر تم زخمی ہوئے احد میں تو وہ زخمی ہوئے بدر میں وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم لوگوں میں
یعنی دولت دنیا واسطے تمہارے اور اونکے دونوں کے ہے اور خوبی آخرت کی خاص واسطے تمہارے ہے وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تا کہ
معلوم کرے اللہ تعالی جنکو ایمان ہے یعنی اخلاص والوں کو ہمراہ اپنے نبی کے وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ اور کرے بعضے تم میں شہید یعنی جو مارے
گئے احد میں وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○ اور اللہ نہیں چاہتا ناحق والوں کو وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ○
اور اسواسطے کہ نکھارے اللہ ایمان والوں کو اور مٹاوے منکروں کو یعنی آزماوے مسلمانوں کو جو لڑے کافروں سے اور ثابت قدم رہے اور
ہلاک کرے کفار کو أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ کیا تمکو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے
جنت میں اور ابھی معلوم نہیں کیا اللہ تعالی نے جو لڑنے والے ہیں تم میں مراد اس سے شہید ہیں جو آزمائے گئے احد میں وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ
اور معلوم کرے ثابت رہنے والوں کو جنہوں نے صبر کیا اوس دن وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ
وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ○ اور تم تو آرزو کرتے تھے مرنے کی اوسکی ملاقات سے پہلے سو اب دیکھا تمنے اوسکو آنکھوں کے سامنے کہا راوی نے
دیکھتے تم تلواریں ہاتھ میں لوگوں کے اور تمنی مراد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ غائب کیا اونکو ان سے آنحضرت نے تمنی کا طرف
احد کے تا کہ پاویں ثواب اور غنیمت بسبب باز رہنے کے جنگ بدر سے پھر جب ہوا دن احد کا پیٹھ پھیری اونہوں نے اور کہا
اہل سیر نے کہ شان نزول اسکا یہ ہے اون لوگوں کے ہے کہ کہا تھا اونہوں نے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

مقابل ہوتے تھے مشرکون سے یا ہم غالب آئے اونپر یا روزی ہوتی ہمکو شہادت پھر جب دیکھا اونھون نے طرف موت کے احد مین تو بھاگ گئے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ
عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ اور محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول
پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا کیا تم پھر جاؤ گے اولٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے
والون کو مروی ہی کہ ابلیس ظاہر ہوا احد مین بیچ صورت جعال بن سراقہ ثعلبی کے پھر پکار دیا اوسنے سب مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے
سو متفرق ہو گئے لوگ ہر طرف اور کہتے تھے حضرت عمرؓ کہ چڑھ گیا مین پہاڑ پر مانند بکری کے پونہچا مین پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ نازل
ہوتی تھین ونپر آیتین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ط اور کوئی جی مر نہین سکتا
بغیر حکم اللہ تعالی کے لکھا ہوا وعدہ یعنی نہین واسطے کسی نفس کے کہ مرے بغیر وقت آئے اور یہ جواب ہی ابن ابی کے قول کا کہ کہا اوسنے جب کہ لوٹ گیا
ہمراہ اپنے لوگون کے اور شہید ہوئے مارے گئے جانے والے احد مین کہ اگر ہوتے یہ لوگ پاس ہمارے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے پس خبر دی اوسکو
اللہ تعالی نے کہ موت وقت مقرر پر ہی وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ط اور جو کوئی چاہیگا بدلا دنیا کا اوسمین سے دینگے ہم اوسکو
یعنی جو عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے تو دیتے ہین ہم واسطے اوسکے دنیا سے جسقدر چاہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِي
الشّٰكِرِيْنَ ○ اور جو کوئی چاہیگا بدلا آخرت کا اوسمین سے دینگے اوسکو اور ہم ثواب دینگے احسان ماننے والون کو وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ
مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ج اور بہت نبی ہین جنکے ساتھ ہو کر لڑے ہین بہت خدا کے طالب مراد ربیون سے جماعت کثیر ہین فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ
اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا پھر نہ ہارے ہین کچھ تکلیف پہونچنے سے اللہ تعالی کی راہ مین نہ سست ہوئے ہین یعنی راہ خدا مین
اور نہ ضعیف ہوئے ہین یقینا اونکی اور نہ ذلیل ہوئے آگے دشمنون کے وَمَا اسْتَكَانُوْا ط اور نہ دب گئے ہین جیسے کہ چاہا تھا بعض ضعفاء اسلام نے
کہ ابو سفیان سے لکھ لین خط امان کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور اللہ چاہتا ہی ثابت رہنے والون کو اسمین خبر دی اللہ تعالی نے اگلے
مسلمانون کے صبر کی وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○
اور کچھ نہین بولے مگر یہی کہا اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہمسے زیادتی ہوئی ہمارے کام مین اور ثابت رکھ ہمارے قدم اور مدد دے ہمکو
منکرون قوم پر پھر دیا اللہ نے اونکو ثواب دنیا کا بھی اور خوب ثواب آخرت کا اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو یعنی دی اونکو اللہ تعالی نے نصرت اور ظفر اور
واجب کی اونکے واسطے جنت آخرت مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ○ اے ایمان والون اگر تم کہا مانوگے منکرون کا تو تمکو پھیر دینگے اولٹے پاؤن پھر جا پڑوگے نقصان مین یعنی اگر اطاعت کرو تم یہود اور
منافقون کی اوس بات مین کہ کہتے ہین وہ تمکو اوسمین تو مرتد ہو جاؤگے اپنے دین سے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ بلکہ اللہ تمہارا
مددگار ہی اور اوسکی مدد سب سے بہتر یعنی اللہ تعالی مولی مسلمانون کا ہی کہ مدد کرتا ہی اونکی سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ اب
ڈالینگے کافرون کے دل مین ہیبت فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ مدد کیا گیا ہون ساتھ رعب کے ایک مہینہ آگے اور ایک مہینہ پیچھے
بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ج وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ط وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○ اسواسطے کہ شریک ٹھہرایا اونھون نے
اللہ کا جسکی اوسنے سند نہین اوتاری اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری بستی ہی بے انصافون کی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ
بِاِذْنِهٖ ج اور اللہ تو سچ کر چکا تمسے اپنا وعدہ جب تم لگے اونکو کاٹنے اوسکے حکم سے معنی حس کے قتل ہین یعنی اگر صبر کرتے تم تو مدد کرتا تمہاری رب
تمہارا ساتھ پانچ ہزار فرشتون کے حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ جب تک کہ تمنے نامردی کی اور کام مین جھگڑا ڈالا یعنی یہان تک

کہ جب سست ہوئے تم دشمنوں سے اور جھگڑے تم یہ بیان اختلاف ہے تیراندازوں کا اوس جگہ سے کہ بٹھایا تھا اونکو وہاں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے وَعَصَيْتُمْ اور بے حکمی کی تمنے اور پہلے فرما چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ نہیں ہٹنا اور نہ ہٹنا اپنی جگہ سے یہاں تک
کہ اگر دیکھو تم ہمکو مارے گئے تو نہ مدد کرنا ہماری اور اگر دیکھو ہمکو غنیمت میں تو نہ شریک ہونا ہمارے مِّنْ بَعْدِ مَآ أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ بعد اسکے
کہ تمکو دکھا چکا تمہاری خوشی کی چیز یعنی بھاگنا اور پشت پھیرنا اونکی مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا کوئی تم میں چاہتا تھا دنیا یعنی لشکر اور
غارت مال کو وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ج اور کوئی تم میں چاہتا تھا آخرت یہ وہ لوگ ہیں جو ثابت قدم رہے تیراندازوں میں سے
اور نہ زیادتی کی عبداللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیوں نے کہا ابن مسعود رضؓ نے نہ تھا میں گمان کرتا اسکا کہ کوئی اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ارادہ کرتا ہو دنیا کا یہاں تک کہ سنا میں نے اس آیت کو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ پھر تمکو اولٹ دیا اونپر سے یعنی جب کہ تھا غلبہ تمہارا اونپر لِيَبْتَلِيَكُمْ
اسواسطے کہ آزماوے تمکو پس ساتھ لوٹ پڑنے مشرکوں کے تم پر کہ مارے جاتے تھے تم سے اور زخمی ہوئے جو زخمی ہونا تھے تم سے وَلَقَدْ
عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور وہ تو تمکو معاف کر چکا اور اللہ فضل رکھتا ہے ایمان والوں پر إِذْ تُصْعِدُونَ جب تم چڑھے جاتے تھے
یعنی پہاڑ پر وقت پیٹھ دینے کے وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ اور پیچھے نہ تکتے تھے کسیکو اور
رسول پکارتا تھا تمکو تمہارے پیچھے سے یعنی بھاگتے ہوئے اور چڑھتے پہاڑ پر اور آنحضرت پکارتے تھے اونکو کہ اے مسلمین أَنَا
رسول اللہ الیّ الیّ لیکن نہ لوٹتے تھے اونکی طرف کوئی سو معاف کیا اللہ تعالی نے یہ اونسے فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پھر تمکو تنگ کیا بدلا
تمہارے تنگ کرنے کا پس پہلا غم زخم اور قتل ہے اور دوسرا غم یہ کہ سنا لوگوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے پھر بھلا دیا اونکو دوسرے
غم نے وہ رنج کہ پہونچا تھا پہلے غم سے زخم کے اور قتل کے اور کہا گیا ہے کہ مراد پہلے غم سے جاتا رہی طرف پہاڑ کے بھاگ کر اور چھوڑ دینا اونکا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دوسرا غم جب کہ گھبرا دیا اونکو مشرکوں نے کہ چڑھ آئے گھاٹی سے پہاڑ کی تو بھول گئے مسلمان پہلا غم اور کہا گیا ہے کہ
مراد غم بالغم سے آزمائش ہے پیچھے آزمائش کے لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ تو غم نہ کھایا کرو جو ہاتھ سے جاوے یعنی تاکہ نہ ذکر کرو
تم اوس چیز کا جو فوت ہوا مال اونکی غارت کا تمسے وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اور جو سامنے آوے تمہارے
اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی یعنی رنج تمہارے شہدا اور زخمیوں کا ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا
يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا
مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ پھر تمپر اوتاری تنگی کے بعد امن کو اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعضوں کو فکر پڑ رہی تھی اپنے جی کی
خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام ہے اللہ کے ہاتھ اپنے جی میں چھپاتے ہیں
جو تجھسے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ تو ہم مارے نجاتے اس جگہ مروی ہے حضرت زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں نے
یہ بات معتب بن قشیر سے درحالیکہ واقع تھی مجھپر نیند اور میں مثل خواب دیکھنے والے کے تھا سنتا تھا اوسکو کہ یہ کہتا تھا اور اسی وقت نازل ہوئی
پر کہ یہی ہے کہنے والا اس کلام کا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ
مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاؤ
پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے یعنی تاکہ نکالے اللہ تعالی تمہاری فکر اور حزن
تمہارے دلوں سے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اور اللہ کو معلوم ہے جیوں کی بات یعنی اللہ تعالی خبردار ہے اوسکا جو کچھ ہے
تم سینوں میں خیر خواہی اور بدخواہی سے إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ

مَا كَسَبُوْا جو لوگ تم مین ہٹ گئے جسدن بھڑین دو فوجین سو اونکو ڈگایا شیطان نے کچھ اونکے گناہ کی شامت سے مراد اس سے
شکست کھانے والے ہین مسلمان احد کے کہ پہونچا یہ اونکو بسبب شامت اونکے گناہون کے وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝
اور اونکو بخش چکا اللہ بخشنے والا ہی تحمل رکھتا یعنی معاف کی خطا اونکے بھاگنے کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا اے ایمان والو تم نہو اونکی طرح جو منکر ہوئے
اور کہتے ہین اپنے بھائیون کو جب سفر کو نکلین ملک مین یا ہوون جہاد مین کہ اگر رہتے ہم پاس نہ مرتے اور نہ مارے جاتے نازل ہوئی یہ آیت شان مین
ابن اُبی کے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی مومنون کو کہ مت کہو جیساکہ کہا ابن اُبی نے کہ وہی مراد ہی الذین کفروا سے لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ
قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ کہ ڈالے اللہ اس بات سے افسوس اونکے دل مین اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا اور اللہ تمھارے کام دیکھتا ہی اور اگر تم
مارے گئے اللہ کی راہ مین یا مر گئے تو بخشش اللہ کی اور مہربانی بہتر ہی اوس سے جو وہ جمع کرتے ہین یعنی جو مارا گیا تلوار سے یا مر گیا بلا کافرون
یا بیچ جو کیداری کے پس یہ بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کرتا ہی دنیا سے وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور اگر تم مر گئے
یا مارے گئے اللہ ہی کے پاس اکٹھے ہوگے یعنی لوٹوگے تم اوسی طرف قیامت مین فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ سو کچھ اللہ کی مہر ہی جو تو نرم دل
ملا اونکو یعنی بسبب رحمت الٰہی کے نرم ہوگیا تو واسطے اونکے کہ بعد لوٹ آنے بھاگنے والون کے نرمی فرمائی اونسے آنحضرت نے اور غصہ نکیا
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ اور اگر تو ہوتا سخت گو اور سخت دل تو منتشر ہو جاتے تیرے گرد سے مراد اس سے
اصحاب احد ہین جو ہٹ گئے تھے فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ سو تو اونکو معاف کر اور اونکے واسطے بخشش مانگ
اور اونسے مشورت لے کام مین حکم کیا آنحضرت ﷺ کو مشاورت کا اونسے تنہا لڑائی مین اور تھے آنحضرت ﷺ درست فرماتے تھے کسی سے لڑائی مین
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ پھر جب ٹھہرا چکا تو بھروسا کر اللہ پر اللہ چاہتا ہی توکل والون کو یعنی قصد کر
بعد مشاورت کے اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اگر اللہ تمکو مدد کریگا تو کوئی نہیں غالب ہوگا اور جو وہ
تمکو چھوڑ دیگا پھر کون ہی کہ تمھاری مدد کریگا اوسکے بعد اور اللہ پر بھروسا چاہیے مسلمانون کو اور نبی کا کام نہین کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاویگا وہ
لاویگا اپنا چھپایا دن قیامت کے کہا ہی اہل سیر نے کہ اوتری یہ آیت دن بدر کے کہ غنیمت لائے تھے لوگ ایک سرخ کملی اور گم ہوگئی تھی وہ پس کہا
بعضے دون نے منافقون سے کہ نہین دیکھتے ہم نبی کو مگر یہ کہ لے لیا ہی اونسے اوس کملی کو تو نازل ہوئی اسپر یہ آیت ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ پھر پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کمایا اور اونپر ظلم نہوگا کیا ایک شخص
جو تابع ہوا اللہ کی مرضی کا برابر ہی اوسکے جو کما لایا غصہ اللہ کا یعنی کیا مومن برابر ہی کافر کے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور اوسکا
گھر کا دوزخ اور کیا بری جگہہ پہونچا هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ لوگ کئی درجے ہین اللہ کے یہان اور اللہ دیکھتا ہی
جو کرتے ہین یعنی فضائل ہین درمیان لوگون کے نزدیک اللہ تعالی کے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ اللہ نے احسان کیا ایمان والون پر جو بھیجا اونمین رسول اونھین مین کا مراد اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ پڑھتا ہی اونپر آیتین اوسکی یعنی قرآن مجید وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سنوارتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب
اور کام کی بات یعنی سکھاتا ہی اونکو قرآن اور بہتر باتین وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ
اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہ تھے کیا جسوقت

تمکو پہنچی ایک تکلیف کہ تم پہنچا چکے ہو اوسکے دو برابر کہتے ہو یہ کہان سے آئی تو کہہ یہ آئی تمکو اپنی طرف سے اللہ ہر چیز پر قادر ہے اسمین بیان ہو آیت مصیبت کا
جو پہنچی مسلمانون کو احد مین کہ شہید ہوئے ستر آدمی مسلمانون کے باوجود اسکے کہ پہنچے تھے مسلمانون کو زخم پس کہا تمنے کس باعث ہوئی یہ
خرابی کہ ہم مسلمان اور ہمراہی رسول کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے کہ باعث اسکے نفوس تمہارے ہین بسبب نافرمانی کرنے تمہارے تیر اندازون کے
رسول کی اور مراد رنج پہنچانے سے مسلمانون کے کافرون کو دوچند اس رنج کا واقعہ بدر ہے کہ مارے گئے ستر کافر اور ستر پکڑے گئے تھے وَمَآ
اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اور جو کچھ تمکو سامنے آیا جس دن بھڑین دو فوجین یعنی کہ وہ دن احد کا ہو فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ سو اللہ کے حکم سے اور اسواسطے کہ معلوم کرے ایمان والون کو اور تا معلوم کرے اونکو جو منافق تھے کیونکہ بنانا
بسبب آزمایش کے اور لڑنے اور مارے جانے کے وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا
لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۭ اور کہا اونکو کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ مین یا دفع کرو دشمن کو بولے ہمکو معلوم ہو لڑائی تو تمہارا ساتھ کرین مراد اس قائل سے ابن ابی ہے
اور ادْفَعُوْا سے تکثیر سواد یا دعا ہے اور کہا تھا ابن ابی نے دن احد کے کہ اگر جانتے ہم لڑائی تو البتہ متابعت کرتے تمہارے ساتھ دینے مین فرماتا ہے
اللہ تعالی هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ وہ لوگ اوس دن کفر کی طرف نزدیک ہین ایمان سے نازل ہوئی یہ آیت حق مین ابن ابی
کے بسبب اوسکے اس کہنے کے اور اوسکے ہمراہی منافقون مین اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ
فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وہ جو کہتے ہین اپنے بھائیون کو اور آپ بیٹھ رہے ہین اگر وہ ہماری بات
مانتے تو مارے نجاتے تو کہہ اب ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو پس نازل ہوئی یہ آیت بھی ابن ابی کے حق مین اور اوسکے ساتھیون کے
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین مرے ہے بلکہ زندہ ہین اپنے
رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہین اوسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابھی نہین پہنچے
اونمین پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اونپر نہ اونکو غم خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہین کرتا مزدوری
ایمان والون کی مروی ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانو بھائی تمہارے جب کہ شہید ہوئے احد مین تو رکھی گئین
روحین اونکی بیچ پوٹون سبز جانورون کے کہ اوترتے ہین وہ جنت کی نہرون پر اور کھاتے ہین وہان کے پھلون سے اور رہتے ہین بیچ
قندیلون سونے کے جو ہین سایہ عرش مین پھر جب پاتے ہین خوبی پانی اور کھانے اپنے کی اور دیکھتے ہین جانے خوشتر اپنی تو کہتے ہین کاش اگر
بھائی مسلمان ہمارے جانتے اور مطلع ہوتے اس ہماری عزت سے جو دی ہے اللہ تعالی نے اور اس آرام کو کہ ہم اوسمین ہین تا کہ رغبت کرتے
جہاد مین اور نہ اوٹھتے لڑائی مین فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین پہنچاتا ہون اونکو خبر تمہاری طرف سے پھر اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا اور پہنچا ہے ہمکو آنحضرت سے کہ شہدا اوپر کنارے نہر بہشت کے ہین بیچ قبون سبز کے پیش کیا جاتا ہے اونکے
رزق اونکا صبح اور شام اور فرمایا ابن عباس اس آیت مین کہ ارواح شہدا کی نزدیک اللہ تعالی کے مثل سبز جانورون کے ہین اور واسطے
اونکے قندیلین ہین لٹکی ہوئی عرش مین چرتے ہین جس جنت مین کہ چاہتے ہین پھر جھانکتا ہے پروردگار تیرا اونپر جھانکنا اپنا پھر فرماتا ہے کہ کیا خواہش
رکھتے ہو تم کسی چیز کی پس زیادہ کرون مین اوسکو تمہارے لیے کہتے ہین اے رب ہمارے کیا نہین ہم جنت مین کہ چرتے ہین ہم اوسمین جہان چاہین
پھر تجلی کرتا ہے اونپر دوبارہ پھر فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم کوئی چیز کہ زائد کرون مین اوسکو کہتے ہین اے رب ہمارے لوٹا دے ہمین ہماری جانین ہمارے بدنون
مین کہ پھر مارے جاوین ہم تیری راہ مین اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ جن لوگون نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ اونھین پڑ چکا تھا گھاؤ جو اونمین نیک ہین اور پرہیزگار اونکو
ثواب بڑا ہی مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ لڑے غزوۂ حمراء الاسد مین کہ یہ ایک موضع ہی آٹھ میل مدینۂ منورہ سے مروی ہی کہ محرم مین شب یکشنبہ
ناگاہ آئے عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی اور پر دروازۂ آنحضرتؐ کے اور بلال بیٹھے ہوئے تھے اوپر دروازے کے کہ ڈرے آئے تھے اذان اور منتظر تھے
آنحضرتؐ کے نکلنے کے یہان تک کہ باہر تشریف لائے آپ پس کھڑا ہوا مزنی طرف آنحضرتؐ کے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آتا تھا مین اپنے گھر سے
یہان تک کہ پہنچا موضع ملل مین سو ناگاہ اوترے ہوئے تھے قریش کہا ہے انھوں نے دل مین کہ ضرور داخل ہونگا نہین اور البتہ سنونگا مین باتین انکی پھر بیٹھا
مین ہمراہ اونکے پھر سنا مینے ابو سفیان اور اوسکے لوگون سے کہتے تھے نہ کیا ہمنے کچھ کہ پایا تمنے شوکت قوم کو اور اونکے نیزے کو پس لوٹ چلو
کہ اونکو نیزون جڑا اونکے نہ ہوؤنکی اور صفوان انکار کرتا تھا اسکا اونپر پھر بلایا آنحضرتؐ نے جناب صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کو اور بیان کیا اونسے
یہ حال تمام کہ کہا تھا عبد اللہ بن عمرو بن عوف نے تو عرض کی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہ طلب کریے دشمنون کی ورنہ آگرینگے ہمارے
اہل و عیال مین پھر جب سلام پھیرا نماز پڑھکر اور چلے گئے لوگ تو فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو کہ پکار دین یہ کہ حکم فرماتے ہین آنحضرتؐ واسطے
جستجو دشمنون کے پس نکلے لوگ اوس حال مین کہ زخمی تھے اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ
فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝ جنکو کہا لوگون نے کہ اونھون نے جمع کیا اسباب تمہارے مقابلے کو سو تم اونسے خطرہ کرو پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور بولے بس ہی ہمکو اللہ
اور کیا خوب کارساز ہی پھر چلے آئے اللہ کے احسان اور فضل سے کچھ نہ پہنچی اونکو برائی اور چلے اللہ کی رضا پر اور اللہ کا فضل بڑا ہی بتحقیق ابو سفیان بن حرب
نے اقرار کیا تھا آنحضرتؐ سے دن احد کے کہ بدر موعود صفراوادی ہی شروع سال کی یعنی مقام لڑائی حسب اقرار شروع سال وہ جگہ ہی پھر جب قریب ہوا دوسرا سال
تو ڈرا کہا ابو سفیان سے کیونکہ نہین پورا کرتا تو اپنا اقرار کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو بھیجا ابو سفیان نے نعیم بن مسعود اشجعی نام ایک شخص کو طرف مدینۂ طیبہ
کہ روکے مسلمانون کو قرارگاہ پر آنے سے اور مقرر کیے واسطے نعیم کے دس اونٹ اگر لوٹا دیوے وہ مسلمانون کو آنے سے صفراوادی کے اور کہے اونسے کہ
قریش نے جمع کیے ہین بہت لشکر اور وہ آوینگے تمہاری طرف تمہارے ملک مین پھر جبکہ پاوینگے وہ خالی شہر کو تمسے تو خراب کرینگے اور قریب ہوا کہ روکے
وہ سب یا بعض لوگون کو یہان تک کہ پہنچی یہ خبر آنحضرتؐ کو فرمایا آپ نے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی اگر نہ نکلے گا کوئی ہمراہ میرے
تو البتہ جاؤنگا مین تنہا پس کفایت کی اللہ نے ایمانداروں کی پہنچ کر اور نکلے مسلمان ساتھ تجارتون کے اور تجارت کر کے سو لوٹے ساتھ نعمت اور فضل الٰہی کے
بیچ تجارت کے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ فائدے لیے گئے نہ پہنچی اونکو کچھ برائی اور نہ واقع ہوئی لڑائی اور مقیم رہے وہان مسلمان آٹھ دن تک پھر لوٹ آئے مدینۂ منورہ کو
اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یہ جو ہی سو شیطان ہی کہ ڈراتا ہی اپنے دوستون سے سو تم
اونسے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو کہا واقدی نے کہ شیطان ڈراتا ہی تمکو اپنے دوستون سے اور اپنے فرمان بردارون سے وَلَا یَحْزُنْكَ
الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝
اور تجکو غم نہ آوے اون لوگون سے جو دوڑ کر گرتے ہین کفر مین وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اللہ چاہتا ہی کہ اونکو فائدہ نہ دے آخرت مین اور اونکو بڑی مار ہی
اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ جنھون نے خرید کیا کفر ایمان کے بدلے کہا واقدی نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ جنھون نے
کہ دوست رکھا کفر کو ایمان پر لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ بسبب خرید نے کے بلکہ نقصان عائد ہوا اونکی طرف وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۝ اور اونکو دکھ کی مار ہی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْٓا
اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ اور یہ نہ سمجھین منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہین اونکو کچھ بھلا ہی اونکے حق مین ہم تو فرصت دیتے ہین اونکو تا بڑھتے جاوین
گناہ مین اور اونکو ذلت کی مار ہی کہا واقدی نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ نہ گمان کرین کافر کہ وہ صحیح و سالم رکھتا ہی اونکے بدنون کو اور رزق

دیتا ہی اونکو اور ظاہر کرتا ہی غلبا اونکا اونکے دشمنون پر یہ بہتر ہی اونکے لیے بلکہ مہلت دی اونکو تاکہ بڑھجاوین کفر مین مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ اللہ وہ نہین کہ چھوڑ دیگا مسلمانون کو جس طرح پر تم ہو جب تک جدا کرے ناپاک کو
پاک سے بلکہ آزماتا ہی تمہارے حال کو تاو تفتیکہ جدا کرے آلودہ نفاق کو مومن مخلص سے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور اللہ نہین
کہ تمکو خبر دے غیب کی یعنی اون آفات پر کہ پہونچنے والی تھین اہل احد کو وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہی اپنے
رسولون مین جسکو چاہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسولون پر وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○
اور اگر تم یقین پر رہو اور پرہیزگاری پر تو تمکو بڑا ثواب ہی یعنی پرہیز شرک و نفاق سے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور نہ سمجھین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے اونکو دی ہی
اپنے فضل سے کہ یہ بہتر ہی اونکے حق مین بلکہ یہ برا ہی اونکے واسطے آگے طوق پڑیگا اونکے جسپر بخل کیا تھا دن قیامت کے کہا راوی نے آویگا خزانہ اوس
شخص کا کہ نہین ادا کیا تھا حق اوس خزانہ کا اژدہے کی صورت مین کہ طوق ہو جاویگا وہ اژدہا اوسکی گردن مین اور نوچیگا اوس شخص کے دونون کلے کو
اور کہیگا وہ اژدہا مین خزانہ تیرا ہون وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ وارث ہی آسمان اور زمین کا جسطرح کہ مال سب اللہ کا ہی بخل
تمہارا اوسکے خرچ کرنے مین بیجا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہی یعنی نفاق اور امساک سے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ م اللہ نے سنی اونکی بات جنہون نے کہا کہ اللہ فقیر ہی اور ہم مالدار کہا راوی نے جب اوتری
یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یعنی کون ہی کہ قرض دے اللہ کو اچھا قرض یعنی اوسکے درماندون بندون کو اچھا قرض بناکر
بے خواہش عوض اور احسان جو تو کہا فنحاص یہودی نامے نے کہ اللہ فقیر اور ہم غنی ہین کہ قرض مانگتا ہی سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اب لکھ رکھینگے ہم اونکی بات اور جو خون کیے ہین نبیون کے ناحق وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ اور کہینگے چکھو
جلن کی مار ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ یہ بدلا اوسکا ہی جو تمنے اپنے ہاتھون بھیجا اور اللہ ظلم نہین کرتا بندون پر
اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ اور جو کہتے ہین کہ اللہ نے ہمکو کہہ رکھا
کہ ہم یقین نکرین کسی رسول کو جب تک نہ لاوے ہم پاس ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ
قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ تو کہہ تم مین آچکے کتنے رسول مجھسے پہلے نشانیان لیکر اور یہ بھی جو تمنے کہا پھر اونکو کیون مارا
تمنے اگر تم سچے ہو مانند عیسی اور زکریا اور یحیی علیہم السلام کے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○ پھر اگر یہ تجکو جھٹلاوین تو آگے تجھسے جھٹلائے گئے بہت رسول جو لائے تھے نشانیان اور ورق اور کتاب چمکتی
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ہر جی کو چکھنی ہی موت اور تمکو پورے بدلے ملینگے
دن قیامت کے پھر جسکو سرکا دیا آگ سے اور داخل کیا جنت مین اوسکا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہی دغا کی پونجی البتہ تم آزمائے جاؤگے مالون
جان سے وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون
سے اور مشرکون سے بدگوئی بہت یعنی یہود اور مشرکین عرب سے وہ باتین جو موجب ہون رنج خاطر کی وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہین کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور غیر کے نزدیک اوتری
نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ○ اور جب اللہ نے اقرار لیا کتاب والون

کہ اوسکو بیان کروگے پاس لوگون کے اور نہ چھپاؤگے پھر پھینک دیا وہ اقرار اونھون نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اوسکے بدلے مول تھوڑا سو کیا
بُری خرید کرتے ہین کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ اقرار لیا گیا تھا احبار یہود سے اس بات کا کہ بیان کرین وہ احکام الٰہی اور اوصاف و حالات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بدل ڈالے اونھون نے اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لین تحصیلین بعوض اسکے رشوتین عوام سے
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہین بن کیے پر سو نجان کہ وہ خلاص ہین عذاب سے اور اونکو
دکھ کی مار ہے کہا راوی نے نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق چند منافقون کے کہ جب جانے لگے آنحضرتؐ لڑائی پر تو آئے وہ پاس آپ کے اور کہا جب کہ جاتے
ہین آپ لڑنے کو تو ہم بھی ہمراہ ہین آپ کے چلنے کو پھر جب گئے آنحضرتؐ لڑنے کو تو نہ آئے وہ لوگ ہمرکاب آپ کے اور کہا بعضون نے نزول اسکا
بیچ معاملہ یہود کے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان کی اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے آسمان اور زمین بنانا
رات اور دن کا بدلتے آنا اسمین نشانیان ہین عقل والون کو مروی ہے کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزات موسی علیہ السلام کے کیا تھے اونھون نے
حال عصا اور ید بیضا وغیرہ معجزات کو بیان کیا پھر نصارا سے پوچھا کہ معجزات عیسی علیہ السلام کے کیا تھے اونھون نے احیا موتی و ابرا اکمہ وغیرہ
معجزات کا بیان کیا پھر قریش نزدیک آنحضرتؐ کے آئے اور کہا ہمنے معجزات عیسیؑ اور موسیؑ کے سنے اب واسطے معجزے کے آئے ہین اگر پہاڑ کو آپ سونے کا
بنا دین تو اسکو ہم علامت توحید الٰہی جانین سو نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت کہ اگر تم طالب آیات وحدانیت کے ہو تو انمین نظر کرو اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ وہ جو یاد کرتے ہین
اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان کرتے ہین آسمان اور زمین کی پیدایش مین ای رب ہمارے تو نے یہ عبث نہین بنایا تو پاک ہے عیب
سے سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے ای رب ہمارے جسکو تو نے دوزخ مین ڈالا سو اوسکو رسوا کیا اور گنہگارون کا کوئی نہین مددگار
کہا واقدی رحمہ اللہ نے مراد ذکر سے نماز ہے رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا
ای رب ہمارے ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے کہا بعضون نے کہ مراد منادی سے
آنحضرتؐ ہین اس آیت مین اور کہا واقدی نے کہ مراد منادی سے قرآن ہے اسواسطے کہ نہین تمام مسلمانون نے دیکھا آنحضرتؐ کو رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ای رب ہمارے اب بخش گناہ ہمارے اور اوتار ہماری برائیان اور موت دے ہمکو نیک لوگون کے ساتھ ای رب ہمارے دے
ہمکو جو وعدہ دیا تو نے اپنے رسولون کے ہاتھ اور رسوا نکر ہمکو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہین کرتا وعدہ پھر قبول کی اونکی دعا اونکے رب نے کہ مین
ضائع نہین کرتا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم مین مرد ہو یا عورت تم آپسمین ایک ہو فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا
فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ پھر جو لوگ وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے اور ستائے گئے میری راہ مین اور لڑے
اور مارے گئے ہین اوتارونگا اونسے برائیان اونکی اور داخل کرونگا باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین ندیان بدلا اللہ کے یہان سے اور اللہ ہی کے یہان ہے
اچھا بدلا مراد ان لوگون سے مہاجرین ہین جو نکالے گئے مکے سے اور لڑے مرے اللہ کی راہ مین لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ تو یہ بہانا سیر کہ آتے جاتے ہیں کافر شہروں میں یہ فائدہ ہے تھوڑا سا پھر اونکا ٹھکانا
دوزخ ہی اور کیا بُری طیاری ہی یعنی تجارت اور صرف فائدہ کا دنیا میں کم ہی از روے فائدے کے بہ نسبت آخرت کے لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۝ لیکن جو لوگ
ڈرتے رہے اپنے رب سے اونکو باغ ہیں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریان رہ پڑے اونمین مہمانی اللہ کے یہان سے اور جو اللہ کے یہان ہی سو بہتر ہی
نیک بختون کو وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خٰشِعِينَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُونَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ اور کتاب والون میں بعضے وہ بھی ہیں
جو مانتے ہیں اللہ کو اور جو اوترا تمہاری طرف اور جو اوترا اونکی طرف. ڈرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں خرید کرتے اللہ کی آیتون پر مول تھوڑا وہ جو ہیں اونکو
اونکی مزدوری ہی اونکے رب کے یہان بیشک اللہ شتاب لیتا ہی حساب مراد یہان اہل کتاب سے عبد اللہ بن سلام ہین کہ ایمان لائے توریت و انجیل اور فرقان
اور نہ تحریف کی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو تھی توریت میں بنظر فائدہ دنیا کے جیسے کہ تحریف کی اور احبار نے رشوت لیکر يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے میں مضبوطی کرو اور لگے رہو اور
ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہنچو کہا واقدی نے نہ تھا عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رباط بلکہ تھی نماز بعد نماز کے یعنی تھا
انتظار میں ایک نماز کے تمام ہوئین یہ آیتین بینات انتہی اور کہا ہی جابر بن عبد اللہ نے کہ جب مارے گئے سعد بن ربیع احد میں تو لوٹ آئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو پھر تشریف لیگئے طرف حمراء الاسد کے اور آیا بھائی سعد بن ربیع کا پس لی اوسنے میراث سعد کی اور تھیں بیٹیان سعد کی دو لڑکیان
اور بیوی سعد کی بہت عقلمند تھیں اور جب تک مسلمان میراث ہوا کرتے تھے اوپر رسم جاہلیت کے یہان تک کہ شہید ہوئے سعد بن ربیع پس جب لیا
سعد کے بھائی نے ذخیرہ مال اور نہ نازل ہوئے تھے فرائض جب تک تو دانائی کی اونکی بیوی نے اور پکایا واسطے آنحضرت کے گوشت روٹی پھر بلایا
آپ کو طرف دعوت کیا اور وہ دونون رہتے تھے موضع اسواف میں کہتے ہیں جابر بن عبد اللہ کہ گئے ہم لوگ بیچ سے پاس آنحضرت کے اور بیٹھے
آپ کے پاس درحالیکہ ذکر کرتے تھے ہم واقعہ احد اور شہداء مسلمین کا اور حال سعد بن ربیع کا یہان تک کہ فرمایا آنحضرت نے کھڑے ہو اور چلو ساتھ
میرے پھر کھڑے ہوئے ہم ساتھ آنحضرت کے اور ہم سب بیس آدمی تھے یہان تک کہ گئے موضع اسواف میں اور داخل ہوئے آنحضرت اور ہم
ساتھ آپ کے اوسکے گھر میں تو پایا عورت نے اونکو کہ چھڑک رکھا تھا پانی درمیان دو درختون کھجور کے اور بچھا رکھی تھی چٹائی کہا جابر نے واللہ اور نہ تھا
فرش اور تکیہ پس بیٹھے ہم اور آنحضرت باتین کرتے تھے ہم سے سعد بن ربیع کی اور رحم کرتے تھے اونپر اور فرماتے تھے بیشک دیکھا میں نے برچھون کو
اونکی طرف اوسدن یہان تک کہ شہید ہوئے وہ پھر جب سنا یہ حال اونکے گھر کی عورتون نے تو رونے لگین اور بھر آئین آنکھین آپکی بھی اور
منع فرمایا اونکو کچھ رونے سے کہا جابر نے پھر فرمایا آنحضرت نے ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہی تمپر ایک شخص اہل جنت سے تو لگے ہم کہ کون
آوے یہان تک کہ آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پس کھڑے ہوئے ہم اور بشارت دی ہمنے اونکو اوس کہنے کی آنحضرت کے اور سلام کیا اونہون
اہل محفل سے اور جواب دیا ہمنے پھر بیٹھ گئے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہی تمپر ایک شخص اہل جنت سے پھر دیکھنے لگے ہم شاخون سے
کھجور کی سے کہ کون آتا ہی سو ظاہر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پس کھڑے ہوئے ہم اونکی طرف اور بشارت دی ہمنے اونکو اوس فرمانے آنحضرت
یہان تک کہ بیٹھے وہ بھی آکر محفل میں پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہی تمپر ایک شخص اہل جنت سے پھر دیکھنے لگے ہم شاخون سے کھجور کی کہ
کون آتا ہی تو ناگاہ تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پس کھڑے ہوئے ہم اونکی طرف اور بشارت دی ہمنے اونکو جنت کی بسبب ارشاد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آئے اور سلام کیا اور بیٹھے مجلس میں پھر لایا گیا کھانا کہا جابر نے تھا وہ کھانا ایک تھیلی میں بقدر ایک مد کے
پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا اوسمین اور فرمایا شروع کرو ساتھ نام اللہ کے تو کھایا ہمنے یہان تک کہ سب خوب سیر ہو گئے واللہ مین

گمان کرتے تھے ہم کہ بلایا ہو نہین کچھ اونمین اوسمین سے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ اوٹھاؤ کھانا اور اوٹھایا وہ پھر لائے گئے روبرو ہمارے تر چھوارے
طباق مین پہلی فصل کے یا کچھ بعد کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کھاؤ ساتھ نام اللہ تعالی کے پھر کھائے ہمنے یہان تک کہ بھر گئے پیٹ ہمارے اور مینے دیکھا تھا
طباق کو اوسی طرح کہ لایا گیا تھا اور ہوگیا اس حال مین وقت ظہر کا پھر نماز پڑھائی ہمکو آنحضرت ﷺ نے اور سلام پھیرا اور نہ چھوا پانی کو پھر آ بیٹھے اپنے مقام
اور باتین کرنے لگے یہان تک کہ ہوا وقت عصر کا پھر لایا گیا باقی کھانا کہ خوب سیر ہو جاوین اوس سے پس کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ اور نماز پڑھائی ہمکو
عصر کی اور نہ چھوا پانی پھر کھڑی ہوئین بیوی سعد بن ربیع کی اور عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ شوہر میرے شہید ہوئے احد مین آپ کے بھائی
اونکے اور لے لیا سب ترکہ اونکا اور ہین دو بیٹیان سعد کی کہ نہین کچھ مال پاس اونکے اور سوا اسکے نہین یا رسول اللہ کہ نکاح کی جاتی ہین لڑکیان اوپر
مال کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے اَللّٰھُمَّ اَحْسِنِ الْخِلَافَةَ عَلٰی تَرِکَتِہٖ ای اللہ اچھی خلافت کر تو سعد بن ربیع کے ترکے پر پھر فرمایا نہین نازل ہوئی
مجھپر اس باب مین کوئی شی اور آئیو تو میرے پاس جب کہ جاؤن لوٹ کر پھر جب لوٹ آئے آنحضرت ﷺ اپنے دولتخانے کو تو بیٹھے اپنے دروازے پر اور
بیٹھے ہم ساتھ آپ کے پس شروع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف یہان تک کہ گمان کیا ہمنے وحی اوترتی ہے آپ پر پھر فراغت ہوئی آپکو اوس
حالت سے درحالیکہ پسینا ٹپکتا تھا آپ کے رخسارون سے مانند موتیون کے اور فرمایا آپ نے لاؤ روبرو میرے سعد بن ربیع کی بیوی کو سو گئے ابو مسعود
عقبہ بن عمرو یہان تک کہ لے آئے اونکو اور تھین وہ عورت ہوشیار چست و چالاک فرمایا آپ نے اونسے کہان ہے چچا تیری لڑکیون کا عرض کی اونھون نے
یا رسول اللہ اپنے گھر مین ہے فرمایا بلا اوسکو آکے سیرے پھر فرمایا اے سعد کی بیوی کو کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گئی وہ اور بھیجا ایک مرد کو دوڑا کر کہ لے آیا وہ سعد کے
بھائی کو کہ تھے وہ قبیلہ بلحرث بن خزرج مین اور لائے گئے وہ درحالیکہ تھے رنج اور مشقت مین فرمایا اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا دے
اپنے بھائی کی لڑکیون کو دو ثلث اوسکے ترکے کا پس تکبیر کہی سعد کی بیوی نے خوشی سے پکار کر کہ سنا سب اہل مسجد نے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے دے اپنے
بھائی کو آٹھوان حصہ اونمین کا اور اختیار ہے تجکو باقی اوس مال کا کہ ہے تیرے ہاتھ مین اور نہ حصہ دلایا آپ نے حمل کا اوسدن اور تھین حمل مین اوسوقت
ام سعد بیٹی سعد بن ربیع کی کہ نکاح کیا اونسے زید بن ثابت نے اور پیدا ہوئے اونسے خارجہ بن زید پھر جب کہ خلیفہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور
اوسوقت تھین وہ ام سعد نکاح مین زید بن ثابت کے اور تھین یہ حمل مین وقت شہید ہونے اپنے باپ سعد بن ربیع کے تو کہا اونسے انکے خاوند زید
بن ثابت نے کہ اگر ہے تجکو خواہش اس بات کی کہ کلام کرو میراث مین اپنے باپ کے تو امیر المومنین نے ورثہ دلایا ہے آج حمل کا اور تھین یہ ام سعد وقت
شہادت باپ کے حمل مین سو جواب دیا اونھون نے کہ نہین طلب کرتی مین اپنے بھائی سے کچھ اور مروی ہے جب کہ شکست ہوئی مشرکون کی احد مین اور بھاگے
وہ تو پہلے لایا خبر شکست کفار کی عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ اور مکروہ جانا داخل ہونا مکے مین اور آئے طائف مین اور خبر دی انکو کہ اصحاب
آنحضرت ﷺ فتحمند ہوئے اور غالب ہوئے اور شکست کھائی ہمنے کہا عبد اللہ نے ہوا یہ اول کہ حملہ کیا ہمپر مسلمانون نے اور بھاگے مشرک پہلی بار پھر لوٹے
مشرک بعد اپنی خرابی کے اور پیچھے غلبہ کو سو پہلے جس شخص نے کہ خبر دی قریش کو آکر قتل اصحاب آنحضرت ﷺ اور فتح قریش کی وہ وحشی تھا مروی ہے عمرو
بن وہب لیثی سے کہ کہا اونھون نے جب کہ لایا وحشی اوپر اہل مکہ کے خبر شکست اصحاب آنحضرت کی اور آیا چار دن مین اپنی اونٹنی پر اور جب پونہچا اوپر
گھاٹی پر جو مکہ کی ہے جحون سے تو پکارا اپنی بلند آواز سے کہ اے معشر قریش کئی مرتبہ یہان تک کہ جمع ہوئے لوگ اوسکی طرف اور وہ ڈرتے تھے اس بات سے کہ
بیان کرے اونسے مکروہ بات کو جب خوش ہوا وحشی اونسے تو بولا بشارت ہو تمکو بیشک قتل کیا ہمنے اصحاب آنحضرت کو ایسا قتل کہ کبھی نہین مارے مثل اسکے
کسی لڑائی مین اور زخمی کیا ہم نے اونمین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مار ڈالا ہمنے اونکے ساتھ جوانون کو اور مارا اونکے سردار کو کہ وہ حمزہ بن عبد المطلب
تھے اور متفرق ہوئے لوگ ہر طرف بسبب خوشی کے قتل سے آنحضرت کے یارون کے اور اظہار فخر کیا اور تنہائی کی جبیر بن مطعم نے وحشی سے اور کہا اوسکو
دیکھ کیا کہتا ہے تو کہا وحشی نے واللہ سچ کہتا ہون مین کہا جبیر نے کیا مارا تو نے حمزہ بن عبد المطلب کو کہا وحشی نے ہان واللہ مارا مینے اونکو برچھی پھینک کر
کہ لگی اونکے پیٹ مین اور نکل گئی درمیان دونون پانؤن کے پھر پکارا اونکو لوگون نے تو نہ بولے وہ تو نکالا مینے برچھی کو اور بہتا اونکا لہو اور لے آیا ہون مین اسکو

تیری طرف کہ دیکھے تو اوسکو کہا جبیر نے دور کیا تو نے غم ہماری عورتون کا اور کفیل کیا تھا جنے لوگون کو اپنی جانون کا پھر حکم کیا جبیر نے اوسوقت
اپنی عورتون کو واسطے لگانے عطر اور تیل کے اور تھے معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص کہ بھاگ گئے تھے اوسدن شکست کھا کر اور چلا گیا تھا سیدھا
پھر سو رہا قریب مدینے کے اور صبح کو لوٹ آیا مدینے مین پھر آیا گھر مین حضرت عثمان بن عفان کے اور کھٹکھٹایا دروازہ اسکا تو بولین اوس سے بیوی
حضرت عثمان کی ام کلثوم صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا اوسنے بھیجو کسیکو اونکی طرف سے کہ ہے مجھپر واسطے اونکے قیمت ایک اونٹ کی
کہ مول لیا تھا مینے اونسے اگلے برس اب لایا ہون وہ قیمت دینے کو ورنہ چلا جاؤنگا مین کہا راوی نے سو بھیجا کسیکو حضرت ام کلثوم نے واسطے
بلالانے حضرت عثمان کے اور آئے وہ اور جب دیکھا حضرت عثمان نے معاویہ بن مغیرہ کو تو کہا خرابی ہو تیری ہلاک کیا تو نے مجھکو اور اپنی جان کو کون لے آیا
تجکو یہان کہا اوسنے ای چچازاد بھائی میرے نہ تھا کوئی قریب تر میرا تجھسے اور نہ حقدار زیادہ پھر لے لیا اوسکو اندر حضرت عثمان نے اور چھپادیا
ایک گوشۂ مکان مین پھر گئے خود طرف آنحضرت ﷺ کے کہ حاصل کرین واسطے اوسکے امان اور تحقیق فرمایا تھا آنحضرت ﷺ نے لوگون سے پہلے اس سے
کہ آوین حضرت عثمان طلب امان کو کہ معاویہ نے صبح کی ہے آج مدینے مین ڈھونڈھو اوسکو تو جستجو کی اوسکی لوگون نے تو نہ پایا اوسکو پھر بعضون نے
ڈھونڈھا اوسکو عثمان کے گھر مین اور گھسے لوگ گھر مین حضرت عثمان کے اور دریافت کیا اوسکو حضرت ام کلثوم سے تو اشارہ کیا اونھون نے اوسکی
طرف اور نکالا اوسکو لوگون نے نیچے سے ایک ٹکڑے چٹائی کے پھر لے گئے اوسکو روبرو آنحضرت ﷺ کے درحالیکہ عثمان بیٹھے ہوئے تھے
پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب دیکھا اوسکو حضرت عثمان نے کہ لایا گیا روبرو آنحضرت ﷺ کے تو عرض کی کہ قسم اوس ذات کی جسنے بھیجا ہے
آپکو ساتھ حق کے نہ آیا تھا مین پاس آپکے مگر یہ کہ طلب کرون مین آپ سے عہد و ذمہ واسطے اسکے اب بخش دیجیے اسکو واسطے میرے
یارسول اللہ پھر چھوڑ دیا اوسکو آنحضرت ﷺ نے واسطے حضرت عثمان کے اور امن دی اوسکو اور مقرر کی مدت اوسکی تین دن اور فرمایا اگر ملے یہ بعد اسکے تو مار ڈالنا
پھر آئے حضرت عثمان اور خریدا واسطے اوسکے ایک اونٹ اور مہیا کر دیا سامان سفر اوسکا پھر کہا اوس سے کہ جا تو اور کوچ کیا اوسنے اور رونق افروز ہوئے
آنحضرت ﷺ طرف حمراء الاسد کے اور نکلے حضرت عثمان بھی ساتھ مسلمانون کے حمراء الاسد کو اور ٹھہرا رہا معاویہ یہانتک کہ ہوا تیسرا دن پھر بیٹھا اپنی اونٹنی پر
اور روانہ ہوا یہانتک جب کہ پہونچا وہ نواحی عقیق مین تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاویہ نے صبح کی ہے نزدیک ڈھونڈھو اوسکو تو نکلے آدمی
اوسکی جستجو مین اور پایا اوسکو کہ ناگاہ بھول گیا تھا وہ راہ کو اور چلے اوسکے کھوج پر یہانتک کہ پایا اوسکو چھٹے دن اور زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے
جلدی کی تھی اونھون نے اوسکے ڈھونڈھنے مین سو ملے اوس سے موضع جماء مین اور وار کیا اوسپر زید بن حارثہ نے تو کہا عمار نے کہ واسطے میرے حق ہے
اوسپر پھر تیر مارا اوسکے عمار نے اور قتل کیا اوسکو دونون نے پھر لوٹ آئے پاس آنحضرت ﷺ کے اور خبر دی آپکو اوسکے قتل کی اور کہا گیا ہے کہ ملے یہ اوس سے ثنیۃ الشرید پر
آٹھ کوس پر مدینے سے کہ جب بھول گیا وہ راہ کو تو ملے یہ دونون اوس سے اور مارتے رہے اوسکو تیرون سے نشانہ بنا کر یہانتک کہ مر گیا وہ

ذکر غزوۂ حمراء الاسد کا

اور تھا یہ غزوہ ایک شنبہ کے دن آٹھوین تاریخ شوال کی سن تین ہجری مین اور رونق افروز ہوئے آنحضرت ﷺ مدینہ پر ... جمعہ کے اور غائب رہے
پانچ دن کہا ہے اہل سیر نے جب نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی دن یکشنبہ کے اور تھے ہمراہ آپکے سردار قوم اوس و خزرج
اور شب گذاری تھی اونھون نے مسجد نبوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر اور وہ سعد بن عبادہ اور حباب بن منذر اور سعد
بن معاذ اور اوس بن خولی اور قتادہ بن نعمان اور عبید بن اوس تھے مین ہمراہ اپنے چند لوگون کے پھر جب فارغ ہوئے آنحضرت ﷺ صبح کی نماز سے تو حکم کیا
بلال کو کہ پکار دین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے ہیں تمکو واسطے طلب کرنے دشمنون کے اور نہ چلے ہمراہ ہمارے مگر وہ شخص کہ حاضر تھا کل
لڑائی مین کہا راوی نے پس نکلے سعد بن معاذ ایک لوٹے جاتے تھے اپنے گھر کو کہ حکم کرین اپنی قوم کو ہمراہ چلنے کا اور زخم ظاہر تھے لوگون مین
اور تھے اکثر لوگ زخمی قبیلہ بنی عبد الاشہل کے ہر ایک تمام پھر آئے سعد بن معاذ اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں تمکو طلب کرنے دشمن کے

دشمنون کی کہا اسید بن حضیر نے یہ سنکر درحالیکہ سات زخم تھے اونکے بدن پر اور وہ چاہتے تھے علاج کرنا اونکا کہ حاضر ہین ہم دل و جان سے راہ مین اللہ اور اوسکے رسول کی پھر اوٹھا لیے ہتھیار اپنے اور نہ ٹھہرے زخمون کے علاج کو اور آملے آنحضرت ﷺ سے اور آئے سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ مین اور حکم کیا اونکو چلنے کا سو آمادہ ہوئے وہ ساز و سامان سے اور آملے آنحضرت ﷺ سے اور آئے ابو قتادہ اہل خربا مین درحالیکہ دوا کرتے تھے وہ اپنے زخمون کی کہا اونھون نے اونسے یہ ہے منادی آنحضرت ﷺ کا کہ پکارتا ہے تمکو واسطے طلب کرنے دشمنون کے توجست کی اونھون نے مانند شیرون کے اپنے ہتھیارون کی طرف اور ندیر کی واسطے اپنے زخمون کے اور نکلے بنی سلمہ سے چالیس زخمی اور تھے طفیل بن نعمان پر تیرہ زخم اور خراش بن صمہ پر دس زخم اور کعب بن مالک پر کچھ اوپر دس زخم اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ پر نو زخم یہانتک کہ آملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر ابی عنبہ پر جو واقع ہے سرے پر گھاٹی کے کہ پہلی راہ تھی اوسمین باندھے ہوئے ہتھیارون کو اور کھڑے ہوئے صف باندھکر واسطے آنحضرت ﷺ کے پھر جب دیکھا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ زخم اونمین بہت ظاہر تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اونکی دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ بَنِي سَلِمَةَ روایت کی عتبہ بن جبیر نے اپنی قوم کے لوگون سے کہ کہا اونھون نے تحقیق عبد اللہ بن سہل اور رافع بن سہل بن عبد الاشہل لوٹے احد سے درحالیکہ اونمین بہت زخم تھے اور عبد اللہ بن سہل بہو جھل تر اونمین تھے زخمون سے پھر جب صبح کی لوگون نے اور آئے اونمین سعد بن معاذ خبر دینے اس بات کی کہ آنحضرت حکم فرماتے ہین اونکو دشمنون کی طلب کا کہا ایک نے اونمین سے ساتھ دوسرے کے کہ واللہ اگر نہ لڑے ہم کفار سے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہوگا یہ افسوس اور واللہ نہین پاس ہمارے کوئی سواری کہ چڑھین ہم اوسپر اور نہین جانتے ہم کہ کیا کرین کہا عبد اللہ نے کہ چلو ساتھ میرے کہا رافع نے کہ واللہ نہین مجکو طاقت چلنے کی کہا اوسکے بھائی نے چلو ساتھ ہمارے کہ آہستہ چلین اور قصد کرین ہمراہی آنحضرت ﷺ کا پھر چلے گرتے پڑتے یہانتک کہ سست پڑ گئے رافع اور تھے عبد اللہ کہ اکثر تھامتے رافع کو اپنی پشت پر کچھ دور اور پیادہ چلتے تھے وہ کچھ دور یہانتک کہ آگئے لوگ پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب عشا کے اور روشن کی تھی لوگون نے آگ پھر لائے گئے یہ رافع بن سہل اور عبد اللہ بن سہل روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے اوس رات آپ کی چوکی پر عباد بن بشر کہا عباد بن بشر نے ان دونون سے کہ کس چیز نے دیر کی تمکو ابتک پس خبر دی ان دونون نے عباد بن بشر کو ساتھ اپنے ضعف اور بیماری کے تو دعا کی عباد نے واسطے اون دونون کے خیر کی اور کہا اگر دراز ہوگی عمر تمہاری تو ہونگی واسطے تمہارے بہت سواریان گھوڑے اور اونٹ اور خچر کی اور نہین وہ بہتر واسطے تمہارے اس حال سے اور کہا واقدی نے کہ ایک روایت مین یہ قصہ انس اور مونس کا ہے اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ یا رسول اللہ بلایا منادی نے یہ کہ نہ نکلے ساتھ ہمارے مگر وہ شخص کہ حاضر تھا کل لڑائی مین اور مین حریص تھا حاضر ہونے مین لیکن میرا باپ چھوڑ آیا تھا مجکو واسطے خبرگیری میری بہنون کے اور کہا تھا اے بیٹے میرے نہین لائق مجکو اور تجکو یہ کہ چھوڑ جاوین ہم اونکو تنہا درحالیکہ نہین کوئی قریب مرد ساتھ اونکے اور ڈرتا ہے مجکو اونکا کہ وہ ضعیف عورتین ہین اور مین جاتا ہون ہمراہ آنحضرت ﷺ کے امید ہے کہ روزی کرے اللہ تعالی شہادت تو رہگیا مین اونکی خبرداری کو اور فضیلت حاصل کی مجھپر میرے باپ نے ساتھ شہادت کے اور مین امیدوار اوسکا تھا اب حکم دیجیے مجکو یا رسول اللہ ہمراہ چلنے کا تو حکم دیا اونکو ہمراہی کا آنحضرت ﷺ نے جابر کہتے ہین نہ گیا کوئی شخص ہمراہ آنحضرت ﷺ کے کہ نہ حاضر ہوا تھا وہ کل لڑائی مین سوا میرے اور اجازت چاہی آنحضرت ﷺ سے اور لوگون نے کہ جو نہ حاضر ہوئے تھے کل لڑائی مین ساتھ چلنے کی لیکن نہ ہمراہ لیا اونکو آنحضرت ﷺ نے پھر منگوایا آپ نے نشان اپنا کہ وہ بندھا ہوا تھا اور نہ کھلا تھا کل سے پھر دیا اوسکو واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور نزدیک بعضون کے دیا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اور نکلے آنحضرت ﷺ درحالیکہ زخمی تھا وجہ مبارک آپ کا زرہ کی کڑیون سے اور زخم تھا پیشانی نورانی پر پتھر کا بالون کی جڑون مین اور ٹوٹا ہوا تھا دندان مبارک آپ کا اور زخمی تھا لب جانبخش اندر کی جانب سے اور سست تھا داہنا مونڈھا آپکا بسبب مارنے ابن قمیہ کو اور چھلے ہوئے تھے دونون گھٹنے پھر داخل ہوئے آپ مسجد مین اور پڑھین دو رکعتین درحالیکہ لوگ جمع ہو گئے تھے اور آگئے تھے رہنے والے عوالی مدینہ کے جب کہ آیا اونکو منادی پھر دو رکعت نماز پڑھی آنحضرت ﷺ نے اور منگوایا گھوڑا اپنا مسجد کے دروازے پر پھر لگے آنے آپکے طلایہ اور سن چکے تھے پکار منادی کا اور نکلے گھر سے کہ انتظار کرتے تھے کب سوار ہون آنحضرت ﷺ اور پہنے ہوئے تھے

آنحضرت خود اور زرہ کہ نہ دکھائی دیتا تھا آپ کے بدن مبارک سے سوا دو آنکھوں کے پھر فرمایا آپ نے ای طلحہ کہاں ہیں ہتھیار تیرے کہا میں نے قریب ہیں
اتنا ہوں میں پھر نکل گیا میں دوڑتا ہوا اور پہنی میں نے زرہ اور لی میں نے تلوار اور لٹکائی سپر سینے پر اور تحقیق تھے مجھ پر نو زخم لیکن زیادہ فکر تھی مجھکو آنحضرت کے
زخموں کی اپنے زخموں سے پھر متوجہ ہوئے آپ طرف طلحہ کے اور فرمایا کہاں دیکھتا ہے تو آپ قوم کو کہا طلحہ نے ہیں وہ آپ سیالہ میں کہ وہ ایک موضع ہے مدینے
سے منزل بھر پر فرمایا آنحضرت نے یہی گمان کرتا ہوں میں آگاہ ہو ای طلحہ کہ وہ ہرگز نہ پہنچینگے تمسے مثل اسکے یہانتک کہ فتح کریگا اللہ تعالی
ہمپر مکے کو اور بھیجا آنحضرت نے تین شخص کو بطور طلیعہ کے پیچھے کفار کے کہ وہ سلیط اور نعمان دونوں بیٹے ہیں سفیان بن خالد بن عوف بن دارم کے قبیلہ
بنی سہم سے اور ہمراہ کیا اونکے تیسرا شخص قبیلہ اسلم کا بنی عویمر سے کہ نہ ذکر کیا راوی نے نام اوسکا آگے ہمارے پس دیر کی اوس تیسرے نے اون دونوں
کے ساتھ ہونے میں اور وہ دونوں لپکتے جاتے تھے پس ٹوٹ گیا تسمہ ایک کے جوتے کا اون دونوں میں سے تو کہا ایک نے دوسرے سے دے مجھکو
نعل اپنے کہا اوسنے نہیں قسم اللہ کی نہ کرونگا میں ایسا پھر ماری اوسنے لات اپنی اوسکے سینے میں کہ گر پڑا وہ پشت پر اور چھین لی اسنے جوتی اسکی اور رہا
قوم کفار سے حمراء الاسد میں درحالیکہ اونمیں شور تھا اور وہ حکم کرتے تھے لوگوں کو لوٹنے کا اور صفوان روکتا تھا اونکو آنے سے پھر لڑائی پر کے اونہیں دیکھا
اونہوں نے اون دو شخصوں کو کہ گھڑے اونکی طرف اور شہید کیا ان دونوں کو اور پیچھے سے پہنچے مسلمان اونکی جائے قتل پر حمراء الاسد میں اور لشکرگاہ
کی وہاں اور دفن کیا اون دونوں کو آنحضرت نے ایک قبر میں اور وہ دونوں یار تھے آپسمیں اور رستے گئے آنحضرت ساتھ اپنے اصحاب کے یہانتک کہ اوترے
حمراء الاسد میں کہا ہے جابر نے اور تھا اکثر زاد راہ ہمارا کھجور اور لادا تھا سعد بن عبادہ نے تیس اونٹوں کو یہانتک کہ کافی ہوئے حمراء الاسد میں اور ہانکا
تھا اونٹوں کو واسطے ذبح کرنے کے پھر ذبح کرتے ایک دن دو اور ایک دن تین اور حکم کرتے تھے آنحضرت لوگوں کو جمع کرنے لکڑیوں کا دن میں پھر فرماتے
شام کو کہ جلاؤ آگ اور روشن کرتا ہر شخص آگ جدا جدا اور تھے اون راتوں میں کہ روشن کرتے تھے آگ پانسو جگہ یہانتک کہ دکھائی دیتیں دور سے اور شہرہ
ہوا ہمارے لشکر اور آگ جلانے کا ہر طرف یہانتک کہ ہوا اون چیزوں سے کہ ذلیل کیا اور پھیر دیا اللہ تعالی نے سبب اسکے ہمارے دشمنوں کو اور آیا معبد الخزاعی
درحالیکہ وہ اوسدن مشرک تھا پاس آنحضرت کے اور تھے خزاعہ اہل صلح آنحضرت سے اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم دشوار گذرا ہمپر جو پہنچا تمہارا اور
تمہارے اصحاب کا اور خوش آتا ہے ہمکو کہ بلند کرے اللہ تعالی قدر آپ کا اور جو مصیبت تمہارے پہنچی ہے پھر گیا جلد یہانتک کہ ملا ابو سفیان سے اور
قریش سے موضع روحا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے کہ نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تمنے اور نہ پیچھا کیا تمنے نوجوان جو اونکا
پس کچھ نکیا تمنے اور رجوع ہوئے تھے لوٹنے پر اور کہتا تھا ایک کہنے والا اونمیں کا کچھ نکیا تمنے کہ مارے اشراف اونکا اور ... تاکہ
اوکھیڑیں ہم جڑ اونکی اس سے پہلے کہ بہت ہو جاویں وہ اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا پھر جب کہ آیا معبد پاس ابو سفیان کے
تو بولا یہ رہا معبد اور نزدیک اوسکے خبر ہی پھر پوچھا کیا ہے پیچھے تیرے ای معبد کہا اوسنے چھوڑ آیا ہوں پیچھے آنحضرت اور اونکے اصحاب کو پیچھے
اپنے درحالیکہ وہ جل رہے ہیں تمپر مثل آگ کے اور جمع ہوئے ہیں ساتھ اونکے جو نہ ساتھ ہوئے تھے لوگ قوم اور رہا اور غضبناک ہونگے اور اقرار کیا ہے اونہوں نے
کرنا پیچھے بلے تمسے اور عوض لینے میں تمسے لپٹ گئے گا اور غضبناک ہیں اپنی قوم کی طرف کا مال غضب ہوا پس مارے بہادر اپنی قوم کے شریفوں کا اور قریش نے ...
کیا کہتا ہے تو کہا معبد نے اونہیں معلوم ہوا کہ کوچ کرتے یہانتک کہ دیکھے پیشانیاں اونکی گھوڑوں کی پھر کہا معبد نے البتہ اوٹھایا مجھکو اونچیز نے کہ دیکھا میں نے اوپر کہنے ان شعروں کے

كادت تهد من الأصوات راحلتي — إذ سالت الأرض بالجرد الأبابيل
تعدو بأسد كرام لا تنابلة — عند اللقاء ولا ميل معازيل
فقلت ويل ابن حرب من لقائهم — إذا تغطمطت البطحاء بالجيل

یعنی نزدیک تھی کہ ہلاک ہوتی آوازوں سے اونٹنی میری جسوقت کہ بھر گئی زمین ساتھ گھوڑوں انبوہ کے کہ دوڑتے تھے ساتھ شیروں اصیل کے کہ نہ بزدل
اونکو وقت مقابلے کے اور نہ بیدم ہوا ایک جانب ہونے والے بے ہتھیار کہا میں نے خرابی ہو ابن حرب کو مقابلہ اونکے سے جسوقت کہ جوش مارے جنگل ساتھ فوج کے

اور تھا اون باتون سے کہ لوٹایا اللہ تعالی نے ابو سفیان کو ساتھ اوسکے لوگون کے کلام صفوان بن امیہ کا قبل جانے معبد کے کہ کہا اوسنے ای قوم مت کرو کام
ایسا کہ لوگ تھک رہے ہین اور ڈرتا ہون مین اس سے کہ جمع ہون وہ تم پر جو نہ آئے تھے لڑائی مین خزرجی پس لوٹ چلو کہ فتح ابھی ہمکو ہے کہ نہین مین مطمئن کہ ہین
اگر چلے تم پھر اونپر تو شکست ہو تمہاری فرمایا آنحضرت نے کہ رہنمائی کی اونکو صفوان نے اور تھا خود راہ پر قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت
مین ہے البتہ نشانی کیے گئے ہین واسطے اونکے سنگریزے اگر لوٹتے تو ہو جاتے فنا جیسے کل دن گذرا ہوا پھر لوٹ گئے کفار جلدی خوف سے پیچھا کرنے مسلمانون
کے اور گذرے ابو سفیان پر کوئی شخص عبد القیس سے کہ آتے تھے مدینہ منورہ کو تو کہا اوسنے کیا پہونچانے والے ہو تم پیغام میرا آنحضرت اور اونکے اصحاب سے
اور پھر دونگا مین کو نین تمہارے اونٹون کی زبیب سے کل عکاظ مین اگر آئے تم میرے پاس کہا اونھون نے کہ ہان ادا کرینگے وکالت تیری کہا اوسنے جہان جاؤ تم
آنحضرت اور اونکے اصحاب سے سو خبر دینا اونکو کہ ہم لوگ جمع ہوئے ہین لوٹنے کے ارادے پر واسطے اونکے اور دشمن ہین ہم سب اونکے پھر چلا گیا ابو سفیان
پھر گذرے وہ لوگ روبرو آنحضرت کے حمراء الاسد مین اور کہا اونھون نے مسلمانون سے جو کہ کہا تھا اوسنے ابو سفیان نے تو بولے مسلمان حسبنا
اللہ ونعم الوکیل ۝ یعنی بس ہے ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہے اور اسی باب مین اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت الذین قال لھم الناس ان
الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا یعنی جنکو کہا لوگون نے کہ انھون نے جمع کیا اسباب تمہارے مقابلے کو سو تم اون سے
خطرہ کرو پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور یہ قول الہی الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح الخ یعنی جن لوگون نے حکم مانا
اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ اونہین پڑچکا تھا گھاؤ اور بھیج دیا تھا معبد نے ایک شخص خزاعہ کا طرف آنحضرت کے واسطے اطلاع کرنے آپ کے
روانگی ابو سفیان سے اور باقی قریش کے خوفناک و شرمندہ ہوکر پھر لوٹ آئے آنحضرت بعد تین دن کے طرف مدینہ منورہ کے

ذکر سریۂ ابو سلمہ کا طرف موضع قطن کے

ذکر ایک پہاڑ ہے طرف بنی اسد کے پینتیسوین مہینے مین ہجرت سے واقع ہوا کہا راویون نے حاضر ہوئے ابو سلمہ احد مین اور تھے ابو سلمہ اور تھے وا
بنی امیہ بن زید مین مرج عوالی مدینے کے جب کہ اوٹھے محلہ قبا سے اور ہمراہ تھین اونکے بیوی اونکی ام سلمہ بنت ابی امیہ پس زخمی ہوئے یہ احد مین کہ لگا
وہ زخم اونکے بازو پر پھر لوٹ آئے یہ اپنے گھر کی طرف اور سنا انھون نے کہ آنحضرت تشریف لے گئے حمراء الاسد کو تو چڑھے یہ حمار پر اور نکلے دیکھتے ہوئے
آنحضرت کو اطراف و جوانب مین یہان تک کہ ملے آنحضرت سے کہ اوترے تھے آپ عقبہ سے جو ایک مقام ہے مدینے مین نزدیک قبا کے عقیق مین سو گئے
ابو سلمہ ساتھ آنحضرت کے حمراء الاسد کو پھر جب لوٹے آنحضرت وہان سے طرف مدینہ منورہ کے پھرے ابو سلمہ ساتھ مسلمانون کے اور لوٹے عقبہ کی
راہ سے اور ٹھہرے ابو سلمہ عقبہ مین ایک مہینا کہ علاج کرتے تھے اپنے زخمون کا یہان تک کہ دیکھا ابو سلمہ نے کہ اچھا ہوگیا اور پھر گیا ہے زخم اور سے
اس طرح کہ نہین معلوم ہوتا تھا پھر جب دیکھا ہلال محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے تو بلایا آنحضرت نے ابو سلمہ کو اور فرمایا جا تو ہمراہ اس لشکر کے کہ امیر کرتا
ہون مین تجھکو امیر اور علم باندھا واسطے ابو سلمہ کے نشان پس فرمایا چلا جا یہان تک کہ پہونچے زمین بنی اسد مین اور شبخون مار اونپر پہلے اس سے کہ لاوین
وہ تجھپر لشکر اپنا اور وصیت فرمائی ابو سلمہ کو نیک بات تقوے کی اور بھلائی کی ساتھ ہمراہیون کے سو گئے ابو سلمہ ساتھ اس لشکر کے ڈیڑھ سو آدمی لیکر کہ
اونھین سے ابو سبرہ بن ابی رہم جو بھائی ابو سلمہ کا ماں کی طرف سے اور ماں انکی برہ بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری
اور بنی مخزوم سے معتب بن فضل بن حمراء خزاعی کہ تھا حلیفون سے درمیان اونکے اور ارقم بن ابی الارقم کہ خود اونہین سے تھا اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن جراح
اور سہیل بن بیضا اور انصار سے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر اور ابو نائلہ اور ابو عبس اور قتادہ بن نعمان اور نضر بن حارث ظفری اور ابو قتادہ اور ابو عیاش
زرقی اور عبد اللہ بن زید اور خبیب بن یساف تھے ساتھ اون لوگون کے کہ نہین ذکر کیے گئے واسطے ہمارے اور وہ چیز کہ برانگیختہ کیا اوسنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لشکر کشی پر یہ ہے کہ ایک مرد قوم طے سے آیا مدینے مین واسطے ملنے کو ایک عورت سے اپنی قرابت کی کہ نکاح مین تھی وہ عورت ایک صحابی کے
اور اوترا وہ شخص بیچ مکان خاوند اوس عورت کے پھر کہا اوسنے صحابی سے کہ وہ خاوند تھے اوسکی اوس کو خبر ہے عورت کے کہ طلیحہ اور سلمہ دونون بیٹے

خویلد کے چھوڑ آیا ہون مین اونکو کہ گئے ہین وہ اپنی قوم مین اور فرمان بردارون مین کہ بلاتے ہین وہ لوگ اون دونون کو طرف لڑائی کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور وہ چاہتے ہین کہ قریب آوین مدینے کے اور کہا ہی اونھون نے کہ چلتے ہین ہم طرف گھر آنحضرتؐ کے اور لوٹتے ہین اونکے اطراف کو
اور لیتے ہین ہم گرد و نواح اونکے سو تحقیق واسطے اونکے جانور ہین چرنے والے کہ چرینگے جوانب مدینے مین اور نکلینگے اوپر گھوڑون کی جو عمدہ ہین
اور چرائینگے اپنے جانورون کو پھر اگر ملے ہمکو لوٹ تو نہ ہاتھ آوینگے ہم اونکے اور اگر ملے ہم اونکے لشکر سے تو طیار ہی ساتھ ہمارے سامان جنگ کا
کہ ہین ہم گھوڑون پر اور نہین گھوڑے پاس اونکے اور ساتھ ہمارے بہتر اونٹ ہین مانند گھوڑون کے اور وہ لوگ مصیبت زدہ ہین کہ ڈال دیا ہی اونپر
قریش نے ایک حادثہ کہ وہ نہ آمادہ ہونگے کبھی اور نہ جمع ہوگا واسطے اونکے لشکر پھر کھڑا ہوا اونمین ایک مرد اونکا قیس بن حارث بن عمیر نام اور کہا اوسنے اے
قوم قسم خدا کی نہین یہ رائے میری اور نہین واسطے ہمارے ارادہ اونکے قتل کی اور نہین وہ لوٹ واسطے کسی لوٹنے والے کے تحقیق ملک ہمارا دور ہی مدینے سے
اور نہین جماعت ہماری برابر قریش کے کہ پھرے وہ بہت دنون قبائل عرب مین مدد مانگتے ہوئے اور واسطے اونکے تابع ہین بہت لوگ سو جمع کیا اونھون نے
سب کو اور لیے ہمراہ اونٹ اور گھوڑے اور ہتھیار اور سامان اور ہوئے وہ تین ہزار لڑنے والے سوا تابعدارون کے اور کمال کوشش تمھاری یہ کہ
جاؤ تم جمع ہوکر تین سو آدمی اگر چلین سب سو فریب کھاتے ہو تم اپنے نفسون پر اور نکلتے ہو اپنے شہرون سے اور نہین مین تخوف تمپر شکست سے پس
قریب تھا کہ شک مین ڈالے اونکو چلنے سے اور وہ ابھی اپنے ارادے پر ہین پھر لے گئے اوس شخص کو دو صحابی روبرو آنحضرتؐ کے پس بیان کی اوسنے
آنحضرتؐ سے وہی بات سو روانہ کیا آنحضرتؐ نے ابو سلمہ کو اور گئے ہمراہ اپنے یارون کے اور ساتھ گیا اونکے وہ مرد طائی راہ بتانے کو پھر جلدی کی
مسلمانون نے چلنے مین اور پھیرے گیا وہ شخص اونکو اصلی رستہ سے اور چلا راہ کی جو لڑائی مین اوپر اوپر لے گیا اونکو رات اور دن یہان تک کہ پہنچے
نزدیک قطن کے کہ ایک پانی ہی بنیون بنی اسد کے جمع تھا اوسپر لشکر اونکا اور پائے وہان جانور چرنے والے اونکے پھر لوٹ لائے اون جانورون کو
اور پکڑ لائے تین غلامون کو جو چرواہے اونکے تھے اور چھوڑ دیا باقی چرواہون کو سو گئے وہ اپنے لوگون مین اور بیان کیا اونسے حال اور ڈرایا
اونکو ابو سلمہ کے لشکر سے اور کہا اون چرواہون سے کہ بہت ہین وہ لوگ اسواسطے متفرق ہوگئی جماعت بنی اسد ہر طرف اور اوترے ابو سلمہ
پانی پر اور پایا اونکے لشکر کو متفرق پھر پھیلا دیے اپنے لوگ واسطے جستجو کرنے اونکے جانورون اور بکریون کے اور کیے اپنے لوگون کے تین فرقے
کہ رہا ایک فرقہ ساتھ اونکے اور بھیجے دو فرقے لوٹ کو دو طرف مختلف مین اور کہہ دیا اونکو کہ نہ دور جانا اونکے پیچھے مین اور یہ کہ نہ گذارنا رات مگر
پاس میرے اگر سلامت رہو اور کہا نہ جدا ہونا آپس سے اور کیا ہر ایک ٹکڑی پر امیر پس لوٹ آئے وہ لوگ طرف ابو سلمہ کے صحیح و سلامت
کہ لوٹ لائے تھے بہت اونٹ اور بکریون کو اور نہ ملے کسی سے ساتھ برائی کے پھر آئے ابو سلمہ ساتھ اوس سب مال کے طرف مدینہ منورہ کے
اور آیا اونکے ساتھ وہ شخص بنی طی کا بھی پھر جب چلے مسلمان ایک رات تو کہا ابو سلمہ نے کہ بانٹ لو حصہ اپنی غنیمت سے اور دین ابو سلمہ نے اوس طائی
غنیمت سے اوسکی پسند کی چیزین پھر نکالا حق صفی بہن واسطے آنحضرتؐ کے غلام کو پھر نکالا اوسمین پانچوان حصہ اور بانٹ دی باقی غنیمت اپنے ہمراہی
مسلمانون پر سو معلوم کر لیے لوگون نے حصے اپنے پھر پاس لائے اونکو یہان تک کہ پہنچے مدینے مین روایت ہی عمرو بن ابی سلمہ سے کہ زخمی کرنے والا
ابو سلمہ کا ابو اسامہ جشمی تھا کہ تیر مارا تھا اوسنے ابو سلمہ کے اعضا مین چوڑی بھال والا اونکے بازو مین سو علاج کرتے رہے ابو سلمہ اپنے زخم کا ایک مہینہ تک
یہان تک کہ اچھا دیکھا سب نے اونکو اور بھیجا اونکو آنحضرتؐ نے محرم مین چوتھے برس ہجرت سے طرف موضع قطن کے کہ غائب رہے کچھ اوپر دس دن
پھر جب آئے وہ مدینے مین تو پھوٹ نکلا زخم اونکا اور وفات ہوئی سنہ ۴ھ مین تاریخ جمادی الآخر کی اور غسل دیے گئے پانی سے یسیرہ کے جو کنوان ہی
بنی امیہ کا درمیان دو مینارون کے مین کے اور تھا نام اوس کنوئین کا جاہلیت مین عبیرہ پھر نام رکھا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یسیرہ اور لیجائے
گئے وہ بنی امیہ سے اور دفن کیے گئے مدینہ منورہ مین کہا عمرو بن ابی سلمہ نے اور عدت مین بیٹھی مان میری ام سلمہ یہان تک کہ گذرے چار مہینے دس دن
پھر نکاح کیا اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جمع ہوئے ساتھ اونکے اون راتون مین کہ باقی رہی تھین شوال سے پس تھین وہ

نکاح کا شوال میں اور زفاف ہوا اوسمیں تحقیق نکاح کیا تھا آنحضرت ﷺ نے اور جمع ہوئے تھے آپ شوال میں اور مرین یہ ام سلمہ ذی قعدہ سنہ اوسکے چوتھی
میں کہا عبد اللہ واقدی نے پھر بیان کیا مجھے عمر بن عثمان جحشی سے پس تصدیق کی اونھوں نے میری روایت کی اور کہا کیا نہیں نام لیا گیا آگے
تمہارے اوس شخص طائی کا کہا میں نے نہیں کہا عمر بن عثمان نے وہ طائی ولید بن زہیر بن طریف ہی چچا زینب طائیہ کا اور تھی یہ زینب نکاح میں طلیب
بن عمیر کے اور راوی تھا ولید طائی مکان میں طلیب کے پھر خبر دی اوس طائی نے طلیب کو تو لے گئے وہ اوسے طرف آنحضرت ﷺ کے اور بیان کیا اوس
طائی نے آنحضرت ﷺ سے قصہ بنی اسد اور اونکے ارادے کا کہ رکھتے تھے آنے کا مدینے میں پھر گیا وہ طائی ہمراہ مسلمانوں کے اوس قوم سے اور آگئے
مسلمان پاس اوس قوم کے درحالیکہ وہ غافل تھے بیچ اونٹوں اور بھیڑوں کے سو پایا اونھوں نے جماعت ابو سلمہ کو اور ڈرے اور لئے پھر آ [illegible]
ہوئے اور لپٹے یہانتک کہ زخمی ہوئے لوگ اونکے اور ہوگئے متفرق پھر چھاپا مارا طائیوں نے بعد اسکے بنی اسد پر اور زخمی ہوئے وہ اور
پکڑ لیے اونکے اونٹ اور بکریاں پھر نہ لڑے بنی اسد مسلمانوں سے یہانتک کہ داخل ہوا اسلام کہا واقدی نے اور کہتے ہیں اصحاب ہمارے
کہ ابو سلمہ شہید ہوئے اوسی سبب اوس زخم کے کہ لگا اونکے احد میں پھر پھوٹ نکلا اور یونہی ہی ابو خالد زرقی اہل عقبہ سے کہ لگا انکو ایک زخم یمامہ میں
پھر پھوٹ نکلا وہ زخم ابو خالد کا بعد صحت کے ایام خلافت حضرت عمر میں کہ وفات پائی ابو خالد نے اوس سے اور نماز پڑھی اوپر حضرت عمر رضی نے اور فرمایا
ابو خالد شہید ہے ہمارے ہیں کہا واقدی نے پھر بیان کی مجھے سب حدیث یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ سے کہا اونھوں نے بیان کیا مجھے
ایوب بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے کہ روانہ کیا آنحضرت ﷺ نے ابو سلمہ کو محرم میں شروع چونتیسویں مہینے کے ہمراہ ایک سو پچیس آدمیوں کے کہ انمیں
سے سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابو حذیفہ کے ہیں کہ چلتے رات میں اور چھپ رہتے دن میں یہانتک کہ اوترے قطن پر
پھر پایا اون لوگوں کو کہ جمع کیا تھا لشکر کو اور گھیر لیا اونکو ابو سلمہ نے ظلمت صبح میں اور وعظ و نصیحت کی اپنے لوگوں کو تقوے کی ساتھ خدا و رسول کے
اور رغبت دلائی جہاد کی اور برانگیختہ کیا اونکو جہاد پر اور کہدیا کہ پیچھا کیا کریں دشمنوں کا تلاش کرنے کو اور موافقت کرادی درمیان دو دو کے سو ہوشیار
ہوگئے مسلمان قبل اسکے حملے کے اور بعد درستی سامان کے صف باندھی واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا سعد بن ابی وقاص نے اور اونکے ایک شخص نے
پھر کاٹ ڈالا پاؤں اوسکا اور قتل کیا اوسکو اور حملہ کیا ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر پس مقابل ہوئے اور [illegible] مسعود ساتھ نیزے کے اور خون بہا مسلمان
نے [illegible] اور پھرے اونکے پھر گئے طرف سعد کے اور پکارا سعد نے کہ کیا انتظار کرتے ہو تم تو حملہ کیا اوپر ابو سلمہ نے اور شکست کھائی
مشرکوں نے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانوں نے لیکن متفرق ہوگئے وہ لوگ اور روک دیا ابو سلمہ نے مسلمانوں کو تلاش کرنے سے کفار کے پھر آئے اپنے مقام گاہ
اور لیا جو پایا کا جانا اسباب سے گلے والوں کے اور تھے اوس جگہ لڑکے بالے اونکے پھر لوٹے مسلمان طرف مدینے کے یہانتک کہ جب تھے پانی سے اوپر مسافت
ایک شب کے بھول گئے راہ اور جا پہنچے اونکے اونٹوں میں کہ تھے اوسمیں چرواہے اونکے سو ہانک لائے مسلمان اونکے اونٹوں کو سے چرواہوں کے اور ساتھ غنیمت
ہمراہ ایک شخص کو اونمیں ساتھ سات اونٹ مردوں کے ہی حارث بن فضیل سے کہ کہا سعد بن ابی وقاص نے جبکہ بھول گئے راہ تو اجرت دار لیا ہم نے ایک شخص عرب کا
راہ بتانے کو کہا اوسنے لے چلوں گا میں تمکو اوسکے جانوروں پر تو کیا مقرر کرتے ہو تم حصہ میرا کہا مسلمانوں نے دینگے ہم تجکو پانچواں حصہ اوسکا کہا
سعد بن ابی وقاص نے پھر لے گیا وہ ہمکو اوسکے جانوروں پر اور انجام کار لیا اوسنے پانچواں حصہ اپنا ٭٭

شروع قصہ غزوۂ بیر معونہ کا

واقع ہوا یہ غزوہ ماہ صفر میں چھتیسویں مہینے ہجرت سے مروی ہی ساتھ بہت روایتوں کے کہ کہا اونکے راویوں نے آیا عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء
ملاعب الاسنہ بنی جعفر بن [illegible] پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہدیہ دیا اوسنے آنحضرت ﷺ کو دو گھوڑے اور دو سانڈنیاں لیکن فرمایا آنحضرت ﷺ نے نہیں لیتا
میں ہدیہ مشرک کا اور پیش کیا آپ نے اوسپر اسلام لیکن نہ مسلمان ہوا وہ اور نہ دور جانا اوسکو بلکہ کہا یا محمد بیشک نیک اور اچھا دیکھتا ہوں میں اس امر کو کہ
[illegible] لوگ [illegible] ہیں اگر بھیجو آپ اپنے چند یاروں کو ساتھ میرے اہل نجد پر رکھتا ہوں میں امید کہ قبول کریں وہ دعوت آپکی اور [illegible] دین آپ کا

پھر اگر قبول کرین وہ دین آپ کا تو خوب غالب ہو جائیگا کام آپ کا فرمایا آنحضرتؐ نے خوف ہی مجکو اپنے یارون پر اہل نجد سے کہا عامر نے نہ خوف کریے اس کام کا
کہ پناہ دینے والا ہون مین آپ کے یارون کا اگر پیش آوے اونکے کوئی اہل نجد سے اور تھے انصار سے ستر مرد نوجوان کہ کہے جاتے تھے قرا جب شام ہوتی
تو آتے وہ سب ایک جانب مین مدینے کی اور پڑھتے رہتے قرآن اور نماز آپس مین پھر جب ساتھ ہوتا صبح کا تو جاتے میٹھے پانی پر اور جمع کرتے لکڑیان پھر
لے آتے طرف حجرون آنحضرتؐ کے اور گھر والے گمان کرتے اونکو کہ تھے یہ مسجد مین اور اہل مسجد گمان کرتے اونکو کہ تھے یہ گھر والون مین سو بھیجا ان لوگون کو
آنحضرتؐ نے اور شہید کیے گئے یہ بیر معونہ مین پھر بد دعا کی آنحضرتؐ نے اونکے قاتلون پر پندرہ راتین اور کہا ابو سعید خدری نے تھے وہ ستر مرد اور
بعض روایت مین ہے چالیس لیکن اکثر روایات صحیح والے اونکو چالیس کہتے ہین اور لکھدیا تھا اونکو آنحضرتؐ نے نامہ اپنا اور امیر کیا تھا اونپر منذر بن عمرو
ساعدی کو پھر روانہ ہوئے وہ یہان تک جب کہ پہونچے بیر معونہ پر کہ وہ ایک پانی ہے بنی سلیم کا اور ہے وہ بیچ زمین بنی عامر اور بنی سلیم کے کہ لقب تھا اون
دو شہر اوس سے روایت ہے عروہ سے کہ چلے منذر بن عمرو ساعدی ساتھ ایک امیر کے کہ تھا وہ بنی سلیم سے ملا البنا مم پھر جب اوترے مسلمان بیر معونہ
تو قیام کیا اکٹھا پاس اوس کنوئین کے اور چرنے چھوڑا اپنے جانورون کو اور بھیجا اونکے چرانے مین حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ ضمیری کو اور ساتھ
طرف حرام بن ملحان کے نامۂ مبارک آنحضرتؐ کا تاکہ لیجاوے طرف عامر بن طفیل کے بیچ لوگون بنی عامر کے سو جب پہونچا حرام بن ملحان طرف عامر بن طفیل
کے درمیان لوگون بنی عامر کے تو نہ پڑھا نامۂ مبارک کو اور کودا عامر بن طفیل حرام بن ملحان پر اور مار ڈالا اوسکو اور پکارا اپنے لوگون کو واسطے جمع ہونے
کے مدد پر لیکن انکار کیا اونھون نے اوسکی مدد کا اصحاب پر اور عامر بن مالک ابو براء گیا تھا طرف لوگون کے جانب نجد مین سو کہدیا واسطے اونکو کہ پہونچے
پناہ دی ہے آنحضرتؐ کے اصحاب کو اب نہ تعرض کرے اونسے کوئی تمھارا کہا اونھون نے نہین توڑتے ہم پناہ ابو براء کی اور انکار کیا عامر کے جانے کا ساتھ عامر
بن طفیل کے تو مدد چاہی عامر بن طفیل نے واسطے اپنے مسلمانون پر اور قبیلون سے مثل سلیم اور عصیہ اور رعل سے پھر گئے یہ قبیلے ہمراہ عامر بن طفیل
کے اصحاب پر اور سردار کیا اوسکو اپنا کہا عامر بن طفیل نے قسم اللہ کی نجا دونگا اس طرف کوئی اکیلا پھر پیروی کی اوسکی اوسکے لوگون نے یہانتک کہ
پایا مسلمانون کو کہ گھیرے ہوئے تھے ہمراہ اپنے امیر کے پھر ملا عامر بن طفیل مع اپنے لوگون کے مسلمانون سے درحالیکہ منذر اونمین تھے سو گھیر لیا کافرون
نے اہل اسلام کو اور غلبہ کیا اونپر اور لڑے مسلمان یہان تک کہ شہید ہوئے سب اصحاب آنحضرتؐ کے اور بیچ رہے منذر بن عمرو تو کہا کافرون نے منذر سے
کہ اگر چاہو تو امن دین ہم تمکو کہا منذر نے نہ دونگا مین تمھین اپنے آپ کو اپنے اختیار سے اور نہ منظور ہے مجکو امن تمھاری مگر یہان تک کہ پہونچون مین
جائے قتل پر حرام بن ملحان کی کہ بعد اسکے الگ ہو جائیگی مجھسے امن تمھاری سو امن دی کافرون نے منذر کو یہان تک کہ آئے یہ اوپر قتل حرام بن ملحان کے
پس بیزار ہوئے کفار اپنے امن دینے سے اور لڑے منذر سے یہان تک کہ شہید ہوئے منذر بھی اور یہی مراد ہے قول آنحضرتؐ سے کہ فرمایا اعنق
اعنق لیموت یعنی جلدی کی منذر نے واسطے مرنے کے اور رہ گئے تھے حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ اونھون کو پتا لگا دین اور نہ تحقیق کیا
اون دونون نے حاضر ہونا پرندہ جانورون کا اپنے لشکرگاہ مین تو لگے کہنے وہ دونون کہ مارے گئے قسم خدا کی یار ہمارے قسم خدا کی نہین مارا ہوگا
یارون کو مگر اہل نجد نے پھر گئے بلند زمین پر پس ناگاہ دیکھتے ہین کہ یار اونکے مقتول پڑے ہین اور ناگاہ گھوڑے سوارون کفار کے کھڑے ہین کہا
حارث بن صمہ نے عمرو بن امیہ سے کہ کیا مصلحت دیکھتے ہو کہا مصلحت دیکھتا ہون مین کہ جا ملین ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دار
کرین اونکو اس خبر سے کہا حارث نے کہ نہین ہون مین کہ پیچھے رہون اوس جگہ سے کہ مارے گئے اوسمین منذر پھر متوجہ ہوئے وہ دونون طرف کفار
اور لڑے قوم کفار سے پھر لڑا اونسے حارث یہان تک کہ مارا اوسنے کافرون مین سے دو آدمیون کو پھر پکڑ لیا حارث کو اور قید کیا اوسکو اور عمرو
بن امیہ کو اور کہا کافرون نے حارث سے کہ کیا چاہتا ہے تو کہ کرین ہم ساتھ تیرے تحقیق ہم نہین چاہتے ہین مارنا تیرا کہا حارث نے کہ پہونچاؤ مجکو
جگہ قتل منذر اور حرام کے پھر بری ہے تمسے ذمہ تمھارا کہا اونھون نے اچھا سو پہونچا دیا اونھون نے حارث کو پھر چھوڑ دیا اوسکو اور لڑا
حارث اونسے اور مار ڈالا حارث نے اون مین سے دو آدمیون کو یہان تک کہ مارا گیا حارث لیکن نہین مارا اوسکو یہان تک کہ دیکھے اور سمجھے

اور پہر ولیا اوسکو نیزون مین اور کہا عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے اور وہ مقید تہے اونکے ہاتہون مین اور نہین لڑے تہے کہ ماں میری کو ایک
بندہ آزاد کرنا ہی پس تو مرا اور آزاد ہی طرف سے میری ماں کے اور او کتر لیے بال عمرو بن امیہ کی پیشانی کے اور کہا عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے کیا پہچانتا ہی تو
اپنے اصحاب کو کہا عمرو بن امیہ نے ہان پہر پہرا ہوا عامر بن الطفیل اونمین اور شروع کیا کہ پوچہتا تہا ہر ایک اونکے نسبون کو کہا عامر نے کیا گم ہوا اونمین سے
کوئی کہا عمرو بن امیہ نے نہین پاتا ہون مین مولی ابی بکر کو کہ نام اوسکا عامر بن فہیرہ ہی کہا عامر نے عمرو سے کیسا تہا وہ تم مین کہا عمرو نے تہا وہ افضل ہم مین
اور اول اصحاب نبی ہمارے سے کہا عامر نے عمرو سے کیا نہ خبر سناؤن مین تجکو اوسکی اور اشارہ کیا طرف ایک مرد کے پہر کہا اسنے چہید اتہا اوسکو ساتہ نیزے
اپنے کے پہر نکال لیا نیزہ اپنے کو تو لے گیا ایک مرد اوسکو آسمان مین یہان تک کہ نہین دیکہتا تہا مین اوسکو کہا عمرو نے پس کہا مینے یہ حال عامر بن فہیرہ کا ہی
اور تہا وہ شخص کہ مارا تہا اوسنے عامر بن فہیرہ کو ایک مرد بنی کلاب سے کہ نام اوسکا جبار بن سلمی تہا ذکر کرتا تہا کہ مینے جب نیزہ مارا عامر بن فہیرہ کے تو سنا مینے عامر کو
کہ کہتا ہی فُزْتُ وَاللّٰہِ یعنی کامیاب ہوا مین اور پالیا مینے مطلب اپنا قسم اللہ کی کہا جبار نے پہر کہا مینے اپنے جی مین کیا مراد ہی اوسکی قول فزت سے
کہا جبار نے پہر آیا مین ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس اور خبر دی مینے اوسکو ساتہ اوس چیز کے کہ ہوا تہا اور پوچہا مینے ضحاک سے معنی عامر کے قول
فزت کے کہا ضحاک نے مراد عامر کی یہ تہی کہ لیا مینے بہشت کو قسم ہی اللہ کی کہا جبار نے اور عرض کیا ضحاک نے مجہپر اسلام کہا جبار نے پہر اسلام لایا مین اور
باعث ہوا مجکو طرف اسلام کے وہ حال کہ دیکہا مینے مارنے عامر بن فہیرہ سے کہ چلے گئے طرف آسمان کے کہا جبار نے اور خط لکہا ضحاک نے طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اسلام میرے کے اور ساتہ اوس حال کے کہ دیکہا تہا مینے مارنے عامر بن فہیرہ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق فرشتون نے چہپا لیا تہا جثہ اوسکے کو اور اوتارا گیا وہ علیین مین لیکن جب آئی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر بیر معونہ کی تو اکٹہا ہوئین
ایک رات مین مصیبت بیر معونہ والون کی اور مصیبت مرثد بن ابی مرثد کی اور روانگی محمد بن مسلمہ کی سو تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تہے یہ کام ہی
ابو براء کا تحقیق تہا مین اس کام سے ناخوش اور بددعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے قاتلون پر بعد رکوع نماز صبح کے اوس رات سے کہ
آئی تہی اونکے پاس خبر جب کہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ کہا اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلٍ
وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّةَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلَ وَالْقَارَةِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ
الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غِفَارُ
غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنی ای خدا مضر کو سخت پکڑ اپنی ای خدا لازم پکڑ بنی لحیان و رعل و ذکوان و عصیہ کو کہ انہون نے
اللہ کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی ای اللہ لازم پکڑ بنی لحیان و عضل و قارہ کو ای خدا نجات دے ولید بن ولید و سلمہ بن ہشام و عیاش بن ربیعہ اور کمزور مسلمانونکو
غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو سلامت رکہے پہر سجدہ کیا پس یہ دعا مانگی پندرہ دن تک آپ نے اور کہا بعض اہل سیر نے کہ دعا مانگی اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
چالیس دن یہان تک کہ اوتری یہ آیت لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ یعنی نہین ہی اختیار تیرے
اس کام مین سے کچہہ یا پہر آوے اوپر اونکے یا عذاب کرے اونکو سو وہ ظالم ہین اور تہے انس بن مالک کہتے تہے مارے گئے ستر آدمی انصار سے دن بیر معونہ کے
اور کہتے تہے ابو سعید خدری کہ مارے گئے ہین انصار سے کئی جگہ بیچ ہر ستر آدمی دن احد کے ستر اور دن بیر معونہ کے ستر اور دن یمامہ کے ستر اور دن جنگ موتہ کے
ستر اور نہین غمگین ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کسی قدر کہ غمگین ہوئے مقتولین بیر معونہ پر اور تہے انس کہتے تہے اوتارا ہی اللہ تعالی نے شان
مقتولین بیر معونہ مین قرآن کو کہ پڑہا ہم نے یہان تک کہ منسوخ ہوگیا اور وہ یہ آیتین تہین بلغوا قومنا انا لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ
کہا اہل سیر نے اور آیا ابو براء پہر تمام ہوا اور وہ بہت بڈہا تہا پس بہیجا اوسنے مقام بہت سے کہ جگہ پانی کی ہی دیار بنی کلاب مین اپنے بہتیجے لبید بن ربیعہ کو ساتہ ہدیہ
ہدیے گہوڑے کے لیکن پہیر دیا اور گہوڑے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اور فرمایا کہ نہین قبول کرتا ہون مین ہدیہ مشرک کا پہر کہا لبید نے نہین گمان
کیا تہا مین کہ کوئی اولاد مضر سے لوٹاوے ہدیہ ابی براء کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر قبول کرتا ہوتا مین ہدیہ کسی مشرک کا تو البتہ قبول کرتا مین ہدیہ ابی براء کا

کہا لبید نے تحقیق ابو برا نے بھیجا ہی اسلیے کہ دعا شفا کی چاہتا ہی آپ سے ایک بیماری کی کہ اوسکو ہی اور تھا اوسکے پیٹ میں ایک پھنسی جسکو دبیلہ کہتے ہیں پس لیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیلا زمین سے اور آب دہن ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ڈھیلے میں اور دم کیا اوسپر پھر دیا اوسکو اور فرمایا کہ گھول دے
تو اس ڈھیلے کو پانی میں پھر پلا تو یہ ڈھیلا ابو براء کو سو کیا یہ کام لبید بن ربیعہ نے اور اچھا ہو گیا ابو براء اور کہا بعض اہل سیر نے کہ تحقیق آنحضرت ﷺ نے بھیجی تھی
طرف اوسکے ایک کپی شہد کے اور وہ ہمیشہ چاٹتا تھا اوسکو یہان تک کہ اچھا ہو گیا اور تھا ابو براء اوس دن جاننے والا اپنی قوم میں اور ارادہ رکھتا تھا
زمین بلی کا کہ قبیلہ معروفہ ہی پھر گذرا عیص پر اور بھیجا اپنے بیٹے ربیعہ کو ساتھ لبید کے غلہ لیکر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ سے کہ
کیا کیا گیا ذمہ تیرے باپ کا عرض کی اوسنے کہ توڑا گیا وہ ساتھ مارنے تلوار اور چھید نے برچھے کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تان لیں یا
نکلا بیٹا ابی براء کا اور خبر سنائی اوسنے اپنے باپ کو اور گران آیا اوسکے باپ پر جو کچھ کہ کیا عامر بن الطفیل نے ساتھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
نہیں طاقت حرکت تھی اوسکو بسبب بڑھاپے اور ضعف کے پھر کہا ابو براء نے کہ عہد توڑا بھتیجے میرے نے بنی عامر میں سے اور کہا ابو براء یہان تک کہ
تھے بنو عامر اوپر ایک پانی کے پانیون بلی سے ہرم نام پھر سوار ہوا ربیعہ اپنے گھوڑے پر اور جا ملا عامر بن الطفیل سے در حالیکہ تھا وہ اپنی اونٹنی پر اور
چھیدا ربیعہ نے عامر بن الطفیل کو برچھی سے لیکن چوک گیا وار اوسکا اور شور کیا لوگون نے کہا عامر بن الطفیل نے کہ تحقیق برچھی اوسکے نے نہیں ضرر
پونہچایا مجکو اور کہا پورا ہو گیا ذمہ ابی براء کا اور کہا عامر بن الطفیل نے کہ تحقیق بخش دیا میں نے چچا اپنے سے اس فعل کو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
اَللّٰهُمَّ اهْدِ بَنِي عَامِرٍ وَاطْلُبْ خُفْرَتِي مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ ای خدا سیدھی راہ پر پونہچا بنی عامر کو اور ڈھونڈھ پناہ میری عامر بن الطفیل
سے اور متوجہ ہوا عمرو بن امیہ تاکہ آوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیادہ پا کہ پھرتا تھا چارون طرف پھر جب کہ تھا عمرو بن امیہ اعالی قناۃ میں کہ ایک وادی ہی
قریب مدینہ کے ملا دو مردون بنی کلاب سے کہ تحقیق تھے وہ دونون مرد کہ آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کپڑے دیے تھے رسول خدا نے
اون دونون کو اور واسطے اون دونون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امان تھی اور نہیں پہچانا تھا اوسکو عمرو بن امیہ نے پھر دوپہری میں ملایا
اون دونون کو اور جب سو گئے وہ دونون تو کود اوپر عمرو بن امیہ اور مار ڈالا اون دونون کو بعوض اوس چیز کے کہ پونہچی تھی بنو عامر اصحاب بیر معونہ سے
پھر آیا عمرو بن امیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپکو ساتھ مارے جانے اصحاب بیر معونہ کے پس فرمایا آپ نے تو اونمین سے ہی آور بعض
اہل سیر کہتے ہین کہ تحقیق سعد بن ابی وقاص لوٹے ساتھ عمرو بن امیہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بھیجا مین نے تجکو پھر کبھی مگر کہ لوٹ آیا تو طرف
میرے اپنے یارون مین سے اور بعض اہل سیر کہتے ہین کہ سعد بن ابی وقاص نتھے ساتھ اصحاب بیر معونہ کے اور نتھے اس سریہ مین مگر انصاری اور نہیں
ثابت ہی نزدیک ہمارے اور خبر دی عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اسکے ساتھ مار ڈالنے اون دو عامریون کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
برا ہی جو کیا تو نے مار ڈالا تو نے ایسے دو مردون کو کہ تھی اونکے لیے میری طرف سے امان او بجوار تاکہ جزا دون مین اونکو پھر لکھا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے عامر بن الطفیل نے اور بھیجا چند آدمیون کو اپنے یارون میں سے کہ خبر دے آپکو اسکی کہ ایک مرد نے تمہارے اصحاب مین سے مار ڈالا ہی دو مردون کو
ہمارے یارون مین سے اور حال یہ کہ واسطے اون دونون مردون کے آپکی طرف سے امان اور پناہ تھی پھر نکالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اون
دونون کی برابر دو مسلمانون کے اور بھیجا اوس دیت کو طرف بنی عامر کے مروی ہی عروہ سے کہ کہا عروہ نے حریص ہوئے مشرک لوگ ساتھ عروہ بن الصلت
کے کہ امن دین اوسکو لیکن انکار کیا عروہ بن الصلت نے اور تھا عروہ دوست عامر کا اور اوسکے اخلا مین سے باوجود اسکے کہ قوم اوسکی بنی سلیم کی تھی
لیکن انکار کیا اور کہا نہیں قبول کرتا ہون مین تم سے امان اور نہیں پھیرتا ہون مین اپنے نفس کو جگہ ڈالنے اپنے یارون کے سے اور کہا تھا اصحاب بیر معونہ نے
جبکہ گھیرے گئے وہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّبَلِّغُ رَسُوْلَكَ السَّلَامَ غَيْرَكَ فَاَقْرِأْ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ یعنی ای خدا
نہیں پاتے ہم سوا تیرے اوس شخص کو کہ پونہچا وے تیرے پیغمبر کو سلام سو پونہچا تو پیغمبر پر ہمارا سلام پس خبر دی
آنحضرت ﷺ کو جبریل علیہ السلام نے ساتھ اسکے ٭

ذکر اونکے نامون کا جو شہید ہوئے بیر معونہ مین قریش مین سے

بنی تیم سے عامر بن فہیرہ اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان حلیف بنی مخزوم کا اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا اور انصار مین منذر بن عمرو امیر قوم کا اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص اور بنی نجار سے حرام اور سلیمان دو بیٹے ملحان کے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد اور بنی عمرو بن مالک سے انس بن معاویہ اور ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو اور زخمی اوٹھالا یا گیا مقتولون مین سے کعب بن زید بن قیس کہ مارا گیا دن خندق کے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت کہ حلیف تھے عمرو بن عوف کے بنی سلیم سے اور نبیت سے مالک بن ثابت اور سفیان بن ثابت اور تمام وہ لوگ کہ شہید ہوئے اون لوگون مین سے کہ محفوظ ہین نام اونکے ستر مرد ہین اور کہا عبداللہ بن رواحہ نے اوس حال کو کہ رنج کرتا تھا نافع بن بدیل کا کہ سنا تھا اپنے یارون کو کہ پڑھتے تھے یہ اشعار

رَحِمَ اللّٰهُ نَافِعَ بْنَ بُدَيْلٍ — رَحْمَةَ الْمُبْتَغِي ثَوَابَ الْجِهَادِ
صَابِرٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ اِذَا مَا — اَكْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ

یعنی رحمت کرے اللہ نافع بن بدیل کو مانند رحمت طلب کرنے والے ثواب جہاد کے ثابت قدم رہنے والا سچے مقابلے والا اوس وقت کہ اکثر آدمی کہین کہنا راستی کا اور کہا انس بن عباس السلمی نے اور تھا ماموں اوسکا طعیمہ بن عدی اور تھی کنیت طعیمہ کی ابا الریان نکلا دن بیر معونہ کے کہ ورغلاتا تھا اپنی قوم کو چاہتا تھا بدلا اپنے بھتیجے کا یہانتک کہ مارا اوسنے نافع بن بدیل بن ورقا کو اور کہے یہ اشعار

تَرَكْتُ ابْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ ثَاوِيًا — بِمُعْتَرَكٍ تَسْفِي عَلَيْهِ الْاَعَاصِرُ
ذَكَرْتُ اَبَا الرَّيَّانِ لَمَّا عَرَفْتُهُ — وَاَيْقَنْتُ اَنِّي يَوْمَ ذٰلِكَ ثَائِرُ

یعنی چھوڑا مینے ابن ورقا خزاعی کو پڑے رہنے والا بیچ معرکے کے کہ اوڑاتی تھی اوسپر ہوائین یاد کیا مینے ابو الریان کو جب کہ پہچانا مینے اوسکو اور یقین کیا مینے کہ تحقیق مین اوس روز بدلا لینے والا ہون اور کہا حسان بن ثابت نے اوس حال مین کہ مرثیہ پڑھتا تھا منذر بن عمرو کا مرثیہ

صَلَّى الْاِلٰهُ عَلَى ابْنِ عَمْرٍو اِنَّهُ — صَدَقَ اللِّقَاءَ وَصِدْقُ ذٰلِكَ اَوْفَقُ
قَالُوْا لَهُ اَمْرَيْنِ فَاخْتَرْ فِيْهِمَا — فَاخْتَارَ فِي الرَّأْيِ الَّذِي هُوَ اَرْفَقُ

یعنی رحمت کرے اللہ اوپر ابن عمرو کے تحقیق اوسنے سچا مقابلہ کیا اور سچ اوسکا درست زیادہ ہے اچھی طرح لوگون نے اوسکے لیے کہین دو باتین کہ اختیار کر ان دونون مین سے ایک اختیار کیا اوسنے اوس امر کو کہ وہ راست زیادہ تھی کہا واقدی نے کہ پڑھا تھا یہ اشعار ابن عمرو نے ایک قصیدہ حسان کا جسکا سر [illegible]

غزوة الرجيع واقع ہوا ماہ صفر سنہ چار ہجری مین

کہا عروہ نے کہ بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب رجیع کو جاسوس طرف مکے کے تاکہ خبر دین آپکو خبر قریش کی لیکن چلے اصحاب رجیع اور تھی زمین بیچ بیان نام کی کہ تھی رجیع مین اپس مائل ہوئے واسطے اونکے بنو لحیان کہا ہے راویون نے جب کہ قتل کیا گیا سفیان بن خالد بن نبیح ہذلی تو چلے بنو لحیان طرف عضل اور قارہ کے اور مقرر کیے بنو لحیان نے واسطے عضل اور قارہ کے اونٹ اسلیے کہ جائین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کلام کرین آپ سے کہ بھیجین آپ طرف ہمارے چند آدمیون کو اپنے اصحاب سے جو دعوت کرین ہمکو طرف اسلام کے پس مار ڈالین ہم اونکو کہ مارا ہے اونھون نے ہمارے صاحب سفیان بن خالد کو اور لیجائین ہم ہاتھون کو طرف قریش کے مکے مین پھر لین ہم قریش سے قیمت اونکی اسلیے کہ قریش کو نہین ہے کچھ اونکو محبوب تر اس سے کہ لایا جاوے اونکے پاس کوئی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مثلہ کرین وہ اوسکو اور قتل کرین وہ اوسکو بعوض اون لوگون کے کہ مارے گئے ہین اوسکے ہاتھ سے بدر مین پس آئے سات آدمی عضل اور قارہ سے طرف مدینہ کے اوس حال مین کہ اقرار کرنے والے تھے ساتھ اسلام کے اور کہا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ہم مین اسلام آشکارا ہونے والا ہے بھیجیے ساتھ ہمارے چند آدمیون کو اپنے اصحاب سے کہ پڑھاوین ہمکو قرآن

اور سکھلاوین ہمکو اسلام مین پھر بھیجا ساتھ اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آدمیون کو مرثد بن ابی مرثد الغنوی اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر اور اوسکے بھائی کو مان کی طرف سے کہ وہ معتب بن عبید حلیف بنی ظفر ہی اور خبیب بن عدی کو بنی حارث بن الخزرج سے اور زید بن الدثنہ کو بنی بیاضہ سے ہے اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو اور کہا جاتا ہی کہ تھے دس آدمی اور امیر اونکا مرثد بن ابی مرثد تھا اور کہا جاتا ہی کہ امیر اونکا عاصم بن ثابت بن الاقلح تھا پھر نکلے یہان تک کہ جب تھے پانی پر ہذیل کے کہ کہا جاتا ہی اوسکو رجیع قریب ہدہ کے نکلے وہ چند آدمی عضل اور قارہ کے اور آواز دی اونھون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے اون یارون کو کہ بھیجا تھا اونکو بنو لحیان نے لیکن نہ گھبرائے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ اوس قوم کے سو تیر انداز تھے اور ہاتھون مین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تلوارین تھین پھر میان سے نکال لیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوارون کو پھر کھڑے ہو گئے کہا کافرون نے نہین چاہتے ہین ہم لڑنا تمسے اور نہین چاہتے ہین ہم مگر یہ کہ لین ہم بعوض تمھارے اہل مکہ سے قیمت کو اور کہا تمھارے لیے ہی عہد اللہ کا اور پیمان اوسکا کہ نہین قتل کرینگے ہم تمکو لیکن خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ اور عبد اللہ بن طارق کو سو قید کر لیا اونھون نے انکو اور کہا خبیب نے کہ تحقیق واسطے میرے نزدیک قوم کے ہاتھ اور ذمہ ہی اور لیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن البکیر اور معتب بن عبید انکار کیا اونھون نے یہ کہ قبول کرین اونکی پناہ کو اور امان کو اور کہا عاصم بن ثابت نے کہ بیشک میرے نذر کی ہی کہ نہ قبول کرونگا مین مشرک کی جوار اور پناہ کو کبھی پھر شروع کیا عاصم نے کہ لڑتا تھا کافرون سے اور رجز کہتا تھا اور کہتا تھا یہ اشعار اللہ

ما علتی وانا جلد نابل	النبل والقوس لها بلابل
تزل عن صفحتها المعابل	الموت حق والحیوۃ باطل
وکل ما حم الالہ نازل	بالمرء والمرء الیہ آئل

ان لم اقاتلکم فامی ہابل

یعنی کیا ہی علت میری اور مین پہلوان تیر مارنیوالا ہون تیر و کمان واسطے اوسکے بلبلاہین ہین کہ لغزش کھاتے ہین صفحے اوسکے سے تیر چوڑے پیکان والے موت حق ہی اور زندگی باطل ہی اور ہر چیز کہ قضا کی اللہ تعالی نے نازل ہونیوالی ہی ساتھ مرد کے اور مرد طرف اوسکے رجوع کرنیوالا ہی اگر نہ قتل کرون مین تمکو تو ماں میری بے فرزند ہو کہا واقدی رحمہ اللہ نے نہین پایا مینے کسیکو اپنے یارون مین سے کہ دفع کیا ہو تیر اور کہا راوی نے پھر مارا عاصم نے کافرون کو ساتھ تیر کے یہان تک کہ ہوچکے تیر عاصم کے پھر چھیدا عاصم نے کافرون کو ساتھ نیزے کے یہان تک کہ ٹوٹ گیا نیزہ اوسکا اور باقی رہگئی تلوار تو کہا عاصم نے اللہم انی حمیت دینک اول نہاری فاحم لی لحمی آخرہ یعنی الہی بیشک مین نے حمایت کی تیرے دین کی اول روز مین سو حمایت کر میرے گوشت کی آخر روز مین اور تھے کافر کہ ننگا کرتے تھے مرد اوس شخص کو کہ مارا جاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا راوی نے پھر توڑ ڈالا عاصم نے میان تلوار اپنی کا پھر مقابلہ کیا یہان تک کہ مارا گیا اور تحقیق زخمی کیا دو مردون کو اور مار ڈالا ایک مرد کو اور کہا عاصم نے اوس حال مین کہ لڑتا تھا اور مقابلہ کرتا تھا

انا ابو سلیمان ومثلی راما	ورثت مجدا معشرا کراما

اصیب مرثد وخالد قیاما

یعنی مین ابو سلیمان ہون اور مانند میرے قصد کرتے ہین وارث ہوا مین عزت کا کہ وہ بزرگ ہے اور ارادہ راست کیے گئے مرثد و خالد کھڑے ہونے کی راہ سے پھر چھیدا کافرون نے عاصم مین تیرون کو یہان تک کہ مار ڈالا اوسکو اور تھی سلافہ بیٹی سعد بن شہید کی کہ تحقیق مارا گیا تھا شوہر اوسکا اور چار بیٹے اور تحقیق تھے عاصم کہ قتل کیا تھا اونھون نے اون چارون سے دو کو حارث اور مسافع کو سو نذر مانی تھی سلافہ نے کہ اگر قادر کیا مجکو اللہ نے عاصم پر تو پیونگی اوسکے سر کی کھوپری مین شراب کو اور روونگی مین اوس شخص کو کہ لاویگا سر عاصم کا سو اونسیان تحقیق جا ...

اوسکو عرب اور جانتے تھے اسکو مونہ بیان سو ارادہ کیا مشرکون نے کہ کاٹ لین عاصم کے سر کو تا کہ لیجائین اوسکو طرف سلافہ بنت سعد کے تا کہ لیوین اوس سے
سو اوٹھیان پس بھیجین اللہ نے اوسپر بڑی مکھیان شہد کی یا بھڑین سو بچایا اون مکھیون نے عاصم کو اور نہ قریب آیا اوسکے کوئی نگہبہ کہ نوچ کہایا اون
مکھیون نے مونہہ اوسکا اور آیا اون مکھیون سے بہت کچھ کہ نہ طاقت ہوئی کسیکو پہونچنے کی پاس عاصم کے تو کافرون نے چھوڑ دیا اوسکو رات تک
تحقیق جب آویگی رات جاتی رہینگی اوس سے مکھیان سو جب آئی رات بھیجا اللہ نے اوسپر سیلاب کو اور تھے ہم کہ نہین سمجھتے تھے آسمان مین ابر کسی طرف مین
طرفون آسمان سے پھر اوٹھا لیا سیلاب نے اوسکو اور لے گیا اور نہ پہونچے کافر طرف عاصم کے کہا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اوس حال مین کہ وہ ذکر کرتے تھے
عاصم کا اور تھا عاصم کہ نذر کی تھی اوسنے یہ کہ نہ چھوے مشرک کو اور نہ چھووے اوسکو مشرک بسبب اسکے کہ عاصم نجس جانتا تھا مشرک کو کہا عمر نے کہ بیشک
اللہ حفاظت کرتا ہے مسلمانون کی اور بچایا اللہ نے اوسکو اس سے کہ چھوئین مشرک اوسکو بعد وفات اوسکی کے جیسا کہ بچاتا تھا وہ اپنی زندگی مین اور اوترا [illegible]
بن حبیب یہان تک کہ مارا اوسین پھر سو پہنچ گئے وہ لوگ طرف اوسکے اور مار ڈالا اوسکو اور لیچلے خبیب اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو یہان تک کہ جب پہنچے
مر الظہران مین اور تینون صحابی پکڑے ہوئے تھے ساتھ رسیون کمانون کے کہا عبد اللہ بن طارق نے کہ یہ پہلی عہد شکنی ہے قسم اللہ کی کہ نہ ساتھ چلونگا مین
تمہارے واسطے میرے ان مقتولون مین اقتدا اور پیروی ہے پس زور کیا اوس سے لیکن نہ مانا عبد اللہ بن طارق نے اور نکال لیا ہاتھ اپنا اوس رسی سے
کہ باندھا تھا ساتھ اوسکے اوسکو پھر لیا اپنی تلوار کو اور الگ ہوگئے کافر اوس سے پھر شروع کیا اوسنے کہ دوڑتا تھا اونپر اور الگ ہو جاتے تھے اوس سے
پھر مارا اون کافرون نے اوسکو ساتھ پتھرون کے یہان تک کہ مار ڈالا اوسکو اور قبر اوسکی مر الظہران مین ہے اور لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ کو
یہان تک کہ لائے اون دونون کو مکے مین پس لیکن پھر خبیب سو خریدا اوسکو حجیر بن ابی اہاب نے اسی مثقال سونے کو اور کہا جاتا ہے کہ خریدا اوسکو بعوض
پچاس اونٹ کے اور کہا جاتا ہے کہ خریدا اوسکو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹے نے بعوض سو اونٹ کے اور تھا حجیر سوا اسکے نہین کہ خریدا تھا اوسنے
اپنے بھتیجے عقبہ بن حارث بن عامر کے لیے تا کہ مار ڈالے وہ خبیب کو بعوض اپنے باپ کے کہ مارا گیا تھا دن بدر کے اور لیکن زید بن الدثنہ سو خریدا اوسکو
صفوان بن امیہ نے بعوض پچاس اونٹ کے پھر مار ڈالا اوسکو بعوض اپنے باپ کے اور کہا جاتا ہے کہ شریک ہوئے تھے اوسمین چند آدمی قریش مین سے اور
لائے گئے تھے خبیب اور زید بن الدثنہ دونون مہینے ذیقعدہ مین پس قید کر رکھا تھا حجیر نے خبیب بن عدی کو گھر مین ایک عورت کے کہ نام اوسکا ماویہ تھا وہ
لونڈی آزاد تھی واسطے بنی عبد مناف کے اور قید کر رکھا تھا صفوان بن امیہ نے زید بن الدثنہ کو پاس آدمیون کے بنی جمح مین سے اور بعض اہل سیر کہتے ہین
کہ قید کر رکھا تھا اوسکو پاس اپنے غلام نسطاس کے اور تھی ماویہ کہ اسلام لائی تھی پیچھے اسکے اور خوب ہوا اسلام اوسکا اور تھی کہ کہتی تھی قسم اللہ کی نہین دیکھا مینے کسی کو بہتر خبیب سے قسم اللہ کی
تحقیق دیکھتی تھی مین خبیب پر دروازے کی دراڑ سے اور وہ والد لوہے کی زنجیرون مین تھا اور نہین جانتی تھی مین زمین مین ایک دانہ انگور کا کہ کہایا جاوے حال انکہ اوسکے ہاتھ مین خوشہ
انگور کا ہوتا تھا برابر مانند سر آدمی کہ کہاتا تھا انگور سے اور نہ تھا وہ مگر رزق پہونچاتا تھا اوسکو اللہ اور تھا خبیب کہ پڑھتا تھا قرآن کو آخر رات مین پس تھا وہ [illegible] سنتی تھین
اوسکو عورتین اور روتی تھین اور مہربانی کرتی تھین خبیب پر کہا ماویہ نے کہا مینے اوس سے کہ اے خبیب آیا واسطے تیرے کچھ حاجت ہے کہا خبیب نے کہ نہین مگر
کہ دے تو مجکو میٹھا پانی اور نہ کھلاوے تو مجکو وہ چیز کہ ذبح کی گئی ہو واسطے بتون کے اور خبر دے تو مجکو جب کہ ارادہ کرین لوگ مار ڈالنے میرے کا
کہا ماویہ نے اور جب نکل گئے مہینے حرام کے اور قصد کیا لوگون نے اوپر مارنے اوسکے کے تو خبر دی مینے اوسکو پس قسم اللہ کی نہین دیکھا مینے اوسکو کہ پرواہ کی ہو
بسبب اوسکے اور کہا اوسنے کہ بھیج دے واسطے میرے استرا کہ بال مونڈون مین ساتھ اوسکے کہا ماویہ نے پھر بھیجا مینے طرف اوسکے استرا ساتھ بیٹے اپنے ابی حسین
کے پھر جب پھری پیٹھ بیٹے میرے لڑکے نے اور چلا گیا کہا مینے پا لیوے گا آدمی اپنا بدلا قسم اللہ کی مرد بدلا لیگا اس لڑکے سے کیا کیا مینے کہ بھیجا مینے اس لڑکے کو ساتھ اس
استرے کے مار ڈالیگا خبیب اس لڑکے کو اور کہیگا کہ مرد بعوض مرد کے ہے پھر جب کہ لایا اوسکے پاس بیٹا میرا اوس استرے کو لے لیا خبیب نے اوس
[illegible] قسم مجکو [illegible] تحقیق تو البتہ ڈری ہو کہ [illegible] ہان تیری [illegible] عہد شکنی میری سے [illegible]
[illegible]

ساتھ امان چاہنے کے اور دیا پیسہ تجکو بیچا تیرے پر خیال کیا ہوا نہیں دیا پیسہ تجکو تاکہ مار ڈالے تو بیچا پیسے بیٹے کو کہا خبیب نے نہیں ہوں میں کہ مار ڈالوں میں اوسکو
اور نہیں حلال جانتے ہیں ہم ایسی اس عہد شکنی کو پھر خبر دی بیٹے خبیب کو کہ تحقیق وہ نکالے جاوینگے اور مار ڈالینگے وہ تجکو صبح کو کہا راوی نے اور نکالا
اوسکو جکڑا ہوا لوہے میں تاکہ لیجائیں اوسکو وہ تنعیم تک اور نکلیں ساتھ اوسکے عورتیں اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے اور نہ پیچھے رہا کوئی مگر
یا موتور تھا یعنی وہ شخص کہ مارا گیا تھا کوئی آدمی اوسکا اور نہ پایا تھا اوسنے بدلا اوسکا انتہی پس وہ چاہتا تھا کہ خوش دل ہو اور تشفی حاصل کرے
ساتھ دیکھنے کے خون بہا اپنے سے یا غیر موتور تھا سو وہ مخالف تھا اسلام و اہل اسلام کے پھر جب لے پہنچے اوسکو تنعیم تک اوس حال میں کہ ساتھ اوسکے
زید بن الدثنہ تھا تو حکم دیا تھا کافروں نے ساتھ ایک لکڑی لمبی کے تاکہ گاڑی جائے واسطے سولی دینے خبیب کے پس گڑھا کھودا واسطے گاڑنے اوس لکڑی
کے اور جب پہنچے خبیب لکڑی تک کہا خبیب نے کیا تم مجکو چھوڑتے ہو واسطے اسکے کہ نماز پڑھلوں میں دو رکعت کہا کافروں نے اچھا پھر ادا کیں دو رکعتیں کہ پورا کیا
اون دونوں کو بدون تطویل قرات کے اون دونوں میں کہا ابو عمر رحمہ نے کہ اول جسنے سنت نکالی ہو دو رکعتوں کی نزدیک قتل کے اور رواج دیا ہی اوسکو خبیب ہے
کہا راوی نے پھر کہا خبیب نے قسم اللہ کی اگر نہ ہوتی یہ بات کہ گمان کروگے تم کہ خبیب بے صبری کی مرنے سے تو البتہ بہت چاہتا میں نماز سے پھر کہا
اور دعا کی کہ خداوندا گن رکھ تو انکی گنتی کو اور مار انکو متفرق اور نہ چھوڑ انمیں سے کسی کو کہا معاویہ بن ابی سفیان نے کہ البتہ حاضر تھا میں وقت دعا کرنے خبیب کے
اور تحقیق پایا میں نے اپنے آپ کو اوس حال میں کہ میرا باپ ابو سفیان البتہ لٹاتا تھا مجکو طرف زمین کے بسبب خوف کے دعاء خبیب سے اور البتہ کھینچا مجکو
اوس دن ابو سفیان نے ایسا کھینچا کہ گرا میں اوپر ٹھڈی سرین کے اور ہمیشہ رہا میں کہ درد کھینچتا تھا میں اوس گرجانے سے ایک زمانے تک اور کہا حویطب
بن عبد العزی نے البتہ پایا میں نے اپنے آپ کو کہ ڈالتا تھا میں انگلی کو اپنے کان میں اور دوڑتا تھا میں بھاگ کے بسبب اس خوف کے کہ سنوں میں دعا
خبیب کو روایت ہی حمیدی نے کہ تحقیق دیکھا میں نے اپنے آپ کو اوسدن کہ چھپاتا تھا میں ساتھ درختوں کے بسبب خوف اس بات کے کہ مطلع ہو جاؤں میں
دعاء خبیب سے اور کہا حارث بن برصا نے قسم خدا کی نہ گمان کیا میں نے کہ چھوڑیگی انمیں سے دعا خبیب کی کسیکو کہا عثمان بن محمد اخنسی نے کہ عامل کیا
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حذیم الجمحی کو حمص پر اور تھی سعید کو پہونچتی تھی ایک غشی اوس حال میں کہ وہ درمیان یاروں اپنے کے ہوتے تھے
پس ذکر کیا گیا یہ عمر بن الخطاب سے تو پوچھا عمر ابن الخطاب رض نے سعید سے ایک مرتبہ آنے میں کہ آئے تھے سعید حضرت عمر کے پاس حمص سے کہا حضرت امیر المؤمنین نے کیا ہی
کیا ہے وہ جو پہونچتا ہے تجکو قصہ تیرا کیا ساتھ تیرے ہی جن ہو کہا سعید نے نہیں قسم اللہ کی اے امیر المؤمنین لیکن میں تھا اون لوگوں میں کہ حاضر تھے ساتھ خبیب کے
اوس وقت کہ قتل کیا گیا تھا خبیب اور سنا تھا میں نے دعاء خبیب کو سو قسم ہے اللہ کی نہیں گذرتی ہے وہ دعا میرے دل پر اوس حال میں کہ میں مجلس میں ہوتا ہوں
مگر یہ کہ غشی کی جاتی ہے مجپر کہا عثمان بن محمد نے پس زیادہ کیا اوس غشی نے عثمان کو نزدیک حضرت عمر کے بھلائی کو اور کہا ہی نوفل بن معاویہ دیلمی
نے کہ حاضر تھا میں اوس دن دعاء خبیب میں اور نہیں تھا میں گمان کرتا کہ کوئی اون لوگوں سے کہ حاضر تھے پاس خبیب کے چھوٹے دعا اوسکی سے اور البتہ
تھا میں کھڑا پس جھک گیا میں طرف زمین کے بسبب خوف دعاء خبیب کے اور البتہ تھے قریش ایک مہینا یا زیادہ اوس سال میں کہ نہ تھی واسطے اونکے کوئی بات
اونکی مجلسوں میں مگر دعا خبیب کی کہا راویوں نے پھر جب نماز پڑھ چکا خبیب دو رکعت اپنے کو اونپر اوسکی طرف لکڑی کے پھر منہ کیا اوسکا طرف مدینہ کے
اور جکڑ دیا اوسکو رسے سے پھر کہا کہ پھر جا تو اسلام سے چھوڑ دینگے راہ تیری کہا خبیب نے قسم اللہ کی نہیں دوست رکھتا ہوں کہ میں پھر جاؤں اسلام
اگرچہ ہو واسطے میرے جو کچھ کہ بیچ زمین میں ہے سب کہا کافروں نے کیا چاہتا ہے تو کہ ہو تیری جگہ میں محمد ہوں اور تو بیٹھا ہو اپنے گھر میں کہا خبیب نے قسم اللہ کی
نہیں چاہتا ہوں میں کہ چبھو جائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی کانٹا اوس حال میں کہ میں بیٹھا ہوں اپنے گھر میں پھر شروع کیا کافروں نے کہ کہتے تھے
پھر جا تو اسلام سے اے خبیب اور کہتا تھا خبیب کہ نہ پھر جاؤنگا میں اسلام سے کبھی کہا کافروں نے کہ آگاہ ہو قسم ہے لات اور عزی کی اگر نہ کریگا تو ایسا بات
تو البتہ مار ڈالینگے ہم تجکو کہا خبیب نے کہ مارا جانا میرا خدا کی راہ میں البتہ قلیل اور تھوڑا ہے پھر جب کھڑا کیا خبیب کو کافروں نے اور متفق کردیا منہ اوسکا جس طرف
سے کہ آیا تھا کہا خبیب نے لیکن پھیرنا تمہارا میرے منہ کو قبلے سے پس تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے جس طرف کہ منہ پھیرو تم اوس جگہ ذات اللہ کی ہے

اور دعا کی خبیب نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَا اَرٰی اِلَّا وَجْہَ عَدُوٍّ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ ھٰھُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَکَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْہُ
اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنی ای خدا نہین دیکھتا ہون مین کسیکو سوا دشمنون کے ای اللہ یہان کوئی نہین جو پہونچاوے تیرے رسول کو میرا سلام
سو پہونچا تو اونکو میرا سلام کہا واقدی نے حدیث کی اور بیان کیا مجسے اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تھے
بیٹھے ساتھ یارون اپنے کے کہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہوشی نے جیسے کہ تھی بیہوشی کہ لیتی تھی آپکو جب اوتاری جاتی تھی آپ پر وحی کہا زید نے
پھر سنا ہمنے آپکو کہ فرماتے تھے وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جبرئیل ہین پہونچاتے ہین مجھکو خبیب کی طرف
سے سلام کہا راوی نے پھر بلایا کافرون نے لڑکون کو اون لڑکون سے کہ جو مارے گئے ہین بدر مین اور پایا اونکو چالیس لڑکے پھر دیا اونھون نے ہر لڑکے کو
ایک برچھا اور کہا اونھون نے یہ وہی ہے کہ قتل کیا ہے اوسنے تمہارے باپون کو پھر چھیدا اون لڑکون نے خبیب کو ساتھ نیزون اپنے کے چھیدنا ہلکا تو پھر گیا
خبیب لکڑی پر اور اولٹ گیا پس ہو گیا منہ اوسکا طرف کعبہ کے اور کہا خبیب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ وَجْھِیْ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ الَّتِیْ رَضِیَ
لِنَفْسِہٖ وَلِنَبِیِّہٖ وَالْمُؤْمِنِیْنَ سب تعریف اللہ کو ہے کہ کیا اوسنے منہ میرا قبلہ کی طرف کہ پسند کیا اوسکو واسطے اپنے اور پیغمبر اور مومنین کے
اور تھے وہ لوگ کہ جمع ہوئے اور معین ہوئے اوپر قتل خبیب کے عکرمہ بن ابی جہل اور سعید بن عبد اللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم
بن امیہ بن اوقص السلمی اور تھا عقبہ بن الحارث بن عامر اون لوگون سے کہ حاضر ہوئے اور تھا عقبہ کہ کہتا تھا قسم اللہ کی نہین میںنے قتل کیا ہے خبیب کو
تحقیق تھا مین اوسدن لڑکا چھوٹا ولیکن ایک مرد تھے بنی عبد الدار سے کہ نام اوسکا ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا پکڑا تھا ہاتھ میرا اور رکھا تھا ہاتھ میرے کو
ساتھ ہاتھ اپنے کے یہان تک کہ مارڈالا خبیب کو پھر جب چھیدا اوسکو ساتھ برچھے کے گھس گئے برچھے اور نا بدیدہ ہو گئے پس چلائے کہ یا ابا سروعہ برا چھیدا
اوسکو ابو میسرہ نے پس چھیدا اوسکو ابو سروعہ نے یہان تک کہ نکال دیا برچھے کو اوسکی پیٹھ سے اور ڈھیل کی ایک ساعت اور حال یہ ہے کہ توحید بیان کرتا تھا
اللہ کی اور شہادت دیتا تھا اسکی کہ محمد رسول اللہ ہین اور تھا اخنس بن شریق اگر چھوڑتا ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی حال مین تو البتہ چھوڑتا اوسکو اس حال مین
نہین دیکھا ہمنے کسی مولود اور جننے ہوئے کو کہ محبت رکھتا ہو ساتھ بچہ اپنے کے اوس قدر کہ محبت رکھتے ہین اصحاب محمد کے ساتھ محمد کے کہا راوی اور ان
اور تھے زید بن الدثنہ نزدیک صفوان بن امیہ کے قیدی لوہے مین اور تھا زید بن الدثنہ نفلین پڑھتا تھا راتمین اور روزے رکھتا تھا دن مین اور نہین کھاتا تھا
اوس چیز سے کہ دیا جاتا تھا اوسکو ذبیحہ سے پس گران آیا یہ صفوان پر اور تھے کنارہ کرتا تھا اونھون نے قید ابن الدثنہ کو پھر بھیجا ایک کو طرف اوسکے تو صفوان نے
کہ کیا چیز کھاتا ہے تو کہا اوسنے کہ نہین کھاتا ہون مین کھانا اون جانورون سے کہ ذبح کیے گئے ہین واسطے غیر اللہ کے ولیکن پیتا ہون مین دودھ کو اور تھا
زید بن الدثنہ کہ روزے رکھتا تھا سو حکم کیا اوسکے لیے صفوان نے ایک بڑے قدح کا دودھ کے نزدیک افطار کرنے اوسکے کے اور پیتے اوس سے
یہان تک کہ ہو جاتے تھے مانند اوسکے اگلے دنون مین پھر جب نکالا گیا وہ اور خبیب ایک دن مین ملے وہ دونون اور ساتھ ہر ایک کے اون دونون سے جماعتین تھین اور دیکھی
پس لپٹ گیا ہر واحد اون دونون مین سے صاحب اپنے کو اور وصیت کی ہر ایک نے اون دونون سے صاحب اپنے کو ساتھ صبر کرنے کے اوس چیز کی کہ پہونچے
اونکو پھر الگ ہو گئے وہ دونون اور تھا وہ شخص کہ ولی ہوا تھا قتل زید کا نسطاس غلام صفوان کا کہ گیا اوسکو طرف تنعیم کے اور بلند کی
اوسکے لیے ایک سولی کہا زید بن الدثنہ نے کہ نماز پڑھلون مین دو رکعت پس نماز پڑھی دو رکعت پھر اوٹھایا کافرون نے لکڑی پر پھر شروع کیا کہ کہتے تھے زید سے کہ
پھر جا تو اپنے دین سے اور پیروی کر تو ہمارے دین کی اور چھوڑ تو ہم تجھکو کہا زید نے نہین قسم اللہ کی نہ الگ ہونگا مین اپنے دین سے کہا کافرون
نے خوش آتا ہے تجھکو کہ ہو ان محمد ہمارے ساتھ ہمارے ہاتھون مین بجای تیرے اور ہو تو اپنے گھر مین کہا زید نے نہین خوش آتا ہے مجھکو کہ چبھو جاے محمد کے ایک کانٹا بھی کے
کوئی کانٹا اور حال یہ ہے کہ مین اپنے گھر مین ہون کہا راوی نے اور تھا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ نہین دیکھا ہمنے کسی مرد کے یارون کو کبھی محبت رکھنے والا اوسکے
محبت مین مثل اصحاب محمد کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہے حسان بن ثابت نے یہ اشعار اس باب مین اشعار

	لَیْتَ خُبَیْبًا لَمْ تَخُنْہُ اَمَانَۃٌ	وَلَیْتَ خُبَیْبًا کَانَ بِالْقَوْمِ عَالِمًا

سراة أزهير بن الأغر وجامع	وكان قديما ركنها في المحارم
أجاءكم فلما أن أجرتم غدرتم	وكنتم بأكناف الرجيع اللهازما

یعنی ای کاش خبیب نہ خیانت کرتا اوسکی امانت کی راہ سے اور اے کاش خبیب ہوتا قوم کا جاننے والا اور مشغول لیا اوسکو زہیر بن اغر اور جامع نے اور تھے ہمیشہ کہ ارتکاب کرتے تھے دونوں حرام چیزون کا امن چاہی تھی پھر جب کہ امان دیئے گئے تم دغا کی تمنے اور ہوئے تم بیچ اطراف رجیع کے وہ بڑے اور کیا احسان سے نکلا تھا اونھون نے اپنے دیوان قصیدہ مین **اشعار**

لو كان في الدار قوم ذو محافظة	حامي الحقيقة ماض خاله أنس
إذا حللت خبيبا منزلا فسحا	ولم يشد عليك الكبل والحرس
ولم تقدك إلى التنعيم زعنفة	من المعاشر ممن قد عتت عدس
فاصبر خبيب فإن القتل مكرمة	إلى الجنان نعيم ترجع النفس
وكولك غدروا وهم فيها أولو خلف	وأنت ضيف لهم في الدار محتبس

یعنی اگر ہوتی گھر مین قوم صاحب محافظت کی حمایت کرنے والی حقیقت کی گذرنے والی ماموں اوسکا انس ہے جسوقت اتارا تونے خبیب کو گھر چوڑے مین اور نہ باندھے گئے اوپر تیرے قید کھٹکا اور نگہبان اور نہ کھینچا تجکو طرف تنعیم کے چھوٹے ناتمہ والے نے قبائل سے اون لوگون سے کہ تحقیق نکالے گئے پاؤن پس صبر کر اے خبیب پس تحقیق قتل البتہ بزرگی ہے طرف جنات نعیم کے رجوع کرتی ہین جانین قابو پایا اونھون نے تجپر دغا کی راہ سے اور اون لوگون نے ... اون کے گھر مین اور تو مہمان ہے واسطے اونکے گھر مین قید

غزوۂ بنی النضیر

واقع ہوا بیچ ربیع الاول سنہ چار ہجری مین کہ مارا اون سے کہا آیا عمرو بن امیہ بیر معونہ سے یہان تک کہ تھا قناۃ مین کہ ایک وادی ہے قریب مدینہ کے تو ملے دو مرد بنی عامر سے اور نسب پوچھا اون دونون مردون کا پس نسب بیان کیا اون دونون نے پس قیلولہ کرنے لگا اون دونون سے یہان تک کہ جب سو گئے وہ دونون کود اون دونون پر اور مار ڈالا اون دونون کو پھر نکلا وہان سے یہان تک کہ وارد ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسی وقت مقدار دو مہینے بکری کے پس ہوئی آپ کو خبر اون دونون کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا ہوا جو کچھ کہ کیا تو نے تحقیق تھی واسطے اون دونون کے ہماری طرف سے امان اور عہد کہ نہ جانتا تھا مین تھا مین نے دیکھا تھا مین اون دونون کو اوپر شرک اون دونون کے اور تھی قوم اون دونون کی کہ پیچھے تھی اوس چیز کو کہ نہیں پہنچی عہد شکنی کے ساتھ ہمارے اور لایا تھا اسباب اور حصہ پایا اون دونون سے پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الگ رکھنے کا اونکے اسباب کا پس الگ کر دیا گیا اسباب اون دونون کا یہان تک کہ بھیجا اوس اسباب کو ساتھ اونکی دیت کے اور حال یہ کہ عامر بن طفیل نے بھیجا تھا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک مرد نے تمہارے اصحاب مین سے مار ڈالا ہے دو مردون کو میری قوم سے حال انکہ واسطے اون دونون مردون کے تمہاری طرف سے امان اور عہد تھا پس بھیجئے آپ دیت اون دونون مردون کی طرف ہمارے پس تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی النضیر کے اوس حال مین کہ مدد چاہتے تھے اوس سے اون دونون کی دیت مین اور تھے بنو النضیر ہمسوگند بنی عامر کے پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن شنبہ کے اور نماز پڑھی مسجد قبا مین اوس حال مین کہ ساتھ تھا آپکے ایک گروہ مہاجرین اور انصار سے پھر آئے بنی النضیر مین پس پایا اونکو اور اپنی مجلس مین تو بیٹھ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب ساتھ اونکے پھر کلام کیا اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدد کرین اونکی دیت مین اون دونون شخصون کی بنی کلاب سے کہ مار ڈالا تھا اونکو عمرو بن امیہ نے پس کہا بنو النضیر نے کرینگے ہم اے ابا القاسم جو کچھ چاہتے ہو فدا ہین ہم آپکے ملاقات کی تمنے ہماری اور آئے تم ہمارے یہان بیٹھ جاؤ یہان تک کہ کھانا کھلائین ہم تمکو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے طرف ایک گھر کے اونکے گھرون سے پھر الگ ہوئے بعض اونکے بعض سے اور باہم سرگوشی کی اونھون نے کہا حیی بن اخطب نے کہ اے گروہ یہود تحقیق آیا ہے پاس تمہارے محمد

تھوڑے سے آدمیوں میں اصحاب اپنے سے کہ نہیں پہنچتے وہ دس آدمی کو ساتھ اونکے ہیں ابو بکر اور عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ اور اسید
بن حضیر اور سعد بن عبادہ وغیرہ پس ڈال دو اوپر پتھروں کو اوپر سے اس گھر کے کہ جسکے نیچے آنحضرت ہیں پس مار ڈالو اونکو کہ نہ پاؤ گے تم اوسکو کہ دوست ہوں
پاس اوسکے مثل اس وقت کے تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مارے جاوینگے آنحضرت متفرق ہو جاوینگے اصحاب اونکے اور ملیگا وہ شخص کہ تھا ساتھ آپکے قریش سے
ساتھ قوم اپنی کے اور باقی رہجاوینگے اس جگہ اوس اور خزرج سے ہم سوگند تمہارے پس جو کچھ کہ تمہے تم چاہتے کہ کرو تم کسی وقت میں نہ پاؤ گے سوے اس وقت کے پس وہ اس
ان میں سے کہا عمرو بن جحاش نے کہ میں چھت پر جاتا ہوں اس گھر کی اور ڈالتا ہوں میں پتھر کی چٹان کو کہا سلام بن مشکم نے اے قوم اطاعت کرو تم میری
اس بارے میں اور خلاف کرنا تم میرا ہمیشہ قسم خدا کی البتہ اگر کیا تمنے یہ کام تو البتہ خبر دے جاوینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی کہ عہد شکنی کی ہے تمنے اوسے
اور تحقیق یہ توڑنا اوس عہد کا ہو کہ درمیان ہمارے اور درمیان اونکے ہے پس کرو تم آگاہ ہو قسم ہے خدا کی اگر کیا تمنے جو چاہتے ہو تم تو البتہ قائم رہیگا ساتھ
اس دین کے او نہیں سے قائم رہنے والا دن قیامت تک کہ نبی اوسکے پیغمبر یہود کی اور ظاہر کریگا اونکے دین کو اور تحقیق ملیا کہا عمرو بن جحاش نے چٹان کو
تاکہ چھوڑ دیوے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور لڑھکا دیوے اوسکو پس جب اوپر گیا [illegible] اوس چٹان کے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ساتھ
اوس چیز کے کہ قصد کیا تھا اوسکا پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے گویا کہ وہ ارادہ رکھتے ہیں قضائے حاجت کا اور متوجہ ہوئے
طرف مدینہ کے اور بیٹھے رہے اصحاب انتظار کرتے رہے اور وہ گمان کرتے تھے کہ آپ کھڑے ہوئے ہیں واسطے قضائے حاجت اپنی کے پس جب کہ دیر ہوئی
اس سے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہے ٹھہرنا ہمارا اس جگہ کچھ البتہ تحقیق تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے کسی امر کے پھر کھڑے ہوئے
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا حیی نے کہ جلدی کی ابو القاسم نے تحقیق تھے ہم چاہتے کہ پورا کریں ہم کام اونکا اور کھانا دن کا کھلاویں اونکو اور
نادم ہوئے یہود جو کچھ کیا کہا اونسے کنانہ بن صویر نے آیا جانتے ہو تم کس لیے کھڑے ہوئے محمد کہا بنو النضیر نے نہیں قسم اللہ کی نہیں جانتے ہیں ہم
کیا اور کچھ جانتا ہی تو کہا ہاں قسم تورات کی البتہ جانتا ہوں میں کہ خبر دیے گئے محمد اوسکی جو ٹھانا تھا تمنے ساتھ اوسکے عہد توڑنا پس دھوکا نہ دو تم اپنی جانوں کو
قسم خدا کی تحقیق محمد البتہ رسول اللہ کے ہیں اور نہیں کھڑے ہوئے ہیں مگر اس بات سے کہ خبر دیے گئے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ ٹھانی تھی تمنے اور تحقیق محمد
البتہ آخر پیغمبروں کے ہیں اور تم طمع رکھتے ہو کہ ہو آخر پیغمبروں کا اولاد ہارون سے پس گردانا اسکو اللہ نے جس جگہ کہ چاہا اور تحقیق کتابیں ہماری اور وہ چیز کہ
پڑھا ہے ہمنے تورات میں وہ تورات کہ نہیں تغیر دی گئی اور نہیں تبدیل کی گئی ہے یہ ہے کہ مولد اوسکا مکہ ہے اور دار ہجرت اوسکا یثرب ہے اور صفت اوسکی یقینا
نہیں مخالف ہے ایک حرف اوس صفت سے کہ ہماری کتاب میں ہے اور جو آویگا تمہارے پاس پہلے لڑنے کو تمسے اور البتہ میں دیکھتا ہوں طرف تمہارے اوس
حال میں کہ تم سفر کرنے والے ہو درحالیکہ چلاتے ہونگے بھوک سے بچے تمہارے چھوڑ دیے ہونگے تمنے گھر اپنے اور پیچھے اور مال اور اسباب اپنے اور سوا اسکے نہیں
کہ گھروں اور مالوں سے شرف اور علو تمہارا ہی پس اطاعت کرو تم اور کہنا مانو تم میرا دو خصلتوں میں اور تیسری خصلت میں بھلائی نہیں ہے کہا بنو النضیر نے کیا
وہ دو خصلتیں ہیں کہا ایک خصلت یہ ہے کہ مسلمان ہو جاؤ تم اور داخل ہو جاؤ تم ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس امن میں ہو جاؤ تم اپنے مالوں اور اولاد پر اور
ہو جاؤ تم بڑے اصحاب اونکے سے اور باقی رہیں تمہارے ہاتھوں میں مال تمہارے اور نہ نکالے جاؤ تم اپنے گھروں سے کہا بنو النضیر نے نہیں جدا کرینگے
ہم تورات اور عہد موسی کو کہا اونسے کنانہ نے دوسری خصلت یہ ہے کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجنے والے ہیں تمہاری طرف تمہارے کہ نکل جاؤ تم
جہاں چاہو اور [illegible] پس کہو تم ہاں تحقیق محمد نہیں حلال رکھیگا واسطے تمہارے خون کو اور نہ مال کو اور باقی رہینگے مال تمہارے اگر چاہو تم بیچ ڈالو اور
اگر چاہو تم رکھ چھوڑو کہا بنو النضیر نے کنانہ سے [illegible] قسم اللہ کی بیشک یہ ہے تیری دوسری خصلت بہتر خصلتوں کی
[illegible] اگر نہ ہو [illegible] اسلام [illegible] نہیں کچھ مگر یہ کہ ننگ اور عار کرتی ہے شاعر
ساتھ اسلام [illegible] اور بیٹی اوسکی [illegible] بیان کرتے تھے صفت اوسکی شعروں میں اپنے
کہا سلام بن مشکم نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بھیجنے والے ہیں کسیکو طرف [illegible]

کہ نکلو تم میرے گھر اور میرے ملک سے پس نہ پیچھے رہو تو اے حیی کلام اونکے سے اور خوش ہوا تو اوس نے ساتھ خروج کے پس نکلے تو اونکے گھروں سے کہا حیی نے
کرتا ہوں میں کہ نکلتا ہوں کہا واقدی نے پس جب لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور پیچھے آئے انکے اصحاب انکے تو ملے اصحاب
آپ کے ایک مرد سے باہر مدینے کے سو پوچھا اصحاب نے اوس سے آیا ملا تھا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اوسنے ملا تھا میں پل پر اوس حال میں کہ
آنحضرتؐ تھے پل سے مدینے کے اوس طرف میں پس جب پہنچے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف آنحضرتؐ کے پایا آنحضرتؐ کو کہ بھیجا ہوا ایک
شخص کو طرف محمد بن مسلمہ کے کہ بلا لائے اوسکو کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ اوٹھ آئے آپ اور سمجھا نہیں ہم نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قصد کیا تھا یہود نے ساتھ عہد شکنی کی میرے ساتھ پس خبر دی مجھکو اللہ نے اسکی اور اوٹھ آیا اور آئے محمد بن مسلمہ تو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جا تو طرف یہود
بنی النضیر کے اور کہہ دے تو اونسے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہی مجھکو طرف تمہارے اسلیے کہ نکل جاؤ تم شہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
جب آئے محمد بن مسلمہ پاس بنی النضیر کے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہی مجھکو طرف تمہارے ساتھ ایک پیغام کے اور نہیں ہوں میں ذکر کرتا
اوسکو تمسے جب تک کہ آگاہ کر لوں میں تمکو اوس خبر سے کہ جانتے ہو تم اوسکو پھر کہا محمد بن مسلمہ نے قسم دیتا ہوں میں تمکو ساتھ توریت کے وہ توریت کہ اوتارا
اللہ نے موسی علیہ السلام پر آیا جانتے ہو تم کہ میں آیا تھا تمہارے پاس پہلے اس سے کہ بھیجے جاویں محمدؐ اور درمیان تمہارے توریت تھی پس کہا تھا
تمنے مجھسے اسی جگہ پر کہ ای ابن مسلمہ اگر چاہے تو کہ کھانا دن کا کھلاویں ہم تجکو تو کھانا کھلائیں ہم تجکو اور اگر چاہے تو کہ یہودی بنائیں ہم تجکو تو یہودی بنائیں ہم
تجکو پس کہا میں نے تمسے کہ کھانا دن کا کھلاؤ مجکو اور نہ یہودی بناؤ مجکو قسم خدا کی نہیں یہودی ہونگا میں کبھی پس کھانا لائے تم میرے لیے ایک رکابی میں
کہ واسطے تمہارے تھی قسم اللہ کی البتہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اوس رکابی کے گویا کہ وہ پارۂ گوشت بکری کا ہی کہا تمنے کیا چیز منع کرتی ہی تجکو ہمارے
دین سے آگاہ ہو کہ دین میں یہود کا ہی گویا کہ چاہتا ہی تو حنفیہ کو کہ سنا ہی تو نے اوسکو آگاہ ہو تحقیق ابو عامر نے پسند رکھا دین یہود کو اوس حال میں کہ
نہیں آیا ہی ملت حنفیہ پر تمہارے پاس صاحب اوسکا ظاہر ہو جہاد کرنیوالا اوس حال میں کہ دونوں آنکھوں اوسکی میں سرخی ہو کہ آویگا جانب یمن سے سوار ہو کا
اونٹ پر اور پہنیگا کملی کو اور کفایت کریگا ساتھ ٹکڑے روٹی کے تلوار اوسکی اوسکے مونڈھے پر ہوگی نہ ہوگا ساتھ اوسکے ... گویا ہوگا ساتھ حکمت کے گویا کہ وہ
ایک رزالا تمہارا ہی قسم اللہ کی البتہ ہوگا قریب تمہارے میں جو یہ چھین لینا ہتھیاروں اور اسباب کا اور قتل و مثلہ کرنا کہا بنو النضیر نے خداوندا البتہ تحقیق تھا
ہمنے اسکو تمسے ولیکن نہیں ہی وہ صاحب ملت حنفیہ کا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے تحقیق فارغ ہو گیا میں آگاہ کرنے سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا مجکو
طرف تمہارے فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمنے البتہ توڑ ڈالا تمنے اوس عہد و پیمان کو کہ کیا تھا میں نے تمسے ساتھ اوس چیز کے کہ قصد کیا تمنے ...
سے اور خبر دیتا ہوں میں اونکو ساتھ تدبیر اونکی کے اور خبر سے عمرو بن جحاش کے کہ گیا گھر کی چھت پر اسلیے کہ ڈالے پتھر اوپر میرے ... کہا بنو النضیر نے ...
اونھوں نے کوئی حرف پھر کہا ابن مسلمہ نے اور فرماتے ہیں کہ نکل جاؤ تم میرے شہر سے اور دس دن کی مہلت دی ہم نے ... پس جو شخص کہ دیکھا جاویگا بعد اسکے ماریگا
میں گردن اوسکی کہا بنو النضیر نے ای محمد بن مسلمہ نہ تھے ہم گمان کرتے کہ آوے ساتھ اس خبر کے کوئی مرد اوس سے کہا محمد بن مسلمہ نے متغیر ہو گئے دل ...
اس پر چند دن کہ سامان درست کرتے تھے اور بھیجا آدمیوں کو طرف سواریوں کے کہ اونکی تھیں ذی الجدر میں کہ تا کہ سامان لاویں ... اور کرایہ پر لیا اونٹ ...
جلدی کی سامان درست کرنے میں پس درمیان اسکے کہ وہ اسی پر تھے ناگاہ آئے رسول اور قاصد عبد اللہ بن ابی کے کہ آیا اونکے پاس ...
اور دونوں نے کہ کہتا ہی عبد اللہ بن ابی کہ مت نکلو تم اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے اور ٹھہرے رہو تم اپنے قلعوں میں تحقیق ساتھ میرے دو ہزار ہیں
میری قوم سے اور سوا اونکے عرب سے کہ داخل ہونگے ساتھ تمہارے تمہارے قلعوں میں اور مر جاوینگے سارے اونکے پہلے اس سے کہ پہنچا جاوے طرف تمہارے
اور مدد کرینگے تمہاری بنی قریظہ تحقیق نہ چھوڑینگے وہ نصرت تمہاری ... مدد کرینگے تمہاری حلیف غطفان سے اور کہا ... سلام بن ابی الحقیق ...
کہ ... اپنے ہم ... کی کہا اوسنے نہیں تو ... بنی قریظہ سے کوئی ایک مرد ...
کہ ہو جاوے لڑائی کو درمیان میں بنی النضیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ...

بھیجتا ہون طرف محمدؐ کے اور آگاہ کرتا ہون مین اونکو کہ ہم نہین نکلتے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے پس چاہیے کہ کرین محمدؐ جو کچھ کہ ظاہر ہووے اونکو اور طمع کی ہوئی
اونھین نے ہم سے ابن ابی سے اور درست کرتے ہین ہم اپنے قلعون کی پھر داخل کرینگے ہم اونمین چیزین جانینگے ہم اور درست کرتے ہین کوچون اپنے کو اور لاتے ہین پتھر طرف قلعون اپنے کے
اور ہمارے پاس کھانا ہے جو واسطے مقدار کہ کافی ہے ہمکو برس بھر کو اور پانی ہمارا پانی روان ہمیشہ ہے نہین منقطع ہوتا ہے ہمارے قلعون سے نہین ڈرتے ہین ہم قطع
اوسکے سے پس دیکھتا ہے تو محمدؐ کو کہ گھیریگا ہمکو برس بھر نہ دیکھیگا تو یہ کہا سلام بن مشکم نے مغرور کر رکھا تجکو نفس تیرے نے قسم خدا کی ہے یہی باطل ہے قسم خدا کی
اگر نہوتی یہ بات کہ منسوب ہو سفاہت ہو گی تیری رائے اور عیب لگایا جائیگا تجکو تو البتہ الگ ہو جاتا مین تجسے ساتھ اون لوگون کے کہ اطاعت کرتے ہین میری
یہودون سے پس نکر ایسی بات قسم اللہ کی بیشک تو جانتا ہے اور جانتے ہین ہم ساتھ تیرے کہ تحقیق محمدؐ البتہ رسول اللہ کے ہین اور تحقیق صفت اونکی نزدیک ہمارے ہے
پس ہم نکرتے اتباع کرین ہم اونکی اور حسد کرین ہم اونسے اسلیے کہ نکل گئی ہے نبوت بنی ہارون سے آتو تا قبول کرین ہم اوس مقدار کو کہ دی ہے اوسنے ہمکو امن اور نکل چلین ہم
اونکے شہرون سے پس تحقیق جانتا ہے تو کہ تحقیق اونھون نے خلاف کیا تھا تیرے سب کے عہد شکنی ہے ساتھ اونکے پس اگر ہو گا وقت پہلون کا آجائینگے ہم یا آجائیگا جو شخص کہ آجائیگا
ہم مین سے طرف پہلون کے پس رنج ڈالیگا یا کریگا جو مناسب کہ معلوم ہو گا اوسکو پھر لوٹ آئیگا طرف ہمارے پس گویا کہ ہم نہین نکلین ہین شہرون سے جب کہ
ہونگے مال ہمارے ہمارے ہاتھون مین تحقیق تم سوا اسکے نہین کہ شرف اور علو رکھتے ہین اپنی قوم پر ساتھ مالون اپنے کے اور سخاوت اپنی کے اور جب کہ جاتے
رہینگے مال ہمارے ہمارے ہاتھون سے ہو جائینگے ہم مانند اورون کے یہود سے ذلت اور خواری اور محتاجگی مین اور تحقیق محمدؐ اگر آوے طرف ہمارے پس گھیر لینگے
ہمکو ان قلعون اور محلون مین ایک سال پھر پیش کرینگے ہم محمدؐ پر اسکو کہ بھیجا ہے محمدؐ نے محمد بن مسلمہ کو ساتھ اوسکے طرف ہمارے نہ قبول کرین محمدؐ اوسکو اور انکار
کرینگے ہمپر کہا حیی نے کہ تحقیق محمدؐ نہ گھیرینگے ہمکو اگر پائینگے ہماری طرف سے اقامت اور فرصت لینے کو اور اگر گھیرینگے ہمکو لوٹ جائینگے اور تحقیق وعدہ کیا ہے
مجسے ابن ابی نے وہ جو بات کہ کہی ہے تو پس کہا سلام بن مشکم نے کہ نہین ہے قول ابن ابی کا کچھ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے ابن ابی کہ ڈالے تجکو ہلاکت مین یہان تک کہ لڑائی
کرے تو ساتھ محمدؐ کے پھر بیٹھ رہے ابن ابی اپنے گھر مین اور چھوڑ دے تجکو تحقیق چاہا تھا اوسنے کعب بن اسد سے نصرت اور مدد کو پس انکار کر دیا کعب نے اور کہا کعب نے
کہ نہین توڑیگا کوئی عہد کو مرد بنی قریظہ سے اوس حال مین کہ مین زندہ ہون اور ابن ابی نے تحقیق وعدہ کیا تھا ہم لوگون سے نے بنی قینقاع سے مانند اوسی وعدے
کے کہ وعدہ کیا ہے تجسے یہان تک کہ لڑائے بنو قینقاع اور توڑ دیا اونھون نے عہد و پیمان کو اور بند کیا اونھون نے اپنے نفسون کو اپنے محلون اور قلعون مین
اور منتظر رہے نصرت اور مدد ابن ابی کے پس بیٹھا رہا ابن ابی اپنے گھر مین اور گئے محمدؐ طرف بنی قینقاع کے پس گھیر لیا اونکو یہان تک کہ اوترے اوپر حکم محمدؐ کے
پس ابن ابی نہین مدد کرتا ہے اپنے ہم سوگندون کی اور منع کرتا ہے اونکو مدد کرنے سے اور ہم ہمیشہ یار رہے ہین اوسکو ساتھ تلوارون کے ہمراہ اوسکے اونکی
لڑائیون ساری مین یہان تک کہ باقی رہین لڑائیان اونکی اور آئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پس مانع اور روکنے والے ہوئے درمیان اونکے اور ابن ابی کے یہودی تھے
اوپر دین یہود کے پس مسلمان ہوا اوپر دین محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خود اوپر دین اپنی قوم کے ہے پس کس طرح مانتا ہے تو قول اوسکا پس بولا حیی کہ انکار
کرتا ہے نفس میرا ہر شی کو سوا عداوت کے آنحضرتؐ سے اور پیکار لڑائی مین اونسے پس کہا سلام نے واللہ یہ بات ہے نکالے جانے کی ہے اپنے
وطنون سے اور جانا ہمارے مالون اور شرفون کی اور پکڑے جانے ہماری اولاد کی اور مارے جانے ہمارے لڑنے والون کے پس نہ مانا حیی نے سوا لڑائی
کے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو کہ جاوین طرف بنی نضیر کے اور نکال دین اونکو شہر سے اور کہلا بھیجا منافقون نے بنی نضیر کو کہ نہ نکلین اور
کوچہ بندی کرین اور درست کرین گلیون کو اور مضبوط کرین قلعون کو پس اگر آنحضرتؐ نہ مانین سوا لڑائی کے تو مدد کرینگے ہم تمہاری پس کیا یہود نے اسی طرح اور
پکڑوا دیا آنحضرتؐ نے لوگون مین پس تیار ہوئے اونھون نے اور چلے طرف بنی نضیر کے پس جب پہونچے اونکی طرف آنحضرتؐ تو پایا اونکو کہ نوحہ کرتے
اوپر کعب بن اشرف یہودی کے پھر کہا یہود نے کہ ای محمدؐ کیا فریاد کرنے والی ہے پیچھے فریاد کرنے والی کے اور رونے والی ہے بعد رونے والی کے فرمایا آپنے کہ ہان
پس کہا یہود نے کہ چھوڑ دو ہمکو تاکہ روئین ہم اپنے غم پر پھر سبب پر قبول کرینگے ہم حکم آپکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نکل جاؤ مدینہ منورہ سے پس انکار کیا اونھون نے
اس بات کا اور کہا موت قریب تر ہے نسبت اس بات کے کہ کہا جاتا ہے تم مین شروع کی ہم لڑائی پس … لوگ قریب … رات کے … طالب آئے

آنحضرتؐ کسی گلی یا گھر پر اونکے توہٹ جاتے یہود اوس سے پیچھے گلی یا گھر مین کو محل لگاکر پھر بند کر دیتے اوسکو اور مستعد ہوتے اوسمین لڑائی کو اور خراب کرتے اصحاب آنحضرتؐ اوس مقام کو کر غالب آتے اوسپر اور اسی طرف اشارہ ہی اس قول مین اللہ عزوجل کے يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ یعنی اوجاڑنے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھون اور مسلمانون کے ہاتھون سو عبرت مانو اے آنکھ والو اور حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کاٹنے اونکے کچھ درختون کھجور کے تاکہ غصے ہون وہ بسبب اوسکے اور خراب کرے اونکو اللہ تعالی اوسکے باعث سے اور تھی وہ قسم کھجور کی مشہور ساتھ نام لون اصفر کے بہت زرد رنگ شفاف کہ دکھائی دیتی تھی گٹھلی اوسکی اندر سے اور باغ اون کھجورون کے محبوب تر تھے اونکو لونڈی غلامون سے پس بولے یہ کل اون دشمنان خدا نے جب کہ کٹتے دیکھے باغ اپنے ان کھجورون کے اور بولے اے محمد کیا پایا ہی تمنے اوس چیز مین کہ اوترے طرف تمھارے حکم فساد کا زمین مین یا اوسکی اصلاح کا پس بہت کلام کیا اس باب مین اور جب نا امید ہوئے منافقون کی مدد سے اور ڈالا اللہ تعالی نے رعب اونکے دلون مین تو سوال کیا آنحضرتؐ سے طلب امان کا اوپر جانون اور مالون اور اولاد اپنے کے کہ نکل جاوین مدینے سے پس صلح کی اونسے آنحضرتؐ نے اس بات پر کہ نکل جاوین مدینے سے اور ہر دو تین تین شخص مین ایک ایک اونٹ کہ لادلین اوسپر جسقدر رہا ہی مال اور کھانا پانی سے اور نہ لین سوا اسقدر کے اور کچھ پس نکل گئے وہ مدینہ منورہ سے اسی طرح اور نازل فرمائی اللہ تعالی نے بیچ مقدمہ کاٹنے اون کھجورون کے یہ آیت مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ یعنی جو کاٹ ڈالا تمنے کھجور کا پیڑ یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو اور فرمایا اونکے نکالنے مین مدینے سے وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ یعنی اور اگر نہوتا کہ لکھا تھا اللہ نے اونپر اوجڑنا تو اونکو مار دیتا دنیا مین اور آخرت مین ہی اونکو آگ کی مار پس چلے گئے مدینے سے طرف موضع اذرعات کے اور اریحا کے شام سے سوا حیی بن اخطب کے کہ گیا وہ ہمراہ اپنے اہل و عیال اور بنی اعمام کے خیبر مین پس جو ہوا انکو خیبر مین اور گیا خود طرف مکہ پس لایا وہان لوگون کو کہ نکلے تھے واسطے جنگ کے آنحضرتؐ سے بیچ سال قحط کے پس ٹھہرے بعد نکلنے کے مکے سے کہا لوگون سے مکہ معظمہ کو کہ آئے تا فراخ سالی کے کہ چراوین انمین درختون کو اور پیوین اونمین دودھ کو اور زاد راہ لی تھی اہل مکہ نے ہمراہ اپنے اس سفر مین تو پھر آیا پاس اونکے حیی بن اخطب [illegible] وہ شور کرتے تھے پس قصر ہوئی رائے اونکی لوٹ جانے پر طرف مکے کے اور دریافت کیا حیی سے حال اوسکی قوم کا کہا اوسنے چھوڑ آیا ہون مین اونکو درمیان خیبر اور مدینہ منورہ کے متردد یہان تک کہ چلو تم اونکی طرف کہ جاوین وہ ہمراہ تمھارے آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب پر پھر دریافت کیا اونھون نے حال بنو قریظہ کا کہا حیی نے [illegible] مدینے مین فریب کر کے آنحضرتؐ سے یہان تک کہ جاوین ساتھ تمھارے [illegible] ایک سال اور یہ ہوا قصہ بنی نضیر کا

ذکر غزوہ خندق کا

پھر اوسکے گذرنے اوس مدت کے جمع کیے قریش نے لشکر اور ذکر کرتے ہین بہت قبائل عرب سے جیسے غطفان اور اسد اور سلیم اور قریش اور جو لوگ کہ داخل تھے انمین پس اکٹھا ہوا ایک بڑا لشکر اور کوچ کیا اونھون نے اور مطلع ہوئے آنحضرتؐ اس پر [illegible] کی خندق کھدوا کر [illegible] جب دیکھا اصحاب نے کہ آنحضرتؐ کوشش کرتے ہین [illegible] خندق [illegible] آنحضرتؐ نے واسطے ہر جماعت کے [illegible] ایک باپ کی [illegible] مہاجرین اور انصار [illegible] سلمان فارسی [illegible] ہر ایک [illegible] سلمان بڑی طاقت والے ہین فرمایا آنحضرتؐ نے [illegible] لوگون سے کھودنا خندق کا تو نکلا اوسمین ایک بڑا پتھر سخت [illegible] سلمان کی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا آنحضرتؐ نے [illegible]

کہ ہاں قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ اوتاری ہے اوسنے آپ پر کتاب فرمایا آنحضرتؐ نے دیکھا میں نے پہلی چوٹ میں شہرون یمن کو اور دوسری ضرب میں قصر ابیض مدائن کا
اور تیسری چوٹ میں شہرون شام کو اور وحی بھیجی میری طرف اللہ تعالی نے اس بات کی کہ ہر آئینہ فتح ہونگے وہ شہر جنہیں میں خوشخبری ہو تمکو اسی لوگو تو خوش ہوئے مسلمان
یہ سنکر بشارت آنحضرتؐ کی اور جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھودنے خندق سے تو آئے وہاں مشرکین اور اوترے گرد مدینے کے اور لڑے سخت
لڑائی کہ اذیت پہونچی اصحاب آنحضرتؐ کو ہر طرح کی اور سخت محاصرہ کیا مسلمانون کا کہ شک اور تردد کیا اوس سے منافقون نے بیچ شان آنحضرتؐ کے اور کہا کلے
کلمات بے ادبانہ پس کھڑا ہوا ایک انصاری معتب بن قشیر نام اور کہا اوسنے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا ہے ہمسے فتح محلون فارس اور روم اور یمن کا
درحالیکہ نہیں باہر جا سکتا کوئی ہمارا واسطے پہنچانے کے اپنے مقام سے واللہ یہ فریب اور دھوکا ہے اور متابعت کی اوسکی اس بات میں ایک گروہ منافقون نے
پس اوتاری اللہ تعالی نے مناسب باب میں یہ آیت کریمہ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا
غُرُوْرًا ○ یعنی اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلون میں روگ ہے جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا ٭ اور زعم کیا ہے اہل سیر
کہ دو جماعتون انصار سے کہ وہ بنی حارثہ اور بنی سلمہ ہیں قصد کیا اونھون نے چلے جانے کا اپنے مقامون سے اور کہا اونھون نے کہ اے نبی اللہ تحقیق گھر ہمارے
خالی ہیں خوف ہے ہمکو اونمیں چورون سے پس فرمایا اونکے حق میں اللہ تعالی نے يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۚ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ
اِلَّا فِرَارًا ○ یعنی کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں اور وہ کھلے نہیں پڑے غرض اونہیں مگر بھاگنا ٭ اور ذکر کیا اسکا دوسری صورت میں اس طرح
اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ یعنی جب قصد کیا دو فرقون نے
تم میں کہ نامردی کرین اور اللہ مددگار تھا اونکا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان ٭ پس کہا اون لوگون نے بعد نزول اس آیت کے یہ کہ نہیں دوست رکھتے ہم
اوس بات کو کہ قصد کیا تھا ہمنے اوسکا جب کہ ہو اللہ تعالی ولی اور حامی ہمارا ٭ پھر بولے قریش حیی بن اخطب سے کہ کیا نہ وعدہ کیا تھا تونے ہمسے مدد اپنی
قوم کا کہا اوسنے ہم ثابت ہیں اپنے اقرار پر اور وہ نزدیک قول اپنے کے ہیں اور گیا حیی شام کو روز جمعے کے وقت غروب آفتاب کے اور پایا اپنی قوم
بنی قریظہ کو کہ شوم جانتا تھا اونھون نے حیی کو اور کہہ رکھا تھا آپسمین کہ اگر آوے وہ تو نہ آنے دینا اوسکو درمیان اپنے کہ حاصل ہوگی ہمکو شومی اور خرابی اوسکی
جیسے کہ حاصل ہوئی شامت اوسکی اوسکی قوم کو پس جب پہونچا یہ پاس اونکے تو بند کر لیے اونھون نے دروازے اپنے اور بولے چلا جا تو ہمسے کیونکہ تو شخص منحوس ہے
ہلاک کیا تونے اپنی قوم کو [illegible] اور اوٹھا تھا [illegible] اونھون نے اوسدن کھانا ہفتے کا کہ مبارک دن ہے
نزدیک یہود کے تو کہا حیی نے کہ واللہ نہیں ہے بند کرنا تمہارا دروازون کو آگے میرے مگر خوف اس بات کے ہے کہ کھاؤن میں تمہارے کھانے سے پس خراب کرے
اللہ تعالی کھانا تمہارا جب کہ کہا اوسنے یہ ذکر کیا اسکا تو شرمندہ ہوئے وہ اوس سے اور کھول دیے اوسکے لیے دروازے جب کہ گیا اندر پاس اونکے
تو فریب دیا اونکو ساتھ شیرین بیانی کے اور بولا اے گروہ یہود [illegible] بنی قریظہ فرمانبرداری کرو میری بیشک اللہ تعالی [illegible] اس شخص اور اوسکے اصحاب سے اب آپہونچی ہے
ہلاکت اونکی ان دنون میں [illegible] اپنا لڑائی میں ہمراہ قریش کے [illegible] اگر نہ ہمراہی کی تمنے قریش کی تو آوینگے وہ تمپر بعد
فارغ ہونے کے آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب سے اور تحقیق لایا ہون میں واسطے تمہارے قریب پندرہ ہزار عرب کے کہ اونمین رئیس اور سردار اونکے ہیں
تو جواب دیا [illegible] کہ بھاگ جاوین قریش جنگ آنحضرتؐ سے اور چھوڑ جاوین آنحضرتؐ کو بیچ [illegible]
واسطے ہمارے اور توڑ دیا ہے تمنے وہ عہد کہ تھا درمیان ہمارے اور اونکے اور نہیں واسطے ہمارے کوئی ناصر اور مددگار [illegible] قوم سے کیا نقصان ہوگا تیرا اے حیی
اوس سے کہ دیکھینگے ہم مسلمانون سے جب کہ نجات پاویگا تو ساتھ اپنی ذات کے حکم کرتا ہے تو ہمکو یہ کہ توڑ دین ہم اوس عہد و قسم کو کہ ہے درمیان ہمارے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہو یہ امر بہتر تو حاصل ہو فائدہ اوسکا تجکو اور اگر برائی ہو اسمین تو مبتلا ہون ہم اوس برائی میں جیسے کہ حاصل ہوا تیری قوم کو تیری شامت
اور نحوست سے تو کہا حیی نے قسم ہے میں قسم کھاتا ہون اس بات کی کہ اوتاری ہے اللہ تعالی نے موسی پر توریت سے اگر بھاگ گئے مشرکین آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب سے لیکن
نہیں گمان مجکو اس بات کا کہ کرینگے ایسا تو البتہ آونگا میں پاس تمہارے [illegible]

اون لوگون نے اوس سے اقرار اس بات پر اور بولے اگر کرتا ہی تو یہ کام تو لے آ مشرکون کو پاس ہمارے پس نعیمؓ قسم لے اونسے آگے ہمارے اور لے آ پاس ہمارے ستر
اونکے دلاور سوارون سے تاکہ رہین وہ ہمراہ ہمارے ان قلعون مین پھر جب جاوینگے طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو نکلین گے ہم بھی طرف اونکے پیچھے تو گیا نعیمؓ طرف
مشرکون کے اور قسم لی اونسے واسطے بنی قریظہ کے اور تھا ہمراہ اوسکے ابولبابہ قرظی بھی بشرطیکہ داخل ہون درمیان اونکے ستر مرد اشراف سوار اونکے واسطے
رہنے کے اونکے قلعون مین اور مقرر کی مدت دس رات کی تاکہ فراغت حاصل کرلین اپنے کامون سے اور جمع کرلین ہتھیار اور لڑین تم اس مدت تک آنحضرت سے اور اونکے اصحاب
اور لایا جاوے طرف بنی قریظہ کے بازار پس قبول کیا یہ مشرکون نے اور لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اون دنون مین اوسقدر کہ نہ لڑے تھے کبھی پہلے اس سے اور
ہوا یہ جب کہ لڑے مشرک مسلمانون سے اوپر اور نیچے کی جانب سے پس لشکر بنائے قریش نے واسطے آنحضرت ﷺ کے تین لشکر اور آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ابن اعور سلمی اوپر کے جانب وادی سے درحالیکہ ساتھ اوسکے حارث بن عوف مزنی تھا بیچ جماعت بنی سعد اور بنی ذبیان کے اور آیا پاس آنحضرت ﷺ کے عیینہ بن حصن
بیچ جماعت بنی فزارہ اور اسد کے اور افسر بنی اسد کا اوس دن طلیحہ بن خویلد تھا اور کھڑے کیے تھے اوسکے لیے ابوسفیان نے نیچے جانب خندق کے پس لڑے
مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس دن اوپر کی جانب اور نیچے کی جانب سے اور سامنے سے غروب آفتاب تک اور حائل ہوئے اوس دن مشرک درمیان آنحضرت
اور نماز عصر کے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے روکا ہمکو انھون نے نماز عصر سے بھرے اللہ تعالی شکم اونکے اور گھر اونکے آگ سے اور انھین جماعتون کا ذکر کیا ہی اللہ تعالی نے
اپنے کلام مبارک مین اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا یعنی جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگنے لگین آنکھین اور پہونچے دل گلون تک اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی اٹکلین
اور آیا نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ اپنے گھوڑے پر بعد غروب آفتاب کے نزدیک نشیب خندق کے پس گر پڑا وہ اور گھوڑا اوسکا دونون خندق مین اور چور ہو گئے
دونون پس کہلا بھیجا ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دیتے ہین ہم تمکو عوض لاش نوفل کے سو اونٹ دیت کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے لے جاؤ تم
دیت اوسکی اور رہنے دو پاس اپنے کہ وہ اور دیت اوسکی دونون ناپاک ہین اور رہے اصحاب آنحضرت تا دس رات مشرکون سے ساتھ سخت لڑائی کے کہ ہلا دیا اونکو پس لوٹ
مشرک طرف اپنے لشکرگاہ کے اور روشن کین آگین اونچے گرد اونکے اور پکارا آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو نام لیکر کہ اوٹھے حذیفہ بن یمان بھی کہتے ہین اور ...
آپکو کسی نے جواب سے تو کھڑے ہوئے آنحضرت درحالیکہ پھرتے تھے درمیان اونکی صفون کے یہانتک کہ گذرے حذیفہ پر پس ٹھوکر ماری اونکو اور فرمایا کون
یہ کہا اونھون نے مین حذیفہ ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تو سنتا تھا آواز میری اول شب سے غرض کی حذیفہ نے کہ ہان قسم ہے اوس ذات کی کہ اوتاری اوپر
کتاب آپ پر فرمایا کس نے منع کیا تھا تجکو میرے جواب دینے سے عرض کی حذیفہ نے کہ سردی اور تکلیف نے کہ مین گرفتار اوسمین ہون فرمایا آپ نے کھڑا ہو ساتھ برکت نام اللہ کے
پس کھڑے ہوئے حذیفہ پھر فرمایا اونسے آنحضرت ﷺ نے کہ جاؤ اے حذیفہ طرف لشکر مشرکین کے اور لاؤ واسطے میرے خبر اونکی کہ کیا ہی ارادہ اونکا ... سنیو
باتین اونکی اور مت کہنا کسی سے خبر کو یہانتک کہ لوٹ آؤ پاس میرے پس گئے حذیفہ ارشاد آنحضرت پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب کہ پیٹھ پھیری حذیفہ نے اونکے واسطے
دعا کو کہ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حُذَيْفَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ یعنی اے خدا حفاظت کر حذیفہ کی اوسکے سامنے
اور اوسکے پیچھے سے اور اوسکے داہنے سے اور اوسکے بائین سے پس گئے حذیفہ درحالیکہ نہ معلوم ہوتا تھا اونکو جاڑا اور نہ خوف یہانتک کہ پہونچے طرف لشکر جماعت
اونھین سے کہ وہ بیٹھے تھے آگ پر باتین کرتے ہوئے پس بیٹھ گئے حذیفہ طرف اونکے اور نہ گمان کیا اونھون نے اونکو گر اونھین سے پھر آیا اوس جماعت مین ...
ابوسفیان کی جانب سے پس پوچھا لوگون سے کہ کیا خبر پہونچی تیرے کہا اونسے پکڑلے ہر شخص ہاتھ ساتھی اپنے کا ... کرے اگر کوئی ...
چاہتا ہون تمسے کہنا اوس خبر کا کہ خوش کرے تمکو پس پکڑلیا ہر شخص نے ہاتھ اپنے پاس والے کا اور پکڑلیا حذیفہ نے ہاتھ اپنے برابر والے کا پھر کہا اوس نے
ہم مین کوئی غیر ہمارا ابیان کرتے ہین بات اپنی کہا اوسنے آیا تھا درمیان ہمارے ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور بھیجی پس ... کہ ہم ...
ستر آدمی پھر جب جاوین لوگ طرف آنحضرت ﷺ کے تو نکلین بنی قریظہ بھی اوپر آنحضرت ﷺ کے ... پوچھا اون لوگون نے ... کہا اوسنے ...
ہوئے حذیفہ درمیان سے دو لوگون کے اور گذرے ... ابوسفیان کے درحالیکہ سینکتا تھا وہ پشت اپنی آگ سے پس چاہا کہ ...

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چلے گئے یہان تک کہ آئے پاس آنحضرت کے درحالیکہ آپ نماز پڑھتے تھے پس لوٹ گئے حذیفہ اور داخل ہوئے آنحضرت اپنے خیمے میں اور
بلوایا حذیفہ کو اور فرمایا بیان کر جو تیرے پاس ہے حذیفہ خبر کو کہا حذیفہ نے کہ عہد شکنی کی یہود نے پھر بیان کر دیا تمام قصہ اونکا جس طرح سے کہ کہا تھا اونھون نے پھر کہا یا رسول اللہ
درمیان اوس حال کے کہ میں آتا تھا آپ کی طرف ناگاہ دیکھا میں نے ایک شخص اس طرح کا کہ سینکتا تھا پشت اپنی آگ سے فرمایا آنحضرت نے وہ ابوسفیان تھا کہا حذیفہ نے
کہ یا رسول اللہ اگر ہوتی وصیت آپ کی تو مارتا میں اوسکی پشت میں تیر کو پس بھیجا آنحضرت نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ اور خوات بن جبیر کو طرف بنی قریظہ کے اور
فرمایا انسے کہ جاؤ تم اونکی طرف اور کہو اونسے کہ سن لیا ہمنے حال تمہاری مشورت کا کہ توڑا تمنے اقرار اور قسم کو اور سوال کرو اونسے صلح کا اور یاد دلاؤ اونکو اللہ تعالی اور
اقرار کا پس کافی ہے تمکو جو کہ آیا پاس ہمارے حال اونکا پس گئے یہ تینون پاس بنی قریظہ کے رات میں تو پایا اونکو بیٹھا ہوا ڈیوڑھی کے دروازے میں پس کھلوانا چاہا
عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ نے دروازے کا پس کھولدیا اونھون نے دروازہ اور گئے یہ پاس اونکے اور مطلع کیا اونکو اوس بات سے کہ گئے تھے یہ پاس اونکے اوس واسطے
کہا بنی قریظہ نے کہ توڑدیا ہمنے بازو ہمارا اگر موافقت چاہتے ہو تم تو لوٹا دو اونکو ہماری طرف ورنہ ہم تمسے بری ہین سوا اسکے نہیں کہ تم جو سچے ہو اور مراد لی
اونھون نے بازو سے اپنے بھائیون بنی نضیر کو کہا اونسے سعد بن معاذ نے کہ یہ بات تھی بنی قریظہ کے کہ اے گروہ بنی قریظہ میں منع کرتا ہون واسطے تمہارے
وہ چیز کہ حاصل ہوا بنی نضیر کو بازا اوس سے کہا بنی قریظہ نے سعد سے کہ اگر کہا ایسے تو کہا سعد کو تو شروع کر اپنے بیٹے سے کہا اونسے سعد نے کہ بیشک کہانا
نہین بہتر اس بات سے پھر دعا کی سعد نے اس طرح کہ اے اللہ مت مارنا مجکو یہان تک کہ ٹھنڈا کرے تو دل میرا بنی قریظہ کی طرف سے پس شروع کیا یہود نے اوس وقت
کہ برا کہتے تھے اور عیب لگاتے تھے آنحضرت کو ساتھ جو بوجھ کے اور کہنے لگے کہ یہ ایسا ہی طرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بدرخواست صلح اور
موافقت کے اوس وقت میں کہ مل گئے کپڑے تنگ کے یعنی نہایت کو پہونچ گئی تنگی یہ نہین ہاری ہرگز نہین ایسا قسم اوس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اوسکی البتہ دراز کرینگے ہم
آنحضرت پر ہماری وسعت اپنی اور البتہ عوض لینگے ہم اپنے بھائیون کا پس لوٹ آئے عبد اللہ اور ہمراہی اونکے اور تحقیق سنی یہود سے اذیت بہت اور آئے پاس آنحضرت کے
آگے بڑھکر اور دریافت کی انسے خبر یہود کی عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ آئے ہم پاس آپکے نزدیک سے شریر لوگون کے واللہ نہ کیا چاہئے اونسے [illegible]
دور ہوئے آپ سے مگر وہ چیز کہ مکروہ معلوم ہوئی ہمکو اور [illegible] بیان کیا حال جس طرح کہ سنا تھا فرمایا آنحضرت نے کہ پوشیدہ رکھنا خبر کو اور ظاہر کرنا اچھی بات کو سوا اسکے
نہیں کہ لڑائی دھوکا ہے پھر جب لوٹ آئے آنحضرت پاس اپنے اصحاب کے تو تکبیر کہی اور تکبیر کہی سب نے پھر تکبیر کہی آنحضرت نے اور تکبیرین کہیں سب نے
پھر تکبیر کہی آپ نے اور تکبیرین کہیں سب نے تو گھبرا گئے مشرک اور بولے تحقیق آئی ہے آنحضرت اور اونکے اصحاب کو وہ بات کہ خوش آئی ہے اونکو پھر پوچھا اون صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ کیا پہونچا آپکو پس بلوایا آنحضرت نے اپنے اون تینون اصحاب کو اور فرمایا اونسے کہ بیان کر خبر اپنے بھائیون کی تو کھڑے ہوئے عبد اللہ بن رواحہ
اور کہا [illegible] تمہارے یہود نے ارادہ کیا ہے کہ [illegible] اونکی طرف ستر آدمی بھیجے جب کہ جاوین وہ اونکے قلعون میں تو ماریں وہ گردنین اون قریش کی
پھر نکلین ہماری طرف لڑائی کو کفار کی اور مدد کی ہے اونھون نے ہماری اوپر مشرکون کے پس مارینگے ہم اونکو انشاء اللہ تعالی یہان تک کہ صبح کرین ہم اور تمہارے درمیان تھا
آنحضرت کے ایک جاسوس مشرکون کا قوم اشجع سے نعیم بن مسعود نام [illegible] اوس نے یہ بات اور [illegible] اوس جاسوس کے پس آیا وہ اونمین تو دریافت کی مشرکون
نے خبر اوس سے اور کہا ای نعیم کیا شعور ہے تمہارا لشکر آنحضرت میں کہا نعیم نے لایا ہون میں واسطے تمہارے خبر اس بات کی یقینی قریب ہے کہ ہلاک ہون سردار تمہارے پس
[illegible] کہا نعیم نے [illegible] آنحضرت نے تینون شخصون کو طرف بنی قریظہ کے تاکہ دیکھین اونکو کہ وہ ساتھ ہمارے
ہین یا ساتھ آنحضرت کے پس لوٹ آئے پاس آنحضرت کے [illegible] اونکے بنی قریظہ کی طرف سے اور بیان کیا آنحضرت سے سب حال اور بیشک [illegible] بنی قریظہ
نے صلح کی درخواست کی اس بات پر کہ بھیجو تم اونکی طرف ستر آدمی سردار اپنے پھر جب جاوین یہ اونکے قلعون میں تو مار ڈالین گردنین اونکی پھر آوین پاس آنحضرت کے پس روکین
اونکو اوپر تمہارے کہا ابوسفیان نے [illegible] قسم لات وعزی کی فریب کیا یہود نے لعنت کرے اونپر اللہ تعالی اور کہا اونسے ستر آدمیون سے کہ واللہ [illegible]
ہم اونکے قلعون میں [illegible] ابوسفیان نے [illegible] ابو لبابہ [illegible] اقامت ہماری اور محاصرہ کرنا ہمارا اور [illegible] شخص کیا اب صلاح
میری [illegible] اور ہم نہین طاقت رکھتے

لڑائی یا کسی کام کی ہفتے کے دن پس لوٹ آیا قاصد ابو سفیان کا اور کہا کہ ابو لبابہ اور لوگ اوسکے گمان رکھتے ہین کہ نہین کرینگے ایش اونکو لڑائی کی ہفتے کے دن
پس غصے ہوا ابو سفیان اس بات سے اور سچ جانی بات نعیم بن مسعود کی پھر دوبارہ بھیجا قاصد کو اونکی طرف کہ کر لینا اور دن ہفتہ بعوض اس جلنے کے کہا سو اسطے کہ
ضرور ہے لڑائی آنحضرت سے کل کو پس قسم ہے لات اور عزی کی اگر گئے ہم اور نہو سکے تم ساتھ ہمارے تو البتہ بری ہو جاوینگے ہم تمھاری قسم اور اوس سے اور البتہ
شروع کرینگے ہم تم سے لڑائی قبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آیا قاصد ابو سفیان کا طرف ابو لبابہ کے لیکر یہ پیغام تو غصے ہوا ابو لبابہ اور بولا قاصد سے کہ
واللہ دیوانہ ہو گیا ہے بھیجنے والا تیرا کیا جانتا ہے کہ تجاوز کرینگے ہم اپنے ہفتے کے دن مین لئے اوسکے تحقیق غصے ہوا اللہ تعالی ہماری ایک جماعت پر کہ تجاوز کیا تھا
اونھون نے ہفتے کے دن مین اور کر دیا اونکو بندر اور خنزیر اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر اطاعت کرین ہم ابو سفیان کی کل کو تو ہو جاوین ہم بھی اوسی طرح پھر لوٹ آیا قاصد ابو سفیان
کا اوسکی طرف اور کہا کہ ابو لبابہ اور لوگ اوسکے کہتے ہین کہ تعدی کی ہماری ایک جماعت نے اپنے ہفتے کے دن مین پس ہو گئے وہ بندر اور سور نہین اطاعت کرینگے ہم
ابو سفیان کی اور نہین حد سے بڑھینگے ہم اپنے ہفتے مین اگرچہ چاہے ابو سفیان تاخیر کرے کہ گذرنے تک شنبہ کے پس کھڑا ہوا ابو سفیان اور پکارا اپنے لوگون مین کہ اے معشر
قریش اور جو حاضر ہین اس مقام کے خبردار ہو سواسکے نہین کہ انتظار کرتے ہین ہم مدد کا بھائیون سے بندرون اور سورون کی ای اللہ مین الگ ہوتا ہون تیری طرف
سوگند سے بنی قریظہ کے بابت جنگ کو طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جدا ہو خندق سے یہان تک کہ ہو جاوے فرصت تمھارے لیے پہلے اس سے پس پہونچی
اصحاب آنحضرت کو یہ خبر ابو سفیان کی تو غمناک اور سست ہوئے مسلمان اپنے دلون مین اور سچ جانا منافقون نے پھر جب دیکھا اللہ تعالی نے ضعف مسلمانون کا
اور گرفتاری اونکی شدت مین تو اوتاری تسکین اور طمانیت مسلمانون پر اور اوتارے اونکی مدد کو لشکر فرشتون کے اور اوتاری مشرکون پر آندھی آسمان سے پس
گرا دیے سب خیمے اونکے اور بجھا دین تمام آگین اونکی پس بنی مشرکون نے تکبیرین فرشتون کی اپنے لشکر مین اور چھوٹ گئے جانور اونکے لشکر مین اور ڈالا اللہ تعالی نے
اونکے دلون مین رعب پس کھڑا ہوا طلیحہ بن خویلد بھائی بنی فقعس کا اور پکارا اونچی آواز سے ای لوگو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے تمھیں ساتھ شر کے پس
نجات مانگو اور پکارا ہر لشکر کو ہر سردار نے واسطے کوچ کرنے کے پس کوچ کیا اونھون نے اور ہلکے ہو گئے اپنے اسباب سے کہ چھوڑ دیا باقی اسباب کو در حالیکہ
سنتے تھے آواز تکبیرون کی اور بسبب شدت آندھی کے نہ دیکھتے تھے کسی چیز کو پس چلے گئے بھاگ کر اور کافی ہوا اللہ تعالی مسلمانون کو لڑائی سے اور اللہ تعالی قوی غالب ہے پس آندھی
آندھی اور تکبیرین کہتے تھے پیچھے اونکے یہان تک کہ پہونچے ہوا کی جگہ پر رہتا اور لوٹ آئے آنحضرت اور مسلمان اپنے مقامون مین اور اسلئے کہ حاصل ہوئی اونکو مشقت شدید کی

ذکر غزوہ بنی قریظہ کا

اور درمیان اوس حال کے کہ آنحضرت دھوتے تھے اپنے سر مبارک کو ناگاہ حضرت جبرئیل آ کھڑے ہوئے نزدیک منبر کے ہو کر تلوار میان سے اپنی اور اونکو
حضرت عائشہ نے تو بولین یا رسول اللہ یہ ہی دحیہ کلبی ہے ہمراہ تلوار لیے ہوئے نزدیک منبر کے پس ادھر کر لیا آنحضرت نے رومال کو اور اوٹھ کھڑے ہوئے درحالیکہ
دھو چکے تھے آدھا سر اپنا پس پوچھا کیا خبر ہے تیرے تمھارے ای جبرئیل کہا جبرئیل نے عفو کرے آپ سے اللہ تعالی ای محمد رسول اللہ کے تحقیق اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ
جاوے طرف بنی قریظہ کے اسی وقت تحقیق اللہ تعالی مارنے والا ہے اونکو مثل مارنے انڈے کے پتھر پر پس پکار دیا آنحضرت نے لوگون مین کہ اوٹھو الوت تیار ہو اونکی
مشقت سخت اور آزمایش کے پس معلوم ہوئے سب ہتھیارون سے اور سوار ہوا اوپر آپ نے ایک شخص کو پس لوگ یہان تک کہ پہونچے وہ گڑھی پر قاصد
درحالیکہ آیا تھا پاس اونکے جی اور تھا ہمراہ اونکے گواہی دینا اوسکو اقرار کے کہ کہا تھا اور نہین لائے جو فرمایا پس ہوا اصحاب سے ایک اور
اور تشریف لے گئے آنحضرت اپنے گھر مین اور دھویا سر مبارک اپنا اور فارغ ہوئے اپنی حاجت سے پھر نکلے طرف ہو گئے اور یہ فرمایا کرتے تھے مسلمانون کے ساتھ
چھوٹا کر اور جا دور کرنے کے اور تیار ہو کر تھے آنحضرت اور ازواج مطہرات کی اپنے آنحضرت اپنے یارون مین پھر کر والا ایک شخص مہاجری اور بولا یا رسول اللہ
ایک طرف ہو جاوے کہ جھکو اللہ تعالی فدا آپ پر فرمایا آپ نے نہین نقصان پہونچا چاہیئے تجکو پہونچا تو بسبب پھر سے پہنچ اونچا جانے والی باتون کہ ہو
رکھا ہے کہ ستون مین اون سچ بیٹھے والی باتون کو کہا اوس مہاجر نے بیشک جو کہ نہین ہا فرمایا آنحضرت نے کہا اور اس اگر تجکو اپنا تجکو دیکھا اون آنحضرت
کہ مین نقصان نہین پہنچا آنحضرت نے اونکو گھڑی والون سے نام لیکر فرمایا ای ابو لبابہ اور تمہارے بندر اور گڑھی کے کہ اپنا اوتار و اونون سے

آنحضرت ؐ نے کہا او بندے کیا چاہتے ہو تم اے ابوالقاسم فرمایا آپ نے دور ہو اے بھائیو بندرون کے خراب کرے تمکو اللہ تعالیٰ کہا اونھون نے اے ابوالقاسم تھے تم واللہ فحش
باتین کرنیوالے اور کیا تھا اونسے یہ کلام آنحضرت نے اسواسطے کہ دور ہوجاوین اور نہ سناوین آنحضرت کو رنج دینے والی باتین پس ہوا یہ ایسا ہی اور لڑتے رہے
وہ بعد اسکے کئی راتون تک اور منافقین کہلا بھیجتے تھے اونکو اس بات مین کہ نہ اوترنا تم طرف مسلمانون کے اور نہ نکلنا بہنے سے اگر ارادہ کرین آنحضرت تمہارے
نکالنے کا قسم اوسکی کہ قسم کھائی جاتی ہے ساتھ اوسکے اگر نہ مانا آنحضرت نے سوا لڑائی کے تو البتہ ہم مدد کرینگے تمہاری ساتھ جانون اور ہتھیارون کے اور خرچ کرینگے
جانین اپنی واسطے تمہارے اور نہ اطاعت کرینگے ہم سبب تمہارے کبھی کسیکی اور اگر نکال دیے گئے تو نہ ٹھہرینگے ہم بعد تمہارے مدینے مین مگر تھوڑا ایک کہ آملین تمسے پس یہی مراد ہے
اس قول الٰہی سے کہ فرمایا قرآن مجید مین أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ
لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ
مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ○ یعنی تو نے نہ دیکھے وہ جو دغا باز ہین کہتے ہین
اپنے بھائیون کو جو منکر ہین کتاب والون مین سے اگر تمکو کوئی نکالیگا تو ہم بھی نکلینگے تمہارے ساتھ اور کہا نہ مانینگے کسیکا تمہارے حق مین کبھی اور اگر تمسے
لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور اللہ گواہی دیتا ہے وہ جھوٹے ہین اگر وہ نکالے جاوینگے یہ نہ نکلینگے اونکے ساتھ اور اگر اونسے لڑائی ہوگی یہ نہ مدد کرینگے اونکی اور اگر مدد کرینگے تو بھاگینگے
پیٹھ دیکر پھر کہین مدد نہ پاوینگے پھر جب کہ نا امید ہوے منافقون کی مدد سے تو ڈالدیا اللہ تعالیٰ نے رعب دلون مین یہود کے پس سوال کیا اونھون نے کہ چلے جاوین ہم ساتھ اپنے بھائیون کے
اور عیال اور مال کے طرف اونہی شام کے بنی نضیر نے کہ صلح کی تھی اونھون نے اسی بات پر پس انکار کیا اونسے اس بات کا آنحضرت نے مگر یہ کہ اوتر آؤ اوپر حکم کے پھر اگر چاہونگا مین تو
قبول کرونگا مین اونکو اور اگر چاہونگا تو نکالدونگا مین اونکو شہر سے کہا بنو قریظہ نے بھیج دو ہماری طرف فلانے شخص کو قوم اوس سے کہ خیر خواہ جانتے تھے
اوسکو اپنا پس آیا وہ شخص پاس اونکے کہا بنو قریظہ نے اے فلانے کیا اوترین ہم اوپر حکم آنحضرت کے کہا اوس شخص نے کہ ہان اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے
طرف اپنے گلے کے کہ واسطے تمہارے ذبح ہونا ہے پس انکار کیا اونھون نے باہر آنیسے اور اوتاری اللہ تعالیٰ نے آنحضرت پر وحی کہ آگاہ کیا آپکو اوس شخص کے
اشارے سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ
یعنی تو غم نکھا اونپر جو دوڑ کر گرتے ہین منکر ہونے مین وہ جو کہتے ہین ہم مسلمان ہین اپنے مونہہ سے اور ان کے دل مسلمان نہین پس کہلا بھیجا یہودیون نے اوسیون کو کہ
حلیف تھے بنی قریظہ کے کیا نہین لیتے تم واسطے اپنے بھائیون کے جیسا کہ لیا خزرج نے واسطے اپنے بھائیون کے پس آئے بنی اوس طرف آنحضرت کے
اور کہنے لگے اے نبی اللہ کیا نہین قبول فرماتے آپ ہمارے حلیفون سے مثل اوسکے کہ قبول فرمایا آپ نے خزرج کے حلیفون سے فرمایا آپ نے اے جماعت اوس
کیا نہین راضی ہوتے تم واسطے اپنے حلیفون کے اس بات پر کہ کرون مین درمیان اپنے اور اونکے ایک شخص کو کہ تم مین سے ہو کہا اونھون نے کہ بہت بہتر
فرمایا آپ نے کہ سعد [illegible] کہ اختیار کرلین قوم اوس سے جس شخص کو چاہین واسطے اپنے فیصلے کے پس اختیار کیا اونھون نے سعد بن معاذ کو واسطے اوس فیصلے کے
کہ جاری کی تھی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور سعد بہت زخمی تھے ساتھ اپنے سب لوگون کے پس اونکی اون باتون سے کہ کہین تھین اونھون نے اونکو اوس بات کے
گذر چکی تھی پس آئے سعد پاس اونکے اور کہا آنحضرت کی طرف سے فرمایا اے سعد اختیار کیا ہے تمکو یہود نے حکم واسطے اپنے کہ فیصلہ کرو تم
درمیان میرے اور اونکے پس [illegible] سعد نے دونون طرف والون کو اپنے فیصلے پر کہ مان لین فیصلہ میرا اور راضی ہون میرے حکم پر پس راضی ہوئے دونون
جانب والے اونکے فیصلے پر تو حکم کیا اونھون نے بنی قریظہ کو قتل کیے جانے کا اور [illegible] تمہارون کا پس کیا اونھون نے اسی طرح پھر حکم کیا اونمین سعد نے اسطرح
کہ مار ڈالے جاوین لڑنے والے جوان اونکے اور غلام بنالیے جاوین لڑکے اور عورتین اونکی فرمایا آنحضرت نے قسم اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے تحقیق
راضی ہوچکے ہین ساتھ اس حکم تیرے کے اللہ اور فرشتے اوسکے اور مسلمان اور ساتھ اسی بات کے حکم کیا گیا ہون مین پس باندھی گئین مشکین اونکی واسطے کھینچنے
کے قتل مین اور مارڈالے گئے لڑنے والے اونکے کہا راوی نے پھر جب آگے لایا گیا حیی تو فرمایا اوس سے آنحضرت نے کیا نہ رسوا اور شرمندہ کیا تجکو اللہ تعالیٰ
نے کہا اوسنے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور واسطے میرے اجل ہے کہ نہ تجاوز کرونگا مین اوس سے اور نہین ملامت کرتا مین اپنے نفس کو تمہارے

اور عداوت پر گواہی دیتا ہون مین کہ جس وقت حیی نے دیکھا کہ تم کو جھوٹا ہو اور مین دشمن تمہارا ہون پس حکم کیا واسطے اوسکے آنحضرت نے اور مارا گیا گردن کی
نزدیک احجار الزیت کے کہ وہ جگہ بازار کی ہے مدینے مین پھر اوتاری اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ
وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنی اور اوتار دیا اونکو جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکی گڑھیون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنون کو
تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو بندی کیا اور تمکو ملائی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہین پھیرے تمنے اپنے قدم اور مراد اوس زمین سے
یا مال خیبر ہو وعدہ فرمایا اوسکا اللہ تعالی نے قرآن مین دوبارا اور تھے قیدی بنی قریظہ کے اوس دن سات سو پچاس آدمی پس عرض کی عمر رضی اللہ عنہ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین خمس نکالتے آپ اس مال سے جیسا کہ خمس نکالا تھا آپنے دن بدر کے فرمایا آپ نے نہین خمس اوسکا کہ تھا یہ
ایک شی ہو کہ کیا اسکو اللہ تعالی نے خاص واسطے میرے سوا مسلمانون کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى یعنی جو ہاتھ لگا دے اللہ اپنے رسول کو بستیون والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والے کے
پس مراد ان قریون سے قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر ہے کہ وعدہ کیا تھا انکی فتح کا اللہ تعالی نے آنحضرت سے قبل انکی فتح کے پس لیے آنحضرت نے
لوٹ سے بنی قریظہ کی تین گھوڑے پھر بانٹ دیا اونکو اپنے گھر والون مین اور تقسیم کیا باقی کو دو نصف پر پس بھیجا سعد بن عبادہ کو ساتھ ایک نصف کے شام
کی طرف اور بھیجا انس بن قیظی کو ساتھ دوسرے نصف کے غطفان کی طرف اور حکم کیا کہ لاوین غطفان سے ساتھ گھوڑون کو پس کیا اونھون نے
اسی طرح اور حاصل کیے گھوڑے بڑے بڑے پس کر دیا اون گھوڑون کو آنحضرت نے مسلمانون مین واسطے جہاد کے خدا کی راہ مین پھر فرمایا آنحضرت
نے کہ رد کیا مینے وہ کہ تھا واسطے میرے خمس سے طرف مسلمانون کے اور تھا خمس ڈیڑھ سو یہ تھا قصہ جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوہ بنی لحیان کا

اور جب گذرے چھ مہینے آنحضرت مدینہ منورہ مین جسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے پھر نکلے طرف قبیلہ بنی لحیان کے کہ مقابل ہوئے اونسے اور جسکا بالونکا اتفاق
نے اور مارا اونکو اور متفرق کر دیا اونکو گرفت سے مسلمانون کی اور پہنچے آپ پیچھے اونکے سوار ہو بھگایا اونکو موضع عسفان تک اور شکست دی اور ہلاک کیا اللہ تعالی نے
اسکے اہل کو اور اقامت فرمائی آنحضرت نے منازل بنی لحیان مین کئی راتین پھر مراجعت فرمائی پس کہا کعب بن مالک نے اس باب مین یہ ابیات

اَقَمْنَا عَلَى الْمَرَسِ اللَّيَالِيَ لَيَالِيَا	بِاَرْعَنَ جَرَّارٍ عَرِيْضِ السَّرَايَا
فَلَمْ تَلْقَ فِيْ تَطْوَافِنَا وَالْتِمَاسِنَا	فُرَاتَ بْنَ حَيَّانٍ يَكُنْ رَهْنَ هَالِكٍ

یعنی قیام کیا ہمنے مرس پر بیچ کئی رات ساتھ گوشت لشکر اونٹون کے چوڑی نواگیاہ والون کے پس نہ ملے ہم اپنے پھرنے اور تلاش کرنے مین فرات بن حیان
کو کہ ہووے گروی ہلاک ہونے والے کا۔ اور فرات بن حیان ایک شخص ہے قبیلہ بنی عجل سے کہ تھی نسبت اوسکی ایک عورت قریش سے اور تھا پیشوا اہل عداوۃ
واسطے آنحضرت کے پھر توبہ کی اسنے بعد اسکے اور اچھا ہوا حال اوسکا اور لوٹے آنحضرت طرف مدینے کے ساتھ غنیمت اور سلامتی کے بیان کیا ہے
آنحضرت نے اور بھیجی اللہ تعالی نے ایک سخت آندھی بولیان پر اور ڈر سے وہ اوس سے ہلاکت پر یہان تک کہ خاک بین بھیجا اور اونسے مردون کو اور کہ ہوگئی
اور رات اونکی آنحضرت کی اور نہ ملی یہان تک کہ صبح کی لوگون نے پھر جب دور ہوگئی آندھی کہا لوگون نے یا رسول اللہ کیا حال ہے اس آندھی کا فرمایا آپ نے آندھی
بسبب مرنے ایک شخص کے ہے منافقون سے کہ تھا سردار اہل نفاق کا اور مرگیا وہ مدینے مین پوچھا لوگون نے کون ہے وہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے وہ رفاعہ بن تابوت قینقاعی
سے ہی تھا یہ سبب اوسکا اور مرا ایک شخص سے منافقون مین درمیان جماعت اصحاب کے کہ یون کہتے ہین آنحضرت کہ مین جانتا ہون غیب کو اور خبر پہنچانے
جنگل کی ہوئے والی چیز سے حال انکہ نہین جانتا ایمان دار اونٹنی اونکی کہان ہین خبر دیا آنحضرت کو اوس اونٹنی کی کہ وہ فلان جگہ ہے اوسکی مہار ایک
ایک پیڑ سے کہ پیچیدہ ہوگیا ہے پس لیگیا اس بات کو آنحضرت نے ...

کہ بیان کرتے ہیں تمہیں لوگوں سے جو کچھ کہ کہا تھا اوس نے اپنے یاروں میں ناگاہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقوں سے خوش ہوتا ہی مجھ پر اس بات سے کہ گم گئی
اونٹنی میری اور کہتا ہی کہ کیا گمان کرتے ہیں آنحضرت کہ وہ جانتے ہیں غیب بات کو پس کیوں نہیں مطلع کرتا مقام سے اوس اونٹنی کے اونکو جو کہ خبر دیتا ہی اونکو غیب کی
اور قسم مجھکو اپنی عمر کی کہ جھوٹ بولا جسنے کہا کہ میں جانتا ہوں غیب بات کو کہ نہیں مطلع میں غیب پر اور تحقیق آگاہ کیا مجھکو اللہ تعالی نے مقام اوس اونٹنی کے سے وہ اسا
گھاٹی میں ہی کہ اٹک گئی ہی مہار اوسکی درخت میں پس گئے لوگ دوڑتے ہوئے طرف اوس گھاٹی کے تو پایا اونٹنی کو اوسی طرح کہ اٹکی ہوئی تھی مہار اوسکی درخت سے
جیسے کہ فرمایا تھا آنحضرت ﷺ نے پس لے آئے اوسکو اور وہ منافق دیکھ رہا تھا بحال اس ایمان لایا اوسی وقت اور تصدیق کی آنحضرت ﷺ کی پھر آیا اپنے یاروں میں تو پایا اونکو
بیٹھا ہوا اوسی طرح جس جگہ کہ چھوڑ گیا تھا کہا اوس نے قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ تعالی کی کیا اوٹھا تھا کوئی تمہارا اپنی جگہ سے یا بیان کی بات میری کسی سے بعد میرے
کہا اونہوں نے واللہ نہیں کہا اوس نے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں البتہ تھا میں کہ نہ اسلام لایا تھا کبھی دل سے سو آج کے دن سے پوچھا اوس سے
لوگوں نے سبب اسکا کہا اوس نے پایا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ کہہ رہے تھے لوگوں سے وہ باتیں میری کہ میں تمہیں سے اونکو کہ گئے تھا سے گواہی دیتا ہوں میں کہ مطلع کیا
اونکو اللہ تعالی نے اور وہ سچے ہیں اپنے دعوے رسالت میں پھر کوچ کیا آنحضرت ﷺ نے اوس منزل سے یہاں تک جب کہ قریب ہوئے مدینہ سے گفتگو کی اور رد و بدل کی
دو شخصوں نے آپس میں کہ اونمیں سے ایک عامری تھا اور دوسرا ابن ... کی عبد اللہ بن ابی نے اپنے حلیف کی جو تھا مدینہ کا اور مدد کی ایک مہاجری جہجاہ نے اوس عامری کی
اور تھے جہجاہ [illegible] سے پس تعجب کیا ابن ابی نے اس بات سے اور بولا جہجاہ سے کیا تو مدد کرتا ہی عامری کی میرے مقابلہ میں کیا پونہچا تو اس مرتبے کو کہا
جہجاہ نے کہ ہاں تم میرا ہی کہ گردن اوس کا سر کام کیا اور [illegible] زبان جہجاہ کی ابن ابی پر کہا عبد اللہ بن ابی نے کہ مثال میری اور تیری وہ ہی کہ کہا ہی اگلوں نے موٹا کر تو کتا اپنا
تاکہ کہا اوسے وہ گوشت تیرا قسم اوس ذات کی کہ قسم کہاتا ہی اوسکی عبد اللہ البتہ چھوڑ دونگا میں تجکو اور وہ کہیں اور غمناک غیر اس حال سے کہ کہا جہجاہ نے عبد اللہ سے کہ نہیں کوئی
[illegible] کہا جہجاہ نے کہ روزی ہاتھ میں ہی اللہ تعالی کے پس لوٹ آیا ابن ابی اپنے لوگوں میں درحالیکہ غضبناک تھا کہا
قسم اللہ کی [illegible] لوگوں کو بہتر تھا جب کہ کھلایا تم نے انکو کھانا ہمارا تو [illegible] تمہاری گردنوں پر تحقیق قریب ہوئے ہیں یہ
اس بات کو [illegible] آنحضرت ﷺ کو اور جو اوس میں اپنے قبائل سے اور مالوں سے ہیں نفع دینگے جب کہ متفرق ہوجاینگے آنحضرت ﷺ کے گرد سے اور بہت غصہ ہوا ابن ابی ان
لوگوں پر اور بولا [illegible] جہجاہ پاس آنحضرت ﷺ کے اور شکایت کی [illegible] کہ میں ظالم ہوں اور قسم تجکو اپنی عمر کی کہ میں ظالم ہوں جب کہ لائے ہم آنحضرت ﷺ کو اپنے
[illegible] آرام دیا ہمنے اونکو [illegible] جانیں اور کیا ہمنے اونکو [illegible] اگر ... ہم ... البتہ
[illegible] لیا ایک شخص کو اپنی قوم سے اور سردار اپنا تھا اوس شخص سے وہ دشمن خدا اپنے آپ کو اور گمان کرتا تھا
[illegible] آنحضرت ﷺ اور [illegible] انصار [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب حضرت ﷺ میں حسن کی طرف سے اور [illegible]
[illegible] ابن ابی [illegible] میرے دل لگی کرتا تھا میں اس بات میں [illegible]
[illegible] آنحضرت ﷺ ان باتوں سے اپنے دل میں اور
[illegible] آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو [illegible]
[illegible]
[illegible] ابن ابی سے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت ﷺ نے اور قبول کیا عذر اوسکا

اور مشہور ہوئی ملامت زید پر درمیان انصار کے اور بولے جھوٹ کہا تھا زید نے آنحضرت ﷺ سے پس بہت شرمندہ ہوا زید اور آنحضرت ﷺ نے پھر کوچ کیا آنحضرت ﷺ نے طرف
مدینے کے اور پیچھے زید کے چلا کرتے تھے ہمراہ آپ کے منزل میں اور باتیں کیا کرتے تھے آپ سے چلنے میں پس شرمندہ ہوئے زید اس بات سے یہانتک کہ قریب تھا کہ
آنحضرت ﷺ سے قطع راہ میں یا سوا اسکے پس اوتارا اللہ تعالی نے آنحضرت پر عذر زید کا اور تکذیب عبداللہ بن ابی کی اس آیت میں یَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا
إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝
یعنی کہتے ہیں البتہ اگر ہم پھر گئے مدینے کو تو نکال دیگا جسکا زور ہے بیقدر لوگوں کو اور زور اللہ کا ہے اور اوسکے رسول کا اور ایمان والوں کا لیکن منافق نہیں سمجھتے
پس چلے آنحضرت ﷺ درمیان لوگوں کے سوار اپنی اونٹنی پر یہانتک کہ ملے زید کو راہ چلتے تھے پس پکڑ لیے آنحضرت ﷺ نے کان زید کے اور اٹھایا اونکو یہانتک کہ سرخ ہوگیا چہرہ
اونکا پھر فرمایا اونسے بشارت ہو تجکو اے زید کہ معذور رکھا تجکو اللہ تعالی نے اور تصدیق کی تیری پھر پڑھی یہ آیت شریفہ اور آپ پہنچے آنحضرت مدینہ منورہ میں اور
مقام کیا اوسمیں جسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے یہ ہوا قصہ غزوۂ بنی لحیان کا

ذکر غزوۂ بیر معونہ کا

پھر جب کہ آئے آنحضرت ﷺ مدینے میں تو روانہ کیا ایک سریہ اپنے اصحاب کا طرف بیر معونہ کے اور بھیجا ساتھ اوس جماعت کے ایک شخص کو بنی سلیم سے کہ نام
اوسکا عروہ بن اسماء بن الصلت تھا پس گئے وہ لوگ یہانتک کہ جب پہنچے اوس پانی سے اوپر مسافت دو پہر راہ کے تو مقام کیا وہاں اون لوگوں نے
اور شب گذاری اوس جگہ اور گم کردیا چار آدمیوں نے اونمیں سے ایک اونٹ کو پس ڈھونڈھنے گئے اوسکو وہ چاروں اور کوچ کر گئے باقی اصحاب پس جب کہ
پہنچے اس پانی پر پس ناگاہ اوترا ہوا تھا وہاں ایک بڑا قبیلہ بنی عامر کا پس گھیر لیا اونھوں نے اصحاب کو پس لڑے اونسے اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم اور کہا
اون لوگوں نے عروہ کو کہ تو امن میں ہے ہماری طرف سے پس نکل آ تو یا طرف ہمارے یا طرف ہمارے غیر کے پس کہا عروہ نے تحقیق اقرار کیا ہے آنحضرت ﷺ سے کہ
نہ رکھونگا ہاتھ اپنا ہاتھ میں کسی مشرک کے ہرگز اور نہ پکڑونگا اوسکو دوست اپنا پس گھیر لیے گئے اصحاب درمیان کفار کے پس جب گھیرا اونھوں نے کہا ہم نہیں پہنچتے
تو کہا جہوں نے اے اللہ تعالی ہم نہیں پاتے اس جگہ اور کسی کو کہ خبر دے ہماری طرف سے تیرے رسول کو سوا تیرے پس پہنچا دے اونکو ہماری جانب سے سلام پس
تحقیق راضی ہوئے ہم سب پس خبر دی اللہ تعالی نے اس حال کی آنحضرت ﷺ کو پس مطلع کیا آپ نے لوگوں کو اونکی موت سے جب پہنچے اور فرمایا کہ یار تمہارے مارے گئے
بیر معونہ پر پس طلب مغفرت کرو واسطے اونکے پس تحقیق کہ ملا ہے اونھوں نے میری طرف سلام کو اور پایا اون چار شخصوں نے اپنے اونٹ کو پھر صبح کے پھر چلا اوپر
نشانوں قدم اپنے یاروں کے یہانتک کہ جب کہ قریب ہوئے پانی سے تو ملی اونکو ایک لڑکی بنی عامر کی پس پوچھا اونسے لڑکی نے کیا تم ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس نہ جواب دیا اونھوں نے کچھ اوس لڑکی کو پھر پوچھا اوسنے دوبارہ کہ کیا ہو تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اونھوں نے ہاں اوس نے کہا مسلمان ہو یا نہ کہ
ہاں ہیں [illegible] کہ بیشک بھائی تمہارے مارے گئے قبیلہ بنو عامر سے اوپر پانی کے پس [illegible] لایا ایک شخص اون چاروں میں کا [illegible] تم
میرے یہاں تک کہ لاؤں میں پاس تمہارے خبر اسکی اور وہ لگے بڑھا وہ پس ناگاہ دیکھا اپنے لوگوں کو قتل ہوئے اوس پانی پر تو لوٹ آیا طرف اپنے یاروں کے اور
بیان کی اونسے خبر اور مشورت چاہی اونسے اس بات میں پس کیا حکم کرتے ہو تم بولے وہ لوٹ جاتے ہیں ہم طرف آنحضرت ﷺ کے [illegible] ہم اونکو اس خبر سے [illegible]
ایک شخص نے لیکن واللہ میں نہ لوٹونگا یہانتک کہ [illegible] اپنے یاروں کے [illegible] میری طرف سے سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
پھر گیا وہ یہانتک کہ پہنچا پانی پر پس [illegible] اپنی تلوار سے اور مارے گئے آدمی اوسکے پھر مارا گیا اور [illegible] تین شخص اونٹ لیے یہانتک [illegible]
[illegible] کے وقت [illegible] دو شخص قبیلہ بنی سلیم سے درمیان اون دونوں اور آنحضرت ﷺ کے قول [illegible] کہا ان دونوں نے [illegible]
کہ کون ہو تم دونوں کہا اونھوں نے ہم دو شخص ہیں [illegible]
[illegible] بھائیوں کو [illegible] آنحضرت [illegible]
آپکو اپنے بھائیوں کے حال سے پس پایا [illegible] آنحضرت [illegible]

پس سے ہم دو شخصوں نے ہمارے اور مار ڈالا جنہوں نے اونکو اور یہ ہے سامان اون دونوں کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ وہ دو شخص تھے بنی سلیم سے کہ میرے حلیفون سے
بڑا کام کیا تمنے پس بکرے وجہا آنحضرتؐ نے یہ کام اور اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر اس مقدمہ میں یہ آیت کریمہ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ
یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فرمایا اللہ تعالی نے نہ جلدی کرو تم ساتھ مارڈالنے کے بغیر سبب آنحضرتؐ یا اونکے حکم کے یہانتک کہ مشورہ کر لو تم آپسمین پھر فرمائی
اونکو آمین اور آئے ڈرگی اور دونوں سے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بولے کہ دو شخص ہمارے آئے تھے پاس آپ کے اور مارے گئے وہ دونوں پاس آپ کے
فرمایا آپ نے کہ تحقیق تمہارے دونوں شخصوں نے منسوب کیا اپنے کو طرف ہمارے دشمنوں کے لیکن ہم اب دیت دیتے ہیں اون دونوں کی پس دی آنحضرتؐ نے دیت
اون دونوں کی پس آئے یہ قصہ جنگ بیر معونہ کا

ذکر غزوۂ بنی مصطلق کا

پھر حکم فرمایا آنحضرتؐ نے لوگوں کو طیاری کا پس مستعد ہوئے لوگ پس مطلع کیا اونکو آپ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون بنی مصطلق کا جو ایک فرقہ ہے قوم خزاعہ سے
اور فرمایا تحقیق اہل تہامہ نہیں جانتے ہیں کہ کدھر جاؤنگا اور نہ اس برس لیکن مین ظاہر کرنے والا ہون خبر اونکی طرف شام کے تاکہ بادین جاسوس طرف اہل تہامہ
کے یہ خبر لیکر پس فارغ ہو گئے لوگ اپنی طیاری سے پھر نکلے آنحضرتؐ اور پر راہ گھوڑون بنی ملے کے اضمار سے کہ گویا آپ قصد کرتے ہین شام کا پس چلے تمام اوس دن
یہانتک جب کہ شام ہوئی تو قیام کیا آپ نے پھر لوٹے طرف تہامہ کے یہانتک کہ گذر گئے راہ سے تنخیرات کے قریب سے اور تیز چلے اور چھاپا مارا آپ نے بنی مصطلق
پس قتل کیا اونکو اور لین بہت چیزین اونکی اور بیاہا اوس دن جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار کو پھر لوٹے جلد بطرف مدینہ خوف سے اس بات کے کہ چھاپا مارین کہین مدینے
پس چلے دن اور رات اپنے یہانتک کہ فجر کی لوگون نے واسطے حارث بن ضرار کے پیچھے اپنے کہ قسم کھائی تھی اوسنے کہ نہ لوٹین بے قتل کیے ہوئے کو بعض اصحاب
آنحضرتؐ کے پس مقام کیا آنحضرتؐ نے اور فرمایا لوگون کو کہ مین ہوا پتا آرام لینے کو اور فرمایا نہ کھولنا کمرین اپنی پس کیا اصحاب نے اسی طرح اور کھڑے رہے بہت واسطے
آپ کے اور افسر کیا چوکی والون پر حارث بن نعمان کو پس حکم کیا حارث نے اپنے لوگون کو یہ کہ سو رہین اور کہا حارث نے مین کافی ہون تمہاری طرف سے نگہبانی میں پس
اگر دیکھوں گا مین کسی چیز کو تو آگاہ کرونگا مین تمکو پس درمیان اوس حال کے کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور سوتے تھے ہمراہی اونکے ناگاہ نزدیک ہوا اونسے حارث بن ابی ضرار
اور مارا اونکو تیر سے پس گر پڑا وہ تیر قریب اونکے اور جاگ گئے چوکی والے پس چھپا لیا اونہوں نے حارث کا لیکن نہ پایا اوسکو اور بولے ای حارث غافل ہو گیا تو یہانتک
کہ تیر مارا حارث نے کہا حارث نے نہین غافل ہوا مین لیکن چاہا تھا مینے کہ مارے وہ میرے تیر کو پس خبردار کرون مین تمکو اور بیدار کرون تمکو اور ذکر کیا گیا کعب بن مالک سے
قریب آنا حارث کا اور یہ کہ آگے گئے مین اوسکی طرف اصحاب آنحضرتؐ کے پس جاتی رہی اونسے نیند پس آئے کعب پاس آنحضرتؐ کے اور کھڑے ہوئے آپ کے
سر مبارک پر تلوار لیکر حفاظت کو فجر تک پھر جب کہ جاگے آنحضرتؐ تو ناگاہ دیکھا کعب کو سر پر تلوار لیے ہوئے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ای کعب عرض کی اونہوں
نے کہ کہا گیا مجھسے آنا حارث بن ابی ضرار کا اور قریب ہونا اوسکا مجھسے پس ڈر گیا مین آپ کے قتل سے اور جاگے اصحاب کے اور جاتی رہی نیند میری پس کھڑا ہوا
مین آپکی حفاظت کو پس فرمائین دعا واسطے اونکے آنحضرتؐ نے اچھی باتین پھر پڑھی لوگون نے نماز صبح کی پھر سوار ہوئے اور آئے مدینے مین پس نکاح کیا آنحضرتؐ نے
جویریہ بنت الحارث سے اور کیا مہر اوسکا رہائی قیدیون کی اوسکی قوم کی بعد آئے حارث کے واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی جویریہ کے اور حارث مکروہ جانتا تھا
یہ کہ نکاح کرین اوس سے آنحضرتؐ اور نکاح کر دیا تھا اوسکا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے ایک رشتہ دار نے پس ملامت کی اوس شخص کو حارث نے اوپر
اس کام کے ملامت شدید اور وقت جانے آنحضرتؐ کے جنگ سے طرف بنی مصطلق کے اوتاری تھین اللہ تعالی نے آنحضرتؐ پر یہ آیتین یَآ اَیُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ○ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ
حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ○ یعنی ای لوگو ڈرو اپنے رب سے بیشک بھونچال قیامت کا
ایک بڑی چیز ہے جس دن اوسکو دیکھوگے بھول جاویگی ہر دودھ پلانے والی اپنے بالک کو اور ڈال دیگی ہر پیٹ والی اپنا پیٹ اور تو دیکھے لوگون پر نشا اور اونپر
نشا نہیں پر آفت اللہ کی سخت ہے پس تلک کئے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور رک گئے سب لوگ پس بلند کی آنحضرتؐ نے آواز اپنی ساتھ ان دو آیتوں کے پس

بار بار پڑھا آپ نے ان دو آیتوں کو جس قدر کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا اے لوگو کیا جانتے ہو تم کونسا ہے وہ دن وہ کہا انھوں نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے
پس تکرار فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کلام اور یہی جواب دیا لوگوں نے پھر فرمایا آنحضرت نے وہ دن وہ ہے کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے
اے آدم بھیج لشکر دوزخ کا پس کہینگے آدم اے پروردگار میرے کس قدر بھیجوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے طرف دوزخ کے اور ایک طرف بہشت کے
پس بیہوش ہو جاوینگے بوڑھے غم و اندوہ سے اور بوڑھے ہو جاوینگے لڑکے گھبرا کر اور وہ وہ دن ہے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکے حق میں يَوْمًا يَّجْعَلُ
الْوِلْدَانَ شِيبًا ؀ یعنی اوس دن جو کر ڈالیگا لڑکوں کو بوڑھا [illegible] لگے آدمی پھوٹ پھوٹ کر رونے یہاں تک کہ اوترے پہلی منزل میں تو جمع ہوئے لوگ
پاس آنحضرت کے اور پوچھا اے نبی اللہ [illegible] کوئی چیز بھی کہ بچا لینے والی ہو [illegible] ہم پر اس چیز سے کہ سنا ہے ہم نے اوسکو آج پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور
بشارت دی اونکو اور فرمایا خوشخبری ہو تمکو قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے قبضۂ قدرت میں ہے تحقیق میں امید رکھتا ہوں یہ کہ ہو تم لوگ تہائی اہل جنت کے پھر فرمایا
بلکہ امید ہے مجھکو کہ ہو تم لوگ نصف اہل جنت کے پھر فرمایا بلکہ امید رکھتا ہوں میں یہ کہ ہو تم لوگ اکثر اہل جنت کے تحقیق پیش کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر امتوں کو پس دیکھا
نبیوں کو کہ آتے تھے [illegible] ساتھ [illegible] کے یا دو کے یا ایک کے اور دیکھا میں نے بعض نبیوں کو کہ آتے تھے [illegible] ساتھ اونکے آدمی اور اونکی امت کا یہانتک کہ
آخر میں دیکھا میں نے ایک امت کو کہ تعجب میں ڈالا مجھکو اوسکی کثرت نے پس امید کی میں نے یہ کہ ہوں لوگ میری امت کے پس کہا میں نے اے رب کیا یہ میری امت ہے فرمایا کہ نہیں
بلکہ یہ امت موسیٰ کی اور اونکے ساتھ ہوں کی پھر دیکھا میں نے ایک اور امت کو کہ تعجب میں ڈالا مجھکو اوسکی کثرت نے پس کہا میں نے اے رب کیا یہ امت میری فرمایا کہ نہیں بلکہ
یہ یونس اور امت اونکی ہے پھر دیکھا میں نے ایک اور امت کو پس کہا میں نے اے رب کیا یہ امت میری فرمایا نہیں بلکہ یہ عیسیٰ بن مریم اور امت اونکی ہے پس ناگاہ دیکھا میں نے
ساتھ اونکے بہت آدمیوں کو [illegible] پس کہا میں نے اے رب کہاں ہے امت میری پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے دیکھو اپنی داہنی طرف دیکھا میں نے جانب [illegible] کے ناگاہ تھا میں [illegible]
پھر فرمایا مجھکو کہ دیکھو اپنی بائیں جانب شام کے پس میں [illegible] پھر فرمایا مجھکو کہ دیکھو پیچھے دیکھا میں نے جانب عراق کے پس ناگاہ تھا برابر [illegible]
پھر فرمایا [illegible] کہ دیکھو [illegible] پس ناگاہ دیکھا [illegible] پھر فرمایا [illegible] کیا راضی ہوئے تم [illegible] عرض کی میں نے [illegible] اے رب میرے
راضی ہوا میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے [illegible] ساتھ ان لوگوں کے ستر ہزار شخص ہیں کہ داخل ہونگے جنت میں بغیر حساب کے [illegible] عکاشہ بن محصن اسدی [illegible]
شخص ہیں بنی غنم بن دودان سے [illegible] اونھوں نے کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ کرے مجھکو اون لوگوں سے [illegible] فرمایا آپ نے
کیا مجھکو اللہ تعالیٰ نے اونمیں سے پھر کھڑا ہوا ایک شخص انصاری اور کہا [illegible] دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ کرے مجھکو بھی اونمیں سے فرمایا آپ نے
سبقت لے گیا تجھ سے اس بات میں عکاشہ [illegible] المصطلق کا [illegible]

ذکر غزوہ حدیبیہ کا

پھر پکارا آنحضرت ﷺ نے لوگوں میں واسطے حج کے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے [illegible] وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ
يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ؀ یعنی اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آویں تیری طرف پاؤں چلتے اور [illegible] اونٹوں پر [illegible]
پس نکلے [illegible] ساتھ آنحضرت کی [illegible]
[illegible] ہر سال [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] اگر کہتا میں ہاں تو واجب ہو جاتا ہر سال [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ
الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ؀ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ؀ یعنی اے ایمان والو
[illegible]
[illegible]

اور حج کے پس سے چلے ہدی اور گوندہ لیا سر کو اور لبیک کہی واسطے حج کے ذی الحلیفہ سے پھر چلے طرف مکے کے اور خبر پونہچی اہل مکہ کو کہ آنحضرت اور اصحاب اونکے
طیار ہوئے ہین تمھاری طرف آنے کو در حالیکہ حج کرنے والے ہین پس وے کو انکو کعبے سے پس بھیجا قریش نے خالد بن ولید بن مغیرہ کو ساتھ تین سو سوارون کے واسطے روکنے
آنحضرت کے بیت اللہ سے اور پونہچی آنحضرت کو خبر آنے خالد کی اور مکروہ جانا آنحضرت نے قتال در حالیکہ آپ محرم تھے پس فرمایا آپ نے کیا نہین کوئی شخص راہ جاننے والا
کہ لیجاوے واسطے ہمارے راہ قوم کی پس کہا ایک شخص نے آدمیون مین سے کہ مین ہون یا رسول اللہ راہ جاننے والا پس حکم کیا اوسکو آپ نے چلنے کا آگے
لوگون کے پس اوترپڑا وہ اونٹنی سے پس اعتماد ہوا آنحضرت کو اوسکے راہ بتلانے پر یہان تک کہ دیکھا اوسکو اوترتے ہوئے پھر فرمایا آنحضرت نے کیا نہین کوئی شخص
دانا تر راہ کا نسبت اس شخص کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم جہینہ کا اور کہا اوسنے یا رسول اللہ مین خوب جاننے والا ہون اوس راہ کا پس حکم کیا اوسکو آگے چلنے کا پس
آگے ہوا وہ اور لیا اوسنے راستہ کنارہ سمندر کا پس لپٹ گئی راہ گذر قوم کی پس اوترے آنحضرت حدیبیہ مین اور پونہچی اہل مکہ کو خبر اوترنے آنحضرت کی وہان پر پس
دشوار گذری اونپر یہ بات پھر آنحضرت نے حکم کیا جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہ جاوین پاس اہل مکہ کے پس اجازت لین اونسے یہ کہ خالی کردین وے لوگ مکے کو واسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین دن تک تاکہ پورے کرلین آنحضرت مناسک اور ارکان حج اپنے کے پھر لوٹ جاوین یہان سے پس عرض کی حضرت عمر نے کہ یا رسول اللہ مین
درمیان اونکے کم معتبر والا ہون اور ڈرتا ہون قریش سے کہ مجھے نہ مار ڈالین جھکو لیکن روانہ کیجیے آپ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ خاندان اونکا وہان ٹھیرے گا تعرض
کریگا اوسنے وہان کوئی پس بھیجا آنحضرت نے حضرت عثمان کو پاس قریش کے واسطے اجازت لینے کے اہل مکہ سے واسطے آنحضرت کے پس گئے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اور ملے راہ مین سواران قریش سے موضع بلاح مین اور ملے درمیان اونکا ابان بن سعید بن عاص سے پس امان طلب کی اونسے حضرت عثمان نے پس
امان دی اونھون نے عثمان کو اور بٹھا لیا اونکو ابان نے گھوڑے پر آگے اپنے یہان تک کہ لے آئے اونکو مکے مین اور اوترے حضرت عثمان گھر مین ابو سفیان بن حرب
کے اور کہا اونسے پیغام رسالت آنحضرت کا پس اوچھا اونسے لوگون نے کیا خبر لایا پاس تیرے چچازاد بھائی تیرا کہا اونھون نے لایا ہی پاس تمہارے بڑی بات کہ سوال
کرتا ہی تمسے یہ کہ خالی کردو مین واسطے اوسکے مکے کو واسطے ایک اتفاق کے پس سے تاکہ لوٹین اوسمین تین دن تک پس کیا حکم کرتے ہو تم بیچ اس باب مین تم لوگ کہا اونھون نے
والله نہ داخل ہونگے اوسمین آنحضرت ہمپر کبھی بعد اسکے کہ نکالا اونکو اللہ تعالی نے اسمین سے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو بیعت کا پس بیعت لی آپ نے لوگون سے
نیچے اوس درخت کے جو تھا حدیبیہ مین پھر پکار دیا منادی آنحضرت نے لوگون مین کہ آنحضرت نے حکم دیا ہی واسطے بیعت کرنے کے پس جمع ہوئے لوگ پاس آنحضرت کے
اور بیعت کی آپ سے اس بات پر کہ نہ بھاگین گے اگر واقع ہو لڑائی یہان تک جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت بیعت سے اور حال یہ کہ حضرت عثمان غائب تھے پس فرمایا
آنحضرت نے سوا اسکے نہین کہ گئے ہین عثمان میرے کام کو پس یہ ہاتھ میرا ہی کہ رکھتا ہون مین اسکو اونکی طرف سے واسطے بیعت کے اور رکھ لیا ایک ہاتھ اپنا اوپر
دوسرے کے اور مکروہ جانا بعض لوگون نے اس بات کو کہ بیعت کرین اور ان لوگون مین سے ہین جد بن قیس اور عمر بن عوف پس چھپ گئے یہ پیچھے اپنی اونٹ کے
٢ یہان تک کہ فارغ ہوئے لوگ بیعت سے اور انکار کیا عبد اللہ بن ابی نے بیعت کرنے سے اور جانا گیا درد کا اور سنا اہل مکہ نے کہ آنحضرت نے بیعت لی ہی لوگون
نہ جانا گیا کہ گویا کہ وہ ارادہ رکھتے ہین لڑائی کا پس بھیجا اونھون نے دو شخصون کو واسطے دریافت کرنے حال آنحضرت کے اور یہ کہ کس واسطے آئے ہین یہ پس بھیجا عروہ
بن مسعود ثقفی اور مکرز بن حفص کو پس آئے یہ دونون یہان تک کہ قریب ہوئے اصحاب آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے لوگون کو کہ ہانکین ہدی کو آگے اپنے اور کہین لبیک کہ
واسطے حج کے پس کیا لوگون نے اسی طرح پس لوٹ گئے وہ دونون طرف مکے کے اور کہا دیکھا ہمنے مثل ان لوگون کے کہ منع کیے جاوین کعبہ سے سوا اسکے
نہین کہ یہ لوگ حاجی ہین اور نہین آئے لڑنے کو تحقیق گزرے ہوئے ہین بال انکے اور لبیک کہتے ہین واسطے حج کے اور صلاح ہماری یہ ہی کہ نہ منع کیے جاوین یہ حج سے
پس بگڑا اور گالیان دین اون دونون کو قریش نے اور متہم کیا اون دونون کو پھر بھیجا اون دونون کو واسطے صلح کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
کہ صلح پسند ہی مجھکو اور باتون سے پس فکر کیا صلح کا ہر ایک نے دونون جانبون سے پس چلے گئے بعض لوگ مہاجرین سے اپنے گھر کی طرف مکے مین واسطے دیکھنے اپنے
قبیلون کے پس قید ہوئی قوم اونکے پاس قریب دن مین اور پونہچی یہ خبر پاس اصحاب آنحضرت کے پس نکلے وہ دوڑتے ہوئے یہان تک کہ آئے مکے مین پس پاس ایک
بہت آدمی قریش کے گرد مکے کے پس باندھ لیا اونکو وہ ہون مین یہان تک کہ لے آئے اونکو آنحضرت کے لشکر مین پھر بھیجا شام کی اہل مکہ نے تو آئے کچھ آدمی اونکے

بیوقوفون کے اور مارے اونھون نے تیر بیچ لشکر آنحضرت صلعم کے تاریکی شب مین پس گھبرائے لوگ اور چلے فجر کو طرف اہل مکہ کے پس پایا اونکو بیچ پہاڑ کے پس آئے ساتھ تیر اور پتھرون کے پس بھگایا اللہ تعالی نے مشرکون کو اور اچھا کیا اونکا مسلمانون نے اور تیر مارے اونکو کہ داخل کردیا اونکو گھرون مین پھر روکا وسیلے اللہ تعالی نے ہاتھ مسلمانون کے اونکی جانب سے اور اوتاری اللہ تعالی نے اس باب مین اپنے نبی پر آیت کریمہ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنی اور وہی ہے جسنے روک رکھے اونکے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اون سے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیے وہ اور فرماتا ہی اللہ تعالی اپنے نبی کو هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ○ یعنی وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے ہوے پہنچنے اپنی جگہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بیخبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایکطرف ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار الغرض جب دیکھا اہل مکہ نے کہ اللہ تعالی نے نامراد کیا اونکو اور ڈالا اونکے دلون مین خوف تو بھیجا سہیل بن عمرو قرشی کو جو بھائی ہی بنی عامر بن لوی کا واسطے صلح اور موافقت کے پھر جب آیا وہ لشکر مین تو پکارا واسطے صلح اور موافقت کے اور کہا خبردار ہو قسم اللہ کی کہ ہوا یہ کام چند شخصون کی طرف سے بدون ہماری نصرت اور مددگاری کے اب آپ اپنون پاس ہمارے واسطے صلح کے پس قبول فرمایا آنحضرت نے اوسکو اور فرمایا کس بات پر صلح کرتا ہی تو اوسی سہیل نے کہا اوسنے اس بات پر کہ لوٹ جاؤ تم اور برس آئندہ اپنی سے یہی بیٹھے جاؤ اپنے قدمون پر اور ذبح کرو ہدی کو جہان رک کے گئے ہو اور نہین تمکو اختیار کہ تجاوز کرو اور جاؤ قربانی کی جگہ پر اور صلح ہو درمیان ہمارے اور تمہارے دو برس کا کہ بعض ہمارے بعض کی طرف سے امن مین ہون اور بشرطیکہ نہ بگڑنے دو تم اوسکو کہ بھاگ آوین ہم مین سے تمہاری طرف ان دو برسون مین پس فرمایا آنحضرت نے کیا فائدہ ہی تمکو اگر کرون مین یہ کام کہا سہیل نے کہ ہم خالی کردینگے واسطے آپ کے مکے کو آیندہ سال مین تین دن تک اس پر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کرے ہمکو اللہ تعالی فدا آپ پر کیا شرط کرتے ہین آپ اوسنے یہ کہ قبول کرو مسلمان کو جو آوے پاس آپ کے نکل کر اونمین سے فرمایا آپ نے سامنے ... عمر اور دوسری شرط کی سہیل آنحضرت سے یہ کہ جو آوے شخص پاس ہمارے تمہارے اصحاب مین سے ہماری موافقت کے ارادے سے وہ واسطے ہمارے ہے کہ نہ دین ہم اوسکو اور جو ہمارا شخص آوے پاس تمہارے ہی تو لوٹا دو تم اوسکو طرف ہمارے پس عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہ چاہیے یا حضرت یہ کام پس ہنسے آنحضرت طرف عمر بن خطاب کے اور فرمایا اے عمر جو شخص ارادہ کریگا جیسے ملنے کا اونمین سے تو عنقریب کردیگا اللہ تعالی واسطے اوسکے راہ ہمارے ... اور جو جاویگا پاس اونکے ہماری طرف سے پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور وہ اولی ہین ساتھ کفر کرنے والا اور شرک کرنے والا کے پس جان لگئے اوس وقت حضرت عمر کہ جو سوچا ہی آنحضرت نے وہی بہتر اور افضل ہی پس کیا آنحضرت نے اسی طرح کہا سہیل نے لکھ دو ایک عہدنامہ درمیان ہمارے اور اپنے اور دیجیو وہ کاغذ پس بلوایا آنحضرت نے اپنے کاتب کو اور فرمایا اوس سے لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور کہا نہین جانتے ہم رحمن اور رحیم کو لیکن لکھ جو ہمارے کامون مین ہی اوس طرح کہ لکھتے ہین ہم کہ شروع کرو اس طرح باسمک اللہم پس فرمایا آنحضرت نے کاتب کو کہ لکھو اسی طرح پس لکھا اونھون نے اسی طرح پھر لکھا اوسپر آنحضرت نے اس طرح یہ وہ تحریر ہی کہ فیصلہ ہوا اوسپر محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا پس پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور کہا نہین اقرار کرتے اور نہین جانتے ہم یہ کہ ہو تم رسول اللہ کے پس کیا ظلم کرتے ہم اور منع کرتے طواف بیت اللہ سے اگر ہوتے تم رسول اللہ کے بلکہ لکھو ما تراضی علیہ محمد بن عبد اللہ یعنی لکھو صلحنامہ مین نام اپنا اور نام اپنے باپ کا پس ہنسے آنحضرت اور فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون اور فرمایا کاتب سے کہ لکھو اسی طرح یہ وہ تحریر ہی کہ فیصلہ ہوا اوسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ کا جب کہ روکا ہمکو اونھون نے جانے سے بیت الحرام مین پس صلح اور موافقت کی اونھون نے یہ کہ دو برس تک اسی طرح رہینگے کہ قربانی کرینگے ہم ہدایا کی جس جگہ کہ روکا ہی ہمکو اہل مکہ نے اور نہ داخل ہون ہم مکے مین اور نہ ... اور جو آوے شخص پاس ہمارے اہل مکہ سے مسلمان ہو کر لوٹا دینگے ہم اوسکو اونکی طرف اور جو جاوے ہم مین سے طرف اہل مکہ کے وہ واسطے اونکے ہی ... محمد بن عبد اللہ کے کہ

اور حج کے پس لے چلے ہدی اور گوندھ لیا سرکو اور لبیک کہی واسطے حج کے ذی الحلیفہ سے پھر چلے طرف مکے کے اور خبر پہونچی اہل مکہ کو کہ آنحضرت اور اصحاب آنکے طیار ہوئے ہین تمھاری طرف آنے کو درحالیکہ حج کرنے والے ہین پس روکو انکو کعبہ سے پس بھیجا قریش نے خالد بن ولید بن مغیرہ کو ساتھ تین سو سوارون کے واسطے روکنے آنحضرت کے بیت اللہ سے اور پہونچی آنحضرت کو خبر آنے خالد کی اور مکروہ جانا آنحضرت نے قتال درحالیکہ آپ محرم تھے پس فرمایا آپ نے کیا نہین کوئی شخص راہ جاننے والا کہ لپیٹ دے واسطے ہمارے راہ قوم کی پس کہا ایک شخص نے آدمیون مین سے کہ مین ہون یارسول اللہ راہ جاننے والا پس حکم کیا اوسکو آپ نے چلنے کا آگے لوگون کے پس اوتر پڑا وہ اونٹنی سے پس نہ اعتماد ہوا آنحضرت کو اوسکے راہ بتلانے پر یہان تک کہ دیکھا اوسکو اوترتے ہوئے پھر فرمایا آنحضرت نے کیا نہین کوئی شخص دانا تر راہ کا بنسبت اس شخص کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم جہینہ کا اور کہا اوسنے یارسول اللہ مین خوب جاننے والا ہون اوس راہ کا پس حکم کیا اوسکو آگے چلنے کا پس آگے ہوا وہ اور لیا اوسنے راستہ کنارہ سمندر کا پس لپیٹ گئی راہ گذر قوم کی پس اوترے آنحضرت حدیبیہ مین اور پہونچی اہل مکہ کو خبر اوترنے آنحضرت کی وہان پس بہت دشوار گذری اونپر یہ بات پھر آنحضرت نے حکم کیا جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہ جاوین پاس اہل مکہ کے پس اجازت لین اونسے یہ کہ خالی کردین وہ لوگ مکے کو واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین دن تک تاکہ پورے کرلین آنحضرت مناسک اور ارکان حج اپنے کے پھر لوٹ جاوین یہان سے پس عرض کی حضرت عمر نے کہ یارسول اللہ مین درمیان اونکے کم ٹھہرا ہوا ہون اور ڈرتا ہون قریش سے کہ مبادا مار ڈالین مجھکو لیکن روانہ کیجئے آپ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ خاندان اونکا وہان کثیر ہے نہ تعرض کریگا اونسے وہان کوئی پس بھیجا آنحضرت نے حضرت عثمان کو پاس قریش کے واسطے اجازت لینے کے اہل مکہ سے واسطے آنحضرت کے پس گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ملے راہ مین سواران قریش سے موضع بلدح مین اور ملے درمیان اونکے ابان بن سعید بن عاص سے پس امان طلب کی اونسے حضرت عثمان نے پس امان دی اونھون نے عثمان کو اور بٹھالیا اونکو ابان نے گھوڑے پر آگے اپنے یہان تک کہ لے آئے انکو مکے مین اور اوترے حضرت عثمان گھر مین ابوسفیان بن حرب کے اور کہا اونسے پیغام رسالت آنحضرت کا پس پوچھا اونسے لوگون نے کیا خبر لایا پاس تیرے چچازاد بھائی تیرا کہا اونھون نے لایا ہے پاس میرے بڑی بات کہ سوال کرتا ہے تمسے یہ کہ خالی کردو مین واسطے اوسکے مکے کو واسطے ایک خلق کے بہتر ہے تاکہ اوتریں اوسمین تین دن تک پس کیا حکم کرتے ہو تم بیچ اس باب مین تم لوگ کہا اونھون نے واللہ نہ داخل ہونگے اوسمین آنحضرت ہمپر کبھی بعد اسکے کہ نکالا اونکو اللہ تعالی نے اسمین سے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو بیعت کا پس بیعت لی آپ نے لوگون سے نیچے اوس درخت کے جو تھا حدیبیہ مین پھر پکار دیا منادی آنحضرت نے لوگون مین کہ آنحضرت نے حکم دیا ہے واسطے بیعت کرنے کے پس جمع ہوئے لوگ پاس آنحضرت کے اور بیعت کی آپ سے اس بات پر کہ نہ بھاگین گے اگر واقع ہو لڑائی درمیان یہانتک کہ فارغ ہوئے آنحضرت بیعت سے اور حال یہ کہ حضرت عثمان غائب تھے پس فرمایا آنحضرت نے سوا اسکے نہین کہ گئے ہین عثمان میرے کام کو پس یہ ہاتھ میرا ہے کہ رکھتا ہون مین اسکو اونکی طرف سے واسطے بیعت کے اور رکھ لیا ایک ہاتھ اپنا اوپر دوسرے کے اور مکروہ جانا بعض لوگون نے اس بات کو کہ بیعت کرین اور ان لوگون مین سے ہین جد بن قیس اور عمر بن عوف پس چھپ گئے یہ پیچھے اپنا اونٹ کے یہانتک کہ فارغ ہوئے لوگ بیعت سے اور انکار کیا عبداللہ بن ابی نے بیعت کرنے سے اور بہانہ کیا درد کا اور سنا اہل مکہ نے کہ آنحضرت نے بیعت لی ہے لوگون سے ۲
ڈر گئے کہ وہ ارادہ رکھتے ہین لڑائی کا پس بھیجا اونھون نے دو شخصون کو واسطے دریافت کرنے حال آنحضرت کے اور یہ کہ کس واسطے آئے ہین پس بھیجا عروہ بن مسعود ثقفی اور مکرز بن حفص کو پس آئے یہ دونون یہانتک کہ قریب ہوئے اصحاب آنحضرت سے پس فرمایا آنحضرت نے لوگون کو کہ ہانکین ہدی کو آگے اپنے اور کہین لبیک واسطے حج کے پس کیا لوگون نے اسی طرح پس لوٹ گئے وہ دونون طرف مکے کے اور بولے کہ دیکھا ہمنے مثل ان لوگون کے کہ منع کیے جاوین کعبہ سے سوا اسکے نہین کہ یہ لوگ حاجی ہین اور نہین آئے واسطے لڑائی کے تحقیق گلے ہدیون کے بھرے ہوئے ہین بال سے اور لبیک کہتے ہین واسطے حج کے اور صلاح ہماری یہ ہے کہ نہ منع کیے جاوین بیچ حج کے پس مکر کیا اور کہا ایمان مین اون دونون کو قریش نے اور تہمت کیا اون دونون کو پھر بھیجا اون دونون کو واسطے صلح کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ صلح پسند ہے مجکو اور باتون سے پس فکر کیا صلح کا ہر ایک نے دونون جانب سے پس چلے گئے بعض لوگ مہاجرین کے اپنے ڈیرے کی طرف مکے مین واسطے دیکھنے اپنے قرابتون کے پس قید ہوئی قوم اونکے پاس ڈیرون مین اور پہونچی یہ خبر یاران اصحاب آنحضرت کے پس نکلے وہ دوڑتے ہوئے یہان تک کہ آئے مکے مین پس پاسے بہت آدمی قریش کے گرد مکے کے پس باندھ لیا اونکو رسیون مین یہان تک کہ لے آئے انکو آنحضرت کے لشکر مین پھر جب شام کی اہل مکہ نے تو آئے کچھ آدمی اونکے

بیوقوفوں کے اور مارے اونھوں نے تیر بیچ لشکر آنحضرت ﷺ کے تاریکی شب مین پس گھبرائے لوگ اور چلے فجر کو طرف اہل مکہ کے پس پایا اونکو بیچ پہاڑ کے پس گرد کے ساتھ تیر اور پتھرون کے پس بھگایا اللہ تعالی نے مشرکون کو اور اچھا کیا اونکا مسلمانون سے اور تیر مارے اونکو کہ داخل کر دیا اونکو گھرون مین پھر روک دیے اللہ تعالی نے ہاتھ مسلمانون کے اونکی جانب سے اور اوتاری اللہ تعالی نے اس باب مین اپنے نبی پر آیت کریمہ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنی اور وہی ہے جسنے روک رکھے اونکے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکہ کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیے وہ اور فرماتا ہے اللہ تعالی اپنے نبی کو هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ یعنی وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پہونچے اپنی جگہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تم پر خرابی پڑتی بیخبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایک طرف ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار پس جب دیکھا اہل مکہ نے کہ اللہ تعالی نے نامراد کیا اونکو اور ڈالا اونکے دلون مین خوف تو بھیجا سہیل بن عمرو قرشی کو جو بھائی ہے بنی عامر بن لوی کا واسطے صلح اور موافقت کے پھر جب آیا وہ لشکر مین تو پکارا واسطے صلح اور موافقت کے اور کہا خبردار ہو قسم اللہ کی کہ ہوا یہ کام چند شخصون کی طرف سے بدون ہماری نصرت اور مددگاری کے اب آیا مین پاس تمہارے واسطے صلح کے پس قبول فرمایا آنحضرت ﷺ نے اوسکو اور فرمایا کس بات پر صلح کرتا ہے تو اے سہیل پس کہا اوسنے اس بات پر کہ لوٹ جاؤ تم اور ہمراہ بیچ اپنی کے یعنی چلے جاؤ اپنے قدمون پر اور ذبح کرو ہدی کو جہان رکے گئے ہو اور نہین تمکو اختیار کہ تجاوز کرو اور جاؤ قربانی کی جگہہ پر اور صلح ہو درمیان ہمارے اور تمہارے دو برس تک کہ بعض ہمارے بعض کی طرف سے امن مین ہون بشرطیکہ نہ پکڑو تم اونکو کہ بھاگ آوین ہم مین سے تمہاری طرف ان دو برسون مین پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا فائدہ ہے مجکو اگر کرون مین یہ کام کہا سہیل نے کہ ہم خالی کر دینگے واسطے آپکے مکے کو آیندہ سال مین تین دن تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ کرے مجکو اللہ تعالی فدا آپ پر کیا شرط کرتے ہین آپ اونسے یہ کہ نہ قبول کرو مسلمان کو جو آوے پاس آپکے نکل کر اونمین سے فرمایا آپ نے خاموش ہو اے عمر اور دوسری شرط کی سہیل نے آنحضرت ﷺ سے یہ کہ جو آجاوے پاس ہمارے تمہارے اصحاب مین سے ہماری موافقت کے ارادے سے واسطے ہمارے کہ نہ دین ہم اوسکو اور جو ہمارا شخص آوے پاس تمہارے تو لوٹا دو تم اوسکو طرف ہمارے پس عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیجیے یا حضرت ﷺ یہ کام پس ہنسے آنحضرت ﷺ طرف عمر بن خطاب کے اور فرمایا اے عمر جو شخص ارادہ کریگا ہمسے ملنے کا اونمین سے تو عنقریب کر دیگا اللہ تعالی واسطے اوسکے اور ہمارے چھٹکارا اور خلاصی اور جو جاویگا پاس اونکے ہماری طرف سے پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور وہ اولی ہین ساتھ کفر کے زیادہ اور شرک کرنے والے کے پس جان گئے اوس وقت حضرت عمر کہ جو سوچا ہے آنحضرت ﷺ نے وہی بہتر اور افضل ہے پس کیا آنحضرت ﷺ نے اسی طرح کہا سہیل نے لکھ دو ایک عہدنامہ درمیان ہمارے اور اپنے اور دیدو ہمکو وہ کاغذ پس بلوایا آنحضرت ﷺ نے اپنے کاتب کو اور فرمایا اوس سے لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور بولا نہین جانتے ہم رحمن اور رحیم کو ولیکن لکھو ہمارے کامون مین اوس طرح کہ سمجھتے ہین ہم کہ شروع کرو اس طرح باسمک اللهم پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کاتب کو کہ لکھو اسی طرح پس لکھا اونھون نے اسی طرح پھر لکھا اوپر آنحضرت ﷺ نے اس طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ ہوا ہے اوسپر محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا پس پھر پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور کہا نہین اقرار کرتے اور نہین جانتے ہم یہ کہ ہو تم رسول اللہ کے پس کیا ظلم کرتے ہم اور منع کرتے طواف بیت اللہ سے اگر ہوتے تم رسول اللہ کے بلکہ لکھو ساتھ اسم محمد بن عبد اللہ کے یعنی لکھو ہمارے صلح نامے مین نام اپنا اور نام اپنے باپ کا پس ہنسے آنحضرت ﷺ اور فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون اور فرمایا کاتب سے کہ لکھو اسی طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ ہوا اسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ کا جب کہ روکا ہمکو اونھون نے جانے سے بیت الحرام مین پس صلح اور موافقت کی اونھون نے دو برس تک اس شرط پر کہ قربانی کرین ہم ہدایا کی جس جگہہ کہ روکا ہے ہمکو اہل مکہ نے اور نہ داخل ہون ہم مکے مین اور نہ طواف کرین بیت اللہ کا اور جو آوے پاس ہمارے اہل مکہ سے مسلمان ہو کر لوٹا دین ہم اوسکو اونکی طرف اور جو جاوے ہم مین سے طرف اہل مکہ کے وہ واسطے اونھین کے ہے اور لازم ہوا اہل مکہ پر واسطے محمد بن عبد اللہ کے یہ کہ

خالی کر دیوین واسطے اونکے کو سال آیندہ مین تین دن تک اور لازم ہوا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ نہ داخل ہووے ہم مین کا اہل مکہ پر مگر ہتھیار ان کے مگر وہ ہتھیار کہ چلتے ہین اور ہو وہ فقط تلوار پھر مہر لگائی اوس صلح نامے پر اور بھیجا ہدی کے واسطے قربانیون کے پس آیا ابو جندل بن سہیل درحالیکہ چلتا تھا بیڑیون مین اور مسلمان ہو گیا تھا وہ پس ڈرا باپ اوسکا کہ کہین جا ملے یہ آنحضرت سے پس قید کیا اوسکو اور آیا وہ یہان تک کہ ڈال دیا آپ کو آگے مسلمانون کے اور کہا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ اور اسلام کی اس بات پر کہ نہ لوٹا دو تم مجھکو طرف کفار کے پس مانع ہوئے اوسکے لوٹا دینے سے اصحاب آنحضرت کے کہا سہیل نے یاد دلاتا ہون اللہ کی تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تحریر اس صلح نامے کی کہ لکھ دیا ہے تمنے اوسکو اپنی خوشی سے بلا جبر کے یہ کہ پھیر دو مجھکو بیٹا میرا پس حکم کیا آنحضرت نے یہ کہ سپرد کر دیا جاوے بیٹا اسکا پس پکڑی سہیل نے گردن اوسکی اور لے گیا یہانتک کہ داخل کیا اوسکو مکے مین اور قربانی کی لوگون نے ہدی کی سوا نحر کے اور فرمایا اصحاب کو کہ مونڈین اپنے سرون کو پس مکروہ جانا بعض لوگون نے مونڈانا اپنے سرون کا اور بولے کہ دکھا دیا تھا آپکو خواب مین اللہ تعالی نے یا رسول اللہ جبکہ حکم کیا تھا آپکو بیچ کا [illegible] کہ داخل کریگا وہ آپکو مکے مین مع اصحاب کے درحالیکہ امن پانے والے ہونگے اور مونڈانے والے اپنے سرون کے اور کترانے والے نہ خوف کرنے والے پس لوٹ جاوینگے ہم اور نہوا یہ کام اور سوا اسکے نہین کہ تھا یہ خواب واسطے آنحضرت کے سال آیندہ مین پس اسی باب مین اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ یعنی اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو رہو گے ادب الی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بےخطرہ پھر جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک یعنی خیبر کو وعدہ کیا اوسکی فتح کا اللہ تعالی نے آنحضرت سے جبکہ لوٹین اور خبر دی آنحضرت کو تعبیر تمام تمہارے خواب کی [illegible] کہ داخل کرونگا مکہ کو واسطے تمہارے تین دن تک سال آیندہ مین پس مونڈوایا آنحضرت نے اپنے سر کو [illegible] پس فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ اے اللہ بخش سر مونڈانے والون کو پس [illegible] اون لوگون نے کہ کترواتے تھے بال اپنے سر کے کہ داخل کر [illegible] مین اور فرمائیے وَالْمُقَصِّرِيْنَ یا رسول اللہ پس لوٹایا آپ نے وہی لفظ محلقین کا تین بار اور ہر بار کترانے والے عرض کرتے تھے کہ فرمائیے مقصرین بھی اے رسول اللہ پس فرمایا آپ نے تیسری بار کے آخر مین وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ پھر کوچ کیا آنحضرت نے طرف مدینے کے پس نازل کی اللہ تعالی نے آنحضرت پر [illegible] غنیمت [illegible] بادیہ نشین اور پیچھے رہ جانے والے [illegible] ارادہ کرینگے [illegible] اونکو اس غنیمت مین ہمراہ اپنے پس فرمایا اللہ تعالی نے سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی اب کہینگے پیچھے رہے ہوئے جب چلو گے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلو گے یون ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے [illegible] پر وہ سمجھتے نہین [illegible] آنحضرت کو اللہ تعالی نے [illegible] اون لوگون پر [illegible] فرمایا اللہ تعالی نے [illegible] اس طرح قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ یعنی [illegible] پیچھے رہ گئے گنوارون کو آگے کو بلائے جاؤ گے ایک لوگون پر جو سخت لڑائی والے [illegible] پھر اگر حکم مانو گے دیگا تمکو اللہ نیک بدلہ اور اگر پلٹ جاؤ گے [illegible]

ذکر غزوۂ خیبر

[illegible] آنحضرت [illegible]

مگر وہ شخص کہ ہمراہ گیا سو حدیبیہ میں مگر یہ کہ لڑے فقط بقصد صواب اور اجر کے اور نہیں واسطے اوسکے حصہ غنیمت کا کچھ پس طیار ہوئے لوگ اللہ تعالی کے اعتماد پر
یہ کہ فتح کریگا واسطے مسلمانوں کے خیبر کو اور جان لیا کہ وعدہ اللہ تعالی کا نہیں ہے خلاف اور پہنچی خبر اہل خیبر کو بھی کہ آنحضرت اور مسلمان مستعد اور آمادہ ہوئے
ہیں اوپر ہمارے پس کہلا بھیجا اونہوں نے اپنے حلیفوں کو بنی اسد اور غطفان سے کہ آویں ہماری مدد پر پس آئے وہ پاس انکے پس تھے درمیان انکے عیینہ
بن حصن بن بدر فزاری کہ سردار ہے غطفان کا اور طلیحہ بن خویلد اسدی سردار بنی اسد کا پس داخل ہوئے یہ لوگ انکے ایک قلعے میں پس تشریف لائے آنحضرت
خیبر پر اور کہلا بھیجا بنی اسد اور غطفان کو یہ کہ الگ ہو جاویں درمیان سے ہمارے اور اہل خیبر کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے مجھے اوسکی فتح کا واسطے میرے
پس اگر مانا تم نے کہا میرا اور اختیار کیا اسلام کو تو یہ واسطے تمہارے ہے پس انکار کیا اون لوگوں نے ارشاد آنحضرت کا اور لڑے آنحضرت سے اہل خیبر کی طرف سے
پس لڑے آنحضرت سے ایک مہینے تک ہمراہ خیبر والوں کے پھر ڈالا اونکے دلوں میں اللہ تعالی نے رعب و خوف مسلمانوں کا پس الگ ہو گئے یہ دونوں اہل قبائل
سے اور رہی لڑائی صرف ساتھ اہل خیبر کے پھر ایک مہینے تک پس ہوا محاصرہ آنحضرت کا خیبر کو دو مہینے اور تمام ہو گیا خرچ اور زاد راہ اصحاب آنحضرت کا پس پکڑے
ان لوگوں نے گدھے اہل خیبر کے جو باہر تھے قلعے سے اور ذبح کیا اونکو اور تھا پاس مسلمانوں کے اور کھانا سوا چھوہاروں کے پس پوچھا
آنحضرت نے سبب اوسکے گوشت کا اور عرض کی یا رسول اللہ پکڑ لائے ہم گدھے اہل خیبر کے اور ذبح کیا ہم نے انکو اور نہیں پاس ہمارے کچھ کھانا اور سوا
چھوہاروں کے کیا تجویز کرتے ہیں آپ اسکے کھانے میں یا رسول اللہ پس منع کیا انکو آنحضرت نے اوسکے کھانے سے پس اوندھا دیں دیگیں اوسکی مسلمانوں نے
اور یہود لڑا کرتے تھے مسلمانوں سے ہر دن پس نکلا ایک یہودی مرحب بن ابی مرحب نام اور تھا وہ بڑا دلاور قدر انداز شدید الحملہ صاحب جماعت یہود کا اور افسر جماعت
انصار کے سعد بن عبادہ تھے اور افسر مہاجرین کے حضرت عمر بن خطاب تھے پس نکلا مسلمانوں پر مرحب ساتھ اپنی جماعت کے پڑھتے ہوئے یہ شعر شعر

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ

یعنی تحقیق جانا اہل خیبر نے کہ میں مرحب ہوں باندھنے والا ہتھیاروں کا پہلوان آزمایا گیا بہت نیزہ مارنے والا کسی وقت اور کسی وقت بہت تلوار مارنے والا اور مسلمان کم ٹھہرے ہوئے آگے تھے
اوسکے مقابلے پر جب کہ نکلتا وہ پس قریب ہوئے تھے مسلمان دروازہ قلعے کے کہ اس حال میں نکلا مرحب ساتھ اپنے پیادوں کے پس ہٹا دیا اوس نے مسلمانوں کو یہاں تک
کہ ملا دیا اونکو پیچھے سے اور کھڑے ہوئے آنحضرت اور اصحاب آپ کے واسطے مقابلہ یہود کے اور شہید ہوئے اصحاب آنحضرت اور زخمی ہوئے بھتیجے سعد بن عبادہ
پس اوٹھائے گئے میدان سے زخمی اور شہید ہوئے محمود بن مسلمہ انصاری اور تھے یہ بڑے شہسواروں سے انصار کے پس آیا بھائی اونکا محمد بن مسلمہ آنحضرت کے
پاس آنحضرت کے اور عرض کی یا نبی اللہ شہید ہوئے محمود بن مسلمہ پس فرمایا آنحضرت نے نہ گھبراؤ تحقیق کہ دینا ہے
مثل آج کے یہاں تک کہ فتح کریگا اسکو واسطے ہمارے اللہ تعالی اور امید ہے کہ اللہ تعالی غالب اور ظفر دیگا پس جب یہ بات ہو تو اوسکا عوض اپنے بھائی
اور اسی مرحب نے مارا تھا محمود بن مسلمہ اور ربیع بن اکثم اسدی بھائی بنی غنم کو فرمایا آنحضرت نے کہ بعد نماز صبح کے جب حال یہ ہوا مسلمانوں کو
بہت مشقت یہ کہ میں دینے والا ہوں کل نشان اپنا ایسے شخص کو کہ ... یہاں تک کہ فتح کرے اللہ تعالی خیبر کو پس رات آئی اصحاب آنحضرت اپنے
مقاموں کے اور ایک بشارت دیتے تھے آپس میں کہ آنحضرت کی اس رات ... اور یقین جانتے تھے کہ اللہ تعالی فتح کرے گا
خیبر کو اور تھے اکثر آدمی پاس آنحضرت کے پس نماز پڑھی فجر کی سب نے اور کھڑے ہوئے اپنے مقاموں پر اور ... اصحاب آنحضرت
کو کوئی صاحب عزت اور مرتبے والا نزدیک آنحضرت کے مگر یہ کہ وہ امیدوار تھا اس بات کا کہ ... پس آنحضرت نے
کھڑے کیے لوگوں نے نشان اپنے تو لیا آنحضرت نے نشان اپنا اور اوٹھایا اوسکو پس بلایا ... اللہ تعالی کو ... عنایت فرمایا وہ نشان آپ نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کو پس بڑھے یہ لڑائی پر اور ہمراہ چلے انکے آدمی ... پس نکلا مرحب ... اللہ تعالی نے
... قتل کیا اوسکو ...

پس طلب کی یہودیوں نے صلح پس صلح کیا اونسے آنحضرت ﷺ نے اس بات پر کہ امن دی جائے انکو اور جانون اور اہل و عیال کے اور واسطے آنحضرت ﷺ کے ہو زمین اور مال اونکا
لیکن اگر چھپایا اونھوں نے کسی چیز کو اپنے مالون سے تو بری ہوا ذمہ اونکے سے پس کھول دیا اونھوں نے قلعہ اور نکالا اسوال کو اور تھے اوس دن قلعے مین
دونوں بیٹے ابی الحقیق کے قوم بنی نضیر سے پس لائے وہ طرف آنحضرت ﷺ کے بہت مال اور رکھا اوسکو آگے آنحضرت ﷺ کے پس فرمایا اونسے آپ نے کہ ای بیٹون ابی الحقیق کے
کہان گئے برتن اور مال باقی پس قسم کھائی اونھوں نے آگے آنحضرت ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی کہ خرچ کر ڈالا ہمنے اوسکو اور تمام ہوگیا وہ سب اور تھے یہ جب کہ نکالدیا تھا
اونکو آنحضرت ﷺ نے مدینے سے تو نکلے تھے وہ ہمراہ لیکر اپنے برتن چاندی کے منقش خوشنما کہ بیان کیا کرتے اہل مدینہ تمام اونکے پس پوچھا اونسے آنحضرت ﷺ نے ان
برتنون کو اور کہ کہان گئے تھے وہ اونکو پس قسم کھا گئے اللہ تعالیٰ کی کہ نہین پاس ہمارے اونمین سے کچھ پس عہد و قرار لیا اونسے آنحضرت ﷺ نے اس بات پر کہ اگر پایا
وہ پاس تمہارے تو ذمہ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول اور مسلمانون کا بری ہو دونون بیٹون سے ابی الحقیق کے کہ نہین چھپایا تمنے کچھ اونمین سے کہ بیان کیا اوسکو وقت
آپ کے اور اگر سوا اوسکے تو حلال ہو قتل اور مال اونکا اور اہل و عیال اونکے پس قبول کیا اونھوں نے اسکو پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے گواہ رہو ای معشر مسلمین پس مشیر ہوو.
کہا اونھوں نے گواہ ہوئے ہم اونکے اقرار پر اور نازل ہوئے حضرت جبرئیل آنحضرت ﷺ پر پس بتا دیا آپ کو مقام گڑے ہوئے اوس مال کا اور کہا آنحضرت ﷺ کو واسطے قتل
اونکے کے اور پکڑنے اونکے عیال و اطفال کے پس بھیجا آنحضرت ﷺ نے لوگون کو اوس جگہ اوس مال کے پس نکال دیا گیا وہ مال اور حکم کیا آپ نے دونون کے قتل کا اور قید
کیے گئے اہل و اطفال اونکے اور تھین مستورات اونکی اونمین سے بیوی صفیہ بنت حیی بن اخطب پس قید کیا اونکو آنحضرت ﷺ نے اوس دن اور فرمایا بلال کو تو دن
کہ لیجا پس لایا انکو طرف آنحضرت ﷺ کے پس لے گئے اونکو بلال فرودگاہ آنحضرت ﷺ مین اوپر سے اونکے کشتون کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا نہین دیکھتے تم بلال کو کیا کیا
اونھوں نے پھر جب لوٹ آئے بلال طرف آنحضرت ﷺ کے تو فرمایا اونسے آپ نے ای بلال کیا نکال ڈالی تمنے رحمت اپنے دل سے کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اس بات پر کہ
لے گئے تم اوس لڑکی کو درمیان مقتولون کے کہا بلال نے یا رسول اللہ نہ جانا مینے کہ کہاؤن ان کی یہ بات کہ برا ہوگا اونکو نہین تھو کر یہ جیسے یا رسول اللہ عفو کریگا
آپ سے اللہ تعالیٰ پس درگذر کی اونسے آنحضرت ﷺ نے اور تھے آپ درمیان اپنے سب یارون کے رؤف و رحیم اور جمع کیا آنحضرت ﷺ نے وہ سب مال و متاع اور بانٹا
اوسے درمیان مسلمانون کے پھر گئے آنحضرت ﷺ اپنے خیمے مین پس فرمایا اونسے ذوالفقار مین کہ ای صفیہ تھا باپ تیرا بڑا دشمن ہم سے یہودیون مین از روئے عداوت کے تھے
یہان تک کہ خدا نے اوسکو مارا اور نہ کیا ساتھ اللہ تعالیٰ نے پھر ذکر کیا صفیہ سے ابی الحقیق کے بیٹے کا جو کنانہ نام تھا اور جو کیا گیا تھا آنحضرت ﷺ کی اور تھا یہ بہت بڑا اشرار تھا
آپ نے اوسکو واسطے ایک جماعت کو پس قتل کیا اونھوں نے کنانہ کو اور پھر ذکر کیا آنحضرت ﷺ نے بیوی صفیہ سے اونکے خاوند اور اونکے بھائی کا جو مارے گئے تھے پھر فرمایا
آپ نے کہ ای صفیہ مین اختیار دیتا ہون تمکو درمیان اسلام اور یہودیت کے پس اگر اسلام لاؤ تم تو قریب ہوگا رکھ لونگا مین تمکو واسطے اپنے اور اگر اختیار کیا تمنے یہودیت کو تو
عنقریب چھوڑ دونگا مین تمکو اور بھیج دونگا طرف تمہارے اہل و عیال کے پس ڈالی اللہ تعالیٰ نے اونکے دل مین ہدایت پس بولین صفیہ یا رسول اللہ خواہش کی مینے
اسلام کی اور پہنے آیا تھا یہ تمکو دیکھا لیکہ تھی مین خیمہ مین حضرت کے ہوئی مجھکو اسلام مین رغبت اور نہین ہے واسطے میرے یہودیون مین باپ نہ بھائی تحقیق مارا گیا باپ میرا
اور بیٹا اسیر ہے چچا کا اور بھائی میرا پس اللہ اور رسول اوسکا اور اسلام محبوب تر ہے مجھکو اس بات سے کہ چھوڑ دون آپ مجھکو اور لوٹا دین طرف یہودون کے پس رکھ لیا
اونکو آنحضرت ﷺ نے واسطے اپنے اور شب گذاری آپ نے یہان تک کہ صبح کی اور آئے تھے ابو ایوب بن زید انصاری اور یاد کیا حال صفیہ کا اور قتل کرنا آنحضرت ﷺ کا
اوسکے قریبون کا پس ڈرے وہ صفیہ سے کہ مبادا ضرر پہونچاوے آنحضرت ﷺ کو حالت خواب مین پس چوکی دیتے رہے آنحضرت ﷺ کی تمام رات دروازہ خیمہ پر یہان تک کہ اذان دی
مؤذن نے فجر کی پس نکلے آنحضرت ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھا دروازے پر ناگاہ ابو ایوب کو پس پوچھا کیا حال تیرا ای ابو ایوب کہا اونھوں نے یا رسول اللہ ڈرا مین
واسطے آپ کے صفیہ کی طرف سے کہ قتل کرے آپ کو اپنے باپ کے عوض سے پس نگہبانی کرتا رہا مین تمام رات پس آفرین کہا اونکو آنحضرت ﷺ نے اور نماز پڑھی ساتھ لوگون کے
فجر کی پھر بیٹھے اپنے مصلے پر کہ باتین کرتے تھے لوگ اون سے اور بیان کرتے تھے اونسے رحمت اللہ تعالیٰ کی اور حکم کرتے تھے شکر و ثنا کا پروردگار پر پس اسی حال مین
لائی پاس آپ کے ایک عورت یہود کی بکری بھونی اور روٹیان اور رکھا اونکو آگے آنحضرت ﷺ کے اور اصحاب آپ کے پس پوچھا آنحضرت ﷺ نے کیا ہے یہ بکری تو کہا اوس
یہود نے کہ ہدیہ لائی ہون مین واسطے آپ کے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اوس بات کے کہ کی آپ نے ہمسے بھلائی پس فرمایا آپ نے اصحاب سے کہ کھاؤ

ساتھ نام اللہ تعالی کے پس جب بڑھائے لوگوں نے ہاتھ اپنے اوس کھانے کی طرف تو فرمایا آپ نے کہ پھینک دو جو کچھ ہے تمھارے ہاتھوں میں اوس سے کہ
یہ بکری ہوئی ہے زہر سے اور کہلا بھیجا آپ نے اوس یہودیہ سے کہ خرابی ہو تیری کیا باعث ہوا اسکا کہ خراب کیا تو نے اسکو بعد اسکے کہ بنایا تھا تو نے اسکو پس پوچھا
اوس یہودیہ نے آنحضرتؐ سے کہ کیا معلوم کر لی آپ نے یہ بات فرمایا آپ نے کہ ہاں پس کہا اوس نے واسطے چاہا میں نے کہ معلوم کروں آپ نبی ہیں یا دروغ گو
پس اگر ہونگے آپ نبی تو آگاہ کر دیگا اللہ تعالی آپ کو اسپر اور اگر ہونگے دروغ گو تو آرام دونگی میں لوگوں کو آپ کی طرف سے لیکن ظاہر ہوا آج مجھپر کہ آپ
سچے ہیں اور میں گواہ کرتی ہوں آپ کو اور سب حاضرین محفل کو کہ میں آپ کے دین پر ہوں اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے اور تحقیق محمدؐ بندے اور
رسول اللہ تعالی کے ہیں پس نہ تعرض کیا کچھ اوس سے آنحضرتؐ نے جب کہ اسلام لے آئی اور آئے پاس آپ کے یہود اہل خیبر کے اور کہا اونھوں نے ای محمد کیا دیکھتے ہیں آپ
بیچ نکال دینے ہمارے کے طرف اریحا اور اذرعات کے جیسا کہ کیا ساتھ ہمارے بھائیوں کے یا آباد رکھیں آپ ہمکو ان گھروں میں پس درست رکھینگے ہم انکو اور قائم
رہینگے ہم اوپر ایک امر کے کہ مقرر ہو جاوے درمیان ہمارے اور آپ کے پس صلح کی اونسے آنحضرتؐ نے اور [illegible] اور ثابت رکھا انکو بیچ گھروں اونکے کے
پھر بٹھلا دیا لوگوں میں اسلئے کوچ کے طرف مدینے کے پس حکم کیا آپ نے صفیہ کو کہ بیٹھے سواری پر پیچھے آپ کے پس جھکا دیا آپ نے زانوں اپنا واسطے اونکے کہ رکھیں
پاؤں اپنا آنحضرتؐ کے پاؤں پر جب کہ سوار ہوں پس آخیر و انکار کیا صفیہ نے اس بات سے کہ رکھے پاؤں اپنا آنحضرتؐ کے پاؤں پر سوار ہونے کو تکلیف
آپ کے پس رکھا آپ کے گھٹنے پر اور سوار ہوگئیں اور شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ ستر کرتے تھے چادر اوس کی اوپر اوس کے اور اصحاب آنحضرتؐ دیکھتے تھے آپ کو اور
کہتے تھے آپس میں کہ دیکھو طرف آپ کے پس اگر حکم کریں آنحضرتؐ صفیہ کو منہ چھپانے کا اور چھپاویں وہ منہ کو تو وہ امہات المومنین اور بیبیوں میں آپ کی ہوں
میں سے ہمراہ چلو آپ کے اور تھے آنحضرتؐ بڑی غیرت والے اور اگر حکم کریں پس باہر رکھیں منہ کو تو وہ لونڈی ہے پس ہمراہ چلو آپ کے اور [illegible]
ہمراہ چلنا آنحضرتؐ کے اور باتیں آپ کی پس حکم کیا آنحضرتؐ نے صفیہ کو منہ چھپانے کا اور سوار ہونے کا پس چھپایا اونھوں نے منہ اپنا پس چلے آنحضرتؐ اور
چلے سب لوگ پس ایک شخص بنی سلیم سے حجاج بن علاط نام اور حاضر تھا یہ ساتھ آنحضرتؐ کے فتح خیبر میں پس اجازت مانگی اوس نے آنحضرتؐ سے مکہ جانے کی
اور کہا یا رسول اللہ واسطے میرے مال ہے [illegible] میں نزدیک [illegible] کے اور اگر جان لیا اونھوں نے اسلام میرا [illegible] لیکن مال میرا [illegible]
بیٹی شیبہ [illegible] اجازت دی اوسکو آنحضرتؐ نے [illegible]
یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھکو [illegible] اہل مکہ کو آپ کے [illegible] اللہ تعالی [illegible]
کہ معلوم کریں وہ اسلام میرا پس اجازت دی اوسکو آپ نے اس بات کی پس گیا حجاج [illegible]
مکہ کو اور تھے اہل مکہ قبل آنے حجاج کے خرید و فروخت کرتے [illegible] آنحضرتؐ [illegible]
کہ داخل ہونا [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ [illegible] حجاج [illegible]
آنحضرتؐ اور اہل خیبر میں [illegible] اصحاب آنحضرتؐ [illegible]
اسکو [illegible] اہل مکہ [illegible]
اس بات سے [illegible]
اس بات سے کہ [illegible] آنحضرتؐ اور اصحاب کو [illegible]
[illegible]
[illegible]

بامید اس بات کے کہ ہو پاس عباس کے خبر کوئی بہتر اس خبر سے کہ سنی ہے پس حکم کیا عباس نے کہ کھول دیا جاوے دروازہ اونکا پس کھول دیا گیا
پھر حکم کیا اونھون نے اپنے ایک چھوٹے لڑکے کو کہ اونکو قثم کہتے تھے واسطے لیٹ جانے کے اوپر چھاتی اپنی کے پھر پڑھنے لگے عباس یہ شعر **شعر**

یا ابنی قثم + شیبۃ ذی الکرم + ذی الانف الاشم + نبی ذی النعم
برغم من زعم

یعنی اے بیٹے قثم شیبہ صاحب کرم کے صاحب غیرت قوی کے آراستہ کیا ساتھ نعمتون کے اگرچہ گمان کرتا ہے وہ شخص گمان کیا اوسنے پس نہ داخل ہوتا کوئی
عباس کے گھر مین مگر سنتا یہ کہنا عباس کا اپنے بیٹے سے پس باہر آئے وہ لوگ یہ سنکر اور بولے اگر ہوتی یہ خبر سچی تو ہوتا عباس کا حال سوا اسکے کہ دیکھا ہمنے
اوس حال کو اوسپر پھر جب خالی ہوا گھر عباس کا لوگون سے اور ہوگیا تھا دن دوپہر تو بلایا عباس نے اپنے غلام ابو زبیبہ نام کو اور کہا اوس سے اے ابو زبیبہ جا تو
پاس حجاج بن علاط کے اور کہو اوس سے کہ سلام کہا ہے تجھکو عباس نے اور کہا ہے کہ اللہ بزرگ اور بہتر ہے کہ ہو وہ بات جو کہی تو نے اوسکے نبی کی طرف سے پس
گئے ابو زبیبہ پاس حجاج کے اوسکے گھر مین اور تھے پاس اوسکے بہت آدمی اہل مکہ سے پس کہا اونھون نے پیغام عباس کا پس کہا ابو زبیبہ سے حجاج نے
تنہائی مین کہ اے ابو زبیبہ کہنا میری طرف سے سلام ابو الفضل کو اور کہنا اونسے کہ خالی رکھین کوئی جگہ لوگون سے وقت ظہر کے کہ آؤنگا مین پاس تمھارے
اوسوقت تاکہ نہ دیکھے کوئی مجھکو مین تحقیق نزدیک میرے وہ خبر ہے کہ خوش کریگی تمکو پس لوٹ گئے ابو زبیبہ جلدی خوشحال یہان تک کہ پہونچے دروازے پر حضرت عباس
کے پس پہلے گھسنے گھر کے پکارا عباس کو پس دیکھا عباس کو دروازے پر کہا اونسے اے ابا الفضل حجاج آویگا پاس تمھارے ابھی اور پاس اوسکے وہ خبر ہے کہ خوش کریگی تمکو پس
کھڑے ہوگئے عباس خوشی مین اس طرح کہ گویا اونھون نے نہ دیکھی تھی کبھی برائی اور نہ سنی تھی پس چمٹ گئے ابو زبیبہ سے اور بوسہ دیا اوسکے سر کو پھر آزاد کیا اوسکو
قبل اسکے کہ بیٹھے اور خالی کیا اپنے بعض گھر کو یہان تک کہ آیا حجاج وہان وقت ظہر کے پس کہا اوس سے عباس نے خرابی ہو تیری اے حجاج کیا بیان کی ہے تو نے یہ خبر کہا
حجاج نے میرے پاس وہ خبر ہے کہ خوش کریگی تمکو لیکن اگر پوشیدہ رکھو اوسکو اور نہ کہو کسی سے کہا اوس سے عباس نے کہ شرارت کی میننے چھپانے کی پس قول و قرار لیا
حضرت عباس سے حجاج نے اچھی طرح کہ پوشیدہ رکھین اس خبر کو آج تمام روز یہان تک کہ فرصت ہو لی مین پس خوب وا کیا اوس سے عباس نے اقرارون کو کہا حجاج نے اے عباس
پہلے خبر یہ دیتا ہون مین تمھے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر خبر دیتا ہون مین تمکو یہ کہ حاضر رہا مین ہمرکاب
آنحضرت کے فتح خیبر مین اور چھوڑ آیا ہون آنحضرت کو درحالیکہ نکاح کیا ہے آپ نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے اور قتل کیا آنحضرت نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو شکلین باندھکر
اور تقسیم کردیا آنحضرت نے مال اہل خیبر کا اور زمینین اونکی مہاجرین اور انصار مین اور میننے اجازت لی تھی آنحضرت سے اس بات کے کہنے مین پس اجازت دی تھی
آپ نے مجھکو اس ارادے سے کہ بچالون مین وہ مال اپنا جو ہے پاس میری بیوی کے بخوف اسبات کے کہ معلوم کرلے وہ میرے اسلام کو اور لیجاوے سب مال میرا
پس ارادہ کیا ہے مینے کہ کل جاؤن اندھیرے مین آج کی رات انشاء اللہ تعالی اگر لے لیا میننے مال اپنا پھر گئے حجاج اپنے گھر مین اور ٹھہرے عباس اپنے گھر مین تک
کہ شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ کے نماز پڑھتے تھے آگے اپنے بتون کے اور عبادت کرتے تھے اونکی درحالیکہ خوش تھے ساتھ مصیبت آنحضرت کے پس ٹہلنے لگے عباس
اپنے گھر مین اور نہ ہوتے تھے سبب ایسکے اس حال کے قریش سے کہ خوشی کرتے تھے مصیبت آنحضرت اور اصحاب پر اور تھی ٹھنڈک اونکے دلون مین یہان تک کہ
صبح ہوئی اور نکلا آفتاب اور گئے حجاج اہتمام کے اپنی بیوی کے پاس اور کہا اوس سے مت اطلاع کرنا کسی کو اوس بات سے کہ بیان کرون تجھسے پس تحقیق مین سچے
چھوڑ آیا ہون محمد اور اونکے ساتھیون کو کہ لوٹا ہے اونکو اہل خیبر نے آنحضرت اور اونکے اصحاب سے پس مین جاتا ہون کہ جاؤن وہان رات سے بخوف اس بات کے کہ پہلے
پہنچے مجھسے وہان کوئی تاجر پس خریدے مال اور مال کو سستا پس اسے دیا اوسکو بیوی نے سب مال تجارت کو اور چلا گیا وہ رات سے پس صبح کی اور حال مین
کہ تھی تھوڑی تھی زمین تک کو اور صبح کو عباس نے پہنی چادر اپنی پھر گئے پاس عورت حجاج کے اور بلایا اوسکو پس باہر آئی وہ تو پوچھا اوس سے حال حجاج کا
پس بیان کیا اوسنے حال اوسکا درحالیکہ غمناک تھی بسبب غمناک ہونے عباس کے پس بولی کہ چلا گیا وہ رات سے واسطے خریدنے کے اہل خیبر سے وہ غنیمت
جو ہاتھ آوین سے آنحضرت اور اصحاب سے کہا اوس سے عباس نے کہ اے عورت احمق اگر ہو تجھکو کوئی حاجت طرف اپنے خاوند کے تو جا مل اوس سے کہ وہ واللہ

مسلمان ہو گیا ہی اور ہجرت کر گیا طرف آنحضرت صلعم کے اور کہی ہو اوسنے یہ بات تجھسے تاکہ بچا لے جاوے تجھکو اپنا بچون تیرا اور تیرے قریبون کی کہا اوس عورت نے کہ ای ابن عم میرے واللہ گمان کرتی ہون مین تمکو سچا کسنے خبر دی تمکو اس بات کی کہا عباس نے کہ کہی یہ بات مجھسے حجاج نے پس گئی وہ عورت اپنے قریبون مین لپیٹے ہوئے سونہا اپنا اور روتی ہوئی کہ جاتی تھی گرتی پڑتی اور لوٹ آئے عباس حرم مین یہان تک کہ جمع ہوئے مشرک گرد کعبے کے پھر جب دیکھا اونھون نے وہان عباس کو تو اشارہ کرنے لگے آپسمین ساتھ عباس کے اور شروع کیا ذکر آنحضرت اور اصحاب کا کہ عیب لگاتے تھے ان لوگون کو ساتھ ہنسی اور ٹھٹھے کے پس آئے اونکے پاس عباس اور پوچھا کفار سے کیا آئی ہی پاس تمھارے کچھ خبر مسلمانون کی کہا کفار نے کہ ہان پہنچی ہمکو وہ خبر کہ سنی تم نے نہین شک کرتا اوسکے وقوع مین کوئی شخص پس کہا عباس نے قسم اللہ تعالی کی نہین ہی خبر مین کوئی شک پس توسط اختیار کرو تم بات کہنے مین پس گواہی دیتا ہون کہ تحقیق واقع ہوئے حصے خدا اور رسول اور مسلمانون کے درمیان اموال اہل خیبر کے اور اونکی زمینون مین اور مارے ہین آنحضرت صلعم نے گردنین بیٹون ابی الحقیق کی شکین باندھکر اور نکاح کیا اپنا آنحضرت صلعم نے ساتھ صفیہ بنت حیی بن اخطب کے پس ہوئے کافر ہم گواہ ہین تیرے جھوٹ کے ای عباس کسنے کہی تجھسے یہ خبر کہ بنائی ہی تو نے خبر حجاج سے موافق اپنے کہا عباس نے کہی کہ تجھسے یہ خبر حجاج نے اور تحقیق مسلمان ہو گیا ہی وہ اور ہجرت کر گیا ہی طرف آنحضرت صلعم کے اور کہہ گیا ہی وہ اپنی عورت سے یہ بات پس گئی ایک جماعت مشرکین طرف عورت حجاج کے تاکہ کہین اوس سے باتین عباس کی تو پایا اوسکی عورت کو غمگین ہوتے ہوئے پس دریافت کیا اوس سے حال اوسکے خاوند کا کہا اوسنے کہ [illegible] کہ وہ مسلمان ہو گیا اور ہجرت کر گیا طرف آنحضرت صلعم کے پس لوٹ آئے وہ کفار اپنی جماعت مین اور خبر دی اونکو حجاج کی عورت کی گفتگو سے اور حال اوسکے رنج و غم کا حجاج کی جانب سے پس ڈالا اللہ تعالی نے وہ رنج و غم کہ تھا مسلمانون کو اوپر کافرون کے اور شکستہ دل اور نامراد کیا اونکو پس یہ تھا قصہ جنگ خیبر کا ۔۔

ذکر عمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

پھر جب لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے خیبر سے اور روانہ کیے آپ نے سریے اور لشکر اطراف مین اور ٹھہرے خود مدینے مین یہان تک کہ چاند دیکھا ذی قعدہ کا پس پکار دیا لوگون مین کہ طیاری کرو طرف عمرے کے پس طیاری کی لوگون نے ساتھ آنحضرت صلعم کے پس نکلے لوگ طرف مکے کے پس آئے مکے مین آنحضرت اور نکاح کیا آنحضرت نے میمونہ بنت الحارث بن حزن عامری سے کہ تھی بی بی بلال بن عامر سے پس جب پورے کر چکے آنحضرت تین دن عمرے کے اور فارغ ہو گئے اوس سال مین [illegible] پس ماندہ تھے کہ نکلے تھے مکے سے شیطان پس کہا جاتا تھا کہ حمزہ اور اوسکے یار آئے ہین اور ہم پس ماندہ مین پس جب چلے آنحضرت لوٹتے ہوئے طرف مدینے کے ناگاہ آنحضرت کے پیچھے تھی ساتھ لڑکی حمزہ بن عبد المطلب کے اپنے ڈیرون مین فرمایا آپ نے اوس لڑکی سے کہ کون لایا تجھکو ساتھ ہمارے کہا اوس لڑکی نے ایک مرد تیرے گھر والون مین سے اور تھا آنحضرت کے حکم دیا ہوا آپ نے ساتھ لانے اوس لڑکی کے فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہوا کہ اگر [illegible] مین تحقیق مین نہین پرواہ رکھتا اس بات کی کہ نہین [illegible] اوسکے کہ [illegible] اہل مکہ نے اپنے [illegible] کہ یہ لڑکی اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] آئے تھے آنحضرت مدینے مین اور تحقیق پورا کر دیا اللہ تعالی نے وعدہ اپنا اور داخل کر دیا آنحضرت اور اونکے یارون کو مسجد الحرام مین اور [illegible] والے اپنے سرون کو اور بال کترانے والے اور بدلا کر دیا اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے کفار سے اوس بات کا کہ مشرک کر روکا تھا اونھون نے آنحضرت کو سال اول مین اور اسی باب مین فرماتا ہی اللہ تعالی وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتین بدلا ہین یعنی ہمارا ترک کرنا حرمت بدلا ہی اونکی ترک کی [illegible] کا فرماتا ہی [illegible] کہ لوٹا دیا مشرکون نے تمکو اور تیرے یارون کو بیت اللہ سے ذی القعدہ مین شہر حرام سے [illegible] ذی قعدہ مین شہر حرام مین [illegible] پھر جب دیکھا اہل مکہ کو کہ تحقیق آنحضرت گئے لوٹ کے مدینے کو اور داخل ہوئے لوگ مکے مین [illegible] اللہ تعالی نے بیچ دل خالد بن ولید کے اسلام اور فکر کی خالد بن ولید نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کام مین پس کہا خالد بن ولید نے درمیان ایک جماعت کے قریش مین سے کہ البتہ تحقیق ظاہر ہو گیا واسطے ہر ذی عقل کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہین ساحر اور نہ شاعر اور تحقیق کلام اونکا کلام پروردگار عالمین کا ہی پس حق اور لائق اور ثابت ہی ہر ذی عقل پر کہ تابع ہو واسطے آنحضرت کا پس [illegible] عکرمہ بن ابی جہل قول خالد بن ولید سے کہا عکرمہ نے خالد سے کہ تو صابی ہو گیا [illegible] کہا خالد نے نہین [illegible] ولیکن مین اسلام لایا ہون کہا عکرمہ نے قسم اللہ کی تحقیق شان یہ ہی کہ [illegible]

کیوں یہ لائق تھی مجھکو کہا عکرمہ نے اسلیے کہ آنحضرت ﷺ نے پست کر دیا ہے شرف اور عزت کو تیرے باپ کی جب کہ گھائل کیا اور مار ڈالا تیرے چچا اور تیرے چچا کے بیٹے کو
پس قسم ہے اللہ کی نہیں ہوں میں کہ اسلام لاؤں میں اور کلام کروں میں ساتھ تیرے کلام کے ای خالد کیا نہیں دیکھا تو نے قریش کو کہ چاہتے ہیں لڑائی محمد ﷺ سے کہا
خالد نے کہ یہ کام جاہلیت کا ہے اور حمیت جاہلیت کی لیکن قسم اللہ کی کہ مسلمان ہوا میں جب کہ ظاہر ہو گیا اور کھل گیا مجھکو حق اور بھیجے خالد بن ولید نے طرف
رسول خدا کے گھوڑے اور بھیجا کسیکو طرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ اقرار اسلام اور تصدیق اپنی کے پھر پہنچی ابوسفیان کو خبر مسلمان ہونے خالد اور اوس قبول کی کہ
کہا تھا خالد نے تو بھیجا ابوسفیان نے کسیکو طرف خالد کے اور طرف عکرمہ کے پھر کہا ابوسفیان نے کہ ای خالد کیا حق ہے جو پہنچا ہے مجھکو تیری طرف سے کہا خالد نے
اور کیا پہنچا ہے تجھکو میری طرف سے ای ابی سفیان کہا ابوسفیان نے پہنچا ہے مجھکو کہ تحقیق تابع ہوا ہے تو آل رسول کا ساتھ قوت کے پھر کہا خالد نے قسم ہے اللہ تعالی کی اگر
کروں میں یہ کلام تو تحقیق محمد صاحب ناتے اور رشتے کا ہے پس کہا ابوسفیان نے اوس حال میں کہ غصہ ہوا قسم لات اور عزی کی اگر جانتا میں کہ تحقیق وہ چیز کہ تو کہتا ہے تو حق
تو البتہ شروع کرتا میں ساتھ تیرے قتال پہلے محمد ﷺ سے کہا خالد بن ولید نے قسم اللہ کی تحقیق وہ بات حق ہے کہنے پر اوس شخص کے کہ کہتا ہے پس دوڑا ابوسفیان طرف خالد کے
پھر ٹھہرایا ابوسفیان کو خالد کی طرف سے عکرمہ نے اور کہا عکرمہ نے ٹھہر ای ابی سفیان قسم اللہ کی ہے البتہ تحقیق ڈرتا ہوں میں کہ اوٹھاتے ہو مجھکو غصہ بسبب اسکے کہ کیا تو
ساتھ خالد کے اسپر کہ کیوں نہیں مانتا اوس [illegible] کہا خالد نے [illegible] جاؤں میں [illegible] آئی ہے اوسکے اور یہ قریش ہیں کہ
معاملہ کرتے ہیں اپنی راے پر [illegible] کہ پھر نہ آویگا خالد [illegible] تابع ہو جاویں اوسکے اہل مکہ سارے پس چھوڑ دیا خالد کو ابوسفیان نے
پس نکلا خالد مکہ سے یہاں تک کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس حال میں کہ تصدیق کرنیوالے اور ایمان لانیوالے تھے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

ذکر قصہ موتہ

پھر جب آئے آنحضرت ﷺ مدینہ میں فارغ ہو کر اپنے عمرہ سے تو بھیجا آپ نے ایک لشکر کو طرف موتہ کے اور اہل موتہ اوس دن غسان اور روم تھے اور امیر کیا اوس لشکر پر
زید بن حارثہ کلبی کو اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے اگر مارا جاوے زید پس امیر تمہارا جعفر بن ابی طالب ہے پھر اگر مارا جاوے جعفر تو امیر تمہارا عبد اللہ بن رواحہ ہے پس جب پہنچے
مسلمان موتہ تک ملے مسلمان غسان سے [illegible] رومی تھے پس لڑائی سخت ہوئی اور مارے گئے زید بن حارثہ پھر لوٹ آئے اصحاب طرف اپنے
لشکر کے پس لیا نشان جعفر بن ابی طالب نے پس مارا جعفر نے اپنے گھوڑے کے چہرے پر اور کہا کہ دینا آنحضرت ﷺ سے میرا سلام [illegible]
اپنے نفس کو شہادت کے لیے [illegible] قوم سے جعفر اور مارا [illegible] جعفر کو [illegible] تلوار [illegible]
[illegible] عبد اللہ بن رواحہ [illegible] اپنے گھوڑے [illegible] اپنے نفس [illegible]
[illegible] اپنے نفس [illegible] جنت [illegible]
پھر [illegible] نشان [illegible] کافروں کو ساتھ نشان کے یہاں تک کہ
فتح دی اللہ نے خالد کو [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] خبر [illegible]
مدینہ [illegible] اللہ تعالی [illegible] خالد بن ولید [illegible]
آنحضرت ﷺ نے خالد بن ولید [illegible] سیف اللہ [illegible] قصہ غزوۂ موتہ کا

ذکر منازعت متعلقہ بنی امیہ با خلفاے آنحضرت ﷺ اور گفتگو ابوسفیان کی ہرقل سے متعلقہ رسالت آنحضرت ﷺ

پھر تحقیق [illegible] بنی امیہ کے [illegible]
[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]
[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] ابوسفیان [illegible] اللّٰهم انی [illegible]
[illegible] اپنے کے اور باپ اوسکے [illegible]

کسی سنہ میں پھر اسلام لائے ہم اور نکالا [illegible] ہمیں وعدہ فرمایا اور نہ آنحضرت نے نصرت اور مدد کرنے کا اوس وقت [illegible] درمیان آنحضرت
اور درمیان اہل مکہ کے ہوا اونکی شرط ٹھہرائی ہوئی سے پس پونہچا ابو سفیان کو یہ خبر اوس حال میں کہ ابو سفیان پاس ہرقل کے اپنی تجارت میں تھا کہا ہرقل نے ابو سفیان
کو البتہ قریش آتا ہے مجھکو کہ لوگوں میں ایک شخص ہے تیرے شہر والوں میں سے کہ تو خبر دے مجھکو اوس مرد کی کہ نکلا ہے تم میں کہا ابو سفیان نے ہرقل سے تو پوچھ جو کچھ چاہے
تو اوسکے حال سے کہا ہرقل نے کہ بیان کر مجھسے اوسکا حال کہ آیا نبی ہے وہ یا کذاب اور جھوٹا کہا ابو سفیان نے وہ کذاب ہے اور جھوٹا ہے پھر کہا ہرقل نے کیونکر غالب آتا ہے
وہ تمپر جھگڑتا ہے وہ تمسے کہا ابو سفیان نے قسم ہے اللہ کی کہ نہیں غالب آیا وہ ہمپر کبھی مگر ایک بار واقعہ بدر میں کہ اوس دن میں غائب تھا اور حاضر تھا پھر اوسکے بعد
[illegible] اوسکے دو بار [illegible] ہم اوس حال میں کہ توڑا اوسنے اوسکے مونہہ اور چہرے کو اور دوسری بار میں جنگ [illegible] خندق کے [illegible]
[illegible] ہرقل نے اے ابو سفیان تحقیق وہ نہیں جھوٹا تحقیق جھوٹا شخص جب خروج کرتا ہو [illegible]
اور کوئی بیان [illegible] ہلاک کر دیا ہوا اوسکو اللہ تعالیٰ [illegible] اور سنتا ہوں میں اس مرد کو کہ غالب آتا ہے تمپر ایکبار اور غالب آتے ہو تم اوسپر دوسری بار [illegible]
[illegible] کرتا ہے وہ اور کسی چیز سے منع کرتا ہے وہ کہا حکم کرتا ہے وہ ہمکو کہ [illegible] ہم آپکو دونوں طرفوں میں [illegible]
[illegible] قوم کہ نماز پڑھتے ہوں کہا ابو سفیان نے اور حکم کرتا ہے ہمکو کہ دین ہم اوسکو خراج اور محصول اپنے مالوں میں [illegible]
ہرقل نے اے ابا سفیان [illegible] تحقیق [illegible] ہم اوسکو کہا ابو سفیان نے اور منع کرتا ہے وہ ہمکو مردار اور خون [illegible] کہا ہرقل نے
[illegible] دونوں [illegible] اور نصرت کرو تم اون دونوں سے اگر [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] اے ابا سفیان [illegible] تم اوسکی اور [illegible] تم اوس سے اور [illegible] تحقیق [illegible] کرنے والے ہیں اوس
[illegible] اپنے پیغمبروں سے ولیکن [illegible] بیان کرتا ہے کہا ابو سفیان نے نہیں قسم ہے اللہ کی نہیں عہد شکنی کی ہے اوسنے
[illegible] خوف کرنے والا ہوں اسکا کہ عہد شکنی کرے اس بار کہا ہرقل نے کیونکر اے ابا سفیان کہا ابو سفیان نے [illegible]
دو برس کی [illegible] ہمارے [illegible] لیکن پونہچا ہو [illegible] اس حال میں کہ تیرے پاس [illegible] ہم سوگندوں [illegible] اوسکے ہم سوگند
سے پس اعانت کی ہے قوم والوں نے اپنے ہم سوگندوں [illegible] اوسکے ہم سوگندوں نے سوال کیا ہوا اوس سے نصرت کا [illegible] ارادہ [illegible]
اعانت کرے اپنے ہم سوگندوں کی ہماری قوم پر کہا ہرقل نے اے ابا سفیان اگر یہ بات ایسی ہی ہے جیسے کہ بیان کیا تو نے پس تم اولی ہو ساتھ عہد شکنی کے
اوس سے [illegible] حلال کر دیا ہے [illegible] اوسکے ہم سوگندوں سے ولیکن خبر دے تو مجھکو اے ابا سفیان [illegible] او کا تم میں کہا ابو سفیان نے کہ وہ [illegible]
ہم میں سے [illegible] ہرقل اور کہا ہرقل نے نہیں پاتا ہوں میں مجھکو کہ خبر دے تو مجھکو ساتھ حقیقت حال اوسکے کے اور البتہ پایا ہے میں نے اون باتوں میں کہ [illegible]
[illegible] تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا ہے کسی نبی کو بعد لوط علیہ السلام کے مگر سرداری اور بلند مرتبے میں اوسکی قوم سے کہا ابو سفیان نے [illegible] ہرقل
نہیں پاتا ہوں میں [illegible] رجوع لانے والا اوسکی طرف پھر چلا ابو سفیان [illegible] قوم کے [illegible] طرف مکے کے پس [illegible] اہل مکہ نے اوسکو کہ آئے پاس نبی
کے اور [illegible] عہد اور پیمان [illegible] ابو سفیان [illegible] فاطمہ بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر گیا پاس آنحضرت کے [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] حائل ہو گئے لوگ درمیان اوسکے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو سفیان [illegible] حائل [illegible]
[illegible] اور [illegible] نہیں کہ [illegible] آنحضرت [illegible] ابو سفیان [illegible]
[illegible] تمہارے پاس [illegible] اور عہد کو کہ درمیان ہمارے اور آپکے [illegible] فرمایا اوس سے آنحضرت نے [illegible]
[illegible] بات کہا ابو سفیان [illegible] قسم ہے [illegible] فرمایا آنحضرت نے ہم ہیں اپنے پہلے عہد اور قسم پر کہا ابو سفیان نے تحقیق [illegible]
[illegible] کام [illegible] کیا ہمارے قوم اور [illegible] ہم سوگندوں [illegible] آنحضرت [illegible] ابو سفیان [illegible]
[illegible] اپنے ہم سوگندوں [illegible] کہا ابو سفیان نے حضرت ابو بکر [illegible] ابن ابی قحافہ [illegible] امان [illegible] قوم [illegible] کہا ابو بکر [illegible]

اوسکا ارادہ تم ہو پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ اے ابن عفان کیون نہین ایمان لیتا ہی تو اپنی قوم پر اور اونکے لیے کہا حضرت عثمان رض نے ہرگز نہین کہا ابو سفیان نے
کس سبب سے کہا حضرت عثمان رض نے اسلیے کہ اللہ اور رسول اوسکا ارادہ تم ہو پھر آیا ابو سفیان پاس حضرت عمر رض کے اور کہا اونسے کہ اے ابن الخطاب کیون نہین ایمان لیتا ہی
تو واسطے اپنی قوم کے اور اونکے لیے کہ ملاوے تو رشتے ناتے کو کہا حضرت عمر رض نے کہ نہین جو تھی قرابت اور رشتہ تو نے ملا رکھا اوسکو اسلام نے اور جو تھا ناتا پس الگ کر دیا
اوسکو اللہ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکے ہاتھ مین ہی اگر نہ ہوتا یہ ہٹنا تیرا بسبب نبی اللہ کے اور پاس اونکے تو البتہ گردن مارتا مین تیری کہا ابو سفیان نے
حضرت عمر رض سے قسم ہی تجکو اپنی عمر کی البتہ تحقیق دیکھا تھا مین نے تجکو کہ باتین کرتا تھا تو بیٹھا اور نہ تھا تو مجھپر فحش بکنے والا اور نہ دلیر پس نہین جانتا ہون مین کہ کیا چیز
اوٹھاتی ہی تجکو اسپر اے ابن الخطاب کہا اوس سے حضرت عمر رض نے اوٹھاتا ہی تجکو اسپر البتہ کفر تیرا ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے اور عداوت تیری اون دونون سے پھر اوذان
کہی موذن نے ساتھ نماز کے اور لایا گیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی ایک قدح مین سو وضو کیا آپ نے اوس پانی سے پس شروع کیا لوگون نے بعد اسکے
کہ فارغ ہوئے آنحضرت صلعم کہ وضو کرتے تھے وہ لوگ ساتھ آپ کے نیچے ہوئے پانی کے اور ناک مین ڈالتے تھے اوس پانی کو کہا ابو سفیان نے نہین دیکھا مین نے مانند آج کے
دن کے کسی بادشاہ کو بڑھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ تحقیق پھرا ہون مین ملک فارس کے اور دیکھا ہی مین نے وہان کے لوگون کے بادشاہ کو اور دیکھا ہی مین نے
روم مین فرماتا القرون کو اور دیکھا ہی مین نے وہان کے لوگون کے بادشاہ کو پس نہین دیکھا مین نے کسی بادشاہ کو کبھی بڑھ کے محمد بادشاہ سے کہ اصحاب اوسکے البتہ بیٹھے ہین
بیچ دونون ہاتھون خندک اور ڈالتے ہین اوسکو اپنے تھنون مین اور دھوتے ہین اوس سے اپنے چہرون کو پس حیران ہوگیا ابو سفیان اس سے اور اقامت کہی گئی
نماز کی پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھی آپ نے پس شروع کیا لوگون نے کہ رکوع مین جاتے تھے ساتھ رکوع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سجدہ مین جاتے تھے
ساتھ سجدہ مین جانے آنحضرت صلعم کے پس تعجب کیا ابو سفیان نے اس سے اور کہا قسم ہی تجکو اپنے باپ کی یہ طاعت اور فرمان برداری ہی پھر جب فارغ ہوئے نبی اللہ
نماز سے کہا اونسے ابو سفیان نے تحقیق قسم خدا کی نہین جانتا ہون مین کہ جاتا ہون ساتھ لڑائی کے یا جاتا ہون ساتھ صلح کے فرمایا اوس سے نبی اللہ صلعم نے کہ جا اس پاس
یہان تک کہ معلوم کرے گا تو اپنے کام کو انشاء اللہ تعالی کہا راوی نے پس پھر داخل ہوا ابو سفیان گھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پس کہا ابو سفیان نے اے فاطمہ
کیا ہو واسطے تیرے کہ ہووے تو اچھی بیٹی عرب مین اپنی قوم سے کہا فاطمہ رض نے اور کیا ہی وہ کام اے ابا سفیان کہا ابا سفیان نے کہ پناہ دیتی ہی تو درمیان لوگون کے
کہا حضرت فاطمہ رض نے قسم ہی تجکو کہ فقط مین ایک عورت ہون [illegible] اگر پناہ دون [illegible] اوس حال مین کہ وہ حاضر ہون کہا حضرت فاطمہ رض نے
سے ابو سفیان نے [illegible] اپنے نواسے ابو العاص بن الربیع سے اونکی
تھا یا پیرا کہ حکم کر چکا تھا ساتھ مار ڈالنے اوسکے کہ پھر [illegible] حضرت زینب کے [illegible] کہا حضرت فاطمہ رض نے ابو سفیان
سے پھر جب دیکھا ابو سفیان نے انکار اونکا تو آیا ابو سفیان پاس حسن اور حسین کے اور وہ دونون لڑکے تھے پس کہا اون دونون سے اپنے قول کو کہا اون دونون سے کیا تم
پناہ دیتے ہو درمیان لوگون کے تاکہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور کہا اون دونون نے [illegible] کہا ابو سفیان نے قسم ہی تجکو اے
خدا کی تحقیق کیا کام کیا بیٹے تمہارے سردارون اور تمہارے شریفون اور تمہاری عورتون سے یہان تک کہ کلام کیا بیٹے تمہارے لڑکون سے پس نہین پایا مین
اونکے دلون کو مگر ایسا انسان کے دل پر جیسا انکار کیا [illegible] پس نہ اوٹھاتا ہون ان [illegible] اور پناہ دیتا ہون مین درمیان لوگون کے پس جو شخص
کہ چاہتا ہو عرض کرنا [illegible] طرف مکے کے پھر پوچھا آنحضرت صلعم نے حال ابی سفیان سے کہ کیا
ابو سفیان نے کہا کیا ارادہ [illegible] مطلب پانے کے تحقیق پناہ دی اوسنے درمیان لوگون کے جیسا کہ کہتا تھا

ذکر غزوہ فتح مکہ

واقع ہوا یہ غزوہ مہینے رمضان سنہ آٹھوین ہجری مین بسبب عہد شکنی اہل مکہ کے ساتھ اوس عہد کے کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تھا پھر حکم دیا آنحضرت صلعم نے اپنے
منادی کو کہ پکار دے لوگون مین ساتھ نکلنے کے مدینے سے پس پکار دیا اوسنے لوگون مین اسواسطے چلنے کے تو نکلے لوگ باہر مدینے سے اور لشکر بنایا اونھون نے
اور شروع کیا اونھون نے درست کرنا اپنے سامان کا اور آنحضرت کے ساتھ ایک مرد تھا مہاجرون مین سے ہم سوگند آل عوام بن خویلد کا کہ نام تھا اوسکا حاطب بن ابی بلتعہ

سو نامہ لکھا اوسنے کہ محمدؐ نکلے ہین اور لشکر آراستہ کیا ہی اونھون نے اور نہین گمان کرتا ہون مین مگر یہ کہ ارادہ رکھتے ہین تمھاری طرف کا پس لازم ہی تمپر بچنا سو بھیجا
اوس نامے کو طرف مکے کے ساتھ ایک لونڈی آزاد کے بنی ہاشم سے کہ نام اوسکا سارہ تھا اور آئی تھی وہ مانگنے کو سو کچھ دیا اوسکو اور بھیجا اوسکے ہاتھ اوس نامے کو
سو اوترے حضرت جبرئیل علیہ السلام طرف آنحضرتؐ کے پھر خبر دی آنحضرتؐ کو اس خبر کی پس بھیجا آنحضرتؐ نے دو مردون کو اپنے یارون مین سے اور وہ دونون
علی بن ابی طالب اور زبیر تھے پس فرمایا آپنے پکڑو عدو خدا کو پس تحقیق ایک مرد نے میرے یارون مین سے لکھ بھیجا ساتھ اوسکے نامہ طرف اہل مکہ کی کہ
ڈراتا ہی اور بچاتا ہی انکو پس سوار ہوئے علی اور زبیر رضی اللہ عنہما پیچھے اوسکے پس مل گئے اوس عورت سے پھر پوچھا اوس سے حال اوس نامے کا پس قسم کھائی
وہ ساتھ اللہ کے کہ نہین ہی ساتھ میرے کوئی نامہ اور تھی مین لینے والی اپنے ساتھ کسی نامے اور خط کو اور نہ مین طرف تمھارے خبر کی احتیاج رکھتی ہون پھر
جھاڑ لیا اوسکا سو نہ پایا اون دونون نے ہمراہ اوسکے کچھ پس قصد کیا اون دونون نے اوسکے چھوڑ دینے کا پھر کہا اون دونون نے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین
جھوٹھ بولتے ہین آنحضرتؐ اور نہ جھوٹھ بات کو نسبت کیا ہی اونھون نے طرف کسیکے کبھی پس بولے اور دھمکایا اون دونون نے اوسکو ساتھ مار ڈالنے کے اور
کھینچ لیا دونون نے اپنی تلوارون کو او سپر پھر جب بچا نا اوسنے کہ مین ماری جاؤنگی کہا اون دونون سے اوس عورت نے دو تم مجکو عہد و پیمان کہ البتہ اگر دون
تمکو تو نہ مار ڈالوگے تم مجکو اور نہ لوٹا لیجاؤگے مجکو طرف مدینے کے اور البتہ چھوڑ دوگے میری راہ کو پس دیا اون دونون نے اوس عورت کو پیمان پھر نکالا اوس عورت نے
اوس نامے کو اپنے بالون سے پس ناگاہ وہ نامہ تھا طرف سے حاطب بن ابی بلتعہ کے کہ او سپر مہر اوسکی تھی پس چھوڑ دیا اون دونون نے اوس عورت کی راہ کو
اور لائے وہ دونون اوس نامے کو پس رکھ دیا اون دونون نے روبرو آنحضرتؐ کے پس بھیجا آنحضرتؐ نے کسیکو طرف حاطب کے کہ بلا لائے اوسکو پھر جب آیا حاطب
فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ای حاطب کس چیز نے اوبھارا تجکو اسپر کہ ڈرا دے تو ساتھ ہمارے دشمن کو کہا حاطب نے کہ معاف فرمائیے مجھسے معاف فرماویگا اللہ تعالی
آپسے یا رسول اللہ قسم ہی مجکو اوس ذات کی کہ اوتاری ہی اوسنے تمپر کتاب نہین مغشوش کیا مینے تمکو اوس وقت سے کہ مصحوب کیا ہی مینے تمکو اور نہ جھوٹ جانا ہی مینے
تمکو جبسے کہ سچ جانا ہی تمکو اور نہ کفر کیا ہی مینے ساتھ اللہ کے جب سے کہ ایمان لایا ہون ساتھ اوسکے اور نہ ہمراہی کی ہی مینے مشرکون کی جب سے کہ الگ کیا اونے
مین اونسے ولیکن مین خبر پہنچانے والا ہون آپکی باتون کی یا رسول اللہ پس عذر قبول فرمائیے میرا اگر دلائے مجکو اللہ خدا آپپر نہین ہی آپکے یارون مین سے کوئی مگر
کہ اوسکا مال ہی مکے مین مگر کہ اوسکے لیے مکے مین کوئی شخص ہی اوسکے کنبے والون مین سے کہ منع کرتا ہی اوسکے مال سے سوا میرے اور ہیں ہون مین ہم سوگند قوم کا نہ خود
قوم مین سے اور ہین ہم سوگند میرے کہ ہجرت کر آئے ہین ساتھ میرے اور تھا مین بہت مال دار اور وسعت رکھنے والا اونکے بیچ سو ڈرا مین مشرکون سے اپنے مال پر
پس لکھا مینے اسکو کہ لکھا ہی مینے تاکہ حاصل کرون مین بسبب اسکے اونکے پاس مودت اور دوستی کو اور پہچان چکا تھا مین کہ اللہ تعالی اوتارنے والا ہی ساتھ اون
مشرکون کے پھٹکار اور عذاب اور لکھ بھیجا میرا طرف اونکے کچھ کام نہین آنے والا ہی اونکے پھر سچا جانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سچا ہو اور بھیجی اللہ نے
اپنے نبی پر وحی کہ پند و نصیحت کرین مسلمانون کو اس سے کہ کچھ کرین مانند کام حاطب کے پس فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا
بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ
وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِیْلِ ۝ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اونکو پیام بھیجتے
دوستی سے اور وہ منکر ہوئے ہین اوس سے جو تمکو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تمکو اسپر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ مین اور چاہکر
میری رضامندی تم اونکو چھپے پیام بھیجتے ہو دوستی کے اور مجکو خوب معلوم ہی جو چھپایا تمنے اور جو کھولا تمنے اور جو کوئی تم مین یہ کام کرے وہ بھولا سیدھی راہ پھر جب فارغ ہوا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طیاری اپنی سے اور اوس حال مین کہ قصد رکھنے والے تھے اور جانے والے تھے طرف مکے کے تو ملے مسلمانون سے عباس
ابن عبد المطلب جو نکلے تھے چند آدمیون مین اپنے گھر والون سے اور پہونچی خبر قریش کو کہ آنحضرتؐ تحقیق آتے ہین کہا راوی نے اور تھا ابو سفیان کہ آیا تھا تاکہ لاوے خبر
لشکر اسلام کی کہ کس طرف کو جانے والا ہی سو نہ قادر ہوا اسپر پھر لوٹ آیا طرف مکے کے پس کہا اہل مکہ نے ابی سفیان سے واسطے ہی تحقیق کے اوسپر

کہ گیا تھا اوسکو ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا ہون [illegible] لات اور عزیٰ [illegible] پھر کہا اوسکی عورت نے اوس سے [illegible] اے قوم [illegible]
امید رکھی تھی اوسی چیز کی ادھر جا [illegible] تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں [illegible] دیکھیگا تجھکو اگر ملیگا تو [illegible] اور شاید کہ تو [illegible] طرف سے اپنی قوم کے
پس نکلا ابوسفیان اوس حال میں کہ بھیجے تھے آنحضرت نے اپنے چند مرد تیر انداز قبیلہ مزینہ میں سے اور کہدیا تھا اونسے آنحضرت نے [illegible]
مشرکون میں سے باہر کے [illegible] ابی سفیان سے [illegible] اشارہ کیا
تیراندازون نے طرف ابی سفیان کے آنکھ سے اور قصد [illegible] کا کیا اوسکو پس مل گئے ابوسفیان کو عباس بن عبدالمطلب [illegible] تیرانداز [illegible]
اوٹھالو اپنے ہاتھون کو تحقیق میں اوٹھانے والا ہون اوسکے عہد اور ذمے کا سو اوٹھالیا تیراندازون نے اپنے ہاتھون کو ابی سفیان سے اور فرمایا حضرت عباس نے
ابی سفیان سے [illegible] تیری [illegible] کہو لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی مستحق عبادت کا سوا خدا کے سو کہا اس کلمے کو ابوسفیان نے اوس حال میں
کہ [illegible] ساتھ اوس کلمے کے زبان [illegible] تردد [illegible] درست رکھتا تھا اس کلمے [illegible]
اپنے معبود [illegible] اور جب کہا اس کلمے کو ابوسفیان نے نکال لیا [illegible] پس [illegible] آنحضرت نے فرمایا جب
نظر کی طرف ابی سفیان کے ہمراہ عباس کے کہ یہ اظہار اسلام کا [illegible] مسلمان نہیں پھر جب پہونچے ساتھ ابی سفیان کے عباس طرف آنحضرت کے کہا عباس
نے کہ یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے آیا ہے آپ کے پاس مسلمان ہوکر سو پناہ دیجیے اسکو اور [illegible] اوسکے لیے حق اسکا پھر جواب دیا رسول [illegible] نے عباس کو کہ لیجا
ابوسفیان کو طرف اپنی فرودگاہ کے پھر لے گئے ابوسفیان کو حضرت عباس اور سوار کر لیا اوسکو [illegible] آنحضرت [illegible]
اور لشکر اوس دن [illegible] ہزار مرد [illegible] ابوسفیان [illegible] ناخوش تھا اوسکو پھر لے گئے [illegible] حضرت عباس [illegible] اپنی فرودگاہ کے
پھر شب گذاری ابوسفیان نے پاس حضرت عباس کے پھر جب صبح کی تو ندا کی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز کے سو چلے لوگ وضو کے لیے
واسطے نماز کے اور جب [illegible] ابوسفیان [illegible] لوگون کا گھبرایا اور [illegible] یہ حرکت کرنا اونکا یہ واسطے میرے سبب اوسکے کہ ڈالدیا تھا اللہ نے
اونکے دل میں [illegible] لوگ اور کہا [illegible] آواز کہ سنتا ہون میں کہا حضرت عباس نے یہ منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ آواز دیتا ہے نماز کے لیے [illegible] لوگ وضو کرتے ہیں کو کہا ابوسفیان نے کہ سوا اسکے نہیں کہ حرکت کرتا ہوا [illegible] جسکو دیکھتا ہون میں بسبب
منادی آنحضرت کے [illegible] یہ ایسا ہی ہے اے ابی سفیان کہا ابوسفیان نے حضرت عباس سے کہ لے چل مجھکو طرف آنحضرت کے شاید کہ سلام
لاؤن [illegible] پھر لے گئے ابوسفیان کو حضرت عباس [illegible] داخل کیا اوسکو آنحضرت پر [illegible] اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گرد [illegible] آنحضرت [illegible] کہا عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے پھر فرمایا ابی سفیان سے آنحضرت
نے [illegible] کہا ابوسفیان نے [illegible] اختیار [illegible] ان لوگون کو [illegible] اپنی قوم [illegible] قوم کی کل کے دن فرمایا اوس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] تصدیق کی میری اور [illegible] مجھکو اور نصرت [illegible] اور مدد کی [illegible] اونھون نے
میری [illegible] اپنی قوم کے لوگون کی [illegible] نکال دیا مجھکو اپنے شہر سے اور [illegible] مدد کی میری [illegible]
[illegible] اپنے کفر [illegible] اللہ اور اوسکے رسول کو کہا ابوسفیان
[illegible] ابوسفیان [illegible] اسلام [illegible] عزی کے کہا ابوسفیان [illegible] حضرت عمر [illegible]
[illegible] عزی [illegible] قسم [illegible] تیری پاس [illegible] گردن [illegible] تیری
کہا ابوسفیان نے قسم [illegible] اپنے باپ کی [illegible] تحقیق [illegible] قسم اللہ کی نہیں [illegible] تیری طرف آیا ہون اور نہ تیری طرف رغبت رکھتا ہون لیکن
[illegible] رسول اللہ [illegible] اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وانی قد کفرت باللات
والعزی [illegible] گواہی دیتا ہون میں [illegible] کوئی مستحق عبادت [illegible] اللہ [illegible] اور بیشک محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا اور تحقیق کافر ہوا میں ساتھ لات عزی کے

پس جاگیر کوئی حضرت عباس نے اور پیچھے حضرت عباس ابی سفیان سے صاحب قرابت اور خویشی اور چشم پوشی کا بہت ہے اور اقامت کہی نماز کی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہ لیکر جاؤ ابو سفیان کو طرف پہلو کے جب نماز پڑھین امام پھر جب کہا تو اوسکو اللہ اکبر اور تکبیر کہی [illegible] سو کہا
حضرت عباس نے پھر جب دیکھا ابو سفیان نے کہ لوگ رکوع کرتے ہین ساتھ رکوع آنحضرت ﷺ کے اور سجدہ کرتے ہین ساتھ سجدے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
پھر جاتے جب کہ پھر جاتے ہین آنحضرت ﷺ تو کہا ابو سفیان نے کہ ای عباس کیا سب جو کہ نہین کرتا ہی محمد کچھ کہ کرتے ہین یہ اوسکے مثل کو کہا حضرت عباس نے
قسم ہی اللہ کی اگر منع کرے اونکو کھانے اور پینے سے تو چھوڑ دین البتہ اونکے یہان تک کہ مر جائین کہا ابو سفیان نے کہ ای عباس قسم خدا کی تحقیق پایا ہون مین
ان لوگون کو اور ڈرتا ہون مین اونسے یہ کہ ہلاک کر ڈالین میری قوم کو کہا حضرت عباس نے مین نہین کہتا ہون اس بات کو کہا ابو سفیان نے پس کیا دیکھتا ہی تو
پاس آنحضرت ﷺ کے حد سے بڑھ جانا کہا حضرت عباس نے امید رکھتا ہون مین کہ نہ ہوگا حد سے بڑھ جانا اور تحقیق پکار دیا آنحضرت ﷺ نے لوگون مین چلنے کے لیے
سوار ہوئے لوگون نے اپنے نشانون کو اور بانٹ گئے اپنی صفون مین پس اوٹھ کھڑے ہوئے ابو سفیان اور حضرت عباس طرف آنحضرت ﷺ کے پس کہا حضرت عباس نے کہ
یا رسول اللہ یہ ابو سفیان ہی اور یہ بڑا اور بزرگ اور سردار ہی تیری قوم کا مین چاہتا ہون واسطے اسکے شرف اور نسب اور اسلام اسکا فرمایا آنحضرت ﷺ نے سوار ہو جا تو
اور ابو سفیان طرف اہل مکہ کے سو پکار تم دونون سے کہ مین کہ جو شخص داخل ہوگا ابی سفیان کے گھر مین تو وہ امن پانے والا ہی کہا ابو سفیان نے کہ گھر میرا تنگ ہی یا
رسول اللہ اور خوش ہوا اوسکو یہ کہنا پس فرمایا اچھا اور جو شخص کہ بند کرے اپنے دروازے کو پس وہ بھی امن پانے والا ہی اور جو شخص کہ جاوے اور میل کرے طرف کعبے
کے یعنی مسجد الحرام مین آجائے اور ڈال دے ہتھیارون کو وہ بھی امن پانے والا ہی سوا دشمن خدا ابن سعد ابن ابی سرح کے بنی عامر بن لوی مین سے اور مقیس الکنانی
جو بھائی ہی بنی لیث کا اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابن خطل اور سارہ مولاۃ بنی ہاشم کے کہ نہین ہی واسطے انکے امن اور خون انکا اگرچہ ہووین یہ لٹکنے والے ساتھ پردون کعبے کے پس
چلے جاؤ دونون اس حکم پر اوپر نام خدا اور برکت نام خدا کے پس سوار ہوئے حضرت عباس خچری سفید آنحضرت ﷺ پر اور پیچھے بٹھایا ابو سفیان کو پھر جب تیز چلے وہ دونون
تو ڈرے آنحضرت ﷺ عباس پر سو بھیجا کسی کو پیچھے اون دونون کے کہ پھیر لاؤ اون دونون کو سو آگئے نکل گئے تھے وہ دونون پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے
اپنے آس پاس بٹھالو کہ شاید ایمان لاوے [illegible] ساتھ حضرت عباس کے جیسا کہ کیا تھا [illegible] کہ قوم [illegible] مار ڈالا [illegible]
اوسنے اونکو طرف اسلام کے آزاد ہوئے [illegible] البتہ اگر کیا اہل مکہ نے ایسا تو نہ باقی چھوڑونگا مین اون مین سے کسی کو اور آمادہ کیا
آنحضرت ﷺ نے لوگون کو اور ممتاز کردیا اونکے سردارون کو اور نکالا لشکر داہنی طرف اور بائین طرف اور آگے کا سو امیر بنایا داہنی طرف کے لشکر پر خالد بن الولید بن المغیرہ کو
اور بائین طرف کے لشکر پر زبیر بن العوام کو اور حکم کیا ایک کو اون دونون مین سے کہ [illegible] اوپر کی جانب [illegible] اور امیر بنایا ابو عبیدہ کو آگے کے [illegible] لشکر پر اور
پیچھے آنحضرت ﷺ لشکر مہاجرین اور انصار مین کہ تھا وہ لشکر مانند پتھر سیاہ کے کہ ہی درمیان دو پہاڑ کے پھر آئے حضرت عباس ساتھ ابی سفیان کے ایک گھاٹی اور
گذرگاہ تنگ پر تاکہ دکھائین ابی سفیان کو کثرت اصحاب آنحضرت ﷺ کی پھر جب نظر کی ابو سفیان نے داہنی طرف کے لشکر اور بائین طرف کے لشکر اور آگے کے تو پوچھا
ابو سفیان نے حضرت عباس سے اونکے نامون کو پس ذکر کیے حضرت عباس نے نام اونکے پھر نظر کی ابو سفیان نے طرف اوس لشکر کے کہ اوس مین آنحضرت ﷺ تھے پس
کہا ابو سفیان نے ای عباس کون ہی یہ لشکر گویا کہ سیاہ پتھر ہی درمیان دو پہاڑون کے فرمایا حضرت عباس نے قسم خدا کی یہ آنحضرت ﷺ ہین [illegible] ساتھ لشکر آنحضرت ﷺ
مہاجرین اور انصار سے کہا ابو سفیان نے حضرت عباس سے یاد دلاتا ہون مین تجکو اللہ کی اور رشتے کی قسم دیتا ہون مین تجکو کہ بیان کرے تو مجھسے کس چیز
اوٹھایا تجکو اس گھڑی [illegible] فرمایا حضرت عباس نے [illegible] البتہ [illegible] آیا تھا تو آنحضرت ﷺ پر اوس حال مین کہ لوگ متفرق تھے
پہلوون مین پس ڈرا مین کہ مطلع ہو جائے تو قبل اسلام پر پس کافر ہو جاوے تو [illegible] کہ پھر نہ قبول کیا جاوے [illegible] سو قتل کیا جاوے [illegible]
تجکو خدا کی ای ابی سفیان اور نہ جانے کی کہ سچ کہا یا [illegible] کیا بات ہی [illegible] کہا ابو سفیان نے قسم خدا کی [illegible]
ذکر کرون مین یعنی اوس چیز کا کہ کہا تو نے [illegible] لیکن [illegible] دیکھ لیا [illegible]
والا [illegible] قسم خدا کی [illegible] لشکر [illegible]

اونکے گھر مین پھر آئے ابوسفیان اور حضرت عباس دونون مکے مین پھر پکار دیا ابوسفیان نے اپنی بلند آواز سے کہ مَنْ دَخَلَ دَارِیْ فَھُوَ اٰمِنٌ یعنی جو شخص کہ داخل ہوگا میرے گھر مین سو وہ امن پانے والا ہو پس آیا پاس ابی سفیان کے عکرمہ اور مقیس الکنانی سو کہا ان دونون نے کہ ولے ہو تجکو ای ابا سفیان اور اسلیے بھیجا تھا ہمنے تجکو کہا ابوسفیان نے کہ جاؤ اپنے کام پر پس تحقیق شان یہ ہو کہ آگیا ہی تمہارے لیے اوسقدر لشکر کہ نہین طاقت رکھتے ہو تم اور نہ تمہاری قوم آیا ہو تمہارے لیے لشکر مانند رات سخت و تاریک کے پس جھڑکا ان دونون نے ابوسفیان کو اور ڈرا دیا اوسکو کہا راوی نے اور دوسری بار خبر دی اس مضمون کی کہ جو شخص کہ بند کریگا اپنے دروازے کو سو وہ بھی امن پانے والا ہی اور جو شخص کہ چلا جاویگا طرف کعبے کے اور ڈال دیگا ہتھیارون کو سو وہ بھی امن پانے والا ہی سو مقیس اور عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن سعد اور ابن خطل اور سارہ مولاۃ بنی ہاشم کے کہ نہین گردانی گئی ہو آپ کے لیے امان اگرچہ ہون یہ لٹکنے والے ساتھ پردون کعبے کے اور آئی عورت ابی سفیان کی ہند بیٹی عتبہ کی اور پکڑی اوسنے داڑھی ابی سفیان کی پھر لپٹ پڑی ابی سفیان کو ساتھ طمانچے مارنے کے پھر کہا اوس عورت نے مارڈالو اس بڈھے احمق کو کہ بڈھا باہر ہوگیا تمہارے دین سے اور ابوسفیان اس حال مین پکارتا تھا کہ ای آل غالب اسلام لاؤ تاکہ سلامت رہو اور خزاعہ تھے ساتھ آنحضرت ﷺ کے چھوٹے پھرتے طرف لڑائی کے واسطے بدلا لینے کے سبب اوسکے کہ کیا تھا ساتھ اونکے پس تھے آنحضرت ﷺ کہ منع کرتے تھے اور روکتے تھے اونکو اس خوف سے کہ مارڈالا جاوے کوئی آنحضرت ﷺ کے قصد مین ہوسکے طرف آنحضرت ﷺ کے عباس اور حال مین کہتے تھے اونکے جبیر بن مطعم تھے سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا ہو تجھے تیرے ابو عباس کہا حضرت عباس ؓ نے تحقیق مسلمان ہوگئے ہین اہل مکہ سارے مگر چند کم خرد ہین اپس توقف کر یا رسول اللہ ایک ساعت یعنی تھوڑی دیر اور آیا پاس حضرت ﷺ کے ابوسفیان بیٹا حارث بن عبدالمطلب کا اوسحال مین کہ ساتھ اوسکے جعفر بیٹا اوسکا تھا اور عبداللہ بیٹا ابی امیہ بن المغیرہ کا جو بھائی ہی حضرت ام سلمہ بیٹی امیہ بن المغیرہ ام المومنین کا اور حضرت ام سلمہ اوسدن ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین سو آئے ابوسفیان ساتھ جعفر اور عبداللہ کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو سلام کیا اونہون نے آنحضرت ﷺ پر پس پھیر لیا آنحضرت ﷺ نے سو منہ اپنا اور انکار کیا اس سے کہ قبول فرماوین اونسے یعنی عہد اور امان کو پس کہا ابوسفیان نے کہ کیا رد کرتے ہین تم ہمیں اسلام کو سو قسم ہو اللہ کی نہ لوٹ جاؤنگا مین طرف مشرکون کے کبھی لیکن پڑے رہینگے ہم اس جنگل مین ساتھ اپنے بیٹے کے یہان تک کہ مرجاوین ہم اور گیا عبداللہ بن امیہ طرف اپنے باپ کی اولاد کے ایک جانب لشکر مین پھر پہونچا طرف اپنی بہن کے سو کہ مانگے آنحضرت ﷺ سے اوسکے لیے امان پس آئین ام سلمہ طرف آنحضرت ﷺ کے اور کہا یا رسول اللہ کیا گردانا ہی آپ نے میرے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے کو شقی تر اون لوگون سے جو آئے ہین طرف آپ کے اہل مکہ مین سے سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے لیکن میرے چچا کا بیٹا سو تھا جو کرتا تھا پارسا اور لیکن بھائی تیرا سو قسم کھائی تھی اوسنے کہ نہ ایمان لاوے ساتھ میرے یہان تک کہ چڑھون مین آسمان مین پس لاوی مین نیچے اوسکے پاس ایک کتاب اللہ کی طرف سے کہ پڑھے وہ اوس کتاب کو سو اسلیے نہ قبول کیا مینے ان دونون سے پھر بھیجا آنحضرت ﷺ نے کسی کو طرف اون دونون کے بعد اسکے پھر قبول کیا اون دونون سے عہد اور پیمان اور امان کو اور بیعت کی اون دونون نے آنحضرت ﷺ سے اور پہونچی آنحضرت ﷺ کو یہ خبر کہ اہل مکہ اسلام لے آئے ہین مگر تھوڑے سے لوگ ساتھ بنی بکر کے سو حکم دیا آنحضرت ﷺ نے خزاعہ کو کہ چھپا یا مار بیٹھا ان لوگون کے اور نہ قتل کرین بکر اوسکو کہ لڑے اونسے سوا اون چند آدمیون کے کہ نام لے دیے اونکے سو چھپا یا مارا خزاعہ نے اور پہونچے کا سے لیے اونکے لوگ سو مار ڈالا اللہ تعالی نے مقیس الکنانی کو اس معرکے مین بیچ چند آدمیون کے قریش سے کہ اون چند آدمیون مین سے حویرث بن نقیل تھا اور لیکن ابن خطل پس چھپ گیا ساتھ پردون کعبے کے سو آئے اوسکے پاس ابو برزہ اسلمی اور سعید بن حریث مخزومی پس مارا اون دونون نے اوسکو یہان تک کہ ٹھنڈا ہوگیا اور بھاگا عبداللہ بن ابی سرح اور چھپا پاس ایک مرد کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے اور تھا عبداللہ بھائی اوس مرد کا اور بیٹا اوسکی آزاد لونڈی یعنی دایہ کا سو لے آیا وہ مرد عبداللہ کو طرف آنحضرت ﷺ کے پس سلام کہا اوس نے اور حنا بی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر سلام کیا عبداللہ نے آنحضرت ﷺ پر پس اعراض کیا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا وہ طرف آنحضرت ﷺ کے مونھ کے پس سلام کیا اور پھیر لیا آنحضرت ﷺ نے اوس سے مونھ اپنا تین بار یا میں۔ اسکے کہ اوٹھ کھڑا ہو طرف اوسکے کوئی آدمی قوم مین سے پس مار ڈالے اوسکو پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چپ رہا مین اس سے پس رد کیا مینے اوسپر سلام کو اور پھیرا مینے اوس سے مونھ اپنا اس امید کہ اوٹھ کھڑا ہو طرف اوسکے کوئی مرد قوم سے پھر مار ڈالے اوسکو پھر کہا ایک مرد نے انصار مین سے یا رسول اللہ چاہا تھا مینے ولیکن نظر کی مینے کہ آنکھ مارین آپ طرف میرے پس فرمایا آپ نے کہ تحقیق نہین لائق کسی پیغمبر کو کہ آنکھ مارے اور لیکن عکرمہ بن ابی جہل سو بھاگا طرف دریا کے کہ نکل جاوے

سات حبشیون کے سو جب آیا پاس کشتی والون کے دیا اونکو محصول اور سوار کیا کشتی والون نے اوسکو کشتی مین پھر جب بیٹھا اون مین تو پکارا لات و عزیٰ کو کہا کشتی والون نے کہ کشتی ہماری نہین چلتی ہے دریا مین مگر ساتھ پکارنے اللہ وحدہ لاشریک کے پس ساتھ اوسی کے دعا کر اور اوسی کو پکار اور نہین تو نکل ہماری کشتی سے پس کہا عکرمہ نے البتہ اگر ہے اللہ اکیلا کہ نہین ہے کوئی شریک اوسکا دریا مین تو وہ ایسا ہی ہے خشکی مین اور قسم ہے جس نے سنا یا مجکو اب نہین بھاگا مین مگر حق سے سو لوٹا پس کہا اپنے ہاتھ کو ہاتھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا یہ مکان ہے لوٹ آنے والے کا یا پناہ پکڑنے والے کا اگر قتل کرے تو تو قتل کر کیونکہ گنہگار خطاوار ہون اور اگر عفو اور درگذر فرمائے تو تو عفو اور درگذر کرنیوالے سے پس گواہی دی گواہی حق کی اور کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کو سو بیعت کی اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ذکر بھیجنے خالد بن ولید کا طرف بنی خذیمہ کے

پھر روانہ ہوئے خالد بن الولید طرف ایک قبیلے کے کنانہ سے ایک قوم مین کہ کہا جاتا ہے اوس قبیلے کو بنو خذیمہ سو پایا خالد بن الولید نے بنی خذیمہ کو نماز پڑھتے صبح کی پھر جب دیکھا بنو خذیمہ نے طرف خالد کے اوس حال مین کہ فارغ ہو چکے تھے اپنی نماز سے پس پکڑی اونھون نے ساتھ ہتھیار کے اور ہمراہ خالد بن ولید کے سات سو سوار تھے بنی سلیم کے تھا ساتھ اونکے انصار مین سے کوئی مرد سوا ابی قتادہ بن انس کے اور پکارا بنی خذیمہ کو ایک مرد نے اونمین سے کہ تحقیق خالد نے پس گھیر لیا اونکو خالد نے پھر کہا اونسے کہ کون ہو تم کہا بنو خذیمہ نے کہ ہم مسلمان گواہی دیتے ہین اسکی کہ نہین ہے کوئی مستحق عبادت سوائے خدا کے اوس حال مین کہ خدا اکیلا ہے کوئی شریک اوسکا نہین اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول اوسکے ہین کہا خالد نے سو کب اسلام لائے تم اگر ہو تم سچے کہا بنو خذیمہ نے آج کی رات صبح وقت کریا ہم نے پھر کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا ہے اپنے ہاتھ کو اون لوگون سے کہ ڈال دین ہتھیارون کو اور کہین لا الٰہ الا اللہ سو کہا ہمنے لا الٰہ الا اللہ اور نماز گذاری ہمنے کہا خالد نے سو اوتارو تم اگر ہو تم سچے پھر کہا ایک مرد نے بنی خذیمہ مین سے اے گروہ بنی خذیمہ کے یہ خالد بن الولید کہ جانتے ہو تم اسکو اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہین ہے بعد رکھنے ہتھیارون کے مگر قید کر لینا اور نہین ہے بعد قید کر لینے کے مگر مار ڈالنا کہا بنو خذیمہ نے اوس مرد سے قسم ہے اللہ کی نہین اطاعت کرینگے ہم تیری اور نہین ہم کینہ دارون جاہلیت سے کچھ اور تحقیق مسلمان ہو گئے ہین ہم اور سچ جانا ہے ہمنے اسلام کو سو رکھدیے بنی خذیمہ نے ہتھیار اور اوترے پس حکم کیا ساتھ مار ڈالنے اونکے کے خالد نے سو مار ڈالے گئے وہ اور کہا ابو قتادہ بن انس انصاری نے اے خالد نہین ہے میرے نزدیک مار ڈالنا اس قوم سے کچھ حاصل پھر گئے ابو قتادہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر خبر کی آپکو اس خبر کی پس غصے ہوئے آنحضرت فعل خالد سے نہایت غصہ اور لئے خالد نے ہوئے لڑکے بالون بنی خذیمہ کو طرف آنحضرت کے سو ملامت کی خالد کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ملامت پھر کہا خالد نے کہ یا رسول اللہ نہ ملامت کیجیے مجکو اگر دل نے مجکو واللہ فدا آپ پر تحقیق سو اسکے نہین کہ مار ڈالا ہے مینے اونکو بدلیل اس آیت کے کہ اوتاری ہے واللہ نے آپ پر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝ یعنی لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمہارے ہاتھون اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے سو جانتا ہے اللہ کہ مین مسلمانون مین ہون اور تحقیق قوم تھی کہ کینہ کشی کی تھی اونھون نے مجسے پس شفا دی اللہ نے میرے سینے کو اونسے پھر پھیر دیا آنحضرت نے لڑکے بالون بنی خذیمہ کو اور اونکے مالون کو پھر بلا لیا آنحضرت نے اہل مکہ کو واسطے بیعت کے اونکے مردون کو پہلے اونکی عورتون سے سو تھا اون مین سے کہ آئے تھے آپکے پاس وہ لوگ عبداللہ بن زبعری بن قیس السہمی شاعر کہ ہجو کہا تھا آنحضرت کی پھر کھڑا ہوا یہ عبداللہ بن الزبعری سامنے آنحضرت کے پھر کہے یہ شعر

يَا رَسُولَ الْمَلِيكِ إِنَّ لِسَانِي	رَاتِقٌ مَا فَتَقْتُ إِذْ أَنَا بُورُ
إِذْ أُجَارِي الشَّيْطَانَ فِي سَنَنِ الْغَيِّ	وَمَنْ مَالَ مَيْلَهُ مَثْبُورُ
آمَنَ اللَّحْمُ وَالْعِظَامُ بِمَا قُلْتَ	وَنَفْسِي الْفِدَاءُ وَأَنْتَ النَّذِيرُ

یعنی اے رسول خدا کے تحقیق زبان میری بنا کرنے والی ہے اوس چیز کو کہ پھٹ جاوے اوسسے ایذا اوسی کی ہلاکت سے جس وقت ہو گیا مسلمان اسلئے ہیچ ہو گئی تھی جبکہ اور جو کوئی پھر جاوے مثل اونکے شکستہ ہو نے والا ہے ایمان میرے گوشت اور ہڈیان ساتھ اوسکے کہ کہا آپنے اور روح میری فدا ہو آپ پر اور تو ڈرانے والا ہے الا آخر

پھر فرمایا آنحضرت نے ہند کو پوچھا کہ چوری کرو گی اور لیس ہو تیرے لیے اور بڑھایا آپ نے ہاتھ کو سو بیعت کی عبداللہ بن الزبعری نے آنحضرت سے اور فارغ ہو گئے
آنحضرت مردوں کی بیعت سے پھر بلایا آنحضرت نے عورتوں کو کوہ صفا پر اور عمرؓ نیچے تھے صفا سے کہ بیعت لیتے تھے عورتوں سے آنحضرت کی طرف سے پھر فرمایا
آنحضرت نے بیعت لیتا ہوں میں تم سے اس پر کہ ہرگز نہ شریک ٹھہراؤ تم ساتھ اللہ کے کسی کو اور ہند جو کہ کالے ہوئے تھی اپنے سر کو اور اوڑھنی ڈال کر درمیان عورتوں کے
سو کہا ہند نے اور اوٹھایا اپنے سر کو قسم ہے اللہ کی تحقیق تو لیتا ہے ہم سے اور امر کو کہ نہیں دیکھا ہم نے تجھکو کہ لیا ہو تو نے اوسکو مردوں سے اور تحقیق دیا ہم نے تجھکو یہ عہد پھر
فرمایا ہرگز نہ چوری کرو تم کہا ہند نے قسم خدا کی ہو بیچتی ہوں میں اس کام کو بار بار گھر میں ابوسفیان کے سو نہیں جانتی ہوں میں کہ آیا ہوتی ہیں یہ عورتیں میرے حال کو یا نہیں
پس کہا ابوسفیان نے جو لیا گیا ہے زمان گذشتہ میں یا اونہیں جو متغیر کر دیا گیا سو وہ تیرے لیے حلال ہے فرمایا آنحضرت نے اور تحقیق تو ہند بیٹی عتبہ کی ہے کہا اوس نے کہ ہاں
سو معاف فرمایئے اور درگذر کیجیے اوس سے کہ گذر چکا درگذر فرمائیگا اللہ آپ سے فرمایا آنحضرت نے اور نہ مار ڈالو تم اپنی اولاد کو کہا ہند نے تحقیق پرورش کیا ہمنے
اولاد کو چھوٹا اور مار ڈالا تم نے اونکو بدر میں بڑا سو تم اور وہ دانا تر ہیں آپس میں پس ہنسے حضرت عمرؓ یہاں تک کہ ٹھٹھا مارا پھر فرمایا اور نہ لاؤ تم بہتان کو کہ باندھ لو اپنے
دلوں سے کہا ہند نے قسم ہے اللہ کی بہتان البتہ بڑی چیز ہے اور البتہ بعض سے تجاوز کرنا اچھا ہے اور نہیں حکم کیا ہے آپ نے ہمکو مگر ساتھ رشد اور مکارم اخلاق کے اور
فرمایا مت نافرمانی کرو تم میری اچھی اور نیک باتوں میں کہا ہند نے نہیں بیٹھے ہم اس مجلس میں اوس حال میں کہ دوست رکھیں ہم نافرمانی آپ کی کسی چیز میں اور فرمایا
نہ زنا کرو تم کہا ہند نے کیا زنا کرتی ہے عورت حرہ سو اقرار کیا عورتوں نے ساتھ اوسکے کہ لیا اونپر عہد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حکم کیے گئے
عمر رضی اللہ عنہ سو بیعت لی ... لہذا حضرت عمرؓ نے اون عورتوں کو اور مغفرت چاہی اونکے لیے آنحضرت نے پس یہ مذکور ہوا قصہ فتح مکہ کا ۰۰۰

بیان غزوۂ حنین کا

پھر جب ٹھہرے آنحضرت مکے میں تو سنا کہ مالک بن عوف النضری نے جمع کیا قبائل کو ہوازن سے اور موافقت کی مالک کی بنی ثقیف نے اور قصد کیا ہے اونھوں
نے آپ سے ... ... اور ہوازن اور ثقیف کے دو قبیلے ہیں چار ہزار آدمی اونکے جمع ہو گئے ہیں تب حضرت سمر ورروز شنبہ چھٹی تاریخ شوال
سنہ آٹھ ہجری کو مکے سے طرف حنین کے ساتھ بارہ ہزار مسلمانوں کے روانہ ہوئے انتہی کہا واقدی نے پھر اقامت فرمائی آنحضرت نے بعد فتح
مکے کے مکے میں چند رات کہا واقدی نے پھر نکلے طرف حنین کے اور وہ رمضان میں تھا سو روانہ ہوئے یہاں تک کہ اوترے قدید میں پھر طلب کیا
پینے کی چیز کو سو لایا گیا ایک برتن کہ اوسمیں پانی یا دودھ تھا پھر اوٹھایا آنحضرت نے اوسکو یہاں تک کہ دیکھا اوسکو لوگوں نے پھر پیا آنحضرت نے اوس
... کہ ... پھر منادی کیا آنحضرت نے کہ مَنْ صَامَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَفْطَرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ یعنی جو شخص
روزہ رکھے تو نہیں ہے کچھ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ افطار کرے یعنی نہ روزہ رکھے تو نہیں ہے کچھ گناہ اوسپر اور پوچھا ہوازن کو کہ آنحضرت متوجہ ہوئے ہیں طرف
... ... اون لوگوں میں ... اونکے ... مجتمع ہو گئے وہ حنین میں اور اکثر اونکے پاس ثقیف کے ... کنانہ
... ... کہا ایک مرد نے اصحاب آنحضرت میں سے از راہ عجب کے
... ... ساتھ غصہ کے اور اسی مقدمے میں نازل ہوئی
یہ آیت کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے حنین کے ذکر میں اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ یعنی جب اترا لئے تم اپنی بہتایت پر پھر وہ کچھ کام نہ آئی تمھارے اور تنگ ہو گئی تمپر زمین ساتھ اپنی فراخی کے پھر ہٹے تم
پیٹھ دیکر ... لوگ ... شکست کھائی مشرکوں نے اور دور پڑے گئے اہل و عیال سے ... لوگ اصحاب آنحضرت میں سے اونکی عورتیں
سے پھر آوازدی مشرکوں نے ... الٹیں ... بھر لوٹ پڑے مشرک لوگ پس شکست کھائی اصحاب آنحضرت نے
... ... آنحضرت ... ...
... ... آنحضرت ... ...

سو چلے دونون ایک دوسرے پر ارادے سے مارنے کے سو مار ڈالا ہر واحد نے اون دونون مین سے اپنے صاحب کو یعنی دوسرے کو اور ابو سفیان بن الحارث
بن عبد المطلب پکڑے ہوئے تھے لگام اسپ آنحضرت ﷺ کی اور عباس بن عبد المطلب پکڑے ہوئے تھے رکاب کو اور چند آدمی آدمیون مین سے کہ بہت تھوڑے تھے لڑتے جاتے تھے
داہنی طرف اور بائین طرف سے پھر آواز دی حضرت عباس نے اور تھے حضرت عباس مرد بلند آواز کہ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا یَا مَعْشَرَ
الْمُهَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَنَّ مُحَمَّدًا حَیٌّ فَهَلُمُّوْا یعنی ای گروہ انصار کہ جگہ دی اونھون نے اور مدد کی ای گروہ مہاجرین
کہ بیعت کی اونھون نے درخت کیکر کے نیچے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین سو آؤ تم اور آواز دی ایسی آواز کہ سنایا اس آواز سے دونون کو سو آئے لوگ
دوڑتے ہوئے مسلمان مہاجرین اور انصار مین سے اور مشرک لوگ طرف آواز کے سو جمع ہوئے پاس آنحضرت ﷺ کے پھر تلوار چلائی مسلمانون اور مشرکون نے باہم
تلوار چلانا سخت یہان تک کہ بہت ہوا قتل مسلمانون اور مشرکون سے پھر اوتاری اللہ تعالی نے تسکین اور آرام اپنے رسول اور مسلمانون پر اور اوتارا اللہ نے ایک ایسا لشکر
کہ نہ دیکھا اونھون نے اوس لشکر کو اور عذاب کیا اللہ نے اون لوگون کو کہ کافر ہوئے تھے اور تھی یہ خرابی کافرون کی پھر ڈال دیا اللہ نے دلون مین مشرکون کے رعب
اور شکست کھائی دشمنان خدا اور اونکے حمایتیون نے کہ سردار اونکا اوس دن مالک بن عوف نصری تھا اور وہ مالک وہ شخص ہی کہ کہتا تھا اپنے گھوڑے سے اور ولنا
ای مراد پانے والے یہ دن ہی کہ ظفر حاصل ہوگی اسمین مانند میرے کو اور مانند تیرے کے کہ نگہبانی کرتا ہو اور ظفر پاتا ہو اور نیزہ مارتا ہی قبیلے اور لاغر کو اوس حال مین کہ
مدد کرتے ہین اور [illegible] بہت لڑتے ہین پھر بھاگا پیچھے یارون اپنے کے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے اوس حال مین کہ مسلمانون مین بنی سلیم مین سے
سات سو مرد تھے اور وہ وہ لوگ تھے کہ قتل کیا تھا اونھون نے بنی خزیمہ کو پھر ندا کی مشرکون نے بنی سلیم کو کہ ای بنی سلیم باز رہو قتل سے اپنے بھائیون کے سو درگذرو
کرو تم طلب مین اور روکو تیرون کو پھر سنا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا خداوندا لازم پکڑ تو بنی سلیم کو لیکن میری قوم تو پیچھا کرنا اور لیکن اونکی قوم
تو ٹھہرین وہ باز رکھنے مین پھر جب سنا یہ بنی سلیم نے جلدی کی اونھون نے طلب مین سو مل گیا ایک مرد بنی سلیم مین سے بنی حبیب اور درید بن الصمة الجشمی سے اوس حال مین
کہ وہ ہودج مین تھا کہ نکلے تھے بنی حبیب کہ برکت حاصل کرتے تھے ساتھ درید کے سو پکڑی اوس مرد بنی سلیم نے مہار اونٹنی کی پھر بٹھایا اوس اونٹنی کو سو ناگاہ درید شیخ
بڈھا تھا [illegible] اوس مرد سلیم کو سو کہا اوس مرد سلیمی نے مین قاتل تیرا ہون ای شیخ کہا درید نے یہ دن ہی کہ نہین تھا [illegible] اوس سے اور نہین حاضر ہوا [illegible]
[illegible] اگر [illegible] الا تو [illegible] تلوار میری غلاف سے پس مار تو اوسکو [illegible] اور اوٹھ جا تو ہڈیون سے [illegible] مین ایسا ہی تھا [illegible]
بیٹے مردون کو پھر جا تو اپنے گھر والون پاس [illegible] اونکو کہ بیٹے مار ڈالا [illegible] درید بن الصمة کو سو کیا اوس [illegible] پھر جب لوٹا وہ جوان طرف
اپنے گھر والون کے پھر خبر کی اونکو کہ بیٹے مار ڈالا ہی درید کو کہا اوس جوان سے اوسکی مان نے صَدَقَ اللّٰہ [illegible] تیرے دونون ہاتھون کے سوا
[illegible] نہین کہا تھا [illegible] اور احسان [illegible] کہا [illegible] آزاد کئین [illegible] تیرے
تین بائین [illegible] اسلام [illegible]
اون لوگون سے [illegible] اسلام [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] ہوازن [illegible]
سو وہ ہوازن کی ایک جماعت [illegible] اور [illegible] جماعت پھر مار ڈالا اونھون [illegible] مشرکون کو اور [illegible]
اونکی عورتین [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] مہاجرین اور انصار [illegible] اونٹ [illegible]
کی چند آدمیون کی [illegible] ابو سفیان بن حرب اور [illegible] اقرع بن حابس [illegible] عیینہ بن حصن الفزاری تھے اور [illegible]
سو اونٹ اور [illegible] حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو سو اونٹ [illegible] کہا حکیم نے [illegible] یا رسول اللہ کہ کوئی لوگون [illegible]
لائق [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] پھر انکار کیا [illegible] قبول کرنے [illegible]
زیادہ کیا آنحضرت ﷺ نے [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible]
[illegible] انکار کیا [illegible] انکار کیا

توسنے اوس سے کہا حکیم نے پس قسم اللہ کی لونگا مین سوا اوسکے پھر نہ لونگا مین بعد آپ کے کسی سے کچھ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت دے اللہ تیرے اوسمین کہا راوی نے پس مرا حکیم اوس حال مین کہ وہ بسیار ترین قریش کا تھا مال مین پھر آئے ہوازن طرف آنحضرت ﷺ کے پھر اسلام لائے پس پھیر دین عورتین اور بچے اونکے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے اونسے کہ جب نکلون مین طرف لوگون کے تو مکرر کلام کرنا واسطے اپنے لوگون کے مجھسے سو کیا ہوازن نے اسی طرح پس کلام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو پھیر دیا آنحضرت ﷺ نے اونپر خمس اور کلام کیا لوگون سے آنحضرت ﷺ نے سو پھیر دیا لوگون نے بھی اونسے سوا صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے کہ دی تھی آپ نے اوسکو ایک عورت خمس مین سے پس جماع کیا تھا اوسنے اوس سے پس کہا اوسنے کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے پھر جب دیکھا انصار نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت کین بخششین قریش مین اور مہاجرین مین پس ڈرے انصار کہ ہون آنحضرت کہ چاہتے ہون لوٹ جانا طرف اپنی قوم کے سو اندوہگین ہوئے انصار ساتھ اندوہ سخت کے اور پونہچی آنحضرت ﷺ کو یہ خبر کہ انصار اندوہگین ہین میری بخششون سے پس آئے آنحضرت ﷺ طرف سعد بن عبادہ کے پھر فرمایا سعد بن عبادہ سے کہ جمع کر میرے لیے اپنی قوم کو اور نہین جانتے تھے سعد کہ کیا ارادہ رکھتے ہین آنحضرت ﷺ پھر بھیجا ایک منادی کو انصار مین کہ اکٹھے ہوجاو طرف آنحضرت ﷺ کے فرودگاہ سعد مین پھر جمع آئے طرف آنحضرت ﷺ کے اور کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ پس یہ خطاب کیا اونسے اور کہا گروہ انصار کے تحقیق پونہچی ہے مجکو یہ خبر کہ تم اندوہگین ہوئے اپنے دلون مین میری بخششون سے کہ دین مینے چند آدمیون کو کہ بدلا ہی ساتھ اوسکے اونکے دین کو کیا نہین یاد رکھتے ہو تم اے گروہ انصار کے کہ تحقیق مین آیا تھا تمھارے پاس اوس حال مین کہ نہین سوار ہوئے تھے گھوڑے پر اور نہین نکلے تھے تم مدینے سے مگر ساتھ امان دینے والے کے پھر تم آج کے دن افضل اون لوگون سے ہو کہ حاضر ہین تمھارے سامنے لوگون مین سے پھر چپکے رہے انصار پس نہ جواب دیا اونھون نے آپ کو پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیون نہین تم جواب دیتے ہو مجکو کہا انصار نے کہ راضی اور خوش ہوئے ہم اللہ اور اوسکے رسول سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا نہین کہتے تم کہ قسم اللہ کی آیا تو ہمارے پاس نکالا ہوا پھر جگہ دی ہمنے تجکو اور آیا تو ہمارے پاس ڈرا ہوا پھر مدد کی ہمنے تیری اور آیا تو ہمارے پاس فقیر پھر شریک کر لیا ہمنے تجکو اپنے مال مین پھر اگر کہو تم یہ بات تحقیق سچے ہو تم پس کہا انصار نے کہ راضی ہوئے ہم اللہ اور اوسکے رسول سے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے گروہ انصار سے کیا نہین خوش ہو تم کہ لیجائین لوگ اونٹ اور بکریان اور پھر جاؤ تم ساتھ آنحضرت ﷺ کے طرف اپنے گھرون کے کہا انصار نے ہان راضی ہین ہم ساتھ آنحضرت ﷺ کے تحقیق ہمنے گمان کیا تھا آپکو جب بہت دین آپ نے عطائین اپنی قوم کو کہ ارادہ رکھتے ہین آپ لوٹ جانے کا طرف اونکے پس غمگین ہوئے تھے ہم اس سے اور گران آیا تھا یہ ہمپر اور جب کہ جان لیا ہمنے کہ بیشک آپ پھر جانے والے ہین ساتھ ہمارے طرف مدینے کے پس تحقیق ہم نہین پروا رکھتے اب کچھ جسطرح کی کرین آپ پس پس فرمایا انصار سے آنحضرت ﷺ نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر چلے جائین لوگ کسی وادی یا گھاٹی مین اور چلے جاؤ تم کسی اور وادی یا گھاٹی مین تو البتہ جاؤن مین تمھاری وادی اور تمھاری گھاٹی مین پھر جب فارغ ہوئے آنحضرت ﷺ اپنے خطبے سے کھڑا ہوا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ انصار کا سو چوما اونھون نے آپ کے ہاتھ کو اور کہا اونھون نے کہ اے نبی اللہ تحقیق ذکر فرمائین آپ نے نعمتین اپنی پے در پے اور جو نعمت کہ نہین ذکر کی آپ نے وہ فاضل تر ہے سو آپ تھے [illegible] پھر لوٹ آئے آنحضرت ﷺ طرف اپنی فرودگاہ کے اوس حال مین کہ مسلمان ہوگئے تھے ہوازن پھر حکم کیا آپ نے تیاری کا طرف طائف کے بسبب متوجہ ہونے مشرکون کے اوس طرف پس یہ جو ذکر ہوا تھا قصہ غزوۂ حنین

ذکر غزوۂ طائف کا

پھر جو باد کیا آنحضرت ﷺ نے طائف کا کہ گھس گئے تھے ثقیف طائف کے قلعے مین اور لڑتے تھے وہ لوگون سے لڑائی سخت پھر نکلے طرف اونکے چند مرد دلیر قوم ثقیف کے [illegible] ابو بکرہ اور [illegible] گئے اصحاب آنحضرت ﷺ کے ہاتھ سے پھر بند ہوگئے ثقیف اپنے قلعے مین پس حکم دیا آنحضرت ﷺ نے ساتھ درختون انگورون کے کہ کاٹے جائین اور مقرر کردیا ہر شخص پر اپنے یارون مین سے کہ کاٹے پانچ درختون کو اور ساتھ آنحضرت ﷺ کے ایک مرد تھا ثقیف مین سے ابو مرادم نام سو گذرا وہ عیینہ بن حصین پر ساتھ تبر کے سو کہا عیینہ نے کہ کہان چلا اے ابا مرادم کہا اوسنے حکم کیا ہے آنحضرت ﷺ نے ہر ایک مسلمان کو یہ کہ کاٹے پانچ پانچ درخت انگورون کے پس [illegible] وہ شخص کیا کاٹون مین بھی ساتھ تبر اپنے کے پیڑون کو اے ابا مرادم کہا اوسنے کہ ہان اور تبر سے لیے مزدوری اونکی ہے سو جب پونہچی یہ خبر عیینہ کو تو آیا عیینہ تاکہ راضی کرے آنحضرت ﷺ کو پس ناگاہ دیکھے آنحضرت ﷺ کے ام سلمہ تھین بیٹی ابی امیہ کی کہا عیینہ نے یا رسول اللہ کون ہے یہ عورت پیچھے آپ کے

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ام سلمہ میں پس کہا عیینہ نے تحقیق میں گمان کرتا ہوں اسکو کہ آئی ہے یہ غزوات میں سو کہا یہ خواہش آپکی کہ اوتارو
مین واسطے آپکے جوان تر عورتوں قوم سفر مین سے کہ حسین تر اور بکرم تر ہو از روے حسب کے مضرت تاکہ بدل سلے تو اوس عورت کو اسکی جگہ نہ ہوئے آنحضرتؐ
اوسکے کہنے سے پھر اوٹھ کھڑا ہوا وہ اور چلا گیا پس کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ کون شخص تھا یہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہ ایک احمق ہے اطاعت کیا گیا اپنی قوم کا
پھر محاصرہ کیا رسول خداؐ نے طائف کا مہینا بھر پھر جب چاند دیکھا ذوالقعدہ کا لوٹے آنحضرتؐ اوس حال مین کہ نیت عمرہ کیے ہوئے تھے طرف مکے کے
پھر اقامت فرمائی مکے مین چند رات اور خلیفہ کیا اہل مکہ پر معاذ بن جبل انصاری کو جو بھائی ہے بنی سلمہ کا اور حکم دیا معاذ بن جبل کو کہ تعلیم کرین اور سکھاوین
لوگون کو قرآن اور بیان کردین اونسے اون چیزون کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے اونکو مسلمانون پر اور مسئلے بتاوین لوگون کو دین مین اور خبر کردین اونکو ساتھ اوس چیز کے
کہ اونکے لیے ہے نافع اسلام مین اور ساتھ اوس چیز کے کہ اونپر منع ہے اسلام مین پھر لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور ذکر کیا کہ جو طیاری کرتے تھے
مین طرف طائف کے جب کہ گذر جاینگے مہینے حرمت والے اور کہے کعب ابن مالک انصاری نے اوس حال مین کہ ڈرانے تھے ثقیف کو یہ اشعار **اشعار**

قضينا من تهامة كل ريب	وخيبر ثم أجممنا السيوفا
نخيرها ولو نطقت لقالت	قواطعهن دوسا أو ثقيفا
فلست بحاضن إن لم تعلوا	بساحة داركم منا ألوفا
وننتزع العروش ببطن وج	وتترك داركم منكم خلوفا
ويأتيكم لنا سرعان خيل	نبادر خلفها جمعا كثيفا

یعنی دور کیا ہمنے تہامہ سے ہر ایک شک والے کو اور خیبر سے پھر گرم کین ہمنے تلوارین اختیار کرتے ہین ہم اونکو اور اگر بولتین تو کہتین کاٹنے والی اونکے دوس
اور ثقیف کو نہین ہون مین حاضر اگر نہ اوترو تم بیچ میدان مکان تمہارے کے ہزار ہا اور اوکھاڑین سگے ہم درختون کو بیچ میدان وج کے اور کر چھوڑینگے
تمہارے مکانون کو خالی تمسے اور آئینگے تمپر ہمارے تیز سوار کہ جلدی آتی ہوگی پیچھے اونکے جماعت کثیر پھر جب خبر پہونچی اہل طائف کو کہ جو ارادہ رکھتے ہین پھر آنیکا
طرف ہمارے اور پڑھے گئے یہ شعر روبرو اونکے کعب کے تو حرف کیا اونسے اہل طائف اور بھیجا اونھون نے اپنے ایلچیون کو طرف آنحضرتؐ کے کہ چاہتے تھے
صلح کو سو آئے ایلچی اونکے طرف نبی اللہ کے مدینے مین پس ملک کیا اونھون نے صلح کا پس قبول کیا اوس صلح کو نبی اللہ نے اور فرمایا کس چیز پر صلح کرتے ہو تم کہا اونھون نے
اسپر کہ بلائے جاوین ہم طرف عامل صدقے کے اور نہ لیے جاوین ہم عشر اور نہ بیعت اور کہا اونھین ایلچیون نے اور تمتع حاصل کرین ساتھ لات کے ایک برس تک
فرمایا آنحضرتؐ نے نہین صلح کیا جاتا ہے وہ دین کہ نہو اوسمین رکوع اور سجود پھر مکرر عرض کیا اونھون نے صلح کو پس انکار کیا اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین صلح ہوگی بیچ قبول کے
کہا اونھون نے پس تحقیق ہم دینگے آپکو نماز اگرچہ ہو اوسمین ذلت فرمایا آنحضرتؐ نے اور واسطے تمہارے ہے جو مانگی تمنے وہ یہ ہے کہ نہ بلائے جاؤ تم طرف عامل صدقے کے
اور نہ عشر لیے جاؤ اور نہ بیعت لیے جاؤ تم کہا اونھون نے اور تمتع ہمارا ساتھ لات کے برس بھر لیکن تحقیق ہم نہین اسلام لاسکتے مگر اس شرط پر کہ تحقیق ہم چھوڑین
اوسے جو دھوکا دیتے ہین آپکو اسلام مین اور سخت تر ہین ہم اونسے اوپر تیرے مہربانی کر سے نہ ہین اہل اعراض کیا اونسے آنحضرتؐ نے پھر پھیرا منہ اور لوٹے آنحضرتؐ
سو کہا اونھون نے کیا دیکھتے ہین آپ لات مین پھر اعراض کیا آنحضرتؐ نے اونسے بیان کیا کہ اعتماد کیا اونھین ایلچیون نے کہ قصد کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا نہین
ہمکو اسمین پس کھڑا ہوا ایک مرد انصاری کہتے ہین اہل سیر کہ وہ مرد حارثہ بن النعمان تھا سو کہا اونسے بلاسے ہو تم ساتھ ذکر لات اور عزیٰ کے بلا شبہ اللہ تعالیٰ
تحقیق آنحضرتؐ ثابت رکھینگے نہ چھوڑیگا اہل اسلام کی زمین مین اور نہین ہم مسلمان جو راضی ہوا ساتھ ثابت رکھنے لات کے اپنے درمیان مین پس قسم اللہ کے
خوف سے اور گرداؤ تم اپنے اسلام کو واسطے اللہ کے خالص کہا اونھین ایلچیون نے پس تو ڈھینگے ہم لات کو اپنے ہاتھون سے اور چاہتے کہ توڑ ڈالے اوسکو
جو چاہتے ہین کار پرداز کیا آنحضرتؐ نے اوسکے توڑنے کا جیسا کہ کہتے ہین اہل سیر مغیرہ بن شعبہ کو کہا حضرت عمر بن الخطابؓ نے یا رسول اللہ کیا کرتے ہین آپ اونکے لیے
کہ نہ بلائے جاؤ نہ طرف عامل صدقے کے اور نہ عشر لیے جاوین فرمایا تو اللہ نے تحقیق ... [illegible]

نفع مسلمانون کے لیے ہی اور اوس پر منع ہی جو مسلمانون پر منع ہی اور لکھا الیا ہی اونہون نے کہ شہر اونکا اسی اللہ کا ہی اور حرام ہی مانند حرمت بیت اللہ کے شکار اوسکا اور
برا درخت خاردار اوسکا اور درخت طلح اوسکا کہ نام ہی ایک بڑے درخت خاردار کا اور شرف بیت اللہ کا اوسمین ہی اور تحقیق شان یہ ہی جو شخص پایا جاوے کہ کرے
اسمین یہ کام تو چھین لیے جائین کپڑے اوسکے اور کوڑے مارے جاوین اور یہ ایسی شرطون مین ہی کہ شرط کر لین ہین آنحضرت صلعم پر اور لکھین تھین شرطین درمیان
اونکے خالد بن سعید بن العاص بن امیہ نے لیکن تھا یہ جو مذکور ہوا قصہ غزوۂ طائف کا

بیان غزوۂ تبوک کا جو آخر غزوہ ہی

پھر ٹھہرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین جسقدر کہ چاہا اللہ نے پھر حکم دیا آنحضرت صلعم نے لوگون کو طیاری کرین طرف شام کے شدت گرما مین اور لوگون کی عسرت تنگی مین
سو گران آیا یہ حکم لوگون پر پس اذن چاہا آنحضرت صلعم سے چند آدمیون نے کہ تھے وہ یعنی منافق یا مسلمان نہین کہتے تھے کچھ حال پس حکم دیا رسول خدا نے طیاری کا کہ
جمع کرین اپنے مالون سے کہ مدد کرے تو تاکہ سامان درست کرین ساتھ اونکے وہ لوگ کہ نہین پاتے ہین سو بہت لوگ لائے مال پس سامان درست کر دیا
ساتھ اونکے فقراؤن کا اور شروع کیا لوگون نے تونگرون مین سے کہ بوجھ اوٹھا لیا ایک گروہ کا اپنی قوم کے فقیرون مین سے اور آئے عبد اللہ بن مغفل المزنی بیچ ایک
گروہ کے سو مانگا اوس گروہ نے رسول خدا سے سواری کو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہین پاتا ہون مین چیز کہ سوار کرون مین تمکو اوسپر پس پھر گئے وہ اوس حال مین کہ شور کرتے تھے
ساتھ رونے کے پس معذور رکھا اللہ تعالی نے اونکو اون لوگون مین سے کہ معذور رکھے گئے ہین عذر والون مین سے اور فرمایا رسول خدا نے کہ محبوب کراوین طرف اونکے
جہاد کو اور نشاط مین لاوین اونکو واسطے جہاد کے پس چاہیے چلو ساتھ میرے طرف شام کے شاید کہ تم پالو بیٹیون اصفر کو اور تھا اصفر اوس قوم کا [illegible] کہ گئے ہین اہل سیر
ایک مرد انہین کلے آدمیون مین سے اور قول ہوا اب یہ ہی کہ اصفر ایک بادشاہ تھا کہ ہلاک ہو گیا روم مین سو نکاح کیا تھا اوسنے روم کی عورتون سے سو ہوئی تھی اوسکی
اولاد مرد اور عورت کہ نہین دیکھی گئی تھی مانند اوسکے کبھی سوا اسکے نہین کہ تھین وہ عورتین ضرب المثل حسن مین پھر جب ذکر کیا اوسنے آنحضرت صلعم نے مذکور بنی اصفر کا
تو کہا ہی ابن قاسن کہ ایک مرد تھا انصار مین سے کہا اوسنے کہ یا رسول اللہ تحقیق جانتے ہین انصار فریفتہ ہونا میرا ساتھ عورتون کے اور ڈرتا ہون مین
کہ اگر جہاد مین جاؤن مین آپ کے ساتھ پھر دیکھون مین اصفر کی بیٹیون کو تو فتنہ مین پڑ جاؤن مین سبب اونکے پس اذن دیجیے مجھکو پیچھے رہ جانے مین اوس غزوہ
کے اور نہ فتنہ مین ڈالیے مجھکو فرماتا ہی اللہ تعالی الا فی الفتنة سقطوا وان جہنم لمحیطة بالکافرین ( ) یعنی جانتا ہی وہ تو گمراہی مین پڑے ہین
اور دوزخ گھیرے ہی منکرون کو پھر جب فارغ ہوئے لوگ درستی سامان اپنے سے نکلے اوس حال مین کہ متوجہ تھے طرف شام کے پھر جب اوترے تبوک مین پہنچا
نبی اللہ کو کہ تحقیق اوس قوم نے ارادہ کیا ہی پیچھے کے آنے کا اور تحقیق لوٹ گئے ہین طرف سردار روم کے کہ دمشق اور اوسکے اطراف مین ہی سو ٹھہرے آنحضرت صلعم
تبوک مین دو مہینے اور اوتارا جاتا تھا آپ پر قرآن ساتھ اون لوگون کے کہ پیچھے رہ گئے تھے وہ اور نام رکھا تھا آنحضرت صلعم نے اونکا منافق اور گردانتے تھے اونکو نجس
پھر جب بیان کیا آنحضرت صلعم نے اوسکو کہ اوتارا تھا اللہ تعالی نے شان مین منافقون کی تو سنتے ہوئے پس کہا بعضی اونکے جو ساتھ تھے آنحضرت صلعم کے سو کہا اونہون نے
قسم اللہ کی البتہ اگر حق ہی وہ چیز کہ کہتا ہی محمد واسطے بھائیون ہمارے کے کہ پیچھے رہ گئے حال یہ کہ وہ اشراف ہمارے اور برگزیدہ ہمارے ہین تو البتہ ہم اسی وقت
مین بدتر ہونگے گدھون سے اور کہا عامر بن قیس بھائی بنی عامر بن عوف نے جلاس بن سوید بن صامت سے کہ بنی عامر بن عوف سے تھا ہان قسم ہی اللہ کی کہ
محمد سچا ہی اور سچ کہا ہی اور البتہ تو بدتر ہی گدھے سے پس ذکر کیا عامر بن قیس نے قول جلاس اور اوسکے یارون کا عاصم بن عدی سے پھر ذکر کیا
عاصم بن عدی نے رسول خدا سے اوس بات کو کہ ذکر کیا تھا اوس سے عامر نے تو بھیجا ایک کو آنحضرت صلعم نے طرف جلاس اور اوسکے یارون کے پس ذکر کیا جلاس
وہ جو جلاس اور اوسکے یارون نے کہا تھا پس قسم کھائی جلاس اور اوسکے یار ساتھ اوسکے کہ نہین ذکر کیا ہی ہمنے اوس سے کچھ اور کہا جلاس اور اوسکے
یارون نے کہ اکٹھا کیجیے ہمکو اور اونکو کہ جھوٹ نے کہا اس بات کو سو بھیجا رسول خدا نے کسیکو طرف عامر بن قیس کے پھر قسم کھائی ساتھ اللہ کے عامر بن قیس نے
کہ البتہ تحقیق کہا ہی اونہون نے [illegible] اس سے فرمایا آنحضرت صلعم نے اور کیا ہی وہ بڑھکر اس سے کہا عامر نے کہ کہتے تھے کہ ہم ارادہ رکھتے ہین مار ڈالنے
کا [illegible] پھر انکار کیا جلاس اور اوسکے یارون نے اور کہا جلاس اور اوسکے یارون نے عامر سے قسم کھاتے ہین ہم ساتھ اللہ کے کہ تحقیق تو البتہ جھوٹا ہی [illegible]

نہیں کلام کیا تھے ساتھ کسی چیز کے انہیں سے کبھی فرمایا آنحضرت نے جلاس اور اوسکے یاروں سے کہ کھڑے ہو پھر قسم کھاؤ پھر قسم کھائی جلاس اور اوسکے
یاروں نے کہ عامر البتہ کاذب اور جھوٹا ہے پھر کھڑا ہوا عامر پس قسم کھائی عامر نے ساتھ اللہ کے کہ میں البتہ سچا ہوں تحقیق کہا ہے جلاس اور اوسکے یاروں نے ان
باتوں کو پھر اوٹھائے عامر نے دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کے پھر کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُصَدَّقِ مِنَّا الصِّدْقَ پھر فرمایا آنحضرت نے
اَللّٰهُمَّ آمِيْنَ خداوندا قبول فرما اس دعا کو سو اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ
وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○
یعنی قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ نہیں کہا اور بیشک کہا ہے لفظ کفر کا اور منکر ہو گئے ہیں مسلمان ہو کر اور فکر کیا تھا جو نہ ملا اور یہ سب کرتے ہیں بدلا اوسکا
کہ دولتمند کر دیا انکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اپنے فضل سے سو اگر توبہ کریں تو بھلا ہے انکے حق میں اور اگر نہ مانینگے تو مار دیگا انکو اللہ دکھ کی مار دنیا اور آخرت
میں اور نہیں انکا روئے زمین پر کوئی حمایتی نہ مددگار پھر توبہ کی جلاس نے اور اقرار کیا اپنے گناہ کا اور توبہ بہتر ہوئی اور جب لوٹ کر آئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ منورہ کے سو اس درمیان میں کہ آنحضرت جاتے تھے اور ایک گروہ پانچ آدمیوں کا جو آگے آنحضرت کے جاتا تھا
وہ خوض کرتے تھے اللہ کی آیتوں میں اور تمسخر کرتے جاتے تھے ساتھ اللہ کی آیتوں کے اور کھیل کرتے تھے سو وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اپنے نبی کے اونکے
حال کی اپنے خبر کی اوسکی آنحضرت نے اپنے یاروں سے سو اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ
قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ یعنی اور جو تو انسے پوچھے تو کہیں ہم تو بول چال کرتے تھے اور کھیل تو کہہ کیا اللہ سے اور
اوسکے کلام سے اور رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے پھر بھیجا رسول خدا نے ایک مرد کو اپنے یاروں میں سے سو فرمایا اوس سے کہ جا انکے پاس پھر پوچھ انسے کہ کیا
کہتے ہیں اوس حال میں کہ وہ ہنستے ہیں سو چلا گیا اونکے وہ مرد اور ناگاہ ایک مرد چلتا تھا انکے ساتھ اوس حال میں کہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہتے ہیں کہا اونسے کہ
آنحضرت نے [illegible] ہنستے ہو تم اور کیا کہتے ہو تم کہا اونہوں نے کچھ وہ باتیں ہیں کہ خوض کرتے ہیں اور کھیل کرتے ہیں جب کہ چلتے ہیں کہا اوس مرد نے کہ سچ کہا اللہ نے اور پوچھا
رسول کو تمہارے غضب خدا کا ہلاک ہو تم ہلاک کرے تمکو اللہ پھر لوٹ آیا وہ مرد طرف آنحضرت کے پھر کہا اوس مرد نے کہ سچ کہا اللہ نے اور پوچھا یا رسول اللہ کو پھر
آئی قوم کہ عذر کرتی تھی پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ
طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ یعنی بہانے مت بناؤ تم کافر ہو گئے ایمان لا کر اگر ہم معاف کرینگے تم میں بعضوں کو البتہ مار بھی دینگے بعضوں کو
اس پر کہ وہ گنہگار تھے اور آیا وہ مرد کہ تھا چلتا ساتھ انکے پس کہا اوسنے کہ قسم کھاتا ہوں میں ساتھ خدا اور ساتھ اوسکے رسول کے نہیں سنا میں نے انکے
کلام کو اور نہیں جانتا ہوں میں کہ کیا کہتے تھے پھر جب پہنچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی میں تو منادی کی آنحضرت کے منادی نے کہ پکڑ لو بطن وادی کو
کہ وہ وسیع تر ہے تمہارے لئے سو آنحضرت نے پکڑا گھاٹی کو اور ناخوش رکھتے ہیں رسول خدا اگر ابتدا کرے اوسکے کوئی اوس گھاٹی میں سو سنا اوسکو چند
آدمیوں نے منافقوں میں سے پھر پیچھے رہ گئے وہ چند آدمی منافقوں میں سے یہاں تک کہ [illegible] ہو گئی اور [illegible] آنحضرت نے گھاٹی کو اوس
حال میں کہ ساتھ آنحضرت کے دو مرد تھے آپ کے یاروں میں سے [illegible] آنحضرت کے وہ گروہ چند آدمیوں کا منافقوں کا [illegible]
آدمیوں کی [illegible] اپنے [illegible] پایا آنحضرت نے [illegible] سے اپنے یاروں میں سے [illegible] اون منافقوں کے [illegible]
اونٹوں کو یہاں تک کہ اوترے وادی میں پھر [illegible] وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آنحضرت نے اوس مرد سے کیا پہچانا انکو [illegible]
ہوئے ولیکن پہچان لیا ہے میں نے اکثر اونٹوں کو پھر اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پھر کہا [illegible] یاروں نے [illegible]
کیا ارادہ رکھتے تھے ساتھ میرے یہ لوگ کہا دونوں یاروں نے اللہ اور رسول اللہ بہتر جانتے ہیں فرمایا رسول خدا نے تحقیق وہ چاہتے تھے کہ [illegible]
[illegible] گھاٹی میں [illegible] کو وحشت دلاویں [illegible]

اب اونکی گردنین یارسول اللہ اگر کٹتے ہو ہوا دین آپ کی طرف لوگ فرمایا رسول خدا نے ناخوش رکھا ہے اسکو کہ ذکر کرین عرب کہ محمد نے رکھا ہی یا تھ اپنے یارون مین
ساتھ قبل اونکے کے اور تحقیق پیچھے رہگئے تھے رسول خدا سے چہ آدمی ہیں کہ نتھے منافق اور نہ اذن دیا گیا تھا اونکو پس لیکن تین آدمی نے اونمین سے پس ملامت کیا
اپنے نفسون پر بہت ملامت اور کہا اونھون نے کہ کیا ہے ٹھہرے رہنے سے مکانون میں اور کہانون میں اور حال یہ کہ پاس ہمارے عورتین ہین اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پہاڑ گئے جنگل اور گرم ہواؤن میں ہلاک ہوئے ہم قسم ای رب کیہ کی مگر یہ کہ اوتارے اللہ تعالی ہمارے لیے عذر پھر باندھا اونھون نے اپنے آپ کو ستونون
مسجد سے اور قسم کہائی ساتھ اللہ کے کہ نہ کھولین ہم اپنے آپکو اس باندھنے سے یہان تک کہ رسول خدا کھولدین ہمکو اور اون چہ آدمیون مین سے ابو لبابہ بن مروان
ہین بنی عمرو بن عوف سے انصار مین سے پھر آئے رسول خدا اپنے مین اور تھا رستہ آنحضرت ﷺ کا مسجد مین پھر دیکھا آنحضرت ﷺ نے چند آدمیون کو بندھا تو فرمایا کون ہین یہ
پس خبر دی گئی آنحضرت ﷺ کو اونکے حال سے کہا لوگون نے ای نبی اللہ تحقیق اونھون نے باندھا ہے آپ کو کہ کھولین انکو آپ پس فرمایا آپ نے مین بھی قسم کھاتا ہون ساتھ اللہ کے
نہ کھولونگا مین انکو یہان تک کہ حکم کیا جاؤن مین ساتھ اسکے پھر اوتارا اللہ نے عذر اونکا اپنے نبی پر پھر فرمایا اللہ تعالی نے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی اور بعضے اور مانین اپنا گناہ ملایا ایک
کام نیک اور دوسرا بد شاید اللہ معاف کرے اونکو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر چھوڑ دیا آنحضرت ﷺ نے اونکو اوس وقت پھر گئے طرف اپنے گھرون کے پھر لائے
اپنے مالون کو پھر کہا اونھون نے ای نبی اللہ صدقہ دین ساتھ ان مالون کے ہماری طرف سے اور مغفرت چاہین ہمارے لیے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نہین ہون مین
لینے والا امین سے کچھ تاکہ حکم کیا جاؤن مین ساتھ اسکے پھر اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ یعنی لے اونکے مال مین سے زکوۃ کہ اونکو پاک کرے اوس سے اور تربیت اور
دعا دے اونکو البتہ تیری دعا اونکو آسودگی ہے اور اللہ سب سنتا ہے جانتا ہے اور باقی اور تینون کے حق مین نہ اوتری کوئی آیت سو کہا لوگون نے کہ ہلاک ہوئے یہ جب کہ
نہ اوتارا گیا انکے حق مین عذر پھر آگئے ایسے امر سے کہ قریب تھے کہ ہلاک ہو جائین اوس سے باوجودیکہ اصحاب رسول مقبول نہین کلام کرتے تھے اونسے اور نہین بیٹھتے تھے
اونکو اور نہین بلاتے تھے اونکو کسی چیز مین پھر دعا کی اونھون نے اپنے پروردگار سے کہ اوتارے پروردگار عذر ہمارا اپنے نبی پر پھر کیا پروردگار نے ویسا ہی
کہ ذکر کیا تو یہ مسلمانون پر پھر خالص ہوا پروردگار اونکا طرف اونکے پھر فرمایا پروردگار نے اونکے لیے وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ یعنی اور اون تین شخص پر جنکو پیچھے رکھا تھا یہان تک کہ جب تنگ ہوئی اونپر زمین ساتھ اسکے کہ کشادہ ہے اور تنگ ہوئی اونپر
اپنی جان اور اٹکلے کہ کوئی پناہ نہین اللہ سے مگر اوسی کی طرف پھر مہربان ہوا اونپر کہ وہ پھر آوین اللہ ہی ہے مہربان رحم والا پھر توفیق توبہ کی دی اللہ نے اونکو کہ توبہ کرین
بیشک اللہ وہی ہے قبول کرنے والا توبہ کا مہربان اپنے بندون پر اونھین مین سے تھے کعب بن مالک اور مرارۃ الربیع +
فرمایا آنحضرت ﷺ نے قسم اللہ کی مثل تمہاری مثل فرشتون اور پیغمبرون کی ہے ولیکن تو ای ابن الخطاب پس تحقیق اللہ نے بیان کی ہے مثل تیری فرشتون مین مانند جبرئیل کے
جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ہلاکت قوم کا تو بھیجتا ہے طرف اونکے جبرئیل کو اور بیان کی ہے اللہ نے مثل تیری پیغمبرون مین ساتھ نوح علیہ السلام کے کہ کہا
نوح علیہ السلام نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ یعنی ای رب نہ چھوڑ زمین پر منکرون کا ایک گھر بسنے والا اور لیکن تو ای ابن ابی قحافہ
پس تحقیق اللہ نے بیان کی ہے مثل تیری فرشتون مین مانند میکائیل کے کہ مغفرت چاہتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین اور چاہتے اونکے لیے رزق کو
اور بیان کی ہے اللہ نے مثل تیری پیغمبرون کی مانند ابراہیم علیہ السلام کے کہ کہا ابراہیم علیہ السلام نے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی سو جو کوئی میری راہ چلا سو وہ تو میرا ہے اور جسنے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون دونون کو کہ وہ جب مدینہ مین تھا بہت پھرنا اوس کے پھر حکم کیا آنحضرت ﷺ نے ساتھ حج کے اور نہ حج کیا اوس برس کہ مکروہ رکھا اسکو کہ حج کرین ساتھ
مشرکون کے اور تحقیق تھا مشرکون نے اپنے طواف ... پھر سردار بنایا آنحضرت ﷺ نے ابوبکر کو اور کہا مشرکون نے کہ ... اور یار اوسکے

گرما سے اور جیسے سے اور حکم دیا اللہ نے آنحضرت صلعم کو اور وصیت فرمائی آنحضرت صلعم نے ابو بکر کو کہ نہ قریب آئیں مشرک لوگ مسجد حرام کے بعد اس سال کے پھر حکم کیا ساتھ مشرکون کے کہ پکڑ لیے جائیں اونکے اونٹ غلہ لادنے کے اور مار ڈالے جائیں مشرک جہان کہین کہ پاسے جائین اور بیٹھین مسلمان مشرکون کے لیے ہر ناکے پر سو بھیجا مشرکون نے طرف اہل مکہ کے کہ محمد نے تحقیق ہلاک کیا ہم کو اور روک دیا ہے ہمکو کعبہ سے اور حکم دیا ہے ساتھ اونٹون غلے کے کہ لے لیے جائین اور مار ڈالا جو شخص کہ ہوا ونمین اور کہا کہ قریب ہے کہ جان لوگے تم جو کچھ کہ دیکھوگے تم بھوک اور مشقت سے جب کہ نہ پاؤگے تم غلے کے اونٹون کو کہ تھے وہ اونٹ کہ لاتے جاتے تھے تمھاری طرف سو ڈرے اہل مکہ فقیری اور محتاجی سے پھر اوتاری اللہ تعالی نے حق مین مشرکون کے یہ آیت فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ یعنی سو نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس برس کے بعد اور اگر تم ڈرتے ہو فقر سے تو آگے غنی کریگا تمکو اللہ اپنے فضل سے سو جیسا کہ نزدیک نہ آوین مسجد حرام کے پیچھے اس برس کے اور اگر ڈرتے ہو تم اہل مکہ فقیری اور درویشی سے نہین قریب ہے کہ تو نگر کردیگا تمکو اللہ تعالی اپنے فضل اور مرحمت سے اور تھے کہ اسلام لے آئے تھے اہل یمن پھر لاتے تھے وہ لوگ یمن والون مین سے کہ جو بہت پاس تھے طرف مکے کے کھانے کی چیزون کو پھر غنی اور بے پروا کردیا مکے والون کو اللہ تعالی نے ساتھ کھانے کی چیزون کے جیسے کہ تھے کہ لادے جاتے تھے طرف اونکے اونٹ مشرکون کے پھر تصدیق کرائی او اللہ تعالی نے اوسکی جو وعدہ کیا تھا اونسے اور غنی بے پروا کردیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے نہ ٹھہرے اپنے کفر پر مگر تھوڑا سا یہان تک کہ مسلمان ہوگئے اہل تہامہ سارے سو یہ پہلا حج تھا جو حج کیا ہے مسلمانون نے پھر ٹھہرے مسلمان مکے مین بعد اسکے کہ فارغ ہوئے حج سے پھر بھیجا رسول خدا نے ایک چھوٹا لشکر ساتھ خالد بن الولید کے طرف بنی خذیمہ کے اور پوچھی بنی اسد کو خبر کہ رسول خدا نے بھیجا ہے اونکی طرف لشکر اور تھا بنی اسد مین ایک ساحر کہ خبر بن خبیب کی بتاتا تھا نام اوسکا طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا پھر آئے بنی اسد اوسکے پاس اور ذکر کیا اوس سے کہ لشکر ہلاک کرنے والا آرہا ہے اور یہ کہ خبر غیب کی بتا ہمارے لیے پھر اوڑھا ایک کپڑے سے پھر کہا ان لوگون مین دو مرد ہین دو گھوڑون سپید پر بنی اسد مین سے پھر بھیجا ہے اونکو آنحضرت نے خبر پونہچانے کو اور اوڑھا اوپر اپنے کپڑا تھوڑی دیر پھر نکل آیا اوس کپڑے سے اور کہا اونھون نے کیا دیکھا تو نے کہا دیکھا مینے اون دونون مردون کو کہ لاتے ہین وہ لشکر کو کہ آیا ہے تمھارے لیے اب تم شکست کھانے والے ہو پھر جلدی کی اونھون نے جنگل کے جانے مین پھر مقابل ہوگئے ساتھ لشکر کے اور صف باندھی ساتھ طلیحہ کے لڑنے والی قوم نے یہان تک کہ آگئے پاس مشرکون کے مسلمان پھر اوترے اونکے پاس اور لڑے سخت لڑائی یہان تک کہ شکست کھائی دشمنان خدا نے اور دیکھا گیا اونکا مسلمانون نے پھر لگ گیا اونکا شعر بن ہزال الاسدی طلیحہ بن خویلد سے پھر کہا طلیحہ سے ای طلیحہ کہان ہے جو گمان کرتا تھا طلیحہ نے پھر کون ہے جن مین کہ مر جائے منعف سے سو متوجہ ہوا عکاشہ طرف طلیحہ کے پھر پڑگئے دونو آپس مین نیزہ زنی کے پھر نیزہ مارا عکاشہ کے طلیحہ نے سو مار ڈالا اوسکو اور مارا گیا ساتھ عکاشہ کے ثابت بن ارقم ہوا ہی وقت کہ تا تھا طلیحہ ابیات

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِمَالَةِ اِنَّهَا	مَاوِدَهُ قَتْلَ الْكُمَاةِ نَزَالِ
فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الْجِلَالِ مَصُونَةً	وَيَوْمًا تَرَاهَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ
عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَرْقَمَ ثَاوِيًا	عُكَّاشَةُ الْغَنْمِيُّ عِنْدَ مَجَالِ
فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُونَهُمْ	اَلَيْسُوا وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوا بِرِجَالِ
فَاِنْ تَكُ اَذْوَادٌ اُصِبْنَ وَنِسْوَةٌ	فَلَنْ تَذْهَبُوا فَرْغًا بِقَتْلِ حِبَالِ

یعنی نصب کیا مینے واسطے اونکے جانب مقدم جال ہوتا کو واسطے کہ شان قصہ یہ ہے کہ بلائین اس جال مرکب کی مار ڈالنا بہادرون کا زور دیا گیا کہا جاتا ہے واسطے اون بلاؤن کے کہ اوترو تم سو ایک دن دیکھیگا تو ای دیکھنے والے پیچ پوششون کے محفوظ و محفوظ اور ایک دن دیکھیگا تو اونکو نیچے سایہ بھالون برچھون کے جس دن کہ پھوڑ دیا مینے ابن ارقم کو در حالیکہ جو بڑا ہی کشتہ تھا قتل عکاشہ غنمی کا نزدیک سنہ والا ایکا یعنی میدان جنگ کے پس کیا ہو گمان تمھارا ساتھ قوم کے جب کہ قتل کرو تم اونکو آیا نہین ہوا گرچہ اسلام نہ لاوین مرد لڑائی کے پس اگر ہو کہ اس وقت کہ پہنچایا تم نے نر جیا اور عورتون کو پس تم نکلے اور محفوظ کی بیٹھے ہوئے رسیون ہو پاؤن کو اور حبال بھتیجا تھا طلیحہ بن خویلد کا کہ بکڑ لیا تھا اوسکو مسلمانون نے پھر جو مشرک کیا تھا اوسپر سلام کو اور یہ اوسکا جوان بھتیجا پہلا ساتھ کیا

حبال نے اسلام لانے سے مسلمانون پر اور کہا کہ مار ڈالو مجکو ورنہ دکھلاؤ مجکو اپنے محمد کو پس تحقیق محمد نہیں ہیں اگچہ مطلب اوس سے پھر مار ڈالا مسلمانون نے
اوسکو پھر لوٹ آئے اصحاب رسول خدا کے سالم غانم پھر جب پہنچی آنحضرتؐ کو خبر مارے جانے عکاشہ کی فرمایا لعنت بھیجے اللہ عکاشہ پر پھر نہ حاضر ہوا اونمین کوئی مرد اللہ کے راستے مین

ذکر حجۃ الوداع

پھر آیا سال حج کا پس تکبیر دیا آنحضرتؐ نے ساتھ حج کے اور فرمایا تحقیق مین نکلنے والا ہون پھر حج کو گئے لوگ ساتھ نبی اللہ کے اور ہدی لے گئے نبی اللہ ﷺ اور
پھر جب آئے نبی اللہ مکے مین کہا راوی نے کہ پوچھا ہمکو کہ آپ نے حکم دیا کہ جو شخص کہ نہو ہدی لائے طرف بیت اللہ کے تو نکل آوے احرام حج سے اور کردے
اوسکو عمرہ اور جو شخص کہ ہدی لایا تمام کرے اپنے حج کو اور حکم دیا اون لوگون کو کہ بیشک کہتے تھے احرام باندھین ساتھ حج کے اور ہدی لاوین جو میسر ہو
اور آسان ہو ہدی مین سے اور کہتے ہین اہل سیر کہ تحقیق آنحضرتؐ نے فرمایا بعد اسکے مین حکم دیتا ہون ان لوگون کو ساتھ اسکے اور نہین ہوگا یہ حکم اون لوگون کے
پیچھے کہ بعد میرے ہین پھر ادا کیا آنحضرتؐ نے اپنے حج کو اور مسلمانون نے اور ذبح کیا ہدی کو پھر کہا راوی نے ایسا ہے کہ آنحضرتؐ نے ذبح کیا اور نحر کے ساتھ اپنے
ہاتھ کے جو ہدی کہ لائے تھے ساٹھ اونٹون کو پھر کاٹ لیا ہر ایک اونٹ سے ایک پارچہ گوشت کا پھر حکم دیا ساتھ پکانے اوس پارچے کے پھر ڈالا گیا وہ پارچہ
ہانڈی مین اور پکایا گیا پھر کھایا آنحضرتؐ نے اوسمین سے اور حکم دیا لوگون کو کہ کھاوین اور کھلاوین اور حج کیا مسلمانون نے اوس حال مین کہ نتھا اونمین کوئی
مشرک پھر اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر یہ آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ
دِيْنًا یعنی آج مین پورا کر چکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا تمپر مینے احسان اپنا اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین مسلمانی اور تھی یہ آیت اور چند
آیتین اور قرآنؐ سے آخر اون آیتون مین سے کہ اوتاری ہین اللہ نے اور تھا حج آنحضرتؐ کا یہ حج وداع اور رخصت ہونے کا پھر خطبہ سنایا لوگون کو آنحضرتؐ
نے سنایا ہین پھر نہ حاضر ہوئے آنحضرتؐ حج مین بعد اس برس کے یہان تک کہ فیصلہ کر لیا اور اوٹھا لیا آپ کو اللہ تعالی نے پس فرمایا آنحضرتؐ نے خطبے مین کہ اے
لوگو سنو تم میرے کہنے کو پس تحقیق مین نہین جانتا ہون کہ شاید نہ ملون مین تمسے بعد اس برس کے اس جگہ مین اے لوگو تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے
تمپر حرام ہین کہ ایک دوسرے کا خون کرے اور مال چھین لے مانند حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے مین کہ مکہ ہے اور مانند حرمت اس مہینے تمہارے کے
یعنی جیسے تم اس دن اور اس شہر اور اس مہینے مین خون کرنا اور مال لینا حرام جانتے ہو اسی طرح خون کرنا اور مال اپنا جبر سے ہمیشہ کو اور ہر جگہ حرام ہے اور
تحقیق پہونچا دیا مینے پس جو شخص کہ ہو پاس اوسکے امانت ادا کر دیوے وہ اوس امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امین کیا ہے اوسنے اوسکو اوس امانت پر اور اگر ہو سود
تو وہ پامال اور باطل ہے سب اور تحقیق سود حضرت عباس کا اور جو خون کہ ہوا جاہلیت مین وہ سب پامال اور باطل ہے اور تحقیق پہلے خونون تمہارے کو کہ باطل اور
پامال کرتا ہون مین خون ہمارے ہین خون بیٹے ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا کہ وہ دودھ پیتا تھا بنی لیث مین پھر مار ڈالا اوسکو ہذیل نے یہ اول اون خونون کا ہے
کہ شروع کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے پامال کرنے مین خونون جاہلیت سے اور تحقیق زمانہ پھرا ہیگا مانند اون ہیئت اپنی کے کہ پیدا کیے گئے تھے آسمان اور زمین اور تحقیق
گنتی مہینون کی نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین کتاب اللہ یعنی لوح محفوظ مین اوس دن سے کہ پیدا کیے گئے ہین آسمان اور زمین اون بارہ مہینون مین سے چار مہینے
حرمت والے ہین تین پے در پے اور رجب کہ پہلے گذر چکا ہے درمیان جمادی الاولی اور شعبان کے اے لوگو تحقیق واسطے تمہارے اوپر عورتون تمہاری کے حق ہے اور
واسطے عورتون تمہاری کے تمپر حق ہے اور واسطے تمہارے اوپر عورتون تمہاری کے یہ حق ہے کہ نہ لاوین بدکاری کھلی ہوئی پھر اگر کرین ایسی تحقیق اللہ تعالی نے حکم دیا ہے
کہ پاس جانا اونکے ترک کرو اور مارو اونکو مارنا بغیر سخت مارنے کے پھر اگر باز آجاوین پس واسطے اونکے ہے کھانا اونکا اور کپڑا اونکا موافق اپنے مقدور کے انصاف سے اور
وصیت لو ساتھ عورتون کے یعنی بھلائی کرو اونکے ساتھ پس تحقیق عورتین پاس تمہارے قیدی ہین نہین مالک رکھتی ہین اپنے لیے کچھ اور سوا اسکے نہین کہ
لیا ہے تمنے اونکو ساتھ امانت اللہ کے اور حلال کر لیا ہے تمنے اونکی شرمگاہون کو ساتھ کلام اللہ اور اوسکے حکم کے سو سمجھ رکھو میری بات کو پس تحقیق مین پہونچا چکا ہون
شاید کہ نہ ملون مین تمسے کبھی بعد اسکے اس جگہ پر اور تحقیق مسلمان بھائی ہے مسلمان کا اور سب مسلمان باہم بھائی ہین اور نہین حلال ہے کسی مرد کے لیے
اپنے بھائی کا مال مگر جو کچھ کہ دے وے وہ ساتھ خاطر اپنی کے کہ خداوندا تحقیق پہونچا دیا مینے کہا مسلمانون نے کہ ہان فرمایا آنحضرتؐ نے پھر نہ ملون مین تمسے

اوس حال مین کہ پھر جاؤ تم بعد میرے کافر ہو کر کہ مارین بعض تمھارے گردنین بعض کی پس بیشک مین تحقیق چھوڑے جاتا ہون بیچ تم کے ایسی چیز کہ اگر پکڑے رہوگے تم اوسکو تو نہ گمراہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن خداوندا تحقیق پونہچا دیا مینے پس یہ جو مذکور ہوا تھا قصہ حجۃ الوداع کا

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اور اقامت فرمائی وہان باقی ذی الحجہ اور محرم اور بائیس رات صفر تک پھر بیمار پڑے وہ بیماری کہ وفات فرمائی اوسمین پاس اپنی لونڈی کے کہ نام اوسکا ریحانہ تھا اور تھی وہ بندیون یہود مین سے اور پہلا دن کہ بیمار پڑے ہین آنحضرت اوسمین دوشنبہ کا تھا پھر سخت ہوئی اونکو بیماری اونکی اوسدن اور رات مین پھر صبح کی سو اذان کہی مؤذن نے نماز کی پھر تثویب کہی یعنی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا پھر دیکھا نبی اللہ کو مسلمانون نے کہ نہین نکلتے ہین حکم کیا مسلمانون نے مؤذن کو پھر داخل ہوا مؤذن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو ناگاہ آنحضرت نہایت بیمار تھے کہا مؤذن نے نماز یا رسول اللہ پس فرمایا رسول خدا نے نہین طاقت رکھتا ہون مین نماز کی نکلکر پھر پوچھا اوس سے کون ہے دروازے پر سو خبر دی مؤذن نے آنحضرت کو ساتھ اوسکے شخص کے کہ حاضر تھے دروازے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن سے کہ حکم کر ابن الخطاب کو سو جاوے کہ نماز پڑھاوے لوگون کو پھر نکلے بلال مؤذن اوس حال مین کہ وہ روتے تھے سو کہا بلال سے مسلمانون نے کہ کیا ہے پیچھے تیرے بلال سو کہا بلال نے کہ آنحضرت نہین طاقت رکھتے ہین نماز کی پھر رونے لگے مسلمان رونا سخت اور کہا بلال نے عمر بن الخطاب سے کہ آنحضرت حکم کرتے ہین تمکو کہ نماز پڑھاؤ لوگون کو سو کہا حضرت عمر نے نہین ہون مین اس لائق کہ آگے کھڑا ہون سامنے ابی بکر کے کبھی پھر جاؤ تو پاس آنحضرت کے پھر خبر دے تو اونکو کہ ابو بکر دروازے پر ہین پھر داخل ہوئے آنحضرت پر مؤذن پھر خبر دی آپ کو ساتھ ہونے ابی بکر کے اور ساتھ اوسکے کہ کہا تھا عمر نے سو فرمایا آنحضرت نے اچھا ہے وہ جو دیکھا عمر نے حکم کر تو ابو بکر کو پس جاوین کہ نماز پڑھاوین لوگون کو پھر نکلا مؤذن طرف ابی بکر کے پھر حکم کیا ابو بکر کو پھر نماز پڑھائی ابو بکر نے لوگون کو آٹھ دن اور بڑھ گئی ساتھ آنحضرت کے بیماری اونکی ان دنون مین پھر داخل ہوئے آنحضرت پہ حضرت عباس اوس حال مین کہ بیہوشی چھائی ہوئی تھی آنحضرت پر پھر کہا حضرت عباس نے ازواج آنحضرت سے اگر دوا ٹپکاتین تم آنحضرت کے مونہ مین تو البتہ بہتر ہوتا کہا آنحضرت کی بیبیون نے ہم نہین جرات کر سکتے ہین اسپر پھر لیا آنحضرت کو عباس نے پھر دوا ٹپکائی آپ کے مونہ مین پھر ہوش مین آگئے آنحضرت پھر فرمایا آنحضرت نے کس نے دوا ٹپکائی میرے مونہ مین پھر فرمایا آنحضرت نے قسم کھائی ہے مینے کہ البتہ دوا ٹپکائی جاوین سب عورتین مگر یہ کہ ہون عباس پس تحقیق ٹپکائی دوا ٹپکائی میرے اس حال مین کہ مین روزہ دار تھا کہا عورتون نے پس تحقیق عباس ہین کہ اونھون نے دوا ٹپکائی ہو آپ کے کہا آنحضرت نے حضرت عباس کو کس چیز نے اوٹھایا تجکو دوا ٹپکانے پر اور کہا ازواج سے کہ کس بات کا خوف کیا تمنے تجپر کہا آنحضرت کی بیبیون نے خوف کیا ہمنے آپ پر ذات الجنب کا فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین ہے کہ مسلط کرے ذات الجنب کو مجھپر پھر خوف کیسے کیا تمنے تھے آنحضرت بیماری اونکی سے اوسدن اور نکلے اونکی کل کو اور وہ دن دوشنبہ کا تھا کہ وفات فرمائی اوسدن پھر نماز پڑھائی لوگون کو نماز صبح کی اور جانتے تھے مسلمان کہ تحقیق آنحضرت اچھے ہوگئے پھر خوش اور شاد ہوئے مسلمان مانند نہایت خوشی اور شادی کے پھر بیٹھے آنحضرت اپنی نماز کی جگہ پر باتین کرتے تھے لوگون سے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ خواہ اس طرح سے کہ اون قبرون کو سجدہ کرتے تھے اور خواہ اس طرح سے کہ اونکے پاس مسجدین بناتے تھے اور اوسمین نماز پڑھتے تھے اس اعتقاد سے کہ ان قبر والون کی عظمت کی وجہت سے ہماری نماز قبول ہو جاویگی اور مراد آنحضرت کی اس قوم سے یہود اور نصاری تھے اور یہ باتین کرتے تھے آپ یہانتک کہ جب دن چڑھ گیا پھر اوٹھے طرف اپنے گھر کے پھر متفرق ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہہ سے یہانتک کہ سنا لوگون نے عورتون کو کہ تھین ہائی ہائی کرتی گمان کرتے تھے لوگ کہ غشی طاری ہوگئی آنحضرت پر اور دوڑے مسلمان طرف دروازے کے پھر پہونچ گئے اوسوقت حضرت عباس پھر داخل ہوگئے گھر مین اور بند کر دیا دروازے کو لوگون پر پھر نہ ٹھہرے آنحضرت کہ نکلے ہون طرف مسلمانون کے پھر خبر وفات آنحضرت کی دی مسلمانون کو حضرت عباس نے پھر پوچھا مسلمانون نے کہ ای عباس کیا پایا تو نے آنحضرت کو کہا حضرت عباس نے کہ پایا مینے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے جلال ربی الرفیع فقد بلغت پھر وفات دی گئی پس تھا یہ اخیر اوس چیز کا کہ تکلم فرمایا ساتھ اوسکے آنحضرت نے اور تھی وفات آنحضرت کی دن دوشنبہ کے وقت کہ گذرنے تھین بارھوین ربیع الاول سے

بعد تمام ہونے اوس برس کے تشریف لانے مدینے سے پھر کہا چند مردون نے اصحاب نبی سے کیونکر مرجائین اس حال مین آنحضرت کہ نہین غالب ہوئے کہ ہین دین پر سوا اسکے نہین کہ بیہوشی چھا گئی ہے آنحضرت پر پھر آئے وہ مرد دروازے پر پھر کہا اون مردون نے کہ نہ دفن کرو تم آنحضرت کو اسلیے کہ وہ زندہ ہین پھر نکلے حضرت عباس پس کہا حضرت عباس نے کہ ای لوگو کیا پاس کسیکے وصیت اور یادداشت ہے آنحضرت سے شان مین آنحضرت کی وفات کے کہا لوگون نے کہ نہین کہا حضرت عباس نے کہ الحمد للہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تحقیق آنحضرت نے چکھا ہے موت کو اور البتہ تحقیق خبر دی تھی اونکو اللہ نے ساتھ اسکے اوس حال مین کہ وہ درمیان تمہارے تھے تحقیق کہا تھا اللہ نے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ یعنی بیشک تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرتے ہین پھر تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جھگڑو گے پھر جان لیا لوگون نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وفات فرمائی پھر تخلیہ کر دیا لوگون نے درمیان آنحضرت کے اور درمیان اونکے گھر والون کے پھر نہلایا اونکے گھر والون نے آنحضرت کو اور کفنایا آپکو پھر ذکر کیا لوگون نے کہ کہان دفن کرین آنحضرت کو پھر کہا بعض لوگون نے کہ دفن کرو آپکو انکی نماز کی جگہ مین نزدیک مقام کے پھر کہا حضرت عباس نے کیا نہین ہے کہ اقرار لیا ہے آنحضرت نے ابھی کچھ پہلے وفات کے کہ فرماتے تھے آپ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت خدا کی ہے جو اوس قوم پر کہ لیا اونہون نے اپنی قبرون کو سجدہ اور سوا اسکے نہین کہ ذکر کیا واسطے تمہارے آنحضرت نے تاکہ نہ دفن کرو تم اونکو اونکی نماز کی جگہ مین کہا لوگون نے پس دفن کرینگے ہم اونکو اسوقت مین بیچ بقیع کے کہا حضرت عباس نے کہ نہین قسم ہے بجا و بقاے خدا کی کہ نہ دفن کرینگے ہم آنحضرت کو بقیع مین کہا لوگون نے کس لیے کہا حضرت عباس نے ہمیشہ رہیگا کہ غلام اور لونڈی آینگے قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر آئیگا مالک اوسکا کھینچ لیجائیگا پھر اوسکو کہا لوگون نے پھر کہان دفن کرین ہم اونکو کہا جہان نکالا ہے اللہ نے آپکی جان کو پھر کہا لوگون نے جب کہ فارغ ہو چکے تھے آپکے نہلانے اور کفنانے سے کہ رکھدو آپکو جہان وفات فرمائی تھی سو نماز پڑھی لوگون نے آپپر دن دوشنبہ اور دن سہ شنبہ کے اور دفن کیے گئے آپ دن چہارشنبہ کے اور تھی نماز لوگون کی آپپر بدون امام کے پس شروع کیا مہاجرون نے پھر تھے لوگ کہ داخل ہوتے تھے گھر مین جس قدر کہ گنجایش رکھتا تھا گھر اونکی پھر نماز پڑھتے تھے آپ پر اونحضرت چاہتے آپکی بدون امام کے پھر نکلتے تھے امام اور آجاتے تھے اور لوگ اور کہتے تھے مانند اسکے پھر جب فراغت پاچکے مہاجرین داخل ہوئے انصار پھر کہا اونہون نے مانند اوسکے کہ کہا تھا مہاجرون نے پھر داخل ہوئین عورتین مہاجرون کی پھر داخل ہوئین عورتین انصار بعد اسکے پھر جب شروع کیا آنحضرت کے دفن مین چلائے انصار اور کہا اونہون نے کہ گردانو ہمارے لیے حصہ آنحضرت سے وقت آپکے مرجانے کے پس تحقیق تھے ہم آنحضرت سے اور اوس بن خولی انصاری بنی حبلی سے سو تھا وہ اون لوگون مین سے کہ دفن کیا اونہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سو تھا یہ جو مذکور ہوا تھا قصہ وفات رسول خدا کا

خاتمہ الطبع الحمد للہ والمنة کہ منجملہ تین دفترون فتوح الاسلام کے کہ ترجمہ ہے تمام و کمال تاریخ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا دفتر مسمی بمبارک الاسم مع الاحمار والحسم کہ اوسمین لڑائیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفار اور مرتدین عرب کے ساتھ مذکور ہین چھپ چکا اب اور لڑائیان کہ جو حکم مین لڑائیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اور امام ممدوح نے اونکو نہین لکھا جناب مترجم مدظلہم نے کتب معتبرہ سے نکال کر بطریق خاتمہ دفتر اول کے کردانا موافق حقیقت اسکو بھی انجام کو پہنچاوے اور اسکے دونون دفترون باقیہ کہ اوسمین احوال فتوح شام اور فتوح مصر وعراق مذکور ہین اوس مطبع نظامی مین وہ دونون مرتب و مسطور موجود ہین چھاپنے کی توفیق دے اِنَّهٗ خَيْرُ مُوَفِّقٍ وَّمُعِيْنٍ وَّبِالْاِجَابَةِ

حَرِيٌّ وَّقَمِيْنٌ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

خاتمۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد حمد و صلوٰۃ کے طالبان اخبار و ثنا خوانان اسرار پر ظاہر ہو کہ جب اس ہیچمدان نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت سے
جلد اول شوکت الاسلام کو جو موسوم بمعارک الاسود مع الاعداء والحسود ہے تمام کیا تو چاہا کہ جو لڑائیاں اول ایام خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں
مرتدان عرب سے واقع ہوئیں تھیں قبل ارسال عساکر نصرت مآثر کے بجانب شام و عراق وغیرہ انکو بعد غزوات خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کے لکھے ہر چند بہت
جستجو کی لیکن کتاب امام واقدی کی جو بیان بدر سے میں تھی دستیاب نہوئی پس اور مواضع صحیح سے ان حالات کو لیکر بطریق خاتمہ اخیر میں اس کتاب اول کے
داخل کیا تا سلسلہ اس بیان کا منقطع نہو جاوے اور ہر شخص اوسکی مطالعت سے بہرہ یاب ہو سکے اور فضائل و مساعی اصحاب کرام پر نظر کرے کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور
اشاعت دین رسول اللہ میں کسقدر انہوں نے جانبازیاں کی ہیں اور کیا کیا محنتیں اوٹھائی ہیں لیکن جاننا چاہیئے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ادائے
ارکان حجۃ الوداع کے مدینہ شریف میں رونق افروز ہوئے تو چاہا آپ نے کہ ایک لشکر ظفر پیکر اپنے یاروں کا طرف شام کے روانہ فرمائیں پس موافق اپنی اس خواہش
کے چھبیسویں تاریخ ماہ صفر کے روز دوشنبہ میں آپ نے لوگوں کو ارشاد کیا کہ طیاری لشکر کی واسطے جنگ رومیوں کے کریں اور عوض زید بن حارثہ کا لیں پھر
سہ شنبہ کے دن اسامہ بن زید کو امیر لشکر کیا اور اوس میں جماعت مہاجرین اور انصار اور اپنے بڑے بڑے یاروں کو نامزد کیا چہار شنبہ کو جو اٹھائیسویں
تاریخ صفر کی تھی آنحضرت مریض ہوئے اور دوسرے دن شروع مرض سے باوجود بیماری کے اپنے دست مبارک سے ایک نشان طیار کیا اور اسامہ بن زید کو دیکر
فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَاتِلْ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ تو لیا اسامہ نے اوس نشان کو اور باہر آئے اور بریدہ بن حصیب اسلمی کو دیا کہ وہ اوس کو لیکر
اوس نشان کو اوٹھا لاکریں اور آکر منزل جرف میں مقام کیا تا سب لشکر جمع ہو جاوے اور اعیان مہاجرین و انصار مثل حضرت ابوبکر اور عمر بن الخطاب اور عثمان اور سعد
بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان و سلمہ بن اسلم نے اپنی اپنی طیاری کر کے باہر شہر کے [illegible] اور [illegible] ہونے لگی کہ وہاں
سے کوچ کر کے آگے کو روانہ ہوں کہ اتنے دن میں چہار شنبہ کے مرض آنحضرت کا زیادہ ہوا اور اس باعث سے سب لوگوں میں تلاطم پیدا ہوا اور پنجشنبہ کو [illegible]
امامت نماز کیا آنحضرت نے ابوبکر کو فرمایا اور ساتھ اس خدمت کے مامور کیا اور دوشنبہ کو جو بارہویں تاریخ ربیع الاول کی تھی [illegible] مرض میں [illegible]
مسلمان کہ ہمراہ اسامہ کے متعین واسطے جنگ کے ہوئے تھے وہ سب آنحضرت سے رخصت ہو کر باہر آئے اور اسامہ [illegible] آنحضرت [illegible] ہو کر اور اون کے حق میں
دعا میں فرما کر اونکو رخصت کیا اور پھر یکشنبہ کو جو آپ پر شدت مرض بہت ہوئی تو اسامہ اور لشکری اونکے ٹھہر گئے کہ [illegible] دوشنبہ کی اسامہ
واسطے کوچ کے سوار ہوا چاہتے تھے کہ بہت کمال نا امیدی سے کہ آنحضرت نے [illegible] کام میں فرمائی [illegible] کہ ناگاہ ایک آدمی بھیجا ام ایمن کا جو والدہ اسامہ کی
اونکے پاس آیا اور اسامہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزع طاری ہے [illegible] پس اسامہ اور باقی [illegible]

دوڑتے آئے اور بریدہ بن الخصیب نے اوس نشان کو لاکر اوپر دروازے حجرۂ آنحضرت صلعم کے کھڑا کر دیا مین جب لوگ دفن شریف آنحضرت صلعم سے فارغ ہوئے اور امر خلافت حضرت ابو بکر صدیق رض پر قرار پایا تو حضرت صدیق نے فرمایا کہ اوس نشان کو لیجا کر اسامہ کے گھر پر کھڑا کرین اور بریدہ بن الخصیب کو بھی فرمایا کہ خود جاکر اسامہ کے گھر پر کھڑا ہو اور لشکریون کو جمع کر کے باہر لاوے اور اسامہ بھی اپنے مکان سے کوچ کرین پس اسامہ باہر آئے اور موضع جرف مین جاکر وہ مقام کیے اور درمیان اسی حال کے مدینہ منورہ مین خبر آئی کہ بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے اور چاہتے ہین کہ مدینے پر شبخون مارین اور اکثر قبائل نے آپ کو زکوۃ دینے سے انکار کیا اور سوا مکے اور مدینے اور طائف کے تمام ملکون مین جمعے کی نماز موقوف ہوگئی اور مکے کے لوگون مین بھی اضطراب ہوگیا اور عتاب بن اسید جو آپ کی طرف سے عامل تھے روپوش ہو گئے پھر سہیل بن عمرو کے خطبہ پڑھنے سے اسلام پر قائم رہے اور طائف کے لوگ بھی اسلام پر قائم رہے اور بحرین کے علاقے مین جوانا نام ایک شہر تھا وہان کے لوگ بھی اول بدل گئے تھے پھر اسلام پر قائم رہے اور نماز جمعے کا اہتمام کیا غرض ردت کی خبر سنکر ایک جماعت اصحاب نے اس حال کو حضرت ابو بکر سے عرض کیا اور کہا کہ ایسے وقت مین ایسے لشکر جرار کثیر کو دور کی مہم پر روانہ کرنا مصلحت وقت سے دور ہے کیونکہ خدانخواستہ اعراب مدینہ طیبہ کو خالی جانکر شورش برپا کرین اور فتنہ عظیم برپا ہووے اور اوسکے باعث سے اہل مدینے کو مصیبت پونچے پس اس بات کو حضرت ابو بکر نے ہرگز قبول نکیا اور فرمایا اگر بسبب نہ پہنچنے لشکر اسامہ کے جانون مین کہ مدینے مین لقمہ سباع کا ہوجاؤنگا تو بھی خلاف فرمان آنحضرت صلعم کا نکرونگا لیکن اسامہ سے درخواست کی کہ عمر بن خطاب کو اجازت دین تاوہ میرے پاس رہین اور واسطے محافظت مدینے کے اور کنگاش و مشورت مین شریک میرے رہین پس اسامہ کی اجازت سے عمر رض لوٹ آئے اور حضرت خلیفہ نے حکم عام دیدیا کہ جسکا نام جانے والون مین لکھا گیا تھا اور وہ اب نجاوے تو اوسکو پیادہ پا لشکر مین بھیجونگا پھر وہ لشکر روانہ ہوا اور اسامہ کے ساتھ اوس لشکر مین تین ہزار پیادہ اور ایک ہزار سوار تھے اور جس قبیلے پر عرب کے گذرتے تو وہ آپسمین کہتے کہ اگر ان لوگون مین قوت و شوکت نہوتی تو اتنا بڑا لشکر جرار روانہ نکرتے پس اس فوج کا رعب اون لوگون پر چھا جاتا اور ان لشکر والون سے بلطف و مدارا پیش آتے غرض اسامہ بڑی بڑی منزلین کرکے قضاعہ پر سے جہینہ کی قوم پر ہوتے ہوئے وادی القری کو پونچے اور وہان سے اسامہ نے ایک جاسوس قوم بنی عذرہ کا حریث نام اپنی سواری پر تحقیق خبر کو روانہ کیا اور وہ موضع ابنا مین جاکر جلد خبر لایا کہ مخالفون کا لشکر غفلت مین ہے اونکی طرف جلد چلنا چاہیے پس لشکر اسلام نے اونپر شبخون مارا اور اونکو متفرق اور پست پا کرکے مدینے کو صحت و سلامتی سے مراجعت فرمائی اور مدت سفر اس لشکر کی چالیس یا ستر دن تھے

قصہ قتل اسود عنسی

ربیع الاول کے اخیر دنون مین اسود عنسی کے قتل کی خبر آئی اور اسکا نام عبہلہ بن کعب بن غوث تھا اور کیفیت مفصلہ اس خبر کی یہ ہے کہ جبتک کہ یمن آنحضرت صلعم کی طرف سے باذان حاکم رہا اسود عنسی اظہار اسلام کرتا تھا جب باذان کا انتقال ہوا تو آنحضرت نے چند عامل اپنے اصحاب مین سے یمن کی جانب روانہ کیے چنانچہ نجران پر عمرو بن حزم کو اور نجران اور رمع کے درمیان کے شہرون کی حکومت خالد بن سعید بن العاص کو دی اور عامر بن سہیل کو ہمدان کا عامل کیا اور شہر صنعا کی نظامت جو دار الملک یمن کا ہے شہر بن باذان کو عنایت فرمائی اور ابو موسی اشعری کو وہان کی خدمت امامت پر مقرر فرمایا اور زیاد بن لبید انصاری کو حضرموت کی حکومت دی اور باقی چند مواضع کے بندوبست کو عکاشہ بن ثور اور مہاجر بن ابی امیہ کو منصوب کیا اور وہان کی خدمت قضا معاذ بن جبل کو پس آنحضرت صلعم کے آخر دنون مین حیات سے اسود نے دعوی نبوت کا کیا اور وہ ایک شخص کاہن تھا اور کوئی جن اوسکا تابع تھا الغرض اوس عجیب و غریب شعبدے سے دکھلا کر لوگون کو راہ حق سے بہکایا اور قبیلہ مذحج نے اوسکی متابعت اختیار کی اور قیس بن عبد یغوث کہ جو یمن کے سرداران سے تھا اوسکو اپنا سرلشکر کیا اور اطراف و نواح مین شر و فساد دیا یا روز بروز اوسکا کام ترقی پانے لگا آخر الامر اوسنے سات سو آدمی جمع کرکے صنعا کی جانب لشکر کشی کی اور شہر بن باذان اوسکی لڑائی کو نکلا اور کمال جرأت اور ثبات قدمی سے لڑکر مرتبہ شہادت حاصل کی اور اسود نے صنعا پر تسلط تمام کرکے شہر بن باذان کی عورت کو جسکا نام آزاد اور بہت شکیلہ جمیلہ تھی اپنے نکاح مین لایا لیکن وہ دین اسلام پر ثابت رہی پھر اسود نے داذوی کے چچازاد بھائی کو کہ فیروز نام تھا اور ایک شخص داذویہ نامی کو یمن پر اپنی طرف سے بندوبست کو مقرر کیا اور خود [illegible] آنحضرت صلعم [illegible]

کہ تم لوگ جو ہمارے ملک میں متصرف ہو رہے ہو تمکو چاہیے کہ میری متابعت کرو اور ہمارے ملک کا جو محصول جمع کیا ہے مجھکو دے دو اور اسباب اسکے غلبے سے
معاذ بن جبل رضی صنعا سے نکل کر پاس ابو موسی اشعری کے چلے گئے اور یہ دونوں حضر موت کو آئے اور عمرو بن حزم اور خالد بن سعید یمن کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی
طرف نکل گئے اور تمام ملک یمن اسود کے ہاتھ آگیا اور اوس ملک کے مسلمانوں نے ظاہر میں اوسکے عاملوں کے ہاتھ پر بیعت کی اور بہت سے لوگ مرتد ہو گئے
پھر یہ خبر جب آنحضرت کو پہنچی تو آپ نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنا ایک فرمان ہدایت نشان لکھا اور اوس کذاب کے قتل کرنے پر لوگوں کو ترغیب دی اور جب
یہ نامہ مبارک حضرت رسالت مآب کا یمن میں پہنچا تو معاذ بن جبل اوسکے قتل کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کام کے انجام دینے میں کمال کوشش اونہوں نے بجا لائے
اور چونکہ معاذ بن جبل نے وہاں ایک عورت رملہ نام سے جو قبیلہ بنی سکون کی تھی نکاح کیا تھا اس جہت سے تمام لوگ اوسکی قوم کے معاذ کے ہمراہ ہو گئے پھر یہ
متفق ہو کر پاس قیس بن عبد یغوث جسکو قیس بن مکشوح بھی کہتے تھے گئے اور وہ اسود کا سپہ سالار تھا اور اون دنوں اسود اوس پر تقدیر الہی سے خفا ہوا تھا
اور فیروز دیلمی اور دادویہ بھی کہ دونوں بڑے سردار تھے اون روزوں اسود سے رنجیدہ تھے پس ان لوگوں نے ان سرداروں سے بلکہ اسود کے قتل کا مشورہ کیا
اور ان تینوں نے مسلمانوں کی بات کو مانند وحی آسمانی جانکر قبول کیا اور اوس ملعون کے مارنے پر متفق ہوئے اور اسود کے شیطان نے اوسکو اس مضمون سے
اطلاع دی پھر اسود نے قیس کو بلا کر کہا ای قیس سن کہ یہ میرا فرشتہ کیا کہتا ہے قیس نے کہا وہ کیا بیان کرتا ہے کہا اسود نے وہ یہ کہتا ہے کہ ای اسود تو نے قیس کو
کمال مرتبے کی عزت دی اور جب وہ عزت میں تیرے برابر ہوا تو تیرے قتل کا ارادہ کیا اور تیرا دشمن ہو کر تیرے ملک کے چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہے اور مضبوط
ارادہ کیا ہے کہ تجھے دغا کرے اب وہ فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ قیس کا سر اوتار لے کہ بعد اسکے قتل کے تجکو کچھ اندیشہ نہ رہیگا کہا قیس نے ای اسود قسم ہے مجکو تیری
کہ تو میرے نزدیک بہت بزرگ اور محبوب ہے میں اپنے دل میں اس طرح کا خیال نہ کرونگا اسود نے کہا مجھے یقین نہیں ہوتا کہ فرشتہ میرا جھوٹ کہے لیکن تو نے
اپنے خیال دل سے توبہ کی ہے الغرض قیس وہاں سے نکل کر فیروز اور دادویہ کے پاس آیا اور یہ سب ماجرا اپنا بیان کیا اونہوں نے کہا ای قیس تم خبردار ہو اور ہم
سبھوں کو اوسکی طرف سے کمال اندیشہ ہے اس عرصے میں اسود نے ان تینوں کو بلوایا جب یہ اوسکے روبرو آئے تو اوس نے انسے کہا میں نے تمکو اتنی عزت دی اور تمہاری
پرورش کی یہ کیا باتیں ہیں جو مجھکو پہنچتی ہیں کہا انہوں نے اب کی بار ہماری تقصیر معاف کر اسود نے کہا اگر اب کی بار پھر میں نے ایسی بات تمہاری جانب سے سنی
تو تمکو قتل کرونگا پھر یہ لوگ اوسکے پاس سے نکل آئے اور اسود کو انکی طرف سے کمال اندیشہ ہوا اور یہ بھی اوسکی طرف سے خوفناک ہوئے اور یہ اسی اندیشہ اور
فکر میں تھے کہ ایکبارگی ہمدان سے جو عامر بن شہر تھا اور ذو ظلیم اور ذو الکلاع وغیرہ امرای یمن کے خطوط آئے اور اون خطوط میں لکھا تھا کہ ہمکو آنحضرت کی طرف سے
خطوط آئے ہیں اب ہم لوگ تمہارے تابع اور اسود کے قتل میں تمہارے شریک ہیں تو قیس اسود کی عورت کے پاس جو آزاد نام تھی آئے اور اوس سے کہا کہ
اسود نے جو فساد کیا تجھپر روشن ہے کہ تیرے خاوند کو قتل کیا اور باقی عورتوں کو رسوا کیا اب تو مجکو کچھ تدبیر بتلا اسنے قیس سے کہا تمہارا کیا ارادہ ہے کہا قیس نے میں
چاہتا ہوں کہ اوسکو یہاں سے نکال دوں آزاد نے کہا تو اوسکو قتل کیوں نہیں کرتا کہا قیس نے اگر یہ بات ہو سکے تو بہت مناسب ہے تب آزاد نے کہا ایسا بدنفس
کوئی نہو گا اللہ تعالی کا کچھ حق ادا نہیں کرتا اور کسی حرام کام سے آپ کو نہیں بچاتا مجکو اوس سے نہایت بغض ہے اوسکا مار ڈالنا بہتر ہے اور تم جب اس بات کا عزم
مصمم کرو تو مجھے اطلاع دینا پھر جب قیس اوسکے پاس سے اوٹھے تو دیکھا کہ فیروز اور دادویہ قیس کے منتظر تھے اور ہنوز ان تینوں میں کچھ گفتگو ہو رہی تھی کہ اسی
حال میں اسود نے قیس کو بلوایا اور قیس اپنی قوم کے دس آدمی دلاور ساتھ ہمراہ لیکر اسود کے پاس گئے اور اسود ان لوگوں کے سبب سے قیس پر کچھ دست درازی
نکر سکا اور کہا کہ ای قیس میں تجھے سچ بات کہتا ہوں اور تو مجھے جھٹلاتا ہے اور میرا فرشتہ کہتا ہے کہ ای اسود اگر تو قیس کو قتل نکریگا تو وہ تجکو مار ڈالیگا تب قیس نے
جانا کہ یہ اب اپنے کو یقین قتل کرتا ہے تو اوسکو جواب دیا کہ تو تو رسول اللہ کا ہے میں تجکو کس طرح قتل کرونگا اور اس طرح ہر روز کے تلف ہونے سے تجکو ایکبار
مار ڈالنا بہتر ہے اسود کو اوس پر رحم آیا اور قیس کو رخصت کیا پھر قیس نے اپنے لوگوں میں آن کے اوسکی گفتگو سب بیان کی اور کہا اب اپنا کام جلد کرو پھر وہ لوگ
اسود کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسی ارادے میں مشورت کرنے لگے کہ اتنے میں اسود باہر آیا اور وہاں جو گاے اونٹ قریب ہو کے کھڑے تھے انکے پاس گیا اور ایک
خط کھینچ دیا اور جانوروں کو اوس خط کے پاس لا کر کھڑا کیا وہ سب چپکے کھڑے ہو گئے پھر اونمیں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اوس خط سے کوئی جانور نہ سرکا

قیس کہتا ہی کہ یہ حال دیکھکر مجھکو کمال اندیشہ ہوا پھر اسود نے فیروز کو بلا کر کہا ای فیروز تجھے بھی اسی طرح مار ڈالتا ہون فیروز نے کہا تو نے میری بہن سے نکاح کیا اور مجھکو حبشیون پر سردار بنایا اور اگر تم ہمارے مقتدا نہوتے تو بھی ہم اپنا حصہ جو تمسے ملتا ہی اوسکو فروخت نکرتے اب تو ہماری دنیا و آخرت کی خوبی تمسے حاصل ہی تم جھوٹی باتین سنکر ہمسے بدلا نہ لینا اسود نے خوش ہوکر فیروز سے کہا کہ اس گوشت کو تقسیم کر دے فیروز گوشت کو تقسیم کرکے جلد اوسکے پاس گیا تو وہان دیکھا کہ ایک شخص اسود کو فیروز کے قتل کی ترغیب دے رہا تھا اور اسود اوسکو کہتا تھا کہ مین کل فجر کو فیروز اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کر ڈالونگا تو فجر ہوتے اونکو میرے پاس حاضر کریو کہکر جو پھر کر دیکھا تو فیروز کھڑا ہوا تھا اسود نے پوچھا کیا ہی فیروز نے کہا مینے گوشت تقسیم کر دیا پھر فیروز نے اپنے لوگون کے پاس آکر یہ کیفیت بیان کردی اون سبنے کہا اوسکی عورت سے اس باب مین مشورت کر فیروز نے اوسکی عورت کے پاس آکر تجویز پوچھی اوسنے کہا اسکے گھر کے چارون طرف نگہبان بیٹھے ہین اور ہر جگہہ پر چوکیدارون کو مقرر کیا ہی مگر اس گھر کے پیچھے کوئی نگہبان نہین اور پشت اس گھر کی فلانے راستے کی طرف ہی رات کو تم نقب لگا کر اندر آنا اور اوسکو قتل کرنا اور مین اس گھر مین رات کو چراغ روشن کر دونگی الغرض جب فیروز وہان سے نکلا تو اسود نے اوس سے کہا کہ تو میرے گھر مین کس لیے آیا تھا اور فیروز کے سر پر مارا کہ وہ گر پڑا یہ اسود بڑا قوی ہیکل تھا اسکی عورت نے جانا کہ یہ فیروز کو مار ڈالیگا یہ کہکر پکارنے لگی کہ میرا چچازاد بھائی مجھسے ملنے آیا تھا کیا تو اسکو مار ڈالیگا اوسنے عورت سے کہا خاموش رہو مینے تیری خاطر سے اسے چھوڑ دیا پھر فیروز نے اپنے لوگون سے آکر یہ قصہ بیان کیا اور بولا کہ اب اپنے کام مین جلدی کرو سب متحیر ہوئے کہ کیا کرین اسمین اوسکی عورت نے کہلا بھیجا کہ تم رات کو تاخیر نکرنا اور جس کام کا ارادہ کیا ہی اوسپر ثابت قدم رہنا پھر فیروز نے خود جا کر اوسکی عورت سے اس بات کی پختگی کر لی اور اوس گھر مین جا کر اول نقب دی کہ باہر سے نقب لگانا آسان ہو جائے پھر شب کو نقب لگا کر اندر گھسے دیکھا کہ چراغ ایک کونڈے کے نیچے روشن تھا فیروز نے چراغ اوٹھا کر دیکھا کہ اسود حریر کے فرش پر سوتا ہی اور نشے کی حالت مین خراٹے لے رہا ہی اور اوسکی عورت اوسکے پاس بیٹھی ہی فیروز کو دیکھکر اسود کے شیطان نے اوسکو جگا دیا اسود نے کہا ای فیروز تو میرے در پے کس واسطے ہی فیروز نے دل مین کہا کہ اگر اب مین اسکو چھوڑ جاؤن تو یہ مجھکو اور اپنی عورت دونون کو مار ڈالیگا جلدی سے تلوار اوسکے حلق پر پھیر دی اور اوسکو قتل کرکے اپنے لوگون کو اس کام سے اطلاع کر دی اوسکی عورت نے جانا کہ ابھی کام تمام نہین ہوا اوسنے فیروز کا دامن پکڑکے کہا تو اسکو بن مارے کہان جاتا ہی اور مجھ عورت کو اسطرح یہان کس بات پر چھوڑے جاتا ہی فیروز نے کہا مین ہمراہیون کو مطلع کرکے آتا ہون پھر اپنے دونون یارون کو اطلاع دی یہ تینون شخص متفق ہوکر آئے اور اوسکے سر کو کاٹنا چاہا اسود کو اوسکے شیطان نے حرکت دی جب وہ ہلا تو یہ تینون شخص اوسکا سر نہ کاٹ سکے تب دو شخصون نے اوسکی پیٹھ پر چڑھکے دبایا اور عورت نے اوسکے بال پکڑکر کھینچے اسود نے پکارنے کا ارادہ کیا عورت نے اوسکا مونھ چادر سے بند کر لیا اور تیسرے شخص نے سر کاٹ لیا اسود نے مذبوح اونٹ کی طرح شور کرنا شروع کیا پہرے والے اوسکی آواز سنکر دوڑ آئے اور عورت سے پوچھا یہ کیا آواز ہی اوسنے کہا اسوقت نبی پر وحی اوترتی ہی اسواسطے ایسی آواز کرتا ہی پھر وہ لوگ لوٹ کر اپنے مقامون پر چلے گئے فیروز اور قیس اور داذویہ تینون نے ملکر اس امر کی تجویز کی کہ اسکے مرنے کی خبر لوگون کو کس طرح کرین آخر اس بات پر تجویز ٹھہری کہ فجر ہوتے ہی مسلمانون کے شعار مقررہ پر پکارنا چاہیے اور بعد اوسکے اذان دینا جب صبح ہوئی داذویہ نے مسلمانون کے شعار کو پکارنا شروع کیا اور سب کافر اوس شعار کو سنکر گھبرا گئے اور نگہبانون نے آکر گھر کو احاطہ کر لیا پھر قیس نے اذان دی اسود کے سوار یہ سنکر اوسکے دروازے پر جمع ہو گئے تب قیس نے پکار کر کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور عیہلہ جھوٹا ہی اور اوسکا سر گھر کے اوپر سے باہر پھینک دیا اوسکے لوگون نے یہ حال دیکھکر بھاگنا شروع کیا اور مسلمانون نے اونکا قتل شروع کیا اسلام غالب ہوا اور کفر مغلوب پھر آنحضرتؐ کے عمال اپنی خدمتون پر گئے اور تینون قاتلون نے اسود کے اپنے امیر ہونے مین اختلاف کیا آخر سبکا اس بات پر اتفاق ہوا کہ معاذ بن جبل کو سردار کیجیے سو معاذ امیر ہوکر لوگون کو نماز پڑھانے لگے اور یہ کیفیت آنحضرتؐ کو لکھ بھیجی پھر تین ہی دن تمام نہین ہوئے تھے کہ ہمکو وفات شریف آنحضرتؐ کی خبر آئی اور ہمارے تمام کامون مین خلل پڑ گیا اور بہت امور ہمارے سوچنے ہو گئے اور تمام ملکون مین اضطراب ہو گیا القصہ آنحضرتؐ نے مدینہ منورہ مین اوسی شب فرمادیا تھا کہ آج کی شب اسود کذاب مارا گیا اور اوسکی جماعت کے

ایک شخص نے اونکو قتل کیا اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے آپنے فرمایا وہ فیروز ہے اور اسود کذاب اپنے دعوی نبوت سے تین مہینے
بعد مارا گیا اور بعض چار مہینے کہتے ہیں اور یہ فتح آنحضرت کی حیات میں واقع ہوئی لیکن جو یہ خبر مدینے میں خلافت حضرت صدیق میں آئی اس باعث سے
اسکو حضرت صدیق کی فتوحات سے شمار کرتے ہیں اور یہ پہلی خوشخبری فتح کی ہے جو صدیق اکبر کو پہنچی الغرض جب لشکر اسامہ کا روانہ ہو چکا مدینے کے
اطراف کے اعراب مرتد ہوگئے اور بعضوں نے زکوۃ دینے میں تاخیر کی اور مدینے پر شبخون مارنے اور لوٹنے کو طیار ہوئے تب حضرت صدیق نے مدینے کی راہوں پر
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص وغیرہ کو پاسبانی کے واسطے مقرر کیا اور اہل مدینہ سے فرمایا کہ تمام زمین کافروں سے
بھر گئی اور تم بہت کم ہو معلوم نہیں کہ کفار شب کو آتے ہیں یا دن کو سو تم سب مسجد نبوی میں حاضر رہا کرو بوقت حاجت جمع ہونے میں تاخیر نہو سو تین دن
نہیں گذرے تھے کہ اعراب فوجیں جمع کرکے مدینے پر چلے اور اونکے آدھے لوگ موضع ذو حسا میں کمک کے لیے رہ گئے اور آدھے مدینے کی غارت کو آئے
اسلام کے نگہبانوں نے حضرت صدیق کو اونکے آنے کی خبر دی خلیفہ نے مسلمانوں کو کہلا بھیجا کہ تم ثابت قدم رہنا ہماری کمک آتی ہے [illegible]
جو لوگ جمع تھے انکو ہمراہ لیکر اونٹوں پر چڑھکر خود تشریف لائے مرتد بھاگ گئے اور مسلمان اونکے تعاقب میں ذو حسا تک پہنچے وہاں لشکر مرتدین اہل اسلام سے [illegible] واقع
ہوئی مرتد لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے اور جمادی الاولی میں جن لوگوں نے ادائے زکوۃ سے انکار کیا تھا اونسے لڑائی واقع ہوئی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ اسد اور
غطفان اور طی اور بنی [illegible] کے قبیلے والے تمام طلیحہ اسدی کے پاس جمع ہوئے اور اپنی طرف سے چند شخصوں کو مدینے کی جانب روانہ کیا وہ آکر شب
میں ہر ایک لوگوں کے پاس اوترے اور اون اہل مدینہ نے اونکی خاطرداری کی مگر حضرت عباس نے کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیا پھر وہ لوگ دن کے
معززوں کے ساتھ پاس حضرت صدیق کے آئے اور کہنے لگے ہم نماز پڑھیں گے لیکن زکوۃ نہ دینگے حضرت صدیق نے فرمایا کہ تم جو آنحضرت کو
دیا کرتے تھے اگر اوسمیں سے ایک رسی بھی کم کروگے تو میں تم سے لڑونگا پھر وہ لوگ اوٹھ گئے اور اپنی قوموں سے جاکر مسلمانوں کی قلت بیان کی اور اونکے
لڑنے پر برانگیختہ کیا اور اصحاب نے حضرت صدیق سے [illegible] اس بات پر متفق ہوئے کہ مانعین زکوۃ سے جہاد کرنا چاہیے [illegible] جہاد کرنا مقرر ہوا [illegible]
اہل مدینہ کو ہمراہ لیکر اطراف کے اعراب پر فوج کشی کی اعراب نے شکست پا کر [illegible] مسلمانوں کی سواریوں کے [illegible]
بھاگنے لگے اس باعث سے [illegible] اتنا اندھیرا ہوا کہ تمام [illegible] اور بھاگ گئے راستہ کو [illegible] اعراب [illegible]
کچھ توشہ باقی نہیں رہا غرض حضرت صدیق نے تمام رات میں فوج کو آمادہ کیا اور میمنے میں نعمان [illegible] کو اپنا نائب کیا اور [illegible] کے
عبداللہ بن مسعود کو مقرر فرمایا اور خود فوج لیکر آخر شب کو نکلے اور میمنہ میں نعمان بن مقرن اور میسرہ میں اونکے بھائی عبداللہ بن مقرن اور ساقہ میں اونکے اور بھائی
سوید بن مقرن کو معین کیا صبح صادق نمودار ہوئی تھی کہ دونوں جماعتیں ایک میدان میں مقابل ہوئیں تو مسلمانوں نے غیبی شور و کلام اون میں [illegible] اور قتال
شروع کیا پھر آفتاب نکلا تھا کہ کافر بھاگے اور اونکے اکثر جانور مسلمانوں کے ہاتھ لگے اور حضرت صدیق اونکے تعاقب میں موضع ذو القصہ تک
جو [illegible] تھا گئے اس فتح سے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کافر ذلیل ہوئے بنی ذبیان اور بنی عبس نے اپنے قبیلے میں جو مسلمان تھے اونکو قتل کیا
اور اونکا یہ کام دیکھکر اور قبیلے والوں نے بھی ایسا ہی کیا تب حضرت صدیق نے قسم کھائی کہ ہر قبیلے والوں نے جتنے مسلمان قتل کیے اتنے زیادہ میں اون
لوگ قتل کرونگا پھر حضرت صدیق ظفر و منصور مدینے کو لوٹ آئے اور اوسی شب کو مدینے میں عدی بن حاتم اور صفوان اور زبرقان کی طرف سے مال زکوۃ کا آیا
ایک کے یہاں کی زکوۃ اول شب میں دوسرے کے یہاں کی وسط شب میں اور تیسرے کی آخر شب میں اور یہ ساٹھ دن کے [illegible] آنحضرت کی وفات سے [illegible]
پھر بعد تین چار روز کے اسامہ بن زید اپنی مہم کو فتح کرکے آئے تو حضرت صدیق نے اونکو مدینے میں نائب کیا اور لشکر کے ہمراہیوں کو واسطے حصول آرام کے
وہیں چھوڑا اور آپ اول جن لوگوں کو ہمراہ لیکر ذو القصہ تک گئے تھے اونہیں ساتھ لیکر اور نعمان اور سوید اور عبداللہ کو اوسی طرح افسر فوج کرکے باہر نکلے اور
ربذہ کی [illegible] سے موضع ابرق میں جاکر مقام کیا اور وہاں ایک جماعت بنی عبس اور بنی ذبیان اور بنی کنانہ کی جمع تھی اونسے لڑے اور دشمنوں کو شکست ہوئی
وہاں [illegible] نام ایک شخص قید ہوا اور حضرت صدیق نے ابرق میں چند روز مقام کرکے بنی ذبیان کے ملکوں کو اپنے تصرف میں لائے اور فرمایا اللہ تعالی نے

قصہ مرتد ہونے اعراب مدینہ منورہ کا

ان شہرون کا مالک کیا اب وہ انہیں قابض ہونگے اور ابیرق اور ربذہ کو احاطہ کر کے مسلمانون نے گھوڑون کی چراگاہ مقرر کی اور بیچ مین خیر و عافیت سے مدینہ
لائے اور بنی عبس اور بنی ذبیان جو بھاگ گئے تھے وہ جا کر بزاخہ مین طلیحہ اسدی کے پاس جمع ہوئے پھر حضرت اسامہ کے لشکر کو آرام حاصل کر چکے تھے
ہمراہ لیکر ذوالقصہ کی طرف نکلے وہ مدینے سے ایک مرحلے پر ہے اور آپ کے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی اور حضرت علی آپ کے ناقے کی مہار پکڑے لیے جاتے تھے پھر
علی مرتضی اور دوسرے اصحاب نے مثل حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ آپ مدینے کو تشریف لیجاوین اور واسطے جنگ اعراب کے اور لوگون کو مقرر فرمائیے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکا کہنا مانا اور لوٹ آئے اور گیارہ نشان تیار کر کے گیارہ امیرون کو حوالے کیا دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب
حضرت صدیق اونٹ پر چڑھ کر ذوالقصہ کو روانہ ہوئے علی مرتضی نے [illegible] مہار پکڑ لی اور کہا [illegible] رسول اللہ [illegible] جو آنحضرت نے جنگ احد کے دن فرمایا تھا
وہی [illegible] تلوار میان کرو اور اپنی جان کی مصیبت [illegible] مدینہ کو پھر چلو واللہ اگر تمھیں کچھ مصیبت گذری تو اسلام کا انتظام کبھی
نہوگا اور [illegible] ذوالقصہ کی طرف
نکلے علی رضی اللہ عنہ [illegible] آپ کی مہار پکڑ لی اور فرمایا اے خلیفہ رسول اللہ [illegible] جو احد کے دن [illegible] کہتا ہون کہ تم اپنی تلوار میان
کرو اور اپنی جان کی مصیبت کا درد ہمکو نہ دو واللہ اگر تمکو کچھ ہوا تو [illegible] اسلام انتظام نہ پاوے گا پھر حضرت صدیق نے لشکر روانہ کیے اور خود لوٹ آئے قاسم
[illegible] لشکر [illegible] آرام پایا [illegible] حضرت صدیق نے گیارہ نشان باندھ کر گیارہ امیرون کو دیے ایک نشان
خالد بن ولید کو [illegible] اور دوسرا نشان عکرمہ بن ابی جہل کو دیا [illegible] واسطے جنگ
مسیلمہ کے [illegible] اور ایک نشان شرحبیل بن حسنہ کو [illegible] اور ایک
نشان مہاجر بن ابی امیہ کو دیا [illegible] اور ایک نشان خالد
بن سعید [illegible] اور ایک نشان حذیفہ بن محصن غلفانی کو دیکر
[illegible] اور ایک نشان
[illegible] اور
[illegible]
بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] ہر خاص و عام کے جو اسلام پر ثابت رہین یا اس سے پھر گئے
سلام [illegible] اللہ تعالی کی طرف [illegible] تھا وہ
[illegible] اقرار کرے
اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حق بات دیکر خلق کی جانب
بھیجا تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] اور حق
[illegible] إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ یعنی [illegible]
اور فرمایا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ [illegible] اور فرمایا مسلمانون کو وَمَا
مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ
فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ یعنی اور محمد نہین مگر ایک رسول ہو چکے اون سے پہلے [illegible]

پایا اگر کیا تم پھر جاؤ گے اپنی ایڑیوں پر اور جو کوئی پھر جاوے گا اپنے پاؤں پر وہ نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ اور اللہ تعالیٰ ثواب دیگا شکر کرنے والوں کو اب تم میں سے جو کوئی عبادت
کرتا ہو محمد کی تو وہ مر گئے اور جو کوئی تم میں سے عبادت کرتا ہو اللہ تعالیٰ کی تو وہ زندہ ہے نہیں مرنے والا کہ آتی نہیں اوسکو اونگھ اور نہ نیند اور وہ اپنے کام
کا نگہبان ہے اور اپنے دشمنوں سے بدلا لینے والا ہے اور میں تمکو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی [illegible] تمہارا اور جو کچھ کہ لائے ہیں آنحضرت تم اوسکو
قبول کرو اور اتباع کرو [illegible] اللہ تعالیٰ وہ گمراہ ہے اور [illegible] مدد نکرے تو وہ
رسوا ہو [illegible] اللہ تعالیٰ وہی راہ پہ ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ مَن یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ
الْمُھْتَدِ وَمَن یُّضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا [illegible] جسکو اللہ تعالیٰ راہ چلاوے سو وہی راہ پاتا ہے اور جسکو گمراہ کرے تو نہ پاوے گا تو واسطے
اوسکے کوئی رفیق راہ پر لانے والا اور نہ قبول ہوگا اوسکا کچھ عمل اور نہ توبہ اور نہ فدیہ اور سنا ہے میں نے کہ اکثر آدمی تم میں سے پھر گئے ہیں بعد اسلام لانے کے
اللہ تعالیٰ سے غافل اور [illegible] جاہل ہو کر اور [illegible] شیطان کی اور اوسکی اولاد کی کہ وہ تمہارا دشمن ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا [illegible] شیطان تمہارا دشمن ہے [illegible] تم اوسکو دشمن [illegible] طرف ایک لشکر مہاجرین اور انصار
اور تابعین کی [illegible] قبول [illegible] ایمان [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور اگر [illegible] کوئی [illegible] اور اقرار
کرے ایمان کا اور کرے نیک کام اور رجوع لاوے طرف اسلام کے تو قبول [illegible] اور جو کوئی نہ مانے اسکو تو لڑینگے اوس سے یہاں تک کہ
رجوع کرے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف [illegible] اور لوٹ لینگے زن و فرزند
کو اور نہ قبول کرینگے کسی سے کچھ سوا اسلام کے [illegible] اللہ تعالیٰ کا کچھ اور تاکید کی [illegible]
اپنے لوگوں کو کہ [illegible] اذان [illegible] اور جو کوئی اذان نہ دیوے اونپر
حق [illegible] اسلام [illegible] اقرار [illegible] اوس حق کو فقط اسلام
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible] اختیار کرو

قصہ جنگ طلیحہ بن خویلد

[illegible] عراق [illegible] شام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسکے مسلمانوں سے جنگ کرنے لگا اور ان دونوں کو واسطے لڑائی کے پکارا اور عکاشہ نے حبال برادر طلیحہ کو قتل کیا پھر طلیحہ نے یہ حال دیکھکر
عکاشہ پر حملہ کیا اور اونکو شہید کیا اور بعد اسکے طلیحہ اور سلمہ اوسکے بھائی نے ملکر ثابت ابن اقرم کو بھی شہید کیا اور اسی حال میں خالد مع لشکر وہاں آ پہنچے
اور اپنے دونوں یاروں کو وہاں شہید پایا اور مسلمانوں پر انکا مرنا بہت شاق گذرا لیکن بقضائے الٰہی پر صبر کیا اور ان دونوں کو دفن کیا اتنے میں عدی بن حاتم خالد
کے پاس آئے اور تین دن کی مہلت طلب کی اور کہا میری قوم نے تین دن کی مہلت چاہی ہے اگر انکو دفع کیجئے تو پہنچنے سے مہلت دینا بہتر ہے پھر انہوں نے تین دن
کے بعد ہی پانسو مرد جنگی اپنی قوم کے جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور حق کے تابع تھے لیکر خالد کے پاس آ گئے اور خالد کے لشکر میں شریک ہوئے
پھر خالد نے بنی جدیلہ کا قصد کیا تو عدی نے کہا انکو ایک دل کی مہلت دیجئے شاید اللہ تعالیٰ نے بنی عدی کو نجات دی ہے شاید اسی طرح انکو بھی نجات دے الغرض عدی
انکے پاس گئے اور بنی جدیلہ کی قوم تابع حق ہو گئی اور صدیق کی بیعت میں داخل ہوئی پھر عدی انکو ساتھ لیکر خالد کے پاس آئے اور انکے اسلام کی بشارت دی اور انکے ہزار سوار
لشکر اسلام کے ہمراہ ہوئے اور عدی ابن حاتم طائی اور زبرقان بن بدر نے اپنی قوم کی زکوٰۃ جمع کر کے اسی وقت میں مدینے کو لے آئے اس باعث سے ان دونوں کو
عزت و منزلت کی مسلمانوں کے پاس زیادہ ہوئی اور اس کام سے عدی کا احسان تمام قوم پر ہوا اور خالد اپنے لشکر کے ساتھ بزاخہ میں اترے اور انکے مقابلے میں طلیحہ
اپنے بہت سے لوگ لیکر آیا اور [illegible] اور عیینہ بن حصن بنی فزارہ کے سات سو آدمی لاکر طلیحہ کا مددگار ہوا
پھر جب دونوں لشکروں کی صفیں آراستہ ہوئیں لڑائی شروع ہوئی اوس وقت طلیحہ ایک چادر اوڑھکر منتظر بیٹھا اور کہا مجھپر کچھ وحی نازل ہوتی ہے الغرض
عیینہ [illegible] طلیحہ سے پوچھتا کہ کیا وحی یا فرشتہ طلیحہ کہتا ابھی نہیں آیا پھر عیینہ لوٹ جاتا اور لڑائی میں مشغول ہوتا جب عیینہ نے تیسری
بار آکر پوچھا تو طلیحہ نے کہا کہ جبریل نے کہا ہے کہ تجھکو [illegible] ان لوگوں کو امید ہے اور ایک بات ہوگی [illegible] عیینہ نے کہا معلوم کیا تیرے
حق میں ایک ایسی بات ہوگی [illegible] ہمیشہ ذلت اور رسوائی ہے طلیحہ کی وحی اور نبوت [illegible] اور عیینہ
جب مسلمانوں کی امداد دیکھا اوسکا دل پانی ہو گیا اور اپنی قوم فزارہ سے کہا لوٹ چلو اوسکی جماعت بھاگنے لگی اور طلیحہ ایک گھوڑے
پر بیٹھا اور اپنی عورت نوار نام کو اونٹ پر سوار کر کے شام کی طرف بھاگا اور [illegible] عیینہ بن حصن گرفتار ہو گیا خالد نے اوسکی مشکیں باندھکر مدینہ کو
روانہ کر دیا [illegible] اے دشمن خدا کیا تو اسلام سے پھر گیا تو وہ کہتا واللہ میں تو اول سے ایمان لایا ہی نہ تھا پھر جب اوسکو
حضرت صدیق کے روبرو حاضر کیا تو آپ نے اوس سے فرمایا توبہ کر اور اوسکا خون معاف کیا عیینہ نے توبہ کی اور پھر اوسکا اسلام نیک تھا الغرض جب طلیحہ کو شکست ہوئی
اور اوسکے لشکر کے بہت لوگ مارے گئے تو بنی عامر اور سلیم اور ہوازن اور فزارہ کی قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم جس دین سے نکلے تھے پھر اوسی دین میں داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
پر ایمان لاتے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے کا حکم تھا اوسکو قبول کیا اور جب یہ فتح حضرت خالد کے ہاتھ سے واقع ہوئی تو اونکے حق میں ارشاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا صادق ہوا کہ امام احمد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ نے خالد کو مرتدوں کی لڑائی کے واسطے مقرر کیا تو فرمانے لگے کہ میں نے
آنحضرت علیہ السلام سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اللہ کا خوب بندہ اور اچھا بھائی قبیلہ کا خالد بن ولید ہے اور وہ ایک تلوار ہے اللہ تعالیٰ کی تلواروں سے کہ کھینچا ہے
اوسکو اللہ تعالیٰ نے اوپر کافروں اور منافقوں کے [illegible] حضرت ابوبکر نے خالد بن ولید کو بعد فتح کے لکھ بھیجا کہ یہ نعمتیں جو تمکو اللہ تعالیٰ نے عنایت کی ہیں
اور اسی طرح کی خوبیاں زیادہ ہوتی ہیں تو بہتر خوش ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان خوشی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا کر
اور سستی اپنے کام میں نہ کیا کر اور جو کافر قاتل کسی مسلمان کا [illegible] تو اوسکو عذاب کرنا اور جسے اللہ اور اوسکے رسول سے سرکشی کی ہو تو اوسکو قتل کر الغرض
خالد بعضے موضعوں میں خدا کا دریافت کرنے کے [illegible] بزاخہ میں ایک مہینے تک مقام کیا اور جن لوگوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا اونکو تحقیق کر کے قتل کیا اور اونکے اہل و عیال
کو قید کیا تا اور مرتدوں کو عبرت ہو اور پھر مسلمانوں کی لڑائی میں متعد ہوں اور جب خالد نے یہاں کے امورات سے فراغت پائی تو ام مل کی طرف روانہ ہوئے اوسکا
نام سلمی تھا اور بیٹی تھی مالک حذیفہ کی اور اوسکی ماں ام قرفہ شرف اور بزرگی میں تمام عرب کے ضرب المثل تھی اور ام مل بہت مال و اولاد رکھتی تھی القصہ تمام لوگ بنی
سلیم اور طی اور ہوازن اور اسد کے جو مرتد ہو گئے تھے اور پھر طلیحہ کی [illegible] اوسکی لڑائی میں [illegible] ام مل کے پاس جمع ہوئے اور اوس احمقہ کے

دل مین ریاست کی ہوس ہوئی آخر الامر اوسنے بڑا لشکر جمع کرکے مسلمانون سے لڑائی کی طیاری کی خالد بن ولید اس حال سے مطلع ہوکر دلیران اسلام اور شیران ایمان کو ہمراہ لیکر اوسکی جانب روانہ ہوئے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا آتش جنگ مشتعل ہوئی طرفین سے تلوار چلنے لگی اوسوقت ام زمل اپنے باپ کے اونٹ پر جو بہت عمدہ تھا سوار تھی خالد نے خود مع چند اپنے لوگون کے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے گرد و پیش کے سو سوارون کو قتل کرکے اوسکے اونٹ کے پانون قطع کر دیے اور اوس شقیہ کو بھی مار ڈالا اور بعد حصول فتح کے خمسہ اس لڑائی کا حضرت صدیق کی طرف روانہ کیا اور اسی ایام مین فجاءہ بنی سلیم کے قبیلے والے نے جسکا نام ایاس بن عبداللہ بن عبد یالیل تھا آکر حضرت صدیق سے عرض کی مین مسلمان ہون آپ میرے ہمراہ لشکر کیجیے کہ مین مرتدون کو قتل کرونگا پھر لشکر لیکر نکلا تو نہ مسلمان کو دیکھتا نہ کافر کو جو آدمی اوسکی نظر آتا اوسکو وہ مار ڈالتا اور اوسکا تمام مال لے لیتا حضرت صدیق نے اوسکا یہ حال سنکر اوسکے پیچھے ایک لشکر روانہ کیا اور وہ لوگ اوسکو گرفتار کرکے مدینے مین لے آئے حضرت خلیفہ نے اوسکو بقیع کی طرف بھیجا اور مشکین باندھ کر آگ مین ڈال کر جلا دیا۔ ۰۰

قصہ سجاح کا

سجاح جسکا نام ام صادر بنت حارث بن سوید بن عقفان تغلبیہ جزیری کا جو متنصرۂ عرب سے تھی دعوی نبوت کا کیا اور لوگ اوسکی قوم کے اور چند دوسرے لوگ جو مرتد ہو گئے تھے اوسکے ساتھ جمع ہو گئے اور بارادۂ جنگ مدینے کی طرف روانہ ہوئے جب قبیلۂ بنی تمیم پر اوسکا گذر ہوا تو اون لوگون کو اوسنے اپنی نبوت کی دعوت کی اور لوگ بنی تمیم کے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین فرقے ہو گئے تھے بعضون نے مرتد ہوکے ادائے زکوۃ سے انکار کیا تھا اور تھوڑون نے اسلام پر ثابت رہکر اپنے صدقات کو حضرت صدیق کے پاس بھیجا تھا اور تھوڑے سے متردد تھے کہ دیکھیں انجام مین کیا ہوتا ہے جب سجاح نے اوس قوم کو اپنی نبوت کی دعوت کی اکثر بنی تمیم اوسکے تابع ہو گئے اور مالک بن نویرہ اور عطارد بن حاجب اور چند سرداران بنی تمیم کے اوسکے ساتھ ہو گئے اور بعض چند سردار اوسکے ساتھ نہ آئے لیکن اس بات پر صلح کی کہ ہم تجھ سے جنگ نہین کرتے پھر مالک بن نویرہ نے سجاح کو صلاح دی کہ مدینے کا قصد نکر اور بنی یربوع سے جنگ کر لیکن دوسرے لوگون نے اس بات کو نہ مانا غرض اونمین اختلاف پڑا اور آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ یمامہ کو چلیں اور مسیلمہ سے اوس ملک کو چھین لیں سجاح کی قوم والون نے اس بات سے اندیشہ کیا اور کہا اوسکے پاس بڑا لشکر ہے اور اوسکے ساتھ مقابلے کی ہمکو طاقت نہین لیکن سجاح نے اونکا کہا نہ مانا اور مسیلمہ کی طرف قصد کیا اون دنون مسیلمہ ساتھ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کے مشغول جنگ تھا اور ثمامہ کی کمک کو عکرمہ بن ابی جہل مسلمانون کا لشکر لیکر اوسکے ملک مین داخل ہو چکے تھے اور حضرت خالد کے آنیکی خبر تھی مسیلمہ نے متفکر ہوکر سجاح کو پیغام صلح کا دیا اور کہا قریش کے ملک آدھے مین چاہتا ہون اور آدھا ملک تجکو دیتا ہون پھر دونون مین خط و کتابت ہوئے اور یہ ٹھہرا کہ ہر ایک اپنی قوم سے چالیس آدمی ہمراہ لیکر باہم ملاقات کرے آخر مسیلمہ اس اقرار پر ہمراہ اپنے چالیس آدمیون کے آکر ایک خیمے مین اترا اور سجاح اپنے چند لوگون سے آئی غرض دونون کی ملاقات باہم خیمے مین واقع ہوئی جب دونون تخلیہ ہوا قریش کے ملک کا نصف ملک سجاح کو دینا قرار ٹھہرا تو مسیلمہ نے یہ عبارت کہی سمع اللہ لمن سمع واطمعہ بالخیر اذا طمع ولا زال امرہ فی کل ما سر نفسہ یجتمع رآکم ربکم فحیاکم ومن وحشۃ اخلاکم ویوم دینہ انجاکم فجعلنا وایاکم من اہل صلوات معشر ابرار لا اشقیاء ولا فجار یقومون اللیل ویصومون النہار لربکم الکبار رب الغیوم والامطار ترجمہ یعنی جو شخص بات سنتا ہے اللہ اوسکی بات سنتا اور جب اوسکو طمع ہووے تو خوب دیوے اور جس بات سے اوسکا جی خوش ہوتا ہے اوسی مین ہمیشہ رکھے تمکو تمہارے رب نے دیکھا سو تمکو حیات دی اور اپنے خوف سے تمکو بچایا اور قیامت کے روز تمکو نجات دی پھر ہمکو اور تمکو اللہ تعالی اپنی رحمت والون مین داخل کرے اور اشقیا اور فجار سے نکرے اور ہمکو اونمین سے کرے جو شب کو عبادت مین کھڑے ہوتے ہین اور دن کو روزہ رکھتے ہین اون کو اپنے بڑے رب کے لیے یعنی جو رب ہے ابر اور باران کا اور بعد اوسکے یہ عبارت کہی لما رایت وجوہہم حسنت وابشارہم صفت وایدیہم طفلت قلت لہم لا النساء تاتون ولا الخمر تشربون ولکنکم معشر ابرار تقومون اللیل وتصومون النہار فسبحان اللہ اذا جاءت الحیوۃ کیف تحیون والی ملک السماء کیف ترقون فلو انہا حبۃ خردل لقام علیہا شہید یعلم ما فی الصدور ولاکثر الناس فیہا الثبور ترجمہ یعنی جب مینے دیکھا اونکے چہرے اچھے اور بشرے صاف ہین اور اونکے ہاتھ نرم [illegible]

پاس نجانا اور شراب نہ پینا لیکن تم ابرار کی جماعت ہو عبادت کرنا رات میں اور روزہ رکھنا دن کو اللہ کو پاکی ہے جب آویگی حیات تو کس طرح زندہ ہوگے تم اور طرف بادشاہ آسمان کے کیسے جاؤگے پھر اگر ایک رائی کا بھی دانہ ہوگا تو اوسپر گواہ ہوگا دلوں کی بھید جانتا ہے اور واسطے اکثر آدمیوں کی اوس وقت عذاب ہے مسیلمہ نے اپنے لوگوں کے واسطے یہ شریعت مقرر کی تھی کہ نکاح نکرے اور جسکے لڑکا ہو تو اوسپر عورت حرام ہے پھر جب وہ لڑکا مر جائے تو اوسکو عورت کرنا حلال ہوا ہے یہاں تک کہ اوسکو لڑکا ہووے بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ مسیلمہ نے خلوت میں سجاح سے پوچھا تجکو کیا وحی ہوتی ہے اوسنے کہا کیا عورتوں کو بھی وحی ہوتی ہے لیکن تجکو کیا وحی ہوتی ہے بیان کر مسیلمہ بولا مجکو یہ وحی ہوئی الم تر کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشا ترجمہ یعنی کیا نہیں دیکھا تو نے کہ تیرے رب نے کیسا کیا ساتھ حاملہ کے اوس سے دوڑتا آدمی نکال پڑے اور آنتوں کے درمیان سے سجاح نے پوچھا پھر بعد اسکے اور کیا وحی ہوئی مسیلمہ نے کہا ان اللہ خلق النساء افواجا وجعل الرجال لہن ازواجا فیولجون فیہن نفسا ایلاجا ثم یخرجن اذا شاء اخراجا فینتجن لنا سخالا انتاجا ترجمہ یعنی اللہ تعالی نے عورتوں کو فوجیں پیدا کیا ہے اور مردوں کو انکا شوہر بنایا تا ڈالیں اونمیں جان کہ حق ڈالنے کا ہے پھر نکالیں عورتیں جب چاہے خدا اور نکالنے کا سو جنیں ہمارے لیے بچے جو حق جننے کا ہے پھر سجاح نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ تو نبی ہے مسیلمہ نے کہا اگر تیری مرضی ہو تو میں تجسے نکاح کروں اور اس بات کی اپنی اور تیری قوم کو خبر کردوں اوسنے کہا اچھا مسیلمہ بولا وطی کرلینے آ تو اسکا گاہ لیا رہی تو چاہے تو گھر میں اور اگر چاہے خلوت میں اور چاہے تو لٹا کر وطی کردوں اور اگر چاہے تو چار پایہ کی طرح اور اگر چاہے تو دو حصے ڈالوں اور اگر چاہے تو پورا سجاح پورا ڈالنے پر راضی ہوئی اور بولی مجھے بھی یہی حکم ہوئی ہے غرض مسیلمہ کے پاس تین دن رہی اور زنا کے بعد اپنی قوم کے پاس گئی اونھوں نے کہا کہ مسیلمہ نے جو تجسے نکاح کیا تو مہر کیا دیا وہ بولی مہر کچھ نہیں دیا لوگوں نے کہا تجھ سی عورت کو بے مہر نکاح کرنا بہت بری بات ہے اوسنے مسیلمہ سے مہر طلب کیا اوسنے کہا تو اپنے موذن کو میرے پاس بھیجدے اوسنے اپنا موذن جسکا نام شبث بن ربعی تھا اوسکے پاس بھیجا مسیلمہ نے کہا اپنی قوم میں پکاردے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نمازیں لائے ہیں اونمیں سے صبح اور عشا کی نماز کو مسیلمہ نے جو اللہ کا رسول ہے تمسے معاف کردیا اور بعضی روایتوں میں ہے کہ تینوں نمازیں معاف کردیں اور عورتوں کی فرجوں کو تمنے حلال کردیا اور کاموں میں شراب پینا مباح کیا اور یہ سب اوسکا مہر ہے القصہ اس ملعونہ نے مسیلمہ کے ساتھ تین روز تک زنا کرکے اور اوسکی نبوت کی گواہی دیکے کفر کو کفر پر زیادہ کیا اور مسیلمہ سے اوس ملک کا نصف خراج لیا اس عرصے میں حضرت خالد کے آنے کی خبر سنکر جزیرے کی طرف بھاگی اور اپنی قوم بنی تغلب کے یہاں جاکر رہی اور حضرت معاویہ کے زمانے تک وہیں رہی پھر عام الجماعت کے سال میں اوس قوم کو وہاں سے جلاوطن کردیا ٭ ٭ ٭ ٭

قتل مالک بن نویرہ کا

القصہ سجاح جب اپنے ملک کو بھاگ گئی تو مالک بن نویرہ اپنے فعل سے نادم اور پشیمان ہوکر موضع بطاح کو چلا گیا اور خالد نے اپنے لشکر کے ساتھ اوسکی طرف قصد کیا اونکے ہمراہیوں انصاریوں نے کہا کہ ہم موافق حکم حضرت صدیق کے بجالائے اب ہم تمھارے ساتھ نہیں آتے خالد نے کہا اگرچہ مجکو حضرت صدیق نے کا حکم نہیں آیا کہ اوسکی طرف جاؤں لیکن میں تمہارا امیر ہوں مجکو مالک کی خبر آتی رہتی ہے مجکو بطاح کی طرف جانا ضرور ہے اگر تم لوگ میرے ساتھ چلو تو میں تمپر کچھ جبر نہیں کرتا پھر خالد کوچ کرکے دو منزل تک گئے تو انصار نے اونکو کہلا بھیجا کہ ہمارا انتظار کرو ہم بھی آتے ہیں تو خالد نے اونکا انتظار کیا پھر ایک مقام کیے جب انصار کی فوج آگئی تو بطاح کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں کے لوگوں کی دعوت کے واسطے چند شخصوں کو روانہ کیا بنی تمیم کے امرا اونکا حکم مان کر اطاعت قبول کی اور اپنے مال کی زکوۃ اونکے حوالے کردی لیکن مالک بن نویرہ اپنے چند لوگوں کو لیکر کنارہ کش ہوا اور متحیر تھا کہ کیا کروں پھر خالد نے اپنی فوج کو کئی حصہ کرکے اطراف وجوانب میں روانہ کیا اور وہ لوگ مالک بن نویرہ کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتھ قید کرلائے لوگوں میں اختلاف ہوا ابو قتادہ حارث بن ربعی نے کہا کہ ان لوگوں نے نماز پڑھی ہے اور دوسروں نے کہا اونھوں نے نہ اذان دی نہ نماز پڑھی ہے غرض اون قیدیوں کو قید کر رکھا رات کو جب وہاں بہت سردی ہوئی تو خالد نے منادی کرادیا ادفئوا اسراکم یعنی اپنے قیدیوں کو کپڑا گرم پہناؤ لوگوں نے سمجھا کہ خالد نے قیدیوں کے قتل کا حکم کیا ہے پھر اون سب کو مار ڈالا اور ضرار بن ازور نے خود مالک بن نویرہ کو قتل کیا پھر انکا قتل ہوتے لوگوں میں شور پڑا خالد وہ غل سنکر خیمہ سے باہر نکل آئے دیکھا تو لوگ اونکے قتل سے فارغ ہوچکے تھے خالد نے کہا

اللہ تعالی جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہی ہوتا ہے اور مالک کی عورت ام تمیم جو سابق میں تمیم بن منہال کے نکاح میں تھی اور بہت حسین خوبصورت تھی اوسکو خالد نے پسند کر کے اوس سے نکاح کیا ابن سعد نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ مالک بن نویرہ کا کچھ کلام خالد بن ولید کو پہنچا خالد نے کہا مالک مرتد ہو گیا اور مالک نے اسکا انکار کیا اور کہا میں اسلام پر باقی ہوں مرتد نہیں ہوا اور اپنا دین نہیں بدلا ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے مالک کی طرف سے گواہی دی لیکن خالد نے انکی گواہی نہ مانی اور ضرار بن ازور اسدی کو مالک کے قتل کا حکم کیا اور بعد اوسکے قتل کے خالد نے مالک کی عورت جسکا نام ام تمیم تھا اپنے نکاح میں لاے جب حضرت عمر رضی اللہ کو مالک کے قتل اور اوسکی عورت سے نکاح کرنے کی خبر پہنچی تو حضرت صدیق سے کہنے لگے کہ خالد نے زنا کیا اوسکو رجم کرو حضرت صدیق رضی اللہ نے فرمایا میں اوسکو رجم نکرونگا اوسنے تاویل کی ہے اور اوس سے خطا ہوئی حضرت عمر نے کہا خالد نے مسلمان کا قتل کیا ہے اوسکو قصاص میں مارنا چاہیے پھر حضرت صدیق نے یہی فرمایا میں اوسکو قتل نہیں کرتا اوسنے تاویل کی اور اوس میں خطا واقع ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر خالد کو قتل نہیں کرتے تو امارت سے معزول کرو حضرت صدیق رضی اللہ نے فرمایا جس تلوار کو اللہ تعالی نے کافروں پر کھینچا ہے میں اوسکو کبھی میان میں نکرونگا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ خالد نے اپنے پاس مالک کو بلوا کر سرزنش کی کہ تو نے سجاح کی متابعت کس واسطے کی اور زکوۃ کیوں نہ دی کیا تجکو نہیں معلوم کہ زکوۃ نماز کے ساتھ لگی ہوئی ہے مالک بولا تمہارے صاحب ایسی بات کہتے تھے خالد یہ سنکر بولے کیا رسول اللہ ہمارے صاحب ہیں تیرے صاحب نہیں پھر ضرار کو اوسکے قتل کا حکم دیا اور اونھوں نے اوسکی گردن ماردی پھر ابو قتادہ نے مالک کے قتل پر خالد سے جھگڑا کیا اور حضرت صدیق کے پاس جاکر خالد کی شکایت کی اور حضرت عمر رضی اللہ نے ابو قتادہ کی بات کی تائید کی اور کہا خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہیں اوسکو معزول فرمائیے حضرت صدیق نے فرمایا اوسنے تاویل کی اور اوسمیں خطا واقع ہوئی اللہ تعالی نے کافروں پر جس تلوار کو کھینچا ہے میں اوسکو میان نکرونگا **موقری** نے زہری سے یوں روایت کی ہے کہ خالد نے اپنے لشکر سے ایک جماعت کو مالک بن نویرہ پر روانہ کیا تھا اونمیں ابو قتادہ بھی تھے جب وہ جماعت وہاں پہنچی مالک بن نویرہ اپنے گروہ کو ہمراہ لیکر نکلا اور پوچھا تم کون لوگ ہو اونھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں پھر مالک نے کہا ہم بھی اللہ کا بندہ مسلمان ہوں ابو قتادہ نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو ہتھیار ڈالدے پھر اون لوگوں نے کہ بارہ شخص تھے ہتھیار ڈالدیے اور اوس جماعت نے اسیر کر کے اونکو باندھ کر خالد کے پاس لے آیا تب ابو قتادہ نے کہا یہ لوگ اسلام کا دعوی کرتے ہیں اور ہم نے انکو امان دی ہے انکو قتل نکرنا اور باقی لوگ اوس جماعت کے بولے انکو امان نہیں دینا انکو جبر سے پکڑا ہے خالد نے حکم اونکے قتل کا کیا اور مال و عیال لے لیا ابو قتادہ نے حضرت صدیق رضی اللہ سے آکر کہا کہ مالک کو امان دی اور اوسنے اسلام کا دعوی کیا تھا اور میں نے خالد کو بہت منع کیا لیکن میری بات نمانی اور اعراب کی بات جنکو غنیمت لینا منظور تھا سن کے اونکو قتل کیا اوس وقت حضرت عمر کھڑے ہو کر کہا خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہیں اوسکا قید کرنا چاہیے لیکن حضرت صدیق خاموش ہو گئے اور بعد اوسکے خالد یمامہ کو گئے پھر ایک کا بھائی متمم بن نویرہ مدینہ میں آیا اور اپنے بھائی کے خون کا دعوی کیا حضرت صدیق نے اونکے برگزیدگی پھیر دیے اور فرمایا خالد پر قصاص نہیں کیا اوسنے تاویل کی ہے اور اوس میں خطا ہوئی زبیر بن بکار سے منقول ہے کہ حضرت صدیق نے خالد کو فرمایا کہ مالک کی عورت سے الگ ہو جا اور حضرت عمر رضی اللہ نے خالد کو اس بات پر بہت سرزنش کی پھر مالک کے بھائی متمم بن نویرہ نے آکر حضرت صدیق سے خالد کی شکایت کی اور اپنے بھائی کے مرثیہ میں جو اشعار کہے تھے اونکو پڑھا اوسکا دو بیتیں انشا لکھتے ہیں

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً	مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا	لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

پھر حضرت عمر اوسکے بھائی کی تائید کرنے لگے آخر الامر حضرت صدیق رضی اللہ نے خالد کو اپنے پاس بلا بھیجا جب خالد مدینہ میں آئے تو جو زرہ کہ خون آلودہ ہونے سے زنگ بھری تھی اوسکو پہنا اور عمامے میں چند تیر خون آلودہ لگا لیے جب مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو حضرت عمر نے اوٹھکر اونکی پگڑی سے اون تیروں کو نکال کر توڑ ڈالا اور کہا تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور اوسکی عورت کو لے بیٹھا واللہ ہم تجھ کو پتھروں سے سنگسار کرینگے خالد کو یہ خیال ہوا کہ حضرت صدیق کی بھی یہی رائے ہو گی پھر حضرت خالد جناب صدیق کے پاس گئے اونھوں نے خالد سے حال دریافت کیا خالد نے عذر کیا حضرت صدیق نے اونکا عذر قبول کیا اور مالک بن نویرہ کی دیت سے سو اونٹ دیے اور اوسکے مال اور قیدیوں کو پھیر دیا خالد جب حضرت صدیق کے پاس سے نکلے [illegible]

[illegible]

خالد کو دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور بولے ای ابن ام جمیل ادھر آؤ خالد نے کچھ جواب نہ دیا حضرت عمرؓ سمجھے کہ جناب صدیق اونسے راضی ہوئے الغرض حضرت
صدیق نے اونکو معزول نہین کیا کیونکہ انکے اجتہاد مین خطا ہوئی اور خطا سے مالک کو قتل کیا اور خالد سے ایسی حرکت سابق مین بھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خالد کو بنی خزیمہ پر بھیجا تھا وہ لوگ پکڑے گئے اور گھبراہٹ سے اسلمنا کی جگہ صبانا صبانا بولنے لگے تو خالد نے اونکو قتل کیا بعدہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کی دیت دلوائی اور دونون ہاتھ اوٹھاکر فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ یا اللہ مین بری ہوتا
ہون تیری طرف خالد کے اس کام سے اور باوجود اسکے آنحضرت نے خالد کو معزول نہین کیا القصہ حضرت صدیق نے خالد کی عذر خواہی قبول فرماکے خالد کو بنی حنیفہ کی جنگ کے واسطے یمامہ کی جانب روانہ
کیا اور ایک بڑی جماعت مسلمانون کی انکے ساتھ کردی اور گروہ انصار پر ثابت بن قیس کو امیر مقرر کرکے خالد کے ہمراہ کردیا خالد نے مرتدین اور جماعت سجاح مار کوٹ کرکے جزیرۂ عرب سے نکال دیا

جنگ مسیلمہ

اور حضرت صدیقؓ نے سابق مین عکرمہ بن ابی جہل اور شرحبیل بن حسنہ کو بنی حنیفہ کی جنگ کے واسطے بھیجا تھا چونکہ جمعیت انکی چالیس ہزار آدمی کی تھی اسواسطے یہ دونون اونسے نلڑ سکے اور
خالد کے آنے کے منتظر رہے کہ چند دنون مین خالد بھی بڑا لشکر لیکر پہونچے مسیلمہ یہ سنکر مع اپنی فوج نکلا اور موضع عقربا مین جو یمامہ کی حد مین نام ایک مقام کا ہے وہان آکر لشکر بندی کی اور سردسیر ملک
اپنی پشت پر کیا اور ترغیب جنگ کی اپنے لوگون کو دینے لگا اور میمنہ پر محکم بن طفیل اور رحال بن عنفوہ بن نہشل کو مقرر کیا اور یہ رحال مسیلمہ کا بڑا دوست تھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اسلام لاکے سورۂ بقر یاد کی تھی پیچھے حضرت صدیقؓ نے اسکی قوم کے مرتدون کی طرف امیر کرکے اسکو روانہ کیا تھا اونکو جاکر
نصیحت کرے اور اسلام پر قائم رکھے لیکن رحال خود آپ مرتد ہوگیا اور مسیلمہ کے ساتھ ہوکے اوسکی نبوت کی گواہی دی اور بولا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مسیلمہ بن حبیب کو اپنے کام مین شریک کیا ہے سو اس ملعون کی بات سے بہت لوگ یمامہ کے مرتد ہوئے سیف بن [illegible] نے ابوہریرہؓ سے روایت
کی ہے کہا ایک روز مین اور چند شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اونمین رحال بن عنفوہ بھی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے درمیان مین
ایک شخص ہے کہ جسکی داڑھ دوزخ مین احد سے بھی بڑی ہوگی ابوہریرہ کہتے ہین جب اوس محفل کے تمام لوگ اسلام پر مرگئے اور مین اور رحال باقی رہے تو مجکو خوف
تھا کہ کہین وہ شخص مین نہوں جب مسیلمہ نے خروج کرکے اپنا جھوٹا دعوی ظاہر کیا اور رحال نے اوسکا طرفدار ہوکر اوسکی نبوت کی تصدیق کی اور اوسکا فتنہ مسیلمہ کے
فساد سے بڑھ گیا تب مجکو تسکین ہوئی القصہ جب خالد نزدیک پہونچے تو شرحبیل بن حسنہ کو مقدمۃ الجیش کیا اور میسرہ پر زید بن خطاب کو متعین فرمایا اور میمنہ پر
ابوحذیفہ کو رکھا اتفاقاً مسیلمہ کی اگلی فوج سے مجاعہ بن مرارہ چالیس یا ساٹھ سوار کے ساتھ نکل کر بنی تمیم اور بنی عامر سے اپنا عوض اور بدلا لینے گیا تھا جب
وہان سے پھرا خالد کے طلیعہ والون سے دوچار ہوا اونکو گرفتار کرکے خالد کے آگے لے آئے خالد نے اونسے خبر دریافت کی اونھون نے راستی راستی کہی
پھر خالد نے اون سبھی کی گردن مارنے کا حکم دیا اور بعض روایتون مین ہے کہ اونھون نے کہا درمیان ہمارے ایک نبی ہے اور درمیان تمہارے بھی ایک نبی اس بات پر
اون سبھکو قتل کیا مگر مجاعہ بن مرارہ کو مقید کرکے اپنے ہمراہ رکھا اس لیے کہ اوسکو لڑائی کی تدبیر خوب معلوم تھی اور بعضی روایتون مین ہے کہ اون مین سے ایک شخص
ساریہ نام نے خالد سے کہا اگر آپ کو آیندہ ہم لوگون سے بھلائی یا برائی منظور ہے تو مجاعہ کو باقی رکھے اسواسطے خالد نے اوسکو باقی رکھا اور اپنی عورت سے تاکید کردی کہ اسکے
کھانے پینے کی خبر اچھی طرح سے لیا کر القصہ جب جنگ کا دن درپیش ہوا اور دونون طرف سے لشکر میدان مین آئے تو خالد سبقت کرکے ایک اونچے ٹیلے پر کہ وہان
سے یمامہ نظر آتا تھا اپنی فوج کو آراستہ کرکے کھڑے ہوئے اور مہاجرین کا نشان سالم مولی ابوحذیفہ کے ہاتھ مین دیا اور انصار کا نشان ثابت بن قیس کو حوالے کیا
اور اسی طرح ہر قبیلے کا امیر اپنے نشان کو لیکر منتظر تھا کہ لڑائی کس طرف سے شروع ہو کہ اتنے مین مسیلمہ اپنے لشکر سے کہنے لگا کہ آج کے دن غیرت پکڑو اور
لڑائی مین ثابت قدم رہو اگر تم بھاگے تو اہل و عیال تمہارے پکڑے جاوینگے اور اپنی عزت اور آبرو بچانے اور اہل و عیال کی حفاظت کو خوب لڑو اور یہ بات کہنے لگے
مسلمان اور کافر دونون مین جنگ شروع ہوئی کافرون نے اول ایسے سخت حملے کیے کہ مسلمانون کے پاؤن متزلزل ہوگئے اور اعراب شکست پاکے بھاگ گئے
بنی حنیفہ حملہ کرکے خالد کے خیمے مین گھس گئے اور چاہا کہ خالد کی عورت ام تمیم کو مار ڈالین کہ مجاعہ جو قید مین تھا اوسنے اونکو منع کیا اور کہا یہ بہت نیک عورت ہے
ہمسایہ کو پناہ دی ہے وہ لوگ اوسکے قتل سے باز آئے اسی حملے مین رحال بن عنفوہ جو مسیلمہ کا مشیر کار تھا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا پھر اصحاب

مستعد ہوکر قوی دل سے مقابلے مین آئے بخاری وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یمامہ کے دن ثابت بن قیس بن شماس کے پاس آیا وہ اپنے
بدن اور کپڑون کو حنوط لگا رہے تھے لوگون کی ہزیمت دیکھکر مینے اونسے کہا اے چچا دیکھو لوگون کا کیا نقشہ ہو گیا ہے اب تم تاخیر کس واسطے کرتے ہو ثابت نے کہا
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح نہین لڑا کرتے تھے یعنی صفون کو اپنے مقامون سے منحرف نہین کرتے تھے پھر کہنے لگے کہ بئس ما عوّدتم
اقرانکم یعنی دشمن کی قوت کے وقت تمنے بھاگنے کی بری چال ڈالی ہے اور جب گروہ مسلمانون کے باہم مخلوط ہوکر ہر طرف سے پکارنے لگے اے خالد ہمکو دوسرون سے
علٰحدہ کرو تب خالد نے مہاجر و انصار کو جدا کیا اور بنی حنیفہ ایسا لڑے کہ کبھی ویسی جنگ نہوئی تھی کہ مسلمانون کے قدم اونکے صدمون سے ہٹ گئے
اور صحابہ آپسمین وصیت کرنے لگے کہ اے سورہ بقرہ کے لوگون آج کے روز سحر باطل ہو گیا اور ثابت بن قیس نے کفن پہن اور حنوط لگا کر گڑھا کھود اپنے پاؤن
اوسمین گاڑ دیے اور کہنے لگے اللھم انی ابرأ الیک مما جاء بہ ھؤلاء واعتذر الیک مما صنع ھؤلاء ترجمہ یعنی اے اللہ مین بیزار ہون
کفار کے اس کام سے اور عذر کرتا ہون مسلمانون کے اس کام سے اور نشان لیے ہوئے اسقدر لڑے کہ اوسی جگہ شہید ہو گئے اور مہاجرین نے سالم مولی ابو حذیفہ
سے کہا کہ ہمکو اندیشہ ہے کہ کہین کفار تمہاری جانب سے نہ آجاوین تو سالم نے کہا اگر کفار میری طرف سے آوین تو مین قرآن کا اچھا حافظ نرہا پھر وہ بھی اپنے پاؤن
زمین مین گاڑ کر کھڑے ہوئے جب اونکا داہنا ہاتھ اوڑ گیا بائین ہاتھ سے نشان پکڑ کر کھڑے ہوئے جب وہ بھی کٹ گیا تو نشان کو چھاتی سے لگا لیا اور یہ پڑھنے لگے
وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
کہا اے لوگو اپنے دشمن کو قتل کرو واللہ اب مین سخن نکرونگا یہانتک کہ اللہ تعالی کافرون کو ہزیمت دیوے یا مین اللہ تعالی سے ملاقات کرون اور اپنی حجت
اوس سے بیان کرون سو وہ بھی شہید ہوئے بعضے کہتے ہین جب تک نشان مہاجرین کا زید کے ہاتھ مین تھا بعد اونکے سالم نے لیا تھا اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے
کہا اے قرآن والو قرآن کو اپنے کامون سے زینت دو پھر خود کافرون پر حملہ کرکے اونکی صفون مین گھس گئے اور لڑتے رہے یہانتک کہ شہید ہوئے اور خالد شیر
کی طرح کفار پر حملہ کرتے اور بڑھتے ہوئے مسیلمہ کے مقابل تک پہنچے اور چاہا کہ اوسکے قریب جاکر اوسکو قتل کرین لیکن وہانتک نہ پہنچ سکے پھر صفون کے درمیان
میدان مین آکر مقابل کو طلب کرنے لگے اور کہتے تھے انا خالد بن ولید انا ابن عامر و زید یعنی مین خالد بیٹا ولید کا اور مین بیٹا ہون سرکشون کی گردن کاٹنے والے کا اور جو
میدان مین نکلتا اوسکو قتل کرتے پھر مسلمانون کو اونکے شعار سے پکارنے لگے اور اوس روز کا شعار یا محمداہ تھا آخر الامر مسلمانون کی فتح کی جھلکی پیدا ہونے لگی
خالد مسیلمہ کے نزدیک پہنچ کر کہنے لگے کہ اسلام قبول کر مسیلمہ کے شیطان نے اوسکے کندھے پکڑ کر پھیر دیے تا اسلام قبول نکرے اور خالد نے مہاجر و انصار
اور باقی اعراب کو جدا جدا کیا کہ ہر قبیلے والا اپنا نشان لیکر علحدہ کھڑا ہو تا دیکھین دشمن کس کی طرف سے آتا ہے اور اصحاب کرام نے اس لڑائی مین اسقدر صبر و ثبات کیا
کہ کسی نے نکیا ہوگا اور دشمنون کی طرف بڑھنے لگے ـــــ سراج ـــــ وفا اپنی تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خالد نے براء بن مالک سے
کہا اے براء اب تم اوٹھو براء نے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر کہنے لگے اے اہل مدینہ آج مدینہ نہین کہ اوسمین چلے جاؤ آج سوا اللہ وحدہ
اور بہشت کے کچھ نہین ہے پھر براء نے حملہ کیا اور لوگون نے اونکی موافقت کی اور سب حملہ آور ہوئے کفار کو شکست ہوئی مسلمانون نے اونکو قتل کرتے
ہوئے پیچھا کیا اور تلوارون کو اونکے خون سے سیراب کیا تب محکم بن طفیل نے بنی حنیفہ کو کہا کہ تم اپنے حدیقۃ الموت مین چلے جاؤ تو بہتر ہے غرض مسیلمہ اور
اوسکے لشکر نے اوس حصار مین جاکر پناہ لی اس درمیان مین حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر نے محکم بن طفیل کو دیکھکر ایسا ایک تیر مارا کہ وہ مر گیا اور بنی حنیفہ
نے اوسمین گھس کر دروازہ بند کر لیا مسلمانون نے اوسکو ہر طرف سے محاصرہ کیا اوس وقت براء بن مالک نے کہا اے مسلمانون مجھے اوٹھا کر اسکے اندر
ڈالدو پھر لوگون نے انکو سپر پر بٹھلا کے نیزون سے اوٹھا کر اندر ڈالدیا براء نے اون لوگون کو کہ دروازے پر نگہبان تھے قتل کرکے دروازہ کھولدیا
براء بن مالک کو اوس روز قریب اسی کے زخم کے لگے تھے غرض مسلمان دیوار اور دروازے سے اندر جاکر کافرون کو قتل کرنے لگے اور مسیلمہ کو دیکھا کہ
دیوار سے لگا ہوا اونٹ سیاہ کے مثل کھڑا ہوا تھا اور اوسکے منہ سے کف جاری تھا غصہ سے کچھ سمجھتا نہ تھا اور اوس ملعون کی عادت تھی کہ جب اوسپر
شیطان آتا تو اوسکے منہ سے کف نکلتا جبیر بن مطعم کا غلام وحشی بن حرب نے اوسکو اپنی اوس آلت سے مارا اور [illegible]

سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ نے دوڑ کر اوسکا سر کاٹ لیا یہ حال دیکھکر اوسکی حویلی کے اندر سے ایک عورت پکارنے لگی کہ وا امیر المؤمنیناہ کالے غلام نے تجکو مار ڈالا اور مسیلمہ کے لشکر کے دس ہزار آدمی اور ایک روایت مین اکیس ہزار سپاہی اور بعضا مین مارے گئے اور لشکر اسلام کی طرف سے چھ سو اور ایک روایت مین پانسو آدمی شہید ہوئے اونمین چار سو پچاس آدمی حافظ قرآن تھے اور بعد فراغت جنگ سے حضرت خالد مجاعہ بن مرارہ کو ہمراہ لیکر مسیلمہ کو دیکھنے نکلے جب رحال بن عنفوہ پر گذرے تو خالد نے جانا یہی مسیلمہ ہوگا اور مجاعہ سے پوچھا کیا یہی مسیلمہ ہے وہ بولا واللہ یہ مسیلمہ سے بہتر ہے یہ رحال بن عنفوہ ہے خالد نے کہا جو مسیلمہ سے بدتر تھا پھر ایک شخص پر گذرے کہ حقیر پست قد پتلی پنڈلیان سیاہ رنگ تھا مجاعہ اوسکو دیکھکر بولا مسیلمہ یہی ہے خالد نے کہا قبحکم اللہ تعالی تم لوگ کس طرح اسکے تابع ہوئے تھے مسیلمہ کی عمر ایک سو پچاس برس کی تھی الغرض جب یہان سے فراغت ہوئی تو خالد نے سوارون کو روانہ کیا یمامہ کے قلعون کے پاس جو مال اور سبی ہوئے تو لے آوین پھر خالد نے چاہا کہ قلعے کو لڑکر فتح کرین اور قلعے مین سوا عورتون بچون اور بوڑھون کے کوئی نتھا لیکن مجاعہ نے دغا کی اور بولا قلعہ جنگی لوگون سے بھرا ہوا ہے ہان اگر مجکو کہو تو باہم صلح کرا دیتا ہون اور خالد سے رخصت لیکر قلعے مین گیا اور عورتون سے کہا تم مردونکا لباس پہنکر شہرپناہ کی فصیلون پر کھڑی ہو خالد اونکو دیکھکر سمجھے کہ مجاعہ نے سچ کہا اور مسلمان لڑائی سے تھک گئے تھے اور اکثر اونمین زخمی تھے صلح کرنے پر راضی ہوئے آدھے سونا چاندی اور ہتھیارون اور جانورون اور نصف لونڈی غلام لیکر صلح کی بعد اسکے خالد کو معلوم ہوا کہ مجاعہ نے دغا کی اوس سے پوچھا تو نے کیون دغا کی مجاعہ نے کہا یہ میری قوم کے عورت بچے ہین اور تمنے سب مردون کو مار ڈالا مجکو انکے بچانے پر ملامت نکرو پھر جب یہان کا بندوبست پورا ہوا تو خالد نے مجاعہ کی لڑکی سے نکاح کیا اور یہ خبر حضرت صدیق کو پہنچی تو آپ نے ایک خط خالد کے نام اس مضمون کا لکھا کہ تم بہت فارغ البال ہوکر عورتون سے نکاح کرتے ہو اور تمہارے خیمے کے گرد بارہ سو مسلمان زخمی پڑے ہین ہنوز انکے زخم اچھے نہین ہوئے کہ تم مشغول عیش ہوئے اب میرا خط دیکھتے ہی اپنا لشکر لیکر عراق کی طرف روانہ ہو اور یہ خط ہمراہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا اور اونکو تاکید کی کہ تم جب تک خالد کو اپنے روبرو وہان سے روانہ نکرلو اوس جگہ سے مت ہلنا اور حضرت خالد نے جب یہ خط دیکھا تو کہا یہ اعیسر کا کام ہے یعنی عمر بن خطاب کا پھر خالد عراق کی طرف روانہ ہوئے القصہ حضرت خالد نے بنی حنیفہ کو اسلام کی دعوت کی پھر وہ تمام لوگ ایمان لے آئے اور بعضون کو اونمین سے اور اموال پہنچے اور باقی غنیمت حضرت صدیق کے پاس روانہ کی اور قیدیون کی ایک عورت جناب علی مرتضی کو ملی اوسکے شکم سے آپکے صاحبزادے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے اور یہ لڑائی مسیلمہ کی سنہ گیارہ ہجری مین واقع ہوئی اور واقدی وغیرہ کے نزدیک سنہ بارہ مین اور تطبیق ان دونون قولون مین اس طرح ہے کہ ابتدا اسکی گیارھوین مین ہوا اور انتہا بارھوین مین اور جب بنی حنیفہ حضرت صدیق کی خدمت مین پہنچے تو آپ نے اونسے فرمایا کہ مسیلمہ پر جو قرآن اوترا تھا اوسکی کچھ عبارت سناؤ اونھون نے یہ عبارت بیان کی یا ضفدع بنت الضفدعین نقی ما تنقین لا الماء تکدرین ولا الشارب تمنعین راسک فی الماء وذنبک فی الطین ترجمہ یعنی اے مینڈک لڑکی دو مینڈکون کی کبتک آواز کریگی نہ تو پانی کو گدلا کرتی ہے اور نہ پینے والے کو منع کرتی ہے تیرا سر پانی مین ہے اور دم کیچڑ مین اور دوسری عبارت اوسکی یہ ہے والزارعات زرعا والحاصدات حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا والخابزات خبزا والثاردات ثردا واللاقمات لقما اہالۃ وسمنا لقد فضلتم علی اہل الوبر وما سبقکم اہل المدر رفیقکم فامنعوہ والمعتر فآووہ والباغی فناوؤہ ترجمہ یعنی قسم ہے زراعت کرنے والون اور کاٹنے والون اور گیہون صاف کرنے والون اور پیسنے والون کی اور روٹی پکانے والون اور روٹی شوربے مین توڑنے والون کی اور نوالے لینے والون کی گھی اور چربی کے تمکو بزرگی ہے جنگلی لوگون پر اور شہر والے تم پر سبقت نہین لیجاتے تم اپنے فقیرون کو پیٹ بھر کے کھانا کھلاؤ اور مسافر کو جگہ دو اور نادار کی اعانت کرو اور طلب کرنے والے کا قصد کرو کہتے ہین کہ جب صدیق نے یہ سخن سنا تو فرمایا تمھارا برا ہو تمھاری عقل کہان گئی تھی یہ سخن اللہ کے یہان سے نہین اوترا اور یہ بھی مسیلمہ کہتا تھا الفیل وما ادراک ما الفیل لہ زلوم طویل ترجمہ ہاتھی تجھے معلوم ہو کہ کیا ہے وہ ہاتھی اسکی سونڈ ہے دراز اور کہتا تھا واللیل الدامس والذئب الہامس ما قطعت اسید من رطب ولا یابس ترجمہ یعنی قسم اندھیری شب کی اور بھیڑیے سیاہ پھرنے والے کی نہین کاٹا اسید نے تر اور نہ خشک بعضی روایتون مین آیا ہے کہ عمرو بن عاص جاہلیت کے ایام مین مسیلمہ کے پاس

گئے تھے اوسنے انسے پوچھا کہ تمھارے نبی پر اندنون کیا اترا ہی عمرو نے کہا ایک سورت بہت ہی مختصر اور بلیغ اتری ہی بولا وہ کونسی ہی عمرو نے کہا وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ مسیلمہ ایک ساعت فکر کرکے بولا مجھپر بھی اسی طرح کی ایک سورت اتری ہی عمرو نے کہا وہ کیا ہی اوسکو بیان کر مسیلمہ بولا یا وبر یا وبر انما انت اذنان وصدر وسائرک حفر نقر ترجمہ یعنی ای وبر ای وبر نہین ہی تجھکو مگر دو کان اور سینہ اور باقی تیرا حقیر اور ذلیل ہی پھر عمرو سے پوچھا یہ سخن کیسا ہی عمرو نے کہا اسکو میرا جھوٹا سمجھنا تجھکو بھی معلوم ہی غرض مسیلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کرنا چاہتا تھا جب اوسنے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئین مین تھوکا تو اوسکا شور پانی شیرین ہو گیا تو آپ بھی جاکر ایک کوئین مین تھوکا اوسکا میٹھا پانی کھاری ہو گیا اور سنا کہ آنحضرت نے خشک خرمے کے نیچے وضو کیا وہ آپکی برکت سے سبز ہو گیا اسی طرح مسیلمہ نے بھی ایک کھجور کے نیچے وضو کیا وہ سبز درخت خشک ہو گیا اور بچون کے سر پر برکت کے واسطے ہاتھ پھیرا کسیکو تشنج ہوا اور کسیکی زبان باہر نکل پڑی اور کوئی مر گیا اور ایک شخص کی آنکھ مین درد تھا اوسکی آنکھ پر جب ہاتھ پھیرا تو اوسکی آنکھ پھوٹ گئی اور بیہقی نے عمرو بن طلحہ سے روایت کی ہی کہ ایک اعرابی یمامہ مین مسیلمہ کے پاس آیا اور پوچھا مسیلمہ کہان ہی لوگون نے اوسکو اس کہنے سے منع کیا اور کہا کہ مت کہو رسول اللہ کہو اعرابی نے کہا مین اوسکو بن دیکھے رسول اللہ نہ کہونگا جب مسیلمہ آیا اوس سے پوچھا کیا مسیلمہ تو ہی ہی وہ بولا ہان اعرابی نے کہا تجکو وحی کون بھیجتا ہی کہا رحمٰن پوچھا نور مین بھیجتا ہی یا تاریکی مین بولا تاریکی مین اعرابی نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تو جھوٹا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین لیکن ربیعہ کا جھوٹا مضر کے سچے نبی سے مجکو دوست ہی پھر اوسکا تابع ہوا اور عقربا کے روز مارا گیا اور مسیلمہ کی لڑائی مین جو اصحاب شہید ہوئے اون مین سے چند لوگ مشہور ایسا جو بڑے جلیل القدر تھے اونکے نام بیان لکھدیتے ہین ثابت بن قیس بن شماس انصاری خزرجی کنیت انکی ابو محمد ہی انصار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور یمامہ کے دن نشان انصار کا انکے ہاتھ مین تھا وہین شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو شہادت اور جنت کی بشارت دی تھی طبرانی نے روایت کی ہی کہ جب آنحضرت پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ ترجمہ یعنی اللہ تعالی دوست نہین رکھتا کسی نخوت اور تکبر کرنے والے کو تو ثابت بن قیس پر بہت شاق گذرا اور اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھ گئے اور رونا شروع کیا یہ کیفیت آنحضرت کو معلوم ہوئی آپ نے بلوا کر پوچھا یہ کیا کسواسطے کیا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ مین جمال اور آرایش کو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کی سرداری کرتا ہون اب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی سو مین بھی انھی لوگون مین داخل ہوا آنحضرت نے فرمایا تو انمین نہین تو خوبی کے ساتھ جئیگا اور خوبی کے ساتھ مریگا اور اللہ تعالی تجھے بہشت مین داخل کریگا اور جب یہ آیت اتری لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ ترجمہ یعنی مت بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کے اور کر پکار کے بات نکہو تو پھر وہ اوسی طرح خانہ نشین ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے اس حال سے واقف ہوئے تو بلوا کر پوچھا اونھون نے کہا میری آواز بلند ہی اور مین پکار کر باتین کرتا ہون اب میرا عمل باطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اون لوگون مین نہین ہی تو زندہ رہیگا حمید ہوکر اور مریگا شہید ہوکر اور اللہ تجھے بہشت مین داخل کریگا اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت بن قیس بن شماس بہت خوب آدمی ہی جب یہ شہید ہوئے تو ایک آدمی نے اونکو خواب مین دیکھا کہتے ہین کل جب مین شہید ہوا تو ایک آدمی نے میری زرہ اوتار لی ہی اور لشکر کے آخر مین وہ رہتا ہی اور اوسپر دیگچی اولٹی رکھدی ہی اور دیگچی پر اپنا پالان رکھ دیا ہی اور اوسکے مقام پر ایک گھوڑا بندھا ہوا ہی تو خالد سے کہکر وہ زرہ منگوا لے پھر جب مدینہ کو جائے تو جناب خلیفہ سے عرض کرنا کہ مجھپر اسقدر قرض ہی اور میرا مال اسقدر ہی اوس سے قرض ادا کرین اور میرا فلانا غلام اوسکو مین نے آزاد کر دیا ہی اور اوسکو تاکید کی کہ یہ بات حضرت خلیفہ سے ضرور کہنا اور اسکو خواب سمجھ کر نہ چھوڑ دینا اوس شخص نے بعد بیداری کے خالد سے خواب بیان کیا خالد نے اپنا آدمی بھیجا تو اونکے کہنے کے موافق وہ زرہ نکلی پھر اوسنے حضرت خلیفہ سے جاکر وہ خواب کہا جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکی وصیت کے موافق عمل فرمایا کسیکی وصیت موت کے بعد جاری نہین ہوئی مگر ثابت بن قیس کی اور ان شہدا سے عمران بن ابی وہب جمحی ہین بیٹے عمران مہاجرین سے اور نزدیک بعض کے فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے اور اونکے ساتھ اونکے دو لڑکے عبد الرحمن اور وہب اور اسکا پوتا حکیم بن وہب بن عمران بھی شہید ہوئے اور بعض کہتے ہین عمران بن زید دن شہید ہوئے اور زید بن خطاب بن نفیل قرشی عدوی ہین کنیت انکی ابو محمد تھی بھائی ہین جناب عمر رضی اللہ عنہ کے باپ کی طرف سے اور ماں دونون کی الگ

کہ انکی ماں اسماء بنت وہب ہیں اور والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حنتمہ بنت ہاشم ہیں اور اونسے عمر میں بڑی تھیں بہت قدیم سے اسلام لائی تھیں اور بدر
اور اوسکے مابعد کے غزوات میں ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معن بن عدی میں بھائی چارا کرا دیا تھا
یہ دونوں ایک ہی جنگ میں شہید ہوئے اور قاتل بھی انکا ایک ہی شخص تھا نام اوسکا ابو مریم حنفی ہی وہ آخر کو اسلام سے مشرف ہوا اور اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ یا امیر المومنین اللہ تعالی نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی دی اور مجکو اونکے ہاتھ سے ذلیل نکیا اور بعضے کہتے ہیں انکو ابو مریم کے چچا سلمہ بن صبیح نے
شہید کیا جب حضرت عمر کو انکی شہادت کی خبر پونہچی تو فرمایا کہ زید نے مجھپر دو نیکیوں میں سبقت کی مجھسے پہلے اسلام لائے اور مجھسے پہلے شہید ہوئے اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرہ سے کہا کہ اگر میں شعر کہنا خوب جانتا تو جیسا تمنے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہی میں بھی اپنے بھائی کا ویسا ہی مرثیہ کہتا متمم نے کہا
تمہارا بھائی جس طرح میں گیا اگر میرا بھائی بھی اوسی راہ میں جاتا تو میں اپنے بھائی کا کچھ غم نکرتا اور مرثیہ نہ کہتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری تعزیت جیسے تو نے
کی ہی ایسی کسی نے نہیں کی اور فرماتے جب ہوا چلتی ہی تو میں اپنے بھائی کو یاد کیا کرتا ہوں اور انکے بیٹا ایک لڑکا عبد الرحمن نام اور ایک لڑکی اسماء نام تھی اور اس اسماء سے
عبد اللہ بن عمر نے نکاح کیا اور اونہیں میں سے سالم بن عبید ہیں انکو سالم بن معقل بھی کہتے ہیں مولی ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے اصل میں انکو ابو حذیفہ کی بیوی
ثبیتہ بنت یعار انصاریہ نے آزاد کیا تھا پھر ابو حذیفہ نے انکو اپنا فرزند متبنی کیا اور اپنے بھائی کی لڑکی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے نکاح کر دیا اور
ان سالم کو ابو حذیفہ کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ ترجمہ یعنی پکارو انکو باپوں کی طرف نسبت کرکے تو انکو ابو حذیفہ
کا فرزند کہنا موقوف کر دیا جب آیت حجاب کی نازل ہوئی ابو حذیفہ کی عورت سہلہ بنت سہیل بن عمرو نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
یا رسول اللہ سالم کو ہم اپنا فرزند سمجھتے تھے اور وہ ہمسے بے پردہ تھا اب وہ جوان ہوا آنحضرت نے اون بیوی سے فرمایا تم اپنا دودھ اوسکو پلا دو پھر دودھ
پلانے سے انکی محرم ہو گئی علما کہتے ہیں کہ اس عمر میں دودھ پینے سے محرمیت کا رشتہ ثابت ہونا خاص واسطے انہیں کے تھا منسوخ ہو گیا آنحضرت
سے یہ سالم سابقین اولین سے تھے اور قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے کو آئے اور قبل تشریف لانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مدینے میں امامت کیا کرتے تھے باوجود اسکے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں حاضر تھے اسواسطے کہ سالم نے سورتیں قرآن مجید سے زائد یاد کی تھیں
بخاری وغیرہ نے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہی قرآن شریف کو چار آدمیوں سے یاد کرو اونمیں انکا نام بھی ذکر فرمایا ہی بدر اور اوسکے مابعد بھی غزوات میں
ہمرکاب آنحضرت کے رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو میں خلافت کو مشورت پر نچھوڑتا ابو عمر بن عبد البر نے
کہا ہی کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ میں اونکو مختار کرتا کہ تم جسکو پسند کرو اوسکو خلافت دو اور مقصود نہیں کہ اونکو خلیفہ کرتا یہ اس لیے تاویل کی ہی کہ سالم قریشی نہ تھے
اور خلیفہ قریشی چاہیے یمامہ کے روز مہاجرین کا نشان سالم کے ہاتھ میں تھا جب بہت زخم کھا کر گرے تو پوچھا ابو حذیفہ کا کیا حال ہی لوگوں نے کہا
وہ شہید ہوئے پھر پوچھا فلانے کا کیا حال ہی لوگ بولے وہ بھی شہید ہوئے تب کہا مجکو اون دونوں کے درمیان لٹا دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انکی میراث انکی آزاد کرنے والی کو جو ثبیتہ بیوی ابو حذیفہ کی تھیں بھیجی اونہوں نے اوس اسباب کو پھیر دیا اور بولیں میں نے اوسکو للہ آزاد کیا ہی مال لینے
کو نہیں آزاد کیا آخر الامر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکا مال میراث کا بیت المال میں رکھا ابو دجانہ سماک بن خرشہ بن الخر اور بعضے کہتے ہیں سماک بن اوس
بن خرشہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی ہیں بدر میں ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور احد میں
بہت خوب لڑے اور احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی تلوار دی اونہوں نے اوسکو لیکر کمال شجاعت کی اور اوسکا حق پورا کیا اور اونکے خوب
لڑنے کی علامت یہ تھی کہ اوس دن سرخ کپڑا سر پر باندھتے تھے یمامہ کے دن حصار کے اندر کودے اور انکا پانوں ٹوٹ گیا پھر بھی اسقدر لڑے کہ شہید ہو
وحشی اور ان دونوں نے ملکر مسیلمہ کا کام تمام کیا وحشی کہتا ہی خدا جانے مسیلمہ کو میں نے مارا یا ابو دجانہ نے اور بعضے اہل سیر نے کہا ہی کہ ابو دجانہ زندہ
رہے یہاں تک کہ حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شہید ہوئے اور ابو دجانہ کی روایت سے ایک حرز ہی جسکو حرز ابو دجانہ کہتے ہیں مشہور ہی
اوسکی سند اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہی قابل اعتبار نہیں شجاع بن وہب بن ربیعہ اسدی بنی عبد شمس کے حلیف تھے قدیم سے ایمان لائے اور حبش کی ہجرت

ہجرت کی اور بدر اور اوسکے بعد سب میں ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے انکو آنحضرتؐ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے پاس ایلچی کرکے بھیجا تھا شہادت کے وقت عمر انکی کچھ اوپر چالیس برس کی تھی طفیل بن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن غنم بن اوس دوسی قدیم الاسلام ہین اپنا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کو تشریف لائے تو وہ اپنی قوم کے نوے گھر والون کو اپنے ہمراہ وہان لے آئے اور حضرت صدیقؓ خلافت مین مسیلمہ کی لڑائی کو گئے وہان یہ اور انکا بیٹا عمرو نام دونون شہید ہوئے عبّاد بن بشر بن وقش انصاری قبیلہ اوس سے ہین آنحضرتؐ کی ہجرت سے پہلے او قبل مسلمان ہونے معاذ بن جبل اور اسید بن حضیر کے یہ عباد مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے بدر اور اوسکی مابعد کی لڑائیون مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے ہین اور کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت پر پاسبانون کا داروغہ کیا تھا اندھیری رات مین یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب اپنے گھر کو جاتے تھے تو انکا عصا روشن ہو جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز کے وقت عباد کی آواز سنکر فرمایا الٰہی اسکی مغفرت کر سائب بن عثمان بن مظعون ان سائب نے بھی حبش کی دوسری ہجرت مین شریک تھے اور بدر مین حاضر ہوئے بڑے تیر انداز تھے یمامہ مین تیر سے شہید ہوئے اور وقت شہادت کے جوان تھے عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود قرشی عامری ابن قدیم سے اسلام لائے حبش کی طرف پہلی ہجرت مین شریک تھے مکہ کے ناتوان لوگون مین سے تھے اور بدر مین کفار کے ساتھ آئے تھے وہان سے بھاگ آئے اور مسلمانون کے ساتھ لڑائی مین شامل ہوئے اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور جب حضرت صدیق حج کو تشریف لے گئے تو انکے والد سے انکی تعزیت کی سہیل نے کہا مینے سنا ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے شہید قیامت مین اپنے ستر گھر والون کے لیے شفاعت کریگا مجکو امید ہے کہ وہ پہلے میرے لیے شفاعت کرے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول انصاری خزرجی فضلائے اصحاب سے تھے بدر اور اوسکی مابعد کی لڑائیون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہین انکا باپ سردار منافقون کا تھا اور کسی بات سے یہ بہت خفا ہوتے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرماتے تو یہ اپنے باپ کو قتل کرتے انکا نام حباب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بدل کر عبداللہ رکھا معن بن عدی بن الجد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بلوی عجلانی بھائی عاصم بن عدی کے او حلیف معن بن عمرو بن عوف کے عقبہ کی بیعت مین حاضر تھے اور بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین اور زید بن خطاب مین بھائی چارا کرا دیا تھا امام مالک نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے روز تمام لوگ روئے اور کہنے لگے کہ واللہ ہمکو یہ آرزو تھی کہ ہم آنحضرتؐ کے روبرو مرین معن نے کہا لیکن مجھے آنحضرتؐ کے روبرو مرنے کی آرزو نہ تھی تاکہ حیات مین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی ویسی ہی وفات کے بعد بھی کرون ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی انکا نام ہشیم یا ہاشم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم کے گھر مین جانے سے پہلے ایمان لائے ہین اور حبش کی دونون ہجرتین کی ہین اور بدر اور اوسکے مابعد کے مشاہد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہین بلند بالا اور خوبصورت تھے انکی آنکھ احول تھی اور زبان مین لکنت تھی شہادت کے وقت ترپن یا چون برس کی عمر تھی سائب بن عوام قرشی اسدی زبیر بن عوام کے حقیقی بھائی بدر مین حاضر تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ خندق مین بھی حاضر تھے یزید بن قیس بن رئاب اسدی حلیف بنی عبد شمس کے بدر مین حاضر تھے واقدی نے کہا ہے کہ سالم مولی ابو حذیفہ کی شہادت کے بعد نشان لشکر کا انھین یزید نے لیا تھا الحکم بن سعید بن العاص بن امیہ اموی زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ پہلے نام انکا حکم تھا پھر آنحضرتؐ نے نام انکا عبداللہ رکھا اور [illegible] لکھنے کے آپ فرمائی او بدر مین حاضر ہوئے لیکن ابن اسحق او موسی بن عقبہ نے انکو بدریون مین شمار کیا او خلیفہ بن خیاط نے کہا کہ یہ یمامہ کے دن شہید ہوئے اور ابن اسحق نے انکو شہدائے [illegible] سے کہا ہے جبیر بن مالک بن قشب ازدی انکو جبیر بن بحینہ بھی کہتے ہین بحینہ انکی والدہ کا نام تھا حقیقی بھائی ہین عبداللہ بن مالک کے جنکو عبداللہ بن بحینہ بھی کہتے ہین او حلیف تھے بنی عبدالمطلب کے [illegible] بن بکیر بن عبد یالیل لیثی حلیف بنی عدی کے بدری ہین مالک بن [illegible] حلیف بنی عبد شمس کے ابو امیہ صفوان بن امیہ بن عمرو سلمی حلیف بنی اسد کے بدر مین حاضر ہوئے [illegible] حارثہ [illegible] فتح مکہ کے روز اسلام لائے ابن اسحق نے انکو [illegible] انکا نام [illegible]

سے ذکر کیا ہو اور طبرانی نے انکا نام حی حاے مہملہ اور ایک ہی یا سے ذکر کیا ہو اور انکے باپ کا نام جاریہ جیم سے لکہا ہی اور واقدی نے انکا نام حیی جیم اور
دو یا سے لکہا ہی بعض انکا نام معلی کہتے ہین حبیب بن اسیع فتح ہمزہ سے ابن جاریہ جیم سے ثقفی حلیف بنی زہرہ کے ولید بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم
قرشی مخزومی ہین قریش کے اشراف لوگون مین تھے اسماء بنت ابوجہل کے شوہر ہین فتح مکہ کے روز اسلام لائے عمارہ بن حزم نجاری برادر عمرو بن حزم
کے عقبہ کی بیعت جو ستر شخصون نے کی تہی اوسمین یہ ہین بدر اور احد اور خندق وغیرہ مین حاضر تھے فتح مکہ کے روز بنی مالک بن نجار کا نشان انکے
ہاتھہ مین تہا عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام سلمی عقبہ اولی مین بیعت کی اور بدر اور اوسکے مابعد کی لڑائیون مین حاضر رہے ثابت بن ہزال بن عمرو انصاری
بنی سالم بن عوف سے ہین موسی بن عقبہ نے انکو بھی بدریون مین سے گنا ہی ابو عقیل عین کے فتح سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن ثعلبہ بلوی بن جحجبا سے
بدر اور اوسکی مابعد کی لڑائیون مین حاضر رہے یمامہ کے روز انکے تیر لگا اوسکو نکال کر تلوار لیکر کفار کے مقابل ہوئے اور شہادت پائی اور اونکو بہت زخم
لگے تھے عبداللہ بن عتیک بن قیس بن اسود خزرجی احد مین اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر ہوئے اور بدر کے حاضر ہونے مین اختلاف ہی ابن کلبی نے
کہا یمامہ مین شہید نہین ہوئے صفین مین حاضر رہے ہین آنحضرت نے انکو واسطے قتل ابن ابی الحقیق کے بھیجا تھا رافع بن سہل بن رافع بن عدی بن زید
بن امیہ بن زید انصاری حلیف بنی غنم بن عمرو بن عوف بن خزرج کے بدر مین انکے حاضر ہونے مین اختلاف ہی احد اور اوسکی مابعد کی لڑائیون مین ہمرکاب
رسالت مآب کے حاضر رہے ہین حاجب بن یزید اشہلی بعضے کہتے ہین کہ وہ بنی زعورا بن جشم بن الاوس مین سے تھے اور بعضے انکو از شنوءہ مین سے
کہتے ہین لیکن بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے سہل بن عدی تمیمی حلیف بنی عبدالاشہل کے بدر مین حاضر رہے مالک بن اوس بن عتیک اوسی احد اور
اسکی پچھلی جنگاہون مین حاضر تھے عمیر بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر احد مین اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے بھائی ہین مالک
بن اوس کے طلیب بن عتبہ بنی جحجبا کے احد مین حاضر تھے موسی بن عقبہ نے انکا نام طلیحہ تصغیر سے ذکر کیا ہی رباح مولی حارث بن عامر انصاری کے
عتبہ بن مدی عجلانی انکے شہید ہونے مین اختلاف ہی جزء بن مالک بن عامر جحجبی انکے نام کو بعض جزء زاء سے اور راے مہملہ سے کہتے ہین اور بعضے فتح
جیم اور زاے ہوز سے اور بعضے راے کے بعد ہمزہ بھی زیادہ کرتے ہین احد مین حاضر تھے ورقہ بن ایاس بن عمرو خزرجی اور بعضے انکو ودفہ دال مہملہ اور فا کے
ساتھہ لکہتے ہین بدر اور تمام لڑائیون مین حاضر رہے ہین جزء کل بن عباس بن عامر بن ثابت انصاری اوسی عامر بن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک
بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری بشر بن عبداللہ خزرجی بعضے انکو بشیر تصغیر سے کہتے ہین کلیب بن تمیم بن بشر حلیف بنی حارث بن خزرج کے
احد اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے عبداللہ بن عتبان ابو ایاس بن ودفہ بنی سالم بن عوف بن خزرج سے انکے باپ کا نام بعضے حا سے اور
بعضے قاف سے کہتے ہین اسید بضم ہمزہ تصغیر کے ساتھہ بن یربوع بن بدی خزرجی ساعدی ہین سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ
بن خزرج بن ساعدہ احد اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے اور بعضے انکے باپ کا نام جاریہ جیم اور یاے تحتانیہ سے کہتے ہین سہل بن حمان بن مالک حلیف بنی ساعدہ
کے احد اور اوسکے بعد کی سب لڑائیون مین حاضر رہے اور بعضے انکے باپ کا نام حماز کی جگہہ حمان کہتے ہین حا مکسور اور آخر مین نون سے اور بعضے
حمار حا اور راے مہملہ سے بعضے خشنی بسکون حاے مہملہ اور شین معجمہ سے ابن حمیر بضم حاے مہملہ اور تشدید یاے تحتانیہ سے انکا نام آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن عبدالرحمن
رکہا یمامہ کے دن شہید ہوئے پہر انکا کچھ نشان نملا معلوم نہین کہ کیا ہوئے خشنی جب اسلام لائے تہے تو دعا کی تہی کہ اے اللہ تعالی مین ایسی جگہہ
شہید ہون کہ مجکو کوئی نجانے سو انکی دعا قبول ہوئی اور بعد شہادت کے انکا پتا نملا سلمہ بن مسعود بن سنان انصاری بن غنم بن کعب سے ہین اور
بعضے انکو مسعود بن سنان کہتے ہین ضمرہ بن عیاش [illegible] انصاری حلیف بنی سواد کے احد مین حاضر تھے عبداللہ بن انیس انصاری ابو حبہ بن غزیہ
بن عمرو بنی ثعلبہ بن خنسا خزرجی نجاری اور طبری نے انکا نام زید کو سا ہی احد مین حاضر تھے اور ان لوگون کے سوا اور بہت لوگ بھی
شہید ہوئے ہین خلیفہ بن خیاط نے لکہا ہی سب اصحاب مہاجرین و انصار کے جو یمامہ مین شہید ہوئے ہین اٹھاون شخص تھے باقی صحابہ اور
تو سون کے تھے اور بعضے کہتے ہین انصار کے ستر مرد اور مہاجرین کے پچیس مرد شہید ہوئے

قصہ بحرین کے مرتدون کا

بحرین کا حاکم جو منذر بن ساوی عبدی تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پاس علاء بن حضرمی کو واسطے دعوت اسلام کے بھیجا تو منذر نے اسلام قبول کیا اور وہان اسلام کو خوب شہرت دی اور عدل و انصاف بخوبی کیا کرتا تھا بعد چند روز کے آپ کی وفات سے اسکا بھی انتقال ہوا تب وہان کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے اگر آنحضرت نبی ہوتے تو نہ مرتے سوا قریہ جواثا نام کے سب دیہات والے مرتد ہو گئے اور بعضے ملکر جواثا والون کو محاصرہ کر کے اونکا غلہ بند کیا جواثا والون پر نہایت تکلیف ہونے لگی چنانچہ عبداللہ بن حذف کلابی نے چند بیتین اپنی قوم کی تکلیف مین کہی ہین **اشعار**

أَلَا أَبْلِغْ أَبَا بَكْرٍ رَسُوْلًا	وَفِتْيَانَ الْمَدِيْنَةِ أَجْمَعِيْنَا
فَهَلْ لَكُمْ إِلَى قَوْمٍ كِرَامٍ	قُعُوْدٍ فِيْ جَوَاثَا مُحْصَرِيْنَا
كَأَنَّ دِمَاءَهُمْ فِيْ كُلِّ فَجٍّ	دِمَاءُ الْبُدْنِ تَغْشَى النَّاظِرِيْنَا
تَوَكَّلْنَا عَلَى الرَّحْمٰنِ إِنَّا	وَجَدْنَا الصَّبْرَ لِلْمُتَوَكِّلِيْنَا

یعنی خبردار ہو پہنچا ابو بکر کو ایلچی اور سارے جوانان مدینے کو بہ تحقیق کیا ہی واسطے تمہارے طرف قوم بزرگ کے جو بیٹھنے والی ہی جواثا مین محاصرے مین گویا خون اونکے بہتے ہین راستون مین مانند خون اونٹون فربہ کے ڈھانکتے ہین دیکھنے والون کو بھروسا کیا ہمنے خدا پر پایا ہمنے صبر واسطے متوکلون کے اور اہل جواثا کا اسلام پر ثابت رہنا اس باعث سے تھا کہ جارود بن معلی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر گئے تھے اونھون نے ان لوگون مین بعد حمد کے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا ای جماعت عبد القیس کی مین تم سے ایک بات پوچھتا ہون اسکا جواب دو اون کی قوم نے کہا وہ کیا بات ہی جارود نے کہا اللہ تعالی نے پہلے آنحضرت سے بھی رسولون کو بھیجا تھا یا نہین سبھون نے کہا ہان بھیجا تھا جارود نے کہا تم نے اونکو دیکھا تھا یا فقط اونکے نام سنے تھے اونھون نے کہا ہمنے نام سنے تھے پوچھا وہ کیا ہو گئے اونھون نے کہا وہ مر گئے جارود نے کہا جس طرح وہ مر گئے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وفات پائی اور مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور محمد اللہ تعالی کے رسول ہین اونھون نے کہا ہم سب بھی گواہی دیتے ہین اور تم ہمارے سردار اور ہم سب سے افضل ہو پھر سب اسلام پر مضبوط اور ثابت ہو گئے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انکی تکلیفون کی خبر پہنچی تو انکی تائید کے واسطے علاء بن حضرمی کو فوج دے کر روانہ کیا جب وہ بحرین کے قریب پہونچے تو ثمامہ بن اثال اپنی ایک بڑی جماعت لیکر مسلمانون کے شریک ہوا اور اوس نواح کے باقی لوگ جو اسلام پر ثابت رہے تھے وہ بھی آکر لشکر علاء مین داخل ہو گئے علاء نے اون لوگون کا بہت اکرام و احترام کیا

بیان حضرت علاء بن حضرمی کی کرامتون کا جو اس واقعے مین ظاہر ہوئین

علاء بن حضرمی بہت بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور بڑے عالم اور مستجاب الدعوات جب یہ اس جنگ کے واسطے آئے تو ایک مقام پر اونھون نے ڈیرا کیا لوگون نے زمین پر قرار نہین پایا اور اونٹون پر سے کچھ اسباب نہین اوتارا تھا کہ اونٹ تمام لشکر کے بھاگ گئے سوا اوس اسباب کے جو لوگون کے بدن پر تھا کچھ سامان کھانے پینے کا اور ڈیرہ اور اسباب نہ رہا شب کا وقت تھا اونٹون کو نہ پکڑ سکے لشکر مین اسقدر پریشانی اور حیرانی ہوئی کہ کہی نہین جاتی سب کو یقین ہوا کہ ہم اب آپ سے کھانا پانی مر جاوینگے ایک دوسرے کو وصیتین کرنے لگے علاء نے لوگون مین منادی کرا دی کہ سب میرے پاس جمع ہون جب تمام لوگ انکے پاس آئے علاء نے کہا ای لوگو کیا تم مسلمان نہین ہو اور کیا اللہ تعالی کی راہ مین نہین نکلے ہو کیا تم اللہ تعالی کے انصار نہین ہو سبھون نے جواب دیا کہ یقین ہین علاء نے کہا اب تم خوش رہو قسم ہی مجھے اللہ کی جو حال پر ہو گا اوسکو اللہ تعالی کبھی تنہا اور ناامید نہ کریگا غرض صبح صادق ہوئی اور نماز فجر کی اذان ہوئی تھی علاء نے نماز جماعت پڑھا کر دو زانو بیٹھے اور ہاتھ واسطے دعا کے اوٹھائے اور دعا کرتے رہے یہان تک کہ آفتاب طلوع ہوا جب ہی پار بار علاء نے اپنے مالک سے دعا مانگی تو اوسنے پاس سے اللہ تعالی نے ایک پانی کا چشمہ بہت صاف و شیرین جاری کر دیا علاء اور تمام اہل لشکر نے وہان جا کے پانی پیا اور وضو و غسل کیا ہنوز آفتاب بلند نہین ہوا تھا کہ اسی حال مین تمام اونٹ بھاگے ہوئے مع اسباب چارون طرف سے آئے اور بیٹھ گئے سب اسباب جیسے تھے

ذرہ بھی کم نہوا تھا پھر سب نے اونٹون کو دودو بار پانی پلایا اس کرامت کو سب دیکھکر اسلام پر قوی زائد ہوئے پھر انکا لشکر مرتدون کے لشکر سے جاکر قریب اوترا اور کفار بھی بڑی جماعت سے آئے شب کو مسلمانون نے پہرے چوکی سے گذاری جب صبح قریب ہوئی مرتدون کے لشکر سے آواز آنے لگی علاء بن حضرمی نے کہا کوئی شخص جلد جاکر دریافت کرے کہ یہ شور وغوغا انکے لشکر مین کس باعث سے ہی عبداللہ بن خلف نے وہان جاکے دیکھا تو تمام لوگ شراب پی کے مست ہورہے تھے وہان سے جلد آکر علاء کو خبر دی علاء اوسی وقت لشکر لیکر اونپر گئے اور بہتون کو قتل کیا کم لوگ بچے سو وہ بھاگ گئے پھر اونکا تمام مال و اسباب مسلمانون کے ہاتھ آیا اور اوس قوم کا سردار جو حطم بن ضبیعہ تھا مسلمانون کو دیکھکر گھبرایا بھاگنے کے واسطے گھوڑے پر سوار ہوتا تھا کہ رکاب ٹوٹ پڑی اوسنے لوگون کو پکارا کہ کوئی میری رکاب باندھ جاؤ ایک مسلمان نے وہان پہونچکر کہا تو پانون اوٹھا تا مین رکاب باندھون اوسنے جو ہین پانون اوٹھایا مسلمان نے اوسکے تلوار مار کر پانون کاٹ دیا حطم نے کہا مجکو پورا قتل کردے مسلمان نے کہا مین تجکو قتل نکرونگا پھر وہ گھوڑے سے گر پڑا جو شخص اوسپر سے گذرتا تو وہ اوس سے کہتا کہ مجھے قتل کرو لیکن کوئی نہ مارتا آخر قیس بن عاصم اوسپر گذرے اونسے بھی حطم نے یہی سوال کیا قیس نے اوسکو مار ڈالا پھر دیکھا کہ اوسکا پانون کٹا ہوا ہی قیس بہت نادم ہوکے بولے اگر مجکو کٹا ہونا اسکے پانون کا معلوم ہوتا تو مین ہرگز اسکو قتل نکرتا تا وہ اسی تکلیف مین مرتا پھر مسلمانون نے بھاگنے والون کا تعاقب کیا جو ملتا اوسکو مارتے غرض جو بچے وہ کشتیون پر سوار ہوکر موضع دارین کو چلے گئے علاء نے بعد تقسیم غنیمت لوگون سے کہا کہ یاران بھاگے ہوؤن کو دارین مین [illegible] لشکر اسلام علاء کے ساتھ دارین کی طرف چلا جب مسلمان دریا کے کنارے پہنچے تو دیکھا دریا کا پاٹ بڑا ہی اور پانی عمیق بہت زور سے بہتا ہی فکر کی کہ اگر اب ہم کشتیون پر سوار ہوکر جاوین تو دیر ہوگی اور کفار بھاگ جاوینگے تب علاء نے اپنا گھوڑا پانی مین ڈالا اور یہ پڑھنے لگے

یا رحمٰن یا رحیم یا کریم یا احد یا صمد یا محیی یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت یا ربنا انا عبیدک وفی سبیلک اجعل لنا السبیل الیہم

یعنی ای بڑے بخشنے والے ای بڑے مہربان ای بزرگ ای یکتا ای پاک ای زندہ کرنے والے ای زندہ ای ہمیشہ کوئی معبود نہین سوا تیرے ای رب ہمارے ہم تیرے بندے ہین اور تیری راہ مین ہین کر ہمارے لیے راہ اونکی طرف اور لشکر والون کو تاکید کی کہ تم بھی یہی دعا کرو سب لوگ یہی دعا پڑھتے ہوئے دریا مین چلے غرض جانورون کے کھرون تک پانی بڑے دریا کا نہ آیا گویا ہموار زمین پر چلتے تھے اور اونٹون کے کھر بھی نہ ڈوبے کشتی کے جانے والون کو ایک دن رات کی وہ مسافت تھی مسلمان اوسکو پیادہ تھوڑی دیر مین قطع کرکے اور وہان کے تمام دشمنون کو مار کے اونکے عورت بچے بال بچے پکڑکر غنیمت مین لے لئے اور اسی طرح اس کنارے پر پھر لوٹ آئے اور یہ آنا جانا اور سب کام ایک ہی روز مین واقع ہوا اور مسلمانون کی کوئی چیز دریا مین نگئی لیکن ایک شخص کے گھوڑے کا توبڑا گیا تھا سو علاء نے پانی مین خود جاکر لا دیا اور جب علاء کے آگے مال غنیمت تقسیم کیا تو ہر ایک سوار کو دو ہزار درم اور پیادے کو ایک ہزار درم حصہ ملا اور ان مسلمانون کے ساتھ موضع ہجر کا ایک راہب تھا وہ یہ کرامتین دیکھکر مسلمان ہوگیا اوس سے پوچھا تم کیون مسلمان ہوے اوسنے کہا کہ مین ڈرا کہ اگر مین ایمان نلاؤن تو مجکو اللہ تعالی مسخ کردیگا اور مینے سحر کو سنا کہ غیب سے یہ آواز آئی

اللّٰہم انت ارحم الراحمین لا الٰہ غیرک والبدیع لیس قبلک شیء والدائم غیر الغافل والذی لا یموت وخالق ما یری وما لا یری وکل یوم انت فی شأن وسعت اللّٰہم کل شیء علما

یعنی ای اللہ تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کوئی معبود سوا تیرے نہین اور تو نئی چیز پیدا کرنے والا ہی کوئی چیز پہلے تیرے نہین اور تو ہمیشہ ہی بغیر ہی غافل کا اور تو وہ ہی کہ مریگا نہین اور پیدا کرنے والا ہی دیکھی چیز اور بن دیکھی کا ہر روز تو ایک شان مین ہو وسیع ہی تو ای خدا ہر چیز پر از روئے علم کے پھر جان لیا مینے کہ فرشتون نے تمہاری مدد نہین کی ہی مگر اسواسطے کہ تم لوگ حق پر ہو القصہ علاء لشکر لیکر ہجر کو گئے وہان لوگ تھوڑے سے تھے تھوڑے اسلام لائے اور تھوڑون نے جزیہ دینا قبول کیا

بیان مرتد ہوجانے اہل عمان اور مہرہ اور باقی اہل یمن کا اور کیفیت اونکی لڑائی کی

جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ عمان اور مہرہ اور یمن کے لوگ مرتد ہوگئے تو انکی تنبیہ اور تادیب کو حذیفہ بن محصن حمیری اور عرفجہ البارقی اور زیاد بن لبید انصاری اور مہاجر بن ابی امیہ مخزومی کو روانہ کیا حذیفہ کو عمان پر اور عرفجہ کو مہرہ اور مہاجر کو یمن پر اور زیاد کو بھی وہین

بنی کندہ کے مرتدون پر اور حذیفہ اور عرفجہ کو تاکید کی کہ تم دونون اتفاق کرکے اول عمان پر جاؤ اور عکرمہ بن ابی جہل کو جو یمامہ پر گئے تھے اونکو خط لکھ بھیجا کہ
تمنے قبل آنے شرحبیل کے مسیلمہ سے کیون لڑائی شروع کی اب مین نہ تمکو دیکھونگا اور نہ تمہاری بات سنونگا مگر بعد تمہاری آزمایش کے اب تم حذیفہ بن محصن
اور عرفجہ البارقی کی کمک کے واسطے عمان کو جاؤ اور ہر شخص اپنے لشکر کا امیر ہے لیکن عمان مین جب تک تم ہو سب کا امیر حذیفہ ہے اور عمان سے
جب فراغت ہو تم سب ملکر مہرہ کو جاؤ اور وہان سے فراغت حاصل کرکے یمن کو اور حضرموت کو اور پھر وہان سے مہاجرین امیہ کے ہمراہ رہنا عمان اور
حضرموت اور یمن تک جسکو مرتد پاؤ اوسکو قتل کرو جب یہ فرمان حضرت خلیفہ کا عکرمہ کو پونہچا اونھون نے یمامہ سے کوچ کرکے اون تینون امیرون کے ساتھ
شریک ہوئے اور تینون ملکر عمان پر گئے عمان مین لقیط بن مالک ذوالتاج نے باغی ہوکر نبوت کا دعوی کیا تھا اور نادان لوگ اوسکے تابع ہوگئے تھے اور عمان پر
قابض ہوکے لشکر جمع کرلیا تھا فوج اسلام کے آنے کی خبر سنکر عمان کے پاس تخت مین جسکا نام شہر دبا تھا فوج لیکر آیا اور مسلمانون سے لڑائی پر مستعد ہوا
اور سب مال و اہل و عیال کو اپنی پشت پر رکھا تا لوگون کو قوت ہو اور ننگ و ناموس کے خیال سے خوب جنگ کرین اور پیچھے نہ ہٹین اس اثنا مین لشکر مسلمانون کا
موضع صحار مین آکر اوترا جب دونون لشکر مقابل ہوئے تو اونمین بڑی لڑائی واقع ہوئی قریب تھا کہ سختی سے اوس لڑائی کی لشکر اسلام کو شکست ہو
لیکن اللہ تعالی نے مسلمانون کے حال پر مہربانی کی بنی ناجیہ اور عبد القیس کے امرا اپنی قوم کو لیکر آئے اور مسلمانون کے عین جنگ مین مددگار ہوئے
اور مسلمانون کو فتح و نصرت ہوئی کفار بھاگے غرض مسلمانون نے اونکا پیچھا کرکے دس ہزار آدمیون کو قتل کیا اور زن و فرزند اونکے مع مال و اسباب لوٹ
مین لے آئے اور لقیط بن مالک کو مارڈالا پھر اوس غنیمت کا خمس حضرت صدیق رضی اللہ کے پاس عرفجہ کے ساتھ روانہ کرکے باقی مال لشکریون مین تقسیم کیا
بعد اسکے عکرمہ لوگون کو لیکر موضع مہرہ پر گئے وہان کے لوگ دو فریق ہوگئے تھے بڑی جماعت پر اونکی سردار مصبح محاربی تھا اور دوسری جماعت پر امیر
شخریت تھا اور اون دونون مین مخالفت تھی عکرمہ نے جاکر شخریت کو دعوت اسلام کی وہ اور اوسکے تابع لوگ اسلام لے آئے اور داخل لشکر اسلام مین ہوئے
اونسے مسلمانون کو قوت بڑھی لیکن مصبح اپنی سرکشی پر رہا پھر اوسکے لشکر اور مسلمانون کے لشکر مین بڑی لڑائی ہوئی موضع دبا کی جنگ سے یہ جنگ زیادہ سخت
واقع ہوئی آخر اللہ تعالی نے مسلمانون کو فتح دی مصبح اور اوسکی جماعت کے لوگ بہت مارے گئے اور بہت غنیمت ہاتھ لگی فقط اچھے عربی گھوڑے دو ہزار تھے
پھر عکرمہ نے خمس اوس غنیمت کا حضرت صدیق کے پاس شخریت کے ہمراہ روانہ کیا اور یمن کی کیفیت یہ ہے کہ اسود عنسی کے قتل کے بعد قیس بن مکشوح آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر وفات سنکر مرتد ہوگیا اور بہت لوگون کو اپنے ساتھ جمع کیا اور فیروز دیلمی اور دادویہ کے مارنے کے درپے ہوکے ایک روز کھانا طیار کرکے
دادویہ کی دعوت کی اور اوسکے آتے ہی اوسکو مارڈالا اور بعد اوسکے فیروز کو بھی طلب کیا فیروز طیار ہوکر نکلا اثنا راہ مین تھا کہ ایک عورت اپنے ساتھ والی سے
کہتی تھی کہ یہ شخص بھی دادویہ کی طرح مارا جاویگا فیروز یہ اوسکی بات سنکر راستہ سے پھر گیا اور اپنی ماں کے قرابتی الون کے پاس جاکر پناہ لی قیس نے فیروز اور
دادویہ کے لوگون کو اور ابنا کو یمن سے جلاوطن کیا تھوڑون کو خشکی کی طرف بھیجا اور تھوڑون کو دریا پر روانہ کیا حضرت صدیق نے یہ حال سنکر یمن کے
امرا اور رؤسا کو لکھ بھیجا کہ تم سب فیروز دیلمی اور ابنا کے ہمراہ شریک ہوکر قیس بن مکشوح کی تنبیہ کرو مین پیچھے سے تمہاری کمک جلدی روانہ کرتا ہون جب بہت
سست ہونا پھر مہاجر بن امیہ مخزومی کو یمن کی طرف روانہ کیا پھر وہان کے مسلمان فیروز کے شریک ہوکے سب تابع خلیفہ کے ہوگئے اور عقیل اور عکرمہ قیس کے بھی بہت
لوگ فیروز کے تابع ہوگئے جب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور مسلمانون کی ثابت قدمی لڑائی مین دیکھی تو قیس کے لوگ بھاگے اور قیس بن مکشوح مسلمانون کے
ہاتھ مین اسیر ہوا عمرو بن معدیکرب جو مرتد ہوکر اسود عنسی کے ساتھ ہوگئے تھے وہ بھی اس لڑائی مین پکڑے گئے فیروز نے ان دونون کو مہاجر بن ابی امیہ کے
ہمراہ کرکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مدینہ روانہ کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو سرزنش کی پھر یہ دونون بہت معذرت کرکے مسلمان ہوئے
اور زیاد بن لبید کو کندہ کے مرتدون کے قتل کے واسطے روانہ کیا زیاد نے اونپر شبخون مارکے اونکے چار سردارون کو کہ بادشاہ تھے اور ... اور ... کو
قتل کیا غرض ایک سال کے عرصے مین تمام جزیرۂ عرب مرتدون سے خالی ہوگیا اور اوسمین کوئی ایسا نرہا کہ حضرت صدیق سے سرکشی کرسکے گو سب لوگ
موافق تھے اور جزیہ دینے والے تھے غرض ان سب لڑائیون مین مرتدون کے پچاس ہزار سے زیادہ کہا جاسکے لیکے ... حقیقت اللہ تعالی کی

حکمت تھی کہ باعث تائید دین کی ہوئی کیونکہ اسمین مال غنیمت کا بہت سا ہاتھ لگا کہ اوس سے مسلمانون کو قوت ہوئی اور کسری اور قیصر سے جنگ کرنے کا سامان مہیا ہوا اور یہ لڑائیان سنہ گیارہ ہجری کے آخر اور سنہ بارہ کے اوائل مین واقع ہوئین ✣ ✣ ✣ ✣

وفات حضرت فاطمہ علیہا السلام اور ام ایمن کی

اور اسی سال مین بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ مہینے تک زندہ رہین اور اولاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آپ کی وفات کے بعد زندہ تھین وہ یہی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا تھین اور آپکی صاحبزادیون مین سے یہ سب سے چھوٹی تھین بعد ہجرت کے آپ نے انکا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کر دیا تھا اور یہ نکاح بعد غزوۂ بدر او قبل جنگ احد سے واقع ہوا تھا اور بعضے جنگ بدر کے قبل محرم کے مہینے مین شروع اس نکاح کا کہتے ہین اوس وقت حضرت خاتون جنت کی عمر پندرہ برس پانچ مہینے کی تھی اور حضرت علی مرتضی اونسے چھ سال بڑے تھے اور انکے مہر مین ایک زرہ قیمت چار سو درم کی دی گئی تھی اور حسن اور حسین اور محسن اور ام کلثوم اور زینب انسے پیدا ہوئین محسن نے صغر سن مین وفات پائی اور آنحضرت نے خاتون جنت کے جہیز مین ایک فرش کمل کا اور تکیہ چمڑے کا جسکے اندر خرمے کی چھال بھری تھی اور ایک مشک اور دو گھڑے دیے تھے اور حضرت علی نے بیوی فاطمہ کی حیات تک اور کسی عورت سے نکاح نکیا حضرت خاتون کی وفات رمضان کی تیسری تاریخ سہ شنبے کی شب کو ہوئی اور حضرت خاتون کی وصیت کے موافق راتہی کو حضرت علی نے نماز پڑھ کر دفن کر دیا حضرت خاتون کی عمر ستائیس برس کی تھی اور جنت البقیع مین مدفون ہوئین مناقب اور فضیلتین انکی بہت سی ہین اختصار کے واسطے جتنے یہان انکو ذکر نہین کیا غرض یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی تھین اور جنت کی عورتون کا سید ہونا انکے واسطے فخر ہونا کافی ہی اور اسی سال مین ام ایمن کہ نام انکا برکہ بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصین بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان کنیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھین انکی بھی وفات ہوئی اور حقیقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد یا والدہ کی چھوکری تھین پھر حضرت کو ملین اور انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن مین کھلایا اور پرورش کیا ہی حضرت نے انکو آزاد کر دیا تھا اور عبید کے ساتھ انکا نکاح کر دیا تھا ان عبید سے ایمن پیدا ہوئی کہ انھین کے نام پر انکی کنیت ام ایمن ہوئی پھر بعد عبید کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح زید بن حارثہ کے ساتھ جو حضرت کے متبنی تھے کر دیا تھا اونسے اسامہ پیدا ہوئے اور ام ایمن نے حبش کی طرف دونون ہجرتین کی تھین پھر مدینے مین ہجرت کر کے آئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی ملاقات کو انکے گھر تشریف لیجایا کرتے تھے اور فرماتے میری مان کے بعد یہی میری مان ہی اور حضرت صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی انکی ملاقات کو انکے گھر جایا کرتے تھے اور ام ایمن بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ یا چھ مہینے زندہ رہین پھر وفات کی اور اسی سال مین عبد اللہ بن ابی بکر صدیق کی وفات ہوئی یہ قدیم الاسلام تھے اور جنگ طائف مین ہمرکاب حضرت رسالتمآب تھے ابو محجن ثقفی نے انکے ایک تیر مارا پھر وہ زخم تو اچھا ہو گیا لیکن انھون نے اوسی کی تکلیف سے دبلے ہو کر بہت بیماریان اوٹھائین اور شوال کے مہینے مین انتقال کیا

بیان روانگی خالد کا عراق کی طرف اور غالب آنا فارسیون پر

جب مدت ایک سال مین حضرت صدیق کے امرا اور لشکرون نے تمام جزیرۂ عرب مین دین کے قواعد اور احکام کو مضبوط اور اسلام کو تازہ کر دیا اور تمام ملک عرب آپکا تابع ہو گیا تو بہ بند وبست وہان کے لشکر اسلام کو واسطے جنگ اہل عجم کے عراق کی جانب روانہ کیا اور خالد کو واسطے جانے عراق کے نامہ دلا لکھا ابو سعید خدری کے ہمراہ بھیجا چنانچہ اوپر اسکا ذکر ہو چکا ہی القصہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے امیر خالد کو لکھ بھیجا کہ تم اپنا لشکر لیکر عراق کی طرف جاؤ وہان سے شہر ابلہ کو جسکو فرج الہند بھی کہتے ہین جانا اور وہان کے لوگون سے موافقت کر کے طرف وحدانیت الہی اور رسالت نبوت پناہی کے دعوت کرنا اگر اسلام نہ قبول کرین تو اونپر جزیہ رکھنا اگر یہ بھی قبول نکرین تو اونسے خدا تعالی کے واسطے جنگ کرنا اور اپنے ہمراہی لوگون کو ساتھ لیجانے مین زور دینا بلکہ جو خوشی سے جاوین انکو لیجانا اور جن لوگون نے بعد مرتد ہونے کے اسلام دوبارہ قبول کیا ہی اونکو اپنی مدد کے واسطے مت لیجانا اور جس امیر سے تمہارا اتفاق ہو اوسکو اپنے ہمراہ لیجانا غرض امیر خالد محرم کے مہینے مین یمامہ سے نکلکر عراق کو سیدھے روانہ ہوئے اور یہی صحیح ہی لیکن

بعضوں نے کہا ہے کہ یمامہ سے مدینے کو آئے پھر وہان سے عراق کو براہ بصرہ روانہ ہوئے جب بصرے کو پہونچے تو قطبہ بن قتادہ کو وہان نائب کیا اور نواح کوفہ مین مثنی بن حارثہ شیبانی کو رکھا اور حضرت صدیق نے پیچھے سے بہت لشکر انکی مدد کو بھیجے اور جب خالد وہان کے ضلع مین اوترے تو حاکم اوس سرزمین کا کسری کی طرف سے جو ابن صلوبا تھا اوسنے بہت سے کفار کو جمع کر کے جنگ پر مستعد ہوا آخر کار لڑائی مین خالد کے لشکر سے شکست کھا کر بھاگا اور رجب کے مہینے مین کروڑ درم یا کروڑ دینار پر صلح کی اور موضع انقیا اور بانیسیا اور کلسنی وغیرہ قریات مسلمانون کے تصرف مین آئے پھر وہان سے خالد حیرہ کی طرف گئے وہان کا حاکم قبیصہ بن ایاس طائی تھا کہ کسری نے بعد وفات نعمان بن منذر کے وہان کی نظامت اوسکو دی تھی جب پہنچے کہا ہم کو تمسے نہین لڑتے اپنے دین پر رہینگے اور جزیہ ادا کرینگے خالد نے اونسے نوے ہزار درم پر صلح کی اور یہ اول جزیہ تھا کہ دیار عجم سے حضرت صدیق رضی کے پاس آیا اور حیرہ مین ایک اور سردار کسری کی طرف سے عمرو بن عبدالمسیح بن حیان بن بقیلہ رہا کرتا تھا اور یہ نصرانی عرب سے تھا خالد نے اوسکو بھی اسلام کی دعوت کی اور کہا مسلمان ہو ورنہ لڑائی پر طیار رہو عمرو نے دو لاکھ نوے ہزار درم پر صلح کی بعد اسکے حضرت خالد نے کسری اور اوسکے امرا کو نامہ لکھا اور مدائن کو روانہ کیا مضمون اوسکا یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے مرزبان کو جو کوئی تابع ہدا کا ہوا اوسپر سلام ہے اما بعد حمد ہے اوس خدا کو جسنے تمہاری جماعتون کو توڑا اور تمسے ملک چھین لیا اور تمہاری عداوت کو بے زور کیا اور جو کوئی ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف مونہہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے تو وہ مسلمان ہے اوسکے لیے وہ حکم ہے جو ہمکو ہے اور اوسپر وہ لازم ہے جو ہمپر لازم ہے اور میرا یہ خط جب تمکو پہونچے تو تمکو چاہیے کہ جزیہ میری طرف بھیجو تو تمکو ہمارا ذمہ ہے ورنہ تمہارے لئے کو ایسی ایک قوم بھیجونگا کہ وہ زندگی سے موت کو زیادہ دوست رکھتی ہے فقط جب اس خط کے مضمون سے مطلع ہوئے تو تعجب کرنے لگے سیف بن عمر سے روایت ہے کہ خالد نے ہمراہ اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کیے اور ہر ایک کو علاوہ راہ سے بھیجا اونمین سے ایک جماعت کو ہمراہ مثنی بن حارثہ کے بھیجا اور اونکے راہ بتانے کو ایک شخص ظفر بن [illegible] کو مقرر کیا پھر دو روز کے بعد دوسری جماعت ہمراہ عدی بن حاتم کے روانہ کی انکے راہبر مالک بن عباد تھے اور بعد ایک روز کے عاصم بن عمرو کو ساتھ تیسری جماعت کے رخصت کیا انکے راہبر سالم بن نصر تھے اور ان تینون سردارون کو تاکید کر دی کہ موضع حفیر مین جمع ہون [illegible] اور فرج الذہب بھی کہتے ہین کہ نام تھا یہ سب شہر ابلہ کے جمع ہونا پھر خالد خود مع تمام لشکر کے اوس طرف کو روانہ ہوئے اور راہبر انکے رافع تھے اون دنون حاکم ابلہ کسری کی طرف سے ہرمز تھا بڑی شوکت و قوت والا بری و بحری والون سے جنگ کیا کرتا اور بہت سخت و شریر تھا خالد نے جب اوسکو خط لکھا تو اوسنے وہ خط کسری اردشیر کے پاس بھیجدیا اور عرب سے لڑنے کو بڑا لشکر جمع کیا بر [illegible] قباد کو اور [illegible] انوشجان کو مقرر کیا یہ دونون سردار بادشاہی خاندان کے تھے اونھون نے واسطے نہ بھاگنے اپنے اہل لشکر کے زنجیرون سے آپسمین ایک دوسرے کو باندھ دیا مسلمانون نے اوس سے فال لی اور کہا یہ [illegible] مسلمانو کی تمام جمعیت وہان اوسوقت اٹھارہ ہزار کی تھی دشمن لشکر کے مقابل مین جا کر اوترے وہان پانی نہ تھا لوگون نے خالد سے تشنگی کی شکایت کی خالد نے کہا تم اپنے دشمنون کو مار کر بھگا دو اور پانی پر چل پڑو دونون لشکرون مین جو [illegible] انکو اللہ تعالی پانی دیگا [illegible] اسلام اپنے گھوڑون سے اوترنے نپائے تھے کہ اللہ تعالی نے خوب مینہ برسایا [illegible] تمام [illegible] مسلمانون کو خوشی ہوئی جب میدان مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا تو پہلے خود ہرمز پیادہ بغرور شجاعت [illegible] میدان مین آیا اور اپنے مقابل کو طلب کیا لشکر اسلام سے [illegible] خالد نے اوسکی [illegible] دیکھکر صبر نکر سکے خود بھی پیادہ صف سے اوسکی طرف نکلے اور آپس مین [illegible] ہرمز کی فوج اپنے سردار کو گرفتار دیکھکر اوسکی رہائی کے واسطے خالد پر حملہ کیا لیکن خالد [illegible] ہرمز کی فوج کے مقابلے پر آئے اور اونکو خالد کی طرف سے ہٹا دیا [illegible] ہرمز خالد کے ہاتھ سے مارا گیا اوسوقت فارس کے لشکر کو شکست [illegible] لیکن وہ زنجیر والے خوب نہ بھاگ سکے مسلمانون نے تعاقب کر کے غروب آفتاب تک اونکو قتل کیا اور تمام اسباب وغیرہ جو ہزار اونٹ کا بوجھ تھا مسلمانون کو غنیمت مین ملا اور فارسی تیس ہزار مسلمانون کی تلوارون سے مارے گئے اور بہت لوگ دریا مین ڈوب [illegible]

وہ اوسمین ڈوب کر مرے اور قباد اور انوشجان بھاگ گئے خالد نے فوج اسلام کو حکم کیا کہ اب یہان سے اسی وقت کوچ کرنا مناسب ہے لشکر وہان سے کوچ کر کے بصرے مین اب جہان بڑا پل ہے وہان آپڑے اور فتحنامہ اس جنگ کا اور خمس مال غنیمت حضرت صدیق رضہ کی خدمت مین زرین کلیب کے ہمراہ روانہ کیا اور ہرمز کا تاج اور ایک ہاتھی بھی مدینے مین بھیجا جب مدینہ منورہ کی عورتون نے ہاتھی کو دیکھا تو کمال تعجب سے کہنے لگین کہ کیا اللہ تعالی نے اس جانور کو اسی طرح پیدا کیا ہے یا بنایا ہوا ہے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس ہاتھی کو اونھین زرین کے ساتھ خالد کے پاس بھیجدیا اور ہرمز کے بدن کا سب سامان خالد کو عنایت کیا اوسکی کلاہ پر ایک لاکھ روپے کے جواہر لگے تھے عجم کی یہ عادت تھی کہ جسقدر منصب بڑا ہوتا اوسی قدر جواہر کلاہ پر لگاتے ہرمز کا منصب بہت بڑا ہونے سے جواہر بھی اوسکی کلاہ پر بہت تھے غرض خالد نے بعد اقامت اوس پل پر اپنے امرا کو فوج دے کر اطراف وجوانب مین روانہ کیا اور بہت قلعے صلح وجنگ سے لیے اور بہت سامان غنیمت حاصل کیا خالد فقط فارس کے لڑنے والے لوگون کو قتل کرتے تھے اور مزارعین اور اونکے اہل وعیال جو جنگ نکرتے اونسے متعرض نہوتے اس امر سے عجم کی بہت سی رعایا مسلمانون کے تابع ہو گئی ❊ ❊

بیان موضع مدارا کی لڑائی کا

بعد اسکے ماہ صفر مین مدارا کی لڑائی واقع ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ جب ہرمز نے خالد کا خط اور لشکر اسلام کے آنے کی کیفیت لکھکر اردشیر کے پاس بھیجی تھی تو اردشیر نے بعد اوسکی اطلاع کے اپنے ایک سردار قارن بن قرباش کو عمدہ فوج دے کر ہرمز کی اعانت اور مدد کو روانہ کیا تھا لیکن قبل آنے اس مدد کے ہرمز مارا گیا اور لشکر فارس کو شکست ہوئی اوس لشکر کے بچے ہوئے مع قارن بن قرباش جمع ہو کر پھر خالد سے لڑنے کو آمادہ ہوئے خالد جب اس امر سے مطلع ہوئے تو اپنے بہادرون کو لیکر اونکے مقابلے کو روانہ ہوئے اور قارن نے قباد اور انوشجان کو اپنی برنغار اور جرنغار پر مقرر کر کے خالد کے مقابلے کو باہر آیا اور موضع مدارا مین یہ دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابلے مین اوترے دوسرے دن جب آفتاب نکلا تو دونون لشکرون نے میدان مین آکے صفین آراستہ کین اہل عجم اپنے غرور وتکبر سے زر وجواہر مین غرق پہاڑ کے مانند آکر کھڑے ہوئے اور دونون طرف کے دلاور نکل کر میدان مین تیغ آزمائی کرنے لگے اور بہادرون کی تلوارون نے سرافشانی شروع کی اوس دن مسلمانون نے ایسی ثبات قدمی اور شجاعت سے جنگ کی کہ کارنامۂ رستم واسفندیار پر خط ناکامی کھینچ دیا آخر الامر لشکر فارس کا سردار جو قارن تھا میدان مین آکر مبارز کا طلبگار ہوا اور قباد اور انوشجان اپنی ہمسری حاصل کرنے کو میدان مین نکل کر اپنے واسطے مقابل طلب کرنے لگے خالد مقابلے کے واسطے صف اسلام سے خود نکلے لیکن اسی عرصے مین لشکر اسلام کے اور دلاور سردارون نے سبقت کی اور پہلے خالد سے جاکر اونسے لڑنے لگے اس خیال سے کہ خدا نخواستہ اگر خالد شہید ہو جاوین تو لشکر کا انتظام بگڑ جاویگا غرض قارن کے مقابلے مین معقل بن اعشی اور قباد کے مقابلے مین عدی بن حاتم اور انوشجان کے مقابلے مین عاصم آئے اور باہم دیگر جنگ کرنے لگے آخر تینون پہلوان عجم کے شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے اور فوج فارس مین اونکے سردارون کے مارے جانے سے تہلکہ واقع ہوا جنگ مین ٹھہر نسکے سراسیمہ بھاگے اور تیس ہزار آدمی اونکے مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور بہت لوگ جان بچانے کو پانی مین گر کر بیجان ہوئے خالد مظفر ومنصور مدارا مین داخل ہوئے اور وہان اقامت کر کے غنیمت جمع کی اور مخالفون کے اہل وعیال جو ہاتھ لگے اونکو پکڑ لیا اور رعایا سے مصالحت کر کے اونکا باج گذار بنالیا اور سلب مقتولون کا قاتلون کو دیا اور خمس غنیمت مع فتحنامہ پاس حضرت صدیق کے سعید بن نعمان کے ہمراہ بھیجا اور باقی چار خمس کو سپاہ مین تقسیم کر دیا ان قیدیون مین حضرت حسن بصری کا باپ جسکا نام ابی الحسن تھا اور ابو زیاد غلام مغیرہ بن شعبہ کا پکڑے آئے تھے پھر امیر خالد نے لشکر پر سعید بن نعمان کو اور جزیہ لینے پر سوید بن مقرن کو مقرر کیا اور کہا تم جا کر حفیر کے پاس ہو تاکہ جو مال کہ آوے تمہارے پاس جمع ہو اور اونکے بعد اپنے جاسوسون کو اطراف ونواح مین روانہ کیا کہ دشمنون کے منتظر رہین اور اونکے حالات سے ہمکو مطلع کرین

ذکر جنگ ولیجہ اور لیّیس کا

اور اسی مہینے مین ولیجہ کی لڑائی واقع ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ جب اردشیر کو ہرمز کے قتل کی خبر پہونچی تو اپنے یہان کے ایک بڑے پہلوان نامی کو

جسکا نام اندرزغر جو جشنیون کی اولاد مین سے تھا اور شہر مدائن مین پیدا ہوا تھا بڑا لشکر دیکے مسلمانون کی طرف روانہ کیا اور اوسکی پشت پر ایک دوسرا
امیر جسکا نام بہمن جادویہ تھا روانہ کیا کہ اوسکا مددگار رہے یہ دونون لشکر آکر ولیجہ مین کہ نام ایک مقام کا ہی اوترے خالد نے ان دونون لشکرون کے آنیکی
خبر سنکر اپنے مقام پر ایک نائب کیا اور اوسکو ہوشیاری اور بیداری کی بہت تاکید کرکے خود مع لشکر دشمن کی طرف روانہ ہوئے جب ولیجہ مین پہنچے ایک دن
مقام کیا دوسرے روز طرفین سے ابتدا ہی صفوف کے لڑائی شروع ہوئی اور کشت و خون عام ہوا کثرت غبار سے دن مثل رات کے تاریک تھا
تلوارون کی چمک برق درخشان تھی چارون طرف نہرین خون کی جاری تھین لیکن ہر اراکی لڑائی سے یہ لڑائی سخت تر واقع ہوئی دونون لشکرون نے جانا
کہ اب ہمکو صبر و ثبات کی طاقت نہین اور خالد اس لڑائی مین خود بار بار میدان مین آتے اور مقابل لشکر عجم سے طلب کرتے پھر اوسکو قتل کرکے دار البوار
کی طرف بھیجتے یہان تک کہ اوس روز اونکے ہزار آدمیون کو قتل کیا اور اونکے کشتون سے تکیہ لگا کر ناشتا کیا اور پہلے اس لڑائی کے شروع ہونے سے
خالد نے اپنی دو جماعتون کو کمین گاہ مین چھپا دیا تھا وقت پر اونکے نکلنے سے خالد کو نہایت اضطراب و پریشانی ہوئی بارے اسی اضطراب مین تھے کہ کمین گاہ
کے لوگ دونون طرف سے آپہنچے لشکر فارس نے اونکو دیکھکر بے اختیار بھاگنا شروع کیا غرض پیچھے سے خالد کی فوج اور روبرو سے کمین گاہ کی
فوج نے اونکو درمیان مین گھیر لیا اور اونسے کوئی شخص باقی نہ رہا اور اونکی لاشون سے جنگل کشتون کی دعوت بخوبی پوری ہوئی خلاصہ کافرون کے
ستر ہزار آدمی مارے گئے اور اندرزغر بڑا پہلوان جو سپہ کا سردار تھا اپنی جان بچا کر بھاگا اور تشنگی سے آخر کار جنگل مین مر گیا خالد رضی اللہ عنہ نے
لوگون کو جمع کرکے خطبہ پڑھا اوسکا یہ مضمون تھا کہ اگر یارو دیکھو عجم کے شہرون مین غلہ کس کثرت سے ہی اور تمھارے ملکون مین تنگی اور قلت واللہ اگر جہاد
جسکی بنا اللہ کی راہ اور اسلام کی دعوت ہی نہوتا تو عقل کا مقتضا یہ تھا کہ ہمین انسے لڑنا اور انکے ملکون کا چھین لینا تا اونکی فراغت ہمکو حاصل ہو اور یہ بھوک
اور سختی ہمین اونکو چھوڑنا اس فراغت سے حاصل نہوتا سو اس کام مین اسلام کی دعوت اور اللہ کے لیے جہاد اور آخرت کی خوبیون کی طلب ہو تو اوسکے برابر
کوئی کام نہین القصہ خالد رضی اللہ عنہ نے جنگ سے فراغت پاکر غنیمت کا خمس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا باقی چار حصے لشکر مین تقسیم کیے
اور مزارعین اور فلاحین اور انکے اہل و عیال سے تعرض نکرا اور خراج مقرر کیا اور اسی مہینے مین الیس کی جنگ کی نوبت آئی چونکہ خالد نے ولیجہ کی جنگ مین
بکر بن وائل کے عرب جو نصاری تھے اور شریک لشکر عجم کے تھے اونکے اکثرون کو قتل کیا تھا سو اونکے تمام قبائل جمع ہوکر خالد سے اوسی لڑائی کے واسطے مستعد ہوے
عبد الاسود عجلی جو تمام اون قبیلون کا سردار تھا اور مسلمانون سے بڑی عداوت رکھتا تھا اور اوسکا ایک لڑکا بھی ولیجہ کی جنگ مین مارا گیا تھا سو اوسنے بھیجکر
اردشیر سے مدد چاہی اردشیر نے اونکی امداد کے واسطے جابان نامے اپنے سردار کے ساتھ ایک بڑا لشکر روانہ کیا مسلمانون کی فوج ایک بڑے مقام مین جسکا نام الیس تھا
جمع ہوے امیر خالد رضی اللہ عنہ اونکے جمع ہونے کی خبر سنکر اپنے دلاورون کو لیکر اونکی طرف چلے جب [illegible] مین پہنچے تو دیکھا کہ کفار دن نے ایک بڑے
دسترخوان پر کھانا چنا ہے اور کھانے کی طیاری کر رہے ہین [illegible] خالد کو دیکھا تو کسری کا سردار جابان بولا [illegible] اسوقت [illegible] کھانا
چھوڑ کر انکے مقابلے کو نکلیں [illegible] خالد رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible] اس فرصت مین خالد رضی اللہ عنہ اپنے لشکر [illegible]
مقابلے کو میدان مین آوین [illegible]
مقابلے مین آیا امیر خالد رضی اللہ عنہ نے اوس [illegible]
گھبراہٹ سے کھانا [illegible] مسلمانون سے [illegible]
خالد نے خدا تعالی کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

خالد نے چند آدمی مقرر کیے اون اسیرون کو نہر مین لیجا کر گردن مارین اور نہر کا پشتہ باندھکر دوسری طرف پانی پھیر دین چنانچہ تین روز تک مسلمانون نے
کفارون کو پکڑ پکڑ کر قتل کیا یہان تک کہ شمار اون مقتولون کا ستر ہزار ہوا اور بعضون کے قول سے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی عجم کے مارے گئے اور خون
بسبب جم جانے کے نہ بہا تب لوگون نے خالد سے کہا کہ خون نہ بہیگا جب تک اسپر پانی جاری نکروگے جب پانی بہاؤ گے تو تمہاری قسم ادا ہوگی تب پانی کو
اوسپر سے جاری کیا اور خون بہنے لگا اور وہی پانی سے پن چکی پھری اوس روز سے اوس نہر کا نام نہر الدم مشہور ہوا اور لڑائی سے فراغت حاصل
ہوئی پھر جو کھانا عجم کا پکا ہوا مسلمانون کے ہاتھ لگا اوسکو خوب کھایا اونکے دسترخوان پر روٹیون کے گرد بہت ہی سفید کلچے ہوئے تھے اعراب نے
اونکو کپڑون کے ٹکڑے سمجھا شہر کے لوگون نے کہا کہ تم جسکو رقیق العیش کہتے تھے وہ یہی ہے پھر اوس روز سے اوس قسم کی روٹیون کو رقاق کہنے لگے
سابق مین اونکو قرن کہتے تھے الغرض اوس جنگ مین بہت سی غنیمت ہاتھ آئی اور انعامات سے سوارون کے حصے مین فی نفر ڈیڑھ ہزار درم ملے پھر
خالد نے بردے اور مال خمس کو جندل عجلی کے ہمراہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین روانہ کیے حضرت خلیفہ نے فتح کی بشارت سنکر اون بردون
سے ایک لونڈی جندل کو عنایت کی اور حضرت صدیق نے فرمایا ای قریش تمہارے شیر نے شیرون کا شکار کیا خالد سا شخص پھر کوئی عورت نہ جنیگی القصہ
خالد نے کچھ دنون وہان ٹہر کر اطراف و نواح والون کی تنبیہ کی اللہ تعالی نے امیر خالد رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو اسلام کے لیے عزت اور کفار کے لیے ذلت
پیدا کیا تھا اتنی جنگون سے اونکو کچھ سستی اور ملال نہوا اور اونکی قوت اور شہامت روز بروز ترقی پذیر تھی پھر خالد وہان سے نکلکر موضع خورنق مین جا کے
اوترے اور اپنی فوجین اطراف و نواحی مین بھیجین اور حیرہ کے علاقے کے بہت سے قلعے صلح اور جنگ سے فتوح کیے اور عمر بن عبد المسیح بنی نفیلہ جو عرب
کے نصاری کا ناظم اور حاکم تھا واسطے حصول صلح کے خالد کے پاس آیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اوسکے پاس ایک تھیلی دیکھی تو اوس سے پوچھا اسمین
کیا ہے اوسنے کہا اگر میری قوم کی کچھ بے عزتی ہو تو مین اسکو کھا کر مر جاؤن تا اونکی بے عزتی نہ دیکھون خالد رضی اللہ عنہ نے وہ زہر اوسکے ہاتھ سے لیکے
اور کہا موت بے آئے تو کوئی نہین مرتا پھر کہا بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ الَّذِیْ لَیْسَ یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ یعنی شروع کرتا ہون برکت نام اللہ سے کہ بہتر نامون کا ہے پروردگار زمین اور آسمان کا ہے کہ نہین ضرر کرتی اوسکے نام کی برکت سے کوئی بیماری
اور وہ اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے اور یہ کہکر اوسکو کھانا چاہا امرائے اسلام نے چاہا کہ امیر خالد کو اوس زہر کھانے سے منع کرین لیکن خالد نے جلد تر
اوسکو کھا لیا پھر زہر نے اونپر کچھ اثر نکیا ابن نفیلہ یہ دیکھکر بولا کہ ای معشر عرب تم مین سے ایک شخص بھی ہوگا تو جس ملک کو لینا چاہیگا تو البتہ اوسپر غالب
آئیگا اور اہل حیرہ کو پھر اوسنے بلا کر کہا کہ مینے اس مرد کا اقبال دیکھ لیا ہے کوئی اسکے مقابلے مین نہین ٹھہر سکے گا بہتر یہ ہے کہ صلح کر لو پھر امیر خالد نے
اون سے صلح کی اور چار لاکھ درم اون سے نقد لیے اور صلح کے وقت ایک نادر ماجرا گذرا ہوا اوسکو ہم بیان لکھتے ہین وہ یہ تھا کہ صحابہ مین ایک شخص تھا
کہ اوسکا نام شریک تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک روز بیٹھا ہوا تھا کہ ذکر شہر حیرہ کا درمیان مین آیا آنحضرت نے فرمایا حیرہ کی حسینون کے دانت
کنگھی کے دانتون کے مانند سفید ہین عنقریب اوسکو تم لوگ فتح کروگے شریک نے کہا یا رسول اللہ جب وہ فتح ہو تو نفیلہ کی لڑکی مجھکو عنایت کرنا آپ نے ارشاد کیا
کہ اوس لڑکی کو مینے تجھے بخشا الغرض جب فتح ہوئی تو شریک نے آکر اوس لڑکی کا دعوی کیا اور صحابہ سے دو شخصون نے شریک کے قول پر گواہی دی پھر
خالد نے صلح کی شرطون مین یہ بھی شرط کر لی کہ نفیلہ کی لڑکی کریمہ نام شریک کو دینا وہ لوگ اس بات پر راضی نہوے اور بولے اسی برس کی عورت کو تو لیکر
کیا کریگا لوگ اسی گفتگو مین تھے کہ کریمہ نے کہا شاید اس شخص نے مجھے جوانی مین دیکھا ہوگا تم لوگ میرے واسطے اپنی خرابی نکرو اور مجھے اسکو دیدو مین اسکو
مال نقد دیکر بہت جلد اوس سے نکل آؤنگی پھر اوس عورت کو شریک کے حوالے کر دیا وہ جب شریک کے پاس آئی تو بولی مین اسی برس کی بڑھیا ہون تو مجھے لیکر کیا کریگا
مین تجھے بہت مال نقد دیتی ہون مجھے چھوڑ دے شریک نے کہا واللہ مین دس ہزار درم سے کم نلونگا وہ عورت نکرسکے کہنے لگی واللہ یہ بہت ہی پھر اپنی قوم کے
پاس جا کر ہزار درم اوسکو لا دیے شریک نے وہ روپیہ لیکر اوسکو چھوڑ دیا لوگ شریک پر ملامت کرنے لگے کہ تو نے اتنا کم کیون مانگا اگر لاکھ درم مانگتا تو بھی وہ
تجکو دیتی شریک نے کہا مین سمجھا کہ دس ہزار سے کوئی عدد زیادہ نہوگا پھر شریک نے خالد سے جا کر کہا کہ مینے اوس سے بہت عدد کا ارادہ کیا تھا خالد نے کہا

تیرا کچھ ارادہ تھا اور اللہ تعالیٰ کا کچھ اور ارادہ تھا تیرا ارادہ سچ ہوا یا جھوٹ یہ اللہ جانے لیکن حکم ظاہر بات پر کیا جاوے القصہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ایک سال تک وہان جزیے کے بندوبست اور تنبیہ مخالفون مین مشغول رہے دہقانون پر جزیہ اور خراج لگایا اور خالد رضی اللہ عنہ کی ہیبت عجمیون کے دلون مین اسقدر تھی کہ اونکے نام سے چونک پڑتے تھے سیف نے شعبی سے روایت کی ہو کہ جب ملک حیرہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تو آٹھ رکعت نماز ایک ہی سلام سے پڑھی اور حیرہ مین جریر بن عبداللہ بجلی آکر لشکر خالد مین داخل ہوئے اور اونکے آنے کا سبب یہ ہوا کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو شام کی طرف خالد بن سعید بن العاص کے ہمراہ روانہ کیا پھر جریر نے خالد بن سعید سے رخصت لی کہ مین جناب خلیفہ کی خدمت مین جاتا ہون اور اپنی قوم بجیلہ کے لوگون کو جمع کرتا ہون جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو جناب خلیفہ اونپر غصہ کرنے لگے کہ تم بے حکم میرے کیون آئے ہو اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضامندی جس کام مین ہے تم اوس سے مجھے پھیرتے ہو پھر اونکو عراق کی طرف خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور اسی ایام مین فارسیون نے شیرویہ اور اردشیر کو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ خسرو پرویز کو نامہ شریفہ لکھا تھا اوس نے بے ادبی سے نامہ مبارک کو پھاڑ ڈالا آپ نے سنکر ارشاد کیا کہ اوسکا اقبال بھی پھٹ جائیگا غرض سنہ ۷ ہجری مین فارسیون نے خسرو پرویز کو قید کرکے مار ڈالا اور اوسکے فرزند شیرویہ کو تخت پر بٹھایا آٹھ مہینے کے بعد اوسکو بھی قتل کیا اور پہلے جب شیرویہ تخت پر بیٹھا تھا تو وہ اپنے بھائیون اور قریبون کو جو دانشمند اور لائق تھے اون سبکو قتل کرچکا تھا اب لائق تخت نشینی کے کوئی باقی نرہا وہان کا ایک امیر جسکا نام فرخ خان تھا تخت پر بیٹھا اور اپنا لقب شہریار ٹھہرایا تھا اوسکی متابعت مین سرکشی اور باہم اختلاف کرنے لگے اور چاہا کہ اپنا بادشاہ کسیکو بنادین مگر خالد کو اپنے دار السلطنت مین آنے نہ دینے کے واسطے ایک بڑا لشکر اپنا روانہ کیا کہ گھاٹ باندھ آوین حضرت خالد نے اونکا اختلاف سنکر مرزبانون کو ایک خط لکھا کہ تم لوگ دین اسلام مین داخل ہو تمھارا مال باقی رہیگا یا جزیہ دینا قبول کرو نہین تو مین تمھارے سر پر ایسے لوگون کو لیکر پہنچتا ہون کہ اونکے نزدیک جینے سے مرنا عزیز تر ہے مرزبان خط خالد کا دیکھکر اوسکی شجاعت اور جرأت سے متحیر ہوا پھر خالد وہان سے نکلکر موضع انبار کو گئے فارس کی طرف سے وہان کا حاکم شیرزاد نام تھا بہت عقلمند شخص تھا خالد نے چاہا کہ اوس شہر کا محاصرہ کیا اور اوس قلعے کی بڑی خندق تھی جب خالد کا لشکر وہان پہونچا گرد و نواح کے اعراب امیر خالد سے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور خندق تک جانے سے مانع ہوئے امیر خالد نے اونکو ایک حملے مین ہزیمت دیکر خندق کے پاس پہنچے اور اہل قلعہ فصیلون پر آکر کھڑے ہوئے امیر خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انکی آنکھون پر تیرون سے مارو مسلمانون نے تیرون سے ہزار آدمیون کی اہل قلعہ سے آنکھین پھوڑ دین کیونکہ اکثر انبار والون کی آنکھین پھوٹ گئین اسواسطے اس جنگ کا نام غزوہ ذات العیون کہا گیا اور شیرزاد نے خالد رضی اللہ عنہ سے پیغام صلح کیا لیکن اوسنے خالد کی شرطون کو قبول نکیا تو خالد نے حکم دیا کہ سب کام اونٹون کو ذبح کرکے خندق مین ڈالو اور ردی اسباب وغیرہ بھی اوس مین ڈالو تاکہ عبور ہو جب حکم خالد سے خندق کو بھر دیا پھر اوس سے لشکر اسلام گذرکے قلعے کے قریب پہونچا شیرزاد یہ دیکھکر گھبرایا اور شرطین خالد کی قبول کین اور کہا جب تک مین اپنے امن کے مقام مین پہونچ جاؤن تم لوگ قبضہ نکرو خالد رضی اللہ عنہ نے پیمان لیا اور اوسکو اوس جگہ تک پہونچا دیا پھر حضرت خالد نے انبار پر قابض ہوکر لشکر کو آرام دیا اور وہان کے عربون نے اصحاب کرام سے خط لکھنا سیکھا اور وہان کے لوگون سے پوچھا تم کس قوم سے ہو کہا عرب ہین بخت نصر بادشاہ نے جب سے عراق عرب کو ویران کیا تھا وہ لوگ جب سے وہان سکونت پذیر تھے پھر خالد نے انبار کا بندوبست اور اہل انبار کے آرام و راحت کے انتظام مین اپنا نائب زبرقان بن بدر کو مقرر کیا اور آپ موضع عین التمر کی جانب متوجہ ہوئے وہان کا حاکم عجم کی طرف سے مہران بن بہرام تھا اور عربون کی جماعت بہت تھی اوسکے پاس بنی تغلب اور بنی نمر اور بنی ایاد اور بنی فہم کے قبیلے والے تھے ان کے اطراف و نواح مین رہتے تھے اونکا حاکم عقبہ بن ابی عقبہ نام تھا جب خالد رضی اللہ عنہ کا لشکر وہان نزدیک پہونچا عقبہ نے مہران افسر بادشاہی سے کہا کہ عرب کو ساتھ عرب کے ڈھنگ لڑائی کا خوب معلوم ہے تم ہم لوگون کو امیر خالد کے مقابل کرو اور تماشا آپ بھی لڑائی کا دیکھو مہران نے یہ بات پسند کی اور کہا اگر اس کام مین تمکو کچھ اور حاجت ہو گی تو مین تمھاری کمک بھی کرونگا لیکن عجم کے سردارون نے اس بات کو ناپسند کیا تب اپنے سردارون سے مہران نے کہا کہ اگر یہ عرب خالد سے لڑکر غالب آئے تو ہمارا مقصود حاصل ہوا اگر شکست پائی تو ہم لوگ تازہ دم

اور خالد کا لشکر تھکا ہوا ہے اور ہم اوسپر مقابلہ بلا تاخیر کرینگے اور اوسپر بہت سے اوپر غالب آوینگے فوج عجم نے اس بات کو پسند کیا اور یہ قرارداد اس امر کے عقبہ
بڑے کروفر سے خالد کے مقابلے مین آیا امیر خالد نے جب اوسکو میدان مین جوش و خروش سے دیکھا تو اپنے میمنہ اور میسرہ کی فوج والون سے کہا کہ تم اپنے
مقامون سے خبردار رہنا مین بڑھکر انکی فوج قلب پر یورش کرتا ہون اور اپنی خاص فوج سے کہا کہ تم میری پشت پر رہنا پھر خالد نے خود تنہا نکل کر عقبہ پر
حملہ کیا وہ اوسوقت اپنی صفوف کی آرایش اور ترتیب مین مشغول تھا پھر اوسکو پہلے ہی حملے مین قید کر لیا اوسکا لشکر بے جنگ یہ معاملہ دیکھکر بھاگا بہت
لوگ اسیر ہوئے پھر خالد نے وہان کے قلعے پر یورش کرنا چاہا مہران نے عقبہ کے لشکر کی خبر ہزیمت سنکر جلد اوس قلعے کو خالی کر دیا اور بھاگ گیا وہان کے
سب قبیلہ اعراب کے مذہب نصرانی رکھتے تھے سو اون اعراب نے بعد بھاگ جانے مہران کے جب قلعے کا دروازہ کھلا پایا تو اوسمین اپنا تسلط اور قبضہ
کر لیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نے آکر وہان کا ایسا محاصرہ کیا کہ اون لوگون کا قافیہ تنگ ہوا اور ناچار ہوکر اونہون نے پیغام صلح کا دیا خالد نے اونکا پیغام
نہ مانا اور کہا جو میرا حکم ماننے مین اوس سے صلح کرتا ہون پھر وہ لوگ انکے حکم پر اوتر آئے امیر خالد نے عقبہ اور سب لڑنے والون کو قتل کیا اور قلعے مین جو کچھ
مال تھا مسلمانون کی غنیمت مین آیا پھر انکے کنیسہ مین گئے وہان چالیس لڑکے انجیل پڑھتے تھے اور دروازہ اوسکا بند تھا اور دروازے کو توڑ کر اون لڑکون
کو لے آئے اور وہ آخر اسلام مین تقسیم کیا سو انھین مین سے حمران ہی جو حضرت عثمان کو اون خمس مین سے ملا اور سیرین والد محمد بن سیرین کے کہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے اوسکو لیا اور اسی طرح کے چند غلام مشہور نکلے جنکی اولاد مین بڑے بڑے علما پیدا ہوئے اور اسی جنگ مین نعمان کے باپ بشیر بن سعد
خزرجی شہید ہوئے اور یہ وہ شخص … لیکن تمام مشاہد مین آنحضرت کے ہمرکاب رہے تھے اور منقول ہے کہ جماعت انصار سے پہلے یہی
اسلام لائے تھے اور سقیفہ مین بھی سب سے پہلے حضرت صدیق کی بیعت انھین نے کی اور امیر خالد ہمراہ اونکے تمام لڑائیون مین ساتھ موجود رہے تھے
القصہ امیر خالد رضی اللہ عنہ نے بعد فتح کے مال خمس اور قیدیونکو ولید بن عقبہ کے ہمراہ حضرت صدیق کی خدمت مین بھیجا اب انکے وہان پہنچنے کے انکو حضرت
خلیفہ نے عیاض بن غنم کی مدد کو روانہ کیا اور اون دنون عیاض بن غنم نے دومۃ الجندل کا محاصرہ کیا تھا اور عراق کی جانب سے کافرون کی فوج نے آکر یہان
کی راہ بند کر لی تھی جب ولید بن عقبہ وہان پہنچے تو حضرت عیاض نے انسے کہا کہ اب تم کچھ تدبیر بتلاؤ ولید نے کہا اس سے بہتر کوئی صلاح نہین کہ خالد یہان سے
قریب مین ہین تم اونکو خط لکھکر اپنی کمک طلب کرو کہ وہ تمھاری مدد کو اپنی فوج مین روانہ کرین پھر عیاض نے حضرت خالد کو خط مین یہ سب واقعہ لکھکر روانہ کیا وہ اوسوقت
عین التمر مین تھے اور جنگ سے فراغت پاکے وہان کے بندوبست مین مشغول تھے جب حضرت خالد کو یہ خط پہونچا اور وہ اوسکے مضمون سے مطلع ہوئے تو
اونکو جواب مین لکھا کہ تم ہمارا تھوڑا سا انتظار کرو ہمارے سوار تمھارے پاس عنقریب پہونچا چاہتے ہین پھر حضرت خالد نے عین التمر مین عویمر کاہن اسلمی کو اپنا
نائب مقرر کرکے خود دومۃ الجندل کی طرف کوچ کیا دومہ کے لوگون نے امیر خالد کے آنے کی خبر سنکر بہرا اور تنوخ اور غسان اور کلب وغیرہ قبیلون کے لوگون کو اپنی
مدد کے واسطے بلوا لیا اور سب اطلاع … ابن الایہم غسانی مع جماعت غسان اور تنوخ کے اونکی مدد کو دومہ مین پہونچا اور دومہ مین دو بڑے سردار تھے
کہ سب لوگ انھین دونون کے پاس جمع ہوتے تھے ایک کا نام اکیدر بن عبد الملک تھا دوسرے کا جودی بن ربیعہ تھا اکیدر نے کہا خالد کے احوال سے مین خوب واقف
ہون … کوئی … اور … نہین … دیکھا ہے ہزیمت پاتا ہے اور اوس سے … ہے اگرچہ بڑے لشکر والا ہو
تم لوگ میرا کہنا مانو اور ان لوگون سے صلح کر لو … اور لوگون نے اوسکی بات نہ مانی تب اکیدر نے کہا کہ خالد کے ساتھ مین … لڑنے کی طاقت نہین ہے
اور دومۃ الجندل کو چھوڑ کر بھاگ گیا خالد رضی اللہ عنہ دومہ کے قریب آگئے تھے اوسکی … کی خبر سنکر عاصم بن عمرو کو اوسکی گرفتاری کے لیے بھیجا وہ اوسکو
گرفتار کر لائے پھر حضرت خالد نے اوسکو مار ڈالا اور یہ وہی اکیدر ہے کہ جسکو قید کرنے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے خالد کو روانہ کیا تھا
اور وہ گویا شکار کو نکلا تھا کہ خالد نے اوسکو پکڑ لیا اور آنحضرت کی خدمت مین حاضر کیا تھا پھر اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے صلح کرکے جزیہ دینا قبول کیا تھا بعضے کہتے ہین کہ وہ اسلام بھی لایا تھا لیکن عہد خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مین مرتد ہوا آخر الامر حضرت خالد بن الولید
کی تلوار سے مارا گیا اور اوسکا سب مال و اسباب لوٹا پھر حضرت خالد نے اپنے لشکر کو دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑا عیاض بن غنم کے ہمراہ کیا اور ایک ٹکڑا

اپنے ہمراہ رکھا اہل دومۃ کا حاکم جو جودی بن ربیعہ تھا تمام قبیلوں کو لیکر مقابلے میں آیا اور ہر قبیلے کے ساتھ اوسکا امیر تھا خالد نے اپنی دونون جماعتوں کو
حکم فرمایا کہ تم اہر دو طرف سے حملہ کرو پھر ایک طرف سے عیاض بن غنم اور دوسری طرف سے حضرت خالد حملہ آور ہوئے اور دومۃ کو بیچ میں لے لیا اور حضرت خالد کے
اول حملے میں جودی پکڑا گیا اور اقرع بن حابس نے ودیعہ کو جو دوسرا سردار تھا گرفتار کیا کافرون نے بھاگ کر قلعے میں پناہ لی قلعہ چھوٹا تھا سب کو کفایت نکیا
جتنے اندر سما نے سو رہے باقی تمام قلعے کے باہر مقیم ہوئے بنی تمیم نے اون لوگون پر رحم کیا اور انکو غلہ وغیرہ دیا لوگ بچ کے بھاگ گئے اس عرصے میں حضرت خالد
وہان پونہچے پس ماندون کو قتل کیا اور فرمایا یہان جودی اور اوسکے ہمراہیون کی گردن مارو مگر بنی کلب کے اسیرون کو قتل نکیا کیونکہ عاصم بن عمرو اور اقرع
بن حابس اور بنی تمیم نے اون لوگون کو پناہ دی تھی اور اون لوگون کے پناہ دینے پر عاصم بن عمرو اور حضرت امیر خالد میں بہت کلام بڑھا خالد نے کہا کہ تم
لوگ جاہلیت کے احکام کی حفاظت اور اسلام کے کامون کو ترک کرتے ہو عاصم بن عمرو نے جواب دیا کہ تم ان لوگون سے حسد کرتے ہو اور انکو شیطان کی طرف کھینچتے ہو
القصہ امیر خالد نے جاکر قلعے کے دروازے کو توڑا اور اوسمین جتنے سب لوگون کو قتل کیا اور اونکے لڑکے بالون کو پکڑ کر مسلمانون کے حوالے کیا جودی کی لڑکی
نہایت جمیلہ اور حسین تھی اوسکو خالد نے مول لیا اور دومۃ کے بندوبست کو خود رہے اور اقرع بن حابس کو انبار کی جانب روانہ کیا جب دومۃ الجندل
کا بندوبست بخوبی کر لیا تو بعد اوسکے امیر خالد وہان سے نکل کر حیرہ کی سمت چلے اور خالد کے آنے سے وہان کے زمیندار بہت خوش ہوئے

بیان جنگ حصید اور مصیخ کا

فارس کے سردارون نے جب کہ روانگی امیر خالد کی دومۃ الجندل کی طرف سنی تھی تو بہت خوش ہوئے تھے اور اس فرصت کو غنیمت جان کر اپنی افواج
ہر نواح سے اور اقوام عرب کو جزائر سے بلوا کر ایک بڑا لشکر بنایا تھا اور اس بات پر مستعد تھے کہ شہر انبار کو زبرقان کے ہاتھ سے چھڑا لین جب تک خالد کے
پھرنے میں دیر ہو جب زبرقان کنار انبار کے اس ارادے پر مطلع ہوئے تو قعقاع بن عمرو کو جو امیر خالد کی طرف سے حیرہ میں نائب تھے یہ حال لکھ بھیجا قعقاع
بعد دریافت ہونے اس حال کے عبد اللہ بن فدکی سعدی کو لکھا کہ تم بہر دو پہنچنا اس بہرسے خرابے کے مع اپنے لشکر کے موضع حصید کو چلے روانہ ہوا اور
راہ میں یلغار کرتے جاؤ اور عروۃ بن ابی الجعد بارقی کو خنافس پر روانہ کیا اس عرصے میں امیر خالد بھی موضع حیرہ میں آپہنچے اور انکا قصد ابھی یہ تھا
کہ مداین پر یورش کرکے جو کسری کا دار السلطنت ہے اوسکو مسخر کرون لیکن بباعث نہونے حکم حضرت جناب صدیق رضی اللہ عنہ کے اور بباعث تشتّت
اس سے بڑے لشکر کے اوس بات کا قصد بالفعل موقوف رکھا اور قعقاع بن عمرو کو افسر سپاہ بنا کر حصید کی طرف روانہ کیا اور عجم کا سردار روزبہ نام فارس
کا لشکر لیکر حصید میں آکر اوترا اور پھر اوسکی کمک کو زرمہر نام ایک اور بڑا سردار بہت فوج سے آیا تھا غرض یہ سب لشکر ظلمت دونون کفر و اسلام کے وہان
میدان میں مقابل آیا دو پہر سے اور تیسرے دو پہرے دن تک جنگ شاہانہ و نبرد مردانہ تھا اور بیرنگ جو ہو اور آفتاب سیاہ شب سے اپنے نار فروزش کو
نکال کے سب عالم کو روشن کیا اہل تقوی اور توابع کسری نے میدان میں ہر طرف سے اپنی [illegible] کے ہوئے [illegible] جنگ جدال کا گرم ہو
آخر الامر شیران اسلام کی تلوارون کی تاب نلا کر اہل عجم میدان سے کنارہ کش ہوئے اور [illegible] کو [illegible] بھاگنے لگے اور بہت لوگ مسلمانون کی
حسام خون آشام سے ہلاک ہوئے اور زرمہر کو قعقاع نے خود قتل کیا اور [illegible] مسلمانون کے [illegible]
تصرف میں آئی عجم کی فوج نے بھاگ کر خنافس میں پناہ لینا چاہا لیکن [illegible]
وہ منہ پھیر پاس گئے تھے کہ امیر خالد نے اپنا فوج لیکر ہوئے اور [illegible]
مارا اور سب کو قتل کیا مگر چند لوگ جان بچا کر [illegible] بھاگ گئے پھر حضرت خالد نے [illegible]
قصد کیا اور اہل عجم پر حالت خواب میں انکی شبخون مارا اور وہان [illegible]
پھر خالد نے مال خمس اور [illegible] کو حضرت خلیفہ کی خدمت میں [illegible]
[illegible]

فراغت پائی تو اپنے لشکر کو لیکر موضع فراض پر گئے اور فراض حد فاصل ہے درمیان سرزمین شام اور مملکت عراق کے اوس جگہ چونکہ ایام مبارک رمضان المبارک
کے آ گئے تھے اس لیے تمام مہینے وہین مقیم رہے اور جہاد مین طاقت رہنے کے خیال سے اوس رمضان مین افطار کیا اوسوقت رومیون کو معلوم ہوا کہ
امیر خالد رضی اللہ عنہ ہماری سرحد کے قریب آن پہونچے اس باعث سے رومیون نے جلد تر اپنے لشکر جمع کیے اور تغلب اور نمر اور ایاد کے قبیلون
والون سے کمک مانگی اور خالد کی مخالفت اور مجادلت کے ارادے سے باہر نکلے اور ماہ ذیقعدہ کی پندرھوین کو موضع فراض مین آ پہونچے اور دونون
لشکرون کے درمیان مین دریائے فرات حائل رہا پھر رومیون نے امیر خالد کو پیغام دیا کہ تم دریا پیر کر اس جانب اوتر آؤ تا ہم تم لڑین حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے
اونکے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہمکو آنے کی کچھ غرض نہین ہے اگر تمکو لڑنا منظور ہے تو خود اسطرف اوتر آؤ ہم تمکو آتے وقت کچھ نہ کہینگے رومی دریا پیر کر اس پار اوتر آئے
اور دونون لشکرون مین جنگ شروع ہوئی اہل اسلام نے مخالفون کی کثرت پر کچھ نظر نکی اور ذرا ہراس دل مین نلائے میدان جنگ مین خوب صابر و ثابت قدم
ہو کر لڑائی کی اور داد جوانمردی کی دی اور اللہ تعالی پر اعتماد کرکے اپنی تلوارون کو دشمنون کے خون سے خوب سیراب کیا لیکن اوس جنگ مین رومیون نے
بھی اپنے تئین مرد میدان سمجھکر تا بمقدور اپنے جوانمردی مین قصور نکیا آخر جب فتح و نصرت کی ہوا مسلمانون کے نشانون پر چلنے لگی رومی پست پا ہو کر
بھاگنے لگے او مسلمانون نے خوب دل کھول کر اونکا تعاقب کیا اور اونکو قتل و اسیر کیا اور رومیون کے قریب لاکھ آدمی اوس معرکے مین مارے گئے او خالد مظفر
و منصور معرکے سے مقام گاہ مین آ گئے اور دس روز وہان مقام کرکے ذیقعدہ کی پچیسوین کو لشکر حیرہ کی جانب روانہ کیا اور مقدمے مین عاصم بن عمران کو اور ساقہ
مین شجرہ بن اعز کو مقرر کیا اور خود بے اطلاع اورون کے تھوڑے لوگ اپنے ہمراہ لیکر خفیہ بیت اللہ کی جانب حج کے قصد سے روانہ ہوئے اور اسی راستے
روپوش ہو کر آ گئے کہ اوسمین آج تک کوئی نہین چلا تھا لیکن خدا کے فضل و حفاظت سے اوس سنسان راہ دشوار گذار مین صحیح و سلامت چلے آئے اور اونکا پہونچنا
وقت پر ہوا ایسے حج مین شریک ہو کر اوسکے مناسک ادا کیے اوسی طرح چپکے لوٹ گئے اور ہنوز انکی فوج موضع حیرہ مین نہین پہونچی تھی کہ خالد اونسے پہلے حیرہ مین
داخل ہوئے اور چونکہ یہ خفیہ حج کو گئے تھے اسواسطے حضرت خلیفہ برحق کو انکے آنے کی خبر نہ معلوم ہوئی مگر جب حاج کا قافلہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو آیا
تو جناب خلیفہ پر ظاہر ہوا خالد بھی حج مین شریک تھے اور بے اجازت اور بلا حصول رخصت جناب صدیق سے اس امر مین جسارت کی حضرت صدیق اونکے اس
امر سے ناراض ہو کر ایک نامہ عتاب آمیز اونکی جانب اس مضمون کا لکھا کہ تم لشکر کو چھوڑ کر بے میری اجازت کے کیون آئے پھر اسی عتاب کی پاداش مین عراق کی
امارت سے پھیر کر ملک شام مین جہاد کے واسطے جانے کا حکم دیا اور اس فرمان ہدایت نشان مین پھر واسطے اونکی دلدہی کے یہ بھی لکھا کہ اے ابو سلیمان ابتم
شام کی طرف نیک کام کی نیت سے اللہ تعالی کی راہ مین چلے ہو یہ تمکو مبارک ہووے تم اپنا ارادہ ساتھ کوشش کے تمام کرو اللہ تعالی تمہارا اجر تمام کریگا اور
تکبر اور خود نازی نکرنا کہ اللہ تعالی کے پاس خاسر اور مخذول ہو اور عمل پر خوش نہونا کہ نیک کرنا یہ بھی اللہ تعالی کی منت ہے اور اوسی کا احسان ہے اور وہی اوسکی
جزا دینے کا مالک ہے فقط الغرض جب وہ نامہ شریف حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پہونچا اور اوسکو دیکھ اونکے مضمون سے واقف ہوئے تو کہنے لگے یہ عجب
یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کام ہے کہ عراق کی فتح جو میرے ہاتھ پر ہوتی ہے سو یہ دیکھکر اونکو رشک ہوا اور حکم جناب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بجا
و دل منظور کرکے بے رنج و ملال مثنی بن حارثہ کو اپنی طرف سے ملک عراق پر نائب کیا اور خود شام کی جانب روانہ ہوئے جب مثنی کے پاس تھوڑا لشکر رہا
تو وہ فوج عجم سے [illegible] اور مسلمانون کی مدد کے لیے حیرہ سے باہر آ کر دریا کی جانب اوترے تھا اور اس سے تھوڑا پہلے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
افواج ظفر امواج مجاہدین کی شام کی طرف چند جا پر روانہ کی تھی اور بعد اسکے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بھی اوس طرف نامزد فرمایا یہ سب قصے بتفصیل مشرح
جلد ثانی [illegible] خوشی اور تازگی [illegible] اللہ تعالی حاصل ہوگی اور [illegible] عراق کی کیفیت ہوئی کہ
وہان کے [illegible] ایام مین امیر خالد رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے
تھے فارسیون نے [illegible] فرصت غنیمت [illegible] مسلمانون [illegible] اہل اسلام کے مقابلے
کو [illegible] مثنی بن حارثہ [illegible]

اور خنزیرون کے چرانے والے ہین روانہ کیے ہین اور تمسے لڑنے کو سوا ایسے لوگون کے اور کوئی نہ بھیجا گا پھر جب وہ خط شاہ عجم کا جناب مثنی کو پونہچا تو اونھون
نے اوسکے جواب مین یون لکھکر بھیجا کہ اگر تیرا لکھا ہوا سچ ہے تو یہ کام تیرے حق مین برا ہو اور ہمارے لیے بہتر اور اگر جھوٹھ ہو تو جھوٹے بادشاہ کو اللہ تعالی کے پاس
بڑی عقوبت اور لوگون مین بڑی رسوائی ہو اور یہ جو تونے لکھا ہو کہ مین تمسے لڑنے کو گیڈر چرانے والون کو بھیجتا ہون اس سے معلوم ہوتا ہو کہ تم اب بہت عاجز
ہو گئے شکر خدا کا کہ تمہارے غرور و تکبر کو حاجت روائی مین اب طرف مرغ و خنزیر چرانے والون کے پھیر دیا اور ہمکو ان اجلافون کا محتاج کیا ہمارے آگے جو کفر کا
مددگار ہوکر آویگا ہم لوگ راہ خدا مین تیغ بے دریغ سے اوسکا خون بہاوینگے ہمکو خدا تعالی کی راہ مین کسیکی ملامت اور اپنی عزت کا خیال نہین غرض جب یہ خط
اوس بادشاہ گمراہ کو پونہچا تو فارسیون کو اوس تحریر کی کمال ندامت ہوئی کہ جواب دندان شکن پایا اور بیٹے شہریار پر ملامت کی کہ تونے ایسا خط کاہیکو لکھا
القصہ مثنی اونکے لشکر کے آنے کی خبر سنکر حیرہ سے روانہ ہوکر بابل مین پونہچے اور وہان ربیع الاول کے غرے کو دونون لشکرون مین مقابلہ ہوا جنگ عظیم
واقع ہوئی فارسیون نے ایک مست ہاتی لاکر مسلمانون کے لشکر کی جانب ہانک دیا تا مسلمانون کے گھوڑے بھاگ جاوین اور اونکی صفین تہ و بالا ہوین
لیکن مثنی بن حارثہ نے خود بڑھکر اوس مست ہاتی کو مار ڈالا اور مسلمانون کو اونپر حملہ کرنے کا حکم دیا آخر کفار کو ہزیمت نصیب ہوئی بہت لوگ اونکے مارے گئے
اور سامان کثیر غنیمت مین آیا اور مجوس برے حالون سے گرتے مرتے مداین کو پونہچے دیکھا تو وہان لوگون نے شہریار کو بھی قتل کر دیا تھا اور اوسکی جگہہ پرویز
کی لڑکی پوران دخت بنت کسری کو بٹھایا تھا پھر پوران اونیس مہینے سلطنت کرکے مر گئی بعد اوسکے بہمن ازرمی دخت کے سر پر تاج شاہی رکھا اوس سے
انتظام ملک نہوسکا اسواسطے شاپور کو سلطنت حوالے کی اور واسطے انتظام سلطنت کے فرخ کو مقرر کیا شاپور نے آزرمی دخت کو فرخ سے نکاح کر دیا اوسنے کہا
فرخ میرے غلامون سے ہی مین اس سے کس طرح نکاح کرون پھر اوسنے فرخ کو مروا ڈالا اور اسی عرصے مین شاپور بھی مارا گیا آخر الامر اسی سنہ مین آزرمی دخت کو
سلطنت پر مقرر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ پرویز کے بعد اوسکا فرزند شیرویہ تخت نشین ہوا اور نو مہینے سلطنت کی اوسکے بعد اردشیر بن شیرویہ ہوا جب اسکو
مار ڈالا تو پھر پوران بنت کسری مالک ہوئی اسکی تخت نشینی کی خبر آنحضرت صلعم نے سنکر فرمایا جو لوگ اپنا سردار عورت کو بناتے ہین اونکو کبھی فلاح نہین ہوتی غرض
اوسنے ڈیڑھ سال سلطنت کی اوسکے بعد شہر بن تخت پر بیٹھا اوسکو بھی مار ڈالا پھر آزرمی دخت چار ماہ بادشاہ ہوکر مر گئی الغرض حضرت [illegible] اور فوج شام کی
مہم مین مشغول تھے اسلیے مثنی بن حارثہ کو کچھ مدد نہ پونہچی تو مثنی نے عراق پر بشیر بن خصاصیہ کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا اور سعید بن مرہ عجلی کو [illegible] کے
بندوبست کے واسطے معین کرکے خود مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے جب مثنی وہان پونہچے تو جناب صدیق اکبر بیمار تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنا
ولیعہد کر چکے تھے حضرت صدیق اکبر نے امیر مثنی رضی اللہ عنہ کو دیکھکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری رحلت کے بعد تم [illegible] کا انتظار نکرنا فارس
کی لڑائی کے واسطے مثنی بن حارثہ کے ساتھ فوج کرکے روانہ کرنا اور بعد فتح ملک شام اسپر خالد کو بھی عراق کی جانب بھیج دینا کہ وہ اوس ملک سے بخوبی واقف ہین
یہان تک فارس وغیرہ ملکون کے وہ حالات مرقوم ہوئے جو زمان ہدایت نشان حضرت خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقوع مین آئے تھے اور جو معاملات فتوحات
وغیرہ اوس ملک کے ایام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ظاہر ہوئے ہین کچھ اونکو امام واقدی نے تحریر کیا ہے انشاء اللہ تعالی ہم اگر آیندہ اللہ تعالی کی
تائید سے تفصیل اونکی اور کتابون سے لکھکر بطور تکمیل جلد ثالث کے آخر مین ختم کرینگے تا ناظرین [illegible] و باللہ التوفیق
و بہ نستعین اللہم صل علی حبیبک و نبیک و رسولک خیر الخلائق و علی خلفائہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ صلوۃ
تامۃ دائمۃ کاملۃ الی یوم القیمۃ امین

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنہ کہ فتوح العرب [illegible] دفتر اول [illegible] الاسلام [illegible]
[illegible] فتوح شام او فتوح عراق [illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible]

فہرست فتوح العرب ترجمہ واقدی کی

[illegible]

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از کتاب شوکت الاسلام ترجمہ تاریخ واقدی کی بعد طبع نمبر اول و دوم یعنی فتوح العرب و فتوح الشام نمبر سوم مسمی

کتاب الدر الباقی فی فتوح العراق

۱۲۸۷

باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و ترتیب یافتہ خدمت مولوی محمد عبداللہ خان

مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور ۱۲۸۷ میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

ذکر فتوح مصر کا ایک حصہ کہا زیاد بن عامر نے کہ حدیث کی مجھسے ہشام بن عبداللہ عنبری نے اونسے سالم مولی عمرو بن نعیم یشکری نے کہ کہا اونھون نے
جب فتح کیا عمرو بن عاص نے قیساریہ صلح سے گذرا تھا زمانہ خلافت حضرت عمر کو چار سال اور چھ ماہ اور کہنی خبر اسکی اہل لد اور رملہ کا اور یافا اور عسقلان اور حمید
اور غزہ اور نابلس اور طبریہ کو پس آئے ارباب جاہت ان کے آگے حضرت ابوعبیدہ کے اور صلح کی اوپر مال کثیر کے اور ایسی ہی متابعت کی اہل بیروت
اور جبلہ اور لاذقیہ نے اور روانہ کیا ابوعبیدہ نے عمرو بن عاص کو بحکم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے فتح مصر کے اور مالک ہو گئے مسلمان
دور دور کے شہروں پر ببرکت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سکونت کی اون شہروں میں عرب نے اور پھیل گئے سب بلادون میں اور داخل ہوگئے
بلاد اونکی متابعت میں اور شہر تو نہیں کوئی جا ملک شام کی مگر مالک ہوئے اوسکے مسلمان اور نکاح کیے اور سکونت کی اونمین اور بڑھائی نسل اونکی اللہ تعالی
نے ببرکت آنحضرت کے راوی کہتا ہے کہ جب فتح ہو گیا ملک ساحل شام کا مسلمانون پر اور پندرھوین سال ہجری کے تو لکھا خط متضمن ان حالات کا طرف سپہ سالار
ابوعبیدہ عامر بن جراح کے اس طرح پر بسم اللہ الرحمن الرحیم عمرو بن عاص کی طرف سے عرض ہی بیچ خدمت امین الامۃ کے اما بعد میں حمد کرتا ہون
اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی واسطے اوسکا شریک اور درود بھیجتا ہون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیق اللہ تعالی نے فتح کردیا جو کچھ باقی رہا تھا ملک سے اہل
شام کا اور اکثر اونکی فتح ہوئے صلح سے اور بھاگ گیا قسطنطین بن ہرقل ساتھ اپنے مال و عیال کے یہان سے اب ہم قیساریہ میں منتظر ہیں آپ کے حکم کے
والسلام اور ضمن اوسکی خبر یزید بن ابی سفیان نے بھی مشتمل اوپر [illegible] کے [illegible] اور یہ کہ اللہ تعالی نے مدد کی اپنے دین کی اور پہنچے
یہ دونون خط طرف ابوعبیدہ کے [illegible] ایک کوچ [illegible] طرف طبریہ کے [illegible] ہیں جب کہ پڑھا وہ خط تو روشن ہو گیا چہرہ آپ کا
خوشی سے اور [illegible] سب مسلمانون نے اور لکھا [illegible] اوسی وقت حضرت ابوعبیدہ نے طرف خلیفہ برحق کے واسطے بشارت کے کہ فتح کی اللہ تعالی
نے مسلمانون کی اور کوشش [illegible] اس کام میں اور بھیجا [illegible] عرفجہ بن مازن کے اور [illegible] قطع منازل داخل ہوئے مدینہ منورہ میں
عرفجہ [illegible] روم کی [illegible] عمامہ [illegible] رنگ [illegible] آئے مدینہ منورہ میں روز جمعہ کے قبل غروب کے اور اوسی وقت پہنچا
دیا [illegible] اور [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو [illegible] لیے جاتے ہیں طرف [illegible] اپنے ہاتھ کو اور [illegible] پڑھا [illegible] واسطے سلام
[illegible] اور فرمایا کون شخص ہے کہ [illegible] عرفجہ بن مازن ہون فرمایا [illegible] حال [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق

یہ لباس متکبرون کا ہی اور جنکے واسطے اللہ تعالی نے مقرر کی دنیا کو جنت یہ ریشم حرام ہی ہمارے مردون کو اور درست ہی واسطے عورتون کے یہ لباس اپنا اوتار کر
تو اوپر فقرا کے بیچنے کے اور گیا تھا مین نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز درحالیکہ آپ لیٹے ہوئے تھے اوپر چارپائی کے جو بنی تھی بالون سے
اور نہ تھا درمیان جسم پاک اور چارپائی کے کوئی فرش حائل اور بیٹھ کے تھے نشان اوسکی بناوٹ کے جسم مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تو جب کہ دیکھا مینے
یہ حال غالب ہوا مجھپر گریہ اور فرمایا حضرت نے کہ کیا ہی باعث گریہ کا ای عمر عرض کی مینے کہ ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسری او قیصر عیش کرین ملک دنیا مین
اور آپ رسول اللہ ہو کر رہین اس حالت مین فرمایا ای عمر کیا نہین راضی ہوتے تم اس بات پر کہ ہوے واسطے انکے دنیا اور واسطے ہمارے آخرت کہا عمر نے پس نے
کہ پھیر دیا مینے خط خلیفہ کو اور ملاحظ فرمایا اوسکو تو سرخ ہو گئے رخسارہ مبارک آپ کے خوشی سے عرفجہ کہتے ہین پھر اوتار مین اپنی خالہ کے گھر جو بنت ابی [illegible]
انصاری تھین [illegible] شب پھر جب صبح ہوئی نہ تھا کوئی آگے حضرت خلیفہ کے اوس لباس [illegible] اور پہنے وہ کپڑے اور [illegible]
خالد نے اونکو اور فروخت کیا اونھون نے اون کپڑون کو اور صدقہ کیا اوسکی قیمت کو فقرا پر اور آئے عرفجہ آگے حضرت خلیفہ کے [illegible] لباس [illegible]
جو تھا نیچے ریشمی کپڑون کے اور جب کہ دیکھا حضرت عمر نے تبسم کیا اور فرمایا ای ابن مازن کیا کیا اپنے لباس دیبا کو کہا مینے ای امیر المومنین دیا اوسکو میری
خالہ نے اور صدقہ کی اوسکی قیمت مسلمانون پر تو پڑھی حضرت عمر نے یہ آیت وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ یعنی اور جو کچھ تم کرو گے نیکی اللہ
کو معلوم ہو گی پھر لکھا خط طرف حضرت ابو عبیدہ کے اس طرح

روانہ ہونا فرمان بصورت عنوان ہدایت توامان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طرف سپہ سالار دین امیر ابو عبیدہ کے بیچ تاکید احکام دین اور روانگی افواج قاہرہ بسرداری عمرو بن عاص اور دوسرے سرداران سعادت اختصاص کے واسطے فتح ملک مصر اور اوسکے متعلقات کے اور روانگی اونکی بحکم سپہ سالار دلاوران جانباز اور یوقنا وغیرہ کے ملک مصر مین اور حالات مقوقس بادشاہ مصر کے اور حال لیجانے خاطب کا نامہ شریفہ نبویہ کو طرف مقوقس کے مع تفصیل حالات راہ وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بندہ خدا عمر بن خطاب کی جانب سے ابو عبیدہ عامر بن جراح کو اما بعد حمد و صلوۃ کے خوش ہوا مین ساتھ اوس چیز کے فتح کی اللہ تعالی نے مسلمانون
اور جو کہ وعدہ کیا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزائن قیصر کے کہ اکثر سب بادشاہین لذت حاصل کرتے ہین دنیا اور اوسکی زینت سے اور
حکم ہوئی ہی اونکے دلون مین محبت اوسکی اور تحقیق دعوی کا کیا بای ہی اونھون نے اور بھول گئے ہین نعمتین جنت کی اور عمل اوسکے خوش آئے ہین اونکو دنیا
خرد و بیاسے کے اور کھا تے ہین شیرینی اور نان [illegible] تو بھول گئے آخرت کو ان باتون مین اور تحقیق سنا ہم نے ای ابن جراح کہ وہ لوگ سستی کرتے لگے
ہین نمازون مین اور خیال نہین رکھتے احکام مفروضہ پر تم مت پست کرو اپنی ہمت اور نہ تعریف کیا کرو گے ایسے لوگون کی جو فعل کرے ان چیزون مین اتقی
اللہ سے قائم کرو امیر حد الہی اور بیان او کہ تم نگہبان او راعی ہو اون لوگون کے اور ہر راعی سوال کیا جاویگا حال رعیت سے اور مدح کرتا ہی اللہ تعالی اون
لوگون کی اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی
وہ کہ اگر جماویں ہم اونکو بیچ زمین ملک مین کھڑی کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین اچھے کام کا اور منع کرین برے سے فرمایا ہی تمہارے حق مین آنحضرت
نے کہ ابو عبیدہ امین ہین اس امت کے تو ادا کرو حق امانت کا پورا اور بار و تار کی ساوہ کو اور تحقیق تھے آنحضرت مشغول ہوتے ایسے باتون مین اور تھے
حاضر ہوتے نماز مین تو متوجہ ہوتے تھے نماز مین اس طرح کہ گویا نہین پہچانتے ہمکو اور نہ ہم آپ کو لگے [illegible] اللہ تعالی کے اور بیان کرتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ گھر میرے زمین مین مساجد اور زیارت کرنے والے میرے اونمین وہ لوگ ہین جو آباد رکھتے ہین اونکو بادت سے
خوشخبری ہو واوس بندے کو کہ آیا میرے گھر مین طہارت سے اور زیارت کی میری واقف ہو صاحب خانہ پر اکرام او مرد [illegible] کا اور فرمایا آنحضرت نے کہ

سب احکام مفروضہ فرض کیے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہین مجہپر زمین مین سو انماز کے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ فرض کی مجہپر اوپر آسمان کے جب کہ پڑہو تم یہ خط میرا تو حکم کرنا عمرو بن عاص کو جانے کا طرف مصر کے ہمراہ لشکر اور مقدمہ ہون اونکے عامر بن ربیعہ عامری اور ہمراہ اپنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہو اونکے سب کام ان سب کے مشورت سے اور روانہ کرو اپنے معتمدین سے جسکو چاہو طرف ارض ربیعہ اور دیار جدیہ بن صالح کے اور سوال کرو اللہ تعالیٰ سے اعانت کا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقط اور دیا وہ خط عرفجہ بن مازن کو اور عطا کیا اونکو کچھ نفقہ بیت المال سے کہا عرفجہ نے لیا مینے وہ خط اور چلا مین اوپر راہ موضع تیما کے اور ملا مین نزدیک بیت لحم کے بعض شتر سواروں سے جو تھے رہنے والے وادی القریٰ کے اور پوچھا مینے اونسے حال ابو عبیدہ کا اونھون نے کہا کہ وہ مقیم ہین موضع غبا طب مین اور ارادہ رکھتے ہین جانے کا طبریہ کو پھر چلے عرفجہ تیز براہ طبریہ یہانتک کہ ملے حضرت ابو عبیدہؓ سے موضع اردن مین اور سلام کیا اونسے اور دیا خط حضرت خلیفہ کا جب کہ پڑہا اوسکو تو جمع کیا مسلمانوں کو اور سنایا مضمون اوسکا پھر جب فارغ ہوئے فرمایا جو شخص ترک کریگا نماز یا خلل کریگا فرائض الٰہی مین تو حد مارونگا مین اوسکو پھر بعد تیسرے روز کے آئے خالد بن ولید طرابلس سے اور سنایا اونکو وہ خط اور بھیجا طرف عمرو بن عاص کے اور برانگیختہ کیا اونکو جانے پر طرف مصر کے اور جب کہ پونہچا یہ خط عمرو بن عاص کو روانہ ہوئے حسب ارشاد کے اور گئے ہمراہ اونکے یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعہ عامری اور اکثر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمراہ ہوئے اونکے یوقنا ساتھ اپنے چار ہزار آدمیون کے کہ گرو بن چکے تھے اونھوں نے جانین اپنی واسطے خدا اور رسول کے بیچ گئے عمر براہ حجر اجکر موضع عریش سے کہا راوی نے تھا ملک مصر معمور بہت خانوں اور گرجوں سے اور دیر رجاج واقع تھا مملکت قبط مین اور اوسوقت اوسکا بادشاہ مقوقس بن راعیل تھا بڑا عقلمند اور صاحب تدبیر اور آراستہ تھا فضیلیات اور حکمت سے شاگرد تھا شاد مون حکیم کا اور اوس حکیم کے وقت مین کثرت ہوئی تھی سانپوں کی زمین مصر مین اور ویران کر دیا تھا اونھون نے اوس ملک کو تو بنایا اوس حکیم نے ایک تمثیل یعنی چہا طلسم کا کہ جب ہلاتے تھے اوسکو تو جاتی آواز اوسکی ایک میل تک پس جو نکل جاتا تھا اپنی بانبی سے تو جیتا رہتا اور جو رہ جاتا مر جاتا تھا اور مقوقس بڑا عالم اپنے زمانے کا تھا بہت مہربان تھا قبطیوں پر اور وہ لوگ اوسکے وقت مین بیچ حالت عیش کے تھے اور امیدوار تھا ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکے وقت مین ایک حکیم تھا مصر مین عطالاوس نام کہ نکالا ہو اوسنے دولاب ہوائی اور ہوا چکی اور جانتا تھا بہت طلسم اور آگاہ تھا اسرار حکمت سے جانتا تھا اکسیر کو اور بناتا تھا چاندی سونا اور جواہر عمدہ اور وہ چیزین کہ دریافت ہوتا ہو اوس سے آنا آندھیون کا اور جانتا تھا اوسنے اپنے علم سے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کریگا ایک نبی ارض تہامہ سے کہ پھیلیگا دین اوسکا روے زمین مین اور مالک ہونگے اصحاب اوسکے سب شہروں پر اور بنایا تھا آگے راعیل کے کہ مقوقس کے باپ نے ایک طلسم بڑا اوپر ستون نحاس کے مقام عین الشمس مین اور رکھین اوسپر کئی تصویرین بشکل کہ موند اون سب کا طرف مصر کے تھا اور لکھدیا اوپر قبطی زبان مین کہ جسوقت پھر جاوین موند ان تصویرون کے حجاز کی طرف وہ وقت ہوگا خروج بادشاہ عرب کا پس ایک دن سوار ہوا مقوقس شکار کو جب کہ ہجرت کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینے کے اور آیا شکار کرتا نزدیک مقام عین الشمس کے تو ناگاہ سنی اوسنے آوازاون تصویرون کی اور پھر گئیں وہ طرف حجاز کے تو یقین جانا مقوقس نے زوال اپنے ملک کا اور لوٹ آیا شکار سے غمگین اور گیا قصر الشمع مین پھر جب بیٹھا اپنے تخت پر جمع کیا اپنے مشائخ اور رہبانوں کو اور کہا اونسے ای گروہ نصرانیوں جانو کہ زمانہ تمہارا گذر گیا یہ نبی مبعوث آخر انبیا ہین مبعوث ہوئے ساتھ رعب کے اور ضرور اونکے اصحاب مالک ہونگے میرے ملک کے تو موافقت رکھو آپس مین اور رحم کرو رعیت پر اور مت ظلم کرو ظلم کا اور امن دو ضعفا کو اور بچو ظلم سے کہ ظلم انجام بلا لاتا ہے اور اداکرو وہ حقوق جو تمپر ہین اور دست درازی نکرے قوی ضعیف پر دنیا نہین وا مرواسطے کسیکے لینگے تم جیسا کہ لیا تمنے اور نیک کرو نیت اپنی ساتھ خالق کے اور اگر کروگے یہ کام امید ہے مجکو تمہاری فتح کی دشمنوں پر اور اگر چلوگے خواہشوں پر تو ہلاک ہوگے کہا راوی نے جب کہ تشریف لائے آنحضرت مکہ سے مدینے کو اور بیعت کی حضرت سے قوم اوس و خزرج نے تو خط بھیجے حضرت نے طرف سب بادشاہوں کے منجملہ اونکے لکھا مقوقس بادشاہ مصر کو اور کاتب اوس خط کے حضرت ابوبکر صدیق تھے اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے صاحب مصر کو اما بعد تحقیق کہ بھیجا مجکو اللہ تعالیٰ نے رسول اپنا اور اوتاری مجہپر کتاب جو قرآن مبین ہے اور حکم کیا ہے مجکو ڈر دلانے کا واسطے اونکا

تاکہ داخل ہو وے بیچ ... دین میں پرانا ہوا ہون مجکو وراثت وحدانیت آپ کی کے اگر اقرار کیا تو نے نیک ہوا اور اگر انکار کیا تو شقی ہوا اور اسلام پیوستہ کیا اور
بند کیا اور تھیلی اوپر مہر کے نگین پر تین سطر تھی پہلی سطر اول میں لفظ محمد دوسری میں رسول تیسری میں اللہ پوچھا عمرو بن عوف نے حمید طویل سے کہ کیا تھا
نگینہ اوپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا اونھون نے نہیں یاد مجکو اور دریافت کیا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے کہ کس ہاتھ میں پہنتے
تھے آنحضرت انگوٹھی کو کہا اونھون نے سیدھے ہاتھ میں اور فرماتے تھے سیدھا لائق تر ہے واسطے زینت کے اوس لئے سے اور عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں
کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو انگشتری پہنے ہوئے سیدھے ہاتھ میں پھر بدل لیا اوسکو اولٹے ہاتھ میں اور روایت ہے انس بن مالک سے اولٹے ہاتھ کی
اور حدیث کی جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہم پہنتے تھے اولٹے ہاتھ میں
کہا راوی نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون لیجاویگا یہ میرا خط طرف بادشاہ مصر کے اور ثواب اسکا اللہ تعالی پر ہے تو اوٹھ کھڑے ہوئے پاس ان
حاطب بن ابی بلتعہ قرشی اور کہا کہ میں لیجاونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ برکت کرے تجمین اللہ تعالی اے حاطب اور لیا خط حاطب نے اور رخصت ہو
اور آئے اپنے گھر اور طیار کیا اونٹ اور رخصت ہوئے اہل خانہ سے اور چلے براہ مصر کے کہا حاطب نے کہ جب گیا میں مدینہ منورہ سے اور پہر راہ میں آئے
اور پہونچا میں ایک کوئیں پر ... ارادہ کیا میں نے پانی پلانے ناقہ کا تو ناگاہ دیکھا میں نے پانی پلاتے دو شخصون کو دو اونٹون پر اور تیسرا ساتھ اونکے ...
تو رک گیا میں اونکو دیکھکر اور آیا وہ سوار نزدیک میرے اور کہا مجھسے کہاں سے آیا تو اور کہاں جاویگا کہا میں نے کہ تم سوال کرتے ... فائدہ امر سے کہ واقع ہو تمہین
میں ایک شخص مسافر ہون کہا اوس سوار نے نہیں کام ہمارا تجسے نہ پیشہ ... کیا تیرا بلکہ ہم لوگون کا ایک خون اوپر ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... آتے
ایسا ہوا ہے ... اور ... قسم کھائی کہ اگر اس بات پر کہ ... کرین اور ... شاید کہ مراد پاوین ہم اونکے قتل سے کہا حاطب نے کہ سو دیا میں نے ... اگر
اللہ تعالی قدرت دے مجکو تو ... کرون ... اگرچہ ساتھ مکر کے ہو کہ سنا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الحرب خدعۃ ... میں ...
کرتا تھا اور ... کہ قریب آئے وہ دونون شترسوار اور کہا مجکو ... سے شاید تو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو کہا میں نے ... تم
میری مثل تمہارے ڈھونڈتا ہون جو تم طلب کرتے ہو ارادہ تھا میرا طرف ... ہمراہ ہون ... لیکن ... ہون ...
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا ہو اپنے صحابیون میں سے ایک شخص بطور قاصد طرف مصر کے خط لیکر ...
اوس سے تو قتل کرین اوسکو ... اور میں چلتا ہون ساتھ تمہارے پھر چلا ... آگے اور کھڑا کیا میں نے ... دونو شترسوارون کا ...
مجکو ... پوشیدہ ... کہا میں نے اون سوارون سے کیا نام تیرا کہا نام میرا ... بن ...
... ملاقات ...
... پانی ... تلوار ...
میں نے اوسکو کہا میں نے کہ تلوار ... اور پڑھا میں نے ایک شعر اوسکی تعریف میں شعر

سَیْفٌ حِدادٌ یا لُؤَیّ بنَ غالبٍ	...

یعنی تلوار تیز ہے اے لوی بیٹے غالب کے ... کہان ...
... قوم عاد ...
... حاطب نے ...
... تمام ...
...
...

جب دیکھا اونھون نے مجکو آگے بڑھا ایک شخص اور کہا کیا خبر ہے تجھے تیرے اور کہان ہے سلاب کہا مینے خوش ہو ساتھ لینے عوض اسکے دیکھا مینے
دو آدمیون کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سوتے ہوئے یہان اور بھیجا ہے سلاب نے تمہارے پاس کہ لے آؤن ایک شخص تمسے اپنے ہمراہ تاکہ گرفتار کرلین ہم اونکو
اور کھڑا رہے ایک تمہارا یہان راہ پر دیکھتا لوگون کو اسواسطے کہ یہ جنگل خالی نہین رہتا ایک ساعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے کہا اونھون نے یہ اچھی صلاح ہے
اور آیا میرے ساتھ ایک شخص اونکا جب کہ غائب ہوئے ہم اوس ایک کی نگاہ سے کہا مینے اپنے ہمراہی سے کیا نام ہے تیرا کہا اوسنے عبد اللات کہا مینے دلیر رہنا اور
خوف نکرنا جب دیکھے تو ہم دونون کو کہ حملہ کرین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تو دوڑنا غل کرکے کہا اوسنے ایسا ہی کرونگا پھر کہا مینے اوس سے کہ دیکھا مینے ایک
غبار شاید کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو پس دیکھا اوسنے اوس طرف حیران ہوکر جب کہ پایا مینے اوسکو متوجہ اوس طرف ماری ایک تلوار اوسکی گردن پر کہ الگ ہو گیا
سر اوسکا بدن سے اور لوٹا مین طرف اوس تیسرے شخص کے جب کہ دیکھا اوسنے مجکو تنہا یقین کیا ساتھ شر کے اور حملہ کیا مجپر اور مینے اوسپر اور مدد کی میری اللہ تعالی
نے پس قتل کیا مینے اوسکو اور لیے مینے دونا قے اور گھوڑا اور اسباب اونکا اور امانت رکھا ان سب کو نزدیک ایک شخص کے گانون مین کہ تھا دوست میرا زمان جاہلیت
مین کہ نام اوسکا عبد شمس تھا پھر روانہ ہوا مین طرف مصر کے یہان تک کہ پہنچا مین جب کہ گیا مین اوپر دروازے بادشاہ کے پوچھا لوگون نے مقام میرے آنیکا
کہا مینے مین قاصد آیا ہون طرف تمہارے بادشاہ کے کہا اونھون نے کسکے پاس سے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جب کہ سنا اونھون نے
یہ حال گھیر لیا مجکو اور لے گئے قصر الشمع مین بعد اجازت کے پس حکم کیا بادشاہ نے میرے روبرو لانے کا تو باندھا مینے پانون اپنے اونٹ کا اور گیا اونکے ساتھ
روبرو مقوقس کے کہ وہ ایک قبے مین تھا جواہر اور یاقوت کے اور چوبدار کھڑے تھے روبرو پس اشارہ کیا مینے تحیہ سلام کا کہا جیسے اوسکے دربان نے ذکر کیا آخر
کہان ہے خط تیرا تب نکالا مینے خط کو اور دیا بادشاہ کے ہاتھ مین تو چوما اوسکو بادشاہ نے اور رکھا اپنی آنکھون پر اور کہا مرحبا نبی عربی کو پھر پڑھنا شروع کیا
اوسکے وزیر یا کلمین نام نے کہا بادشاہ نے کہ پڑھ اسکو عزت سے یہ خط شخص کریم کا ہے پس پڑھا اوسکو وزیر نے اول سے آخر تک اور طلب کیا بادشاہ
نے اپنے ایک خادم سے اپنا صندوق خاص اور کھولا اور نکالا اوس مین سے ایک کاغذ کہ اوس مین صفت حضرت آدم اور سب انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تھی اور بعد
سب کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا مجھسے بیان کر وصف اپنے امیر کا مین گویا کہ دیکھتا ہون اوسکو جواب دیا حاطب نے کہ کسکو قدرت وصف اونکے
ایک عضو کی ہے انتہا سے کہا بادشاہ نے ضرور ہے تجکو بیان اوسکا حاطب کہتے ہین پس اوٹھ کھڑا ہوا مین اور کہا مینے کہ امیر ہمارا وسیم قسیم معتدل القامۃ چوڑے
کندھے بیچ دونون شانون کے نشان ہے تل سے یعنی مہر نبوت ہے روئے اونکا مثل چاند کے ہے صاحب خشوع اور دیانت اور عفت کے ہین صادق اللہجہ
واضح البہجۃ اونچی ناک کشادہ پیشانی نرم گال پتلے ہونٹھ چمکتے دانت مدورہ چشم آپکا سیاہ ہے اور دونون بہوین متصل ساتھ خوبی کے اور سینہ چوڑا شکم اوٹھا ہوا
سینے تک اونکا فصیح اللسان صحیح النسب ملیح الخلق راوی کہتا ہے کہ مقوقس نظر کرتا تھا اوس کاغذ مین جب کہ فارغ ہوئے حاطب اس بیان سے کہا بادشاہ نے
سچا ہے تو ای اعرابی یہی صفت اونکی ہے پس بچھایا گیا درمیان مین دسترخوان اور حاضر ہوئے امرا کہانے پر اور حکم کیا مجکو کہانے کا اور انکار کیا مینے تو تبسم کیا بادشاہ
نے اور کہا مین جانتا ہون جو چیز تمپر حلال ہے اور جو چیز حرام ہم نہ کہلاوینگے تمکو سور کا گوشت پرند کے کہا مینے کہ مین نہین کہاتا ان برتنون سونے چاندی کے مین تحقیق
اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے ہمسے اونکا جنت مین پس لایا اونھون نے میرا کہانا مٹی کے برتنون مین پس کہایا مینے پھر کہا بادشاہ نے کونسا کہانا محبوب ہے
نزدیک تمہارے صاحب کے کہا مینے کہ کدو ازاسی واسطے جب آگے آتا ہے ہمارے یہ تو ڈہونڈہ کہاتے ہین سو اوسکے پھر پوچھا کس چیز مین پانی پیتے ہین
کہا مینے پیالہ چوبین مین پھر کہا کیا ہدیے کو دوست رکھتے ہین کہا مینے کہ ہان فرماتے ہین لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت
پھر کہا کیا کہاتے ہین مال صدقے کا کہا مینے بلکہ لیتے ہین ہدیے کو اور پھیر دیتے ہین صدقے کو اور دیکھا ہے مینے آنحضرت کو کہ جب کچھ ہدیہ آتا ہے تو نہین
کہاتے جب تک نہ کہا لے کچھ صاحب ہدیہ اوس سے پھر کہا بادشاہ نے کیا سرمہ لگاتے ہین کہا مینے ہان سیدھی آنکھ مین تین بار اور بائین
مین دو بار اور بار ہا ہے اور رون کو اس سے زیادہ کی اور دیکھتے ہین آئینہ اور کنگہی کرتے ہین بالون مین اور مسواک کرتے ہین کہا مقوقس نے جب کہ
سوار ہوا کرتے ہین کیا ہوتا ہے اونکے سر پر کہا مینے نشان سیاہ اور سپید اور لکہا ہے اوسکے بیچ مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا بادشاہ نے

کیا اور کرسی لشکر کے پاس کہ بیٹھتے ہیں اوسپر اور قبہ کہ اسمین کہ ان جیسا آپکا سرخ رنگ ہو بمقدار گنجایش پچاس آدمیون کے اور بیچا ایک گھوڑا دوست رکھتے ہین کہ بیچ اشقر رنگ اوسکا اور اقرح سفید پانوئن الا اور اب ہین چہوڑا آیا ہون حضرت کی سواری مین ایک گھوڑا مرتجز نام جب کہ سنا بادشاہ نے یہ کلام حاطب کا چنا اپنے عمدہ گھوڑون سے ایک گھوڑا اور آراستہ کیا اوسکو زین اور لگام سے او گردانا اوسکو ہدیہ واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی نام ہوا اوس گھوڑے کا لزاز اور بھیجا ایک خچر کہ نام عفیر ہوا اور ایک خچر دلدل نام اور ایک کنیز کہ جسکا نام بریرہ ہوا اور تحیلیان سیاہ رنگ اور ایک جاریہ حسین خوش بدن کہ نام اوسکا ماریہ قبطیہ ہوا اور ایک غلام محبوب نام اور ہدیہ اسکے اور خوشبوئین اور عود اور مشک اور عمامے اور قبا بین لیشمی اور حکم کیا وزیر کو تحریر جواب خط کا اس طرح باسمک اللہم مقوقس کی جانب سے طرف محمد بن عبداللہ کے اما بعد آیا مجکو خط آپ کا اور جانا ہم نے جو اسمین مضمون اوسکا کہ قول تمہارا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجکو رسول کیا اپنا طرف مخلوق کے اور بزرگی دی مجکو ساتھ اوتارنے قرآن شریف کے معجز اور تحقیق کی خبر دی ہمکو دانیال علیہ السلام نے خبر تمہاری اور پایا ہے تمکو بہتر بلکہ رسنے والا اللہ کی طرف اور سچا اپنے کلام مین اگر نہ تعلق ہوتا مجسے بندوبست اس بڑے ملک کا تو ہوتا مین پہلا ایمان لانے والا آپ پر اس واسطے کہ مین جانتا ہون تم خاتم النبیین اور امام المرسلین ہو والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ منی الی یوم الدین اور روانہ کیا وہ خط اور سب تحفے ہمراہ حاطب کے اور بوسہ دیا اونکی پیشانی پر اور کہا قسم ہے مجکو اللہ تعالی کی کہ نہین بوسہ دیا مین نے کسی کی پیشانی کو سوا پیشانی آنحضرتؐ کے پہر روانہ کیے ہمراہ اونکے سپاہی اپنے تاکہ پہونچا آوین بلاد عرب تک جہان عملداری مسلمانون کی ہے پس چلے حاطب راہ مین ایک قافلے سے جو آتا تہا شام سے مدینے کو پس ہمراہ ہوئے اوسکے یہان تک کہ آئے مدینے مین اور آئے قریب مسجد نبوی کے اور بٹہایا اونٹ اور اندر گئے اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پڑھے کچہ اشعار نعت مین اور پیش کیا وہ سب ہدیہ اور کہا سب حال اپنا اور حال اخلاص بادشاہ کا **اشعار**

أنعم صباحا يا وسيلة أمتي	ترجو النجاة غدا بيوم الموقف
إني مضيت إلى الذي أرسلتني	أنا كالسهاية كالعبد المعنف
حتى رأيت بمصر صاحب ملكها	فبدا إلي مثل قول المنصف
فقرأت كتابك جين قلت خاتم	فاطل بعد كأنني أنا المرهف
قال البطارقة الذين تجمعوا	ماذا يريبك من كتاب مشرف
قال اسكتوا يا ويلكم وتيقنوا	هذا الكتاب لأحمد مستطرف
قالوا وهمت فقال لست بواهم	لكن قرأت بيان خط الأحرف
في كل سطر من كتاب محمد	خطأ يلوح لناظر مستوقف
هذا الكتاب كتابه لا شك ما	يا قوم مبعوث بفضل الكتف

یعنی خوشحال رہو تم صبح اے وسیلے امت اپنی کے اوسید رکھتے ہین ہم نجات کی کل کے دن مین قیامت مین تحقیق گیا مین جسکی طرف بھیجا تہا آپ نے ملک بادشاہ جنگل مثل ہی نجات کوشش کرنے والے کہ یہان تک کہ دیکہا مین نے مصر بادشاہ کو شروع کی اوسنے بات ساتہ میرے مثل بات انصاف کرنے والے کی پہر پڑہا اوسنے خط آپ کا وقت کہولنے مہر کے اوسپر ہوا وہ کہ جانا تہا مثل اوسکے تیز کہا بڑے افسرون اوسکے پاس جمع تہے کون چیز شک مین ڈالتی ہی تجکو خط آپکا ہو گئے بولا چپ رہو اے خرابی تمہاری سے لیے اور یقین جانو کہ یہ خط احمد کا ہی مین ہے بولے کہا وہم کیا تو نے یعنی غلط سمجھا تو بولا مین نہین غلط سمجھنے والا لیکن پڑہا مین نے نشانات حرفون سے خط ہر سطر مین نامہ محمد کی اور خط ظاہر ہوتا ہی واسطے دیکہنے والے غور کرنے والے کے کہ یہ خط نامہ اوسکا ہی آپ کے نام پر کہا جاتا ہو اور اے قوم بھیجے گئے ہین ساتہ بزرگی تیری کے کفالت کرنے ہین تمام ۴۰ ۴۰

روانگی یوقنا کی بطرف مصر کے ساتہ حیلے کے اور راہ مین ملنا ساتہ دختر مقوقس کے اور پکڑا

اوس سے اور بعد ظاہر ہونے اوس دھوکے کے گرفتار ہونا حضرت یوقنا وغیرہ مسلمانون کا بیچ تکلیفون کے لشکر ارمانوسہ سے اور مشورت کرنا مقوقس کا مقدمہ لشکر اسلام مین اور نصیحت کرنا واسطے متابعت اصحاب کے اور ظاہر کرنا فضائل آنحضرت کے اور ارادہ کرنا سرداران قبط کا ممانعت اور قتل مقوقس کا اور طلب کرنا بادشاہ کا مسلمانون کو عزت اور اکرام سے اور آجانا عمرو بن عاص کا مع لشکر مدد پر اہل اسلام کے اور فتح پانا پھر چھوڑ دینا ملکہ ارمانوسہ کا قید سے بنظر احسان کے

روایت ہے ابو اسحق اموی سے جو معتمد علیہ ہین بیچ بیان فتوح مصر اور ارض ربیعہ اور فارس کے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے عمرو بن حفص نے تھا اسونے کہ اور اہل سیر مشغول ہوئے بیان سے بیان واقع عراق اور ساتھ سعد بن وقاص ہین جو گذرا اونکو ساتھ بیٹے نوشیروان کسری کے اور چھوڑا اونھون نے باقی بیان فتوح شام اور ارض مصر کا بعد اسکے اسواسطے کہ وہ راوی چلے گئے تھے طرف ایران کے مدد لشکر اسلام کو پس نہ روایت کی سُنی ہوئی بات بخوف زیادہ اور کم ہونے کے لیکن بیان کیا ہی یہ قصہ فقط ابن اسحق نے معتمدین ثقہ مخزومیون سے کہ ملے انسے موضع رملہ مین بعد فتح کے منجملہ اون بیان کرنے والون کے ابن اسحق سے نوفل بن شماخ مخزومی ہین بھتیجے خالد بن ولید کے اور تھے یہ عمر مین صحابہ سے حاضر تھے ساتھ آنحضرت کے تبوک اور حدیبیہ مین اور لڑے تھے جنگ یمامہ مین ملکر اپنے باپ سے اور تھے ساتھ عمرو بن عاص کے فتح مصر مین اور دوسرے راوی فہد بن عاصم وغیرہ ہین ہمراہی عمرو بن عاص کے جو حاضر تھے سب لڑائیون مصر مین کہا ان سبھون نے جب کہ چلے ساحل شام سے ساتھ سلامتی مسلمانون کے بطرف مصر کے اور پہنچے منزل رفح مین کہا اونسے یوقنا نے کہ اگر چاہتے ہو حملہ کرنا مصر پر غفلت مین تو بہتر مصلحت میری کہ مین فدا کرتا ہون آپکو راہ خدا مین اور آگے چلتا ہون مصر مین شاید کہ اللہ تعالی ہمرکت اس سعی کے میں کرے ذریعہ فتح مین میری اور دور کرے حسب نیا اور آلایش میرے دل سے شاید کارگر ہو حیلہ میرا کہا عمرو بن عاص نے توفیق خیر دے تجکو اللہ تعالی اور مدد کرے اور نگاہ رکھے بدخواہ سے پھر روانہ ہوئے یوقنا شب کو منزل رفح سے طرف عزما کے اور گئے دور مقام عریش اور قاریہ سے اسواسطے کہ یہ دونون قلعہ محکم تھے اور بیچ تھے بہت قریب مختلف القوم باجگذار مقوقس کے اور بعد اسکے لکھینگے ہم فتح انکی انشاء اللہ تعالی اور تھا حاکم عزما کا مقوقس کی جانب سے زمان نام ایک شخص اور عزما متصل جزیرہ طنیس کے ہے بجانب شرقی پس جب کہ قریب ہوئے اوس سے یوقنا دیکھا وہان کھڑے ہوئے خیمہ اور لشکر تو دوڑے وہ لوگ طرف یوقنا کے شور کرتے ہوئے اور آمادہ ہوئے سب لوگ انکے اسواسطے کہ ہر روز آتی تھی انکو خبر معاملات صحابہ کی اور جب سے کہ سنی تھی اونھون نے فتح قیساریہ کی بہت غمناک تھے اس باعث کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا ساتھ بیٹی مقوقس کے کہ جسکا نام ارمانوسہ تھا اور دیا تھا اوسکے باپ نے جہیز مین موضع بلبیس اور عزما اوسکو اور جب کہ رخصت ہوئی وہ اپنے باپ سے ساتھ غلامون اور اموال اور لشکر کے اور آئی موضع بلبیس مین اور ساتھ تھے ہمراہ اوسکے ہزار سوار جرار بافسری ایک سردار کے کہ نام اوسکا اطلیوس تھا واسطے حفاظت قلعہ عزما کے روایت ہے ابن اسحق سے کہا اونھون نے ملا مین ایک قبطی سے جو سپاہی لشکر مقوقس کا تھا بعد اوسکے مسلمان ہونے کے اور پوچھا مینے اوس سے کہ کیا گذرا قصہ تمہارا جب کہ سنا تمنے آنا مسلمانون کا شام سے طرف مصر کے اور شکست کہا ہرقل کا کہا اوسنے جب کہ سنی ہمنے یہ خبر تو بھیجا مقوقس نے قاصد اپنے تمام اپنے شہرون مین جو ملے ہوئے تھے ملک شام سے کہ نہ آنے دیکو کسی کو ہوا خبر ملک مصر مین اسواسطے کہ دشمن یہ لوگ غالب اسلام کا اور پر فوج ہرقل کے تاکہ خوفناک ہون دل اوسکی قوم والون کے پس اسی واسطے جب کہ آئے یوقنا سرزمین مصر مین ایکبارگی بیخبر کے ساتھ لشکر آراستہ کے لباس روم مین تو دریافت کیا اونسے ہمارے لوگون نے آنا اور ارادہ اونکا کہا راوی نے کہ سن لیا تھا یوقنا نے راہ مین ایک شخص سے حال نکاح قسطنطین کا ارمانوسہ بنت مقوقس سے اور روانگی اوسکی مصر سے طرف موضع بلبیس کے اور ہوا تھا نکاح اوسکا جبکہ لڑتے تھے مسلمان قلعہ حلب سے پس شور کیا یوقنا نے وہان کے لوگون سے کہ شہزادہ چلا گیا قیساریہ سے راہ دریا اور بھیجا ہی مجکو نزدیک مقوقس کے ہمراہ لانے ارمانوسہ کے پاس اوس کے باپ سے جب کہ معلوم ہوا مصریون کو یہ حال کہا یوقنا

کہ مقوقس پہلے ہی روانہ کر چکا اوسکو اب شہزادی ارمانوسہ مقیم ہے موضع بلبیس مین اور منع ہوا اوسکو جانے سے مگر خوف عرب کا اور خبر پہونچ گئی قسطنطین کی
قیساریہ سے پھر گئے یوقنا قریب بلبیس کے اور مقام کیا وہان پر پس آیا درمیان ارمانوسہ اور دریافت کیا حال یوقنا کا اور خبر دی شہزادی کو اوس بات کی تو بلایا
اوسنے یوقنا کو اور گئے یوقنا ساتھ اپنے سوارون کے لباس عمدہ مین اور داخل ہوے لشکر ارمانوسہ مین پس پائے دس ہزار آدمی اوس لشکر کے تو پیادہ ہوے
یوقنا اور سب آدمی اونکے اور کھڑے ہوے آکر اوپر دروازے شہزادی کے طالب اجازت پس حکم ہوا اونکو جانے کا بارگاہ مین پھر جب کھڑے ہوے یوقنا آگے
شہزادی کے بہت تعظیم کی اوسکی اور عطا کین سب کو کرسیان اور حکم کیا اونکو بیٹھنے کا کہا اوسنے ملکہ نے بے ترجمان کے کب سے جدا ہوے تم شہزادے سے
کہا یوقنا نے گذرا ایک مہینا کہا اوسنے روانگی تمہاری قبل اوسکے جانے کے تھی یا بعد اوسکے کہا یوقنا نے چلا مین پہلے اور سوار ہوا بادشاہزادہ جہاز مین بعد میرے
جب کہ اونہوں نے موضع عزام مین سنی مینے خبر اوسکی روانگی کی مگر کہدیا تھا مجھکو پوشیدہ کہ نہین طاقت مجکو مقابلہ عرب کی تحقیق میرے باپ نے قبل سے چھوڑ دیا انطاکیہ کو
اور بلاد شام ساتھ تمام لشکرون کے اور بھیجا انکے مقابلے مین ماہان ارمنی کو موضع یرموک مین ساتھ لاکھون فوجون کے لیکن نہ ٹھہر سکا وہ اور مارا گیا اب جاونگا مین
مع اپنے اموال اور خزانے کے قسطنطنیہ مین پھر بھیجا مجکو اوس ملکہ تیری طرف کہ لے چلون تجکو بسواری جہاز نزدیک اوسکے جب کہ سنی ملکہ نے یہ گفتگو سوچتی رہی اور
سر اوٹھایا اور کہا کہ مین نہین کرتی کچھ کام بے اطلاع اپنے باپ کے اب کہلا بھیجتی ہون اوسکو یہ خبر پس اوٹھ کھڑے ہوے یوقنا اور ہمراہی اوسکے روایت ہے
ابو اسحق اموی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کہا اونہون نے سنا مینے شب کو آئے گئے جاسوس ملکہ کے اور خبر دی اوسکو فتح عرب کی قیساریہ پر اور سواحل کے
شہرون کی اور آنے عمرو بن عاص کی ساتھ لشکر کے طرف مصر اور قصہ یوقنا کا کہ جو حیلہ کیا تھا اونہون نے اور باقی سب جنہون نے مفصل کہ اسی نے فتح کیا طرابلس
اور صور اور جبلہ کو جب سنی ملکہ نے یہ باتین ڈری اور جانا کہ یہ حیلہ گر ہے پھر بلایا اپنے داروغہ کو اور حکم کیا طیار کرنے لشکر کا اور بیان کر دیا اوس سے سب ماجرا اپنا
پھر کھڑے کیے اپنے غلام دیوانخانے مین اور کہا اونسے جب کہ بلاؤن یوقنا کو مع اوسکے خواص کے قید کر لینا تم اون سب کو اور جب قادر ہونگے ہم اوپر اونکے شکستہ دل
ہو جاوینگے مسلمان سب پھر جب طیار ہو گئے سب اوس نے بھیجا ایک آدمی طلب یوقنا مین پس آیا وہ شخص اور کہا اے بطریق یاد کیا تجکو ملکہ نے کہ کہلا بھیجا اپنے باپ کو
جو تو کہے کہا یوقنا نے کہ تو چل مین آتا پیچھے تیرے اور بعد اسکے کہا اپنے لوگون سے کہ ملکہ پہچان گئی ہمکو اور ارادہ کیا اسنے ہمارے قتل کا اگر یہ نہ ہوتا تو اوسکا اچھا ہوتا
اور شہرہ ہوگی حکایت ہماری لوگون مین ساتھ حماقت کے پس ہو عزت سے اور نہ خود قتل ہو کفار کے ہاتھون سے اور ہوہ مددگار دین اسلام کے کیا اچھا ہے
دنیا سے کہ نقصان ہوئی واسطے کسیکے کدورت اسکی پس آباد کر دلون اپنے گھر آخرت کے اور سعی کرو اللہ تعالی کی راہ مین حق سعی کا شاید ... ہوتے ہے
طیار ہو گئے سب لوگ اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور توکل کیا اللہ ... کلامون مین کہا ابن اسحق رحمہ اللہ ... کہ سنا ... انتظار کیا ملکہ نے آنے
یوقنا کا تھوڑی دیر جب کہ تامل ہوا یوقنا کو تو روانہ کیا طرف اونکے ایک اور قاصد کہ جلد لاوے کہا اوس سے یوقنا نے کہ لوٹ جا طرف ملکہ کے اور کہہ اوس سے کہ
نہین یہ عادت سلاطین کی کہ بلاوین کیلون کو بلا ضرورت کے کیا تھا مین آگے اوسکے پس کہنا چہیے کچھ اب کیا ارادہ ہے اوسکا آدھی رات کو لوٹ آیا قاصد
اور کہی اوس سے گفتگو یوقنا کی پس سوار ہوئی ملکہ اوسی وقت ساتھ لشکر کے اور حکم کیا کہ گھیر لین یوقنا کو اور خواص کو ... تک اور بھیجا قاصد تیسرا اور کہا
اوسنے یوقنا سے کہ کس باعث سے چھوڑا تمنے دین اپنے آبا کا اور ترک کیا مسیح کو اور ... بغرض حیلہ کے ... یوقنا کہ مسیح
ایک بندہ ہے بندون اللہ تعالی کے نہین قادر کسی چیز پر اور یا ... کہ اقرار کیا اوسنے اللہ تعالی سے ان باتون کا حالت ... جیسا کہ کہا
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ○ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○ وَبَرًّا بِوَالِدَ
وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ○ یعنی وہ بولا مین بندہ ہون اللہ کا مجکو اوسنے
کتاب دی ہے اور مجکو نبی کیا اور بنایا مجکو برکت والا جس جگہ مین ہون اور تاکید کی مجکو نماز کی اور زکوۃ کی جب تک مین رہون جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے
اور نہین بنایا مجکو زبردست بدبخت اور سلام ہے مجھپر جس دن مین پیدا ہوا اور جس دن مرون اور جس دن کھڑا ہون جی کر اور جو شخص یا روزہ یا نماز اور زکوۃ
اور وفات پاوے وہ خدا نہین ہوتا وہ بندہ ہے محکوم عبادت شامل ہے اور اللہ تعالی ... اور ... کسی کو اپنی ... نہ کیا مگر اللہ تعالی نے

اور رد کا اپنی راہ حق سے کہ خدا کہتے ہو مسیح کو ہم بھی سجدہ کرتے تھے مثل تمہارے صلیب اور تصویروں کو اور سمجھتے تھے شریک اللہ تعالی کا یہانتک کہ ظاہر ہوا
ہمپر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شفا ہوئی ہمکو مرض جہالت سے اور کھلے دل ہمارے واسطے ہدایت کے تحقیق دین اسلام دین حق واضح ہے ہم بھی مثل تمہارے
تھے کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور ابراہیم و اسحق کو نصرانی پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب کریم میں کہ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ یعنی نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ تھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا
شرک والا اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ یعنی اور جو کوئی
چاہے سوائے حکم برداری کے اور دین سو اوس سے ہرگز قبول نہو گا اور وہ آخرت میں خراب ہے اب آگاہ ہو کہ ہم آئے ہیں تم سے لڑنے کو یہانتک کہ اقرار کرو
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کا یا جزیہ دو یا لڑو کہا راوی نے جب کہ سنا قاصد ملک نے کلام یوقنا کا لوٹ آیا اور کہا اپنے لوگوں سے مقابل ہو
انکے یہ آئے ہیں تم سے لڑنے اور لینے مال و اسباب کے پھر حملہ کیا اون سب نے یوقنا اور اونکے لشکر پر اور چلتی رہی تلوار تمام روز پھر دوسرے روز حملہ کیا قبطیوں نے
اور گھیر لیا اور لڑے خوب آپس میں آ ملے گئے یوقنا اپنے ساتھیوں کے ساتھ زائد طاقت سے اور شہید ہوئے بہت آدمی اونکے اور قتل کئے قبطیوں سے
خلق کثیر اور صبر کیا اونھوں نے اللہ تعالی کے حکم پر اور کہا سب نے کہ واللہ نہ مقید ہونگے ہم یہانتک کہ شہید ہو جاویں تمام تحقیق حاصل ہوئی ہمکو اللہ تعالی
کی طرف سے رضامندی اوسکی کہ مطلوب ہماری تھی کہا ابن اسحق نے کہ جب خبر دی تھی جاسوسوں نے ملک کو قصہ یوقنا کی لکھا تھا اوسنے
اوسیوقت یہ حال اپنا اپنے باپ کو اور یہ کہ میں مغلوب ہوں انکے مقابلے میں اور لشکر عرب متوجہ ہے یہاں کا ساتھ عمرو بن عاص نامے ایک سردار کے اور
منتظر ہوا میں جواب کی جب کہ پہونچی یہ خبر مقوقس کو بلایا اوسنے ارکان دولت کو اور طلب کیا اون سے مشورہ اس کام کا کہا اونھوں نے اے بادشاہ
صلاح ہماری یہ ہے کہ روانہ کر لشکر واسطے مدد ملک کے اور لکھ ملک بربر کو اور رقارع ابن قیس ملک بجاہ کو کہ روانہ کریں لشکر واسطے مدد تیری کے اور بلا حاکم اسکندریہ
اور حاکم سعید کو جب کہ آجاویں یہ لوگ تب مقابلہ کر عرب سے اور نہ مہلت دے اونکو کہا بادشاہ نے اے اہل دین نصرانیہ جان لو کہ ملک محتاج ہے سیاست کا اور
جو شخص کہ درست ہے عقل اوسکی درست ہوتے ہیں کام اوسکے اور جبکہ درست ہوں کام امن پاتا ہے حوادث روزگار سے اور غلبہ نہیں موقوف کثرت پر
بلکہ حاصل ہوتا ہے ساتھ حسن تدبیر کے واللہ تھا قیصر جیسے بڑا فوج اور ملک میں صاحب سامان کا اور جمع کیا تھا اوسنے روم اور یونان اور سب طرف سے
لوگوں کو نہیں حاصل ہوا مقصود اوسکا اوس جماعت سے اور نہ قادر ہوا زور تدبیر پر اور جان لو کہ عقل اہل ہے آدمی کی جو مکلف ہے ساتھ احکام کے اور بہتر ہے
تمام مخلوق سے جو مالک ہو عقل کا سو وار کام اپنا اور ہمکو کہ نہ حاصل ہوئی عقل خراب ہوا اور نہیں حاصل ہوتی حکمت سوا عقل کے اور کہا ہے حکیم بابوسی نے
کہ عقل بہتر ہے عمدہ ہے اور طالب اوسکا معزز اور تارک اوسکا ذلیل ہو واسطے کہ وہ غذا روح ہے اور قوت قلب کا اور جان لو کہ میں نہیں کہتا تمکو خواہش سے بلکہ کہتا ہوں
حق بات اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں بھیجا تھا اپنا قاصد طرف میرے واسطے دعوت اسلام کے پس پہنچا جانا میں نے اونکے
قول کو بدلیل اونکی کتاب کے اور شہادت معجزوں کے اور جانتے ہو تم کہ جب پہنچی خبر اونکے بعثت کی ڈر گئے سب لوگ اور شق ہوا چاند اونکے اشارے سے
اور بھنا ہوا گوشت جو زہر بھرا ہوا تھا اوسنے کلام کیا اوسنے کہ مت کھاو مجکو اور باتیں کیں اونسے گوہ نے اور پتھر اور شجر اور جد ہونے اور رنگ گئے آسمان پر اور
غالب آئی اونپر قوم اونکی اور انکار کیا اونکا پس غالب آئے وہ اونپر اور یہ تابعت کی اون لوگوں نے اور وہ بھی لوگ ہیں کہ فتح کیا ملک شام کو اور انکار کرتے ہو تم
اونکے مقدمے میں اسواسطے کہ حکم کرتے ہیں وہ اچھے کام کا اور منع کرتے ہیں برائیوں سے اور ادا کرتے ہیں حدود الہی جنکا حکم کیا اللہ تعالی نے اور نہیں اونکی
کتاب میں مگر وہ جو انجیل میں ہے مگر گمراہ کیا تمکو بولس نے اور پھیر کیا سیدھی راہ سے اور نام رکھا تمہارا جو نہ لائق تھا اور حلال کیا واسطے تمہارے جو کچھ حرام تھا
پہلے سے اور یہی ہے اندھا پن کہ بڑھ گئے تم حکم اپنے نبی سے اور کہا اور پہ روح اللہ عیسی ابن مریم کو کہ بیان کرتے تھے جو نہ پیام دیا تھا اونکو اللہ تعالی نے
اور خود سے کہا بولس نے خواب میں دیکھا ہے کہ خنزیر اور شراب اور کرنا [illegible] کہا ہوں کا لیکن مانی تھے بات اوسکی اور سچ جانا پناہ خدا کی کہ
[illegible] اولین قائل ہیں ساتھ وحدانیت الہی کے

اور بنائی تھیں حکیم دموناسے نے مصر اسیکے تھیں رصد گاہیں واسطے معلوم کرنے احوال نجوم کے اور گردانا اوسنے اونکو واسطے [illegible] پہلوں کے اور کہا
اونہیں حال سب پہلوں کا اور تمام شاہان روم کا آخر تک اور نقل کیا ہے حکما نے قول اوسکا اکثر ستارہ گردیدہ ہے [illegible] بیت المال
چنانچہ بیان کی ہے تحقیق حکیم دموناسے نے اور بنائی تھی اوسنے ایک تصویر بطور طلسم کے اور لکھیں اوسکے سر پر چار سطریں اول یہ کہ جو ڈرا وہ بچا اوس بلا سے
کہ کرتا تھا اندیشہ اوسکا ثانی یہ کہ جو ڈرا اوس چیز سے کہ روبرو اوسکے ہے بچایا اوسنے جو کچھ کہ رکھتا ہے ثالث یہ کہ اگر چاہتا ہے تو قصد عظیم تو مت سو اور نہ غفلت کر رابع
یہ کہ جلدی کر اپنے کام میں قبل نزول شئی خوفناک کے پس جسکی یہ باتیں ہوں کیونکر ہوسکے خلاف اوسکا اور یہ خصلتیں ہیں محمدیوں کی کہا راوی نے پس جھک گئے
سر سب لوگوں کے غصے سے بادشاہ پر اور نہ کہیں تھیں یہ باتیں مقوقس نے مگر پہلے کھڑے کر لیے تھے ایک ہزار غلام مسلح لیکے سر پر ہیبت ناک اور اون سے کہہ
وہ پہلے سن چکا تھا قصہ قیصر روم کا ساتھ اوسکے سرداروں کے کہ جب جمع کیا اونکو واسطے نصیحت کے تو کھڑے ہوئے اوسکے مارنے کو پس بند و بست
کر لیا اپنا مقوقس نے غلاموں سے کہ نہ دست انداز ہوا وہ پھر کوئی شخص جب کہہ چکا بادشاہ یہ باتیں بولا وزیر اوسکا ای بادشاہ رائے آپ کی غالب ہے اور میں
اول ایمان لاتا ہوں تمہارے قول پر فرمایا بادشاہ نے ای وزیر لکھ میری بیٹی کو کہ مہربانی کرے اوس قوم سے اور اوس لیے اونکو اور بھیجا سے میری طرف تاکہ
خلعت دوں میں اور خوش کروں میں دل اونکا اور کریوں اونکو مددگار اپنا مقابلہ اعدا میں اور یہ ارادہ تھا اوس بادشاہ کا اس تحریر سے مگر یہ کہ مسلمان [illegible] قتل
یوقنا کے کہ جانتا تھا کہ حق جانب عرب ہے پس لکھا وزیر نے ملکہ کو ارشاد بادشاہ کا جب پہنچا خط ملکہ کو اور پڑھا اوسنے حکم کیا اپنے لوگوں کو لوٹ آنے کا مع قافلے
یوقنا سے پس لوٹ آیا لشکر اور دکھلایا یوقنا کو خط اپنے باپ کا جب کہ پڑھا اوسکو یوقنا نے کہا [illegible] کہ دیا تو استخارہ کرتے ہیں ہم اس کام میں اور کہا یوقنا نے
اپنے لوگوں سے کہ اللہ تعالی نے دور کردیے پردے غفلت کے اس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوا اوسپر حق مثل ہمارے اب کیا ہی صلاح تم لوگوں کی کہا سبھوں نے
ہم مطیع ہیں تمہارے کہا یوقنا نے کہ [illegible] آج کی شب واسطے فکر کے پھر جب ہوئی رات کھڑے ہوئے یوقنا نماز پڑھنے کو اور کہا لوگوں سے کہ [illegible]
اور ترنا گھوڑوں سے شاید کہ قریب آیا ہو ان لوگوں نے پس مشغول تھے نماز میں کہ ناگاہ آیا ایک شخص تو ڈرے اوس سے یوقنا اور دیکھا اوسکو تامل سے تو
وہ عمرو بن امیہ ضمیری تھے جو عامل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھے پس خوش ہوئے یوقنا اونکو دیکھکر اور پہچانتے تھے اونکو پہلے سے کہا مرحبا
ای عمرو کہاں سے آئے تم کہا اونھوں نے میں آیا ہوں عمر بن خطاب کی طرف سے نزدیک عمرو بن عاص کے واسطے تاکید روانگی بجانب مصر کے اور ملا میں اونسے
یہیں راہ میں اور وہ اب بہت نزدیک ہیں اور بھیجا مجکو لوگوں نے کہ کہوں اونسے خبر تمہاری دریافت کرکے پس بیان کیا یوقنا نے سب حال اپنا اور کہا ای عمرو جاؤ
تم اسیوقت اور لے آؤ اونکو ہماری مدد پر جلدی میں پس روانہ ہوئے عمرو بن امیہ اوسی وقت تیز مانند آندھی کے بطرف عمرو بن عاص کے اور کہا اونسے قصہ یوقنا کا
پس چھوڑا عمرو بن عاص نے لشکر اور سپہ کو اور سوار ہوئے خود معہ بعض ساتھ تھوڑی فوج سواروں کے اور نائب کیا اپنا عامر بن [illegible] عامری کو پس نکلا تھا
آفتاب کہ آپہنچے نزدیک یوقنا کے جب معلوم کیا یوقنا نے آنا اونکا [illegible] اور حملہ کیا لشکر قبطیہ پر جو قریب مقیم تھے [illegible] ہزار [illegible] قتل
[illegible] ہزار سے اور قید ہوئے بہت لوگ اونکے اور بھاگ گئے باقی لوگ اور [illegible] بیٹی بادشاہ کی ساتھ تمام مال و اسباب اور غلام اور کنیزکوں کے
کہا عمرو بن عاص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن [illegible] اور قعقاع بن عمرو تمیمی اور خالد بن سعید اور [illegible]
[illegible] اللہ تعالی نے هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ○ یعنی اور کیا بدلا ہے نیکی کا مگر نیکی
اور جانتے ہو تم کہ اس بادشاہ نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور [illegible] ہم لوگ [illegible]
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور حضرت دوست رکھتے تھے [illegible]
کی طرف اوسکے [illegible] اور اسباب و مال [illegible] آنحضرت [illegible] فرماتے تھے کہ [illegible]
[illegible] روانگی [illegible] عمرو بن عاص نے ساتھ [illegible]
ساتھ تمام اوس چیز کے کہ ہمراہ اوسکے تھی [illegible]

ذکر فتوح مصر اور پہونچنا ملکہ ارمانوسہ کا بیچ رنج و فکر میں پاس باپ کے اور معلوم کرنا خوش اخلاقی اصحاب علیہم السلام کی اور بیان زہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قصہ سکندر کا ساتھ ایک امت عابد و زاہد کے اور بیٹھنا مقوقس بادشاہ کا اعتکاف میں اور قتل کرنا شہزادی کا باپ کو اور خود بیٹھنا تخت مصر پر اور جانا حضرت عمرو بن عاص کا قاصد ہوکر اور گفتگو کرنا اونکی دربار میں اور مطلع ہونا اونکا اوپر مکر و فریب کفار کے

روایت ہے ابن اسحق سے کہ جب بھاگے لشکری ملکہ کے اور گئے نزدیک مقوقس کے کہا اوس سے سب حال شکست اور قید ہونے شہزادی کا پس غمناک ہوا بادشاہ اس کام سے کہ تھا ارادہ اوسکا مقاتلہ صحابہ سے اور درحالیکہ فکرمند تھا وہ ناگاہ پہونچی اوسکو خوشخبری ساتھ آنے اوسکی بیٹی ارمانوسہ کے مع اموال و اسباب پس بدل گیا سب غم اوسکا خوشی سے پھر جب پہونچے حضرت قیس مصر میں ہمراہ ملکہ کے تو بہت عزت کی انکی بادشاہ نے اور بٹھایا اونکو اوپر اپنے ارکان دولت کے کہ آئے تھے وہ لوگ مبارکبادی ملکہ کو اور دریافت کین بادشاہ نے حضرت قیس ابن سعد سے کچھ باتین واسطے سنانے اپنے لوگون کے تاکہ مائل ہون طرف اسلام کے کہا ای اخا العرب بیان کرو کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہا قیس نے اوپر گھوڑے بھورے رنگ کے کہ سفیدی تھی اوپر ٹخنون اور تھوتنی اوسکی کے اور پچھلیان تھا مشہور ساتھ مرتجل کے پھر کہا بادشاہ نے کہ سنا ہی مینے کہ حضرت نہین سوار ہوتے تھے مگر حمار پر کہا قیس نے اکثر سواری حضرت کی اوپر اونٹ کے تھی کہ اللہ تعالی نے شرف دیا ہی اوسکو اور نکالا ایک ناقہ کو پہاڑ سے اور خاص کی یہ سواری واسطے عرب کے پس سوار ہوے حضرت شتر پر واسطے برکت کے کہ قناعت کرتی ہی جو پاوے اور صابر ہوتی ہی بوجہ اوٹھانے پر اور بہت چلنے پر اور نہین پیتے پانی دنون اور ذکر کیا ہی اوسکا ہمارے رب نے اپنی کتاب کریم مین کہ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ یعنی سوار ہوکر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے اور فرمایا ہی وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنی اور کعبہ کے چڑھانے کے اونٹ ٹھہرائے ہین ہمنے تمہارے واسطے نشانی اللہ کے نام کی اور اول غزوہ حضرت کا بدر تھا اور تھے اوسمین ستر اونٹ اور دو گھوڑے سوار ہوتے تھے ایک پر مقداد بن اسود کندی اور دوسرے پر مصعب بن عمیر اور مقابل ہوے ہم قریش سے پس باوجود اپنی کثرت کے بھاگے وہ ببرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوار ہوتے تھے اصحاب آنحضرت کے راہ مین اونٹون پر باری باری اور تھا ایک اونٹ شارف نام سوار ہوتے تھے اوسپر بدلی سے آنحضرت اور جناب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور مرثد بن ابی مرثد حلیف حضرت حمزہ کے اور ای بادشاہ حضرت ہمارے سوار ہوتے تھے اوس حمار پر کہ تحفہ بھیجا تھا تمنے اونکو اور ردیف ہوتے تھے اوسپر حضرت کے معاذ بن جبل اور رکابین اور باگین اوسکی رسی کی کھجور سے تھین اور ای بادشاہ قبلہ حضرت گانٹھتے تھے نعلین مبارک اپنی اور پیوند لگاتے تھے کپڑون مین اور فرماتے تھے جو نا پسند کرے میری طریقہ کو نہین میری جماعت سے اور کرتا آپ کا تھا سوتی کم لنبا چھوٹی آستین والا اور ہدیہ بھیجا تھا حضرت کو ایک حلہ ذویزن نے قیمتی تینتیس اونٹ کا پس پہنا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اور ہدیہ دیا حضرت کو کسینے ایک شامی جبہ اور موزے پس پہنا اونکو حضرت نے یہان تک کہ پھٹ گئے اور تھی چادر آپ کی دراز چار گز کی اور چوڑی ڈیڑھ گز کی اور تھا آپ کا ایک کپڑا ریشم کا کہ پہنتے تھے اوسکو وقت ملاقات وکیلون کے جب کہ آتے وہ اور شیرین تھا کلام آپکا اور مکرر کرتے تھے کلام اپنا تین بار واسطے سمجھانے کے اور پہلے سلام کرتے لوگون سے تین تین بار اور دیکھا مینے آنحضرت کو کہ باتین کرتے تھے تبسم سے اور جب جمع ہوتے تھے اصحاب نزدیک آپ کے اور اوٹھا چاہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے تو یہ پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی تسبیح کرتا ہون مین تیری اور ساتھ حمد تیری کے گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے مغفرت مانگتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیری طرف عرض کی ہم لوگون نے کہ یا رسول اللہ کیا عادت کرلی آپ نے ان کلمون کی فرمایا حکم کیا ہی مجکو انکے پڑھنے کا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور دکھائی مجھکو بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی بی بی نے ایک موٹی کملی اور ایک چادر موٹی اور کہا کہ وفات پائی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین تو انکو کہا مقوقس نے یہی تھے واللہ اخلاق انبیا کے پس بڑی سعادت ہے اونکے تابعین کی تحقیق بیان ہوا انہین کی
امت کا انجیل مین ہو لا ایک شخص جو وہان کا مزا تھا ای بادشاہ وہ امت جو افضل ہے نزدیک اللہ تعالی کے وہ ہم لوگ ہین پس غصہ ہوا اوسپر بادشاہ اور کہا کیا افضل ہو
تم نزدیک اللہ تعالی کے بسبب کھانے حرام اور کرنے گناہون کے اور افعال بد او ترک حسنات سے او ظلم سے رعیت پر اور خواہش دنیا سے کہان ہو تم مثل
اون لوگون کے کہ گزرا اونپر سلطان سکندر تو دیکھا اونکو کہ تہا و نکا قاضی ہے نہ حاکم نہ کوئی شخص مخصوص ہے دولت بلکہ سب اونکے برابر ہین کھانے پینے مین نہ کوئی
مخالف کسیکا نہ دشمن نہ بدخواہ لباس اون سب کے ایک ہین اپس متعجب ہوا سکندر اونکو دیکھکر اور دریافت کیا اونکے بزرگون سے حال دیکھا کہ لکھا ہوا ای بادشاہ
باقی نہی ہمنے ایک لکھوہری کہ اوسپر لکھا تھا ای ابن آدم مخلوق ہوا تو خاک سے اور مشغول ہوا ساتھ اعمال کے اگر نیک کیے کام تو خوشی ہے تجکو اور اگر بد کیے تو عنقریب
اوسکا تجپر اثر پس نادم ہوگا تو اوسوقت مین کہ نہ نفع دے تجکو ندامت اور نہ لوٹ سکیگا تو دنیا مین واسطے کرنے نیک کامون کے خوشی ہے واسطے شخص عاقل
کے کہ نہین غافل اور جمع کرتا ہے زاد راہ اپنی اور اوٹھاتا ہے مشقت اور دوڑتا ہے طرف خیر کے قبل موت سے اور غنیمت جانتا ہے حیات کو واسطے کرنے نیکیون کے
جب سے کہ پڑھی ہمنے وہ تحریر عبرت ہوئی ہمکو اوس پند سے اور پہنے ہمنے یہ لباس تنگین کہا سکندر نے کیا باعث کہ مساجد تمہاری دور ہین اور قبرین نزدیک کیا
کہا اونھون نے کہ ابعد مساجد کا واسطے کثرت اجر کے اور قرب قبور کا واسطے یاد موت کے ہے تاکہ بچاوے ہمکو گناہ سے کہا سکندر نے کیا باعث کہ کھلا
دیکھتا ہون مین تمہارے دروازون کو روز و شب اور نہین بند ہوتے کبھی کہا اونھون نے باعث اسکا یہ ہے کہ نہین کہتے ہم خزانہ کہ جمع کرین اور نہ کوئی ہم مین
چور ہے پھر کہا سکندر نے کیا باعث کہ نہین تمہارا حاکم اور امیر کہا اونھون نے کہ نہین کوئی ہم مین ظالم اور بدخواہ دوسرے کا کہ محتاج ہون ہم حاکم کے
پھر کہا سکندر نے کیا سبب کہ نہین دیکھتا مین درمیان تمہارے فقیر اور غریب کہا سببہ کہ رزق اللہ تعالی کا ملتا ہے ہم سب صغیر و کبیر کو پھر نکالین اونھون نے
دو لکھوہریان بڑی اور کہا ای بادشاہ یہ لکھوہری سالم ایک شخص عادل کی ہے اور یہ لکھوہری ظالم کی اور ہو گئی ہین یہ دونون اس حال پر اور نہ مفید ہوئی اونکو کچھ
فوج اور تدبیر مگر عادل خوش ہے اور تازہ اور ظالم نادم ہے اور حیران آرام پایا متقی نے اور لوٹا متقی نے اب اختیار کر تو ای بادشاہ جو چاہے قبل کرنے کے اسواسطے
کہ اختیار ہے تجکو خلق خدا پر اور جاری ہے حکم تیرا نزدیک و دور پر اور نائب کیا ہے تجکو اللہ تعالی نے زمین پر اور حکم کیا ہے تجکو ادائے نوافل اور فرائض کا سو یاد رکھ
انپر عمل اپنا اور عمل کر وہ جو مفید ہو تیرے نفس کو اور جان لے ای بادشاہ کہ نہ نفع دیگا تجکو بدن تیرا جبکہ نکل گئی روح اوس سے اور قابض ہے تجپر قبر ترک کر خواہش
شیطان کو اور متصف ہو احکام حق پر اور دور ہو اوسکی مناہی سے اور ست غرور ہو لذت دنیا پر پس ملیگا تو خلاصے عظیم سے اور یاد کر ای بادشاہ کہ کیا کیا
شیطان نے تیرے باپ سے وقت مکر کے اور دھوکا دیا اوسکو ساتھ دانہ گیہون کے پس جبکہ کہا مقوقس نے یہ قصہ آگے اپنے اہل دربار کے بولے بعضے
ای بادشاہ کیا جانتا ہے تو کہ کون لوگ تھے وہ کہا مقوقس نے کہ سنا ہے میں نے کہ وہ قوم موسی ہے کہ خبر دی ہے اونکی خدا تعالی نے قرآن کریم مین و من
قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ یعنی اور موسی کی قوم مین ایک فرقہ راہ بتاتے ہین حق کی اور اوسی پر انصاف کرتے ہین
اور دیکھا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں پس جب ہوئے معراج سے خبر دی اون لوگون کی اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو کہا ہے ایمان لائے
کیا وہ لوگ ایمان لائے ہین آپ پر جواب ہے توجیہ اللہ تعالی نے کہ ظاہر کرے یہ بات کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہین اون لوگون سے پس فرمایا
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ یعنی اور ہماری پیدائش مین سے ایک لوگ ہین کہ راہ بتاتے ہین حق کی اور اوسی پر
انصاف کرتے ہین کہا مقوقس نے قیس بن سعد سے ای ابنا العرب جاؤ تم طرف اپنے ہمراہیون کے اور کہو جو دیکھا اور سنا ہے تمنے کیا بات قریب ہے
نزدیک اونکے کہا قیس نے ای بادشاہ ضرور آئیگا ہمارا لشکر تیرے اوپر پس چاہیے تجکو قبول کر اسلام یا ادا کرے جزیہ یا لڑائی کہا مقوقس نے میں کہونگا یہ بات اپنے
لوگون سے لیکن جانتا ہون مین کہ وہ قبول نہ کرینگے اسواسطے کہ دل اونکے سخت ہوگئے ہین باعث اکل حرام کے روایت ہے ابن اسحق سے
کہ بادشاہ مقوقس کی عادت تھی کہ اعتکاف کیا کرتا تھا ماہ رمضان مین اور نہ ملتا تھا اون دنون مین کسی اہل کار سے اپنے آدمی سے اور نہ جانتا تھا کوئی
کہ کیا کرتا تھا اوس مکان تنہا مین اون روزون اور سو دن مین جب آتین اونکی قیس بن سعد سے تو آخر شعبان مین سولہوین سال ہجرت کے پس غصہ

قیس بادشاہ سے اور آئے طرف عمرو بن عاص کے اور بیان کیا اونسے سب ماجرا اپنی ملاقات کا بادشاہ سے فقط کہا ابن اسحق نے کہ تھا ولی عہد مقوقس کا ارسطولیس نام اور تھا وہ سخت متکبر جب سُنین اوسنے باتین اپنے باپ کی اور دیکھی توجہ اوسکی طرف اسلام کے اور یہ کہ ملا چاہتا ہے عرب سے بلکہ مسلمان ہوگیا اور دے دیگا اونکو ملک اپنا تو صبر کیا اوسنے یہانتک کہ بیٹھا باپ اوسکا اعتکاف مین حسب عادت کے پس جمع کیا ارکان دولت کو خفیہ اور کہا اونسے جان لو کہ تم لوگ مالک اس ملک کے ہو اور میرا باپ چاہتا ہے دینا اوسکا عرب کو کہ سمجھی یہ بات سُنے اوسکی باتون سے کہا اون سب نے اے بادشاہ معلوم ہے تجکو کہ صلاح اس کام کی تیرے ہاتھ مین ہے اور تو ولیعہد ہے اوسکا کر وہ کام کہ مناسب سمجھو اور ساقی کو بلایا شہزادے نے آبدار اپنے باپ کا اور دین اوسکو ہزار اشرفی اور وعدہ کیا بہت احسانون کا پس دیا زہر کہ ملا دے پانی مین بادشاہ کو تو کیا وہ کام ساقی نے اور وفات ہوئی مقوقس کی سم سے پس آیا ساقی آگے ارسطولیس کے اور یہ خبر دی اوسکو مرگ پدر کی تو گیا وہان خلوت مین شہزادہ اور دفن کردیا اوسکو خفیہ اور قتل کیا اوس ساقی کو اور بیٹھا تخت پر گویا نائب ہے اپنے باپ کا حسب عادت ایام خلوت مین اور نہ آگاہ ہوا بادشاہ کی موت سے کوئی شخص یہ ہوا قصہ مصریون کا مگر عمرو بن عاص نے جب کہ کوچ کیا بلبیس سے اور مقیم ہوئے موضع قیلوب پر بھیجے اپنے آدمی پرگنات مصر پر واسطے دلجوئی اور دلاسا کے کہ نہ بھاگے کوئی اپنے گھر سے اور ہم راضی ہین تمسے ساتھ پہونچانے قدر رسد خوراک و کاہ کے پس قبول کیا زمینداروں نے اس بات کو اور خوش ہوئے پھر چلے عمرو رضی اللہ عنہ قیلوب سے اور مقام کیا موضع بحر الحصار پر پس گھبرائے لوگ وہان کے لشنے اور شور کیا اور بند کیے گھر اور کھڑے ہوئے دروازون پر واسطے حفاظت اہل و اموال کے لیکن عمرو بن عاص نے حکم کردیا تھا اہل یمن اور اکثر عربون کو کہ نگہبانی کرین شہر کی چار طرف سے اسواسطے کہ لوگ لائے تھے اطراف کے لشکرین رسد اور اشیاے ضروریہ دور دور سے پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ قاصد بھیجین طرف مصر کے اور تھا غلام عمرو کا اہل رملہ سے وردان نام آگاہ سب زبانون سے کہا عمرو رضی اللہ عنہ نے اے وردان مین چاہتا ہون بھیجنا تیرا اونٹ قبطیون کے کہ تو جانتا ہے زبان اونکی لیکن نہ ظاہر کرنا یہ بات اونپر کہا اوسنے مین حاضر ہون بسر و چشم پس ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف بادشاہ مصر کے ناگاہ آیا قاصد ارسطولیس کا اور کہا اوسنے اے معشر عرب البتہ بادشاہ کا طلب کرتا ہے ایک شخص تمہارا تاکہ کہے اوس سے باتین اپنے دل کی امید ہے کہ اللہ تعالی صلح کرادے آپس مین کہا عمرو بن عاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم طائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور نعمان بن منذر اور ربیعہ بن وائل سے کہ مین گیا ہون آگے سالار روم کے پس نپایا مینے کسیکو قہرمان اپنے اب نجاشے کوئی اکی طرف سوا میرے کہ چاہتا ہون وہان کا دیکھا اور تحقیق انکے حال کی قوت اور ضعف سے اور نہ چھپی رہے کوئی بات انکی اپس کہا ان سبنے اے صاحب رسول اللہ کے قوی کرے اللہ تعالی ارادہ تمہارا اور مین مقصود ہمارا اگر خبرا دین اور فکر مسلمانون مین کرو جو اپنے ہو تمکو کہا حضرت عمرو نے حضرت شرحبیل سے کہ نائب کیا مینے تمکو اپنا مسلمانون پر ہو میری جگہ کہ جاؤن طرف قبط کے اور لاؤن خبر اونکی کہا حضرت شرحبیل نے اللہ تعالی توفیق دے اور مضبوط کرے تمکو پس پہنا عمرو نے لباس شامی اور بیچ جبہ صوف کا اور لٹکائی تلوار نکلے مین اور چڑھے گھوڑے پر اور ہمراہ لیا اپنے غلام وردان کو اور چلے تینون یعنی عمرو اور غلام اور قاصد طرف قصر الشمع کے پس دیکھے قریب شہر میدان مین لشکر اونکے کھڑے ہوئے آراستہ ساتھ درع اور جوشن اور سب سامان کے پھر جب کہ اوپہنچے حضرت عمرو محل شاہی مین خبر ہوئی ارسطولیس کو کہ قاصد لایا ہے ایک عربی کو تو حکم کیا اوسنے روبرو لانے کا پس چلے عمرو نزد محل مین سوار تلوار لٹکائے ہوئے کہا دربان نے پیادہ ہو نیچے گھوڑے سے لیکن نمانا عمرو نے پھر کہا سبنے تلوار رہنے دو اور انکار کیا اوسکا بھی عمرو رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ نہ مین اتروں گا گھوڑے سے نہ دون تلوار اپنی کسیکو اگر کہ تمہارا امیر چاہتا ہے اسی طرح تو بہتر ورنہ پھر جاؤن مین نہین ہے کہ ہم لوگون کو عزت دی اللہ تعالی نے ساتھ ایمان کے اور مدد کی ہماری اسلام سے نہین ذلیل ہوتے ہم آگے اہل شرک کے اور نہ بلایا ہے تمنے ہمکو اور ہمنے نطلب کیا تمہین پس کہا ان لوگون نے باتین اونکی جاکے بادشاہ سے کہا ارسطولیس نے کہ آنے دو جیسے چاہے پس آئے لوگ باہر اور کہا اونسے جیسے چاہو جاؤ تو گئے عمرو سوار نزدیک تخت بادشاہ کے اور دیکھا تخت اور دربانون اور اوپر ارکانِ کو کھڑا ہوا اور بروا اوسکے ساتھ زینت تمام کے پس تبسم کیا عمرو نے اور پڑھا فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ یعنی سو جو ملا ہے تمکو کچھ چیز ہو سو برتنا ہے دنیا کے جینے اور جو اللہ کے ہان ہے بہتر ہے اور رہنے والا واسطے

ایمان والون سے کہ جو اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین اور تھا وہ محل بادشاہ کا بنایا ہوا ریان بن ولید بن ارسلادوس کا کہ خلیفہ کیا تھا اوسنے ریان نے یوسف علیہ
وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کو اپنا مصر مین اوسکے بعد عزیز کے پھر خراب ہو گیا وہ محل اور پڑا رہا خراب پانسو برس تک اور رہا سو انشانیون سے پھر جب کہ مبعوث ہوئے
حضرت عیسی علیہ السلام اور پھیلی دعوت اونکی اور اوٹھا لیا اونکو اللہ تعالی نے اپنی طرف پس ہو گئی امت اونکی کئی فرقے اور دعوی کیا الوہیت عیسی علیہ السلام
کا جھوٹا اور حاکم ہوا مصر مین ارجایس بن مقراطیس پس بنایا اوسنے وہ محل درمیان قصر الشمع کے اور سبب اوسکے نام کا یہ ہے کہ وہ محل کبھی خالی نہ ہوتا تھا
شمع ملوک سے جب بن چکا وہ مکان بلائے بادشاہ نے حکما وہان اور تھا بڑا اونمین قربالنس نام کہا اوسنے لوگون سے کہ مینے پڑھی ہین بہت کتابین آسمانی
جو اوتری ہین انبیا پر اور صحف موسی علیہ السلام تحقیق اللہ تعالی بھیجیگا ایک ایسا نبی کہ قول اور دین اوسکا حق ہوگا صاحب اخلاق طاہرہ اور شریعت طاہرہ کا اور بشارت
دی ہے اوسکی مسیح علیہ السلام نے کیا کہتے ہو تم لوگ اوسکے حق مین پس خاموش ہو گئے سب لوگ کہا قربالنس حکیم نے کہ تحقیق پڑھا ہے مین نے انجیل کو کیا جانتے ہو تم
کہ جو کوئی مخالفت کریگا اونکی کہا سبنے کہ ہم نہین جانتے کہا حکیم نے کہ مین بنایا چاہتا ہون ایک تصویر حکمت کی اوپر اس محل کے اور بناتا ہون قریب اوسکے
ایک عبادت خانہ اور گرد اوسکے اور تصویرین کہ منہ اون سب کا طرف اوس بڑی تصویر کے ہو جب کہ ہو زمانہ ظہور اوس نبی کا تو پھیر لیگی ہر تصویر منہ اپنا
اوس بڑی تصویر کی طرف سے اور وہ بڑی تصویر گر پڑیگی اولٹے منہ زمین پر اوس عبادت خانے کے پس بنایا وہ طلسم پھر جب آیا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا پھیر لیا ہر تصویر نے منہ اپنا اور گر پڑی تصویر عبادت خانے پست اور وہ مکان مسجد جامع ہے آج کے روز تک لیکن بڑی تصویر باقی رہی تھی اپنے حال پر
جب کہ داخل ہوئے عمرو بن عاص اپنے گھوڑے پر اوس مکان مین سنا لوگون نے اور دیرون سے ایک شور عظیم اور گر پڑین سب تصویرین کانپ گئے
سب درباری اور بادشاہ اور کہا اپنی زبان مین کہ نگرین یہ عرب آئے اس عرب کے سے اور یہ سبب [illegible] یہ شخص لیگا دولت اور ملک ہمارا [illegible]
کر اوترا گھوڑے سے پس پیادہ ہوئے وہ اور بیٹھے اکثر تھی مجلس [illegible] کا اور [illegible] کلام [illegible] کی اور
نظر کی عمرو نے اونکی زینت مصر مین پس پڑھی یہ آیت وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ
سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۞ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۞ وَزُخْرُفًا وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ
لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۞ یعنی اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو جاوین ایک [illegible]
زمین سے اونکے گھرون کو چھت روپے کی اور سیڑھیان [illegible] اونکے گھرون کو [illegible]
برتنا دنیا کے جیتے او پچھلا گھر تیرے رب کے ہان اونہین کو [illegible]
زہد اور فقر سے کہ لباس [illegible]
لوگون سے جنگلون مین اور [illegible]
جدا ہونے والا اپنے اہل سے اور [illegible]
کیا حال ہوا [illegible]
نسبت کرتے ہو تم اونکی طرف [illegible]
اولاد [illegible]
[illegible]
[illegible] آیت إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا [illegible]
الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۞ یعنی [illegible]
اوس پاس قیامت کے دن اکیلا [illegible]

عمرو نے کہا ہان پھر کہا اوسنے کہ یہی فضیلت ہے اونکی سب انبیا پر کہا عمرو نے کہ کلام کیا ہے گود مین اپنی ماں کی بہت لڑکون نے مثل صاحب یوسف علیہ السلام
اور صاحب جریج اور صاحب اخدود وغیرہ نے پھر کہا اون لوگون نے ای عربی کیا کلام کیا تمھارے نبی نے سوا عربی کے کہا عمرو نے کہ نہین فرمایا ہے
اللہ تعالی نے وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ یعنی اور کوئی رسول
نہین بھیجا ہمنے مگر بولی بولتا اپنی قوم کی کہ اونکے آگے کھولے پھر بہکاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے پھر کہا اونھون نے کیا ہوئے ہین
اور نبی بھی سوا تمھارے نبی کے کہا عمرو نے کہ ہان مثل صالح اور شعیب اور لوط اور ہود کے راوی کہتا ہے کہ جب سنا اون لوگون نے کلام فصیح عمرو کا کہنا آپس مین
بیچ زبان قبطی کے ای بادشاہ یہ عربی بڑا فصیح زبان اور شجاع ہے اور بیشک یہ امیر ہے اپنے لشکر کا اگر قید کرلین ہم اسکو بھاگ جاینگے سب آدمی اسکے کہا راوی نے
وردان جو غلام تھا عمرو کا سنتا تھا یہ باتین کہا لوگون سے بادشاہ نے کہ نہین جائز ہے ہمکو کہ فریب کرین خصوصا جب کہ طلب کیا ہو ہمنے کہا وردان نے یہ مضمون
دوسری زبان مین عمرو سے اور سمجھا لیا عمرو نے مطلب اوسکا پھر کہا بادشاہ نے ای اخا العرب کیا چاہتے ہو تم حالانکہ نہ آیا ہماری طرف کوئی شخص مگر
لوٹا ساتھ لوٹ کے اب تمنے لکھا ہی طرف بادشاہ موضع نوبہ کے اور بجاوہ کے کہ آوے یہ ہماری مدد کو کہا عمرو نے کہ ہم نہین ڈرتے کثرت اعدا سے تحقیق
وعدہ کیا ہمسے اللہ تعالی نے فتح کا اور حکومت تمام زمین کا ہم بلاتے ہین تمکو طرف ایک کے تین باتون سے یا اسلام یا جزیہ یا قتال کہا شہزادے نے کہ
ہم نہین دیتے کچھ جواب اسکا سوا مشورت اپنے باپ مقوقس کے اور وہ معتکف ہے لیکن ای اخا العرب کیا تم مین کوئی شخص قوی تر ہے تجھسے اور زیادہ فصاحت
مین کہا عمرو نے کہ مین کند زبان ہون بہ نسبت اپنے ہمراہیون کے اگر سنے تو باتین کسی ایک کی اونمین سے تو معلوم کریگا تو حال اوسکا کہا بادشاہ نے کہ یہ بات
محال ہے کہ مثل تیرے اور شخص ہو کہا عمرو نے کہ اگر منظور ہو تو لے آؤن مین دس آدمی اپنے ہمراہ لشکر سے کہ سنے تو باتین اونکی کہا بادشاہ نے کہ اچھا مین
بلواتا ہون اونکو کہا عمرو نے کہ وہ نہ آوینگے تیری طلب سے لیکن اگر مرضی ہو تو جاؤن مین اور لے آؤن مین اونکو ہمراہ اپنے بولا بادشاہ اپنے مصاحبون سے
کہ جب آجاوین یہ سب تو پکڑ لینا اونکو اور اچھا ہوگا کہ گیارہ قید ہون بہ نسبت ایک کے اور وردان غلام عمرو کا سمجھتا تھا یہ کلام اوسکا پھر رخصت دی بادشاہ نے
عمرو کو [illegible] … کر باہر … عمرو اور سوار ہوئے گھوڑے پر کہا بادشاہ نے قبطی زبان مین لوگون سے کہ قتل کرنا ان سب کو جب آوین
پھر جب باہر آئے عمرو تو … کہا … وردان نے قول بادشاہ کا جب کہ پہنچے عمرو لشکر اسلام مین آگے آئے اصحاب اور سلام علیک کی اور کہا کہ ای عمرو
گمان کیا تھا ہم نے تمھاری ہلاکت کا بس بیان کیا عمرو نے سب قصہ اپنا اور جو کچھ کہ کہا اونھون نے اور بیان اپنے غلام کا بس حمد کی سبحانہ تعالی کی
اور سلامتی عمرو کی اور ہو گیا اس معاملے میں وقت شب کا پھر جب صبح ہوئی نماز پڑھی عمرو نے ساتھ جماعت کے فجر کی اور حکم کیا لوگون کو واسطے طیاری
جنگ کے کہ ناگاہ آیا قاصد بادشاہزادے کا اور کہا کہ وہ منتظر ہے تمھارا ساتھ اون دس آدمیون کے کہ وعدہ کیا تمنے اونکے لانے کا کہا عمرو نے کہ قریب
ہلاکت … اور … دائرہ بغاوت کا پہلے باغی پر کیا خرابی ہے تمھاری کہ بلاتے ہو قاصد ہمارا پھر جب جاوے ارادہ کرتے ہو قید کرنا اوسکا اور گرمی جان ہوتی
قتل … قاصد … لیکن ہم لوگ نہین جاینگے اور قریب جاؤ تم لوگ اپنے امیر کے اور کہو اوسکو کہ سمجھ گئے ہم مطلب تیرا اب نہین درمیان ہمارے اور تمھارے سوا لڑائی کے

گرنا کفار کا مسلمانون پر بیچ نماز کے اور شہید ہونا اونکا اور بعد فراغت نماز کے غالب آنا کفار پر اور لکھنا خط طرف حضرت خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور آنا فرمان ہدایت نشان بحکم احتیاط اور بشارت روانگی فوج ظفر موج کی مدد پر

کہا ابن اسحق نے کہ یہ معاملہ واقع ہوا عمرو کا ساتھ قبطیون کے اور عمرو بن عاص جب کہتے تھے یہ قصہ تو کہتے کہ قسم اوس اللہ کی کہ بچایا مجھکو فریب قبطیون سے غرض
اور جب آیا قاصد اوسکا اور کہا بادشاہ سے جواب عمرو کا کہا بادشاہ نے کہ اب مین ایک حیلہ کرتا ہون اونکی ہلاکت کا کہ سنا ہے مینے یہ لوگ تعظیم کرتے ہین
… جمعے کی … ہم روز اتوار کی … دون اپنے لوگون کو … مطلب کے جب کہ کھڑے ہون یہ لوگ نماز مین

دوڑیں وہ کمین سے نکلا اور قتل کریں سب کو تلواروں سے پس قبول کی سبھوں نے یہ بات بادشاہ کی اور منتظر رہے جمعہ کے اور لشکر اسلام سے روانہ کیا تھا عمرو نے
یوقنا کو طرف اون گانوں کے کہ صلح کی تھی انکے لوگوں نے واسطے لانے رسد اور کاہ و دانہ کے پس گئے تھے یوقنا ساتھ اپنے تمام لشکر کے رسد کو
موضع جرف کے اور کہی خبر اونکے جانے کی جاسوسوں نے قبطیوں سے تو بلایا بادشاہ نے اپنے چچازاد بھائی ہامیسون نام کو کہ وہ افسر لشکر مصر تھا اور کہا اوس
کو چن لے چار ہزار سوار اور کمین کر اوپر مسلمانوں کے پیچھے جبل قطلب کے اور نہ ظاہر ہو کوئی شخص تمہارا لیکن مقرر رکھنا جاسوسوں کو کہ جب نماز کو کھڑے ہوں
مسلمان تو حملہ کرنا اوپر ساتھ تلواروں کے پس گیا اوسی رات کو ہامیسون ساتھ چار ہزار لشکر کے اور کمین کی بیچ مغارۃ السودان کے اس طرح کہ نہ جانا اونکو
کسی نے جب ہوا وقت نماز کا اور کھڑی ہوئی جماعت آئے وہ جاسوس اور کہا ہامیسون سے کہ مشغول نماز ہیں مسلمان اور پہلے سے بھر رکھے تھے ان قبطیوں نے
خنجر اور گرز جو کہ یہوں کے دھوکا دینے کو اس واسطے کہ خبر دی تھی انکو جاسوسوں نے کہ جب حملہ کرنا اوپر تو آگے کر جانور لادے ہوئے غلے کے تاکہ
جانیں مسلمان تمکو لشکر یوقنا کا پس بے فکر ہو جائینگے وہ اور ہوگا یہ سبب قریب ہو جانے تمہارے کا ساتھ اون کے کہا راوی نے یہی حیلہ کیا تھا
قبطیوں نے اور مسافت درمیان انکے اور درمیان مسلمانوں کے ایک میل تھی اور بے خبر تھے مسلمان اس مکر کفار سے حال آنکہ سعید بن نوفل عدوی
نے کئی بار کہا تھا عمرو بن عاص سے کہ ای امیر کیوں روکا ہے تم نے ہمکو قتال قبط سے پس جواب دیتے تھے اونکو عمرو کہ نہیں ڈر ہے مجھ کو خوف سے لیکن تم سب جانتے ہو
قصہ مقوقس اور اوسکے عقل و دین کا اور تصدیق وہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں میں انکشاف کیا ہے اوسنے موافق اپنی عادت کے اس بادشاہ میں
اب مرگئے ہیں اوسکے پانچ دن باقی جب کہ نکلیگا وہ تو کہلا بھیجیگا اوس سے تو یا صلح ہوگی یا لڑائی پس اسی حال میں کہ عرب مشغول تھے اس گفتگو کے آیا ایک قاصد
شہزادے کا اور کہا اوسنے ای گروہ عرب ولیعوما بادشاہ کا سلام کہتا ہے تمکو اور یہ کہ نہیں جواب دے سکتا میں تمکو کچھ یہاں تک کہ باہر آوے باپ میرا خلوت سے تاکہ
باقی ہیں اوسکے پانچ روز پس کریگا وہ جو کہ صلاح اوسکی بیچ حال رعیت کے کہا عمرو نے کہ ہم جان چکے ہیں یہ اور اگر ہوتا یہ بادشاہ اور تمہارا [illegible] تم محبت اونکی
ساتھ آنحضرت کے اور حال اوسکے ایمان کا تو نہ مہلت دیتے ہم تمکو آنکہ بار سے لڑنے کی پس لوٹ گیا وہ قاصد۔ اسحق راوی کہتے ہیں کہ کہلا بھیجنا شہزادے کا
مسلمانوں کو واسطے فریب اور زیادہ کرنے اطمینان کے تھا کہ پوری ہو تدبیر آدمی اس واسطے کہ جب برا ہونی ہو تو تدبیر نہیں نفع دیتا خوف اور جب اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے
کسی کام کا مہیا کرتا ہے اسباب اوسکے الغرض مطمئن ہوگئے دل مسلمانوں کے اوس قاصد کی گفتگو سے اور آیا روز جمعہ کا پس امام ہوئے عمرو اور خطبہ پڑھا مشتمل اوپر
تخویف اور ترغیب کے پھر کھڑے ہوئے نماز کو اور کھڑی ہوئی ... لشکر میں جماعت غلاموں کی کہ نہ آیا اونپر دشمن اوسی وقت میں روایت ہے جابر بن قیس
سے کہ جب دیکھا ہمنے کوئی سوار و پیادہ صحراؤں کا تو صف باندھی ہمنے پیچھے عمرو کے واسطے نماز کے پس کہی تکبیر تحریمہ اور قراءت کی عمرو نے اور ارادہ کیا ہمنے
رکوع کا جبھی کہ جھکے ہم واسطے رکوع کے کہ ناگاہ ظاہر ہوئے دواب بار ہوئے نکلے آگے ایک لشکر کے کہ وہ اہل کمین تھے چار ہزار آدمی ... ہامیسون یوقنا
جب کہ دیکھا اونکو موالی عرب نے گمان کیا لشکر یوقنا کا کہ لاتے ہیں رسد پس شور کیا اونہوں نے ساتھ خوشی کے اور جب کہ آیا یوقنا ساتھ لشکر کے لیکن
نہ کلام کیا اونسے کسی عدو نے یہاں تک کہ آگئے قریب ہمارے اور ہم سب نماز میں تھے اور شروع کیا مارنا تلواروں کا اوپر ہمارے اور ہم ... اللہ تعالی کے
پس ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا گوشت ہمارے بدنوں کا اونکی تلواروں سے لیکن نہ اوٹھایا سر ہمارے کسی نے اور ہوئی قتل صف انصیر اور کہا راوی ... کہ یہ لوگ
یمن او نخیلہ اور وادی قری اور طائف اور نجد کے تھے راوی کہتا ہے کہ یہ واقعہ تھا بیچ اکثر وقائع شام میں مثل حضرموت اور یرموک کے واللہ نہ مارے گئے
آدمی ہمارے مانند روز جنگ کے کہ ... بسبب قریب آ جانے اعداء اللہ کے کہ نہ پھرے ہم نماز سے اور نہ ... رب سے باوجودیکہ یقین ہوگیا تھا ہمکو
ہلاک اپنا مگر مدد کی اللہ تعالی نے کہ اسی حال میں آپہنچے یوقنا ساتھ اپنے لوگوں کے جب کہ دیکھا اونہوں نے مسلمانوں کو قتل ہوتے ...
عمامہ اپنے سر سے اور کہا یوقنا نے اپنے قرابتیوں سے کہ جو ... آج دشمن سے تحقیق ... اوس سے اللہ تعالی ... خدا کے
پس حملہ کیا اونہوں نے ساتھ تلواروں کے اور پڑا اعداء اللہ کے اوپر ... مسلمانوں سے ... یوقنا ساتھ اونکے
سلام پھیرا عمرو نے اور فارغ ہوئے نماز سے ساتھ کل جماعت کے ... اصحاب ... [illegible]

اور سعید بن زید اور سب صحابہ اور حملہ کیا دشمنون پر پس بھیس ڈالا اونکو روایت ہی جابر بن اوس سے کہ روک لیا ہمنے اونکو جانے سے طرف مصر کے
پھر واللہ نہ بچا اونمین سے کوئی اور ہوگئے وہ مانند جانورون کے کہ قید ہون جال مین پھر جب فتح دی اللہ تعالی نے ہمین مبارکبادی دی ایک دوسرے نے
آپس مین سلامتی کی اور شکر کیا اللہ تعالی کا اور تعریف کی ہم سب نے یوقنا کی اوپر اونکے اخلاص کے اور اوٹھائے ہمنے شہید اپنے میدان سے کہ تھے چار سو
چھتیس آدمی کہ ختم کیا اللہ تعالی نے اونکا ساتھہ شہادت کے اور پونہچی خبر شہزادے کو مارے جانے اوسکے تمام لشکر کی ساتھہ اوسکے بھائی چچازاد اوسکے
پس غمناک ہوا اور یقین جانا ہلاک اپنا پھر بلایا اوسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ کیا اونسے اس کام مین کہا سب نے ای بادشاہ تو جانتا ہی کہ
نہین بنیا ہی ہمیشہ واسطے کسیکے اور ہمیشہ بادشاہ بدلتے رہتے ہین اور نہین تو بڑا اون بادشاہون سے کہ بھاگے ہین لڑائیون مین اور سنا ہی ہمنے کہ دارنوس ابن اردین
کو شکست دی سکندر نے ستر بار لیکن پھر مقابلہ کیا اوسنے اور صف آرائی کی اور نہو آہستہ دل دعا کرین علما اور مشائخ ہمارے تیری فتح کی اور نکل تو مقابلہ
اعدا کو پس ارادہ کیا اوسنے مقابلہ مسلمین کا اور کھولے خزانے باپ کے اور صرف کیا اونکو اوپر لشکر کے اور عطا کیے سلاح اور نکالا جوانان لشکر کو خارج شہر
واسطے لڑائی کے اور طلب کی ملک نوبہ اور ملک بجاہ سے مدد اور تامل کیا تا آنے تک اونکے کہا راوی نے کہ جب گذرا حال مومنین کا قریب کفار سے
جیسا کہ مذکور ہوا تو تحریر کیا یہ واقعہ عمرو بن عاص نے طرف خلیفہ برحق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم
عمرو بن عاص کی طرف سے بیچ خدمت امیر المومنین عمر بن خطاب کے بعد سلام علیک کے مین حمد کرتا ہون اللہ تعالی کی اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی
تحقیق پونہچا مین مصر مین ساتھہ سلامتی کے اور جو معاملہ ہمارا موضع بلبیس مین ساتھہ بیٹے مقوقس کے اس طرح اور فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے اونپر پھر کوچ کیا ہمنے
وہان سے طرف منزل بحر الحصا کے اور صلح کر لی تھی ہمنے اکثر اہل قریہ سے بیچ بیان کے کہ مشہور ہی وہ ضلع ساتھہ جرف کے تا کہ رسد تو پہنچاتے رہین ہمکو اور روانہ
کیا تھا ہمنے وہان عبد اللہ یوقنا کو واسطے خرید طعام اوسکے سوارون کے ساتھہ اور گیا مین خود قاصد ہوکر نزدیک افسر قبط کے گفتگو کو پس قید کرنا چاہا اونھون نے
ولیکن نگہدار رکھا ہمکو اللہ تعالی نے اونسے پھر کہا تا مین بیٹھے وہ ہماری شب مین یا دھوکا دیا ہمکو طمع گفتار سے قاصد سمجھکر پھر جب کہ کھڑے ہوئے ہم نماز
جمعہ کو بے فکر دو طرف سے پھر اور نہ جانا ہمنے اونکو بسبب شغل نماز کے کہ یہ جماعت اعدا کی ہی یا عبد اللہ یوقنا کی یہان تک کہ شروع کیا اونھون نے قتل ہمارا پس شہید
ہوئے ہمسے چار سو چھتیس آدمی لیکن ساتھہ اونمین عظیم صحابہ تھے اور ہم لوگ اب درمیان اہل ظلم کے ہین بسبب کثرت اعدا کے پس مدد کر ہماری ای
امیر المومنین ساتھہ لشکر موحدین کے والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ اور مہر لگائی خط پر اور دیا عبد اللہ بن قرط کو پس روانہ ہوئے وہ وہان سے
اوسی ساعت اور قطع کی راہ سرعت سے یہان تک کہ پونہچے مدینہ منورہ مین عشرہ درمیانی ماہ شوال سنہ ۲۲ بائیس ہجری قدسی مین پس بٹھایا اونٹ اپنا دروازہ مسجد
نبوی پر اور اندر گئے تو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قریب قبر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا خط اونکو اور نظر کی حضرت عمر رض نے طرف عبد اللہ بن قرط
کے فرمایا کیا عبد اللہ ہی کہا ہمنے کہ ہان فرمایا کس مقام سے آیا تو کہا ہمنے مصر سے نزدیک عمرو بن عاص سے فرمایا مرحبا تجکو ای ابن قرط پھر کھولا خط اور پڑھا اوسکو
کہا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم جو شخص ترک کرتا ہی احتیاط کو واقع ہوتا ہی میدان خطا مین واللہ سمجھتا تھا مین عمرو کو مگر حازم آگرا
طبع اللہ پر ضابط الامر حسن السیاست لیکن جب کہ نازل ہوتی ہی قضا بند ہو جاتی ہین آنکھین پھر تحریر فرمایا اوسی وقت ایک فرمان کرامت عنوان بنام نامی
سر جیوش مین حضرت ابو عبیدہ امین الامة کو اور لکھا اوسمین سب ماجرا عمرو کا جو گذرا اونپر مصر مین اور حکم کیا کہ روانہ کرو طرف عمرو کے ایک لشکر جیدہ اور بھیجا
وہ خط ہمراہ سالم مولی ابو عبیدہ کے کہا عبد اللہ بن قرط نے کہ مقام کیا ہمنے مدینے مین دو روز پھر اجازت طلب کی ہمنے رخصت کی تو زاد راہ عنایت کی ہمکو
بیت المال سے اور لکھا جواب خط عمرو بن عاص کا اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی عمر بن خطاب کی طرف سے عمرو بن عاص کو اما بعد
مین حمد کرتا ہون اوس اللہ کی کہ نہین کوئی لائق پرستش کے سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہون اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تحقیق پونہچی ہمکو خبر تمہارے
معاملہ کی جو گذرا مصر مین غدر کفار سے جیسا کہ سابق لکھا ہوا تھا ام الکتاب مین ای اچھا ہی تجھپر ای عمرو بن عاص کہ غافل ہو دشمن کی طرف سے اور نہ واقع ہو
اوسکے حیلے مین اور نہ جانتا تھا مین تجکو مگر نیک رای خجستہ تدبیر لیکن پورا ہوتا ہی وہ کام کہ چاہتا ہی اللہ تعالی اور خوش رہو اپنے کام مین بچتے ہوئے دشمن سے

اور بہکلایا کرو خبرین اور اللہ تعالی مدد کرتا ہو ہماری اور تمہاری بیچ فرمان برداری اپنی کے اور تحقیق لکھ بھیجا ہی ہمنے ابو عبیدہ کو کہ روانہ کرین طرف تمہارے ایک لشکر جرار پس قرین اطمینان کے ہو اور بجا لاؤ اطاعت الہی کے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر مہر لگائی اوسپر اور دیا وہ خط عبد اللہ بن قرط کو پس لیا اونھون نے وہ خط اور روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے مصر مین اور دیا اونھون نے خط عمرو بن عاص کو تو پڑھا اونھون نے اوسکو روبرو جماعت مسلمین کے اور خوش ہوئے سب لوگ اوسکو سنکر اور منتظر رہے اپنے بھائیون کے روایت ہی ابن اسحق سے کہ حدیث کی مجھے سہل بن عبد اللہ نے اونھون نے موسی بن عبد الرزاق سے کہ کہا اونھون نے جب کہ فریب کیا ابن مقوقس نے ساتھ مسلمانون کے اور لوٹ پڑا اور اثر برائی کا اونھین پر اور باز رہے گئے وہ تمام تو پوچھا اوسکو یہ خبر اور گریہ کیا اوسنے بیچ ماتم اپنے بھائی جبار اوسکے اور سخت قسم کھائی اس بات پر کہ لون عوض اسکا پھر کہا ارباب دولت کو کہ جمع ہون اوپر سے گرجا گھر مین جو واقع ہی قصر الشمع مین تو جمع ہوئے وہان سب لوگ اور بیٹھا ابن مقوقس تخت پر قریب قوم کے اور کھڑا ہوا خطبہ پڑھنے کو اور کہا ای اہل دین نصرانیہ اور حامی مذہب مسیحیہ کے شہر تمہارا عظیم ہی اور یہ ملک ہی فرعون کا جو تمسے پہلے تھے اور حاکم رہے ہین یہان کے بہت بادشاہ کہ حکومت ہوئی اونکو اقلیمون پر اور بڑے بادشاہ یہان کے تھے آل حمیر سے مثل سنان اور سیاق اور طمان اور یہی طمان بانی ہی ان ستونون کا جو ہین مصر مین اور مارینہ بن کنعان اور لقمان بن عاد اور ذو القرنین کہ بڑا بادشاہ ہوا ہی اور دست بدست آیا یہ ملک اونکا طرف قبط کے کہ آبا و اجداد تمہارے ہین مثل الطلسیس اور بلیوس اور ریان بن ولید اور اسی نے خلیفہ کیا تھا اپنا یوسف علیہ السلام کو اور اوسکے باپ ولید کا لقب تھا فرعون اور بعد اوسکے طیلما و الیکس اور امیرائیل پھر میرا باپ مقوقس اور بادشاہ سب اقلیمون کے حسد کرتے ہین اسی ملک مصر پر اور یہ عرب کہ نہین حریص کوئی زیادہ انسے پس جانتا ہون مین کہ شکست ہوئے ہو اونکے مقابلے سے اسی واسطے طمع کی اونھون نے تمہارے ملک کی جیسے کہ طمع کی پہلے ملک شام مین اور چھین لیا اوسکو قیاصرہ کے ہاتھ سے اب لڑو واسطے حفاظت اپنے مال و اطفال کے اور مین بھی ایک تمہارا ہون اور جوان لوگ بادشاہ مقوقس نے حکم کیا ہی کہ موقت بلاد عرب کا اور کہا ہی کہ بیت المال ہی اور جسے تک کہ نہ مشورہ کرلے تو ارباب دولت سے کیا کہتے ہو تم کہا سب نے ای بادشاہ ہم غلام ہین اس دولت کے اور دبے ہوئے ہین گردنین ہماری نعمت و احسان اس ریاست مین اب لڑتے ہین ہم خوشی سے یا مدد کریگا ہماری بیچ ساتھ فتح کے یا مارے جاوینگے بیچ نصرانیت کے ابن مقوقس نے اپنے اراکین کی اور خلعت دیا سب کو اور کہا سب سے کہ نکلو باہر شہر کے اور کھڑے کرو خیمے اپنے اور استعداد کرو لڑائی کا اسقدر کہ آجاوے مدد موضع نوبہ اور بجاوہ کی پس قبول کیا سب نے اور کھینچے خیمے اپنے طرف میدان کے کہا ابن اسحق نے اور آئی اوسی شب خبر ابن مقوقس کو کہ لڑائی واقع ہوگی بیچ سپاہ ملک نوبہ اور بجاوہ کے آب نہ آئیگا تمہاری مدد کو وہان سے کوئی شخص پس کھڑا کیا واسطے ارسطولیس کے ایک خیمہ بڑا لشکر قبط مین اور طیار ہوئے مسلمان اور دلانے لگے آپس مین لڑائی کا اور جو کہ دینیے تھے نوبت بنوبت پس اول شب پہرا کرتے عمرو بن عاص اور معاذ نصف شب کو اور یزید بن ابی سفیان آخر شب کا اور نور ایمان ظاہر ہوتا تھا اونکے لشکر پر اور آواز مسلمانون کی بلند ہوتی ساتھ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ تعالی اور درود کے اوپر نبی علیہ السلام کے

بعد مشورت روانہ کرنا حضرت ابو عبیدہ کا ایک لشکر مدد عمرو بن عاص کو موافق تحریر خلیفہ برحق کے اور جانا چار اصحاب کا بدلے چار ہزار کے اور ملنا راہ مین اوس لشکر سے جو بھیجا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مدینے سے مسلمانون کی مدد کو پھر ملنا جماعت منصورہ عرب کا راہ مین اور غالب آنا اونپر مدد الہی سے اور ملنا مسلمانون کا افسران قبط سے بیچ لباس منصورہ کے اور بیٹھی سے اٹھانا اونکے لشکر مین اور بعضے حالات عجیب اوسکے اور بیان صلابت حضرت عمر کا دین مین

روایت ہی ابن اسحق سے کہ جب پہونچا فرمان عالیشان حضرت خلیفہ کا ابو عبیدہ امین الامت کو اور پڑھا اونھون نے آگے سب مسلمانون کے کہا خالد بن ولید نے کہ ای امام سلطان کیا ہی صلاح تمہاری کہا اونھون نے کہ جب امیر المؤمنین فرماوین واسطے مدد عمرو بن عاص کے تو اعانت کرو عمرو کی کہا ابو عبیدہ نے

کہ طرف مصر کے بعید ہو اگر روانہ کروں میں لشکر بڑا تو خوف ہے مجھکو درازی راہ اور مشقت کا کہا خالد نے کتنا لشکر بھیجا چاہتے ہو تم کہا ابو عبیدہ نے
چار ہزار سوار کہا خالد نے کہ اللہ تعالی کفایت کریگا تمکو پوچھا ابو عبیدہ نے کہ کس طرح کہا حضرت خالد نے کہ اے امین الامت اگر تمہارا یہی ارادہ تھا تو روانہ کرو چار شخص
مسلمانوں میں سے کہ وہ برابر چار ہزار سوار کے ہیں کہا حضرت ابو عبیدہ نے وہ کون چار ہیں کہا خالد نے کہ ایک میں اور مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر اور مالک
بن حارث جب کہ سنا ابو عبیدہ نے یہ کلام روشن ہوا منہ اونکا اور فرمایا کہ اے ابا سلیمان کرو جو پسند آوے تمکو پس بلایا ان لوگوں کو خالد نے اور آگاہ کیا اپنے ارادے
سے تو قبول کیا سب نے اور طیار ہو گئے کہا خالد نے ہم چلینگے اسی رات پھر جب کہ نماز پڑھائی ابو عبیدہ نے ساتھ جماعت کے مغرب کی تو آئے تینوں اصحاب پیچھے
خالد کے اور سوار ہوئے گھوڑوں پر بعد رخصت ہونے کے ابو عبیدہ اور مسلمانوں سے اور لیے ہمراہ اپنے راہ بتلانے والے طرف وادی موسی اور شوبک کے
بارادہ مصر پس قطع کی راہ یہاں تک کہ پہنچے متصل عقبہ ایلیا کے ناگاہ ملے راہ میں ایک لشکر سے کہ زائد ہزار سے تھا سوار اوپر اونٹوں اور گھوڑوں کے تو دوڑے
بیدا واسطے جست وجو کے تو وہ لوگ ثقیف اور طی اور مرداس کے تھے بھیجے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بطرف مصر سرداری رفاعہ بن قیس اور بشار بن عون کے جب کہ پہچانا
اونکو سلام علیک کی اونسے اور مرحبا کہا اور بشارت دی فتح کی اور بلند کیں اونھوں نے آوازیں ساتھ تکبیر و تہلیل کے پھر دیکھے ان چار صحابیوں کے
اور چلے طرف مصر کے اکٹھا **روایت ہے منصور بن ثابت سے** کہ کہا اونھوں نے تھا میں اوس لشکر میں کہ روانہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف مصر کے
ساتھ رفاعہ اور بشار کے اور ملے ہم خالد وغیرہ سے نزدیک عقبہ ایلیا کے اور چلے ہم یہاں تک کہ پہنچے زمین مصر میں اور باقی رہی درمیان ہمارے مسافت
دو روز کی پس جاتے تھے ہم شب تاریک میں کہ ناگاہ سنی آہٹ لوگوں کی دور سے تو ٹھہر گئے ہم کہا خالد نے اے جوانان عرب کون لاتا ہے خبر اس لشکر نو وارد کی
کہتے ہیں نصر بن ثابت کہ میں سوار تھا شتر پر پس پھسل پڑا میں اوپر سے اور دبے پاؤں چلا میں اوس آہٹ پر تو دیکھا میں نے ایک لشکر کثیر اور معلوم ہوا مجھکو کہ
متنصرہ عرب ہیں زائد تین ہزار سے کہا میں نے دل میں کہ واللہ نہ لوٹونگا میں بے خبر ہوئے ان کے پس آگے بڑھا میں واسطے سننے گفتگو اونکی کے تو سنا میں نے کہ
کہتے تھے ذلیل کیا صلیب کو ہماری دشمنوں نے اور خرچ کی ہم نے کوشش لیکن نہ حاصل ہوا سوا رنج و تعب کے جب سے کہ چلے ہم مدین سے نہ ملا ہمکو
راہ میں کوئی اب آ پہنچے ہم قریب مصر مقام کرو اس میدان میں واسطے حصول راحت کے اور چرائیں اپنے شتر اور گھوڑوں کو تو بولا افسر اونکا کہ مراد ہماری
جلدی پہنچنے میں خلعت اور انعام ہے بادشاہ مصر سے لیکن اگر تم لوگ ارادہ کرتے ہو آرام کا تو مقام کرلیں اوترے وہ لوگ اوس مقام پر جو مشہور ہے ساتھ
غار کے اور مشغول ہوئے اپنے حوائج میں کہا نصر بن ثابت نے کہ جان لیا میں نے کہ یہ متنصرہ عرب ہیں پس لوٹا میں طرف اپنے اصحاب کے اور کہا میں نے حال
اونکا سو حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی سب نے اور کہا خالد سیف اللہ نے کہ کیا ہے صلاح تمہاری کہا اونھوں نے کہ صلاح میری یہ ہے کہ سوار ہو گھوڑوں پر اور
حملہ کرو اونپر یکبارگی قبل اس کے کہ راحت لیں تحقیق یہ آئے ہیں واسطے مدد صاحب مصر کے کہ بلایا ہے اوسنے اونکو واسطے لڑائی کے ہمارے لوگوں سے
پس باندھے سب نے سلاح اور چڑھے گھوڑوں پر اور چھوڑ دیا غلاموں کو اوپر اسباب کے اور چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے اوس لشکر سے سو تامل کیا مسلمانوں نے
سنا کہ خواب میں کر رہے ہیں پھر جب سو گئے وہ لوگ کہا خالد نے کہ گھیر لو انکو مثل حلقہ کے میان ہاتھ تم کو تاکہ نہ نکلنے پاوے کوئی انکا پس بلند کی آواز تہلیل و تکبیر کی
اور دوڑے اونپر ساتھ تلواروں کے سو نہ جاگنے پائے کفار مگر یہ کہ تلوار قطع کر رہی تھی اونکو اور واقع ہوئی دہشت اونکے دل میں پس بباعث نیند کے
گھبرا گئے اور لڑنے لگے آپس میں اور گھیرے ہوئے تھے ابن قیس اور بشار ساتھ اپنی جماعت کے اور الگ کھڑے تھے بھاگنے والوں کو پھر جب صبح ہوئی دیکھے
ہم نے مقتول ایک ہزار اور قید کیا ہزار اور لائے اونکو آگے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے تو پوچھا خالد نے کہاں سے آئے تم اور کس طرف جاتے تھے کہا اونھوں نے
کہ ہم متنصرہ عرب ہیں شام کے جب کہ [illegible] ہم شام سے طرف مدین کے اور [illegible] مقوقس کو کہ بلایا ہے ہمکو واسطے مدد اپنی کے لیکن
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اون کپڑون کو خالد نے ہر ایک مسلمان کو اور دیا بہتر خلعت اوسمین کا کہ پہنا واسطے فرس کے رفاعہ کو اور چلے یہان تک کہ قریب ہوئے جبل مقطب سے ایس
دیکھا وہان لشکر مصر مقابل لشکر اسلام کے اور بھیجا خالد نے نضر بن ثابت کو اور کہا اونسے کہ جاؤ طرف اس بادشاہ کے اور کہو اوس سے کہ عرب بسنے والے
مدین کے آئے ہین تیری مدد کو پس آئے نضر لشکر قبط مین اور یکسر اونکو پہرے والون نے کہا نضر نے کہ مین بھیجا ہوا طرف بادشاہ کے ساتھ آنے
عرب متنصرہ کے واسطے مدد کے کہا ابن اسحق نے پہر لیگئے نضر بن ثابت کو بارگاہ خسروی مین جب کہ کھڑے ہوئے روبرو کہا دربانون نے کہ
سجدہ کر بادشاہ کو کہا سینئے دل مین سجدہ کرتا ہون اللہ تعالی کو اگرچہ واقع ہوئے پیر کوئی شے تا کہ نہ بدظن ہو جاوین یہ لوگ کہ معلوم تھا سب کو کہ جو نہ کرتا ہے سجدہ
سے بادشاہ کے وہ مسلمان ہے پہر جب کہ اوٹھایا نضر نے سر اپنا کہا اوسسے وزیر نے ای اخا العرب کیا آئے لوگ تمہارے واسطے مدد بادشاہ کے کہا نضر نے
کہ ہان اور وہ مقیم ہین نیچے جبل مقطب کے کہا راوی نے جب کہ سنا یہ کلام ابن مقوقس نے حکم کیا بعض دربانون کو کہ جا دین اونکے استقبال کو تجمل سے ساتھ
کوتل گھوڑون اور لباس فرعونی کے اور خلعت دیا نضر بن ثابت کو اس خوشخبری لانے کا پس لوٹے نضر ہمراہ اونکے طرف اپنی جماعت کے روایت ہے
[illegible] کہا اونہون نے کہ تھا اون لوگون مین کہ بھیجا تھا اونکو حضرت عمرؓ نے اہل نخلہ سے اور خالد دوست رکھتے اور پاس رکھتے تھے مجکو کہ جب دیکھا
خالد نے آتے بادشاہی لوگون کو کہا مجھسے ای ابن مرہ ایک وصیت کرتا ہون تجکو کہ لوگ دشمن کے آتے ہین واسطے ملاقات ہماری کے بگمان اس بات کے کہ تم [illegible]
عرب ہین اور بیٹک عمرو بن عاص اور لشکر مسلمین تنگ دل ہونگے یہ خبر سنکے پس پیادہ پا ہو تو اپنے گھوڑے سے اور پوشیدہ ہو جا اس پہاڑ کے پتھرون مین
اور جب راہ پاوے تو جا لشکر مسلمین مین اور کہنا یہ قصہ کہ ارادہ کیا ہے ہمنے فریب دینا دشمنون کا اسواسطے کہ نہ اطمینان ہوگا عمرو بن عاص کو سواے تیرے اور
کہنا سلام میرا اور کہنا کہ مستعد رہین جب کہ سنین تکبیرین ہماری لشکر قبط مین تو کہین وہ بھی ساتھ اپنے لوگون کے تکبیرین کہ زیادہ کرے گا رعب دل مین اعدا کے
کہا نعیم نے کہ بجالایا مین ارشاد خالد کا اور اوترا گھوڑے سے اور دیا وہ بیٹے اپنے غلام [illegible] نام کو اور پوشیدہ ہوا مین پہاڑ مین درمیان پتھرون کے پہر
خالد نے کہا ساتھیون سے کہ یہ خلعت بادشاہی کہ آئے تمہارے واسطے تم پہنو سو پہنے انہون نے اور [illegible] وہ رفاعہ بن قیس اور
بشار بن عمرو نے بہتر اون لباسون کا اور [illegible] خالد اور ضرار اور رفاعہ اور [illegible] اشتر نے بھی لباس اپنا جب آیا افسر قبط [illegible] متصل اونکے کہا خالد نے رفاعہ بن قیس
سے کہ پیادہ بڑھ اسکی طرف اور خوش آمد کر اور [illegible] اپنی پیشانیون پر نہین [illegible] کچھ حرج اور قسم کہا مسیح اور مریم کی باتون مین اپنی اور [illegible]
ساتھ ذکر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ پہچان جائینگے یہ لوگ تمکو اور رکھو یاد کہ اپنی آنکھون کے اور متوکل رہنا اپنے اللہ تعالی پر [illegible]
سو کیا اون دو افسرون نے سب فرمایش خالد کے اور پیادہ بڑھے طرف سردار قبط کے روایت ہے عامر بن [illegible] سے کہ جب اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کسی
کام کا تو درست کر دیتا ہے سامان اوسکے کہ جب داخل ہوئے ہم ملک مصر مین تو مقام کیا ہمنے ایک جگہ [illegible] کہتے ہین اور [illegible]
رہبانون سے پس ایک راہب [illegible] آئے ہمارے پاس لوگ وہان کے اور پوچھا تم کون لوگ ہو کہا ہمنے ہم سپاہ ہرقل ہین ملک شام سے کہ آئے ہین
یہان واسطے مدد بادشاہ تمہارے کے کہ طلب کیا ہے اوسنے ہمکو واسطے مقابلے ان عربون کے پس خوش ہوئے وہ یہ سنکر اور دعا دی ہمکو لیکن ایک شخص کہ جو
بڑا اور مقدم اونمین تھا [illegible] شام سے اور [illegible] اپنے دین اور [illegible] ہرقل نے ایک شہر شام سے [illegible] نام اوسکا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خالد رضی اللہ [illegible] ملک شام [illegible]

اور صاحب جسکو اوس نے بھیجا تھا اسکو وکیل کر کے روبرو حضرت ابو عبیدہ کے بواسطے صلح کے پس دریافت کرتا تھا وہ ہر ایک کو اور دیکھتا جاتا تھا موزہ ہمارے پھر کہا
اوس نے واللہ نہین ہم آل غسان کے تم لوگ عرب حجازی ہو آئے ہو پھر فریب کرنے کو تحقیق دیکھ لیا میننے درمیان تمھارے اوس شخص کو کہ فتح کیا ہی اوسنے شام کو
اور قتل کیا ہی وہان کے بادشاہون کو اب لکھتا ہون شاہ مصر کو قصہ تمھارا تا کہ قید کرے تمکو کہا ہم لوگون نے کہ ہم نہین سمجھتے کیا کہتا ہی تو یہ وہم پیدا ہوا تجکو
ہماری سے سمجھا تو نے کہ مسلمانون نے نچھوڑا ہم مین کچھ مال اور لوٹا ہمکو اور کیا ہمکو ذلیل بعد عزت کے اور فقیر بعد غنا کے بلایا ہی ہمکو شاہ مصر نے
خلعت بھیجکر ساتھ بڑی تسلی کے اپنی مدد کو کہا عامر نے کہ تبسم کرنے لگا انوتلس میری ان باتون سے اور کہا مجھسے کہ آل غسان تو اکثر سمجھتے ہین ہاں وہ ہم
قسم مجکو اپنے دین کی نہین تم لوگ غسانی او سچ ہی کہ تم مسلمان ہو کہا میننے ہلاک ہو تو اگر ہوتے ہم وہ لوگ نہ آتے درمیان تمھارے دن مین بے دھڑک بلکہ آتے شب کو
گھات سے اور چلے جاتے اپنے لوگون سے تحقیق تو نے حقیر جانا مسیح کو کہ کیا ہمکو اصحاب محمد سے تحقیق واقع ہوا تو گناہ عظیم مین پھر مقام کیا ہمنے قریب انکے کہا
انوتلس نے وہان کے لوگون سے ای باپ ہمارے یہ وہ لوگ نہین جنکا ذکر کیا تو نے اگر مسلمان ہوتے تو نہ دلیری کرتے آنے مین بیچ مصر کے روز روشن مین اور
نہ اوترتے آبادی مین بولا انوتلس قسم اللہ مین خوب جانتا ہون انکو بیشک یہ مسلمان ہین نجاؤ انکے پاس اور کھانا پانی دو انکو کہ خبر بھیجتا ہون مین انکی بادشاہ کو
تا کہ ہوشیار ہو جاوے روایت ہی عامر بن سعد سے کہ لطف اللہ تعالی کا ہمپر یہ ہوا کہ جب سنا اور رہبانون نے کلام انوتلس کا کہا اونھون نے آپسمین
کہ واجب ہی ہمپر کہ صلح کرلین انسے تاکہ بیخوف ہو جاوین ضرر سے پس بولا انمین کا ایک بڑا عاقل اگر صلح کی تمنے تو نہین معلوم کون غالب ہو ہر دو فرقون سے ہم لوگ
یا عرب اگر غالب ہوئے لوگ ہمارے تو خوف ہی اس بادشاہ سے کہ کہے بادشاہ سے حال ہماری صلح کا ساتھ مسلمانون کے بغیر اجازت پس قتل کرے ہمکو
بادشاہ اور تم جانتے ہو کہ یعقوبین مخالف ہین ہمارے مذہب سے اور ہمیشہ ہر روز کافر کہتا ہی ہمکو اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعقوبی لیکن اگر صلح کرتے ہو تم
تو پہلے پکڑو اس پادری کو اور حوالے کرو اسکو بیچ ہاتھون عرب کے پھر امان طلب کرو پس عمل کیا سبنے اوسکے کہنے پر اور قید کیا اوسکو اور لائے آگے ہمارے
اور کہا ہمسے قسم ہمکو اوس چیز کی جسکا اعتقاد رکھتے ہو دین مین تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا نہین کہ ہمنے پکڑا ہی اس ملعون کو واسطے تمھارے دیدیتے
اور طلب کرتے ہین ہم تمسے امان کہ ہم لوگ نہین جانتے لڑائی جھگڑا تو جواب دیا اوسکو مالک اشتر نے ای لوگو جو کہ ارادہ کیا تمنے بیچ صلح کا تو صلح کی ہمنے تمسے اور
جو کچھ پوشیدہ ہی معاملہ ہمارا اپس مین انمی کا ہم کذب سے کہ وہ بدتر چیز ہی نزدیک ہمارے نہ سوا اسلام مانع ہی ہمارا جھوٹھ سے اگر تلوار ہو ہمارے گلے پر
جب کہ سوال کیا جاوے دین تو پھر خوف کرینگے اور کلام کرینگے ساتھ وحدانیت اللہ تعالی کے ہم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تمکو امان ہی اللہ اور رسول
کی طرف سے جب کہ سنا رہبانون نے کلام مالک کا تو قریب آئے اور سپرد کیا ہمارے اوس پادری کو کہا اوس سے خالد نے ای عدو اللہ خلاف کیا اللہ تعالی
نے جس کام کا تو نے ارادہ کیا تھا پھر پیش کیا اوسکے اسلام اور انکار کیا اوسنے اور کہا کہ مین بھاگا تھا ملک شام چھوڑ کر پھر ڈالا مجکو مسیح نے تمھارے
ہاتھون مین بیشک مسیح مسلمان ہی کر وہ جسے جو ارادہ ہو تمھارا پس ماری گردن اوسکی پھر نکلے آدمی وہان کے ہماری طرف ساتھ طعام اور میوہ کے تو کہا یا
اور محمود سے کہ ٹاتے کہا اوس برے عاقل نے خالد سے ای سردار میری تم کرتا ہون تجکو شجاعت قسم ہی تجکو اللہ تعالی کی کون ہی تو اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا اونھون نے مین خالد بن ولید مخزومی ہون پھر کہا اوسنے کیا تو نے ہی فتح کیا ملک شام اور خراب کیے وہان کے بادشاہ اور پہلوانون کو
تحقیق صفت تمھاری میرے پاس ہی پھر گیا وہ دیر مین اور لایا ایک کتاب اور کھولا اوسکو بیچ درمیان ایک ورق کے اوسمین صفت تھی حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور حال لباس اور صورت کا اور صورت حضرت ابو عبیدہ کی اور صورت حضرت خالد بن ولید کی کہ برہنہ تیغ لیے انکے ہاتھ مین ہی
اور کہا ہمیشہ مین سنتا تھا باتین تیری کیون معزول کیا تمکو خلیفہ نے اور سپہدار کیا سوا تمھارے کہا حضرت خالد نے کہ جناب عمر امیر المومنین امام اور خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو حکم کرتے ہین ہمکو نہین خلاف کرتے ہم اوسکا تحقیق اللہ تعالی نے یہی حکم کیا ہمکو اپنی کتاب کریم مین کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی حکم مانو اللہ کا اور رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین فرمانبرداری انکی فرض ہی
ہمپر اسواسطے کہ وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل کے اور کہتے ہین اچھی بات اور منع کرتے ہین برائیون سے تحقیق بھیجا ہمنے انکو خمس غنیمت کا سب مالون مین

بہت بار پس نہ بڑھا اونکو دنیا مین اوس سے کر زہد اور نہ اختیار کیا دنیا کو آخرت پر فرش اونکا خاک ہے اور لباس پیوند دار چلتے ہین بازار مین اور پیادہ تواضع اونکا لباس ہے اور تقوی بنیاد اور ذکر خدا شعار اونکا ہے اور عدل رعیت پر شعار اونکا رحم کرتے ہین یتیم پر اور نرمی ساتھ بیوہ اور مساکین کے دستگیری کرتے ہین مسافرون کی مضبوط ہین ایسے کہ دین مین سخت ہین اعدا اللہ پر قائم رکھتے ہین احکام الہی کو اور شرما تے ہین حق بات مین اور نہ ظلم کرتے ہین مخلوق سے پس پوچھا اوس قبس نے کہ کیا تھی ہیبت اونکی آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کہا حضرت خالد نے کہ ہان سنا ہے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہ کہتے تھے وہ اجازت مانگی ایک روز حضرت عمر نے پاس جانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر اجازت دی اونکو پس گئے حضرت عمر دیکھا لیکن تبسم فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا عمر نے ہمیشہ ہنسا رکھے آپکو اللہ تعالی کیا ہے باعث اس تبسم کا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ تعجب کیا ہے مین نے ان عورتون سے کہ تھین نزدیک میرے جب کہ سنی اونہون نے آواز تمہاری بھاگین پیچھے پردے کے کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ آپ حق زیادہ ہین اس بات مین کہ ہیبت کرین لوگ آپ سے پھر کہا ان عورتون کو خطاب کر کے ای دشمنو اپنی جانون کی ڈرتی ہو تم مجھے اور نہ ڈرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اونہون نے ہان تم غصہ ناک اور سخت زیادہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوسکی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے نہین ملتا تمکو شیطان راہ مین ای عمر مگر لوٹ جاتا ہے سامنے سے دوسری راہ پر کہا راوی نے جب کہ سنا اوس قبس نے یہ کلام کہا برکت تمہارے نبی کی لوٹ آئی تمہارے امام پر اور پھر کہا خالد نے کہ ان باتون سے تیرا ہمارے دین مین آنے سے کہا اوس نے جب تک کہ چاہیے قائم رکھنے والا آسمانون کا پھر کہا خالد نے کہ مین چاہتا ہون کہ دون تمکو حلے ایسی طرح پر کہ پورا ہو جاوے حیلہ تمہارا پھر لے آیا وہ بہت حلے بیشتر اور لیے حضرت خالد نے اور دیے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عمران کو اور پہنے لباس بارے گئے شامیون کے اور چھوڑے اوس نے دس آدمی وادی القری کے تاکہ نہ نکلنے دین یہان سے کسیکو واسطے لے جانے خبر کے آگے بادشاہ کے اور کوچ کیا وہان سے خالد نے بطرف مصر الغرض جب کہ آنے آدمی بادشاہ کے ہمارے استقبال کو تو دیکھا اونہون نے ہمکو پہنے ہوئے خلعت بادشاہ کا اور آگاہ نے ہوئے حلیہ مین اور زنان پس ملے اور لے چلے ہمکو یہان تک کہ پہنچے ہم برابر خیمون بادشاہی کے پس اوتر پڑے ہم سواریون سے اور بلایا ہمکو بادشاہ نے روبرو اپنے پس تو گئے رفاعہ اور بشار اور خدمت کی بادشاہ کی اور سجدہ کیا اونکو اور کہا سب حال ساتھ اپنے لوگون کے باہر پس بادشاہ نے جب کہ دیکھا اونکو کہا ای گروہ عرب تم جانتے ہو محبت میری ساتھ اپنے اب بلایا ہے مین نے تمکو کہ مددگار ہو میرے مقابل ان عربون کے اگر خیر خواہی کی تم نے ہماری تو امیر کرونگا مین تمکو اور دونگا ملک اور نعمت اپنے یہان سے کہا اوس سے رفاعہ نے خوش ہو ای بادشاہ اب سمجھ لیا تو کس قدر خرچ کرتے ہین کوشش اپنی تیری محبت مین [illegible] لڑائی کے پس خلعت دیا اونکو بادشاہ نے اور باہر آئے وہ اوسکے [illegible] سے اور حکم دیا اونکو بادشاہ نے خیمہ کرنے کا [illegible]

دیکھنا مسلمانون کا لشکر عمرو بن عاص سے حضرت خالد وغیرہ کو لشکر کفار مین قبطیون کے اور تعجب ہونا اس بات سے پھر مطلع ہونا سبب پر اور شکست لشکر قبط کی اور بھاگنا بادشاہ کا طرف اسکندریہ کے اور فتح ہونا شہر کا بسبب جا کر بیٹھنے بھائی مقوقس کے مسلمانون سے پھر مسلمان ہونا اوسکا اور لکھنا فتحنامہ وغیرہ اور بھیجنا خمس غنیمت کا طرف حضرت خلیفہ کے مع حالات روانگی اور وقعہ

دریائے نیل وغیرہ اور تعویذ حضرت امیر المومنین کا

روایت ہے سہیل بن مسروق سے کہ جب آیا لشکر بھیجا ہوا حضرت عمر کا ساتھ رفاعہ اور بشار کے اور [illegible] اونکا جب کہ فکر ہوا اور دیکھا ان لوگون کو عمرو بن عاص اور دوسرے اصحابیون نے نکالے تھے مقوقس نے لشکر قبط کے تو دیکھنے لگے اصحاب اونکو اور اونکے لباس [illegible] سے کہا عمرو بن عاص نے کہ یہ نہین معلوم ہوتے [illegible] اور میرا دل انکار کرتا ہے اس بات کا کہا عمر نے [illegible] ای ابا عبد اللہ تحقیق [illegible]

اور دیکھا مینے ان مین ایک ایک کو پس پایا مینے پہنے ہوئے لباس وادی نخلہ اور وادی قری اور طائف کا تو بولے شرحبیل بن حسنہ کہ دیکھا مینے عجب تر ان
باتون سے وہ یہ ہے کہ دیکھا مینے خالد کو انہین اور پہچانا مینے عمامہ اور کلاہ اور کپڑے اونکے وہ کہ تھے پہنے ہوئے دن آنے شہر طرابلس کے کہا یزید
بن ابی سفیان نے واللہ دیکھا مینے مالک اشتر کو اور پہچانا اونکو ساتھ درازی قد کے پھر کہا آپسمین کہ کھل جائیگا حال انکا عنقریب پس اصحاب مشغول تھے
انھین باتون مین کہ ظاہر ہوئے روبرو سے نعیم بن مُرّہ تو پہچانا اونکو اصحاب کرام نے اور خوش ہوئے پس سلام علیک کی نعیم نے اور بیان کیا تمام ماجرا
تو سجدہ کیا سب نے اللہ تعالی کو شکر کا اور کہا آپسمین کہ ہوشیار اور آمادہ رہنا جب کہ سنو آواز تکبیر کی لشکر قبط سے دوڑنا طرف اونکے کہا ابن اسحق نے
کہ کام اللہ تعالی کے مخلوق مین ساتھ تدبیر کے ہین کہ جب رات ہوئی جمع کیا بادشاہ نے اپنے ارکان دولت کو اور کہا کہ تنگ آگیا مین ان عربون سے کہ
گران ہوگیا غلہ ہمارا اور لوٹتے ہین سوار اونکے اس جانب موضع ریفینا تک اور اس طرف موضع سعید تک اور نہ آئی مدد ہماری نوبہ اور بجارہ سے بسبب غدر کے
کہ واقع ہوا اونکے پر اب صلاح میری یہ ہے کہ مقابل ہون عربون سے وقت صبح کے کہا سب نے ای بادشاہ یہی صلاح بہتر ہے پس بانٹے سلاح اپنے
لشکر پر اور نہ خبر ہوئی اوسکو اوس معاملہ کی کہ واقع ہوا اندر شہر کے بعد اوسکے اور وہ حسن تدبیر اللہ تعالی کی واسطے مسلمانون کے یہ ہوئی کہ روایت ہے
ابن اسحق سے کہ تھا مقوقس کا ایک بھائی حقیقی ارجانوس نام اور تھی دوستی کمال درمیان اونکے اور مقوقس نکرتا تھا کوئی کام بلا صلاح بھائی کے اور بیٹھتے تھے
یہ دونون برابر تخت پر اور سوار ہوتے ساتھ پس اس دفع کہ معتکف ہوا مقوقس اور کچھ خبر نہ پائی اوسکی بھائی نے اور گذرا زیادہ مدت سے تو پریشان ہوا
اور آیا نزدیک بھتیجے کے تو بیٹھا دیکھا اوسکو تخت پر کہا اوسکو کیا ہوا بادشاہ کہا اوسنے وہ معتکف ہوا ہے تک اور حکم کیا ہے مجکو بیٹھنے کا اوسکی جگہ یہان تک کہ
سوچ لے مقدمہ قتال عرب کا یا صلح اونسے پس خاموش ہوگیا ارجانوس اور جانا کہ بھائی اوسکا مارا گیا اور تھا ارجانوس بھی معتقد نبوت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دین اونکا پھیلیگا مشرق و مغرب مین اور بادشاہ مضمحل ہوجائینگے اونکے اصحاب کے وقت مین اور اوترینگے شہرون مین پس
نظاہر کیا ارجانوس نے بھید اپنے دل کا کسی سے پھر جب نکلا ابن مقوقس ساتھ لشکر کے بطرف میدان تو جمع کیا ارجانوس نے اون لوگون کو کہ چھوڑ گیا
تھا اونکو ابن مقوقس واسطے حفاظت مصر کے قصر الشمع مین اور کہا اونسے کہ تم جانتے ہو کہ عقل قوت ابن آدم کی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے مخصوص کیا ہے
آدم کو بسبب اوسی عقل کے سب مخلوقات سے اور میرے بھائی کو قتل کر ڈالا ہے اوسکے بیٹے نے بیشک اور وہ مہربان تھا تم پر اور یہ عرب مالک تھے
آگے بڑے ملک کے تمہارے ملک سے لیکن نہ باقی رہا اونکے ہاتھ مین اور نہین دیر زوال دولت مین تمہاری مگر مقابلہ لشکر عرب کا اگر فتح ہوئی عرب کی
تو قتل کرینگے اور لوٹینگے تمکو اور رہینگے تمہارے گھرون مین اور یتیم کرینگے تمہاری اولاد کو کہا اون سب نے ای سردار ہمارے کیا ہے صلاح تمہاری کہا صلاح میری
یہ ہے کہ آمادہ رہو اور بند کرلو دروازے شہر کے اور نہ آنے دو بیٹے کو داخل مصر مین لشکر قبط سے اور وہ نہین طاقت رکھتے اسقدر کہ لڑین تمسے اور عرب درپے
اونکے ہونگے پس چلے جائینگے بطرف اسکندریہ اور جانب مغرب مین مصر کے پھر صلح کرلینگے ہم بعد اوسکے عرب سے اور امن لینگے اوپر اپنی جانون اور اولاد کے
اور دینگے ہم یہ شہر اونکو اور بعد لینے امن کے جو چاہے اونکی شریعت قبول کرے اور جو چاہے جزیہ دے پس نیک جانی سبنے صلاح اوسکی اور جانا کہ کلام
استحقاق ہے اور تھا ارجانوس کے گھر مین ہزار غلام پس قبضہ کرلیا اوسنے اوپر محل شاہی کے اور لے لیے سب خزانے اور مال اور بند کرلیے دروازے قصر الشمع
کے اور بند و بست کرلیا سب شہر کا اور نہ خبر ہوئی اس بات کی ابن مقوقس کو نصف شب تک اور آخر شب آئے پاس اوسکے بعض خدمتگار اور کہا اوسنے
ماجرا اوسکے چچا کا تو یقین کیا اوسنے ہلاک اپنا بسبب خروج ملک مصر کے پس اسی حال مین کہ وہ متحیر تھا اس کام مین ناگاہ تکبیر کہی بلند حضرت خالد بن ولید
نے اور اونکے ساتھیون نے درمیان لشکر قبط کے اور سنا عمرو بن عاص اور سب باقی مومنین لشکر نے تکبیرین اونکی تو ادھر سے تکبیرین کہین اور کھونچے
بھی اور واقع ہوا زلزلہ کفار مین اور حملہ کیا مسلمانون نے اونپر اور شروع کیا قتال جب کہ دیکھی ارسطولیس نے حیرانی اور خرابی اپنے لشکر کی ہمراہ لیا
اپنے غلامون اور اہل کارون کو اور بھاگا براہ دریا بجانب غربی مصر کے اسکندریہ کی طرف اور گذرے شہر مریوط پر کہ تھا اوسمین موبذان ساقی بادشاہ کا
تین ہزار فوج سے پس پکار اٹھا اسنے فلاسفہ مصر مین کہ بادشاہ بھاگا اور نہ باقی رہا کوئی قبطی لشکر مین غرق ہوئے دریا مین بہت لوگ اور فتح دی

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو روایت ہے ابن اسحق سے کہ مارے گئے اوس رات میں قبطی پانچ ہزار اور لوٹا مسلمانوں نے مال اونکا جب
صبح ہوئی تب حضرت خالد مسلمانوں سے اور سلام علیک کی آپس میں اور مبارکبادی دی ایک دوسرے نے سلامتی کی اور داخل ہوئے شہر مصر میں
اور گھیر لیا قصر الشمع کو پس آگئے آیا ارجانوس بن راحیل بھائی مقوقس کا اور کہا اے جوانان عرب معلوم کرو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی تمہاری ساتھ فتح کے
اور ظفر جاری کی بیچ تمہارے اس طرح اور اگر نکرتا میں یہ حیلہ واسطے تمہارے پر تو نہ ہوتا وہ تم سے اب جو تم غالب ہوئے تو ہم دیتے ہیں تمکو شہر اس شرط پر کہ
نہ تعرض کرو کچھ ہم سے اور نہ دست درازی کرو ہمپر ساتھ برائی کے جو شخص ہمارا چاہے رہے اپنے دین پر اور جزیہ دے تمکو اور جو چاہے متابعت تمہاری
وہ متابعت کرے کہا حضرت معاذ بن جبل نے اوسکے جواب میں کہ فتح دی ہمکو اللہ تعالیٰ نے کفار پر بسبب صدق ہماری نیتوں اور نیک کاموں اور متابعت
حق کے اور نہیں کہتے ہم کوئی بات مگر اوسکو پورا کرتے ہیں اور نہیں غدر اور مکر کرتے ہم لوگ امان دی تمکو اوپر جان و مال و ازواج و اطفال کے جو شخص رہے
تمہارا اپنے دین پر نہیں منع کرتے ہم اوسپر ترک کا اور جو قبول کرے ہمارا دین تو نفع اوسکا مثل نفع ہمارے کے اور ضرر اوسکا مثل ضرر ہمارے کے تب
جب کہ سنی ارجانوس نے یہ بات دیں مسلمانوں کو کنجیاں وہاں کی اور امن پائی اوسنے ساتھ اپنے لوگوں کے جو وہاں تھے پھر جمع کیا اسباب کرام اور اکابر
اور مشائخ کو اور کہا اونسے کہ اللہ تعالیٰ نے غالب کیا ہمکو تمپر اور بھاگا بادشاہ تمہارا مقابلے سے تم لوگ اب ہمارے قبضے میں ہو اور مملوک ہمارے ہو جو مسلمان
ہو تمنے قبول کیا تمنے اوسکو اور جو انکار کرے دور ہو اوسنے کہا اون سب نے کہ سنا ہمنے یہ معاملہ تمہارا کہا حضرت معاذ نے کیا سنا ہے تمنے حال ہمارا کہا
اونھوں نے سنا ہے ہمنے کہ اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے رحمت تمہارے دلوں میں اور تم عفو کرتے ہو جو تمپر ظلم کرے اور احسان کرتے ہو جو تم سے برائی کرے اور تم
جانتے ہو کہ ہم محکوم علیہ ہیں اگر ہوتا اختیار ہمارا تو متابعت کرتے ہم تمہاری اس نرمی کو دیکھے اور دیکھو احوال ہمارا تو پوچھا حضرت عمرو بن عاص نے اصحاب کرام
سے کہ کیا ہے صلاح تمہاری بیچ مقدمے اس قوم کے کہا حضرت شرحبیل بن حسنہ نے کرو جو حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے عدل کا انصاف اور احسان کرو اور دلجوئی کرو
انکی اسواسطے کہ سبب ہوجاویگا ہم او پر اور شہروں کے تو سنینگے اور شہر والے یہ معاملہ تمہارا جو کروگے ساتھ اہل مصر کے پس متابعت کرینگے بغیر جنگ کے
اور لڑائی کے تو قبول کیا یہ حضرت معاذ بن جبل اور خالد بن ولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اور ربیعہ اور یزید کہ عمدہ بات یہی ہے جو کہی [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور احسان اور شفقت ساتھ لوگوں زیر دست کے معمول ہے تو کہا عمرو نے اہل مصر سے کہ تحقیق امن دی ہمنے تمکو اوپر جان اور
اولاد اور مال تمہارے کے اور یہ احسان ہے ہمارا تمپر اور معاف کیا ہمنے جزیہ تمہارا اب کی سال اور سال آئندہ سے لینگے ہم تم سے جزیہ اس طرح کہ دے
ہر شخص عاقل بالغ تمہارا ایک دینار سال میں اور جو ایمان لاوے وہ بھائی ہمارا ہے پس سنا ارجانوس بھائی مقوقس کے نے کلام عمرو کا اور کہا کہ تحقیق
انصاف کیا تمنے تحقیق اللہ تعالیٰ بسبب انھیں کاموں کے فتح دیتا ہے تمکو اور غالب ہوتے ہو اور سچے ہو تم [illegible] اب میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدًا عبدہ و رسولہ اور گواہ رہو تم لوگ اس بات پر کہ جو چھوڑ گیا ہے میرا بھائی مال
اور اسباب تابع وہ سب ہے کیا بیچ واسطے تمہارے بالعوض اس تمہارے احسان کے میرے شہر والوں سے کہا راوی نے جب کہ دیکھا
اہل مصر نے مسلمان ہونا ارجانوس کا داخل ہوئے بہت لوگ اسلام میں اور بنایا عمرو نے اوس جگہ مسجد جامع اور وہ شہر ہوا [illegible]
اور جمع کیا مال جو پایا تھا لشکر قبطیوں سے اور اونکے گھروں سے اور جو کچھ کہ تھا قصر شاہی میں پس نکالا خمس اور دیا باقی مجاہدوں کو [illegible]
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا وہ خمس اور خط ساتھ عامر بن [illegible] ایک صحابی کے اور ہمراہ کیا [illegible]
طرف مدینہ منورہ کے پس گئے عامر بن [illegible] مدینہ منورہ میں اور دیا وہ مال اور خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جب کہ پڑھا آپ نے [illegible] شکر کیا
اللہ تعالیٰ کا اور داخل کیا سب اسباب بیت المال میں پھر آیا عامر [illegible] امیر المومنین عمرو بن عاص نے سلام عرض کیا ہے [illegible]
قبطیوں نے عادت کی [illegible] ہر سال میں [illegible]
[illegible]

عمرو بن عاص نہیں کرتے کچھ کام سوا تمہارے فرمان کے پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ نے ایک خط مختصر دریائے نیل کی طرف اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ خط ہے بندۂ خدا عمر بن خطاب امیر المؤمنین کی جانب سے نیل مصر کو اما بعد اگر ہے تو مخلوق کہ نہیں مالک نفع اور نقصان کا اور بہنے والا ہے اپنی خوشی سے
تو بند ہو جا کہ نہیں ہم محتاج تیرے اور اگر بہتا ہے تو ساتھ مدد اور قوت اللہ تعالیٰ کے تو جاری رہ حسب معمول کے والسلام اور فرمایا کہ دینا یہ خط میرا عمرو
بن عاص کو کہ ڈال دے وہ اسکو نیل میں وقت حاجت کے پھر لکھا جواب عمرو بن عاص کا اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد السلام علیک
میں حمد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجتا ہوں اوسکے نبی مختار پر جب پہونچے یہ خط میرا تمکو تو جستجو کرنا امداد اللہ کی جہاں ہوں اور بیچو قصد و سعی سے
اونکی جانبداری کرنے میں اور نظر رکھیو احوال رعیت میں اور عدل کرنا ساتھ اونکے حسب طاقت اور طلبگار عفو ہو بسبب عفو کرنے خطا کے آدمیوں سے
اور جاری رکھیو لوگوں کو اونکی عادت اور قوانین پر اور مقرر کرو واسطے اونکے مواجب خرچ اونکے دفتروں میں اور بڑھاؤ رسوم عدل و آرام کو پس تحقیق زمانہ
گذر جاتا ہے اور ایام منقل[illegible] انسان کا یاد کر جمیل یا فضیحت ہمیشہ کی والسلام پھر دیا وہ خط علی بن سارہ کو اور روانہ کیا مع اوسکے
ہمراہیوں کے پاس لوگ[illegible] خط عمرو بن عاص کا وہ پڑھا اور مضمون سے خط اپنا روبرو سب مسلمانوں کے اور رکھا پاس اپنے خط
دریائے نیل کا انتظار اون[illegible] وہ بہنے سے [illegible] پس بعد چند روز کے بند ہو گیا دریا اور رک گیا بہنے سے اور ناامید ہوئے لوگ اوس سال
اوسکے پورا بہنے سے تو گئے عمرو بن عاص ساتھ جماعت آدمیوں [illegible] بن گئیں اوس سے اور ڈال دیا خط خلیفہ برحق کا اوسمیں کہا راوی نے
جبکہ گرا وہ خط دریا میں ایکبارگی جوش میں آیا اور پھر گیا [illegible] حضرت عمر بن خطاب کے اور جاتی رہی برائی اوس برس کی اہل مصر سے
روایت ہے کہ جب آئے عمرو بن عاص شہر مصر میں [illegible] دیکھا قریب اوسکے ایک گھر مقفل پھر جب کھلوایا اوسکو تو دیکھی
اوسمیں ایک تصویر چاندی کی اور آگے اوسکے ایک [illegible] اوسکے کی قلم میں مشابہ اوس تصویر کے کہ پائی تھی آنحضرت نے کعبے میں روز فتح
مکہ کے پس بلایا عمرو نے قسیسوں کو اور پوچھا کہ کیا یہ تصویر ہے [illegible] کہا اونھوں نے کہ یہ تصویر ہے حضرت ابراہیم اور اونکے باپ آزر کی ہے پس تبسم کیا
عمرو بن عاص نے اور پڑھی یہ آیت مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
یعنی نہ تھا ابراہیم یہود اور نہ نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا شرک والا اور بیان کیا معاذ بن جبل نے کہ جب آیا میں یمن سے تو سنا
ابوہریرہؓ سے کہتے تھے وہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے ملاقات کرینگے ابراہیم قیامت میں اپنے باپ سے دیکھا
اونکے منہ پر تاریکی ہوگی پس کہینگے ابراہیم کیا نہ کہا تھا میں نے تجھ سے کہ مت نافرمانی کر میری کہینگے باپ اونکے کہ نہیں نافرمانی کرتا میں آج کے روز تیری
پس عرض کرینگے ابراہیم جناب احدیت کہ اے رب میرے تو نے وعدہ کیا ہے مجھسے کہ نہ شرمندہ کرونگا تجھے قیامت میں اب کون سی ذلت بڑی ہے اس
کہ میرا باپ آگے سب کے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ میں نے حرام کی جنت اوپر کافروں کے پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے تسلی ابراہیم کے کہ اے خلیل میرے دیکھو
تم طرف اپنے قدموں کے پس دیکھینگے وہ کہ ایک [illegible] کو پھر لگی اونکے باپ کو اور ڈالا گیا دوزخ میں پس حکم کیا عمرو بن عاص نے واسطے توڑنے
اوس دونوں [illegible] کے اور کوچ کیا لشکر اسلام نے [illegible] طرف مغرب کے اور پہلے کوچ کیا [illegible] اسکندریہ کے اور مقصد کیا اپنے
لشکر کا [illegible] ساتھ اونکے ہمراہیوں کے بیچ رہ ہیوں کے والحمد للہ تعالیٰ علی ترویج الاسلام وخزی الکفرة اللئام اللهم
انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شکر واسطے اللہ تعالیٰ
[illegible] اسلام کے اور رسوا کرنے کفار نالائق کے اے خداوند [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر فتح شہر برقہ متعلقہ مصر اور قصہ ہونا یوقنا کا اور آنا حضرت خالدؓ کا پھر لڑائی اونکی قدرت پروردگار
اور قبضہ کرنا اوس شہر پر اور قصہ وفات حضرت ذو الکلاع کا

کہا ابن اسحٰق رضی اللہ عنہ نے کہ جب مسلمان پہونچے کہ تھا وہاں آباد وہ جنگ ساتھ زنجیر آتونیوس کے بہ حیلہ ملاو پہونچے وہاں پہلے یوقنا کو کہا اوسنے سو جب آئے کہ دن لایا تجکو غم
ہمارے کہا یوقنا نے کہ مسلمانوں نے بھیجا ہے تجکو تیری طرف اور وہ کہتے ہیں تجسے کہ خلاصی دے اپنے نفس کو اور سپرد کر یہ شہر ہمارے کہ امان ہو تجکو مع
اہل و مال اور جسکو تو چاہے اور اختیار ہے تجکو رہنے کا یہاں محکوم امیر اسلام کے اور جانے کا دوسری طرف پس جب تو تو نہیں کوئی مانع تیرا اور اگر جاتا چاہے
تو کسی طرف تو پہونچا دینگے ہم تجکو وہاں تک جب کہ سنا موبذان نے یہ کلام ہنسا باواز بلند اور کہا قسم مجکو میرے دین کے کہ فساد تمھارا ہی اور بگڑا تمھارا
نہیں آرام پایا جسنے تمسے امن چاہی اور میں نہیں خائن بادشاہ کا اوسکے شہر میں کہ میں اور وہ ایک ملک میں ہیں اب کہلا بھیجتا ہوں میں اوسکو اور دیگر
اوسکی اوپر تمھارے بسبب تمھاری مکاری کے عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کسپر پھرتا ہی دائرہ اور کون ٹوٹتے ہیں ہم نسبت دو مہرے کے اور تمنے اے گروہ روم
جھٹلایا مسیح کو اور انکار کیا تمنے سیدۃ ام النور کا اور نکلے تم مذہب ہمارے میں سے اور ارادہ کیا تمنے متابعت ان عربوں گرسنہ بیشہ والوں کا کہ برہنہ
بدن اونکے بسبب نایابی لباس کے اور نہ بے پروا کیا اونھوں نے تمکو کسی چیز سے قسم مسیح کی کہ بھیجونگا میں تمکو آگے بادشاہ کے تاکہ قتل کرے تمکو بسبب
کافر ہو جانے تمھارے کے کہا راوی نے اور گئے تھے یوقنا اوس شہر میں ساتھ بیس آدمیوں کے اور باہر خیمہ چھوڑ گئے تھے باقی لشکر اپنا واسطے
حیلہ کرنے کے پس اوتارا تھا اونکو موبذان نے دار الضیافہ میں اور کھولے ہتھیار اونکے پھر جب فارغ ہوئے کھانے سے اور باتیں کرنے لگے تو پہچان گیا
اونکو اور کہا اپنے غلاموں سے یہ کہ آمادہ رہیں اور دوڑ پڑیں اونپر یکبارگی اور قید کر لیں اونکو اور ارادہ کیا اوسنے یہ کہ بھیجدیگا انکو طرف بادشاہ کے اسکندریہ
میں پس قید کیا ان سب کو حیلے سے اور بند کیا انکو ایک اندھیرے کوٹھے میں اپنے محل کے اور چاہا کہ بوقت غفلت بھیجوں انکو طرف بادشاہ کے اور واسطے
کہ لشکر یوقنا نے بعد سننے اوسکے قید کے گھیر لیا تھا اوس شہر کو چہار طرف کی اور تھی اونپر ایک کنیز رینا نام کہ وہ بیٹی تھی ماریہ قبطیہ کی کہ ہدیہ دیا تھا اونکو مقوقس
نے واسطے آنحضرت صلعم کے اور یہ دونوں بہنیں حقیقی تھیں اور دے دی تھیں اونکو کنیزیاں وہاں کی رینا کو بسبب اپنے اعتقاد کے اور کر دیا تھا اوس نے
حفاظت کرنا اوسکی پھر جب رات ہوئی اور مشغول ہوا وہ ساتھ شراب کے تو صبر کیا رینا نے یہاں تک کہ بیہوش ہوا وہ مع اپنی مجلس کے اور جھوٹ ہوئی
رینا اوسکی طرف سے تو آئی محل اوس مکان کے اور کھولا دروازہ اور کہا یوقنا وغیرہ سے کہ خوش ہو نہیں کچھ خوف تمپر بیشک اللہ تعالی نے ڈالی ہی
محبت تمھاری میرے دل میں بہن اوس ماریہ کی جسکو بھیجا تھا مقوقس نے واسطے آنحضرت صلعم کے اور چاہتی ہوں میں یہ پہچاؤ تمکو بیابان میں ہی
پس جواب دیا یوقنا نے کہ خوش ہو تو اس بات سے لیکن خوف ہے تجکو دشمن الہی کا کہا رینا نے کہ آئی ہوں پاس تمھارے بعد بیہوش ہونے اوسکے کے یوقنا
کہنا ہمکو کوئی راہ کہ جاویں ہم اپنے لشکر سے کہا رینا نے کہ اس مکان میں ایک سرنگ ہے خفیہ بنی ہوئی لگاتار کی کہ دروازہ اوسکا باہر شہر کے
مقبرے میں بنا ہے اور اوسپر ایک قبہ ہے اور درمیان اوسکے قبر ہے دیکھنے والا قبر جانتا ہی اور بنایا ہے اس شہر کو ایک عورت قمعان نام جنت مار سے اور بنائی
ہی سب قبریں پہلے کے اور اوس سے یوقنا نے کہا واسطے ہمارے وہ کہ قبر پیغمبر کی سمجھا [illegible] اور رسول [illegible]
سرنگ سے تاکہ جا ملیں ہم اپنے لوگوں سے اور لیا آویں اونکو اسی راہ سے جب تک کہ موبذان بیہوش ہی شراب کا ہی کہا رینا نے کہ کرتی ہوں میں یہ کام
اگر چاہے اللہ تعالی پھر گئی پہلے رینا بیچ ماریہ کی واسطے تحقیق موبذان کے تو وہ اور تمام اہل مجلس بیہوش تھے شراب سے پھر لوٹ آئی [illegible]
گئی اوپر دروازے سرنگ کے تاکہ کھولے اوسکو تو ناگاہ سنی وہاں آواز اور آہٹ لوگوں کی اندر سرنگ کے پس [illegible]
روایت ہی اوس بن [illegible] کہ حاضر تھے [illegible] فتح مصر [illegible] کہ جب آئے حضرت خالد [illegible]
یوقنا کے تو دریافت کیا یوقنا کو اونکے لوگوں سے کہا اونھوں نے کہ امیر [illegible] بھیجا تھا اونکو اندر اس شہر کے [illegible]
ہیں اونکے پس [illegible] خالد کہ وہ قید ہوئے پس کمال غمگین ہوئے [illegible]
پہونچنے کے مسلمانوں کو [illegible]
ساتھ [illegible]

آیا ہے اسکندریہ سے بعد لینے رخصت کے ارطبولیس سے اور ساتھ اوسکے خلعت اور تحفے ہین واسطے باپ کے اور پانچ سو سوار اور سنا اوسنے راہ مین
کہ باپ اوسکا گھیر لیا شہر مین پس چھوڑا اوسنے لشکر پیچھے اور آیا ہے ساتھ دو خادمون کے نہین معلوم کہ کیا ہے ارادہ اوسکا پس اوٹھ کھڑے ہوئے خالد لیکر
اور لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخص معتمد علیہ کو ہمراہ اپنے اور جا بیٹھے آڑ مین اوس ٹیلے کی طرف اسکندریہ کے پس ناگاہ دیکھا سویدان کے بیٹے کو ساتھ دو خادمون
کے کہ آیا نزدیک ٹیلے کے اون قبرون مین کہ بیان کیا تھا اوسکا ریانے یوقنا سے اور ارادہ کیا اوسنے اوس قبے کا پس آہستہ گئے خالد اوسکے پیچھے اور
کھڑے ہوئے اوسکے سر پر یکبارگی اور کھول لیا تھا اوسنے تختہ لگا ہوا سرنگ کا بعد کھودنے زمین کے جب کہ دیکھا اوسنے ان عربون کو کانپنے لگا خوف سے
کہا خالد نے کہ اگر سچ کہے تو مجھسے تو امن دونگا مین تجکو اور اگر جھوٹھ بولیگا تو جدا کر دونگا سر تیرے بدن سے کہا اوسنے کہ مین سچ کہتا ہون تجسے کہ مین
بیٹا ہون سویدان کا اور تھا مین نزدیک بادشاہ کے اسکندریہ مین بھیجا اوسنے مجکو ہمراہ پانسو سوارون کے واسطے مدد میرے باپ کے اور حفاظت اس شہر کے
اور راہ مین سنا مینے اپنے گوئندون سے کہ تم اوترے ہوئے ہو اس شہر پر تو چھوڑا مینے لشکر کو اور آیا تنہا طرف قبے کے کہا اوس سے خالد نے کہ کیا
کام ہے تیرا اس قبے سے کیا یہان چھپے ہین اسلحہ تمہارے یا مدفون ہے خزانہ پس انکار کیا اوسنے ان دونون باتون کا کہا خالد نے پھر کیا ہے سبب یہان آنیکا
کہا اوسنے اگر امن دو مجکو تو سچ کہون تجسے کہا خالد نے امن ہے تیری جان کی کہا اوسنے ای سردار امن دو میرے باپ اور اوسکے متعلقون کو تو امن دی
خالد نے سب کو کہا اوسنے کہ یہ قبہ اوپر مونہہ سرنگ کے ہے اور سرنگ گئی ہے دار الامارة مین اور دار الامارة درمیان شہر کے ہے جب کہ سنا خالد رضہ نے یہ کلام
روشن ہو گیا مونہہ اونکا خوشی سے پھر محفوظ رکھا اونکو خالد نے اور کہا کہ کھودو اسکو ساتھ میرے آدمیون کے پھر جب کھود دی انھون نے راہ سرنگ
کی بھیجا ہمام غلام کو واسطے بلانے بعض لشکر کے آہستہ ساتھ آگ اور تیل اور قندیلون کے پس آ پہونچے وہ لوگ جلدی اور تھا وہ ٹیلا بہت بلند کہ نہ دیکھا
شہر والون نے باوجود قرب کے اوسکی آڑ مین کسیکو پھر جب آیا ہمام اون چیزون کے ساتھ روشن کیے چراغ اور اوترے سرنگ مین اور ابن سویدان
سب کے آگے تھا اور پہونچے دوسرے دروازے پر داخل محل مین پس رہنا اوسیوقت کھولا چاہتی تھی اوسکو واسطے یوقنا کے جب کہ سنی اوسنے
آہٹ لوگون کی کہا تم کون ہو کہا خالد نے ابن سویدان سے کہ باتین کرے اوس سے پس کہا اوسنے کہ کھولو مین بیٹا سویدان کا کھول دروازہ اور مت خبر کر میرے
باپ کو تو کہ کھولا اوسنے دروازہ اور چپکے گئے خالد ساتھ ہمراہیون کے اور داخل محل کے مین اور پکڑ لیا رہنا کو پس کہا اوسنے ای لوگو چھوڑ دو مجکو کہ چاہتی تھی
رہائی تمہارے لوگون کی اور آئی تھی دروازہ کھولنے کو واسطے انکے تاکہ جا ملون تمسے اور رات کو جاؤ تم اس شہر کے اگر اسی رات سے کہ ناگاہ ملے آیا تمکو
رب العالمین مین رہنا ہون بیٹی ماریہ کی جو زوجہ تمہارے نبی کی ہے پس خوش ہو گئے خالد یہ سنکر اور کہا اوس سے کہان ہین لوگ ہمارے تو ہمراہ لے گئی خالد
کو رہنا طرف یوقنا وغیرہ کے پھر کھولین قیدین اونکی اور آئے مسلمان دار الامارة مین پس پایا سویدان وغیرہ کو بیہوش شراب سے پس توڑ ڈالے سر کیے اور سپرد کیے آدمی اپنے
اور حکم کیا باقیون کو کہ چڑھ جاوین فصیل پر اور پکڑ لین دوسرے والون کو اور لے گئے طرف دروازون کے اور تھے اوس شہر کے دو باب پس توڑ ڈالے قفل اونکے
اور کھولا اونکو اور گھس آیا باقی لشکر شہر مین اور یہ سب واقع ہوا درمیان شب کے پھر جب صبح ہوئی جاگا سویدان اور گھبرا ہی اونکے تو پایا مسلمانون کو
گرد اپنے اور قیدیا تمام شہر کو پس کہا اوس سے خالد نے ای عدو اللہ اگر نہ دیتا مین امان تیرے بیٹے کو تو قتل کرتا مین تجکو جس طرح لیکن اہل و عیال تیرے ہمراہ
اپنا اور نکل جا یہان سے کہ ہم لوگ جب کہ کہتے ہین کچھ بات تو نہین خلاف کرتے اوسکا پس جان گیا سویدان کہ بتائی ہے راہ اونکو میرے بیٹے نے پھر
جب نکلا سویدان ہمراہ اہل و عیال کے وہان سے کہا اوسکے بیٹے نے خالد سے ای سردار اگر جاؤن مین ساتھ نزدیک باپ کے تو قتل کریگا مجکو اور نہین ارادہ
میرا سوا تمہاری صحبت کے اور مین کہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا اوس سے خالد نے کہ یہ محل تیرے باپ کا
ساتھ اوس مال و اسباب کے کہ اسمین ہے ملک تیری ہے لے اسکو اور خوشی کر اور پیش کیا خالد نے اسلام شہر والون پر پس مسلمان ہوئے اکثر پھر کہا
خالد نے یوقنا کو کہ بشارت ہے تجکو ساتھ رضامندی اللہ تعالی اور مغفرت اور ثواب کے بسبب تمہارے صبر کے ان تکلیفون پر کہ فتح کر دیا تجکو اللہ تعالی نے
یہ شہر کہا یوقنا نے واللہ نہین فتح کیا اسکو مگر محض اپنے فضل و کرم سے اور برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس لکھا خط خالد نے عمرو بن عاص کو

بشارت فتح شہر مرہولکا اور یہ کہ ہم جانے والے ہیں اوپر اسکندریہ کے اور روانہ کیا وہ خط لیکن مقیم رہے خالد موضع مرہولا میں بسبب علت ذو الکلاع حمیری کے کہ وہ سخت بیمار ہو گئے پس ٹھہرے رہے حضرت خالد اونکی خدمت کو ایک ماہ کامل اس وفات پائی حضرت ذو الکلاع نے ساتھ تقدیر الٰہی کے پس غمگین ہوئے خالد اور سب اصحاب اونکی جدائی سے کمال غم کا اور یہ ذو الکلاع بادشاہ ہیں حمیر کے اور پہلے انکے اسلام سے سوار چلتے تھے انکی جلو میں بارہ ہزار غلام حبشی اور تھا مال اونکا کثیر روایت ہے حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا میں نے انکو یعنی ذو الکلاع کو بعد اس حشمت و دولت کے کہ پھرتے تھے بیچ بازار مدینہ میں پیادہ اور تھا ایک چمڑا بکری کا اونکے کاندھے پر پھر جب کہ آئے تھے یمن سے واسطے جہاد کے بیچ زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مترجم کہتا ہے کہ ہو جانا اس حال پر انکا واسطے زہد اور بے رغبتی دنیا کے ہوا کہ متوجہ الی اللہ ہو کر خوش عاشق اللہ تھے اور عاشق سچا آوری سنن و احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور تعظیم کیا کرتے اپنے نبی کے شہر کی ای اللہ رحم کر ہم پر اور معاملہ کر جیسے وہ معاملہ کہ کیا تو نے ساتھ انکے اور توفیق دے خیر کی اور قوی کر ہمکو عبادت پر ببرکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ایسے رفیقوں کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سب

بعد اونکی وفات کے مرثیہ کہا اونکا اونکے بیٹے [illegible] نے اس طرح سے اشعار

عجبت لیومک ماذا فعل
وسلمت ملکک للہ طوعا
فیومک یوم رفیع الذال
فلا یبعدنک فکل امرئ
لئن صعبت نائبات الزمان
لقد کنت بالملک ذو ثروۃ
بلغت من الملک اقصی السمو
وطلعت آفاقہ والمدی
حویت من الدہر اطلاقہ
وحملت عن ملک ثقل الامور
صحبت الدہور فانبتہا
بنیت القصور کمثل الجبال
فہنا بایامک الصالحات
نقل فی الدہر اقصی المنی
فنالت لکم لکم الجبال

وسلطان عز لہ کیف انتقل
واسلمت للامر لما نزل
ورزؤک فی الدہر قد رحل
سیدرکہ بالسنین الاجل
وشت ہمم الدہر وجد الامل
لک الدہر بالبین عانا وجل
نقلت وعن لہ لم ینتقل
وحلیت من العرب خوب الدول
ونلت من الملک ما لم ینل
فقام بہا عازما فاستقل
وما من عیشک فیہا فضل
ذہبت فلم یبق الا الطلل
شربنا بنعمائک وبل وطل
ولکنہ بالامر حتی نزل
ولم یک منک فیہا ہبل

یعنی تعجب کیا میں نے تیرے دن سے کہ کیا کیا اور سلطان عزت تیری کا کیسا منتقل ہو گیا اور سپرد کیا تو نے ملک اپنا [illegible] اللہ تعالی کو رغبت سے اور اطاعت کیا تو نے امر [illegible] تعالی کا جب کہ نازل ہوا امر خدا کا [illegible] دن تیرا وہ دن [illegible] رفتار تیری سخت رفتار تھی کہ رخصت [illegible] اللہ تعالی [illegible] [illegible] ہوئے [illegible] ساتھ تمام [illegible] [illegible] [illegible]

آفاق اور کنارے ملک سے اور بنا تہین اوسکی اور آیا تو جانب ہر ایسے گردنگان دولت کو گھیر تو نے دہر سے نیکی کرنے اوسکے کو اور پونہچا تو ملک سے اوسکا
چیز کو کہ نہین پونہچا کوئی اور اوٹھا سپے تو نے عزم اپنے سے بوجھل کام ہیں قائم ہوا وہ عزم ساتھ اونکے اور مستقل ہوا مصاحب ہوا تو زمانون کو ہین آیا تو
اونکا اور تلخ ہوا عیش تیرا بیچ اوس چیز کے کہ کی گئی بنائے تو نے محل اور مکانات مثل پہاڑون کے اور چلا گیا تو ہین باقی رہا مگر نشان دیوارون کا
اور چین دیئے گئے ہم ساتھ زمانے اپنے تیرے کے پلائے گئے ہم ساتھ بدلیون تیری کے مینہہ بڑی بوندون کا اور چھوٹی کا امید رکھتے ہین ہم
بیچ دہر کے بلی طرح کی آرزوون کا اور بچانا ہے اپنے امراحل کا یہان تک کہ اوترآیا ہین ہٹ گئے قسم عمر کی تیرے اوس جگہہ پہاڑ اور نرایچ محارم اور اہل تیرے کے کوئی پڑا اور دیکھا

ذکر فتح اسکندریہ اور جانا قبطیون کا جہازون پر واسطے غارت مسلمانون کے سواحل کی طرف اور قید کرنا بہت مسلمانون کا کہ اونہین ضرار اور اونکی بہن خولہ وغیرہ ہین اور جانا حضرت خالد کا بحکم امیر انکی رہائی کو اور خوش ہونا ملاقات سے ایک راہب کی اور دریافت کرنا اوس سے حال اپنے قیدیون کا اور فتح کرنا دیر سیج کا اور بعد قتل وہان کے بطریق کے چھوڑ آنا ایک صحابی سقید کا پھر عنایت الٰہی سے چھڑانا اون سب مسلمانون کا قبطیون سے

کہا راوی نے جب کہ ارادہ کیا خالد نے اسکندریہ کا اور مقام کیا خالد نے نکلکر بیوط سے کہا اونسے بعض جاسوس نے کہ جب بھاگا ابن مقوقس اور آیا اسکندریہ مین سخت پریشان ہوا سنکر فتح مصر کی اور تھا شہر اسکندریہ بھرا ہوا بہت لوگون سے اور موجود تھے وہان جہاز کثیر تو بٹھلایا اوسنے کئی جہازون مین قبطیون کو اور کہا اونسے کہ شبخون مارو مسلمانون پر اور پر شہرون سواحل شام کے اور غارت کرو اونکو ہین گئی سپاہ اوسکی واسطے غارت مسلمانون کے اور دیکھی اونہون نے ایک رات بہت جگہہ آگ روشن ہوتا دریافت کیا ایک شخص سے جو وہ آگاہ تھا اون شہرون کا کہا اوسنے کہ یہ آگ مسلمانون کی ہے کہ مقیم ہین یہان پر بولے وہ کہ یہی تھا مقصود ہمارا ہین اوترے جہازون سے خفیہ اور آئے اوپر مسلمانون کے تو دیکھا اون لوگون کو بیچ لباس بنی دوس کے کہ وہ بنی اعمام ابو ہریرہ کے تھے اور ساتھ اونکے ایک طائفہ تھا قوم بجیلہ سے اور اونہین ضرار بن ازور بھی تھے کہ مقیم تھے وہان واسطے بیمار ہو جانے کے اور ساتھ تھین اونکے خولہ بہن اونکی بیمار داری کو اور حکم دیا تھا حضرت ابو عبیدہ نے اون لوگون کو وہان مقام کا بسبب بڑی چراگاہ ہونے کے اور ہو سنے اوس جگہہ کے مامون خوف اور سو رہے تھے اسواسطے کہ شکستہ حال ہو گئے تھے وہ لوگ اور لوٹ گئی تھی دولت اونکی ہین سنبھلنے پائے مسلمان کہ ناگاہ گھیرے قبطی اونپر تاریکی شب مین اور شروع کیا قتل اونکا ہین مار ڈالا بعضون کو اور قید کر لیا بعضون کو کہ منجملہ اون مقیدون کے ہین ضرار اور بہن اونکی اور لیا مال جسقدر کہ اوٹھا سکے اور جہاز پھالائے اون سب کو جہازون پر اور تھے یہ سب مقید بیس مرد ایک ہزار ایک سو مسلمان ہین کہا اونکو جہازون پر اور بھاگ گئے طرف اسکندریہ کے روایت ہے ابن اسحق سے کہ تھے اون دنون امیر ابو عبیدہ مقیم موضع طبریہ مین واسطے واقع ہونے اوسکے وسط بلاد مین کہ قریب تھین اوس سے اردن اور شام اور سواحل اور آئے تھے ابو ہریرہ اشکر سے باجازت ابو عبیدہ کے واسطے دیکھنے اپنی قوم والون کے اور دریافت کرنے کو حال بیماری ضرار کا کہ بہت دوست رکھتے تھے اونکو بسبب اونکی شجاعت کے اور ہمراہ تھے ابو ہریرہ کے ایک اونکے حلیف بنی بجیلہ سے ہین پونہچے یہ دونون بیچ اوس شب کی کہ شبخون مارا تھا اونپر قبطیون نے ... اونکا گرانا ... ہین اونکو بھاگ ... نہی تو دریافت کیا اونسے ابو ہریرہ نے کہا اونہون نے ہم نہین جانتے کچھ مگر یہ کہ ناگاہ شبخون مارا ہمپر قوم تمہاری نے اور نہین معلوم ہوا کہ کون طائفہ تھے وہ اور ... ہمکو یہان تک کہ گھیرے ہمپر ساتھ تلوارون کے اور قتل کیا اون لوگون کو کہ دیکھتے ہو تم اور پکڑ لے گئے باقیون کو جہازون پر کہا ابو ہریرہ نے سنکر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور گئے کنارہ سمندر پر کہ مقام گاہ تھا مسلمانون کا ہین نپایا پتا کہنا رکا پھر جب کہ اوٹھایا ابو ہریرہ نے کنارے سے دیکھا ایک جہاز کا کہ ادھر لنگر آتا تھا موجون سے اور اوسپر ایک شخص یہان تک کہ قریب آیا اور کنارہ ... شخص

طرف خشکی کے پس ناگاہ پایا اسکو ابوہریرہ نے امیر جماعت روبیون کا وحیان نام چچا کا بیٹا ابوہریرہ کا جب کہ دیکھا اونکو ابوہریرہ نے پیادہ ہو گئے
اور معانقہ کیا اور مسارکبادی دی اور کہا ای ابن عم میرے کیا خبر ہے تمہارے قیدیوں کی کہا اونھوں نے کیکبارگی سے ہمپر دشمن ہاتھ میں اور قید کر لیا ہمکو
سے پہلے سوار کر کے پالکی پر پہر جب ہم گئے درمیان بحر کے بھیجی اللہ تعالی نے ایک آندھی اور ڈوب گیا وہ جہاز کہ تھا اوسمین ساتھ کفار کے اور ڈوب گئے
وہ لوگ اور بچا لیا مجکو اللہ تعالی نے اس تختے پر کہا ابوہریرہ نے کہ کون تھے دشمن تمہارے کہا اونھوں نے کہ قبطی مصر کے اور سنتا تھا میں اونسے
ذکر اسکندریہ کا اکثر پہر اوٹھے ابوہریرہ طرف لشکر کے اور لے آئے بھائی اور سب لوگون کو طرف موضع رملہ کے اور جو آگاہ ساحل سے واسطے علاج
اور جمع کیا بھاگے ہوئے لوگون کو ہر طرف سے پہر پہنچ گئے رملہ میں اور گئے خود نزدیک ابوعبیدہ کے پس کہا اونسے یہ ماجرا اور استرجاع کیا اس قصے
سے ابوعبیدہ نے اور روئے اور کہا اعوذ باللہ من الساعات الردیۃ پہر بولے کہ اگر لے گئے اونکو کفار اسکندریہ میں تو نہ زندہ چھوڑینگا اونکو
بادشاہ قبط ایک ساعت اور مرینگا ضرار اور جائینگا خون اوسکا بے عوض پس لکھا اوسی وقت واسطے آگاہی عمرو بن عاص کے یہ حال اور ڈرایا اونکو یہ کہ
نہیں اسکندریہ سے اور یہ کہ پکڑ لیے گئے ہیں وہ لوگ کہ ہیں مسلمانون کو منجملہ اونکے ضرار اور اونکی بہن خولہ ہیں کہ تحقیق پاس اونکے واسطے بیدار رہی
جب کہ پہنچے تمکو خط میرا تو کوشش کرنا اونکی خلاصی میں اور اگر قید ہو پاس تمہارے کوئی قبطی تو فدیہ دینا اوسکو ضرار سے اور دیا خط واسطے پہنچانے کے
زید الخیل کو اور روانہ کیا اونکو طرف مصر پس گئے وہاں زید الخیل اور دیا وہ خط عمرو بن عاص کو پہر جب پڑھا اونھوں نے کمال غمگین ہوئے اس خبر
اور تکلیف ضرار پر بسبب اونکی دوستی کے پہر لکھا اوسی وقت خط خالد بن ولید کو کہ جلد کوچ کریں طرف اسکندریہ کے اور دریافت کریں حال اون قیدیوں کا پس
جب کہ پہنچا خط خالد کو اور پڑھا بہت تنگدل ہوئے واسطے مسلمانون کے اور ضرار اور اونکی بہن کے روایت ہے کہ جب پکڑے گئے وے ضرار اور
اور خولہ اور واقع ہوا اونپر طوفان اور غرق ہوا ایک جہاز اور پہنچے باقی اسکندریہ میں تو گرفتار کیا اون سب مسلمانون کو اور واسطے اونکے قتل کرنا
چاہا اونسے سب کا پس کہا اوس سے ارباب دولت نے کہ ای بادشاہ مت جلدی کر قتل میں اونکے اور جان لے کہ عرب متوجہ ہیں طرف تیرے اور شہر تیرے تاکہ
اونسے لیں اگر قید ہوا کوئی عزیز ہمارا تو عوض کرینگے ہم اونسے اور شاید کہ صلح ہو جاوے عرب سے انکی رہائی پر پس پسند آئی سب کو یہ صلاح اور کر دیا سپرد کہ وہ
ان قیدیوں کو وزیر زیاح میں اوس نے بھیجا اونکے ساتھ دو ہزار سوار محافظت کو کہ پہنچا آویں اونکو اور سن پہنچا پس آئے پاس خالد کے اور خبر دی اونکو اس حال سے
کہ اسے ہوئے خالد اور ہمراہ لیا اپنے لوگون کو اور چلے زیاح کی طرف کر عنایت الہی سے پہنچے خالد مقابل آئے قیدیوں کے پہر جب گیا اونھوں نے اون پر
تو نکالا وہاں سے ایک راہب کو بالیس نام اوسکا صباح تھا اور تھا وہ شاگرد بحیرا راہب مصری کا اور ایمان لایا تھا وہ ساتھ اللہ تعالی اور چلا اوپر خفیہ
پاس کہا اوس سے خالد نے ای راہب کیسے دیکھتا ہے تو دنیا کو کہا اوسنے دنیا لاغر کرتی ہے بدن کو اور بڑھاتی ہے آرزو کو اور نزدیک کرتی ہے موت کو اور
قطع کرتی ہے امید کو پہر پوچھا خالد نے کہ کیا حال اہل دنیا کا کہا اوسنے جو شخص پایا اوسنے کچھ دنیا کو تو تھک جاتا ہے اور جو نہ پایا غصہ کرتا ہے کہا خالد نے کون
لوگ ہیں بہتر دنیا میں کہا نیک عمل والے تقی پہر کہا کون ہیں بد اہل دنیا سے کہا امیر نفس اور خواہشون کے کہا خالد نے سچ فرمایا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن یاخذھا حیث وجدھا یعنی اخلاق نیک اور اچھی باتیں مثل کم ہوئے مال کے ہے مسلمان کے کہاں
حاصل کرے اوسکو وہاں پاوے اونسے یہی نیک باتیں و قوت کسی قوم اور کسی مکان پر نہیں پہر کہا خالد نے کیونکر پہنچا آپکو یہ قتال کہا اوسنے ا
کہا اوس سے کہا خالد نے کہ یہ حاصل ہوا آپکو اوس سے کہا اوسنے کہ ان راہ سے مدارات کرتے آدمیون کے کہا خالد نے کیا خوب ہے یہ اعتقاد اگر ہو
ساتھ اسلام کے اور تو بیان کرے پہر بولا راہب کہ نہیں یا شیخ ہو تو حید کہا خالد نے پس کیا بتا تو تصدیق حق محمد علیہ السلام کے کہا راہب نے کہ میں الا الرحمن
اور انا کل الاتقیا ہو چکے الا صفیا حجۃ اجتبا علی الورٰی کہا خالد نے کیون ہے کہ تم مسلمانون کے شہرون میں کہ بہتر ہو کہا راہب نے
کہ دل میرا اوسطرف ہے کہا خالد نے کچھ خبر ہے قیدیون کی کہ بھیجا اونکو بادشاہ نے کہا اوسنے نہیں ابتک خبر اونکی آیا تھا یہاں کل ایک
بطریق اور ایک اسقف اور ساتھ اونکے باقی لوگ تھے کہا پس پوچھا اونسے کہا اوسنے آئے ہم کہا اونھون نے آئے اسکندریہ سے تو دونون تھے

کیا اہل بادشاہ موضع برقہ کے ہین کہ بھیجا تھا ہمکو طرف ملک قبط کے کہ مانگتے ہین اونسے چند قیدی مسلمان عربون کے تاکہ دیکھے اونکو اور کلام کرے اونسے
پس اقرار کیا ہم نے ملک قبط سے کہ بھیجینگے ہم ایک جماعت اونکی اب چلے ہین ہم واسطے خبر کرنے صاحب برقہ کے پھر کہا خالد نے کہ شاید تم اون مسلمانونسے ہو
کہ فتح کیا اونھون نے ملک شام کہا خالد نے کہ ہان ہم وہی ہین کہا راہب نے کہ خبرین تمھاری آتی تھین مجکو ہر دم اور معلوم کرو کہ دیکھا ہی مینے تمھارے نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کو قافلۂ قریش میں اور مین جب نزدیک بحیرا کے تھا پھر جب وفات پائی بحیرا نے آئے ہم اس دیر مین اور آئے ہین سب راہب اپنے کنیسون سے
تمام ملک کے میرے ملنے کو اور پوچھا کرتے ہین مجسے حال تمھارا اور تمھارے نبی کا اور کہتے ہین مجکو کہ تو اوپر طریقے اونکے کے ہی اور دیکھا ہی تو نے اونکے نبی کو پس
شرح کی مینے تمکو اور اونکو تمھارے دین کی اور بیان کیے اونسے معجزات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مناظرہ ہوا مجسے ایک راہب کا انھین دنون کہ وہ کہتا تھا
کہ جس نبی کی بشارت دی مسیح نے وہ یہ نہیں ہین پس کہا مینے غلطی کی تو نے وہی نبی عربی ہین پھر کہا اوسنے مجسے کہ وہ نبی ہیں جنکی بشارت مسیح کا ظاہر ہوگا ملک حجاز سے
اور چڑھیگا آسمان پر کہا مینے واللہ سنا ہی مینے کہ چڑھ چکا وہ آسمان پر اور مخاطب ہوا ملاء اعلی سے اور صبح کو کہا یہ معاملہ قریش سے پھر کہا خالد نے کہ معلوم
کرو کہ درمیان اس پہاڑ کے ایک دیر ہی کہ اوسکو دیر مسیح کہتے ہین اور جاکر ہی وہان کا ایک بطریق ساتھ اپنی جماعت کے اور وہ لوٹا کرتا ہی راستے قوافل عرب کا اور
لوٹا تھا اوسنے ایک قافلہ تمھارے لوگون کا پس لیا مال اونکا اور برہنہ کیا اونکو اور قید رکھا پاس اپنے ایک شخص تمھارا پس ہر روز تکلیف سخت دیتا ہی اوسکو
اور نہین رحم کرتا اوسکی فریاد پر بلکہ کہتا ہی نہین چھوڑونگا مین تجکو جب تک کہ نہ کفر کریگا تو ساتھ اللہ تعالی کے اور سجدہ کرے تو صلیب کو پھر نکالتا ہی ایک تصویر
نحاس کی کہ اوسکے سر پر ایک عمامہ سیاہ ہی اور کہتا ہی مسلمان سے کہ یہ ہی حقیقت تیرے نبی کی پھر رکھتا ہی اوسکو روبرو اور ڈالتا ہی بچا ہوا پانی اپنا پیالے سے اوسکے
سر پر اور وہ مسلمان پناہ مانگتا ہی اوسکے ان فعلون سے پھر جب کہ سنا خالد نے یہ کلام اوسکا اوٹھ کھڑے ہوئے اور لیا ہمراہ اپنے شرحبیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ
اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور قعقاع اور رفاعہ کو اور چھوڑا باقی لشکر گرد اوسی دیر کے اور گئے درمیان پہاڑون کے طرف دیر مسیح کے پس دیکھا
اوس دیر کو پھر جب قریب پہونچے اوسکے ناگاہ باہر پایا اوس بطریق کو کہ ہمراہ تھی اوسکے شراب اور ایک شکار ذبح کیا ہوا پس آیا وہ نیچے ایک درخت کے کہ تھا
متصل دیر سے اور جاری تھا وہان چشمہ پس بیٹھا وہان اور پکارا اپنے غلامون کو تو آئے وہ اور جلائی آگ اور کباب بھوننے لگے واسطے اوسکے اور روٹی کھاتا تھا
اور پیتا تھا شراب اور پھر کہا اوسنے غلامون سے کہ لاؤ اوس عربی کو پس لائے وہ ایک شخص قیل مغلوب کو جب کہ دیکھا اوسکو بولا مین خوش ہوتا ہون تیری تکلیف سے
واللہ نہ رحم کرونگا تجپر جب تک کہ نہ چھوڑیگا تو دین اپنا اور قبول کرے دین میرا پس کہا اوس سے مسلمان نے کہ جو تیرا جی چاہے مین جانتا ہون کہ یہ سب
کام ساتھ تقدیر الہی کے ہین اور اوسکے ارادے سے اور مین صبر کرتا ہون ان بلاؤن پر اور ہرگز نہ چھوڑونگا مین دین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ارادہ کیا
اوس لعین نے کہ اوٹھے اونکے مارنے کو پس للکارا اوسکو خالد سیف اللہ نے اور حملہ کیا اوسپر اور نکالدی نوک اپنے برچھے کی اوسکی پشت سے اور قتل کیا اوسکے
غلامون کو اور کھولا اوس مسلمان کو قید سے اور اوتر پڑے اوس چشمے پر اور تھا اون میدانون کے اور کہین پانی سوا اوس چشمے کے دور تک پس نکلے پہاڑ
اوس دیر کے باہر اور کہا خالد نے کہ ہم لوگ نہین اہل صومعہ تاکہ لڑین تمسے اور بیشک بیٹھ کیا ہی تمکو تمھارے نبی نے قتل رہبان سے کہا اونسے خالد نے
کہ امان ہی تمکو اس بات پر کہ سپرد کرو ہمکو اسباب اس بطریق کا اور عیال و اطفال اوسکے اور رہو تم اپنے اس دیر مین تو کھولے اونھون نے دروازے
اور دیا خالد کو تمام مال اوسکا پھر ہمراہ لیا خالد نے قیدی اور مال اوسکا اور چلے وہان سے اپنے لشکر کو پس پوچھا اوس عربی سے خالد نے کہ کہان کا ہی تو اور کیا حال تمھارا
کہا اونھون نے مین اسید بن حاتم ہون بھائی عدی کا کہ قید کیا مجکو اس بطریق نے آخر ایام خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ مین کہ جاتا تھا مین طرف موضع برقہ ہمراہ
قافلے کے اور تھا ساتھ میرے اسباب تجارت پس لوٹ لیا سب اور پکڑ لیا مجکو اور تھی یون ہی تقدیر اللہ تعالی کی پس آیا خالد اپنے لشکر سے اور تھوڑے دن
تھے قبطی ساتھ اون مسلمانون قیدیون کے اوس جگہ پس اوترا چاہا اونھون نے گھوڑون سے کہ پکارا وہ مباح نامے راہب نے کہ اگر دیکھو گے تو سنبھل جاؤ
مقابلہ اعدا کو تحقیق نزدیک آئے قبطی پس جا پایا ہے مسلمانان واسطے دشمنون کے اور کمین کی راہ پر درمیان جھاڑی اون پہاڑون کے پس سنا مسلمانون
نے شور لڑکون کا اور گریہ آدمیون کا اور فریاد عورتون کی اور غضب کرنا قبطیون کا اونپر واسطے جلدی چلنے کے پیچھے سے اور آواز گھوڑون اور ملنے کی

اور باتین زنان عرب کی کہتی تھین وہ خرابی اپنے حال کی اور خولہ بنت ازور آگے سب قیدیون کے اور کہتی جاتی تھین یہ **اشعار**

حل المصاب وعم الويل والحرب — والعين باكية والدمع ينسكب
ومادت الارض مما قد بليت به — حتى توهمت ان الارض تنقلب
جالت يد القبط فينا عند غفلتنا — واستحكم القبط لما ذلت العرب
لهفي على بطل قد كان عدتنا — فيه العفاف وفيه الدين والادب
قد كان ناصرنا في وقت شدتنا — اعني ضرار الذي للحرب ينتدب
فيه الحمية والاحسان عادته — فيه التعصب والانصاف والحسب
لو كان يقدر ان يرقى مراكبه — كان العدو بنار الحرب يلتهب
او كان خالد فينا حاضرا وطنا — لزال عنا الذي نشكو وننتحب
لو كان يسمع صوتي صاح بي عجلا — مهلا فقد زال عنك البوس والعطب

یعنی پڑی گئی مصیبت اور سے لیا سختی اور لڑائی سے نہ اور آنکھ رونے والی ہے اور آنسو جاری ہیں اور لرزی زمین سے اوس چیز سے کہ مبتلا ہوا ہیں اوسکے ساتھ یعنی آنسوؤن سے یہان تک کہ وہم کیا مینے کہ زمین بدل گئی گرو لیا ہمارے ہاتھون قبطیون نے وقت ہماری غفلت کے اور مستحکم اور مضبوط ہوئے قبط جب ذلیل اور عاجز ہوئے عرب افسوس ہے اوپر ایک جوان بہادر کے جو تھا ساز و سامان ہمارا تھی اوس میں پارسائی اور اوسمین دین اور ادب تھا مددگار ہمارا وقت سختی ہماری کے یعنی ضرار کہ واسطے لڑائی کے منتخب تھے اونمین غیرت تھی اور احسان اونکی عادت تھا اور اونمین جانب داری دین کی تھی اور انصاف اور بزرگی اگر قدرت رکھتے چڑھنے کی گھوڑون پر ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے شعلہ مار گیا یا ہوتے خالد ہم میں حاضر از روے وطن کے تو ہٹا دیتے تھے اوس شخص کو جسکی شکایت کرتے ہیں اور روتے ہیں ہم اگر خالد سنتے آواز میری سنتے جلدی کہ ٹھہر دور ہوئی تجسے سختی اور ہلاکی الغرض انھین مضمونون کو پڑھتی تھین خولہ اشعار عربی میں اور افسوس کرتی جاتی تھین اپنی اور مسلمانون کی تکلیف پر کہ قریب آپہنچا گاہ لشکر اسلام کے پس جب ان پر پہنچا خالد نے یہ کلام اونکا صبر نہ کر سکے اور کہا کہ لبیک لبیک یا بنت الازور آئی تجکو خوشی اور گیا سب رنج تیرا پس ایکبارگی دوڑے مسلمان قبطیون پر اور تھوڑی دیر میں قتل کیا اونکے سات سو آدمیا اور پکڑ لیے ایک ہزار تین سو اور چھڑوا لیا اپنے قیدیون کو اور سلام علیک کی ضرار سے اور مبارکباد دی اونکو پھر رخصت ہوئے خالد اوس جگہ سے اور لکھدیا اوسکو ایک خط اپنی طرف سے اس وصیت میں کہ دیا کرین اوسکو مسلمان اسکندریہ کے بیت المال سے ہر برس [illegible] اور پھر ایا اہل و عیال کو اوسکے کہ رہیے اوسکے پاس اس میں پھر کوچ کیا مسلمانون نے طرف اسکندریہ کے کہ آگے کرلیا تھا اپنے قیدیون قوم قبط کو

نکلنا لشکر اسکندریہ کا واسطے لڑائی مسلمانون کے اور آنا لشکر کفار کا قبطیون کی مدد کو مانند ایک سمندر زاہد کے اور آزمانا مسلمانون کا ساتھ دنیا کے اور گفتگو اونکی جبیل کی ساتھ حضرت خالد بن ولید کے پھر اسلام لانا اوسکا اور بیعت کرنا حضرت عیسیٰ کا خواب میں بادشاہ کو ساتھ متابعت اہل اسلام کے اور وفات کرنا حضرت شرحبیل کا بادشاہ قبط کو اور ظاہر ہونا اونکے کرامت کا اور باقی حال فتح اور بھاگ جانا بادشاہ کا اور طرف اور خوش ہونا کفار کا اخلاق اہل اسلام سے لغفر رہتے ہیں اور بعد وفات قیس بن سعد عامل اسکندریہ کا ایک شان کے ساتھ بال کی اور قبضہ میں مال اون قوم بنی اسرائیل کا

کہا راوی نے کہ جب کہ سنا ارسطولیس بادشاہ نے کہ آیا ہے [illegible]

پس شور پڑا اور خبر آئی لشکر اسلام کا اور داخل ہوا خوف بادشاہ اور لشکریون کے دل مین تو کہا اسنے بادشاہ نے کہ کیا سوچا تو نے بیچ مقدمے عرب کے کہا اوسنے
کہ کیا کرون مین اندر ہر جب تو گھبرگئے دل تمھارے خوف سے اور دیکھا عرب نے کہ تم بھاگ گئے ہو مقابلے مین اور نہین ٹھہرتے نزدیک مارنے سے اور لڑائی کے ہوا اونسے وہ ایک
متفرق ہوتے ہین دل تمھارے آپس مین اور پکڑ لیے انھون نے آدمی تمھارے اور نہین اونکو کچھ خوف تھا اور نہ کوئی روکنے والا اگر ہوتے وہ لوگ جو قید ہین اونکے لشکر
کے پاس ہیرے اب تو فائدہ دیتا مین اونکو اور صلح کر لیتا اونکی رہائی پر اور اگر ہوتے وہ دو ہزار سوار ہیں سے کہ تھے محافظ اونکے پاس ہیرے تو لڑتے اوس وقت عرب
سے تو کہا وزیر نے کہ ای بادشاہ کیا ہی مرضی تیری واسطے بھیجنے وکیل کے طرف لشکر عرب کے تاکہ گفتگو کرے اونسے صلح کی اور سونپ دینگے ہم لوگ اونکے
جو قید ہین پاس ہمارے کہا بادشاہ نے کہ وہ نہین اعتماد رکھتے ہمارے قاصد کے قول کا جب سے کہ دھوکا کیا ہے نے اونسے موضع بحر الحصا مین پس اسی
حال مین آیا وہان پر میر بحر اور کہا اوسنے کہ دیکھا ہے مینے ایک جہاز آتے ہوئے مغرب سے اور نہین معلوم کہان سے آتا ہی کہا بادشاہ نے کہ وہ بیشک
ملک کیا ویل صاحب برقہ کا ہی کہ مدد بھیجی اوسنے ہمکو پس آیا وہ جہاز اور ڈالا لنگر اور اوترا اوس مین سے ایک شیخ وجیہ صاحب ہیبت سفید ریش پہنے ہوے
کپڑے سیاہ صوف کے اور اوترے ہمراہ اوسکے بیس شخص کہ [illegible] منجملہ [illegible] اور رہبان کے پھر جب آئے وہ کشتی مین کنارے پر تو آئے اونکے واسطے
اسکندریہ سے گھوڑے ساتھ سامان مذہب کے اور خادم اور دربان وغیرہ اور تعظیم کی اونکی اور لے چلے اونکو سوار کرکے آگے اپنے یہانتک کہ پہونچے
آگے بادشاہ کے اور داخل کیا اونکو دربار مین پس اوٹھا بادشاہ اونکی تعظیم کو اور بیٹھا وہ بڑا شیخ ساتھ بادشاہ کے تخت پر کہا راوی نے کہ بھیجا تھا اونکو
نے ہدیہ صاحب برقہ کو اور لکھا تھا اوسکو ماجرا عرب کا کہ جو کچھ کیا اونھون نے اس کم مدت مین اب آئے ہین وہ ہمارے ملک مین اور لکھا تھا ای بادشاہ معلوم کر
کہ دنیا دار زوال و انتقال ہی نہین دیتی ہی کوئی چیز کہ نہ پھیرے اور نہین خوش کرتی مگر یہ کہ غم دیتی ہی آخر کو پس فریب کھایا اوس شخص نے کہ جمع اوسکے مونہہ
سے اور مطلق ہوا اوسپر اور سعید وہ ہی کہ پہنا اوسنے لباس خوف کا اور عمل کیا واسطے دار القرار کے کیا نہ دیکھا تو نے ای بادشاہ ہرقل کو کیسے زائل ہوا ملک اوسکا
اور پھینکا اوسکو دنیا نے بیچ مصیبتون کے اور مارے اوسکو تیر غم کے بعد اسکے کہ تھی بیچ چہرے اوسکے روشنی اور نہ خیال آتا تھا اوسکو کبھی دشمنون کا اور
نہ کہین بہتے تجھسے یہ مثالین مگر مین جانتا ہون کہ دنیا نہین رہتی ایک حال پر اور یہ عرب غالب ہوئے اکثر بلاد پر اور ذلیل کیا اپنی تلوارون سے مقابلون کو اور
آیا ایک لشکر اونکا ہمپر اور لے لیا تجھسے مصر اور حاکم ہوئے ہمارے شہرون پر اور ضرور متوجہ ہونگے طرف تیرے پس بہتر یہ ہی کہ باندھے تو دامن ہمت کے اور مدد کرے
ہماری ان باغیون پر اسلیے کہ ہم پڑوسی ہین تیرے اور مددگار تیرے والسلام کہا راوی نے جب کہ پہونچا یہ خط اور ہدیہ صاحب برقہ کو صلاح لی اوسنے
اپنے ارباب دولت سے بیچ مقدمے بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پس کہا سبنے ای بادشاہ مدد کرتے آئے ہین بادشاہ ایک دوسرے کی اور تحریر ملک کی حق ہی
اور عرب جب غالب ہوئے ملک قبط پر تو توجہ کرینگے طرف ہمارے پس روانہ کر لشکر اونکی مدد کو تاکہ ہو جاوین ہم اور وہ ایک اور [illegible] فتح جسکو چاہے پس
قبول کی بادشاہ نے یہ صلاح اور حکم کیا اپنے بھائی اسطفانوس کو کہ جاوے ساتھ دس ہزار آدمیون کے واسطے مدد صاحب اسکندریہ کے [illegible] اپنا خادم
واسطے بلانے ایک بڑے عالم کے دین افرنجیہ مین کہ جسکا نام سلیس تھا اور تھی عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی اور تھا وہ شاگرد دیر بوحنا کا اور وزیر بوسا شاگرد
مرقس کا اور مرقس شاگرد یوحنا کا اور یوحنا ہی حواری عیسی علیہ السلام سے اور تھا یہ بترک سلیس مومن موحد اور بعضی کتابون مین خبرین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور تحقیق اونکے اوپر ایمان لایا تھا حضرت پر قبل بعثت کے اور ظاہر ہوئی خبر [illegible] یہانتک کہ سنی اپنے باتین [illegible] آنحضرت کی اور خبر وفات کی
[illegible] اور بیٹھا بیچ گوشہ الم کے بباعث نہ دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ معلوم ہوئی خبر اوسکی کسیکو بہت دنون اور بنا یا تھا
اوسنے ایک عبادتخانہ [illegible] اور دریافت کرتا تھا ہر قافلے گذرنے والے سے کہ کون ہوا حاکم مسلمانون کا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا لوگون نے
کہ خلیفہ ہوے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر سنی اوسنے خبر وفات اونکے کی اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پھر آئین اوسکو خبرین فتوح شام اور آئے
اصحاب رسول اللہ کی طرف مصر اور فتح اونکی پھر جب کہ لکھا شاہ مصر نے [illegible] برقہ کو واسطے مدد کے اور روانہ کیا اوسنے اپنے بھائی کو واسطے مدد کے تو پہلے
روانہ کیا اس [illegible] کو [illegible] خبر دی [illegible] کہ آتے ہین اسطفانوس کی مدد کو جب آیا بطریق روبرو شاہ مصر کے اور بشارت دی مدد کی تو خوش ہوا وہ یہ سنکر اور کہا

اوس بطریق سے ای باپ ہمارے امید ہی مجکو تیرے انعام سے کہ جاوے تو طرف لشکر عرب کے اور آزمائشے تو اونکے دین اور نبی کو اور بلاوے اونکو طرف صلح
اور کہو اونسے کہ قیدی ہین پاس ہمارے تمہارے لوگ کہ پکڑا تھا ہمنے اونکو ساحل سے اور اب بھیجا ہی اونکو بزرجاح کی طرف تاکہ قید رہین وہان پس اگر
راضی ہون وہ تو رہا کردین ہم اونکے قیدیون کو اور دین اپنے مال سے اونکو اسباب اور ہو جاوے صلح ہمارے اونکے بسبب تیرے مگر پھر نہ توجہ کرین
ہماری طرف اور نہ تعرض کرین ہمسے پس بولا بطریق کہ مین کرتا ہون یہ کام اور پڑھی ہین مینے اگلی کتابین پس پایا انہین کہ اللہ تعالی پیدا کریگا ایک
نبی ارض تہامہ سے اور آگے رکھی جائینگی اوسکے کنجیان تمام خزانہ روے زمین کی تو نہ التفات کریگا وہ اونکی طرف اور اختیار کریگا فقر کو دولت پر اور آجاتے
اوسکے تابعت کرینگے اوسکے طریقے کی اور مین آزماتا ہون اونکو قبل اسکے کہ جاؤن اونکی طرف کہا بادشاہ نے کیونکر آزماویگا تو انکو ای باپ ہمارے کہا
ای بادشاہ آراستہ کر ایک خچر اپنی سواری کا ساتھ سامان زرین اور جواہر کے اور حکم کر اپنے غلامون کو کہ چھوڑ آوین اوسکو بطرف لشکر مسلمین کے
پس اگر پکڑا اونہون نے اوسکو تو جان لینگے ہم کہ یہ لوگ خواہش رکھتے ہین دنیا کی اور نہین ارادہ کرتے آخرت کا اور اگر لوٹا دین اوسکو تو جانینگے ہم کہ یہ
لوگ طالب ہین اوس دولت کے جو نزدیک اللہ تعالی کے ہے پس چھوڑا اونہون نے ایک خچر اسی طرح اور تھا وہ وقت شب اور کھڑے تھے نگہبانی لشکر کو شرحبیل
بن حسنہ پس جب کہ دیکھا اونہون نے خچر اس طرح کا بیچ اسباب زینت کے تبسم کیا اور فرمایا کہ اعداء اللہ ارادہ رکھتے ہین ہماری آزمایش کا اور سمجھا ہمارا
حال کی کہ ہم چاہتے ہین دنیا یا آخرت کو واللہ نہین مائل کوئی شخص ہمارا طرف اوس چیز کے کہ فانی ہے بلکہ آرزو ہماری ہے اوس میں کہ ہمیشہ رہے پھر پڑھی
یہ آیت اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ
وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ یعنی جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد
کی جیسے کہاوت ایک مینہہ کی جو خوش لگا کسانون کو اوسکا سبزہ اوگنا پھر بار ہے اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا جینا تو یہی ہے پونجی دغا کی
پھر پکڑی باگ اوس خچر کی اور ہنکایا اوسکو طرف لشکر قبطیون کے جب کہ دیکھا اونہون نے اوسکو تنگدل ہوئے اور کہا بطریق نے کہ واللہ ای قیصر تحقیق
ہوئے اوپر مطلوب کیا ہمکو واسطے تھا باپ میرا پڑا دانا اسکے مقدمے مین پھر کہا بطریق نے بطریس سے کہ جاوے نزدیک اونکے پھر جب گیا وہ نزدیک لشکر مسلمانون کے
دیکھا اونکو کہ ترک کی ہے دنیا اونہون نے پس بعض آدمی پڑھتے تھے قرآن اور بعض فکر کرتے ہین لباس اونکا صوف کا اور تعظیم کرتا ہے چھوٹا اون مین بڑے کی
اور بڑا اونکا رحم کرتا ہے چھوٹے پر اور خیمون سے بلند ہوتی ہے آواز ایک کی دوسرے پر ذکر الہی کلام اونکا ہے اور قرآن اور تقوی لباس اونکا زاد اونکا خوف الہی نگہبان اونکا
پھر جب داخل ہوا اونکے لشکر مین کہا لوگون نے کون ہے تو پس اشارہ کیا لوگون نے طرف حضرت خالد کے پس چلا وہ اوس طرف پھر جب پہونچا نزدیک اونکے پایا
اونکو بیچ ذکر اپنے کام مین اور قرآن ... پس کہا کیا تو ہی امیر اس لشکر کا کہا خالد نے ایسا ہی گمان کرتے ہین یہ لوگ کہ مین اونکا امیر ہون جب تک کہ قائم ہون حق پر اور تابعت کرون ... اور
اور ... اللہ تعالی سے اور احسان کرون نیکون سے ... اللہ تعالی ... کہا بطریق نے
کہ واللہ تم وہی لوگ ہو کہ بشارت دی ہے ہماری عیسی بن مریم نے ... ساتھ تمہارے ... پس بیان کر ... اور اوپر کا نشان ...
بیان کرو نسبت حال اپنے نبی کا پس کہا خالد نے کہ اللہ تعالی نے اختیار کیا اولاد آدم سے عرب کو اور عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ اور کنانہ سے
قریش اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
فرمایا حضرت نے کہ تھا مین نبی اور آدم بیچ درمیان پانی اور مٹی کے اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے عرش کو لکھا اوسپر لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پھر جب نازل ہوئے آدم ... دیکھا ساق عرش پر لکھا ہوا ... فرمایا اللہ تعالی نے ای آدم ...
... اگر وہ نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا مین تجکو ... اللہ تعالی نے ای آدم ...

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ تمام اہل زمین اور آسمان کے تو تحقیق قبول کرتا مین شفاعت تیری تحقیق اللہ تعالی نے کیا ہی نام اوسکا نزدیک نام اپنے کے
اور ذکر کیا اوسکا ساتھ اپنے ذکر کے اور تعریف کی ہی اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ تعریف کی اپنی ساتھ اوسکے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○
یعنی مقرر اللہ لوگون پر نرمی کرتا ہی مہربان اور فرمایا اوسکے حق مین بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ یعنی ایمان والون پر شفقت رکھتا ہی مہربان
اور فرمایا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے حکم مانا رسول کا اوسنے حکم مانا اللہ کا اور کہا اَلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
یعنی نبی سے لگاو ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور کہا يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ یعنی ای رسول پہونچا
جو تجکو اوتارا تیرے رب سے اور بیشک اللہ تعالی نے بلند کیا ذکر اوسکا اور بڑائی اوسکی فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ اور یہ نہایت شرف اور
تعظیم ہی اور فرمایا ای محمد نہ ذکر کیا جاوُنگا مین یہان تک کہ ذکر کیا جاے تمہارا پس جسنے دوست رکھا تمکو دوست رکھا مجکو اور جسنے انکار کیا تمہارا
انکار کیا میرا اور جسنے نہ مانی نبوت تمہاری نہ پہچانا مجکو اور خبردار ہو کہ مین خود شاہد ہوتا ہون تمہاری نبوت کا پس فرمایا اللہ تعالی نے وَيَقُولُ
الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ یعنی اور کہتے ہین منکر تو بھیجا نہین آیا کہہ اللہ بس ہی گواہ
بیچ میرے تمہارے بیچ اور فرمایا دوسری جگہہ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ○ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ یعنی اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا محمد
رسول اللہ کا۔ کہا راوی نے جب کہ سنا اوس بطریق نے یہ کلام خالد سے خوش ہوا اور کہا تحقیق نجات پائی اوسنے کہ تابع ہوا اوسکا اور ٹوٹے ہین
پڑا وہ کہ جدا ہوا اوس سے پھر نیچے سر سے اسلام لایا وہ اوپر ہاتھ خالد کے اور بیان کیا تمام قصہ اپنا اول سے آخر تک پھر کہی اصحاب سے خبر بھائی
صاحب برقہ کی کہ وہ آنے والا ہی یہان مدد کو ساتھ چار ہزار سوار کے اور یہین آگے آیا اوسکے جہاز پر اور یہ بادشاہ قبط صلح کیا چاہتا ہی تم سے اور کہا
کہ اگر قبول کرو تم صلح اوس سے تو دیگا تمکو مال اور چھوڑ دیگا قیدی تمہارے کہ مقید ہوئے ہین وہ ساحل پر بلہ پر کہا خالد نے کہ چھڑا دیے اللہ تعالی نے
قیدی ہمارے لوگون سے اور ملا یا انکو ہمسے اور فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے قبط پر کہ تھے وہ دو ہزار ساتھ قیدیون کے پس پکڑے ہمنے قبطی ایک ہزار
تین سو اور قتل کیے سات سو پھر بلوایا اون قبطیون کو آگے اوس بطریق کے بحالت قید اور دعوت اسلام کی اونکو پس انکار کیا اکثرون نے اور مسلمان ہوے
بعض تو فرمایا خالد نے واسطے مارنے گردن منکرین کے درمیان دونون لشکر کے پھر بعد اسکے آیا وہ بطریق بطرف صاحب اسکندریہ کے اور کہا تم لوگ
نہین غالب آسکتے اونپر سو اسطے کہ یہ لوگ ہوشیار رہتے ہین دشمنون سے اور کہا قصہ قبطیون کا کہ وہ بھی لوگ تھے کہ ماری گئین گردنین اونکی آگے تیرے
کہا ای باپ ہمارے کہان سے ملے وہ اونکو کہا اوسنے راہ مین اور چھوڑا لیا اپنے لوگون کو اور پکڑے تمہارے آدمی ایک ہزار تین سو اور قتل کیے سات سو
آدمی اونکے القصہ جب کہ سنا ابن مقوقس نے یہ بیان بے قابو ہو گئے ہاتھ اوسکے اور یقین جانا زوال اپنے ملک کا اور کہا ارباب دولت اور لشکر سے کہ آمادہ ہو
واسطے قتال عرب کے اور عنقریب آتا ہی مدد کو لشکر کیا وبل صاحب برقہ کا پس اگر ہوا ان عربون سے دل کھول کر دیگا اللہ تعالی فتح جسکو چاہے پس موافق ہوئی
رات درحالیکہ آمادہ تھے قبطی جنگ پر کہا ابن اسحق نے کہ سنا مینے کہ اوس رات جب کہ سویا بادشاہ تو دیکھا خواب مین ایک شخص سرخ رنگ چہرہ کے
سینے والا گویا کہ نکلا ہی ابھی حمام سے اور ہمراہ اوسکے ایک اور شخص ہی ملیح الوجہ نیک خلق وسیم قسیم مین عینہ دعج نورانی ہی موتھہ اوسکا مثل چاند کے پس پوچھا
ابن مقوقس نے اوس سرخ رنگ والے سے کہ کون ہی تو کہا اوسنے کہ مین ابن بتول عیسی مسیح ہون اور یہ وہ شخص ہی کہ بشارت دی تھی مینے انکی پہلے سے یہ
رسول ہین اللہ تعالی کے عربی امی جو ایمان لایا انپر ہدایت پائی اوسنے اور جسنے انکار کیا اوسکا خانہ خراب ہی البتہ تحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد انکے اصحاب کے اور اگر
مقام ہمارا قبہ پر کہا ابن اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہ قبہ وہ برج ہی اسکندریہ کا بجانب دریا سو اسطے کہ جب سکندر نے بنایا اسکندریہ کو اور نام رکھا
اوسکا اپنے نام پر تو بنایا خضر نے کہ وزیر تھے سکندر کے ایک دروازہ اپنے نام پر باب خضر اور بنایا وہ قبہ بھی اپنے نام پر اور رہا کرتے تھے اوسمین پس
مشہور ہی وہ دروازہ اور قبہ آج تک اوسی نام سے پھر عیسی علیہ السلام نے کہا بادشاہ سے خواب مین کہ اگر ہی تو امت میری تو متابعت کر شریعت اس
نبی کی اور روانہ ہو پس یہ کہکر پس کہا یہ خواب اوسنے صبح کو اپنے ارباب دولت سے کہا اونھون نے ای بادشاہ یہ بد خوابی ہوئی تجکو کیا ضرورت تھی

خواب دیکھنا ابن مقوقس کا عیسیٰ علیہ السلام کو

عیسیٰ کو کہ ہمراہ آتا اور عربی سکے رہا لیکن وہ دشمن ہوا اوسکے دین کا تحقیق کہ کمائی اپکو شیطان اوسکی صورت پر پہنچ استفسارات کرا سپر قبول کیا بادشاہ نے
کلام اوسکا اور حکم کیا لشکر کو لڑائی کا پس طیار ہوا لشکر اور مقابل ہوا مسلمانوں کے اور دیکھا بادشاہ نے طرف اوس شیخ کے کہ روشن تھا نور سے
پس داخل ہوا وہم اوسکے دل میں خواب کا اور کہا کہ واللہ نہیں یہ نور مگر مسیح اور محمد کا اور یہ حق ہے بیشک کہا ابن اسحق نے کہ حدیث کی مجھے عامر بن
نے اونسے اور عمرو سے کہ تھا میں بیچ سواروں خالد کے روز جنگ اسکندریہ کے کہ جب کھڑے ہوئے ہم میدان میں صف باندھکر تو کھڑا ہوا آگے
ہمارے نکل کر ایک بطریق قوی الجثہ پہنے ہوئے خود و زرہ اور سوار تھا گھوڑے پر اور کہا تمسے عربی زبان میں پکار کر اے گروہ عرب لوٹ جاؤ ہم کو
نہیں ارادہ کرتے ہم تمسے لڑائی کا اور تحقیق مالک ہو چکے تم مصر اور شہر صعید اور اکثر ملک ریف کے اور نہ رہا ہمارے پاس مگر اسطرف کے نہیں طلب
کرتے ہم تمسے کہ مال لیا ہوا تمہارا اور نہ دیتے ہیں ہم تمہاری بغاوت پر صلح کرتے ہیں ہم تمسے اسپر کہ لوٹ جاؤ تم پس اگر نہ مانو گے تم صلح ہماری
تو لڑینگے ہم ساتھ سختی اور کوشش کے اور ہٹا دینگے تمکو ساتھ ذلت کے تحقیق نہ ڈالا کوئی تمسے مگر ہر ایک ذلیل ہوا آخر میں ہم لوگ تعظیم کرتے ہیں ... اور
اونٹ ... اور ... اور قربان کی ... اپنے صاحب کو پس سکوت کیا اوسنے اپنے کلام سے کہا راوی نے کہ تھا ...
پس پہلے سب سے جلدی کی اوسکے جواب کی شرحبیل بن حسنہ نے اور کہا اوس سے کہ فخر کیا تو نے اور ... اپنے صاحب کو ملامت ہیں
خرابی ہو تمہاری کیا فخر کرتے ہو تم آگے ہمارے شرک اور طغیان اور عبادت صلیبان اور کفر بالرحمن پر حالانکہ ہم لوگ اہل تقوی اور ایمان اور نور اور
رضوان اور صاحب قبلہ اور قرآن اور حج اور اعتکاف اور صلوٰۃ اور صیام اور جہاد اور احرام ہیں دین ہمارا بہتر ہے سب دینوں سے اور نبی ہمارے
مبعوث ہوئے ہیں ساتھ معجزات اور آیات اور برہان کے نازل ہوا اونپر قرآن جسنے ثابت کی اونکی رسالت کی مغفرت اللہ تعالیٰ سے اور جسنے انکار کیا
اونکا گرفتار ہوا غضب الٰہی میں معبود ہے نہ مکان میں اور نہ زمین بارہ اوسپر وقت و زمانہ وہ گواہی دی ہر ایک نے اوسکی ربوبیت کی اور ثابت صفات اور وحدت
ذات کی مالک وہ سکا ابدی ہے اور سلطنت اوسکی غالب اور کرم ظاہر ہے اور اوسکی حکمت اور قضا اوسپر مرعش اوسکا رفیع ہے اور ... اوسکی بدیع نہایت
اوسکا کوئی ند اوسکا کوئی بیٹا نہ نہایت اوسکے ذات کی اور نہ مدت مقرر اوسکے بقا کی جھکی ہوئی ہیں گردنیں سب کی آگے اوسکی عظمت کے اور پست ہیں
آوازیں اوسکی ہیبت سے ذلیل ہیں قوی آگے اوسکی قوت کے حساب ... اوسکا دائمی ہے کمال اوسکا خرابی ہو تمہاری ... ایسا کفر اور شرک
اوسکی الوہیت کا کرتے ہو واسطے اوسکے بیٹا مخلوق سے اور ... صلیب کو اور نہیں ڈرتے اوسکی عظمت سے کیا نہیں پڑھی یہ آیت وَیَوْمَ
یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا
كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ
مَرَّةٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ یعنی اور جس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی مثلیں بٹینگی یہانتک کہ جب پہنچے اوسپر بتادینگے
اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھیں اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے اور وہ کہینگے اپنے چمڑوں کو کیون بتایا ہمکو وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے
بلوایا ہر چیز کو اور اوسی نے بنایا تمکو پہلی بار اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو ... تحقیق ... کہ اگر
قسم کھا ویں وہ اللہ پر کہ ... جاوے یہ فصیل ... تو ... اور اشارہ کیا ... کا طرف اوس فصیل شہر کے ... پڑا
ہو گئی وہ دیوار قلعے کی اوس طرف سے زمین پر اور ... کہا راوی نے ... کا ... بادشاہ کا ... سے
اس قدرت الٰہی سے کہ پس لوٹا وہ بادشاہ طرف لشکر اور اوسکے ... ساتھ مال و خزانہ اور اہل
و عیال کے جہازوں پر اور گیا جزیرہ اقریطش کی طرف ... شاہ ... شہر کے ... کی
اوقصون ... کہ ... بادشاہ ... کوئی شخص ... سب لوگ ... صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ...
... حضرت خالد بن ولید ... اللہ تعالیٰ نے فتح ... ساتھ ... کہ ...

نظر کرو ہم پر رحمت کی اور عدل سنت ہی ہمارے اون بزرگون کی کہ تمھارے ساتھ تمھارے رومیون سے پس پوچھا خالد نے کہ کیا کیا تمھارے بادشاہ نے
کہا اونھون نے کہ بھاگ گیا وہ رات کو ساتھ اہل و عیال کے دریا کی راہ سے پس کہا خالد نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ ڈالدی ہی اللہ تعالی نے رحمت ہماری
دلون مین اونکے اور ہیبت دی ہمکو بسبب بزرگی ہمارے دین کے اور غالب کیا ہمکو دشمنون پر اور فضیلت دی ہمکو سب اگلی قومون پر جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین لوگون ہین آؤ ہم جاری کھینگے تمسے اچھا معاملہ مثل اون
شہرون کے کہ فتح کیا ہمنے اور اگر دیکھین ہم اس بات کو کہ لیا ہمنے یہ شہر بزور تلوار کے اور ذلیل ہوئے تم آگے ہمارے تو بجا ہی لیکن بہتر وہ شخص ہی کہ
قادر ہو اور عفو کرے ہم مقرر کرتے ہین تمپر ایک لاکھ مثقال سونا جزیہ کا بالعوض تمھارے اور تمھارے اہل و عیال کے اور بتلاتے ہین ہم تمکو بعد اسکے
طرف اسلام کے پس جو شخص قبول کرے تمسے اسلام ہی وہ مثل ہمارے نفع و ضرر مین اور جو نہ قبول کرے لینگے ہم اوس سے جزیہ سال آیندہ سے
ہر شخص عاقل بالغ سے چار دینار ہر سال اور شرط کرتے ہین تمسے ان باتون کی کہ نہ سوار ہو گھوڑون پر اور نہ بلند کرو گھر اپنے مسلمانون کے گھرون پر اور
نہ بولو پکار کر آگے مسلمانون کے اور نہ بناؤ نیا کنیسہ اور صومعہ اور بتخانہ اور نہ تعمیر کرو گرے ہوئے کی اور ملو مسلمانون سے ساتھ ذلت اور انکی ساری
اور کوشش کرو پورا کرنے مین انکے کامون کی اور نہ خلاف کرو تعظیم اہل اسلام ہین اور جو گناہ کریگا تمسے حد مارینگے ہم اوسکو اور جو مخالفت کریگا ہماری
باتون کی قتل کرینگے اوسکو اور نہ پہنو زنارین اوپر لباس کے اپنا دین جتانے کو اور نہ بجاؤ ناقوس اور نہ بلند کرو صلیبین اور اگر ایمان لاؤ اللہ اور
رسول پر تو بہتر ہی تمکو پس بولے وہ لوگ کہ اے امیر المومنین نہین چھوڑتے ہم دین اپنا پس پڑھی یہ آیت حضرت خالدؓ نے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا
مَا أَنْزَلَ اللهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ وَمَنْ
يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ
كُفْرُهُ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَى
عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ یعنی اور جب اونکو کہیے چلو اوس حکم پر جو اوتارا اللہ نے کہین نہین ہم تو چلینگے اوسپر جسپر پایا ہمنے اپنے باپ دادون کو بھلا
اور جو شیطان بلاتا ہو اونکو دوزخ کی مار کو تو بھی اور جو کوئی تابع کرے اپنا منہ اللہ کی طرف اور وہ ہو نیکی پر سو اوسنے گہا محکم کڑا اور اللہ کی طرف ہی آخر ہر کام کا
اور جو کوئی منکر ہوا تو تو غم نہ کھا اوسکے انکار سے ہماری طرف پھر آنا ہی اونکا پھر ہم جتا دینگے اونکو جو اونھون نے کیا ہی مقرر اللہ جانتا ہی جو بات ہی جیون مین
کام چلا دینگے ہم اونکا تھوڑے دنون پھر پکڑ بلا وینگے اونکو گاڑھی مار مین آیا اون لوگون نے کہ اے امیر چاہتے ہین ہم کہ حاکم کرو تم ہمپر ایک شخص ہمارا تاکہ
تحصیل کرے تمکو یہ مال مقررہ ساتھ عدل کے اور ہمراہ کرو اوسکے ایک آدمی اپنا کہا خالد نے کہ مین نہین جانتا تمھارے بہتر لوگون کو پسند کرو تم اپنا ایک شخص
حاکم کرونگا مین اوسکو پس اشارہ کیا اونھون نے طرف ایک شخص کے کہ نام اوسکا شبعا بن شماس تھا اکابر قبط سے پس حاکم کیا اوسکو خالد نے تمام مال
اور شہر پر اور ساتھ کیا اوسکے قیس بن سعد صحابی کو اور وصیت کی اونکو کہ لینا ہر کسی سے بقدر اوسکی وسعت کے اور جو غریب و ضعیف ہو چھوڑ دینا اوسکو اور
احسان کرنا بیشک اللہ تعالی دوست رکھتا ہی احسان والون کو اور نہ ظلم کرنا خصوصا یتیم اور فقیرون بیوارث پر پس تعجب کیا قبطیون نے اس اچھی وصیت سے
پھر گئے وہ لوگ اندر شہر کے اور جمع ہوئے سکان کچہری مین اور روانہ کیا ہر طرف شبعا حاکم نے اپنے غلامون کو واسطے جمع کرنے مال کے لوگون سے
کہا راوی نے پس واقع ہوا وہ مال بقدر حصے کے ہر شخص پر اسکندریہ مین پس جو کوئی کہ صاحب حشمت اور کثیر المال تھا دیے اوسنے دس قیراط
اور متوسط الحال نے دو قیراط پھر لائے وہان ایک شخص مالدار کو کہ نام اوسکا براس تھا کہ نجانتے تھے اندازہ اوسکے مال اور باغ اور جانورون کا اور تھا
وہ بڑا بخیل اپنے زمانے کا پس کہا اوس سے شبعا نے کہ ادا کر تو اس مال سے ایک دینار کہا اوسنے قسم مسیح کی نہ دونگا مین اگرچہ مارا جاؤن اگرچہ ہو گردن مین
یہ دینار خیر یہ تو بہتر ہی مجھے اس سے ان عربون کے کہا اوس سے قیس بن سعد نے کہ جو لیتے ہین ہم تمسے یہ عوض ہی تمھاری جانون کا اور بچاؤ تمھارے
خون کا اور نہین لیتے ہم بطور صدقے کے بلکہ لیتے ہین مال حلال نہ حرام خرابی ہو تیری اگر داخل ہوئے ہم اس شہر مین ساتھ تلوارون کے تو ہوتا تو اول مقتول

اور مال تیرا اوسنے پہلے سب سے پھر کہا شیعا نے اوس سے کہ لعنت کرے تجھپر اللہ تعالی اور خراب کرے ہر شخص اسکندریہ کا جانتا ہے کہ تو پہلے فقیر تھا نہ قدرت تھی تجھکو کسی چیز کی امور دنیا سے مگر فضل کیا تجھپر اللہ تعالی نے اور واسع کیا رزق تیرا کہا اوسنے کیا نہ ورثہ ملا مجھکو یہ مال آباو اجداد سے اور اعظام نہین اسکا مجھپر فضل اس مال مین تو غصے ہوئے حضرت قیس اوسکے اس کلام سے اور مارا اوسکو ایک کوڑا کہ تھا اونکے ہاتھ مین اور کہا اوس سے کہ جھوٹھ بولا تو اے دشمن خدا اور رسول کے فضل اور احسان ہی خدا کا کہ اوسنے رزق دیا تجھکو اور کامل کین تجھپر نعمتین اپنی کہ فَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْهَا یعنی اور گنو احسان اللہ کے نہ پورے کر سکو پھر بد دعا دی اوسکو حضرت قیس نے کہ اے اللہ اوسنے انکار کیا تیری نعمت کا لے اس سے نعمت اپنی کہا راوی نے کہ واللہ گذرا وہ دن یہانتک کہ خبر آئی کہ جانور اوسکے مر گئے سب اور خشک ہو گئے تمام باغ اور گر پڑے تمام گھر اوسکے اور جاتا رہا سب مال کہا قیس نے اللہ اکبر واللہ یہی نقل ہے کہ سنا مینے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے ایک روز اور ابوہریرہ بیٹھے تھے برابر کہ تین آدمی تھے قوم بنی اسرائیل مین ابرص اور اقرع اور اعمی پس بھیجا اللہ تعالی نے اونکی طرف فرشتہ اپنا آیا فرشتہ پہلے نزدیک ابرص کے اور کہا اوس سے کہ کیا ہے خواہش تیری کہا اوسنے کہ صحت بدن کی اور اونٹ پھر آیا فرشتہ آگے گنجے کے اور دریافت کی اوس سے آرزو اوسکی کہا اوسنے کہ بال ہوں اور بکریان پھر آیا فرشتہ آگے اندھے کے اور دریافت کی مراد اوسکی کہا اوسنے کہ نظر اور گائے پھر پھیرا ہاتھ اپنا فرشتے نے اوپر بدن ابرص کے تو ہو گیا وہ اچھا اور دی فرشتے نے اوسکو ایک ناقہ حاملہ پس برکت کی اللہ تعالی نے اوسمین اسقدر کہ گھیر لیا اوسکے اونٹوں نے ملک کو بعد اسکے ہاتھ پھیرا سر پر گنجے کے پس آگا دیے اللہ تعالی نے بال اوسکے اور دی اوسکو فرشتے نے ایک بکری حاملہ پس بڑھین وہ اسقدر کہ بھر گیا اوسنے ملک پھر ہاتھ ملا آنکھون پر اندھے کے پس بینا ہو گیا وہ اور دی اوسکو فرشتے نے ایک گائے حاملہ پس بڑھین گائین اوسکی اسقدر کہ بھر گیا وہ ملک پھر بعد چند ایام کے آیا وہ فرشتہ پاس اونکے آزمایش کو پس آیا پاس ابرص کے اور کہا اوس سے کہ تھا تجکو برص اور تھا پاس تیرے کچھ مال پس دے مجکو ایک ناقہ اون اونٹون مین سے کہ دیے ہین تجکو اللہ تعالی نے تاکہ آرام پاؤن مین اوس سے کہا اوسنے کہ نہ تھا مین فقیر اور نہ ابرص بلکہ ورثہ پہونچا مجکو یہ مال میرے بزرگون سے پھر گیا فرشتہ نزدیک گنجے کے اور سوال کیا اوس سے مثل سوال ابرص کے پس جواب دیا اوسنے وہی جواب ابرص کا پھر آیا فرشتہ آگے اندھے کے اور وہی سوال کیا اوس سے پس قبول کیا اوسنے سوال اوسکا اور کہا بسم اللہ سچ کہا تو نے جا تو طرف گایون میری کے اور لے اونمین سے آدھی واسطے اپنے اللہ تعالی کے نام پر تو دعا دی اسکو فرشتے نے کہ برکت کرے اللہ تعالی تیرے مال مین بیشک کر دیا اللہ تعالی نے تیرے پہلے دونون یارون کو مالت اصلی پر سبب کفران نعمت الہی کے کہا راوی نے پس جمع کیا مال اوسکا لوگون سے اور لے گئے آگے خالد کے اور تعمیر ہوئین اوس سے مساجد اور لیا خالد نے بڑا گرجا اسکندریہ کا اور بنایا اوسکو مسجد جامع اور چھوڑ دیے اونکے واسطے چار عبادتخانے دوسرے اور لکھا فتحنامہ حضرت عمرو بن عاص کو تو کمال خوش ہوئے اور قائم مقام کیا اپنے وہان حضرت ابوذر غفاری کو اور آئے آپ طرف اسکندریہ کے اور بنائی وہان ایک مسجد جامع درمیان ربض کے اور یہی مشہور ہے آج کے دن تک بنام جامع عمرو

ذکر فتح شہر دمیاط اور اوسکے اطراف کا اور جانا چالیس اصحاب کا اوسکی فتح کو اور قصہ تعجب سلمان کا وہان کے بادشاہ کے بیٹے کا اور مارا جانا وہان کے ایک حکیم کا بسبب محبت اہل اسلام کے اور جانا مسلمانون کا شہر تنیس براہ نقب ہمراہ بیٹے اوس حکیم کے اور سفارش کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اصحاب سے حکیم زادے کی خواب مین پھر اسلام لانا بادشاہ کا ساتھ اور ون کے

کہا راوی نے جب کہ فتح ہوا اسکندریہ تو آئے وہان نزدیک حضرت خالد کے ازد و موضع رشید اور فوہ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنا اور جبرہ اور منوف اور ابیار اور بحیرہ وغیرہ کے اور صلح کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شہرون پر اوسکے بعد روانہ کیا حضرت خالد نے چالیس سوار ابطال موحدین کے بسرداری مقداد بن اسود کندی کے کہ اونمین ضرار اور رافع و شاکر و نوفل و رافع و عاصم و قارس و عروہ اور ملک و عمرو

دستعید و یزید و صفت سعد ہین اور حکم کیا اونکو جانے کا طرف دمیاط کے پس گئے بیراہ براس اور پونہچے دمیاط پر اور تھا حاکم وہان کا ماموں بادشاہ مقوقس کا
ساتھ لشکر بارہ ہزار سپاہ کے آمادہ آراستہ کر رکھا شہر آلات پیکار و سامان جنگ و غلہ وغیرہ سے جب پونہچے وہان اصحاب او دیکھا اونھون نے اونکو
قلیل تو تبسم کیا اور کہا کہ آئے ہین یہ چالیس آدمی واسطے حکومت اس شہر کے بیشک عاجز و کم عقل ہین اور تھا بڑا بیٹا وہان کے حاکم کا شہسوار دلاور
مشہور اطراف نیل مین ہر بریام جب کہ دیکھا اوسنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس آدمی تو غرہ کیا اپنی شجاعت پر اور پہنا لباس جنگ اور
آیا میدان مین سوار ہوکر اور طلب کیا ایک سوار کو واسطے مقابلے کے پس نکلے مسلمانون سے ضرار بن ازور اور حملہ کیا اور گرا دیا اوسکو ایک برچھے مین
مار کر پھر حملہ کیا تنہا ضرار نے لشکر دمیاط پر اور ہٹا دیا اونکو تا دیوار شہر میدان سے اور ضرار مثل آتش کے تھے جنگ مین جیسے شعلے لکڑیون مین پس پناہ لی
اونسے تمام لشکر نے پھر وہان کے حاکم ہامرک نے جمع کیا اپنے اہل کارون کو در حالیکہ کمال غمناک تھا قتل سے بیٹے کے اور تھا پاس اوسکے ایک حکیم معتقد علیہ
کہ عمل کرتے تھے سب اوسکی رائے پر پس بلایا اوسکو بادشاہ نے اور کہا کہ اے حکیم کیا صلاح دیتے ہو تم مجکو بیچ مقدمے ان عربون کے بولا حکیم کہ اے بادشاہ عقل
جوہر لطیف بے قیمت ہے نہ پائی روشنی اوسکی کسی نے مگر کہ پائی راہ نجات کی اور دریافت کی مصلحت اپنی اور اس قوم نے فتح کیا تمام شہرون کو اور بلند کیا اپنے
نشانون کو مشہور ہوئین خبرین اونکی اور بلند ہوئین باتین اونکی نہین کوئی قادر اونکے نقصان پر اور نہین ہم لوگ بہتر لشکر شام سے اور نہ اسقدر مضبوط ہے
شہر ہمارا اور یہ لوگ فتحمند اور غالب ہین داخل ہے رحمت اونکے دلون مین نہین خیانت کرتے وعدے مین اور نہین جھوٹی کرتے اپنی قسم اور سنا ہے تحقیق
تونے اونکا حال دربارہ دیانت اور صدق امانت کا صلاح میری یہ ہے کہ صلح کر تو اونسے تاکہ حاصل کرے تو امن کو اور بچاوے خونریزی اور عزت اہل و عیال کی
اور دفع کر اونکو ساتھ صلح اور دینے مال کے الغرض جب کہ سنی ہامرک نے یہ گفتگو ناصحانہ حکیم کی حکم دیا اوسکی گردن مارنے کا جب کہ جانا حکیم نے کہ آپونہچی
قضا اوسکی کہا اللھم انی بری مما یشرکون بک لا شریک لک ولا ولد لک ولا صاحبۃ لک وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ پھر جب کہ سنا ہامرک نے اسلام اوسکا قتل کیا اوسکو اور حکم کیا سپاہ کو طیاری جنگ کا پھر دوسرے روز نکلا باہر شہر کے اور خیمے کھڑے کئے
میدان مین کہ ... اور تھا اوس حکیم کے ایک بیٹا کہ حاصل کیا تھا اوسنے عقل و فضل اپنے باپ کا اور تھا صاحب فطنت و عقل و تدبیر کا جب کہ
مارا گیا باپ اوسکا تو ظاہر کی اوسنے خوشی اور دعا دی بادشاہ ہامرک کو اور کہا کہ خوش کیا مجکو بادشاہ نے اوسکے قتل سے اور دور کیا شر اوسکا پس سنی ہامرک نے
باتین حکیم کے بیٹے کی اور بلایا اوسکو دربار مین اور خلعت دیا اور خوش کیا دل اوسکا انعام سے پھر جب واقع ہوئی شب کہا اوس لڑکے نے کہ واسطے لونگا مین
عوض اپنے باپ کا اس ظالمون اور اسکی اولاد سے اور گھر حکیم کا ملا ہوا تھا فصیل سے پس کھودی اوسنے شب مین ایک سرنگ چوڑی اور گیا آگے اصحاب کے
اوس راہ سے پس دیکھا اصحاب نے شخص اجنبی پوچھا تو کون ہے کہا اوسنے کہ باپ میرا مارا گیا بسبب تمہارے اب کھودی ہے مینے ایک سرنگ اور آیا اوسی
راہ سے نزدیک تمہارے چلو ساتھ برکت اللہ تعالی کے تاکہ قبضہ کرو شہر پر کہا ضرار نے اوس سے کہ خرابی ہو تیری جسنے بھیجا تجکو ساتھ اس حیلے کے ارادہ
کیا ہے اوسنے قتل ہمارے کا نہین معلوم تجکو کہ احتیاط عادت ہے ہماری اور ہوشیاری کام ہمارا اور ارادہ کیا اوسکے قتل کا پس کہا حضرت مقداد نے کہ تامل کرو
اے ضرار توقف کرنے کو اللہ تعالی خیر کی اور نگاہ رکھنے کو بیچ بہتر ہے پھر فرمایا حضرت مقداد نے کہ آج دیکھا ہے مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین کہ اشارہ کرتے ہین جانب ایک نوجوان شخص کے جو لگے ہوئے آپ کے اور تھا وہ شخص مثل لباس اس شخص کے اور سوچتا تھا مین ابتک اسکو
پس پایا مینے اسکو وہی شخص کہ دیکھا مینے خواب مین روبرو حضرت کے لیکن باندھا تھا اوسکی کمر پر ایک تسمہ چمڑے کا اندر کپڑون کے اور حلقہ اوسمین تھا
چاندی کا پھر مقداد نے کہا اس شخص کھول کپڑے اپنے بدن سے پس دور کیا اوسنے لباس تو ظاہر ہوا ایسا ہی تسمہ کہ دیکھا تھا خواب مین مقداد نے تو کہا حکیم
کے بیٹے نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کھڑے ہوئے سب مسلمان
اور مصافحہ کیا اوس سے اور چلا وہ ہمراہ اصحاب کے آگے سب کے یہان تک کہ گھسے سب سرنگ مین اور لے گئے گھوڑے اپنے پھر بند کر دی وہ سرنگ خاک
اور مٹی سے اور نابینا کر دیا اللہ تعالی نے اون لوگون کو اصحاب کے دیکھنے سے پھر جب ہوا دوسرا روز دیکھا اعداء اللہ نے اصحاب کرام کو نہین پایا کوئی شخص

مسلمان میدان مین اور نہ معلوم ہوئی اونکی کچھ خبر پھر شور کیا سب نے ساتھ کلمۂ کفر کے اور کہا کہ بھاگ گئے عرب اور پڑا شور لشکر مین اپس نکلے تمام آدمی باہر شہر کے واسطے تحقیق خبر اصحاب کے اور نہ رہا کوئی شہر مین سوا زنان و اطفال کے کہ ہزار آدمی سے زیادہ تھے اوس شہر مین بنی اعمام اوس حکیم کے اتنی شخص اپس لیا وہ لڑکا اوس اتنے نزدیک اپنے قرابت والون کے اور خبر دی اون سب کو اپنے ماجرے سے اپس آئے وہ لوگ نزدیک اصحاب کے اور اسلام لائے تمام پھر جب دوسرے روز باہر گئے سب آدمی شہر کے دوڑے اقربا حکیم کے طرف دروازون کے اور بند کیا دروازون کو اندر سے اور پکارے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود کے اوپر بشیر و نذیر کے اور غالب آئے اصحاب رسول اللہ ساتھ اون اتنی آدمیون کے اوس شہر پر پھر پڑا اہل قرابت اوس حکیم کو دروازون پر او نکلے بطرف میدان کے اور تکبیر کہتے مین اور پکارا اللہ تعالیٰ کو پس دیکھا اونکو شہر والون نے اور معلوم کیا کہ یہ قادر ہوگئے اوپر اور کیا یہ کام بنی اعمام حکیم و پرجان نے پس حیران ہوئے اس کام سے اصحاب کے اور تھا دوسرا بیٹا وہان کے حاکم کا شطا نام بڑا فہیم و عاقل اور ہمیشہ رہتا تھا زمان شعور سے ساتھ علما کے اور کوشش کرتا تھا تحصیل علوم مین اور جبتک کہ عاقل ہوا تھا نہ کھایا تھا گوشت خنزیر کا اور نہ حرام کیا تھا اور نہ سجدہ کیا آگے اقنوم اور صلیب کے اور چاہا تھا اوسنے بنانا ایک عبادتخانہ جدا لوگون سے تاکہ تنہا رہے اوسمین پس اجازت دی اوسکو باپ نے بسبب کمال محبت اور غم فراق کے اور ہمیشہ سنا کرتا تھا انبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بحث کرتا لوگون سے جب کہ دیکھا اوسنے اصحاب کو کہ مالک ہوئے شہر کے اور کھڑا ہوا تھا دست مین پر اپنے باپ کے اور نظر کی طرف اصحاب اور اونکے لباس کے کہ نور ایمان چمکتا ہے اونمین سے پس دیکھا اوس شطا نے آسمان کی طرف دیر تک اور چیخ ماری اور گر پڑا اوپر سے گھوڑے کے بیہوش ہو کانپ گیا باپ اوسکا اور تمام لوگ یہ حال دیکھکر پھر جب ہوش ہوا اوسکو باپ نے کہا اے جان پدر کیا دکھائی دیا تجکو کہ یہ حال تیرا کہا اوسنے کہ ظاہر ہوا مجہپر امر حق اور کھل گئی مجھپر حقیقت ایمان کی دیکھا مینے طرف لشکر ان عربون کے کہ ہمراہ ایک امر عظیم اور بیٹھے ہوئے ہین ساتھ انکے بعض آدمی لباس سبز پہنے ہوئے اور اوپر اونکے معلق ہوا مین دیکھے مینے وہ قبے کہ مین نے مثل کہ نہ دیکھے مینے اونسے بہتر زیادہ بیشک وہ شہدا ہین اور دیکھا مینے ایک قبہ مین حورون کو اگر ظاہر ہون اہل دنیا پر تو مرجائیں سب اشتیاق مین اونکے وصل کے اور اللہ تعالیٰ نے نہ بیتاب کیا مجکو اور نہ دور کیا پردہ میری آنکھ سے مگر ارادہ کیا جنت تیری کا اب نہ ہونگا مین بعد اسکے گمراہی مین اور مین شہادت ادا کرتا ہون اس بات کی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور نکلا اپنے لشکر سے اور کہا کہ جو دوست رکھے مجکو ہمراہ آوے میرے پس گئے اوسکے ساتھ ہزار آدمی اور گئے یہ سب روبرو اصحاب کرام کے اور ... اسلام اپنا اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو پھر جب دیکھا باپ نے یہ معاملہ اپنے بیٹے شطا کا بولا کہ واہ نہ کیا یہ کام میرے بیٹے نے مگر ... ہوگئی ... عقل وہ مین ہین پھر خود اسلام لایا اور جانا اپنے بیٹے سے جب دیکھا اوسکو اسلام لاتے اور ... ارباب دولت نے بولے جب مسلمان ہوا بادشاہ اور بیٹا اوسکا پس ہم کون ہین اور مسلمان ہوگئے سب اصحاب کرام کے ہاتھ پر اور داخل ہوئے شہر مین ... مسلمانون کو اور ... اسلام ... اور حکم کیا حضرت مقداد نے واسطے کھولنے اوس ... کے ... اصحاب اوس ... اور بنوایا اوسکی دروازہ ... حکیم کے نام پر اور ... مقداد نے ایک شخص صحابہ سے یزید بن عامر رضی اللہ عنہ نام واسطے تعلیم شرائع کے اور ... ساتھ اور اصحاب کے طرف اسکندریہ کے ... عمرو بن عاص سے حال ... ناموس شہر کے ... اور روانہ کیا ... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ... ایک شخص ... اللہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر فتح جزیرۂ تنیس اور جانا شطا کا ساتھ لشکر کے طرف تنیس کے اور جانا اوس جزیرہ کی طرف اور قصہ وہان کے حاکم کا اور گفتگو حضرت یزید بن عامر صحابی کی اوس سے اور سوال کرنا حضرت یزید سے ... اور لوٹ کر آنا مسلمانون کا ... اور ... حضرت ... کا ایک لشکر لیکر ... مسلمانون کے اور آنا ابو ثور ... کا لڑائی کو اور بعد ... شہید ہونا شطا کا ... اور فتح اسلام کی

حدیث کی زیاد نے حمید طویل سے اوسنے یونس بن صامت سے اوسنے نضر بن مسروق سے کہ جب فتح ہوا دمیاط اور گذرا مقدمہ اوسکا جیسا کہ مذکور ہوا
کہا ہامرک نے اپنے بیٹے شطا سے کہ بیشک اللہ تعالی نے بچایا ہمکو دوزخ سے اور ہدایت کی ہمکو صراط مستقیم اور یہ بسبب خوبی تقدیر کے اب قریب ہیں
جزیرۂ تنیس ہی کہ نہیں جا سکتے وہاں سب جہازوں کے بہتر یہ کہ لکھیں اوسکے حاکم ابو ثوب کو اور دعوت کریں اوسکو طرف اسلام کے اور دین سول
کے پس اگر قبول کرے بہتر وگرنہ قصد کریں اوسنے جنگ کا اور اللہ تعالی مددگار ہے ہمارا کہا شطا نے کہ یہی رائے صواب و محکم ہی اور جاتا ہوں میں کہ ملیں ہوکر
خود اوسکی طرف کہا ہامرک نے اے ولد جا ساتھ برکت اللہ تعالی کے پس سوار ہوا شطا جہاز میں اور لیے ہمراہ اپنے چار غلام خاص جب کہ دیکھا حضرت یزید
بن عامر نے روانہ ہوتے شطا کو کہا میں بھی چلتا ہوں ساتھ تمھارے طرف صاحب تنیس کے کہ اگر سوال کرے تم سے دین کا تو نہو گا تمکو علم جواب کا اور نہیں ہیں ہم
تکبر اور جبر اور نہیں طلب ہماری سوا آخرت کے اور وہ کام کہ قریب کرے ہمکو اللہ تعالی سے پھر چلے اور اوسکے ساتھ یزید بن عامر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہانتک کہ پہونچے جزیرۂ تنیس میں پس پاس لگے کنارے سمندر پر لوگ محافظ اور دیکھا اونھوں نے شطا اور اوسکے غلاموں کو اور درمیان اونکے
ایک شخص بدوی پس پوچھا کون ہو تم کہا شطا نے کہ میں بیٹا ہوں ہامرک بادشاہ دمیاط کا اور ہمارے ساتھ یہ شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں
آئے ہیں ہم تمھارے پاس رسول ہوکر پس بھیجا اون محافظوں نے ایک شخص اپنا واسطے اجازت لینے کے ابو ثوب سے پس اجازت آنے کی دی اونکو ابو ثوب
نے پس جب اوترے یہ لوگ کشتی سے بھیجے اونکے واسطے ابو ثوب نے گھوڑے سواری کو پس انکار کیا یزید بن عامر نے سواری سے اور شطا نے اور چلے
تمام پیادہ نزدیک ابو ثوب کے پھر جب داخل ہوئے اوسکی محفل میں دیکھا اونکو بیچ حشمت و زینت اور خادموں اور دربانوں اور غلاموں کے اور تھا ابو ثوب
کہ ظاہر کرتا تھا تجمل اور تکبر جیسے کہ سنا تھا آنا اصحاب کا مصر میں اور باغی ہوا تھا مقوقس اور اوسکے بیٹے سے اور نہ بھیجا تھا اونکو خراج پس جمع ہوا تھا اوسکے
پاس مال کثیر جب کہ گئے حضرت یزید اور شطا مع غلامان روبرو اوسکے تو ابتدا کی حضرت یزید نے ساتھ سلام کے اور کہا وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝
اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ یعنی اور سلامتی ہو اوسکی جو مانے راہ کی بات ہمکو حکم ہوا ہی کہ عذاب ہی اوسپر
جو جھٹلاوے اور مونھ پھیرے روایت ہی کہ تھا یہ ابو ثوب رہنے والا ارض عریش کا نسب عرب آل غسان سے قرابتی جبلہ بن ایہم کا اور تھا
صاحب مال اور بہت تھے آدمی اوسکے جب واقع ہوئی شکست رومیوں پر اور فتح ہوا شام تو بھاگا ہرقل اور ساتھ اوسکے جبلہ اور یہ ابو ثوب ساتھ اپنے
اہل و عیال کے بطرف جنار کے اور اوترے صحرا میں مابین عریش اور موضع رفح کے پس اتفاقا نکلا ایک روز مقوقس شکار کو ساتھ لشکر کے اور گیا
متصل عریش کے پس دیکھا ایک گور خر کو اور گھوڑا دوڑایا اوسپر پس ہمراہ پہونچا کوئی شخص لشکر کا یہانتک کہ پہونچا اوس جگہ کہ مقیم تھا ابو ثوب ساتھ اپنے
ساتھ اپنے لوگوں کے تو کھڑا ہوا ابو ثوب تعظیم کو اور معلوم کیا کہ یہ بادشاہ مصر ہی پس پکڑی رکاب اوسکی اور اوتارا اپنے گھر میں اور ذبح کیں بکریاں
دعوت کا اور پکایا طعام پھر آملا لشکر بعد اوسکے پس ضیافت کی اوسکی ابو ثوب نے تین روز تک اور کمال خوش کیا مقوقس کو خدمت سے پھر جب پہنچے
روز روانہ ہوا بادشاہ طرف مصر کے چند بعد پہونچنے کے حکم کیا وزیر کو کہ لکھدے واسطے ابو ثوب کے جاگیر موضع تنیس کی مع اوسکے مواضع متعلقہ
اور بھیجا سوا اسکے واسطے ابو ثوب کے خلعت اور مال اور غلام جب کہ پہونچا اوسکو فرمان شاہی اور خلعت خوش ہوا اور گیا بطرف فرمہ کے اور وہاں سے بطرف
تنیس کے جب کہ قبضہ کیا اوسنے اور ... اپنے متعلقوں کو اور بھائیوں کو پس آئے یہ لوگ اور حاکم کیا اپنے بھائی ابو یوسف کو جزیرہ ... پر اور
دوسرے بھائی ابو شقا کو جزیرۂ طیر پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے کو جزیرۂ دبنور پر پھر جب گذرے تھوڑے دن حکومت کو بغاوت کی مقوقس سے اور نہ بھیجا خراج یہانتک
کہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملک مصر پر پس منتقل جانا آپکو ابو ثوب نے اون جزیروں پر اور آراستہ کیا قلعہ سامان جنگ سے اور گمان کیا کہ
نہیں آسکتا مجھپر کوئی پس جب کہ گئے یزید بن عامر اور شطا پاس اوسکے دیکھا اونکو ابو ثوب نے اور ظاہر کیا اپنا عجب اور تکبر اور سبب التفاتی کی اور نہ حکم دیا
کسی نے مسلمانوں کو بیٹھنے کا پس جب کہ دیکھا یہ معاملہ یزید بن عامر نے پڑھی یہ آیت اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ یعنی زمین ہی اللہ کی اوسکا وارث کرے جسکو چاہے اپنے بندوں میں اور آخر بھلا ہی ڈر والوں کا اور بیٹھ گئے برابر اونکے شطا اور دیکھا

حضرت یزید نے تخت ابو ثوب کا سونے سے اور تھی اوس پر تصویر درخت کھجور کی اور نیچے اوسکے تصویر حضرت مریم کی اور تصویر مسیح کی اونکی گود میں پڑھی یہ آیتین
فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا
جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ
اِنْسِيًّا ۝ یعنی پھر آواز دی اوسکو اوسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اوس سے
گرینگی تجھپر پکی کھجورین اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو مینے مانا ہی رحمان کا ایک روزہ سو بات نکرونگی آج کسی آدمی سے
اور پڑھا ان آیات کو یہان تک قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ
وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ یعنی وہ بولا مین بندہ ہون اللہ کا مجکو اوسنے کتاب دی ہی اور مجکو نبی کیا اور بنایا مجکو برکت والا
جس جگہ مین ہون اور تاکید کی مجکو نماز کی اور زکوۃ کی جب تک رہون مین جیتا اور سلوک والا اپنی مان سے اور نہین بنایا مجکو زبردست بدبخت
اور سلام ہی مجھپر جس دن مین پیدا ہوا اور جس دن مرون اور جس دن کھڑا ہون جی کر پس جب کہ سنا ابو ثوب نے یہ کلام یزید کا التفات کیا انکی طرف
غصے سے اور کہا کیا ہی یہ کلام تیرا کہا یزید نے یہ کلام ہی اللہ جل جلالہ کا کہ اوتارا ہی اسکو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین کم ہوتے عجائب اوسکے
اور نہین بدلتے کلمات اوسکے اور نہین تنگ ہوتا دل اوسکی آیتون سے کہا ابو ثوب نے کہ کیا ہین معنی اسکے کہا یزید نے کہ یہ خبر دینا اللہ تعالی کا
حال عیسی سے کہ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ تعلیم ہی مخلوق کو کہ مسیح بندہ خدا کے تھے نہ بیٹے اوسکے بزرگ ہی وہ واحد احد اور فرد و صمد اور یہ قول الہی کہ اٰتٰىنِيَ
الْكِتٰبَ معنی اسکے یہ ہین کہ کہتے ہین عیسی سکھاتا ہون مین تمکو احکام اور بتاتا ہون حلال و حرام اور یہ قول الہی کہ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
مین حکم ہون ساتھ عبادت اور خدمت کے اور زکوۃ کے مثل تمھارے تحقیق ہمارے مال مین حق اللہ تعالی کا اور یہ قول الہی کہ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ
يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ تعلیم ہی اس مین اس بات کی کہ مین مرونگا اور جو مرے نہین اوسکو غلبہ اور بڑائی ہی اور یہ قول الہی کہ
وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا تعلیم اس بات کی کہ پیدا اور سب لوگ زندہ ہونگے قیامت مین اور اگر ہوتے وہ خدا تو ہوتے اونکے دو ارادے اور واقع ہوتا اختلاف دنیا
اونکے لیکن نہ واقع ہوا فساد انتظام مین پس یہی دلیل ہی وحدانیت خدا کی جبکہ سنا ابو ثوب نے یزید بن عامر سے یہ کلام کہا بیشک گفتگو کی تو نے ساتھ اہل کے
اور ڈوبا دریا سے ضلالت مین کہا یزید نے کہ اللہ تعالی خوب جانتا ہی کہ کون بہکتا ہی [illegible] ضلالت مین اور منتشر کر اپنے مالک کا وہ مالک کہ نہ [illegible] آسمان [illegible]
اور نہ زمین پر نہین گذرتا اوسپر روز و شب اور نہ روشنی و ظلمت نہ مغلوب ہو کسیکے غلبے کا نہ تغیر ہو اوسکو زمانے سے ہر روز نئی ہی شان اوسکی کیا نہین بینائی
تمھاری کہ دیکھو قدرت اللہ قادر کی کیا نہین تم مین شخص کہ سوچے اپنے دل مین جانا دن کا اور آنا رات کا کیا نہ آیا وہ وقت کہ تفکر کرو اللہ تعالی کی اور یاد [illegible]
اوسکی حال انکا مسیح نے تو اقرار کیا اپنے بندہ ہونے کا اور انکار کیا دعوے خدائی سے کہ کہا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اور بشارت دی ہمارے نبی کی پیدا ہونے [illegible] اور
آگاہ کیا بنی اسرائیل کو قربانی سے اونکے کیا نہ سنے تمنے معجزات و دلائل اونکے کہ شق ہوا قمر اور کلام کیا گوہ نے اور پتھر سے اور [illegible]
[illegible] ابو ثوب [illegible] جواب [illegible] یزید [illegible]
تمھارا ایسی ہی تو دعا کر اللہ تعالی سے بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برسا دے تمپر پانی [illegible] اگر آیا باران تو جانینگے کہ دین [illegible]
لاوینگے ہم اللہ تعالی پر اور سچا جانینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا یزید بن عامر نے کہ بیشک اللہ تعالی قادر ہی اس بات پر کہ تو نے کہی [illegible] اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ یعنی بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی بندہ مخلص جب دعا کرے تو قبول کرتا ہی دعا اوسکی لیکن کرتا ہی جو چاہتا [illegible]
وسیلہ کرتا ہون اونکے بہتر مخلوق کو پھر حضرت یزید اوٹھے اور نکلے دربار سے ابو ثوب کے پس کہا ابو ثوب نے کہان جاتے ہو کہا یزید نے کہ دعا کرتا ہون [illegible]
کہ اگر چاہے تو اوتارے مینہ [illegible] آسمان سے پھر پڑھی یہ آیت بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِيْنَ ۞ یعنی بلکہ چلے ہین یہ بے انصاف اپنے چاؤ پر بن سمجھے سو کون سمجھاوے جسکو اللہ نے بہکایا اور کوئی نہین اونکا مددگار ہے روایت کی عاصم نے ربیع سے اوسنے ابن جبیر سے کہ سبب طلب کرنے ابوثوب کا فقط پانی کا یہ تھا کہ تھی کھیتی اوسکی دو نیل سے اور نہ پانی دے سکتا تھا اوسکو اور پونہچی تھی وہ بسبب خشکی کے قریب ہلاکت اور لگائے تھے وہان درخت ہر طرح کے میوون کے اور بنائے تھے وہان حوض اور بندآب کہ جمع ہوتا اونمین پانی سینچنے کا پس پلاتا تھا اونکو وہ پانی وقت حاجت کے اور رک گیا تھا ابر اوس سال برسنے سے اور خشک ہو گئے تھے سب حوض اور بندآب پھر جب کہ گئے حضرت یزید طرف دریا کے وضو کیا اور پڑھین دو رکعتین پھر اوٹھایا سر طرف آسمان کے اور کہا اے اللہ حکم کیا تو نے ہمکو دعا کا اور وعدہ کیا ہے اوسکے قبول کا پس فرمایا درحالیکہ تو اصدق القائلین ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی اور جب تجھسے پوچھین بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہونچتا ہون پکارنے والے کی پکار کو جس وقت مجھکو پکارتا ہے بیشک پکارتا ہون مین تجھکو موافق تیرے حکم کے پس قبول فرما جیسا کہ وعدہ کیا تو نے یا ذا المعروف الذی لا ینقطع ابدا و لا یحصیہ غیرک کہا واقدی بن جبیر نے کہ پونہچی مجھکو خبر اوس سے کہ معتمد علیہ میرا ہے کہ یزید بن عامر نہ ٹھہرے تھے دعا سے کہ اوٹھا ایک ابر اور چمکنے لگی بجلی اوسمین اور رعد پکارتا تھا اوسکے ہر طرف سے اور گھیرے ہوئے تھے اوسکو ملائکہ رحمت کے کہا راوی نے کہ پس برسنا شروع ہوا پانی کا اور برسا ایک روز و شب تک متواتر پھر جب ہوا دوسرا روز آئے یزید بن عامر آگے ابوثوب کے اور کہا اوس سے کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو متکفل ہے ارزاق عباد کا کہا راوی نے کہ پس ہنسا ابوثوب اور کہا کہ بیشک سحر تمہارا بڑا ہے اور مکر تمہارا غالب بیشک سحر تمہارا اکثر ہے زیادہ آس سے کہا یزید نے کہ بیشک یہ رحمت ہے اللہ کی سچا کرتا ہے وہ اوسکو کہ قسم کھاوے اوسکے نام کی غرض جب کہ دیکھا ابوثوب نے برسنا پانی کا اور کرامات صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنے لگا ظاہر ہے مین اب ثابت ہوا کہ دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا سچ اور مین مومن ہون ساتھ اللہ تعالی کے سچا جانتا ہون اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اب بلاؤنگا طرف دین اسلام کے اپنے اہل جزیرہ اور رعیت اور ارباب کنائس کو اور کرونگا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہا یزید نے کہ اگر کریگا تو یہ کام پاویگا راہ سلامتی کی اور اگر نفاق کریگا تو رب تیرا ہیچ گھات کے ہے پھر نکلے اوسکے پاس سے وہ اور بیٹھا اور تمام ساتھ والے اور آئے طرف دمیاط کے بطرف یامرک اور بیان کیا اوس سے جو کچھ کہ گذرا تھا حال ساتھ ابوثوب کے کہا یامرک نے کہ واللہ دھوکا دیا اوسنے تمکو اور فریب کیا تو پڑھی یزید بن عامر نے یہ آیت شریف وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۞ یعنی اور فریب کیا اون کافرون نے اور فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے سو نہ گذرے سوا چند دنون کے کہ آئی یہ خبر کہ ابوثوب نے جمع کیا لشکر اپنے جزائر سے اور وہ ارادہ تمیرین شوکت کی اور کریگا اس مقدمے مین حضرت یزید سے کہا یزید بن عامر نے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ تعالی سے اور توکل کرتے ہین اوسپر اور وہ لڑتا ہے ہمسے ملتے ہین ہم اوس سے کہا ابن اسحق نے کہ پھر یامرک نے بھیجا اپنے بیٹے شطا کو طرف براس اور دمیرہ اور طناح اور دوسرے مواضع کے جو اوسکے زیر حکومت تھے واسطے جمع کرنے لشکر کے پس آئے لڑنے والے ہر طرف سے اور لکھا حضرت یزید نے عمرو بن عاص کو کہ ابوثوب نے بارادہ جنگ ہمارے جمع کیا ہے لشکر بڑا پھر جب کہ پونہچا یہ خط عمرو کو روانہ کیا اونھون نے اوسی وقت واسطے مدد کے بلال بن رباح اور صفوان بن سعید کو جو تھے بنی لوی سے ساتھ ہزار سوار جرار کے اور حکم کیا اونکو جانے کا طرف دمیاط کے اور تھی روانگی اونکی اول عشرہ شعبان ۲۲ ہجری ال ہجرت آنحضرت سے اور گذرا تھا زمانہ خلیفہ برحق عمر بن خطاب کا چار برس چھ مہینے القصہ جب کہ جمع کر لیا ابوثوب نے لشکر تو اوتارا اوسمین بیٹا اپنا بیچ تنیس کے واسطے حاضری لینے کے پس ہوئے بیس ہزار پیادے اور پانسو سوار قوم قبط اور متنصرہ عرب سے اور سوا انکے اور فوج تھی بھاری اور چلے بطرف دمیاط پس نکلے انکے مقابلے کو شطا بن یامرک اور قتل کیے کفار سے کئی آدمی اور خرید ا اللہ تعالی سے شطا نے جنت کو بعوض اپنے نفس کے اور لڑتا رہا اوسنے تمام روز پھر شام کو لوٹا میدان سے واسطے عبادت کے اور باوجود سعی کے راہ خدا مین خوفناک و شرمندہ تھا اور خوار تھا اور سر اپنا نہالت سے نیچے جب گذری اکثر شب اور نکلا سہیل لیٹا واسطے خواب کے اور بیدار ہوا قریب صبح کے درحالیکہ روتا تھا پس کہا اوس سے اوسکے

دعا کا حضرت یزید کی بارش کے واسطے مستجاب ہونا

باپ نے اوس بیٹے کو جس نے رولایا تھا بولا شعلا کہ دیکھا مینے خواب مین ایک چیز کو اور مینے سینے اوس باتین اور یاد رکھا مینے اوسکو اور دنیا الاتی علاق کے ہے اور مین مدد پر اپنے رب کی واثق ہون اور بیشک جدا ہونے والا ہون ما اوسکے باپ نے پناہ مانگتا ہون مین اسد تعالی سے اور لد لیسے کلام سے شاید کہ یہ بدخوابی ہو کہا شعلا نے کہ واللہ یہ نہین اضغاث احلام لیکن یہ امر ثابت ہو طرف لاکے غلام کے کہ جسنے جاری کیے احکام اور مٹادیا فساد و ظلام اور بھیجا سید انام کو ساتھہ شرائع اسلام کے تحقیق دیکھا مینے خواب مین کہ گویا کھولے گئے دروازے آسمان کے اور روشن ہوا نور ہدایت کا پھر کھولے گئے دروازے آسمان کے پھر دیکھا مینے وہان فرشتون کو رکھے ہوئے پیشانی سجدے مین کہ نہ اوٹھاتے تھے سر اور رکوع مین کہ نہ کھڑے ہوتے تھے سیدھے اور حالت قیام مین ہیبت سے اپنے رب کی کہ نہ بیٹھتے تھے اور روتے تھے اسطرح کہ نہ تھمتے آنسو پھر اسی طرح دیکھا مینے ہر فلک کو بعد دوسرے کے ساتوین آسمان تک پھر دیکھا مینے ایک برج زمرد سبز سے کہ اوسمین قندیل تھی جواہر کی اور وہ چمکتا تھا نور سے اور روشن تھا جیسے آگ کے اور تھین اوسمین چالیس حورین بیچ زیور اور لباس کے کہ نہ دیکھین مینے مثل اونکے کبھی کوئی مثل چودھوین کے سے اپنے عشق مین لوگون کو اور یاقوتین تھین بیچ ہاتھون ہاتون اور تسبیح کی چلتی تھین وہ اور پر خالیچون کے اور پکارتی ایک اونمین کی تجکو وہ سب تیرا نام لیتی تھی اے شعلا کیا نہ آیا زمانہ تیرا کہ یاد کرے تو ہمکو بیشک پیدا کیا ہمکو اللہ تعالی نے واسطے تیرے اور کہا ہے تیرے مہر ہمارا اچھا واسطے تحصیل رضاے الہی کے بیشک مائل ہوا تو جہاد پر اور نہین یہ طریقہ اہل وفا کا اب پورا ہوا وعدہ اور گذر از زمانہ اور پڑھے اوس حور نے یہ اشعار

اشعار

أنت يا مفتون دوما
في الليل ناشئا المنام

وأتاك بالوعد دوما
بل موقع وانسجام

أيها اللائم دعني
كنت أستغني الملام

طل فيها شوق بالحب
موجبا كالسهام

أحسن الأتراب قدا
في اعتدال وقوام

يا عمادي ورجائي
ونشأي وانسجام

وغدا بادر بحرب
والى ضرب السهام

فدع النوم وبادر
ثم قم يا ذا كنينا

في عروس قد تبدت
ولها مدمع مبينا

مثل ما ان قام ايلا
وانثنى تسبي قلوبا

مثل ما أتى الينا
مثل فعل المستهام

في نهار وظلام
فانت البدر التمام

مثل نون تحت لام
وهو بالي في الظلام

ثم ذلك في المنام
بعد ترحال الظلام

یعنی تو ہے اے مفتون ہمیشہ بیچ دنیا اون مین کہ ہو نیند کے نہین چھوڑ دے تو خواب اور جلدی کر جہاد کو مانند فعل دیوانے کے اور باپ تیرا ہے اندوہ سے کہ ہمیشہ تھا آنسوؤن سے اور آنسو بہانے سے کہ پھر رو تو اور روئے والا بہت سا اون مین اور رات مین اور ملامت کرنے والے ہیں جو سب چھوڑ دے نہین میں کہ سونے مین ملامت کو بیچ مقصد اوس کے ہون کہ فنا ہو اور حالیکہ تو تو دیکھ تمام ہو جو میرے پاس سے اٹھایا اوسکی پیچھے [illegible] کو آنکھون سے دیکھنے سے دریا ایک جو پانی ہے تیر نگاہ کو مثل تیرون کے آنکھ واسطے اوسکے ٹیڑھی ہو مثل نون کے تحت لام کے یعنی ابرو جو ہے مسلمون سے از روے قد کے ہے معتدل اور راست اور پس ہو امن کا پیارا ہو یاد کا اور حال مین کہ ان پر طالب اوسکا پیوند ہے آنکھ سے میرے اور امید میری اور آرزو میری اور مقصد میرے یعنی اور تو ہے پس جلد کر طرف جنگ کے اور آگے جلد تیرون سے لڑائی کے اور طرف تیر مارنے کے اور تیر مارنے سے آنکھ کا اور طرف ہمارے تعجیل کر رات سے پھر بیدار ہو خواب سے اور طرف دار السلام کے پہنچا اوس حور نے کہ دیکھ کیا کچھ ملا یا رکھا گیا ہے واسطے تیرے اور واسطے شوہر کے پھر کیا عشق زیادہ ہوا کہ تعلق تھے بیچ موجود اور قطرات تھے مثل اوسکے کہ دیکھین مینے پس کہا مینے کیا مین ہے قصہ کیا اس حور نے کہ یہ قصے ہین واسطے جہاد کرنے والون کے اور شوہر اسکے کہ بہشت کے مین جبکہ داخل ہونگے بہشت مین پھر پڑھے اوسنے اشعار محبت آمیز پس ہوا باپ شعلا کا اور بیٹے اون کے کہ بعض خواب ہیچ ہوتے ہین اور پھر چھوڑے پس سوچ کر دل مین پاس دیکھنے کا کہا شعلا نے کہ واللہ نہین ہے اور باپ کو حور میری ہے میں ادھر تا طلوع صبح کا سامان جہاد کرنے لگا پس شعلا

اپنے باپ کو اور اہل و عیال کو اور سکا طرف جنگ کے پس لپٹ گیا اوس سے باپ اوسکا اور کہا ای بیٹے قسم تجکو میرے حق کی کہ مت رنج دے مجکو اپنی جدائی کا کہا شطا نے ای باپ چھوڑ عتاب تحقیق قریب ہوا زمانہ لقا کے احباب کا پس رونے لگا باپ اوسکا پیشتر اور زائد ہوئی محبت اور رخصت کیا ہامرک نے بیٹے کو اور کہا ای ولد اگر سچ ہو خواب تیرا اور پہونچے تو دار السلام مین تو یاد کرنا ہمکو از راہ وفا اور عرض کرنا سلام میرا حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعد اسکے نکلا شطا میدان مین اور طلب کیا مقابل پس آیا ایک شخص اور قتل کیا اوسکو اسی طرح مارے بارہ سوار بعد ایک دوسرے کے کہا ابن اسحق نے جب کہ دیکھا ابو ثوب نے معاملہ شطا کا اپنے سوارون سے نہ صبر کیا یہان تک کہ نکلا خود مقابلے پر اور تھا یہ ابو ثوب بڑا شہسوار آگاہ فن حرب سے پس بولا شطا سے کیسے چھوڑا تو نے دین مستقیم آبا اور مائل ہوا تو طرف ان کمینون کے اور اختیار کیا اسلام کو بیشک کچھ کر دیا تجھپر اس قوم نے اور مستحق ہوا تو عتاب اور ملامت کا ای نوجوان لوٹ آ طرف اوسی دین صحیح کے کہ دین مسیح ہی پس کیا دیکھا تو نے ان فقیرون مین کہ تابع ہوا تو انکے دین کے پس جب کہ حضرت شطا نے سنا یہ کلام ابو ثوب کا سونہہ کیا اوسکی طرف غصے سے اور کہا ای لئیم کیا کہتا ہی تو جیسے کہ ترک کرون دین مضبوط کہ تھے اوسپر حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور کامان ہی مجکو اب جبال دین باپ کا اور دیکھا مینے آج کی رات مرتبہ اپنی عزت کا نزدیک اللہ تعالی کے اور طلاق دی مینے دنیا کو پس سنا ابو ثوب نے کلام اوسکا اور حملہ کیا اوسپر اور سپید ہا کیا برچھا اپنا پس بڑھا اوسکی طرف شطا ساتھ قلب قوی اور عزم درست کے اور لڑتے رہے یہ دونون دو پہر تک پس پیاسا ہوا شطا تو ارادہ کیا اللہ تعالی نے کہ خوش کرے دل اوسکا پس دکھایا اوسکو وہی قبہ کہ دیکھا تھا اوسنے خواب مین اور اوسی حور کو کہ اشعار پڑھتے تھے اوسنے اور ہاتھ مین لیے تھی وہ حور پیالہ شربت کا رحیق مختوم سے اور وہ کہتی تھی ای شطا یہ وہ شراب ہی کہ جو پیے اسکو نہ بیمار ہو اور نہ فانی ہو اور اسی ساعت ملا چاہتا ہی تو ہمسے پس جب کہ دیکھا شطا نے یہ معاملہ بیداری مین اور سنا کلام اوسکا نعرہ کیا کہ اللہ اکبر هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ یعنی یہ وہ ہی جو وعدہ دیا تھا رحمن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤن نے اور رونے لگا خوف الٰہی سے کہا اوس سے ابو ثوب نے کیا ہی باعث گریے کا کہا شطا نے دیکھا مینے ایسا ایسا پس تبسم کیا ابو ثوب نے اوسکے کلام سے اور حملہ کیا اوسپر پس الٹے زیادہ پہلے سے مگر سبقت کی ابو ثوب نے شطا پر اور مارا نیزہ اوسکے سینے پر کہ نکل گئی نوک اوسکی پشت سے پس گر پڑا شطا بیہوش ہو کر جب کہ دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے کو گرتا میدان مین جدا ہوا اوس سے صبر اور حملہ کیا ابو ثوب پر پھر حملہ کیا اوسکی سب فوج نے مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تاریک ہو گیا وہ میدان غبار سے پس شکست ہوئی تقدیر الٰہی سے ہامرک کی اور آئے یہ قریب دروازون شہر و میاط کے کہ ناگاہ آ گئے اوسی وقت مین ہلال بن اوس بن صفوان بن ربیعہ کہ روانہ کیا تھا انکو عمرو بن عاص نے طرف دمیاط مدد ہامرک کو پس دوڑے ہلال مع تمام اصحاب کے ابو ثوب پر اور واقع ہوئی جنگ سخت کہ ناامید ہوا ابو ثوب اور لشکر اوسکا اپنی جانون سے پس میان لڑائی کے مل گئے حضرت یزید بن عامر ابو ثوب کو اور کہا اوس سے ای عدو اللہ کیا نصیحت کی مینے تجکو آیات الٰہی سے کیا نہ ظاہر ہوا تجھپر حق بجانب اصحاب رسول اللہ کے اور حملہ کیا اوسپر پس پکڑ لیا اوسکو اور بیکار دیا ایک شخص نے کہ ابو ثوب پکڑا گیا پس بے دست و پا ہو گئی قوم اوسکی اور پکڑے گئے تمام اعدا اسکے کہ مارے گئے بہت اونمین سے اور فتح ہوئی اسلام کی پس تعزیت کی لوگون نے ہامرک کی بیچ شہادت شطا کے کہا ہامرک نے کہ طالب تھا میں ثواب اوسکا نزدیک اللہ تعالی کے کہا اوس سے یزید بن عامر نے کہ تحقیق جنت مین لیے دیے ہین کہ نہ پاوینگے اوسکو مگر صابرین کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ یعنی اور خوشی سنا ثابت رہنے والون کو کہ جب انکو پہونچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ایسے لوگ اونپر ہین شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر کہا ابن اسحق نے کہ پس دفن کیا شطا کو اوسکے لباس مین بعد نماز جنازے کے اور بنائی قبر اوسکی جہان شہید ہوا تھا پھر دوسرے روز آیا ہامرک نزدیک یزید بن عامر کے اور کہا کہ دیکھا مینے خواب آج کی رات اپنے بیٹے کو درمیان ایک قبے عمدہ کے اور تھین حورین آگے اوسکے پس پوچھا مینے اوس سے کہ کیا معاملہ کیا تجھسے اللہ تعالی نے کہا اوسنے کہ قبول فرمایا مجکو اچھا قبول کرنا اور عنایت کی مجھپر اور اوتارا مجکو پڑوس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

شہید ہونا شطا کا

حدیث کی ابن اسحق نے کہا کہ حدیث کی مجھسے عمر بن اشقع نے اپنے دادا عامر بن خویلد سے کہ کہا اونھون نے کہ شہید ہوئے شب نصف شعبان مین پس کیا اللہ تعالی نے اوس شب کو مقرر ہر سال مین اسواسطے کہ جب وہ شہید ہوئے زیارت کی سب نے اونکی قبر کی اور رات الغرض ہلال بن اوس جب کہ اوترے تو آگے بلایا ابو ثوب کو اور عرض کیا اوسپر اسلام پس مسلمان ہوا وہ اور مسلمان ہوئے قیدیون سے بہت شخص اور انکار کیا اونمین سے بہت آدمیون نے اور باقی رہے اپنے دین پر اور مقرر کیا اونپر جزیہ اور گئے مسلمان سواری جہاز طرف تنیس کے اور بنایا وہان سے گرجا مسجد جامع اور اسی طرح تعمیر کین ہر جزیرون مین مسجدین اور نکالا ابو ثوب نے خمس اپنے مال اور اپنی قوم کے مال سے اور بھیجا وہ خمس طرف عمرو بن عاص کے ساتھ مال اون لوگون کے کہ قتل ہوئے اور ہلال بن اوس اوترے پل برج پر باہر تنیس کے اور لوٹے سب اہل جزیرہ اپنے مکانون مین پس کہا اونھون نے ای امیر تحقیق امن پائی ہمنے تیری طرف سے اور رہا ہمکو خوف دوسری طرف سے کہا ہلال نے کس طرف سے بیان کیا اونھون نے کہ وہ اصحاب ہین ایک قلعہ پوشیدہ کے کہ نام اوسکا غرما ہے کہ واقع ہے جانب شرق تنیس سے اور افسر اونکا صامت ابن مرہ آل مرداس سے ہے جب کہ سنا ہلال بن اوس نے یہ کلام کوچ کیا طرف اوس قلعہ کے ساتھ اپنے لشکر کے پس جب پہونچے وہان نکلا مقابلے پر صامت بن مرہ اور حکم کیا اپنے لوگون کو تیراندازی کا اور تھے آدمی اوسکے ایک ہزار کہ اکثر اونکے تیرانداز تھے پس لڑے وہ تیرون سے اور محاصرہ کیا اوس قلعے کا ہلال نے چالیس دن تک پس نہ قادر ہوئے اوسکے قلعے پر تو لکھا طرف عمرو بن عاص کے یہ احوال اور طلب کی اونسے مدد پس روانہ کیا اونھون نے مقداد بن اسود کندی کو ساتھ پانسو سوار اسلام کے اور تین ہزار نو مسلمین قبط سے ٭٭

ذکر فتوح غرما اور بقارہ اور قصر الشید کا

جب کہ اوترے حضرت مقداد غرما پر اور لیا ہوسے لوگ وہان کے لڑنے کو پس نکلا صامت بن مرہ خوف سے اپنی گرفتاری کے کہ نہ دیکھا کوئی دنیا مین جنگ بدکار پس صلح کی اونسے حضرت مقداد نے اس بات پر کہ دین ہم انکو چار ہزار مثقال سونا اور چار سو اونٹ اور ہزار بکریان اور مہلت دی انکو اوس مین پس بعد اسکے یا قبول کرین اسلام یا نکل جاوین وہان سے ساتھ اہل و عیال کے پس واقع ہوئی صلح اور کوچ کیا وہان سے مقداد اور ہلال نے اور مقام کیا جنج بقارہ پر اور تھا حاکم وہان کا باقر بن اشرف پس اسلام لایا وہ ساتھ اپنے لوگون کے پھر گیا لشکر اسلام طرف قصر الشید کے اوترتے گیا اوسکو صلح سے پھر گئے وہان سے مقام وارده پر پس اطاعت کی اون لوگون نے لشکر اسلام کی پھر گئے مسلمان طرف فرمرش کے پس صلح کی وہان کے لوگون نے بھی اور اسی طرح مصالحہ کیا اہل رفیح اور تبیدا اور صیاس اور نجلہ اور عسقلان نے

ذکر فتوح دیار بکر اور ارض ربیعہ کا اور لکھنا خطوط خلیفہ کا امیر ابو عبیدہ کو واسطے روانہ کرنے عیاض بن غنم اشعری کے بطرف ارض ربیعہ اور دیار بکر کے اور جانا اونکا اوس طرف اور جانا عبد اللہ یوقنا کا بخیلہ واسطے فتح قلعون نبا اور زلوبیا کے

روایت ہے ثقات سے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے ملک شام اوپر ہاتھ ابو عبیدہ عامر بن جراح اور خالد بن ولید کے اور فتح کیا ملک مصر اوپر ہاتھ عمرو بن عاص بن وائل سہمی کے لکھا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمان اس طرح طرف ابو عبیدہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے بندہ خدا امیر المومنین عمر بن خطاب کی جانب سے طرف عامر بن جراح کے السلام علیکم لیکن بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ تحقیق [illegible] جلدی کی تحصیل رضا سے جبار مین اور پہلے بھیجا واسطے اپنے ذخیرہ قیامت کا اور نہ دیکھا [illegible] اور خوب قائم کیا تمنے سنت نبی علیہ السلام کو اور پورا کیا راہ خدا مین حق جہاد کا قبول کرے اللہ تعالی [illegible] تمہارے جبکہ پڑھو تم یہ خط میرا تو دینا ایک نشان عیاض بن غنم اشعری کو اور روانہ کرنا ہمراہ اوسکے لشکر طرف ارض ربیعہ اور دیار بکر کے [illegible] اللہ تعالی سے کہ فتح کرے اوس ملک کو اوسکے ہاتھ پر اور وصیت کرتا ہون مین اوسکو ساتھ تقوے کے اللہ تعالی سے اور جہاد [illegible]

اور چاہیے کہ نہ لاحق ہو اوسکو سستی جہاد مین اور متابعت کرے طریقہ مجاہدین کی اور اوسکی کہ حکم کیا اوسکو حضرت سید المرسلین نے اوس بات کا کہ اوتارا اونپر اللہ تعالی نے کہ فرمایا یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِینَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیرُ ○ یعنی اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغابازون سے اور سختی کر اونپر اور اونکا گھر دوزخ ہی اور بری جگہہ پونہچے والسلام علیك وعلی جمیع المسلمین ورحمة الله وبرکاته پھر تحریر فرمایا آپنے فرمان عزت نشان بنام عیاض بن غنم اشعری کے واسطے سند امارت اور جانے کے طرف ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے کہا راوی نے اور بھیجا ان خطون کو ہمراہ ساعد بن قیس مرادی کے اور زادراہ دیا اونکو بیت المال سے اور حکم کیا جانے کا پس روانہ ہوئے وہ یہان تک کہ گئے نزدیک ابو عبیدہ کے درحالیکہ مقیم تھے وہ طبریہ مین تو دیا اونکو فرمان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا پھر جب پڑھا اوسکو حضرت ابو عبیدہ نے کہا السمع والطاعة لله ولامیر المومنین اور خبر دی عیاض کو جانے کی جہاد پر اور بنایا اونکے لیے ایک نشان اور امیر کیا اونکو آٹھ ہزار آدمیون پر کہ اونمین دو ہزار صحابی تھے مثل حضرت خالد بن ولید اور نعمان بن منذر اور ضرار بن ازور اور بن طارق اور حمزہ بن فضل اور عمرو بن ربیعہ اور ذوالاذعار بن قیس اور حکم بن ہشام اور ربیع بن جلیلت اور طلحہ اور عامر بن ہمام اور مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ یوقنا کہ آگئے تھے یہ لوگ نزدیک حضرت ابو عبیدہ کے بعد فتح ملک مصر کے ماہ شوال سنہ ۲۰ بیس ہجری مین اور چلے عیاض بن غنم طبریہ سے ہمراہ ان آٹھ ہزار کے طرف جزیرہ کے اور کیا مقدمہ لشکر کا سہل بن عدی کو کہ سوارون کو لیکر پونہچے موضع بالس پر کہ فتح کیا تھا اوسکو خالد نے صلح سے اور مقام کیا وہان اوس روز اور روانہ کیا سہل بن عدی کو طرف موضع رقہ کے پس اوترے مقابل اوسکے قلعے کے اور تھا حاکم وہان کا ایک بطریق جسکا نام تھا رأس العین کی طرف سے اور طیار کر رکھا تھا اوسنے سامان حرب اور اسباب قلعہ داری کا جب دیکھا اہل رقہ نے کہ افسر اونکا ارادہ رکھتا ہی لڑائی کا قلعے مین صلاح کی سب نے آپس مین اور کہا کہ کیا حقیقت ہی ہماری آگے اہل شام اور اہل عراق کے نہین قدرت ہمکو ہرگز اوس قوم سے کہا راوی نے پس آئے وہ لوگ طرف عیاض کے واسطے صلح کے تو قبول کی صلح اونکی اور بھیجا اونکو عیاض نے طرف سہل بن عدی کے کہ صلح کر لین اور شیبہ اوس بات کی کہ واقع ہوئی اونپر اتفاق اور کوچ کیا عیاض بن غنم نے موضع بالس سے اور اوترے رقہ البیضاء کو اور کہے ہین سہل بن عدی نے اس باب مین یہ اشعار

اشعار

وَسَادَفْنَا الْفُرَاتَ غَدَاةَ سِرْنَا	بِجُرْدِ الْخَیْلِ وَالْأَسَلِ الطِّوَالِ
أَخَذْنَا الرَّقَّةَ الْبَیْضَاءَ لَمَّا	رَأَیْنَا الشُّهْبَ تَلْعَبُ بِالتِّلَالِ
وَأَزْعَجْنَا الْجَزِیرَةَ بَعْدَ خَفْضٍ	وَقَدْ کَانَتْ تُخَوَّفُ بِالزَّوَالِ
[illegible] رَأْسَ عَیْنٍ بَعْدَ [illegible]	وَأَعْدَائِی تُلَقَّى جَیْشَ الضَّلَالِ
[illegible] یَا سُهَیْلُ [illegible] جَیْشًا	وَنَقْتُلُ فِی الْبَطَارِقِ لَا نُبَالِی
[illegible] وَالْمَعَالِی	وَنَحْنُ الْقَابِضُونَ بِکُلِّ سَالِ
[illegible] السَّحَائِبِ	دَنَى الْعَلْیَاءِ وَالرُّتَبِ الْعَوَالِی
[illegible] السَّمَاءِ [illegible]	وَمِثْلَ بِنَا شَفَاهًا بِالْمَقَالِ

یعنی پایا ہمنے فرات کو اون دنون کی صبح کو کہ سیر کی ہمنے ساتھ گھوڑون اچھے حال اور نیزون بڑے کے لیا ہمنے رقہ بیضا کو جس وقت کہ دیکھی ہمنے [illegible] آسمانی کی [illegible] جزیرہ کہ ڈرایا جاتا تھا ساتھ زوال کے قریب کر [illegible] لشکر گمراہی کا اور قتل کیا جائیگا سرداروں [illegible] اور ہم صبر کرنے والے ہر حال مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہین اے عم کہ بہترین مالکون کے تھے پہونچ گئے مرتبہ علیا اور نعیم عالیہ کو طرف پروردگار آسمان کے قریب ہوئے اور رسول مرتبے کے خطاب کیا اونکے ساتھ پروردگار نے رد ہو تحقیق کلام

ذکر فتح دونون قلعون تبا اور زلوبیا کا

کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے جب کہ فتح ہوا رقہ صلح سے ارادہ کیا عیاض بن غنم نے جانے کا طرف راس العین کے اور تھا مالک اوس شہر کا
اور دونون ایک بادشاہ روم کا شہر یاض بن قریون نام اور تھا لشکر اوسکا ایک لاکھ اور تھے باج گذار اوسکے اکثر نصرہ عرب مثل سلطان بن حارث تیمی اور
اہبرواد تھے تینتیس ہزار سوار دلاور اور جب کہ اونھون نے سنی تھی خبر فتح رقہ کی اور یہ کہ مسلمان قاصد ہین طرف ہمارے ساتھ عیاض بن غنم شہر کیا
اور خالد اور مقداد کے تو آئے نصرہ آگے شہر یاض کے راس العین مین اور کہا اونسے کہ معلوم کرائی بادشاہ کہ عرب آتے ہین ہمارے ملک میں ہمارے
اور مطلب اونکا یہ ہے کہ داخل ہون ہم اونکے دین مین نہیں نکال تھے اپنے باہر شہر سے اور ظاہر کر لشکر اپنا واسطے مقابلہ کے سو ہوگی جنگ واسطے ہمارے
یا واسطے اونکے تو قبول کی یہ بات شہر یاض نے اونکی مگر یہ کہا کہ مین ڈرتا ہون تم سے کہ بھاگ جاؤ لڑائی سے مجکو چھوڑ کر پس اقرار لیا اونسے اور آرام سے کیا
سامان جنگ اور اوسکا لائق انداز اور یال اور درست کیے آلات حصار فصیلون پر اور گہری کی خندق عمق اور عرض مین اور بھیجے آدمی اپنے علاقون پر واسطے نگہبانی
اور جمع کرنے فوج کے اور بیٹھا منتظر عیاض بن غنم کا روایت ہے کہ جب ارادہ کیا عیاض نے جانے کا راس العین پر واسطے لڑائی کے شہر یاض سے
روانہ کیا پہلے اپنے جانے کے شعث ابن غنیم اور عبداللہ بن غسان کو طرف قلعون زبا اور زلوبیا کے ہمراہ فوج کے واسطے اونکی فتح کے تو کہا عبداللہ یوقنا
نے عیاض سے کہ اے امیر یہ دونون قلعے بلند اور مضبوط ہین ذکر کیا تھا مین نے ان دونون کا ہوا ایک اونکا بجانب شرق اور دوسرا بجانب غرب اور تھے یہ دونون
زیر حکومت میری اور حاکم اونکا میری جانب سے ہے عم میرا اشفلیاص بن حارث شوہر اپنی ماں کے نام سے اور نکاح کر دیا تھا مین نے اوس سے اپنی ایک بیٹی کا
اور دیا اوس لڑکی نے اپنے مہر مین قلعہ شرقی کو فرات سے اب صلاح میری یہ ہے کہ حکم کرو مجکو پہلے جانے کا طرف ان دونون قلعون کے ساتھ حیلے کے تاکہ مسلمان
کرون قلعہ غربی پس اگر لے لیا مین نے وہ تو ہو جاویگا دوسرا سخت تیرے قبضے مین کہا حضرت عیاض بن غنم نے کہ للہ در ک یا عبداللہ بیشک خیر خواہی کی
تو نے اسلام کی پس جزا دے تجکو اللہ تعالیٰ بہتر اوس جزا کا کہ دیتا ہے اپنے دوستون کو روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد الٰہی کے جب کہ تو مدد چاہیگا تو وعدہ کرتا ہون کہ
تو روانہ کرونگا مین پیچھے سے طرف تیرے شعث اور عبداللہ کو ساتھ مسلمانون کے اور بعد فتح کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو آنا میرے پاس پہنچ گیا یوقنا
استعنا باللہ و توکلنا علیہ پھر لیے ہمراہ اپنے شاہیر لشکر سے سو آدمی اور دیا کچھ سامان سوا ایک ایک گھوڑون کے اور کوچ کیا اونکے سب سے اور چھوڑا
حضرت عیاض کو موضع پاس ہمراہ تیز چلے تمام رات یہانتک جب کہ صبح ہوئی پہنچے موضع میں... نہ پہنچے وہان تک کہ اخیر رات ہوئی سامان تمام کے پھر جب کہ قریب ہوئے
اونکے یوقنا تو کلام کیا اونسے لغت رومی مین پس بتلاؤ تم کون ہو وہ اور سوال کیا آئے کا اور لوگون سے کہا اونھون نے کہ ہم ساتھ ہین پاس امیر کے یوقنا کے کہا کہ
پیشکار عرب سے اب آیا ہے دیکھو ہین اس قلعے کی خبر جب سنی اون وسیون نے یہ بات تو خوشی ہوئے اور جلد گئے یوقنا کے اور روانہ کیا اونکے افسر نے ایک سوار
طرف اشفلیاص کے کہ خبر دے اوسکو آنے یوقنا کی اور بچانا گیا کہ عرب سے اور طلب اجازت آنے کی قلعے مین پھر پہونچا وہ سوار قلعے مین اور خبر دی تو نکلا
کلیسا سے مائل ہوا وہ پینکر اور بولا اپنے وزیر سے کہ قسم مسیح اور انجیل کی کہ یوقنا آیا ہے مگر واسطے قلعے کے لینے کے میرے اور لینے اس قلعے کے پیچھے کیا اور مضطرب ہوا اور
ممسوح ہین اور نجومی ہین اسعون اور پیرلوں کیا ہی صلاح تیری اے وزیر کہا ابن اسحٰق نے کہ تھا وہ وزیر اہل علم سے بڑا عاقل پڑھے ہوئے کتابین اگلی اور
قصص گذرے ہوئے اور آگاہ ہوا تھا اونسے حضرت دانیال کی اور جب سے کہ مبعوث ہوئے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک کیا اشتیاق کی تھی اور
دیر مین تھا یعنی کہ متصل حلب کے پس عبادت کرتا رہا اور مین بہت دنون وہان تک کہ مشہور ہوا ذکر اوسکا اور انہین پہونچا یا پاس بادشاہ کے خبر کی
رومیون نے کہ پایا ہی اوسنے ایک کفارہ مسیح کا تو لانا شروع کیا رومیون نے اوسکو نذرین اور ہدیے تھے اور شہرت پائی اوسنے اور بیان کیا اوسکا اور ذکر
اور پیر کا دیر جا فریس گیا وہ ایک روز طرف اپنے کنیسے کے کہ قریب تھا اوس دیر کے پس ناگاہ دیکھا وہان ایک شخص بیوی کی جا تھا اور جب وہ
وقت آگیا کو اپس بیٹھا وہ اور تکیہ کر سایہ دیوار عبادت خانے مین اور باندھا پانون چلا آیا تھا اور سو رہا اور راہب نے دیکھا اوسکو پھر جاننا کہ اوس

نکلا ایک سانپ اسپ کے کھیت سے اور اوسکے مونھ مین پھول تھا گرگس کا پس سونگھا نے لگا سانپ وہ پھول اوس اعرابی کو یہان تک کہ وہ بیدار ہوا اور یہ
راہب دیکھتا تھا یہ معاملہ پھر جب بیدار ہوا آیا قریب اوسکے راہب اور سلام کیا اور پوچھا کون شخص ہے تو کہا اوسنے عربی ہون بولا راہب کہ جان لیا تھا مینے
لیکن پوچھتا ہون مین دین تیرا کہا اوسنے دین میرا اسلام ہے کہ تھے پیغمبر کل انبیا علیہم افضل الصلوۃ والسلام بولا راہب شاید کہ تو اوپر دین اوس شخص کے ہے
بولا ہان ہون ارض حجاز مین کہا عربی نے کہ ہان کہا ابن اسحق نے کہ وہ بدوی ورقہ بن صامت ہذلی تھے بھانجے رواحۃ انصاری کے مصاحب
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمراہ رہے تھے غزوۂ تبوک اور یوم السلاسل مین کہ نام ہے ایک لڑائی کا جنگ یرموک سے اور تھے یہ ورقہ بڑے
شاعر ادیب نہ بولتے سوا عبارت مقفا کے اور روانہ کیا تھا اونکو حضرت ابو عبیدہ نے وقت گھیرنے قلعۂ حلب کے طرف صاحب یرموک واسطے دعوت اسلام کے کہا
راہب نے کہ نام اوسکا شرجیل بن کہریان تھا کہ سنا ہے مینے تم کہتے ہو کہ نہ پیدا کی اللہ تعالی نے مخلوق اعظم واکرم اور رحیم تر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
مجھے بڑا سمجھتا آدم ونوح وابراہیم واسحق ویعقوب واسباط وموسی وداؤد وسلیمان وعیسی سب کو مین چاہتا ہون مین کہ ظاہر کرے تو مجھے حقیقت اسکی کہا ورقہ نے بیچ
کہتا ہون تو دل سے کہ گفتگو میری اور مت متابعت کر فضول کی نہین جانا تو نے کہ ملائکہ نے اعتقاد کیا ہے تعظیم ہیئت ظہور کا اور واقع ہوا اونہین مین مباحثہ بیچ امور
عالم کے پس فخر کیا کروبین نے روحانیین پر اور مسبحین نے مقربین پر پس دیر ہوا دنکے ابلیس ساتھ سپر عبادت کے اور بولا کہ مین مخلوق ہون صرف آتش
شعلہ زن سے ہمیشہ رہا ہون صاحب عبادت لاکھ جبار مین کہان ہے تم مثل میرے کھڑے ہوئے اوپر ایک قدم اہتمام پر لاکھ برس تک کہ عبادت کی مینے بیچ آسمانون
کے ہر جگہہ اور زمین اور پہاڑون پر پھر جب تکبر کیا ابلیس نے اپنی عبادت پر تو معارضہ کیا اوس سے حضرت جبریل نے واسطے امتحان اور آزمایش کے
اور پھیرا اوسکو راہ فخر وادعا سے اور کہا جبرئیل نے کہ نہین تو فخر مین مگر ایست ترس سے کیا فائدہ دیا تجکو عبادت نے کہ محجوب ہے تو خدائے تعالی سے
اسواسطے کہ اللہ تعالی محجوب ہے عالم ملکوت مین بلکہ ہم زیادہ مشتاق ہین ایسا ہم تجھسے طرف اللہ تعالی کے اور کیے تھے مینے وہ نیک کام کہ جو پسند تھے اللہ تعالی کو
سو قبول کر نزول کا اپنے مفاخر سے اور پستی کا اپنی بلندی سے کہا ابلیس نے کہ کیا سبب ہے وصول اور مشاہدۂ الہی کا کہا جبرئیل نے کہ مبارک ہو
حضرت الہی کا اور اقرار کر اپنے قصور کا آگے غلبہ ربوبیت کے اور مضبوط پکڑ رستی عزت کی جو کہ بہت مضبوط ہے اور کر آپکو خادم اوسکا کہ پیدا ہوا ہے نور تکوین سے اور منقوش ہے اوس لفظ ربہ
انک لمن المرسلین ○ یعنی تو تحقیق ہے بیچ ہونے سے پس متعجب ہوا ابلیس اس قول سے اور ترک کیا غرور عمل کو اور مستعد ہوا واسطے
طلب کے اور کہا اوسنے کہ بڑا عجب ہے کہ مین باوجود صدق نیت کے اعمال اور رجوع الی اللہ مین اور خلوص کے بیچ طلب زیادت کے ہو وے
اور شخص مثل میرے اور پہنچے درجہ کمال قرب مین برابر میرے اور حال یہ ہے کہ جب مین اوٹھاتا ہون سر ساتھ تسبیح کے تو دیکھتا ہون گرد اگرد عرش کے
اور جب سجدہ کرتا ہون تو دیکھتا ہون اون چیزون کو جو زیر عرش ہین پس خطاب ہوا جناب الہی سے کہ ای عزازیل کیا فخر کرتا ہے تو ہمپر اپنی طاعت سے
حالانکہ مینے توفیق دی تجکو اپنی طاعت اور حسن معاملت کی اور طاقت دی تجکو اپنی خدمت کی کسنے کیا سوا میرے تجکو معلم ملائکہ کا قسم مجکو اپنی عزت جلال کی
اگر ہوتا احمد تو نہ پیدا کرتا مین فرشتون کو اور نہ آسمانون کو نہ روشن کرتا قمر کو نہ جاری کرتا قدر کو نہ نورانی کرتا شمس کو اور نہ ثابت کرتا عرش کو نہ پھیلاتا زمین
اور نہ پیدا کرتا دوزخ وبہشت کو اب جلد اختیار کر تو ایک بات ان دو سے کہ بارے تجکو اللہ تعالی درمیان جنت یا نار کے پس سیر شروع کی ابلیس نے تنہا
یہان تک کہ گھوما عرش فرش کرسی مین اور تجسس کیا ہر جگہ والنی کو پس جبکہ گذرا ایک میدان مین میدانون سے دیکھا ملائکہ کو مشغول طرح طرح کی عبادت مین
پھر پایا سب کو شکر گذار سبب پہنچنے کے بیچ خدمت سید دنیا وآخرت کے پھر جب کہ کھلا اوسپر معنی اونکی عبادت اور حسن ارادت کا زائد ہوا تعجب اوسکا اور
رفتار جاتا ہوا ایسی ذات بابرکات صاحب عظمت اور شوکت کا اجسام ترابی سے اور کہا ای رب کہان پاؤن مین اوسکو اور کیونکر مجالست کرون اوس سے پس
فرمایا اللہ تعالی نے کہ جا طرف نہر سلسبیل کے کہ پاویگا تو وہان طریقہ اوسکے دیکھنے کا پس گیا ابلیس اوس نہر پر تو دیکھا وہان ایک نور چمکتا کہ ظاہر ہوتی تھین
اوسپر سے صفات حسنا اور طواف کرتے تھے اوس نور کا ملائکہ مقربین اور روحانیین اور عابدین اور صافین اور راکعین اور ساجدین اور مدار اون سب کا
تھا ذکر اوسکا تھا استغفار واسطے امت صاحب افتخار کے اور جب تسبیح کرتے یا سجدہ تو مغفرت مانگتے واسطے مومنون کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے ابلیس کو کہ

ملجا انکی جماعت میں اور متابعت کرانکے طریقے کی ہیں اسی حال میں بلند ہوا نور احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن ہوا میں سجدہ کیا اوس نور کو ملائکہ نے
ساتھ تعظیم کے اور بولے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ یعنی تو پیدا ہوا ہی بیچ بڑے خلق پر پھر جب گھیر لیا سب جماعت کو اوس نور نے گویا ہوئی
زبان ابلیس کی حسد سے کہ کون ہوگا جہان کو اپنی عبادت سے اور فخر کیا ملائکہ پر اپنے مجاہدے کا تو آواز آئی غیب سے کہ اے معشر ملائک دیکھو غور سے ال
فضائل کے بیچ دیکھا ملائکہ نے طرف اوس نور کے تو نظر آئیں اوس میں چار آنکھیں ہیں پس بولے اے رب العزت ظاہر کر ہم پر حقیقت اس نور معلیٰ کی ارشاد ہوا یہ
آنکھیں چشمے ہیں اوس نور کے اور تلواریں ہیں اوسکے انصاروں کی اور نشانی ہیں اوسکی سنت کی حساب اپنا سبقوں سے اور دروازے اوسکے علم کے
ہیں اور زینت اوسکے دین کی پہلی آنکھ تصدیق کی اور دوسری یقین اور تحقیق کی اور تیسری تو حیا اور توفیق کی اور چوتھی علم و تشریق کی پس عطا کیا
اوسکے صدیق کی ہی اور عین تحقیق اوسکے فاروق کی اور عین حیا اوسکے داماد و رفیق کی اور عین علم اوسکے بھائی اور شفیق کی ہے پس آنکھوں ان چاروں
و تبجیل کا اور مجھو واسطے انکے دعا و استغفار پس کہا ہی بیشک انکے حق میں اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ
الغرض جب لوگ کا معلوم کیا شرحبیل نے کلام ورقہ بن مساعد کا تو خاموش ہوا جواب سے اور حیرت ہوا حق بات کا اور رکھا اوسکو دل میں اور رہا قائم
اوس پر یہان تک کہ گیا لشکر اسلام شہر حلب کو پس گیا وہ طرف اشفکیاس کے تو وزیر کیا اپنا اوسنے شرحبیل کو القصہ جب کہ مشاورت لی اوس
امر یوقنا میں تو کہا اوس سے اے بادشاہ تحقیق یوقنا بادشاہ ہی ملک روم سے اور عالم ہی اپنی کتابوں کا اور بھائی اوسکا افضل تھا اوس سے دین میں
بیشک اب ہمراہ رہا ہی عرب کے اور مطلع ہوا اوسکے بھیدوں پر اور نظر کی اوسنے دین پر انکے تو اوسنے ٹھیک معلوم کیا کہ دین صحیح افضل ہی دین عرب سے
پس بھاگا اونکے پاس سے تیری طرف اب اگر پیدا ہوا ہو سب سامان سے تو یہاں سے کہ بھاگا ہوا ہی اوسنے ہیں واجب تجھپر استقبال اوسکا اور تعظیم اوسکی جب
سنی اشفکیاس نے یہ بات وزیر کی نکلا ساتھ لشکر کے استقبال یوقنا کو اور چھوڑا وزیر کو قلعے میں پس سنی خبر یوقنا کی لڑکی نے کہ زوجہ تھی اشفکیاس کی کہ
آیا باپ میرا اس طرف پس آئی از راہ سرنگ اپنے قلعے سے بیچ قلعے خاوند کے ہمراہ لونڈیوں کے پس پایا خاوند کو کہ گیا تھا استقبال میں اوسکے باپ کے
اور تھا قائم مقام اوسکا وہ وزیر تو کھڑی ہوئی آگے وزیر کے اور تعظیم کی اوسکی پس بٹھلایا اوسکو وزیر نے اور کہا کہ بیت کرا اپنا کہ وہ ملعون گیا طرف
تیرے باپ کے اور خوشامد کی ہی تاکہ ہلاک کرے کہیں اوسکو اور معلوم کر کہ تیرے باپ نے متابعت کی ان عربوں کی اگر تحقیق انکے حق پر ہونے کے کہ دین انکا
سچا ہی اور قول و ثابت ہیں پس کہا اوس زوجہ اشفکیاس نے کہ کیا کہتا ہی تو دین اسلام میں کہا اوسنے واللہ وہ دین حق ہی اور میں پوشیدہ رکھتا تھا یہ بھید دل میں جب کہ سنی
شہزادی نے یہ گفتگو تبسم کیا اور کہا واللہ بیشک راضی ہوئی میں اپنے نفس پر اوس بات میں کہ راضی ہوا ہی میرا باپ لیکن تو پوشیدہ رکھیو اس بات کو

ملاقات یوقنا کی حاکم قلعہ سے اور بعد اطمینان خاطر جانا پاس اپنی بیٹی کے دوسرے قلعے میں اور سلام لانا اوس دختر نیک اختر کا اور حال فتح اون دونوں قلعوں کا اور جانا یوقنا کا بطور فریب قرقیسیا کو پاس شہریانس کے

کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اشفکیاس بلا عبد الیوقنا سے اور سلام علیک کی اونہوں نے آپس میں اور ملے دونو پیادہ ہو کر اور
گلہ دوستانہ کیا ایام جدائی کا پھر سوار ہوئے اور آئے قلعے میں اور اوتارا یوقنا کو مع اوسکے ہمراہیوں کے اور ملی لڑکی اوسکی اپنے باپ سے اور
سلام کیا اور روئی گلے لگ کر اشفکیاس تدبیر سوچتا تھا قید کرنے کی یوقنا کی پس کہا یوقنا سے کیا پایا تو نے دین ان عربوں کا اور انصاف انکا کیا تھا
بولا یوقنا کہ وہ نہیں ارادہ کرتے ملک دنیا کا بلکہ مقصود انکا ملک آخرت ہی اور باوجود اسکے وہ مالک ہوئے ملک شام کے اور ارض مصر کے اور نہیں ہو
کچھ طبیعتیں انکی دنیا سے اور میں بعد تحقیق انکے حال کے بھاگا اور شرمندہ ہوں بڑی شرمندگی اور بعد علم کے انکی حقیقت پر اور خیر خواہی کی انکی
اور رلادیا جیتا انکو شہر طرابلس اور صور وغیرہ اور الحال آخر جانا کہ غضبناک ہوا مجھپر سبب ترک کرنے میرے اپنے دین کے اب نہیں
نزدیک میرے کفارہ اس گناہ کا کہ پاک کرے مجھکو عیب سے پھر گریہ کیا یوقنا نے جب کہ دیکھا اشفکیاس نے یہ حال یوقنا کا اور کلام اوسکا نرم ہوا دل اوسکا

ای بادشاہ جب کہ نادم ہوا تو اپنے بدکامون پر اور آئیگا طرف اپنے سچے دین کے تو مقبول کریگا تجکو مسیح پس بے غم ہو ساتھ قبول ہونے توبہ کے
اور جان کہ دروازہ توبہ کا کھلا ہی اب قریب ہین ایام عید صلیب کے اور ہین اوسکو بیس دن پس جانا تو طرف افرناقس راہب کے دیر سکر دمین کہ وہ
اعظم ہی اہل دین نصرانیہ کا پس غوطہ دیگا تجکو مار معمودیہ مین تو نکلیگا تو صاف گناہون سے بولے یوقنا کہ یہ احسان مجپر ای بادشاہ لیکن کون ضامن ہی
میری زندگی کا اس مدت تک پس اوٹھ کھڑی ہوئی بیٹی یوقنا کی اور بولی کہ ای باپ تجکو چھوڑونگی مین تجکو یہان تک کہ سیر ہون آنکھین میری تیرے دیکھنے
سے پھر چومے اوسنے ہاتھ اشفا کیا پاس کے اور بولی خاوند سے کہ ای سردار اجازت دے مجکو کہ لیجاؤن اپنے باپ کو اپنے قلعے مین تو کہا اوسکے
خاوند نے کہ یہ آج نزدیک ہمارے ہین اور کل لیجانا تو اپنے ساتھ پس جانا یوقنا نے کہ ضرور کھانا پڑیگا مجکو یہان اسکے ساتھ لحم خنزیر اور شراب
پس بولے یوقنا کہ ای بادشاہ جہان ہون مین مہمان تیرا ہون بیچ نعمتون تیری کے پس سفارش کی وزیر نے بادشاہ سے کہ تو جانتا ہی کہ یوقنا
مشتاق ہی اپنی بیٹی کا اور اب دیکھا ہی اوسکو بعد زمانہ کثیر کے اور حسن صلاح یہ ہی کہ جانے دے آج اوسکو ہمراہ اوسکی بیٹی کے کہ تسلی ہو اوسکے دل کی پھر
کل کو آجاویگا پاس تیرے کہا بادشاہ نے اپنی زوجہ سے کہ اگر جو تو چاہے ہے پس پکڑا اوسنے ہاتھ اپنے باپ کا اور لے گئی از راہ سرنگ قلعہ شرقی مین اور
لے گئی اوسکے ہمراہیون کو کشتی پر اپنے قلعے مین پھر جب شب ہوئی کہا ای باپ کیسے ترک کیا تو نے دین ان عربون کا بعد معیت اونکی کے کیا دیکھا تو نے
اونکو باطل پر اور اپنا پہلا دین افضل کہ لوٹا تو طرف اوسکے کہا یوقنا نے ای بیٹی واللہ نہ آیا مین تیری طرف مگر محبت سے بیشک جدا ہوئے تھے ہم
دنیا مین اب ڈرتا ہون جدائی آخرت سے یقین کیا مینے کہ یہ دونون قلعے محکم مدنظر مسلمانون کے ہین اور تو جانتی ہی کہ میرا قلعہ مستحکم تھا تمام قلعون
ملک شام سے لیکن غالب آئے اوسپر عرب اور نکالا بادشاہون کو اونکے ملک سے پس بچا اللہ تعالی سے ای بیٹی اپنے نفس کو اور کر عمل واسطے بچاؤ
نفس کے آتش دوزخ سے اور رجوع کر طرف اللہ تعالی کے اور جھٹلا دین صلیب کو کہ واللہ نہین کوئی دین افضل دین اسلام سے اوسپر تھے آبی
دین پر عیسی اور تمام انبیاء علیہم السلام مگر یہود کا دیا انصاری کو طریق حق سے ایک یہودی نے کہ نام اوسکا بولص تھا پس بہکایا اونکو طریق مستقیم
یہان تک کہ جھٹلایا اونھون نے اوس چیز کو کہ لائے اوسکو ابراہیم خلیل اللہ اور یہ عرب تابع ہین احکام اللہ اور رسول اوسکے نبی کے اور انھین کی طرف ہی
قول غالب طلاق دی ہی اونھون نے دنیا کو تین طلاق پس راضی ہو واسطے اپنے اوس چیز پر کہ راضی ہوا باپ تیرا اوسپر واسطے اپنے بولی بیٹی یوقنا کی
کہ واللہ راضی ہوئی مین اوس بات پر کہ راضی ہوا تو اوسپر اور مین شاہد ہون اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ پس
خوش ہوئے یوقنا اوسکے اسلام سے پھر بولے ای بیٹی کیا کرون مین امر اس کافر مین کہا بیٹی نے کہ واللہ خبر دی مجکو وزیر شہر جون نے کہ وہ دری تیرے قید کا
کہا یوقنا نے کہ جب حال یہ ہی تو کیا کہنا ہی دعوت کا اور بادشاہ کے بلانے کو اور لے آؤ اوسکو ہمراہ خدام کے دعوت مین پس جب مشغول ہونگے وہ کھانے مین حکم
کرونگا مین اپنے لوگون کو اونکے قید کرنیکا پھر جب کہ پکڑ لیا ہمنے اونکو تو ہوجاوینگے یہ دونون قلعے ہمارے قبضے مین پھر دینگے ہم اونکو بیچ ہاتھ عرب کے پھر
ظاہر کرینگے ہم یہ کہ گویا بھاگے ہم عرب سے یہانتک کہ داخل ہون قرقیسیا مین پس امید ہی کہ اللہ تعالی فتح کرا دے اوسکو ہمارے ہاتھ سے اور یہی اب صلاح
پسندیدہ ہی کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے جب کہ گذری شب اور دن ہوا کہا شہزادی نے اپنے لوگون کو پکانے طعام و حلویات کا پس
جب طیار ہوا سامان دعوت گئی شہزادی براہ سرنگ پاس اپنے شوہر کے دوسرے قلعے مین اور کھڑی ہوئی آگے اوسکے عاجزی سے تو خاطرداری کی اوسکی
شوہر نے اور کہا کہ ای بادشاہ یوقنا کہا اوسنے ای بادشاہ نہ سویا وہ تمام شب فکر قیامت اور احوال دوزخ سے اور ارادہ کیا ہی اوسنے آج جانے کا
طرف شہر قرقیسیا کے بارادہ راہب افرناقوس کے لیکن روکا مینے اوسکو تاکہ دعوت کرون اوسکی اور لیجاوے تو اوسے طرف جرجیس کے کہ توبہ کراوے
اوس سے اب قدم رنجہ کر میری دعوت مین ساتھ اپنے ارکین کے کہ یہ سب تیرے فضل احسان انعام سے ہی پس خوش ہوگی خاطر میری کہا راوی نے
کہ انکار کیا اشفا کیا پاس نے وہان جانے کا بسبب بدگمانی یوقنا سے کہ نہ سویا وہ شب کو پاس اوسکے بخوف قید کر لینے کے پس کہا اوس سے شہر جون
وزیر نے کہ ای بادشاہ نہین یہ صلاح نیک کہ جب تو نہ جائیگا تو شکستہ دل ہوگا یوقنا اور نہین جانتا تو کہ وہ نادم ہی اگلے کامون سے اور معترف گناہون کا ہی

اور جب کہا اینکا تو دعوت اوسکے ہمراہ اوسکی بیٹی کی پھر دعوت کرے تو اوسکی تو بہتر ہو اور بہتر اوسکے کر چاہے تو کہا راوی نے اور تھا یہ کہ ساتھ جون کا
اٹھکیاس سے پوشیدہ بیٹی یوقنا سے پس چلا بادشاہ اوسکے کہنے سے اور قائم مقام کیا وزیر کو اوس قلعے میں واسطے حفاظت کے اپنے آپکے
اور تھا اوسکے کوئی بیٹا کہ وارث ہو ملک میں پس چلا ازراہ سرنگ قلعے میں اپنی زوجہ کے کہ تھا وہان یوقنا ہمراہ اپنے ارکان دولت و اہل قرابت کے اور بیچ
اوسکی ساتھ لونڈیون کے چلتی تھین آگے شمع لیکر پس جانا وزیر نے کہ آپکا یہ سلامت لوٹنا کر پھر جب ہو نزدیک شکلیاص قلعہ زلوبیا میں پہنچے اوسکے
ملنے کو یوقنا ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور سکھا رکھا تھا اپنے لوگون کو گرفتار کرنا اوسکا پس جبکہ چار آنکھین ہوئین دونون طرف سے اور بلایا اوسنے
سینہ سے معانقے میں تو پکڑ لیا اوسکو مانند شیر کے اور لپٹ گئے ہمراہی یوقنا کے اوسکے ساتھیون سے اور باندھ لین گردنین اونکی فی الحال اور نہ آگاہ ہوا
کوئی اس بھید سے پھر اوترے یوقنا وغیرہ اوس سرنگ میں اور گئے طرف قلعہ زلوبیا کے پس پایا وہان شہریون وزیر کو منتظر اپنا جب کہ دیکھا اونکو وزیر نے
تبسم کیا اور پکارا ساتھ کلمہ توحید کے اور بولا واسطے اسکے ہو خوشی تیری اے یوقنا بیشک کھولا اللہ تعالی نے تیرا دل واسطے ایمان کے اور راضی کیا تو نے
ملک دیان کو تو خوش ہوئے اور رو دیا اوسکو یوقنا نے اور مالک ہوئے قلعہ شکلیاص کے اور طلب کیا لوگون کو اور پیش کیا اونکو اسلام پس جو مسلمان
ہوا چھوڑا اوسکو اور جو منکر ہوا رکھا اوسکو ضمانت سے اگر نہ بھاگین اور خبر دین صاحب قرقیسیا کو پس بعد چند روز کے اس فتح سے آئے اوسکی طرف عبداللہ
بن غسان و سہل بن عدی ساتھ دو ہزار سوارون کے پس ظاہر میں مخالفت کی اونسے یوقنا نے اور مقابل ہوئے اونکی جنگ کو پانچ دن تک اور جانتے تھے
مسلمان کہ یہ لڑائی یوقنا کی واسطے حیلے کے ہے اور کہلا بھیجا مسلمانون کو کہ قبضہ کر لیا ان دونون قلعون پر اور آج کی شب سپرد کرونگا میں اونکو
تمہارے اور بھاگونگا میں ظاہر میں طرف قرقیسیا کے شاید کہ اللہ تعالی فتح کرے اوسکو میرے ہاتھ سے پھر جب شب ہوئی کہا شہریون سے کہ
سپرد کر دے انکو واسطے مسلمانون کے پس تہلیل و تکبیر کی مسلمانون نے اور شور کیا ہر طرف سے اور روانہ ہوا یوقنا [illegible] صاحب قرقیسیا کی طرف
اور مبارکباد دی سلامت کی بسبب اخلاص کے جو تھا عرب سے اور اوس آفت سے اپنے آگے دین میں پہنچ آگیا یوقنا نے [illegible] ہمراہ اور رکھا اوسکے کل
ہمراہ اپنے معززون کے کہ تھے [illegible] قلعے میں [illegible] مسلمانون [illegible] یوقنا [illegible] عرب [illegible]
دیا کچھ سامان اپنی بیٹی کا اور بھاگ کر طرف قرقیسیا کے [illegible] اس باب میں یہ اشعار [illegible] اشعار

اتینا الی ارض الفرات مع الربا — ونحن نرم القوم من کل قائم
وقد امنا [illegible] — ہمام شجاع قاتل کل قاصم
وا عنی یوقنا علیہ تحیۃ — یناسب للاعداء [illegible]
وقاتل ابناء الصلیب و حزبہم — بعضب حسام ماضی القطع باتر
وصاح علی الملعون قوم زلوبیا — کان [illegible] فی القتال [illegible]
وسلمہا [illegible] — بسعد و اقبال و نصر و قادم
سیفعل عداۃ البغی یوم معاد — [illegible]

یعنی آئے ہم طرف زمین فرات کے کہ ساتھ ہی قلعہ زلوبیا کے اور ہم قصد رکھتے ہیں روم کا [illegible]
[illegible] کا اور تیر اونکا ہے مرد بزرگ اور قتل کرنے والا ہر قاصد بن الاسلام کا اور [illegible]
دشمنون کو ساتھ [illegible] اور قریب کرنے والے کے آگو قتل کیا [illegible]
اور چلا [illegible] یوقنا [illegible] قلعہ زلوبیا [illegible]

قلعہ زبا اور زلوبیا کے ساتھ سعادت اور اقبال اور نصرت قادر ذوالجلال کے قریب ہی کہ بہرہ مند ہوگا تمہی روز حشر کے کہ ہو دن معاد اوسکے کارساز راحت اور ریحان اور حورون کی آنکھیون سے دیکھنے والیون کے؛ جب کہ گذرا حال یوقنا اور اشفکیاص کا جیسا کہ مذکور ہوا اور دھوکا کیا شکست کا تو بھاگ گئے ہمراہ اپنی بیٹی کے اور ہمراہیون اور وکیل کے بطرف قرقیسیا کے پس پہنچے وہان شام کے وقت اور گئے اوسی وقت روبرو شہریاض کے اور خبر دی اوسکو فتح کرنے عرب کی دونون قلعون کو پس یقین کیا شہریاض نے ہلاک اپنا تو کہا اوس سے یوقنا نے ای سید مت ڈر ہم لڑینگے آگے تیرے یہان تک کہ تمام ہوون اور اگر عرب محاصرہ کرینگے ہمارا اگر تو دکھا وینگے ہم تجکو جنگ عجیب اونسے پس اعتماد کیا اوسنے یوقنا کی گفتگو پر اور خلعت دیا اور خوش کیا اور اوتارا اونکو قریب اپنے اور قاصد بھیجا شہریاض نے اوسی شب اپنے ماموں کی طرف کہ وہ بادشاہ تھا ارض ربیعہ کا راس العین میں کہ مدد کرے اوپر جنگ عرب کے اور جتایا اوسکو کہ لیا عربون نے قلعہ زبا و زلوبیا دونون اور یوقنا بادشاہ حلب کہ اونہین تھا بھاگا اونسے اور آیا پاس میرے پس لیا وہ قاصد بطرف دیر مریج کے اور وہان سے مجدل ہوکر راس العین کو پس پایا بادشاہ شہریاض کو مستعد کہ درست کر رکھا تھا اوسنے سامان جنگ اور چوڑا کر لیا تھا خندق کو اور کھڑے کیے تھے اوسنے خیمے اپنے بطرف مغرب شہر سے اوپر راہ نقب کے بانتظار آمد عیاض بن غنم کے اور جمع ہوئے تھے اوسکے پاس تمام عرب جنہو پرے کے بنی تغلب وغیرہ سے اور دعوت کی تھی اونکی اوس روز اور بلایا تھا اونکے سب سردارون کو مثل نوفل بن مازن اور رفیعہ بن ثعلب بن عاصم اور اشجع بن وائل اور مبیشر بن وائل اور میسر بن عاصم اور حزام بن عبداللہ اور قارب بن لاثم کو پس کہا اونسے ای جوانان عرب ہمیشہ نگاہ رکھتے ہین ہم تمہارے بچون سے بڑے سے اور گھربار کی اور مباح کردی ہے ہمنے تمہارے لیے یہ زمین اپنی کہ آسایش حاصل کرو اہین اور راضی ہین ہم تمسے جو کہ او اگر تم طرف ہمارے اپنے جانورون کی شام سے پس امن پائی تمنے اور یہ بھی انعام تمہارا ہے تحقیق مالک ہوئے شام اور قلعون اور بلاد مصر وغیرہ کے اور نہ اکتفا کی اوسپر یہان تک کہ آئے طرف ہمارے واسطے چھیننے اس ملک کے اور نکالنے کے ہمکو اور تم جانتے ہو کہ اگر نکالے ہم لونڈیان قید ہین کے تمکو اور نہ راضی ہونگے تمسے مگر اسپر کہ مانو دین اونکا یا لڑو اونسے جو منع اپنے دین اہل کے پس ہو جاوین ہم تم ایک کہ نہ جدا ہو کوئی مثل ہم باہم اور آل غسان کے ساتھ ملک ہرقل کے پس فتح ہوئی ہماری تو یہ ملک ہی ہمکو تمکو نصفا نصف اور اگر ہوا برخلاف اس میں مرینگے ہم سب ایک دین پر اور رہیگا ذکر ہمارا ہمیشہ کہا راوی نے پس قبول کی اون متنصرہ عرب نے یہ بات اور قسم ہوئے کہ مرینگے ایک تلوار سے پس دیا اونکو شہریاض نے بہت مال اور سلاح اور رکھا اپنے پاس الغرض جب آیا وہان قاصد صاحب قرقیسیا کا اور دیا شہریاض کو خط اوسکے بھانجے کا پس پڑھا اوسنے اوسکو اور معلوم کیا کہ وہ طالب مدد ہی پس مدد بھیجی اوسکو بارہ ہزار سوار ساتھ بوریکا نامے ایک سردار ارمنی کے کہ وہ بانی ہی تل موزر اور ریس اور عابدین اور سواد کا پس جب کہ پہنچا وہ وہان دیکھا اونکو کہ توڑ دیے ہین اونھون نے پل اپنے کہ بنائے تھے اوپر خابور اور ناحیۂ فرات کے اور تھے وہ پل جہتے لوہے کے اور بڑی تختیون اونمین زنجیرین اور کھودی تھی اونھون نے گرد اپنے شہر کے خندق اور خوب کی تھی مضبوطی اون کی اور منتظر تھے لشکر صحابۂ کرام کے رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتح قرقیسیا اور جانا سو مسلمان کا واسطے رسد کے پھر راہ مین لڑنا کفار سے اور شہید ہونا اکثر کا اور پکڑے جانا اور قصہ عاشق ہونے ایک بطریق کی لڑکی کا ایک صحابی پر اور عجیب سرگذشت اوسکی

کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب کہ مالک ہوئے عبداللہ بن غسان قلعۂ غربی کے کہ سپرد کیا اونکو وہ قلعہ شرحبیل نے بامر یوقنا کے اور چھوڑا اوسمین یوقنا نے مردونکو اور خود بھاگے طرف قرقیسیا کے بہلائی مسلمانون کو راہ سے کہ کی اوس تدبیر سے تاکہ جاوین اوس امر سے قلعۂ شرقی مین پس مالک ہوگئے مسلمان اوسکے بھی اور قبضہ کیا تمام اموال اشفکیاص پر کہ وہان تھا پس کہلا بھیجا اونھون نے عبداللہ بن غنم اور [illegible] بن [illegible] کو کہ محافظت کرین تمام مال [illegible] دوسرے قلعہ کی کہ [illegible] اور اوس سے ایک درہم تک نہ [illegible] وہ سب مال یوقنا اپنی بیٹی کو اور [illegible]

وہان محافظین اور رہا تو تم اب افریقیا پر والسلام جب کہ پہونچا یہ خط ان دونون کو تو تعمیل کی اونھون نے حکم عیاض کی اور حاکم کیا قلعہ عرشیہ
اخوص بن عامر کو ساتھ سو سوارون کے اور قلعہ شرقیہ پر زیاد بن اسود کو ساتھ سو سوارون کے اور روانہ ہوئے خود عبداللہ بن سہل طرف افریقیا کے پس
حائل ہوئی اونکے جانے کی راہ مین فراطلس بتلایا بعض لوگون نے وہان کے اونکو معاصیہ پس اوترے اصحاب کرام رات مین اور پہونچے صبح کو قریب اعداد اور دیکھ
اور روانہ کیے مسلمانون نے سوار اپنے طرف موضع نابس اور محولا اور سہیل اور حضورکے اور امان دی یہان کے لوگون کو اس اقرار پر کہ اگر فتح ہوئی تو ہم
احسان کرینگے تم سے اور اگر ہوئی شکست ہماری تو جاوینگے ہم یہان سے در حالیکہ نہ ضرر پہونچاوینگے تمکو پس قبول کی اون لوگون نے یہ بات اور دی
رسد مسلمانون کو حدیث ہی بلال بن عاصم سے روایت کی اونھون نے یحیی بن جبیر سے اونھون نے سوار بن یزید سے کہ جب جا اوترے
عبداللہ بن غسان اپنے طرف ان مواضع کے اور خوش کیے دل اونکے پھر بعد چند ایام کے بھیجا عیاض نے سہل بن اساف تمیمی کو کہ تھے ہمراہ اوس صحابہ سے ساتھ
سو مسلمانون کے واسطے لانے رسد کے اور گئے جانب یا سکین سے پس گئے سہل اور جب کہ پہونچے موضع شمسانیہ مین شبخون مارا اونپر اور دیا مال
وہان کا پس نکلا اونکی مدافعت کو نوفل بن مازن ساتھ پانسو سوارون کے اور لے لیا اونسے لوٹا ہوا اونکا اور ہوئی اون دونون مین جنگ عظیم
پس اترے غریب اصحاب توکل الہی پر یہان تک کہ مارے گئے تین آدمی اور لوٹ گئے تینتالیس مسلمان میدان سے اور قید ہوئے ستائیس آدمی
کہ منجملہ اونکے سہل بن اساف بن عدی تھے پس بیان کیا اونھون نے معاملہ منقضہ کا پس غمگین ہوئے مسلمان اوس سے کہا راوی نے
حدیث کی مجھسے نوفل بن عامر نے سالم بن عاصم سے اونھون نے سالم دوسی سے کہ کہا اونھون نے تھا مین ہمراہ سالم بن اساف کے جب کہ
شبخون مارا ہمنے شمسانیہ پر اور آیا ہمارے مقابلے کو نوفل بن مازن لعین اللہ لڑے ہم حتی الوسع ایسی کہ نہ ایسے تھے کبھی شل اوسکے یہان تک کہ بھاگ
گئے جو بھاگنے والے تھے کہا سالم بن عبداللہ نے کہ جب پکڑ لیا اونکو نوفل بن مازن نے باندھیں مشکین سب کی ایک رسی مین اور پیادہ کیا سوار اونکو
اور لے چلا طرف راس العین کے پس سنا کہ ملک شہر یاض موضع برج الطلبین ہی کو گیا وہان در حالیکہ ہمراہ تھا اوسکے لیپس بنی الامام اور اسکے ابن کہا کیا
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستہ روبرو اوسکے اور کہا سب نے افسانہ اونکا پس حکم کیا شہر یاض نے قتل اصحاب کا پس شہید کیے گئے سب مگر
اسیر اونکا سہل بن اساف کہ تھے بہت جمیل و شکیل بچے قتل سے اخیر مین بسبب شفاعت ایک بطریق کے کہ نام اوسکا توما بن لوکہ تھا پس قبول کی
ملک نے شفاعت اوسکی اور لے آیا وہ سہل کو اپنے گھر مین کہا راوی نے پس دیکھا سہل کو اوسکی ایک بیٹی نے تو دریافت کیا اوس لڑکی نے اپنے
باپ بطریق سے حال سہل کا کہا بطریق نے کہ ڈالی ہی بیچ نے محبت اسکی میرے دل مین پس مانگ لیا میں نے اسکو بادشاہ سے کہ اسکو دیتا ہے
پس لے گئی وہ اونکو اور رکھا اپنے ایک باغ مین تو دیکھا سہل کو کہ پڑھتے تھے یہ آیت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ
السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ یعنی محمد رسول اللہ کا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر
نرم دل ہین آپس مین تو دیکھتا اونکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی پہچان اونکی اونکے منہ پر ہے سجدے کے اثر سے
یہ کہاوت ہی اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین پس جب سنی اوسنے قرات سہل کی تعجب ہوئی اس کلام جز نظام سے اور بولی کہ یا فتح یہ کلام
پس کہا سہل نے کہ یہ کلام مالک العلام کا ہی نازل کیا اسکو اوپر سید الانام کے بولی وہ لڑکی کہ تحقیق ہوا ہمارا دل کہ یہ لوگ کون ہین کہ اونکے حق مین
وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کہا سہل نے کہ وہ وزیر اور صاحب اونکے ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ عنہ اور أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
مراد صاحب ان فتوح اور روانہ کرنے والے ان لشکرون کے عمر بن خطاب ہین اور رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سے مراد اوسکے کاتب اور داماد عثمان بن عفان
ہین اور تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا سے مراد اونکے بھائی چچازاد و صاحب علی بن ابی طالب ہین اور بولی سہل سے وہ لڑکی کہ نام اوسکا ابریقا تھا کہ
اور لکھی ہوئی دیکھی تورات و انجیل کے اور بولی تمکو حاجت ہی اور بسبب اسکے دریافت کیا تھا اوسنے حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پس نہ دیا کسی نے جواب واجبی اور نہ خبر صحیح یہان تک کہ واقع ہوئے اوسکے ہاتھ مین سہل بن اساف پس کہا لڑکی نے کہ یہ کون لوگ ہین کہ ذکر کیا تو نے اونکا کہا سہل نے کہ یہ لوگ صادق القول ہین اور ڈرتے ہین حق پر اور قطع کرتے ہین بادیہ طلب الٰہی کو اور جب کہ ظاہر ہوتی ہے انپر نشانی فضل الٰہی ظاہر ہوتا ہے شوق اونکا اور واقع ہوا اونکے حق مین رجال صدقوا پھر پڑھے سہل نے یہ اشعار مجاہد صحابہ کے **اشعار**

رجالٌ من الاحباب تاهت نفوسهم ۔۔۔ ینادون خوفا و یدعونه قصدا
وقاموا بلیل و الظلام معسعس ۔۔۔ الی منزل الاحباب فاستعملوا الکدا
یحنون حتی الشوق نحو ملیکهم ۔۔۔ وقصدهم الفردوس کی یرزقوا الخلدا
اولئک قوم فی العبادة اخلصوا ۔۔۔ فتاهوا به شوقا وماتوا به وجدا

یعنی یہ لوگ ہین دوستان الٰہی سے کہ سرگردان ہین نفوس ناطقہ اونکے بیچ عظمت حق تعالیٰ کے پکارتے ہین اپنے رب کو بسبب خوف کے اوسکے عذاب سے اور پکارتے ہین اوسکو بسبب قصد رضامندی اوسکی کے اور اوٹھ کھڑے ہوئے وہ رات مین درحالیکہ تاریکی اوسکی موجب شکوہ تھی طرف گھر اپنے دوستون کے پس کام لیا اونسے سخت یعنی نماز تہجد وغیرہ درحالیکہ رغبت دلاتی تھی اونکو رغبت شوق کی طرف بادشاہ اور مالک اونکے کے اور قصد اونکا اس کام سخت سے جنۃ الفردوس ہی تاکہ دیے جاوین جنۃ الخلد کو وہ قوم ہین کہ اخلاص کیا ہی اونھون نے بیچ عبادت خداے تعالیٰ کے پس سرگردان ہوئے وہ اوسکے شوق مین اور مرگئے وہ اسی اندوہ مین کہا سہل نے اوس لڑکی سے کہ سنا ہی مینے نیسارا راہب دیرحنا سے کہ اللہ تعالیٰ بھیلا دیگا دعوت تمہارے نبی کی مشرق و مغرب مین اور مالک ہونگے تمام زمین کے اور صحاب اونکے افضل جانینگے اونکو اپنے مان باپ اور بہن بھائی سے اور بعد وفات کے زیارت کیا کرینگے اونکی اور درود بھیجا کرینگے اونپر جب کہ ذکر ہوا اونکا کہا اوس نے سہل بن اساف سے کیا نہ جانا تو نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے واسطے اصحاب اپنے کے حیات مین اور مغفرت مانگتے تھے اونکی اور واسطے اوسکے کہ ایمان لائے اونپر اور کہا ہی اونکی بی بی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ سوتی تھی مین ایک شب پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہ گذری تہائی رات اور پھیل گئی تھی سیاہی شب مین جگایا مجکو آنحضرت نے اپنے کلام شریف سے اور فرمایا حضرت نے اے آنکھ غافلہ بیدار ہو خواب غفلت سے اور عمل کر اپنے روز آخرت کے واسطے پس کھڑے ہوئے ہین اصحاب میں اسوقت واسطے مناجات کے اور گرتے ہین گال اپنے خاک پر پس کھڑی ہوئی مین ساتھ حضرت کے عبادت کو پس شفاعت کی ہم دونون نے واسطے امت کے صبح تک پھر فرمایا حضرت نے واسطے درود و استغفار کے اور طلب مغفرت کے عزیز غفار سے پس موافقت کی مینے حضرت کی آمین پھر جب کہ ظاہر ہوئی روشنی صبح کی دیکھا حضرت کو کہ سانس لیتے تھے اور گریہ کرتے تھے وندان مبارک اپنے کہا مینے اے سردار عالم نہین گریہ کرتے عرب و انس اپنے کر جب کہ تفکر ہوتے ہین کسی بات کے کام مین فرمایا یاد ہوا مجکو حال گناہگاران امت کا اور خاصین محبت کا اس آیت سے لاملان جهنم من الجنة والناس اجمعین ○ یعنی کہ البتہ بھردونگا دوزخ جنون سے اور آدمیون سے عرض کی مینے یا رسول اللہ کیا نہ اوتری ہی آپ پر یہ آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے بیشک اللہ تعالیٰ بخشیگا آپکے اور آپکی امت کو بدلیل اس قول الٰہی کے کہ ولسوف یعطیک ربک فترضی ○ یعنی اور آگے دیگا تجکو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین عرش و کرسی آپکے نور سے اور بھاڑا آپ نے عالم ملکوت کو اور پہنچے مقام قرب کے عالم جبروت سے اور آپکو لیلۃ الاسریٰ صاحب تجلی و حرم ہین گویا ہوئے آپ کے ہاتھ مین احجار اور سلام کیا آپ پر اشجار نے اور چیرا آپ نے چاند اور حکم ہوا آپکو جہاد کا ساتھ کفار کے آپ صاحب عرفات و منا ہین اور صاحب شکر و ثنا اور قبول کریگا اللہ تعالیٰ مراد آپ کی امت کے حق مین کیا نہ وعدہ کیا آپ سے مقام محمود اور لوا سے معقود اور حوض مورود اور کرم وجود کا اور رونق سعادت کی آپکی امت پر ممدود ہی اور نشان آپ کے اصحاب کے جلوہ قبول سے مرحمت مین اونکے اوپر کہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ○ یعنی شاید کھڑا کرے تجکو تیرا رب قریب کے مقام مین کہ ہون خوش کوئی

است پر بڑائی کا اور فضیلت دی ہے اونکو اللہ تعالی نے تمام آدمیوں پر کہ فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم ہو بہتر سب
امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں میں جب کہ وسیلہ کیا آپ کا آدم نے دعا میں پس قبول ہوئی توبہ اونکی اور بچایا نوح کو اللہ تعالی نے جب کہ سوال کیا بوسیلے
آپ کے اور ابراہیم کو باوجود جلالت قدر ببرکت آپ کے بچایا اللہ تعالی نے نار سے اور آسان کی آسانی کی موسی پر باوجود اس قرب اور عزت کے بسبب
آپ کے کہا راوی نے کہ کی یہ تقریر [illegible] سہل نے اوس لڑکی سے واسطے مسلمان ہونے اوسکے کے پس جب سنی اوسنے یہ تقریر پوچھا کیا فائدہ ہے
داخل ہونے والے کو اس دین میں کہا سہل نے کہ نکل جاتا ہے گناہوں سے مثل اوس لڑکے کے کہ پیدا ہوا ماں سے اور محو ہو جاتے ہیں گناہ اوسکے اور ملتی ہے
اوسکو جنت پھر پڑھی یہ آیت وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ یعنی اور جو کوئی کرے
گناہ یا اپنا برا کرے پھر اللہ سے بخشواوے پاوے اللہ کو بخشنے والا مہربان پس جبکہ سنا لڑکی نے کلام سہل کا شوق ہوا اوسکو دل سے ایمان کا اور کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو خوش ہوئے سہل اوسکے اسلام سے اور کہا اوسنے
کہ بہت بڑا امر اور بشارات ہیں تاکہ [illegible] لشکر اسلام میں حدیث کی صاعد بن عدی نے اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے بیچ میں آنے
لوگوں کے اور لائے تھے وہ اموال راس العین اور خزائن شہر یاس کو آگے عمر بن خطاب کے کہا اونھوں نے کہ گئی وہ لڑکی اپنے محل میں اور لی مال سے
باپ کے ہزار اشرفی پھر جب کہ شب ہوئی کھولا اوسنے دروازہ پوشیدہ بعد دریافت کرنے حال لوگوں کے پس پایا سب کو محل میں سوتا پس آئی نزدیک سہل کے
اور کھولا اونکو قید سے اور کہا کہ چلو ساتھ نام اللہ تعالی کے اور برکت رسول اللہ کے تو گئے سہل بن اساف قریب دروازے کے اور دیا اونکو لڑکی
نے سارا یراق حرب کا اور پہنا اوسنے بھی لباس مثل اونکے اور نکلے دونوں دروازے سے کھڑے تھے باہر اوسکے دو گھوڑے تیار پس سوار ہوئے دونوں
اور سیر اور چلے جب کہ نکل گئے [illegible] کوس کے موضع کفر توتا سے ناگاہ سنی آہٹ گھوڑوں کی سواروں کی پس کہا لڑکی نے اگر ہوئے یہ [illegible]
کلام کرو انگی زبان میں انسے اور اگر ہوئے عربی تو کلام کرنا تم انسے [illegible] جب کہ قریب آئے وہ تھوڑی دیر میں تو دیکھا سہل نے کہ [illegible] سوار ہیں عرب کے [illegible]
اشہب گھوڑوں پر بیچ غور سے دیکھا اونکو سہل نے تو [illegible] اونکے آگے [illegible] بادشاہ کے پاس [illegible] سہل اور سلام علیکم کی
اونسے اور کہا سبحان اللہ کیا حاضر تھا میں تمہارے قتل میں [illegible] کہا [illegible] شہید [illegible]
یہ ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے کہا راوی نے تحقیق اللہ نے ارواح شہدا کو بھیجا اوس رات کو واسطے زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور تھی وہ شب نصف ماہ شعبان کی کہا اونسے سہل نے کہ ہمراہ چلتا ہوں میں بھی تمہارے کہا انھوں نے کہ تم نہیں [illegible]
بیشک باقی رہی ہے عمر تمہاری اکتالیس شب پھر ملو گے تم ہم سے مگر یہ لڑکی تحقیق بنایا ہے اوسکے لیے اللہ تعالی نے جنت میں سامان اور [illegible]
اپنے اولیا کے اور بنایا ہے مکان [illegible] یاقوت [illegible] کنارے ساتھ تمام سامان [illegible] اور [illegible] دروازے [illegible]
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○ یعنی چلے جاؤ جنت میں نہ ڈر ہے تم پر نہ تم غم کھاؤ جب کہ سنا اوس لڑکی
نے یہ کلام اونکا [illegible]
[illegible]
[illegible]

محاصرہ کرنا لشکر اسلام کا قیسیا کو اور جمع ہونا کفار کے سرداروں کا اور مسلمان ہونا [illegible]
عرب کا اور مارا جانا لڑائی میں کافروں کے بادشاہ کا اور لے آنا یوقنا کا چند اصحاب کو اندر شہر کے
اور قابض ہونا اوس شہر پر اور مسلمان ہونا ملکہ ارمانوسہ کا مع حالات دیگر

کہتا ہی راوی فتوح شام اور ارض بیعۃ الفرس کا کہ جب اوترا لشکر اسلام متصل قرقیسیا کے ساتھ عبد اللہ اور سہل کے تو خندق
کھودی مسلمانون نے گرد لشکر کے اور رکھی اوسمین ایک راہ آنے جانے کی اور پہونچی یہ خبر عیاض بن غنم سر لشکر کو درحالیکہ وہ متردد تھے اس بات مین
کہ شروع کرین پہلے جنگ شہر یاض سے یا کہ لشکر کشی کرین ادہر حران و رہا کے کہا اونسے خالد نے کیا چھوڑتے ہو تم اونکو کہ مقابل ہین تمہاری فوج کے اور چڑھائی
کرتے ہو اوپر غیر کے میری صلاح یہ ہی کہ پہلے لڑو شہر یاض سے اگر بھگا یا تمنے اونکو واقع ہوگی ہیبت دلون مین سب کے پھر ارادہ کرنا جدہر چاہو کہ فتح ہو جاویگی
اور ملک آسانی سے انشاء اللہ تعالی پس متفق ہوئے عیاض صلاح خالد پر اور رکے اس حال مین جو آئیں عیاض کے اور خبر دی اونھون نے کہ شہر یاض طیار کر
تمہاری جنگ کو اور ہمراہ ہین اوسکے امرا مثل نوفل اور بطریاس صاحب ارا اور موزر اور امیر حلبین اور ارمانوس صاحب تل سماوی اور ارجو حاکم باربیعہ
اور صاحب ماردین اور رودس حاکم حران اور رہا اور جمع ہوا ہی لشکر ان سب کا دو لاکھ اور ارادہ کیا ہی اونھون نے کہ لڑین تمسے ساتھ اہل سمیساط کے کہ بھاگ گئے
کوئی اور مقدمہ لشکر مین اونکا ارمنی اور بعد اونکے رومی اور مقام اونکا پیچھے فرات کے ہی جب کہ سنا یہ عیاض نے بھیجا طرف عبد اللہ کے ولید بن عقبہ کو
کہ لاوین متنصرہ کو واسطے توڑنے اونکی جماعت کے پس آئے یہ پہلے جماعت بنی تغلب مین اور جمع کیا اونکے افسرون کو مثل نوفل بن مازن و عاصم اور شجیع و سبیع
و حزام و وقاریب کو اور کہا اونسے ای جوانان عرب جان لو کہ جو نظر کرتا ہی انجام پر بچتا ہی ہلاکت سے اور نہین تم قوی تر بنی غسان سے اور نہ کوئی تم مین دلاور تر
جبلہ بن ایہم سے کہ آیا وہ ساٹھ ہزار فوج سے اور فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے اوپر بہتر یہ ہی کہ ملجاؤ تم ہمسے اور داخل ہو ہمارے دوستون مین پس قبول کی
بنی تغلب نے گفتگو اور ہو گئے طرف صحابہ کے مگر ایک گروہ ایاد اشمتا کا کہ چلے گئے وہ طرف بلاد روم کے الغرض آملے عرب متنصرہ بنی تغلب کے لشکر عیاض مین
تو مرحبا کہا اونکو اور بہت خاطرداری اور تسلی کی اونکی اور کہا اونسے ای معشر عرب اللہ تعالی نے ارادہ کیا تمسے بھلائی کا کہ ایک کر دیا تمکو ہمسے اور جدا
صلیبیون سے بیشک ظاہر کیا تمپر غلبہ دین کا اور بزرگی اپنے نبی کی اور وعدہ کیا ہی کہ وعدہ اوسکا سچا ہی ساتھ عطا کے ملک کسری اور قیصر کے اور دینے اونکے
خزانون کے اور نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ گویا ہوتے اپنی خواہشون سے اور بیشک فرمایا ہی اللہ تعالی نے ہمارے حق مین وَلَقَدْ كَتَبْنَا
فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ یعنی اور ہمنے لکھدیا ہی زبور مین نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین کے
مالک ہونگے میرے نیک بندے پس تو اس گفتگو سے عیاض کی ایمان لائے تمام کافر اونکے **کہا راوی نے** روایت ہی خالد بن سعید سے کہ جب معلوم ہوا
حضرت عیاض کو بھاگنا ایاد اشمتا کا طرف بلاد روم کے لکھا عریضہ طرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سو لکھا حضرت عمر نے خط اپنا طرف ہرقل کے اور اونکے
بیٹے قسطنطین کے کہ نکال دو ان متنصرہ عرب کو اپنے ملک سے ہماری طرف وگرنہ پناہ دوگے تم اونکو تو قتل کرینگے ہم یہان کے تمام نصرانیون کو **کہا**
واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ پہونچا یہ خط خلیفہ کا ہرقل اور اوسکے ولد کو تو نکال دیا اونکو طرف ملک عرب کے القصہ ارادہ کیا حضرت عیاض نے
مقاتلہ ملک شہر یاض کا اور مقدمہ اوسکا یہ ہوا کہ جمع کیا شہر یاض نے اپنے افسرون کو اور کہا اونسے کہ سنا ہی مینے کہ جب لڑتے تھے اگلے بادشاہ
لوگ سے تھے پہلے جنگ مین اور مین چاہتا ہون پرسون کہ نکلون مقابلہ عرب کو ساتھ افواج میدان مین جب صفین باندھون مین تو اوتارو تم مجکو گھوڑے سے
اور نکالو مجپر تلوارین گویا کہ قتل کیا چاہتے ہو میرا تو کہونگا مین تمسے کہ معذور رکھو مجکو جانچتا تھا مین تمکو دین مین اور دیکھتا تھا مین نیت تمہاری کہ جانا تھا
مینے کہ ڈر گئے تم عرب سے جب سنو یہ تم مجسے تو پھر انکار کرنا میری اور متوجہ ہونا جنگ عرب پر پس بھاگ جاونگا مین تمسے لشکر عرب مین واسطے اظہار اونکی
محبت کے اور کہونگا مین اونسے کہ دیا چاہتا تھا مین تمکو شہر اپنا لیکن بدل گیا مجسے لشکر میرا جیسا کہ دیکھا تمنے اور چاہا قتل میرا اب آیا مین تمہاری محبت سے
جبکہ دوست ہو جائینگے مجکو قبول کرونگا مین اونکے امیر کو راستہ مین پس خراب ہو جائیگا مقدمہ لشکر عرب کا قتل امیر سے پھر بھاگ آونگا مین اونکے لشکر سے تو بولا
وزیر اوسکا جو اپنی تھا کہ کیونکر ڈالیگا تو اپنی جان ہلاکت مین اگر یہ اتفاق ہوا تجسے یہ کام تو نہین ہم بیخوف تجپر عرب سے اور نہ تجکو ہوگا پھر یا مون تیرا اور کہیگا
کہ کیون چھوڑا تمنے اوسکو تو غالب ہوئے ہم پس عبد اللہ یوقنا بیشک سچ کہا وزیر دانا نے کیونکر جانین ہم تجکو لیکن مین نے جو چاہتا ہون ایک حیلہ بہتر اس سے
اور آسان کہا شہر یاض اور اوسکے وزیر نے کہ کیا ہی وہ تدبیر ای ملک حلب کہا یوقنا نے کہ چلین ہم تمام کل کو مقابلہ پر اور حملہ کرین جنگ مین جب طاقت بھر لڑائی کرین

طرف اپنے شہر کے اور بند کر لین دروازے اور پڑھین فصیل پر پس اس کام مین صلح کرینگے عرب ہم پر اور قریب ہونگے ہمسے اور ہو اونکے لشکر مین ایک جماعت
روم کی کہ قبول کیا ہو اونھون نے دین اونکا جب قریب ہووینگے وہ ہمسے تو خفیہ لکھ بھیجینگے ہم اونکو اور بھیجینگے قاصد بطلب صلح مین اور خوش کرینگے
دل اونکا ساتھ بھیجنے بہت مال کے اور کہینگے کہ بھیجو ہم مین دس آدمی اپنے عمائد سے تاکہ گفتگو کرین اوسمین کہ کیا ہو مراد تمھاری جب کہ آوینگے وہ
دس آدمی تو قید کر لینگے ہم اونکو اور کہینگے اونسے کہ چلے جاؤ یہان سے ورنہ قتل کرتے ہین ہم تمکو جبکہ دیکھیگا لشکر اسلام یہ سعی ہماری صلح
کرین گے ہمسے واسطے اپنے لوگون کے اور چلے جاوینگے یہان سے اور عرب جب کہ وعدہ کرتے ہین کچھ تو وفا کرتے ہین اوسکو اور بھی اگر بعد اسکے
غالب آئے وہ اور مالک ہوئے ان شہرون کے تو متابعت کرینگے ہم اونکی ظاہر مین اور پھر چلے جاوینگے ہم ملک روم مین الغرض مراد یوقنا کی اس کلام سے
دو چیز تھین ایک یہ کہ پاک ہو تہمت اسلام سے نزدیک کفار کے اور مطمئن ہون وہ اسپر اور دوسرا یہ کہ سلسلے چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر
مین ساتھ حیلہ قید کر سکے تاکہ حملہ کرے ہمراہ اونکے غفلت مین شہر والون پر پس قبضہ کرین شہر پر تو بولا وزیر ارمنی کہ اگر بھیجا عرب نے حسب الطلب ہمارے دس آدمی
غیر معتبر اپنے غلامون سے اور اگر قید کر لیا ہمنے اونکو اور مستعد ہوئے ہم اونکے قتل کے تو نہ پرواہ کرینگے وہ اس بات کی اور کوشش کرینگے ہمارے قتل مین
اور نہ جاوینگے یہان سے پس جواب دیا وزیر کو یوقنا نے اور غصے ہوا اور کہا ہے کہ کیا داخل ہوا رعب تمھارے دلون مین ابھی فلاح نہ پاؤ گے تم قسم مجھکو
اپنے معتقد علیہ کی کہ لڑا مین عرب سے اپنے قلعہ حلب مین بہت سخت ایک سال تک اور اگر نہ غالب آتا حیلہ اونکے ایک غلام حبشی کا کہ نام اوسکا دامس ابو الہول تھا
ساتھ بیس آدمیون اوسکے کے گھس آئے قلعے مین تو ہرگز نہ فاتح ہوتے وہ مجھپر حالانکہ اب ہو چکے تھے وہ مجھسے ساتھ تمام لشکرون اپنے کے پس کیا ہو حال تمھارا کہ آیا
تمپر ایک گروہ قلیل اور شہر تمھارا بہت مضبوط ہے کہ نہین آسکتا ہے کوئی مگر دو طرف سے کہ متصل ہے ایک جانب جبل سے اور دوسری جانب بحر کی ہے اور بیابان ہے
رضامندی کی مسیح کی اس سے واسطے دین اپنے کے اور بچاوے اہل و عیال کو ان عرب سے اور اگر ڈر ہے تمکو کہ عرب بھیجینگے طرف ہمارے مرد غیر معتبر غلام اپنون سے
یا جبکہ یہ قید ہون نزدیک اونکے تو مین جانتا ہون اونکے عمائد اور سردارون کو پس لکھتا ہون نام اونکے کاغذ پر ہمراہ اپنے قاصد کے کہ بلاتے ہین ہم واسطے صلح کے
ثقفی اور نعمان و شرحبیل و ابن کعب و نوفل و عبد الرحمن بن مالک و اسود بن قیس و ہمام بن الحارث و مالک بن [illegible] و سلامہ بن عامر کو کہا روای نے
کہ ہمنے یا وو وزیر ارمنی اور کہا قسم مجھکو اپنے دین کی کہ عرب نہ بھیجینگے ان لوگون کو مگر جب کہ لے لین چند عمائد تمھارے گروی عوض اونکے کہا یوقنا نے کیا
رائے تمھاری کہلا بھیجو یہ سوال اونسے پس اگر قبول کرین تو ہم؟ یہ برکت مسیح کی اور اگر طلب کرین عوض تو بھیجو چند شخص عام اپنے شہر سے غیر معتبر کو بیچ لباس
امرا کے اور کہلا بھیجو کہ یہ اشراف ہین ہماری قوم کے بولا شہر یار راضی کہ قسم مجھکو قربان کی کرتا مین عمل تیری صلاح پر پھر کہا افسران فوج سے کہ طیار ہون لڑائی کو
پس نکلے وہ آمادہ ہوکر اور نکلے عرب بھی ساتھ اونکے مقابلے کے باب خندق سے اور سامنے آئے دشمنون کے اور کہا اللّٰہمّ انصرنا علیٰ قوم کفروا
بنبیک یوم الاحزاب اور درست کین صفین اور وعظ کہا [illegible] اور کہا امیر اسلام نے آخر مین کہ مین حملہ کرتا ہون [illegible] پس بیعت کرنا
میری اگر فتح دی مجھکو اللہ تعالی نے ساتھ قتل اونکے امیر اور صلیب کے تو شاباش [illegible] پس یہان مین کا مسلمانون [illegible] امیر وقت کی تو نے
ہماری طرف ایسی چیز کہ محبوب تر ہے ہمکو اوس سے کہ ذکر کیا تونے کہ حملہ کرین ہم روایت ہے عبد اللہ سے کہ حملہ کیا مسلمانون نے لشکر قرقیسیا پر
اور تھے اونمین امیر لشکر عبد اللہ بن غسان اور قرہ بن عدی پس لڑے خوب اور کوشش کی اور خوب کوشش کی [illegible] اور حملہ کیا عبد اللہ بن مالک اشتر نے
بوزنیک ارمنی پر اور مقادم کیا اوسکو اور [illegible] لباس سے کہ بیٹا ہی بادشاہ کفار کا پس مارا [illegible] اوسکے سینے مین کہ نکل گئی [illegible] پشت سے اور حملہ کیا
نعمان بن منذر نے شہر پناہ پر مگر نہ جاتا تھا اوسکو مالک شہر کا [illegible] تھا کہ یہ کوئی امیر ہے کفار سے حالانکہ [illegible] تھا جبکہ

رجز

وإنا لقوم في الحروب لهيبها	ونقتل من يأتيه ذاك أسودها
نحامي عن الدين القويم بقوة	ونرغم أصنام العدى ونذودها

تَبَنَّا الفخر في كل المواطن دائما — باحمدنا الهادي فذاك سعيدها
ملكنا بلاد الشام كرها ملوكها — الى ان تبكي بالبكال عديدها
وسوف نقود الخيل جردا سوابقا — الى شهر ياض الكلب ذاك شديدها
ونملك دارا ثم نملك بعدها — كذا راس عين والجيوش تقودها
ونمضي الى حران ثم سروجهم — كذا لا اله الا المسلمين نعيدها
وللاي انا النعمان ذاك ابن منذر — ابيد ليوث الكرب ثم اسودها

یعنی اور تحقیق کہ ہم ہر اپنے قوم میں بیچ لڑائیوں کے شیر اونہیں لڑائیوں کے اور رہا گئے ہیں ہمیشہ نزدیک مقابلے کے شیر لڑائیوں کے یعنی بہادر دلاور ان جنگ ہتیاں ہیں دین امت کو منظور رکھتے ہیں ہم اسکو اور رفاکا لیو کرتے ہیں اور ہم ہر قسم کے دشمنوں کو اور ہانکتے ہیں ہم اونکو تمہارے ہوا لئے فخر ہی بیچ ہر جنگ گاہ کے بواسطہ بسبب برکت نبی ہمارے کے کہ نام پاک اونکا احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کرنے والے خلق کے پس یہ ہیں سعید اونہیں مقاموں لڑائیوں کے مالک ہوئے ہم بلاد شام کے پہر بادشاہوں شام کے یہانتک کہ متفرق اور سرگردان ہوئے جنگلوں میں گئے ہوئے لوگ اونہیں ہوا طرح کے یعنی جنکو لوگ کہتے تھے بہادر اور سردار قوم اور قریب ہے کہ کھینچیں گے ہم گھوڑے چہوٹے قدم کم بال سبقت کرنے والوں کو طرف شہر یاض کے کہ بیچ سخت مواطن جنگ کا اور مالک ہونگے ہم دارا کے پہر جلدی بیچ بعد اوسکے اسی طرح راس عین کے اور لشکروں کو کھینچیں گے ہم اور جاوینگے ہم طرف حران کے پہر طرف سروج اونکے کے اسی طرح رہا کو واسطے مسلمانوں کے پہر لاوینگے ہم ان سب کو اور تحقیق کہ میں نعمان ہوں بیٹا منذر کا ہلاک کرونگا میں شیران جنگ کو پہر شیران جنگ کو پہر اوٹھا گہوڑا اور سپر اور مارا ایک برچھا پس گرا دیا اوسکو مردار جب کہ دیکھا لشکر قرقیسیا نے مرنا اپنے بادشاہ کو گھس گئے شہر میں اور بند کیے دروازے اور خوفناک ہوئی ارمانوسہ شہزادی زوجہ اوسکی اور بولی عبد اللہ یوقنا سے کہ اے عبد اللہ آج نہیں کوئی سوا تیرے دوست میرا کہ بچاوے اس ملک کو اعدا سے کہا یوقنا نے اے ملکہ میں خادم تیرا ہوں حاضر ہر خدمت میں پہر خلعت دیا ملکہ نے یوقنا اور اوسکے سب لوگوں کو اور کہا جانو کہ یہ شہر و ملک میرا اسواسطے تمہارے ہے کہا یوقنا نے کہ واجب ہے ہم پر ادا ہر نعمت کا لیتے ہیں ہم آگے تیرے پہر چڑہا یوقنا نے لوگوں کو فصیل پر اور لڑے عرب پس قریب آئے مورچے مسلمانوں کے اور مارنے لگے گوفن وغیرہ اور نہیں حملا کرتے تھے پہر اوسکے اور تھے افسر پیادوں اور سواروں کے منذر بن عاصم اور تھا میں حجاز میں کوئی ایسا قدر انداز زیادہ گوفن کا اور نہی قوت اونکے ہاتھ کی اسقدر کہ نکل جاتا تھا پتھر اوسکا دیوار برج سے پس گرایا وہ پتھر روز ایک دو آدمی سو نام رکہا اوس برج کا عرب نے برج منذر غرض کہ تنگ کیا اہل قرقیسیا کو اور ارمانوسہ نے بلوایا یوقنا کو اور کہا کہاں گیا وہ وعدہ کر گیا تھا تمنے شہر یاض سے بیچ مقدمہ ان عرب کے کہا یوقنا نے کہ فکر کرتا ہوں میں اسکا ہی پہر چڑہا اوپر فصیل قلعہ کے واسطے مسلمین کے اور پکارنے لگے اے گروہ عرب دراز ہوا اسقدر محاصرہ تمہارا اگر کرو گے ہم تمنے لشکر ملک شہر یاض کا اور مالک ہوئے راس العین کے ہم موافق تمہارے ہیں اہل اسکے لوٹ سے مال جسقدر چاہو صلح کا ہم جانتے ہیں کہ تم پورا کرتے ہو اپنا قول اور وفا کرتے ہو اپنا وعدہ کہا راوی نے جب کہ دیکھا اونکو عبد اللہ بن غسان اور سہل بن عدی اور باقی اصحاب نے جانا کہ ارادہ یوقنا کا حیلہ ہے اور پہر شہر والوں کے پاس ہو سہل بن عدی ہے دشمن اپنے نفس کے مکر کیا تو نے جیسے اور تمام کیا ارادہ اپنا پہر ساتھ قبول کرنے ہمارے دین کے یہانتک کہ بے فکر ہوئے ہم پہر فریب کیا تو نے اور پہر گیا طرف اپنے دین اول کے کہاں جاویگا بسبب بہاگنے کے کہ ہم درپے تیرے ہیں عنقریب قادر ہونگے اس شہر پر ساتھ تلواروں کے اور ماریںگے گردن تیری پہر بولا یوقنا اوس سے کہ خیر خواہ ہوں تمہارا بیچ خدمتگاری اور خدمتگار اور بندہ ہوں کہ لیکن کیا کروں بیچ لایا ہوں نفس میرا طرف اسکے رہے کہ پاس اونکی ہو گیا ہوں طرف اوسکے اب لیکن نہیں ہمکو طاقت مقابلے اس شہر کی بسبب امانت اور جماعت اسکے کے اور بہت ہیں آہنیں دلیران جنگی اور بہت ہیں پاس ہمارے مگر بہیجو طرف ہمارے دس آدمی اپنے اعزہ اور عمائد سے کہ اعتماد ہو ہمکو اونپر پس مشورہ کریں ہم آپس میں کہ جب فتح کروگے تم راس العین کو تو دینگے ہم یہ شہر تمکو اور صلح ہو ہماری تمسے اس حال تمام تک کہ تحقیق باقی ہیں اسکے چار مہینے پہلا اوسکا رمضان ہے

پس جب عبد اللہ بن غسان نے قبول کیا بھیجنے یہ مگر کون ہیں وہ دس شخص کہ بلاتے ہو تم اونکو تاکہ بھیجیں ہم کہا یوقنا نے کہ بلاتے ہیں ہم مقداد بن اسود
اور اسود مولی قیس و خالد بن جعفر و رواحہ بن عمیس و ہمام بن الحارث و سلامہ بن عامر و ابن نعیم کو کہ نہو گی صلح سوا انکے کہا راوی نے پھر بھیجا
ان لوگوں کو عبد اللہ نے طرف یوقنا کے اور کھلا دروازہ شہر واسطے انکے کہا عبد اللہ نے کہ ہم نہیں جو المرزی کرتے انکے بھیجنے میں سبب یہ
اول تھا یہ چند اعزہ کے پس گئے یوقنا طرف ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا اوس سے کہ عرب چاہتے ہیں [illegible] کو کہا اوس نے کہ ہم عہد و پیمان کو
کہا یوقنا نے اے ملکہ عہد لے لانی میں نکالا ہے عرب نے اور عادت سلاطین ہے کہ پورا کریں اپنے قول کو اور کہا ہے حکیم فارس نے کہ جب قریب ہو جاوے
طبیعت لوگوں کی پس اعتماد اوپر عاجزی ہے اور ظاہر ہو کہ تیرے شہر میں امرا و شاہزادے ہیں کہ جانتے ہیں تجکو ہمارے بادشاہ کے لیکن دیکھتے ہیں
تجکو بنظر اہانت اور کہتے ہیں تجکو مسافر نہیں کچھ ہیبت تیری اونکے دل میں جب کہ سنیں گے یہ صلح عرب سے نہ چھوڑینگے ہمکو اس بات پر اور
نہ تمام ہوگا مقصد ہمارا اور بلا دینگے اپنی مدد پر ملک موصل اور ملک [illegible] کو اور بڑھ جائیگی یہ بات پس بولی ارمانوسہ کیا ہے صلاح تیری کہا یوقنا نے
کہ نزدیک میرے [illegible] اشراف بلد کا بہتر ہے اور کہا یوقنا نے اسواسطے کہ نہ متعرض ہو اونکا کوئی اور نہ رہے کوئی رئیس شہر میں پس قبول کیا
شہزادی نے یہ بات اور [illegible] شہر کو اول میں پاس [illegible] عبد اللہ بن غسان کے جب کہ آئے وہ لوگ داخل ہوئے شہر میں [illegible] اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اوتارا انکو برج کبیر میں کہ جواب معروف برج [illegible] ہے اور اوتارا اونکو وہاں یوقنا نے اسواسطے کہ تھا وہیں اسباب شہزادی کا
پھر گئے یوقنا پاس ملکہ کے اور کہا کہ ٹھہرا آیا میں اونکو برج میں اور کل کو پھر اگر رہینگے ہم اونکو برج میں اور کہینگے اونسے کہ کوچ کر جاؤ ہمارے شہر سے ورنہ
قتل کرینگے ہم انکو کہا ملکہ نے کہ کیا کرینگے ہم اپنے اہل والوں کو جب کہ کریں یہ کام ہم اونسے تو آوینگے وہ دوہرا ہمارے لوگوں سے کہا یوقنا نے
اگر ہے محبت تجکو اہل بلد پر تو صلح کر لے عرب سے کہا ملکہ نے کہ انجام دے تو ہی اس کام کا اپنی طرف سے پس قبول کیا یوقنا نے بسر و چشم کہ میں
جاتا ہوں طرف ان دس کے کہ کیا [illegible] کی ہے انکے [illegible] اور کیا چاہتے ہیں پھر آئے وہ برج اصحاب کے اور گفتگو کی اونسے بار اول تسلیم و
شہر کا اور کہا کہ جب [illegible] شہر میں [illegible] تمام کر [illegible] کام ان برج والوں کا پھر لے [illegible] یوقنا اپنے لوگوں پر اور [illegible] کیا اونکو [illegible] فصیل پر اور [illegible] وہاں
کوال شہر کی [illegible] یوقنا ہمراہ اپنے دو سو آدمیوں کے اور بلند کی آواز ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور دروازے پر تھا
کھول دیا اوسکو اور کہا [illegible] عبد اللہ بن غسان کو کہ جلد آؤ [illegible] لشکر پس آئے مسلمان اور رکھی تلوار اونمیں کہ [illegible] پاس شہر کی مگر کہ مسلمان
قادر [illegible] تھے اوپر [illegible] وہ لوگ طرف برج اعظم کے [illegible] گیا او شہزادی [illegible] اصحاب نے اور [illegible] دیا [illegible] کہ تمام ہوا [illegible] اونکا
یوقنا نے اور [illegible] اہل شہر الغوث الغوث [illegible] عبد اللہ بن غسان اور سہل بن عدی نے اور جمع کیا مال اوس شہر کا نقد و غیرہ سے اور جدا کیا
خمس اوسکا اور بانٹا باقی مسلمانوں کو اور بلایا طرف اسلام کے شہریوں کو جو اسلام لائے دیا اونکو اونکے اہل و مال اور جو رہا اپنے دین پر مقرر کیا اوس پر
جزیہ پھر آئے [illegible] وہاں کے [illegible] امیر عرب کے اور کہا اونہوں نے کہ داخل ہوئے اب ہم تمہارے دین میں عطا کر ہمکو باغات ہمارے اور [illegible]
انکو رکھا اونسے عبد اللہ بن غسان و سہل بن عدی نے کہ یہ موقوف اوپر حکم امام حضرت عمر بن خطاب [illegible] کے کہ وہ دین [illegible] جو چاہیں اور لیں [illegible]
اوس سے اسواسطے کہ حکم خراج و جزیہ و خمس [illegible] اوپر حکم امام کے ہی [illegible] سب [illegible] اپنے [illegible] باقی [illegible] مسلمین [illegible]
کہا راوی نے کہ مسلمان ہوئی ارمانوسہ اور ہمراہی اوسکے [illegible] کہا اونکو عبد اللہ و سہل نے اونکے گھروں میں اور احسان کیا
ساتھ اونکے اور [illegible] کی اسکی [illegible] ساتھ [illegible] حال کیا اسواسطے کہ خبردار ہوں لوگ اکثر بلاد کے اس احسان سے [illegible] داخل ہوں اسلام
میں شوق سے کہا عطیہ بن حارث نے کہ ہوئی فتح قرقیسیا کی اول شب ماہ رمضان میں سن [illegible] ہجری سے اور بنایا وہاں [illegible] جگہ کو
جو مشہور تھا ساتھ [illegible] ایک مسجد جامع [illegible] کیا وہاں سے [illegible] اور [illegible] کیا وہاں [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] اور کہا عبد اللہ [illegible] قلعہ [illegible] کیا [illegible]

امیر عیاض بن غنم نے کہ وہ مالک ہو اپنے اوس قلعے کی بس گئین وہ اوس طرف و الحمد للہ وحدہ و الصلوٰۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ

ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ

کہا راوی نے کہ جب کوچ کیا عبد اللہ نے قرقیسیا سے اور اوترے ماکسین پر تو فتح کیا اوسکو صلح سے اوپر چار ہزار درم کے کہ تہا جلن اوسکا ایک شہر مین جسکو شمسانیہ کہتے تھے اور اوپر ہزار گونین گندم و جو کے تو شکستہ دل ہوئے اسقدر سے وہ لوگ تو چھوڑ دیا اونکو نصف اوسکا اور صلح ہوئی یونہین اہل شمسانیہ سے پھر مقام کیا موضع عربان پر پس صلح کی اونھون نے بھی عرب سے اوسقدر مال پر کہ دیا اہل ماکسین نے پھر کوچ کیا طرف مجدل کے اور قادر ہوئے اوسپر پس مقام کیا وہان بانتظار آنے اخبار عیاض بن غنم کے کہ وہ نازل تھے نہر بلیخ پر پس لکہا طرف عیاض کے جو کچھ کہ فتح کیا اللہ تعالی نے ملک سے جب پہنچا یہ خط اونکو لکہا عیاض نے کہ ٹھہرے رہو اپنی جگہہ پر یہان تک کہ آوے تمکو حکم میرا والسلام کہا سہل بن مجاہد بن سعید نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے اوپر ہاتھ عبد اللہ بن غسان کے ارض خابور صلح سے اور مقیم ہوئے مجدل میں تو پڑھے قیس بن ابی حازم بجلی نے یہ اشعار

اشعار

أقمنا منار الدين في كل جانب … وصلنا على أعدائنا بالقواضب
ودان لنا الخابور مع كل أهله … بفتيان صدق من كرام العرائب
هزمناهم لما التقينا بسابح … وثار عجاج النقع مثل السحائب
وكل همام في الحروب نخاله … يكر بحمل في صدور الكتائب
وجندل وفد الروم في كل جانب … تركناهم في القاع نهبا لناهب
ومازال نصر الله يكنف جمعنا … ويحفظنا عن طارقات النوائب
فلله حمد في المساء وبكرة … وما لاح نجم في سواد الغياهب

یعنی برپا کیے نشان دین کے ہر جانب سے اور حملہ کیا ہمنے اوپر دشمنون اپنے کے ساتھ تلوارون کے اور ہوگیا واسطے ہمارے خابور ساتھ کل اہل اپنے کے مع جوانون جوانمردون کے کہ ہین ہم بزرگان عرب سے شکست دی ہمنے اونکو ہر گاہ کہ ملے ہم ساتھ تلوار کاٹنے والی کے اور اوٹھا غبار گرد کا مثل بدلیون کے اور ہر بزرگ قوم بیچ لڑائیون کے برگزیدہ اوسکا حملہ کرتا ہی ساتھ حملون کے بیچ قلب لشکرون کے اور تہہ تیغ جماعات روم کے ہر جانب سے چھوڑا ہمنے اونکو بیچ میدان صاف ہموار کے واسطے لوٹ لوٹنے والے کے اور ہمیشہ باری خدا تعالی کی حمایت کرتی ہی جماعت ہماری کو اور حفاظت کرتی ہی ہمارے تئین ڈاکے مارنے والون آفات سے پس خاص اللہ تعالی کے لیے حمد ہی شام اور صبح ہی اور جب تک ظاہر ہون ستارے بیچ پردون تاریکیون کے

ذکر فتح قلعہ ماردین اور پیدا ہونا ایک لڑکے کا ملکہ ماریہ سے بوجہ حرام پھر ڈال دینا اوسکو جنگل میں اور لیجانا اوسکو ایک شخص کا پھر بیٹا کرنا اوسکو ایک بادشاہ کا اور واقع ہونا نکاح اوسکا اوسکی مان سے جو ماریہ تھی اور مسلمان ہونا ان دونون مان بیٹون کا اور پہچاننا ایک دوسرے کو باطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

روایت ہی کہ جب فتح ہوا شہر خابور صلح سے اور پہنچی خبر قتل شہر یاض کی حاکم ربیعہ اور عین وردہ اور راس العین کو تو متفکر ہوئے وہ اور جمع کیا اپنے ارباب دولت کو درحالیکہ مقیم تہا وہ ارض طبرستین کہا اپنے لوگون کو کہ تین شہر اور دو قلعے ہمارے سے داخل ہوئے قبضہ عرب میں اور جماعت مستنصرہ بھی جا ملی اونسے تو کہا اوسکے ایک بطریق نے جسکا نام سنا ای بادشاہ ضرور عرب آوینگے ہمپر پھر لیوینگے خدا فتح جسے چاہے مگر صلاح میری یہ ہی کہ ایک ہو جاؤ تم آپس میں ساتھ نکاح کر دینے لڑکی اپنے ولد محمود نام کے ساتھ ملکہ ماریہ بنت ارسوس بن حارس صاحب ماردین کے اور مرین کے کہا راوی نے کہ سبب منا رے تعلقہ ماردین و مرین یہ تہا کہ ارسوس بن حارس تہا اصل مین اہل طبرزند سے اور تہا وہ بڑا شجاع البطال اور اول

آباد کیا تھا مملکت ارمینہ کو اور تھا تنہا طبرزند مین غارت کرتا بلاد روم کو قریب وجوانب سے یہانتک کہ فریاد کی لوگون نے اوس ظلم کے اوسکی لوٹ سے طرف
ملک ہرقل کے پس جاگیر دی اوسکو ہرقل نے ارض بعید اور کہا اوس سے کہ بنا لے تو واسطے اپنے وہان ایک قلعہ جب کہ پونہچا اوس زمین مین متصل
جبل ماردین کے مقام کیا وہان پس دیکھا پہاڑ پر ایک آتشکدہ بنا ہوا تھا اوسمین ایک عابد فارسی دہقان نام مشہور زہد و تقوی مین اور لاتے تھے لوگ اوسکو تحائف
اقصی بلاد خراسان و عراق سے پس دوستی پیدا کی اوس سے ارسوس نے بکمال دوستی کا اور ہمیشہ لیجاتا اوسکی طرف ہدایا و تحفہ اور رہتا پاس عابد کے
یہانتک کہ ایک روز تنہا پایا اوسکو پس قتل کیا اوسکو اور دبا دیا اس طرح کہ نہ آگاہ ہوا کوئی پھر جب نہ پایا اوسکو لوگون نے کہا آپس مین کہ مر گیا دہقان اور
پس بنایا ارسوس نے اوس آتشکدے کو ایک قلعہ جسمین اور تھی اوس ارسوس کی ایک بیٹی ماریہ نام جب دیکھا اوسنے اپنے باپ کو بناتے قلعہ بنایا اپنے
واسطے بھی ایک قلعہ مقابل اوسکے متصل جبل ماردین پر کہ اوسکو قلعۃ المرۃ بھی کہتے ہین اور رہی خود اس قلعے مین ساتھ اپنے مال و اسباب اور ملازمین کے پس جو
پیغام دیتا اوسکو نکاح کا نہ قبول کرتی بسبب تکبر اپنے حسن و امارت کے اور حقیر جانتی اوسکو اور تھا اوسکے قلعے سے قریب ایک دیر فرنا نام راہب کا اور تھا یہ فرنا
اجمل الناس اسوقت مین پس آئی وہ دیر مین واسطے زیارت کو جب کہ دیکھا اوسکو عاشق ہوئی اوسپر پس آیا کرتی بنام اعتقاد اکثر اوسکی زیارت کو یہانتک کہ واقع ہوئی
اونمین خلوت تا پس حاملہ ہوئی اوس سے پھر بعد پوری ہونے مدت کے پیدا ہوا اوسکے ایک لڑکا لیکن چھپایا اوسنے اوسکو اور دیا دایہ کو کہ مین نہ دوست
رکھتی ہون اسکو نہ چاہتی ہون قتل اسکا کرو معاملہ ساتھ اسکے کہ پرورش ہو کہین اور اسواسطے کہ اگر سنیگا باپ میرا تو قتل کریگا مجکو پھر نکالے کچھ جواہر نفیس
اور رکھا اونکو اوسکی گٹھڑی مین اور باندھا اور کہا دایہ سے کہ جو لیجاویگا اسکو پس تربیت کریگا اس خرچ سے پھر دریافت کیا کچھ نشان اوسکے بدن
تو دیکھا سیدھے گال پر ایک مسہ کالا اور اولٹے گال پر چہم زائد پھر لے گئی اوسکو دایہ راتمین ساتھ ایک خادم معتبر کے باہر قلعے سے اوپر شاہراہ کے
اور تھا وہان ایک ستون سنگ سفید کا گڑا ہوا زمین مین اور اوپر اوس ستون کے ایک چوکی تھی سنگ سفید کی پس رکھدیا دایہ نے اوس مولود کو اوپر اوس چوکی کے
بخوف وحوش کہ نہ کھاجاوین اوسکو اور لوٹ آئی قلعے مین ساتھ اوس غلام رازدار کے کہا راوی نے کہ تقدیر الہی یہ ہوئی کہ اون دنون بھیجا تھا ملک
موصل المنتاق نام نے قاصد اپنا طرف شہر رانس اور ارسوس بن حارس صاحب ماردین کے واسطے کسی کام کے پس ہوا کہ گیا وہ رات آخر شب مین اور
آیا قریب اوس عمود کے پس سنی وہان آواز رونے لڑکے کی تو قریب گیا اوسکے ہوا گمو جسنے پر پس پایا ایک لڑکا ساتھ جواہر و زر کثیر کے پھر اوٹھا لیا اوسکو
اور دیا اپنی جاریہ کو کہ تھی ہمراہ اوس سفر مین اور کہا اوس سے کہ پوشیدہ رکھنا اسکو اور پرورش کرنا بیشک ہوگا یہ لڑکا بڑے نصیبے الا شتہر ملکون مین پھر
لوٹ چلا اوسنے جو صاحب ماردین کو پھر آیا طرف راس العین کے اور کہا جواب اپنے بادشاہ سے اور بھی جاری کیا اللہ تعالی نے اوسکی زبان پر قصہ اوس
لڑکے کا کہا بادشاہ نے کہ دے مجکو وہ لڑکا تاکہ بیٹا بناؤن مین اور نہ تھا اوسکے کوئی لڑکا کہ خلیفہ ہوا اوس مملکت پر پس دیا تو تانے اوس لڑکے کو
اور پرورش کی اوسکی بادشاہ نے اچھی یہانتک کہ بڑا ہوا پس نام رکھا اوسکا عمرو اور لوگ کہتے تھے اوسکو ابن الملک اور پرورش پاتا تھا وہ بیچ شاہی
کے اور سیکھتا تھا آداب ملوکانہ اور سواری گھوڑے کی اور تیر اندازی اور کشتی وغیرہ یہانتک کہ مشہور ہوا اور کراہت کا اوسکا ذکر تھا لوگون مین مال
اور اوسکا پس نہ رہتا وہ شہر مین بلکہ گذرتے اکثر اوقات اوسکے سیر و شکار مین اور بنایا واسطے اپنے ایک مکان المغارہ مین کہ رہا کرتا اوسمین اور نام رکھا
اوسکا قصر عمرو دلالت نام پر اور تھی ان کامون سے کچھ خبر اوسکی مان ماریہ کو پس گذرے ایام یہانتک کہ آگئے عرب اوس سرزمین مین جب کہ شاہ رہتا
بادشاہ نے اپنے ارباب دولت سے تو مشورت دی تو تا نے یہ کہ نکاح کرے اپنے ولیعہد عمرو کو ملکہ ماریہ سے کہ نفع ہو اوسکا اور لشکر اوسکا اور عمر اوسکی
تیس برس کی ہے اور طلب کیا اکثر شہریارون نے پس نہ راضی ہوئی اونسے کہ دیکھا اونکو کم اپنے سے اور وقت جبکہ طلب کریگا واسطے اپنے عمرو کے تو
نہ انکار کریگا باپ اوسکا اور خوش ہوگا تیری مصاہرت سے پس قبول کی بادشاہ نے یہ صلاح اور بھیجا واسطے ارسوس بن حارس کے بہت ہدیا اور
کہا تو تا سے کہ جا تو اس کام کو پس گیا تو تا طرف ارسوس کے اور سلام کیا اوس سے اور سپرد کئے وہ ہدایا اور سوال کیا اوس سے امر نکاح مین پس
قبول کیا اوسنے اور تقرر کیا مہر لڑکی کا لاکہ دینار اور قلعہ ماردین اور قلعہ ... اور واسطے ... کے تاکہ ... اوسکی

شب زفاف مین پس مان لیا یہ مہر تونا نے پھر گیا ارسوس قلعے مین آ کر لڑکی کے اور آگاہ کیا اوسکو اس خبر سے پس راضی ہوئی وہ اوس سے نکاح پر پھر باہر آیا اپنے لشکر کا
اور جمع کیا قسوس اور شماسہ کو اور نکاح کر دیا اپنی لڑکی کا عمود اسے اور نہ تھی اوسکو کچھ خبر احکام قدر سے کہا راوی نے اور لوٹا توتا طرف اپنے بادشاہ کے
اور کہا سب ماجرا اور کہا منجملہ اوسکے یہ کہ مہر مقرر کیا ہے ارسوس نے اپنی لڑکی کا قلعہ جلین اور بارعیہ اور لاکھ دینار اور بیس اسیر عرب کے تا کہ قربانی کرے اونکو
شب زفاف مین پس خوش ہوا باپ عمود کا یہ سنکر اور بھیجا اوسکو بہت مال اور کہا کہ شب زفاف مین سپرد کر دونگا اوسکو کنجیان دونون قلعون کی بعد اسکے بلایا عمود اکو
اور خبر دی اوسکو نکاح کی ساتھہ دختر ارسوس بن جارس کے اور کہا معلوم کر اے بیٹے میرے کہ ٹھہر لے منجملہ مہر بیس آدمی واسطے عرب سے آمادہ ہو اور لے
ساتھہ اپنے لشکر اور جا لشکر عرب پر اور حکم کیا کہ جاوے ساتھہ اوسکے وزیر بر توتا اور رودس صاحب حران اور کہا اون دونون سے کہ اگر قادر ہو تم عرب پر ساتھہ مکر
تو مت کوتاہی کرنا اور روانہ کیا اونکو ساتھہ بیس ہزار سوار کے کہا راوی نے کہ آئے نزدیک حضرت عیاض کے جاسوس اونکے اور خبر دی اس معاملے
سے کہ آتا ہے عمود اتمپر ساتھہ رودس صاحب حران اور صاحب کفر توتا کے بیس ہزار لشکر سے کہ شبخون مارین تمپر غفلت مین پس ہشیار رہنا تب جمع کیا عیاض نے
وجوہ کرام صحابہ کو اور مشورت کی اونسے کہا خالد نے کہ لکھ بھیجو اسیوقت طرف عبداللہ غسان اور سہل بن عدی کے کہ آوین طرف ہمارے بمجرد دیکھنے اس خط کے
اور آگاہ کر دو اونکو خط مین اس مکر دشمن سے کہ ہوشیار رہین پھر جب کہ نزدیک ہون اونسے پوشیدہ رہین تا کہ آگے بڑھ آوے لشکر اعدا اور ہو جاوے لشکر
ہمارا ہمراہ اونکے اور پوشیدہ رہون ہم ساتھہ دو جماعت کے یمین اور یسار پر راہ کے جب کہ آوین دشمن بیچ مین گرین ہم اونپر چارون طرف سے ایکبارگی کہا
سب نے کہ یہی صلاح عمدہ ہے اور نکلے خالد ساتھہ دو ہزار سوار رومیون کے باہر لشکر سے اور لکھا خط اوسی وقت عبداللہ بن غسان اور سہل بن عدی کو کہ آملین جلد
لشکر خالد سے اور بھیجا وہ خط ساتھہ سراقہ بن دارم کے پس پہونچے وہ خط لیکر اوسی دن اوپر اپنے ناقہ تیز رفتار کے پھر جب پڑھا اونھون نے خط
حضرت عیاض کا کوچ کیا اوسی ساعت اور مطلع کیا اصحاب کبار کو اوس خبر سے پس سوار ہوئے اور روانہ کیے عبداللہ غسان نے جاسوس اپنے
تحقیق خبر عمود اپر کہا راوی نے کہ حضرت خالد جب کہ جدا ہوئے عیاض سے ہمراہ دو ہزار سوار کے تو نہ گئے راہ پر بلکہ روانہ کیا ایک ہزار کو
سیدھے ہاتھہ کی راہ پر سرداری نجیبہ بن سعد تا کہ پوشیدہ رہین کمین مین اور رہے ساتھہ اپنے ہزار آدمی اولٹی طرف راہ کے کمین مین کہا واقدی
رحمہ اللہ نے کہ جب کہ چلا توتا اور رودس بیچ بیس ہزار سوارون کے تو آئے وہ یہان تک کہ فاصلہ رہا اونمین اور لشکر مومنین سے دس فرسخ کا
پس مقام کیا عمود لعین نے ایک گھڑی واسطے راحت کو اور آرام دیا اپنے گھوڑون کو اور پہنے لباس حرب کہا واقدی نے اور ہو گیا لشکر عبداللہ اور سہل کا
پیچھے لشکر عمود لعین کے اور خالد اونکے دست یمین پر اور نجیبہ بن سعد اونکے بائین پر اور نہ ہوئی رومیون کو کچھ خبر اس سے جسوقت جانا حضرت خالد نے کہ صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھیر لیا اونکو چارون طرف سے آمادہ کیا مسلمانون کو لڑائی پر اور آگے بڑھے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ساتھہ پانسو سوارون کے
ابطال مسلمین سے مقابلہ کو اور جدا ہوئے پانسو سوار ساتھہ عدی بن سالم ہلالی کے اور کہا اونسے کہ جب دیکھو تم کہ ہم مشتغل ہوئی جنگ مین پس دوڑیو
کمین سے پیچھے خالد پہلے دشمنون پر اور ظاہر ہوئے اونپر مثل بلا کے اور آوازین ساتھہ تہلیل اور تکبیر کے اور سنی رومیون نے آواز اونکی تو سمجھا
اونھون نے [illegible] اپنے اور [illegible] ہو گیا لشکر اونکا سوار دس [illegible] بیچ پانچ ہزار سوارون کے اور [illegible] باقی لشکر اونکا اور وزیر توتا مشتغل تھا ساتھہ [illegible]
مشورت مین پس مقابل ہوا صاحب حران خالد کے اور [illegible] دونون لشکر [illegible] خالد کی [illegible] حملہ کیا او [illegible]

پڑھ رہے تھے یہ اشعار اشعار

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَحُلُّ سُیُوْفُنَا	مِنَ الضَّرْبِ فِیْ اَعْنَاقِ سُوْدِ الْکَتَائِبِ
سُیُوْفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا	وَاِعْزَازِ دِیْنِ اللّٰهِ مِنْ کُلِّ نَاصِبِ
تَمَلَّکْنَا بِهَا کُلَّ الْبِلَادِ عَنْوَةً	اَجِلَّاءَ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبِ
اَلَا اِنَّ مُلْکَنَا الشَّامَ فَهُوَ اَوَّلُنَا	وَصُلْنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

بصد [illegible] فاعل ۱۲

اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَيْثُ عَشِيْرَتِيْ	اِذَا هَمَمْتُ اَسَدُ الْوَغَا الْمُغَالِبِ

یعنی اور تحقیق کہ ہم ہمراہ وہ قوم ہین کہ نہیں کندہ ہوتی ہین تلوارین ہماری تار ستے بیچ گردنون مانگنے والون لشکرون کے ایسی تلوارین [illegible]
اونکو واسطے قتل دشمنون اپنے کے اور اعزاز دین خدا تعالے کے ہر ہر بہروسے قتل کیا ہمنے ساتھ اون تلوارون کے سب سرداران روم کو اور دو
دوسری جہت سے جلیل القدر کرتے آتے تھے ہر جانب سے یہانتک کہ مالک ہوئے ہم ملک شام کے اور روسے قہر و درشتی کے اور حملہ کیا ہمنے اوپر دشمنون
اپنے کے ساتھ تلوارون کے یعنی خالد ہون بڑا گرز و الاسپ سے شیر اپنے [illegible] جسوقت کہ غزا اور شیر لڑائی کے بیچ جگہون غلبے کے اور زخمی کیا روم
کو اپنے نیزے سے پس گرادیا اوسکو زمین پر اور باندھ لیا اوسکو غلام حضرت خالد کے کہ ہمام تھا نام اوسکا اور حملہ دوبارہ کیا اوسکے لشکر پر پس اسی حال مین [illegible]
نجیبہ بن سعد اور عامر بن سالم اور آئے بعد انکے عبد اللہ بن غسان پس بھر گئی زمین سوارون سے اور پکار مسلمانون نے اللہ تعالے کو سو موافق ہوئی
توفیق الٰہی ساتھ مسلمانون کے پس نہ سوار ہوسکے پایا تھا تمام لشکر رومیون کا کہ آگئے اونپر اصحاب ساتھ تلوارون کے اور پراگندہ کردیا اونکو اور
پکڑ لیے بہت لوگ انکے اور پکڑ لیا ہمودا اور توتا کو ساتھ چار ہزار آدمیون کے اور مارے گئے ایک ہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی اور بھاگ گیا باقی لشکر
پس گئے نزدیک بادشاہ کے اور آگاہ کیا اوسکو اس ماجرے سے تو مشورت کی اوسنے اپنے ارباب دولت سے اور صلاح ہوئی سبکی اسپر کہ رہین بیچ [illegible]
مین کہ اور شہر ہمارے یہان سے دور ہین اور شہرون ہمارے [illegible] مناسب یہ ہے کہ رہین حاکمان اون و سلطنت مین کہ جو یہان ہین
سب شہر اور قلعے مستحکم قریب ہمنے اور آوستہ سے ہراون سے گئیہ اگر ہم ہماگے عرب تو روکینگے ہم راستے اونکا اور اگر شکست ہوئی ہمکو تو داخل ہونگے ہم بلاد اپنے قلعے
ماردین و غیرہ مین اور لڑینگے ہم تمام [illegible] قلعون ماردین اور کفر توثا اور بازان کے پہر یا دینگے قائمہ ملین وتل قبتا اور رباب و تل ما اور تل قرع وسور اور
دجلہ الجبل اور نفوذ مین ہونگے ہم قشمن سے پس قول کی بیچ اس صلاح اور کوچ کیا مرج الطیب سے طرف راس العین کے اور درست کیا آلات جنگ کو اور چھوڑا
شہر مین بادشاہ نے فرتونس اپنے داماد کو واسطے حفاظت کے ساتھ دو ہزار سوار کے پھر کوچ کیا طرف مرج رغبان کے کہا راوی نے لشکر کیا
باپ شمودا کا مرج رغبان مین کوچ کیا حضرت عیاض بن غنم نے [illegible] اوسکے اہل شہر اکلی اور واقعہ کی ساتھ فتح کے اور لوٹ لیا اور مالک ہوئے [illegible]
حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور طلب کی اونسے دعا اور دعا دی ہمراہ اپنے ساتھ خمس اور ادنکے اموال کے لیا تھا اونکو اور اکثر قلعون سے ہمراہ
حبیب بن صہبان کے اور دیا اونکو واسطے حفاظت راستے کے سو سوار پس گئے یہ جبکہ ہمنا عیاض بن غنم ساتھ لشکر کے زمین کے دروازے پاس
یہانتک کہ پہونچا بیچ مرج رغبان کے پس مقام کیا مقابل اونکے کہا راوی نے کہا سعد بن عامر نے حال بیچ [illegible]
دو سردارون کے پس بلایا اپنی بیٹی کو اور کہا اوس سے [illegible] اور ہمارا [illegible] لوگ [illegible] بیٹی [illegible] کی
مجرد نکاح ہونے کے اب تیرا خون ہے اس کام مین کہا اوسکی بیٹی نے اے باپ کبھی تجھے نے حق بات کہی [illegible] کہا باپ نے کہ اول [illegible]
کہا اونمین سے بھاگ کر لشکر مین درمیان لشکر مسلمین کے اور بلون اونکے [illegible] اور کون اوس سے کہ آئی ہون واسطے اسلام کے [illegible]
[illegible] کے خواب مین ساتھ سوارون کے کہ گویا لشکر [illegible] اس [illegible] کہ مسلمان ہو [illegible]
آپ آئی ہون مین پاس تمہارے واسطے اسلام کے اور قبضہ کروا دونگی مین تمکو قلعے پر اپنے باپ کے [illegible] قلعہ [illegible]
تمکو قلعے پر اپنے باپ کے درحالیکہ وہ [illegible] اور [illegible] تو کہ [illegible] ساتھ [illegible] سوار اپنے اشراف سے کہ داخل ہون [illegible] قلعے [illegible]
اونکو صندوقون مین اور [illegible] اونکو قلعے باپ کے مین اور جاونگی مین ہمراہ اونکے پس کہونگی کہ یہ صندوق مین [illegible] اموال کے [illegible]
نغراسے تیرے مین پھر جب کہ بند کر لونگی اونکو صندوقون مین اس حیلے سے کہونگی مین [illegible] تو پاس [illegible] اپنے [illegible]
میرے شوہر عمودا کو کہا اوس نے [illegible] بیٹی [illegible] کہ چاہتی ہو تو ڈالنا اپنا ہلاکت مین [illegible] چلتا ہے [illegible]
[illegible] کہا راوی نے کہ نکلی شہزادی [illegible] قلعے [illegible] مرج رغبان کے [illegible] اپنے [illegible]

اور چار غلام اور سوار ہوئی خچر پر ساتھ ہدایا اور تحف کے پس ناگاہ ملی راہ مین ساتھ غلامون اپنے باپ کے کہ پکڑ لائے تھے وہ چالیس قیدی لشکر عرب سے
کہ تھے اونمین عبد اللہ غسانی اور مثل اوسکے اکابر بنی اور ہوا سبب اسکا یہ کہ عیاض بن غنم نے جب کہ کوچ کیا طرف راس العین کے تو روانہ کیا عبد اللہ بن غسان
کو طرف حران و سروج و رہا واسطے لانے رسد کے پس گئے یہ اونکے شہرون کے قریب پس اوس سے سائس بن نقولا و جرجیس بن شمعون سے کہ تھے یہ دونون
سردار لشکر کفار سے اور لیجاتے تھے بہت اسباب رسد لشکر کفار مین ساتھ تین ہزار سوار جرار آہنی پوش کے جب کہ دیکھا اعداء اللہ نے مسلمانون کو
کثرت طمع کی اونمین اور گرے اونپر ایکبارگی اور پکڑ لائے سب کو آگے بادشاہ عمود لکے باپ کے پس ارادہ کیا اوسنے اونکے قتل کا تو کہا اوس سے وزیر نے
ای بادشاہ نہین ہے رائے نیک اسواسطے کہ تیرا بیٹا عمود اور روس صاحب حران اور تو تا وزیر مقید ہین نزدیک اونکے پس اگر تو قتل کریگا تو انکو تو قتل کرینگے
وہ اونکو بہتر یہی کہ بھیجدے تو انکو قلعہ ماردین یعنی قلعۃ المراۃ مین اور سپرد کر انکو ملکہ ماریہ کے کہ مقید رہین پاس اوسکے پس اگر سوال کرین تجھسے عرب انکی رہائی کا
تو کہلا بھیج اونسے کہ وہ مقید ہین قلعہ ماردین مین اور نہین ہین درمیان قبضہ ہماری کے پس ہوگا یہ سبب حرمت اور ہیبت تیری کا سو پسند کی بادشاہ نے
یہ صلاح اوس وزیر کی اور بھیجدیا اون قیدیون کو طرف ماریہ کے ساتھ ایک شخص معتبر اوسکے باپ کے اور علاوہ خود ماریہ سے موضع دیلس مین کہا ماریہ نے
واردہ سے قیدیون کے کہ مین جاتی ہون میلے کو لشکر اسلام مین اور لیجاتی ہون سب کو میرے قلعے مین پس روانہ ہوئے وہ اودھر اور آئی یہ طرف لشکر اسلام کے
درمیان شب کے در حالیکہ گرد پھرتے تھے حفاظت کو لشکر اسلام کی سہل بن عدی اور نجیبہ بن سعد ساتھ ایک جماعت کے پس آئے وہ دیکھکر قریب ملکہ کے
اور دریافت کیا حال اوسکا کہا اوسنے کہ مین ارادہ رکھتی ہون ملاقات کا تمہارے امیر سے تو لے آئے وہ اوسکو آگے عیاض بن غنم کے پھر جب کھڑی ہوئی
روبرو اونکے پیشکش کیے اونکے ہدایا اور تحف اور سجدہ کرنا چاہا پس منع کیا اوسکو عیاض نے اور کہا کہ بیشک غالب کیا ہمکو اللہ تعالی نے ساتھ اسلام کے
اور نکالا ہمکو گمراہی سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دور کیا ہمارے دلون سے فریب و حسد اور متابعت خواہشون کی اور شرافت دی ہمکو ساتھ
اسلام کے اور منع کیا ہمکو کہ سجدہ کرے بعض ہمارا بعض کو اور نہین خوش ہوتے اس بات سے مگر بادشاہ متکبر اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے اَلْعَظَمَۃُ رِدَائِیْ
وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْهِمَا قَصَمْتُهٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنی عظمت میری چادر ہے اور بزرگ منشی میری ازار ہی جو کوئی جھگڑا مجھسے
ان دونون مین تو توڑ ڈالون مین اوسکو اور مجھکو کچھ باک نہین اور ماریہ سمجھتی تھی جو کہتے تھے حضرت عیاض عربی مین پھر جب کہہ چکے وہ کہا ماریہ نے ای امیر انجہین
باتون سے فتح دی تمکو اللہ تعالی نے پھر پوچھا عیاض نے کہ کون ہے تو کہا مین ماریہ ہون بنت ارسوس بن جارس صاحب ماردین کی اور جو شخص کہ مقید ہے
پاس تمہارے عمود نام وہ شوہر میرا ہی نہین صبر مجھکو اوسکے فراق کا جب کہ بڑھا قلق میرا اور زائد ہوا شوق میرا طرف اوسکے تو دیکھا مینے مسیح کو خواب مین
ساتھ حواریون کے کہ حکم کرتے ہین مجھکو تمہاری متابعت کا اب آئی ہون مین پاس تمہارے اس نیت سے کہ متابعت کرون تمہارے دین کی اور سپرد کر دونگا
تمکو دونون قلعے اپنے اور باپ کے اس شرط پر کہ دو مجھکو قلعہ میرا اور نہ متغیر کرو کچھ کام میرا تاکہ رہون مین ساتھ اپنے شوہر کے اوسمین حاکم ہوکر اہل شہر پر کہا
راوی نے پس تبسم کیا حضرت عیاض نے اوسکی اس بات پر اور کہا ای ماریہ کیا نہین آئی ہی تو ساتھ ہمارے قریب کرنے کو بسبب اپنے خاوند کے
اور کیونکر ہوا وہ شوہر تیرا بلکہ وہ فرزند ہی تیرا جب کہ سنا ماریہ نے کلام حضرت عیاض کا حیران ہوئی اور بدل گیا رنگ اوسکا حیرت سے اور بولی کہ ای سردار
کیونکر معلوم ہوا تمکو کہ عمود امیر اولاد ہے حال آنکہ وہ بیٹا ہی بادشاہ ارض ربیعہ کا کہا اوس سے حضرت عیاض نے کہ دیکھا مینے آج کی شب حضرت رسالت پناہ
جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اور فرمایا آپ نے مجھسے سبب یہ معاملہ پس بولی ماریہ کہ چاہتی ہون مین دیکھنا اوسکا اگر ہوگا بیٹا میرا تو ہوگی اوسمین نشانی
کہ یاد رکھا ہی مینے اوسکو پس حکم کیا عیاض بن غنم نے اوسکے لانے کا تو لائے اوسکو آگے ماریہ کے سعید بن زید جب کہ دیکھا اوسکو ماریہ نے اور پایا تل اوسکے
گال پر اور گوشت زائد اوسکے کان کا اور ریاس اوسکے وہ جواہر کہ دیے تھے تھیلی مین واسطے اوسکے تو چیخ ماری ایک زور سے کہ کانپ گئے حضار مجلس اور
لپٹ گئی اوس سے اور کہا کہ یہی ہی میرا بیٹا ہی بیشک راست فرمایا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے اور دیکھا عمود لعنے
دلوانے اپنی مان کے تو جوش مین آیا خون اوسکا محبت سے مین بیہوش ہوگیا جوش گریہ سے پھر جب افاقہ ہوا اوسکو رویا رونا سخت ملکر ساتھ اپنی مان کے

پھر جب چپ ہوسے کہا ماریہ سے امیر عیاض بن غنم نے کہ واجب ہے تم پر توحید الٰہی واسطے بجا آوری شکر کے اس نعمت پر کہ وہ زائد کرتا ہے شکر گذاروں کو
اور رحمت اوسکی قریب ہے محسنوں سے اور نہیں رد ہوتا خوف اوسکا مجرمین سے نہیں واسطے اوسکے حد اور نہ قید نہ قبل ہے اوسکے اور نہ بعد ہوگا اوسکے
کوئی وہی اول ہے اور اوسی پر ہے اعتماد سب کا اور وہی ہے آخر اور دانستہ اوسی کے ہیں پھر کہا راوی نے جب کہ سنا عمود اسنے قول عیاض کا
کہا واسطے نہیں کچھ معبود او سوا تمہارے قول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جب کہ دیکھا اوسکی ماں ماریہ نے کہ اسلام لایا وہ اسلام لائی خود اوسی وقت اور بیزار ہوئی طریق ضلال سے اور ادا کی شہادت
وحدانیت الٰہی اور نبوت حضرت رسالت پناہی کی کہا امیر عیاض نے آگے حاضرین ہو نہیں سکے کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ تمسے اسلام کو اور توفیق دے تمکو عمل صالح کی
سلام پھر کو کہا اللہ تعالیٰ نے پاک کیے دل تمہارے اور بخشے گناہ تمہارے اس سے مرتے کر و اعمال حسنہ اور بیان کرو کیا سبب [illegible] ان قلعوں کی تعریف کا
ہو کہا لوگ تمہارے [illegible] سے شیخ حران میں آیا او انکو وہاں سے بادشاہ نے نزدیک پہلے واسطے [illegible] کے اس جوان سے اور [illegible]
قلعے میں اب جاتی ہوں [illegible] اور داخل کرتی ہوں انکو باپ کے قلعے میں پھر کہوں گی میں [illegible] اور [illegible] کر دونگی انکو قلعے پر انشاء اللہ تعالیٰ کہا
اوس سے امیر عیاض نے توفیق دے تجھکو اللہ تعالیٰ ہر حال میں اور دور کرے تجھسے دشواری بیشک دشوار ہوا تھا تجھپر [illegible] امیر نے اچھا ہے کہا لیکن اب خوش ہوا
دل میرا تیری بات نیک سے کیا بہتر ہے جا تو اپنے بیٹے کو میرے پاس اور جاتی ہے تو نزدیک اپنے باپ کے تا کہ تمام ہو حیلہ تیرا پھر جب کہ داخل کریگی تو میرے لوگوں کو
قلعے میں تو کر وہ کام کہ [illegible] کہا اوسنے کرونگی یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ ساتھ [illegible] اطاعت کے پھر رخصت کیا شہزادی نے اپنے لڑکے کو
اور مسلمانوں کو اور روانہ ہوئی اوسی شب طرف ماردین کے اور دیکھا اپنے باپ کو باہر قلعے کے برج [illegible] میں اور پایا دار [illegible] دیا تھا اوسنے قیدیوں کو اوسکے
باپ کے قلعے میں اور تھا پہاڑ [illegible] پڑا ہوا [illegible] اور [illegible] کو اور تھا وہ راہب [illegible] میں اور رہتا تھا اوسنے عبادتخانہ اوپر
ایک بلند [illegible] جب پہونچا او پر اوسکے کھینچ لیتا اوس رسی کو [illegible] اور اوسکی ساتھ عبادت اور
رہبانیت کے جب کہ عرب اوس سرزمین میں اور فتح ہوا [illegible] آدمی پہنچے اوسکے عبادتخانے کے اور کہا [illegible] تو ہمکو [illegible]
متوجہ ہوسے طرف ہمارے اور فتح کیا شام اور اکثر عراق کو کیا [illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible]
وبال اور آرام [illegible] تمہارے شہروں میں اور ذلیل ہوسے لوگ تمہارے اور لوگ اور [illegible] تمہاری [illegible] کا اور روم کو
زمین [illegible] حکم کرتے تھے تم عدل کا اور روکتے تھے بُرے کاموں سے اور [illegible] تم لوگوں [illegible] اور حکم کیا [illegible] بات کا اور
متابعت کی اپنی شریعت کی اور روکا اپنے نفسوں کو [illegible] سے اور خواہش [illegible] تم اپنے [illegible] یہ حال تمہارا اور لکھا ہے انجیل میں
اور انجیل مرقس میں کہ جو شخص متابعت کرتا ہے [illegible] اور جاری کرتا ہے زبان کو ساتھ صدق کے اور [illegible] اوسکا اور [illegible]
[illegible] کو اور [illegible] کرتا ہے نماز پر اور عمل کرتا ہے موافق شریعت کے اور نہیں متابعت کرتا خواہش کی تو [illegible] اوسکا اوس مرتبے کو کہ [illegible]
اور [illegible] ظلم و بغاوت کی اور [illegible] اوسکی [illegible] اپنے نفس کا [illegible] ہوجاتا ہے
اوسکا اور [illegible] اوسکا اور ہوجاتا ہے [illegible] اوسکا اور [illegible] ظلم کرو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رکھتا
ظالموں کو اور [illegible] قرآن میں ان مسلمانوں کے کہا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ یعنی اللہ نہیں [illegible] کا
اصلاح کرو اپنے حالات کی اور [illegible] تقویٰ اللہ تعالیٰ سے [illegible] اور [illegible] اپنے اہل و عیال کی [illegible] شریعت اپنے نبی کی اور [illegible]
واسطے [illegible] طرف دشمنوں کے [illegible] عبادت [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] کوئی [illegible] اپنی اور [illegible]
[illegible] سلام [illegible]

اور منادی پھیر حکم کیا اونکا جہاد کا اور گیا طرف دیر بلوخ کے اور پکارا اوسمین کے زاہد کو نام لیکر کہ نہین یہ وقت عبادت کا پس اوتارا اوسکو اوسکے صومعے سے
پھر گیا طرف نصیبین کے پس نکلا اوسکے استقبال کو بادشاہ قرقیا قس نام اور پیادہ آیا آگے اوسکے اور مصافحہ کیا اور چلا راہب آگے اوسکے زیارت دیر یعقوب کو
اور جمع کیا اہل نصیبین کو پس غلہ کہا اونسے اور حکم کیا اونکو جہاد کا پھر گیا طرف راس العین کے نام سینی خبر اوسکی ارسوس بن حارس نے پھر جب کہ متقید ہوئے
عبداللہ بن غسان مع اپنے ہمراہیون کے تو روانہ کیا اونکو ہمراہ راہب میناین عبدالمسیح کے پس ملا وہ ماریہ سے راہ مین جیسا کہ مذکور ہوا اور حکم کیا ماریہ نے
اونکو لیجانے کا اپنے قلعے مین پھر جب آگے چلا ملا راہ مین ماریہ کے باپ سے کہ تھا وہ بیچ لشکر کے تو دریافت کیا اوسنے حال قیدیون کا کہا راہب نے کہ بادشاہ
باپ عمود اسنے بھیجا ہے مجکو ہمراہ انکے پھر کہا ارسوس نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا راہب نے کہ مین میناین عبدالمسیح ہون جب کہ سنا ارسوس نے نام اوسکا خوش ہوا
اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی بہت دن ہوئے کہ منتظر تھا مین تیرا اور نہین سبب ہوا مین تیری ملنے سے لیکن لے چل تو ان سب کو میرے قلعے مین اور ذمہ تیرا ہے
انکی خبرداری کا یہانتک کہ آوے تیرے پاس حکم میرا اور دی راہب کو انگوٹھی اپنی واسطے نشانی کے پس لے گیا وہ انکو اور رکھا قلعے مین مقید اور خود محافظت
کیا کرتا تھا اونکی اور دیکھتا تھا اونکے حسن عبادت اور شوق دلی اور حلاوت تلاوت کو پھر ایکبار آگے آیا اونکے اور پوچھا کہ کتنی عبادت فرض ہے تمپر رات دن مین کہا عبداللہ
بن غسان نے پانچ نمازین کہ جو ادا کرے اونکو ساتھ رکوع و سجود کے تمام اوسپر الکمال نہین حرام ہوگا دوزخ پر اور فرمایا اللہ تعالی نے حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ یعنی خبردار رہو نمازون سے اور بیچ والی نماز سے اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نماز ایک قرب ہے درمیان اللہ تعالی اور بندے کے اور ہے اس نماز مین اجابت دعا اور قبول اعمال اور برکت رزق اور راحت ابدان اور پردہ آگ سے اور پلہ
ترازو مین اور گذرنا صراط سے اور کنجی جنت کی اور یہ نماز فرض ہوئی سب امتون پر پس نہ ادا کیا اونھون نے اوسکو اور قصور کیا اوسمین یہانتک کہ فرض کیا
اوسکو اللہ تعالی نے ہمپر پس ہم بجا لاتے ہم اوسکو اور نماز جامع ہے سب عبادتون کو کہ ستر پوشی اور نیکی بہا ہے اور بیشک نمازی مجاہد ہے وہ دشمن سے اپنے نفس
و شیطان کا اور داخل ہے نماز مین روزہ کہ بیشک نمازی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے بلکہ اندر ہی روزے کے ہے بسبب مناجات کے اپنے رب سے اور داخل ہے نماز مین حج کہ
حج عبارت ہے قصد کرنے سے طرف بیت الحرام کے اور نمازی قصد کرتا ہے رب البیت کا بلکہ زائد ہے حج سے بسبب قرب کے عالم ملکوت مین اپنے رب سے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ اور فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب فرائض کو فرض کیا اللہ تعالی نے زمین پر مگر نماز کہ فرض کیا اوسکو
اللہ تعالی نے آسمان پر درحالیکہ مین گیا تھا اللہ تعالی کے اور فرمایا کہ اے محمد یہ نماز ہے کہ فرض کیا تھا مینے اسکو سب انبیا پر مگر سونپی ہے یہ نماز مینے تیری امت کو
اور داخل کیا مینے سب عبادتین اسمین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا مجھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو
پس کروانا لے اکہ کرون مین پھر امام ہوئے وہ اور پڑھائین دو رکعتین اور کہا مجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز ہے صبح کی اور یہ اول نماز ہے فرض کی پڑھا
اوسکو آدم نے اسلئے نام ہوا اوسکا صلوۃ اولی پھر نماز پڑھی مینے دوسری بار ساتھ جبرئیل کے جس وقت کہ ہوجاتے سایہ ہر شی کا برابر اوسکے اور کہا مجھے کہ یہ نماز ظہر کی ہے
پھر نماز پڑھی ہمراہ انکے عصر کی اول وقت مین اور کہا اونھون نے کہ یہ نماز عصر ہے پھر نماز پڑھی دوسری بار اوسی عصر کی درحالیکہ زرد ہوا تھا آفتاب بسبب قرب
غروب کے پھر نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انکے جب کہ غروب ہوگیا آفتاب اور کہا اونھون نے یہ نماز ہے مغرب کی پھر نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ساتھ انکے جب کہ دور ہوگئی شفق اور کہا اونھون نے کہ یہ نماز ہے عشا آخری کی پھر نماز پڑھی صبح کی ایکبار درحالیکہ خوب روشن ہوگئی تھی فجر اور کہا یہ
نماز صبح کی ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض ہوئین نمازین دو دو رکعتین پس زائد ہوئین اوپر حضر مین اور باقی رہی نماز سفر اپنے حال پر بولا مینا
ساتھ عبداللہ بن غسان کے کہ اے اخا العرب کیا معنی ہین ہاتھ اوٹھانے کے نماز مین واسطے تکبیر کے کہا عبداللہ نے کیا نہین دیکھا تو نے ڈوبتا ہوا مارتا ہے
ہاتھ اپنے اوپر ہر شی کے واسطے نجات کے اسی طرح بندہ وقت نماز کے کہ غرق ہوتا ہے دریاے خطا و معصیت مین اوٹھاتا ہے ہاتھ اپنے اور کہتا ہے یا ربّاہ
دستگیری کر میری اور ہے مجکو کہ غرق ہوا ہون دریا مین گناہ و خطا کے ابھاگتا ہون تیرے ڈر سے طرف رحمت تیری کے اور معنی قرأت کے نماز مین
یہ ہین کہ بندہ خطاب کرتا ہے اپنے رب سے اور معنی رکوع کے یہ ہین کہ اے اللہ مین بندہ تیرا ہون پھیلاتا ہون ہاتھ اپنے طرف تیرے ذلیل ہون آگے ...

اور سر اوٹھانا اوس سے اور کہنا ربنا لک الحمد اشارہ اسکا ہے کہ بسکو وشش کیا تو نے مجکو اے بار الہ اور آزادگی گردن میری گناہون سے فرماتا ہے اللہ تعالی
کہ گناہ کیا تو نے کہتا ہے بندہ کہ مین عبد تیرا ہون فرماتا ہے اللہ تعالی تحقیق آزاد کیا مین نے تجکو گناہون سے اور معنی سجدۂ اولی اور رکھنے پیشانی کے زمین پر یہ ہین
کہ اس خاک سے پیدا کیا تو نے مجکو اور مطلب سر اوٹھانے کا یہ ہے کہ نکالا تو نے مجکو اس سے اور سجدۂ ثانیہ مین اشارہ ہے کہ پھر داخل کریگا تو مجکو دوبارہ اسی مین
اور دوسری بار سر اوٹھانے کا فائدہ یہ ہے کہ اوٹھاویگا تو مجکو دوبارا بھی اسی سے اور معنی سلام کے سیدھی طرف یہ ہین کہ اے اللہ عطا کر مجکو نامۂ اعمال میرا سیدھے
ہاتھ مین اور بست شدہ کتاب میری اوسکے ہاتھ مین اور فرمایا جو شخص محافظت کرے پانچ نمازون پر مثال اوسکی مثل اوس شخص کے ہے کہ غسل کرتا ہے ہر روز پانچ بار
درمیان ایک نہر صاف شیرین کے کیا باقی رہیگا میل اوسکے بدن پر اسی طرح نماز ہر گز نہین باقی رہتا بسبب اسکے بندے پر کوئی خطیہ جب کہ سنا راہب مینا نے یہ کلام
عبد اللہ کا کہا گواہی دیتا ہون مین کہ تم لوگ ہو اور برحق ہے بیشک دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا صدق پھر اسلام لایا اور بعد چند روز کے آئی ماریہ لوٹ کر لشکر
مسلمین سے اوس قلعے مین کہ معلوم ہوا اوسکو کہ مقید ہے مع ان سب اصحاب جب کہ گئی اندر اور اوتری باپ کے گھر مین شب گذاری بے چینی سے بسبب فکر اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جب ہوا دوسرا روز آیا اوسکے پاس مینا اور سلام کیا کہا ماریہ نے اے مینا کیا کیا تو نے ساتھ ان عربون کے کہا اوسنے کہ
مقید رکھا ہے مینے اونکو یہان تک کہ سوچے واسطے اونکے کوئی فکر بادشاہ کہا ماریہ نے کہ واللہ نہین قصور کیا کچھ تو نے لیکن اب صلاح یہ ہے کہ چھوڑ دے تو اونکو ہمارے
ساتھ گرجا گھر مین تاکہ دیکھین حسن عبادت ہماری اور پڑھنا ہمارا انجیل کو شاید کہ داخل ہون ہمارے دین مین پس قبول کیا اوسنے حکم ماریہ کا پھر لے گیا اون سب کو
بیعہ مین اور آئی ماریہ بھی رات کو اوس بیعہ مین تو دیکھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان قید کے اور تھا ان کوئی اور سوا اوس راہب مینا کے کہا
ماریہ نے اے مینا تو عالم ہے ہمارے دین کا اور نہین پوشیدہ تجھپر حق بات اور آگاہ ہے تو ان لوگون کے دین سے بتا مجکو کہ یہ ہین حق پر یا ہم کہا اوسنے اے ملکہ نہین حق بات
کچھ پوشیدہ حق ساتھ ان عربون کے ہے اور جس واسطے تو آئی یہان پس پورا کر قبل اسکے کہ طلب کرے تو اوسکو اور نہ قادر ہوسکے اوس پر اور خوب دیکھ چکی تو بیان
صدق قوم اور نیت انکی کا یہان تک کہ ملایا مجکو اللہ تعالی نے ساتھ تیرے بیٹے موولا کے کہا راوی نے جب کہ سنا یہ کلام ماریہ نے بہت سے رو کی
مانند مینہ ہوتے کے اور پوچھا اوس سے کہ کہان سے معلوم ہوا تجکو یہ حال کہا مینا نے کہ دیکھا ہے مینے خواب مین اور بیان کیا اوس سے سب کو یا کہ ہو لان حاضر تھا
تو گر پڑی ماریہ سجدے پر واسطے اللہ تعالی کے واسطے شکر کے پھر جب اوٹھایا سر اپنا او وقت کھولین قید بیڑیان انکی اور دیئے اون سبکو سلاح اور حکم کیا مینا سے کہ رکھین اب سب کو
عزت سے کہ مین ایک فکر کرتی ہون کہ قبضہ کرلون والی قلعہ پر اور مالک ہوجاون مین اس قلعہ کے پھر گئی وہ ماریہ اپنے محل مین اور والی کہا اونسے اپنے معتمد کو اور کہا
وہان اون لوگون کو کہ اونپر اعتماد رکھتی تھی مناسبت اور موافقت کا اور نکالا وہان سے [illegible] کہ نہ اعتماد رکھتی تھی اور نہ خوف ناک تھی اونکی طرف سے اور بند و بست کیا
وہان کا خوب سا اور حال مینا کا یہ ہوا کہ رکھا اوسنے عربکو درمیان بیت المذبح مین اور کہا اونسے کہ جب ہو دن پنجشنبہ کا اور آوے حاکم یہان
واسطے نماز کے پس نکلیو اور پیر واسطے پکڑنے کے تحقیق اللہ تعالی مدد کریگا تمہاری اونپر کہا راوی نے کہ اوس دن صبح کو آیا والی ساتھ اپنے خواص کے
نماز پڑھنے کو اور بجاے اوسکے آیا [illegible] عالم اونکا واسطے کھولنے دروازے مذبح کے [illegible] ہوے قربان کے جب کہ کھولا اوسنے دروازہ نکلے اصحاب [illegible]
ساتھ چالیس آدمیون کے اور تکبیر کہی مین اونھون نے ایکبار کی کہ گونج اوٹھا تمام قلعہ اور شروع کیا اصحاب نے مارنا اور جماعت کا قتل کیا اون سب کو
اور قادر ہوئے قلعہ پر اور سب اوسکے سامان پر اور سنا اہل ربض نے تکبیرون کو تو پایا اونھون نے کہ مالک ہوئے عرب قلعہ کے پس بھاگے اپنے مکانون سے
کہا راوی نے جب کہ سنا شور و آواز تکبیرون کا ماریہ نے معلوم کر لیا کہ مالک ہوئے وہ قلعہ پر [illegible] اپنے قلعہ کے اور بھیجا
ایک معتمد اپنا پاس حضرت عیاض بن غنم کے اور خبر دی اونکو اپنے ماجرے سے پس شکر کیا اونھون نے اللہ تعالی کا اور [illegible] ان دونون قلعون کے [illegible] اکثر
بھاگے ہوئے وہان سے آگے ملک شہر [illegible] اور خبر دی اوسکو کہ قلعہ [illegible] پر قادر ہوئے عرب [illegible] اور یقین کیا زوال
اپنے ملک کا اور واقع ہوا خوف اوسکے اور اوسکی فوج کے دلون مین اور سنا [illegible] کہ قلعہ [illegible] گیا [illegible] تمام خزانہ [illegible]
اور رات کو ہمراہ لیے چند [illegible] اپنے اور گیا بطرف موضع حران کے اور [illegible] دوسری شب کو جب [illegible] تھے یہان

تو دیکھا اونھون نے اونکو کہا اونھون نے کہ کھولو دروازہ یہ بطریق رودس ہے یعنی بطریق ہمارا پہلا کہ آیا ہی طرف تمہارے جو لشکر عرب سے لیس کھولا اونھون نے دروازہ اور گیا ارسوس شہر
اور ایک تھا وہان کا ارشہ ... پس خبر کیا کہ آج ارسوس صاحب بارد ین شہر حران کا قریب ہے پہلے آنے طرف اوسکے سب لشکر اوسکے یہان تک کہ جمع ہوا نزدیک اوسکے لشکر عظیم

ذکر فتوح رہا و حران

کہا راوی نے کہ تھا واسطے رودس کے کہ جو پکڑا گیا ساتھ عمود کے لشکر اسلام مین ایک بیٹا ارغوک نام اور قید کیا تھا اوسکو باپ نے بسبب جہت کے اوسکی جانب سے کہ تھا وہ شجاع بیباک اور بیان ارغوک کی شہزادی تھی ہمسایہ کی بنت العسکر نام اور گئی تھی دیکھنے کو اپنے اہل قرابت کے سمیساط مین درحالیکہ غضبناک تھی اپنے خاوند پر بسبب قید کرنے بیٹے کے پھر جب سنا اوسنے کہ ارسوس مالک ہوا حران کا تو دشوار ہوا اوسپر یہ سخن اور گئی سمیساط سے طرف موضع عمق کے کہ قید تھا وہان بیٹا اوسکا اور ملی اوس سے اور کہی اوس سے سب خبر پس نکالا اوسکو قید سے اور دیا اوسکو بہت مال اور کہا اوس سے کہ جمع کر لشکر اور خرچ کر یہ مال سپاہ پر اور نکل واسطے مقابلہ ارسوس کے پس آراستہ کیا اوسنے لشکر عظیم اور عبور کیا دریاے فرات سے اور قصد کیا حران کا پس سنی خبر اسکے آنے کی ارسوس نے اور نکلا مقابلے کو اور مقابل ہوئے دونون لشکر میدان مین اور تھا مقدم لشکر ارغوک کا ایک پہلوان ارمن کا ارجوک نام تین ہزار فوج سے تو شکست ہوئی ارمنی کی

کہا راوی نے جب کہ سنا حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے جانا ارغوک ارمنی کا طرف ارسوس کے واسطے لینے موضع حران کے تو بلایا اور پوچھا رودس کو کہ وہ حاکم قدیم حران کا تھا قیدگاہ سے اور کہا اوس سے یہ ماجرا تمام کہا رودس نے کہ ہوا حران کا اور بیٹا تیرا آیا ہی اوسکی لڑائی کو اور مین ارادہ قتل کیا چاہتا ہون تجھکو مگر یہ کہ اسلام لاوے تو کہا رودس نے حضرت عیاض سے کہ اے امیر اگر رہا کرو تم مجھکو تو سپرد کر دونگا مین تمہارے سب قلعے اور ملک اپنا اور چھڑا لونگا اوس حق حران کو کہ رہا باد ہان کی دوست رکھتی ہی مجھکو بسبب میرے احسان کے جب کہ دیکھینگے وہ مجھکو سپرد کر دینگے میرے شہر کو پھر دے دونگا مین وہ شہر تمکو مگر یہ عنایت کرو تم واسطے میرے خرچ کے میرے تمام ملک سے موضع سوید اور نصیبین کو اور دیتا رہونگا مین جزیہ تمکو ہر سال پس قبول کی اوس سے یہ بات حضرت عیاض نے اور کہا یوقنا سے کہ قسم لین اوس سے اس بات پر تو کہ پھرا اور لے قسم کے رہائی دی اوسکو قید سے اور بھیجا ہمراہ اوسکے عبداللہ یوقنا کو ساتھ ایک جماعت اونکی کے اور دے لیے رودس کو اوسکے خیمے اور سامان اور ہمراہ کر دیے اوسکے لوگ سب کہ قید تھے نزدیک اصحاب کے پس روانہ ہوا وہ رودس ساتھ ان سب کے شب مین بازراہ مرج رغبان طرف حران کے پھر جب نزدیک پہنچے حران کے روانہ کیے جاسوس اپنے واسطے خبر کے تو پایا دونون لشکرون کو کہ اوترے تھے باہر شہر کے مقابلے مین مگر قید کر لیا تھا اس مدت مین ارسوس نے اوسکے بیٹے ارغوک کو اور لشکر اوسکا ہنوز بے حاکم مقابل ہو رہا تھا لشکر ارسوس کا اور پیغام دیا تھا اونکو ارسوس نے کہ بنت العسکر مین میری اور داخل ہو جاو مین میرے لشکر مین کہ احسان کرونگا مین تمسے بہت اور سعی کرین ہمراہ میرے اوپر فتح کرنے قلعہ رہا کے پس جواب دیا اوسکو لشکر ارغوک نے کہ فکر کرتے ہین ہم اس امر مین چند روز

کہا راوی نے جب کہ اوترے رودس اور یوقنا متصل حران کے اور دیکھا رودس نے طرف دونون لشکرون کے اور آتش افروختہ اونکی کہا یوقنا سے کہ یہ آتش قریب کی بیشک ہی لشکر میرے بیٹے کی لیکن وانکرد کسیکو واسطے تحقیق کے تو گیا ایک شخص واسطے خبر کے پس تھے وہ لشکر ارغوک کے مگر ارادہ کیا تھا اونھون نے کہ قسم لین ارسوس سے کہ نہ دغا کرے تب اور داخل ہوئے تھے تمام تیرے لشکر مین اور مقرر ہوا یہ معاملہ اس طور پر کہ کل صبح چلے ارسوس ساتھ اپنے سو آدمیون معتبر کے دیر فرہا کو کہ درمیان رہا اور حران کے ہے اور لشکر ارغوک سے پچاس آدمی اور عہد کرین آپس مین اوس جگہ جب کہ سنی یہ خبر یوقنا نے سرخ ہو گیا چہرہ اوسکا خوشی سے اور بولے رودس سے کہ خوش ہو تحقیق آ پہنچا کہ ہاتھ تیرے قبضے مین پھر روانہ ہوئے اوسی وقت یوقنا طرف دیر سہادگاہ صلح کے اور کمین کی وہان اور تھا ہمراہ یوقنا کے ایک غلام اوسکا بڑا عامل ... شماس نام کہا اوس سے یوقنا نے کہ ای شماس جا تو طرف صاحب رہا کے کہ نام اوسکا کیلوک ہے اور کہو اوس سے کہ بھیجا ہے مجھکو صاحب ارغوک نے تاکہ ہو تمام لشکر اوسکا تیرے توابع سے اسواسطے کہ تم اور ہم ایک دین اور ارسوس ہے زمرہ رومیون سے اب چند لوگ ہمارے آئے ہین طرف دیر فرہا کے اور ارسوس بھی ساتھ اونکے ہو واسطے مصالحہ کے لیکن امیدوار ہون مین جیسے کہ آوے تو ساتھ دو سو سوارون کے اور کمین کرے نزدیک دیر کے جب کہ آوین ہم مقابل اوسکے ... گیا شماس حسب ارشاد یوقنا کے لشکر صاحب رہا کے اور بیان کی اوس سے سب گفتگو اپنے

سردار یوقنا کی اور حسب اتفاق اور موافقت تقدیر الٰہی سے جو حیلہ کہ چاہا تھا یوقنا نے اور کہلا بھیجا تھا وہ طلب یا کو وہی حیلہ کہلا بھیجا تھا اکابر جیش ارشوک سے ابھی پہلے سے برجس سبا کیکی
یوقنا کی طرف سے یہ بات شاس بن صاحب رہا کو اور سن چکا تھا وہ پہلے پیغام اوسکے لشکر کا تو معتبر اور صادق جانا اوسنے اس خبر کو اور نکلا ساتھ
چار سو آدمیوں کے اپنی قوم سے کمل سلاح میں اور چلے طرف دیر کے اور یوقنا چھپے ہوئے تھے قریب اوسکے پہلے سے پس پہونچا شاس آ کے اونسے نزدیک
یوقنا کے اور کہا اونسے کہ کمین کی تھی صاحب رہا نے قریب یہاں سے فلانے مکان پر مگر مقدمہ ارسوس کا یہ تھا کو موافق اقرار کے بھیجا اوسنے قاصد اپنا
لشکر ارشوک میں اور آیا قاصد نزدیک رودس کے اور کہا اوسنے کہ چلتا ہے ارسوس طرف دیر فرما کے اور طلب کرتا ہے تمکو وہاں اسلئے تقاضے سے کہ دونا کرو
اوس سے اور داخل ہوا اوسکے لشکر میں صاف دل ہوکر پس رخصت کیا اونھوں نے اوسکو بعد اقبال کرنے کے اور چلے آخر شب دریا لیکن ہوشیار تھا
بعض اونمین کے فدرے تھے اور خوش تھے ارسی دل میں اور پر اعتماد مدد صاحب رہا کے اور نکالا اہل لشکر نے ایک ہزار آدمیوں کو اپنے خفیہ اول شب سے اور حکم
کہ ناگاہ ہو لشکر غنیم کا اور کمین کریں قریب صاحب رہا کے اور نہ کلام کریں کچھ مگر جب کہ دیکھیں صاحب رہا کو کہ حملہ کرے ارسوس پر تو حملہ کرنا اوسکی مدد کو شتابی
کہ قید کر لو ارسوس کو پس اطلاع ہوا اوسکے عوض میں سردار بہار ارشوک پس روانہ ہوگئے یہ ہزار سوار اول شب سے کہ خبردار ہوا اونسے کوئی کہ مارا اوسی سے
اور جب کہ قریب پہونچا ارسوس دیر کے ناگاہ دو دلیرے اوسپر تکیل کرو دو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سردار اونکے عمر بن معدی کرب زبیدی تھے
اور سبب اسکا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے جب کہ روانہ کیا بعد رہا کرنے کے قید سے رودس کو ساتھ عبداللہ یوقنا کے تو بدگمانی کی اوسکی طرف سے اور کہا
کہ افراط کی ہمنے اس کلام میں کہ بھیجا ہمنے ولی اللہ کو ساتھ عدو اللہ کے تو بولے اونسے حضرت خالد اے امیر مت تنگدل ہو رودس کی طرف سے کہ سلاطین روم
جب اقرار کر لیتے ہیں تو وفا کرتے ہیں اور عار جانتے ہیں یہ کہ خلاف کریں اپنے قول میں کہا حضرت عیاض نے اے ابا سلیمان نہیں ہے اجب [illegible] غفلت اپنے
لوگوں کی طرف سے پھر روانہ کیا عمر بن معدی کرب زبیدی کو ساتھ دو سو سواروں کے اور گئے یہ طرف حران کے پس مقابل ہوگئے راہ میں بفضل الٰہی سے
ساتھ ارسوس کے کہ وہ آتا تھا طرف دیر کے پس پکڑ لیا اوسکو ساتھ اوسکے ہمراہیوں کے اور آدمی طرف یوقنا کے بھیجا کہ شاس صاحب رہا کو کمین گاہ میں
قریب اپنے تو حملہ کیا اوسپر اور پکڑ لیا اوسکو اور پوشیدہ رہے رات تک پھر شب میں چلے طرف موضع رہا کے جب کہ قریب گئے اوسکے اور پہن لیا تھا لباس
صاحب رہا کا اور اپنی جماعت کو پہنایا تھا لباس اوسکے لوگوں کا اور روشن کر لیں مشعلیں آگے اپنے پس کھول دیئے شہر والوں نے دروازے
یوقنا کے صاحب رہا جانکر جب کہ داخل ہوئے یوقنا اندر شہر کے پکارے ایکبارگی ساتھ تہلیل و تکبیر اور ثنا کے اوپر رب العالمین کے پس ہیبت
دیا ہوئے لوگ وہاں کے خوف سے اور نہ ہل سکے اور قبضہ کر لیا یوقنا نے اوس شہر پر تمام اموال خزانے کے لوٹ کے اور چھوڑا اوسمیں [illegible] اپنا بعد قتل کر
اون لوگوں کے کہ خوف تھا اونکی طرف کا رؤسا اور اکابر سے اور امن مانگی [illegible] کیا لوگ کہ یوقنا نے [illegible] اوسکو اور [illegible]
کیا لوگوں کا پھر ہمراہ لیا اوسکو یوقنا نے اور چلے طرف حران کے [illegible] تھا وہاں رودس کو کہ فتح کر لیا تھا اوسنے شہر حران کو اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب پکڑ لیا
عمر بن معدی کرب نے ارسوس کو تو گیا رودس ساتھ لشکر مومنین کے طرف حران اور پکارا باہر سے اون لوگوں کو کہ تھے فصیل پر جب کہ پہچان لیا اونھوں نے
کہ یہ رودس ہے سردار قدیم ہمارا تو کھولدیئے واسطے اوسکے دروازے اور گئے آگے اوسکے اور [illegible] اوسکو امارت میں [illegible] شاد ہوئے وہاں پر
اور جمع ہوئے اکابر شہر کے اور مبارکبادی دی اوسکو [illegible] کھڑا ہوا رودس [illegible] اور کہا اے قوم [illegible] اللہ تعالیٰ نے کیا [illegible] کو
موافق آخرت سے اور واقع ہوا حال میرا اس طرح اور اقرار کیا ہے [illegible] اسلام [illegible] اوسکو [illegible] اور مالک [illegible] تو میں [illegible]
اور سوائے اس کے [illegible] اس بات پر [illegible] کرتا ہوں [illegible] دین اسلام کے [illegible] باطل ہے اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب کہ سنا اہل حران نے کلام اوسکا [illegible] ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اونکے
بھلائی کا اور ہم سب موافقت کرتے ہیں تیری اسلام لائے [illegible] سب مسلمان ہوئے سب مگر ایک جماعت قلیل [illegible]

ذکر فتح قلعہ راس العین اور ذکر عاشق ہونے ایک شہزادے کا ایک شہزادی پر

سے آنا اوسکو بھاگکر طرف مسلمانون کے اور قبول کرنا اسلام کا اور مدد کرنا اصحاب کا اوسکی

کہا راوی نے نہ اسلام لائے اہل جزائر مگر بعد اسلام لانے اہل حران کے جب کہ دیکھا اونکو اصحاب نے کہ مسلمان ہوئے تو دعا دی
اونکو یہ کہ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْهُمْ مِّنْ بَلَدِهِمْ عَدُوًّا يعنی اے خدا ثابت رکھ اونکو اپنے دین پر اور نہ جگہ دے اونکے ملک مین دشمنون کو
اور بنایا کنیسون کو مساجد اور مقرر کیا اصحاب کو اطراف و جوانب حران پر اور آئے یوقنا ساتھ طرف حران کے اور ملے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور مشاورت کی اونسے بیچ احکام موضع رہا کے پس کہا سعید بن زید نے کہ لیا تمنے یہ شہر اپنے حیلے سے اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ اب ہوئے سب لوگ وہان کے واسطے مسلمانون کے غلام مع اپنے اموال کے بولے حضرت یوقنا کہ تم
جانتے ہو کہ ابھی باقی ہین اکثر قلعے مضبوط اور نہین مالک ہوئے تم ابھی سب جزائر کے صواب یہ ہی کہ احسان کرو انسے تاکہ مشہور ہو ذکر تمہارا انیک
فرمایا حضرت سعید نے یوقنا سے کہ اگر چاہتے ہو یہ بات تو رہنے دو اونکو اونکے حال پر یہان تک کہ حکم کرین اونکے حق مین امیر عیاض پس متعرض ہوئے
اونکے حال کے اور پوچھین یہ خبرین پے در پے شہریاض کو کہ حران اور رہا اور سروج اور سنجن اور راکساس اور رمق داخل ہوئے یہ سب قبضہ عرب مین
پس یقین کیا اوسنے زوال اپنے ملک کا اور گیا طرف راس العین کے ہمراہ اون لوگون کے کہ معتمد علیہ اوسکے تھے اور نماز پڑھی ان سب نے بیچ مدینہ کہ مطور نامی
کروہ مسجد جامع ہی آج کے روز تک اور پھر جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے کہا شہریاض نے ای گروہ روم معلوم کرو کہ عرب شریک ہوئے ہمارے
شہرون مین اور داخل ہوا عمل اونکا سب پرگنون پر اور پہونچتی ہی اونکو ہمیشہ رسد اور علوفہ اب نہ رہی درمیان ہمارے اونکے مگر جنگ میدان کی اگر فتحمند
ہوئے ہم تو نہ رہینگے عرب پھر اس ملک مین اور اگر غالب ہوئے عرب تو ملک اونکا ہو نہ ہمارا اب صلاح میری اس مقدمے مین یہ ہی کہ دیر کرون مین انسے
لڑائی مین اور لکھون مین خطوط واسطے طلب مدد کے طرف بادشاہ سقروز عفرش کے شاید کہ مدد کرین وہ ہماری ساتھ اپنے لشکرون کے اور لکھین ہم
ملک جرثناس بن فارس اور ملک الانطاق حاکم نینوی کو اور طرف بہر بن صالح صاحب ہنکاریہ کے جب کہ بھیجین وہ ہمکو لشکر اپنے تو استعانت چاہین گے
ہم مسیح سے اور مقابل ہونگے مسلمانون سے اور اللہ عنایت کرے فتح اپنی جسکو چاہے پس پسند کی سبنے یہ صلاح اوسکی اور لکھے خطوط طرف
بادشاہون کے اور آیا شہریاض اپنے لشکر مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ تامل کیا حضرت عیاض نے مقابلہ شہریاض مین اس سبب سے
کہ دیکھا اونھون نے کہ بلاد اکثر فتح ہوتے ہین سبب لڑائی کے پس نہ جلدی کی بسبب قوی ہونے خاطر کے بلاد فتح ہونے سے اور لکھا عریضہ اپنا حضرت ابو عبیدہ
کو واسطے دریافت اخبار اطراف کے کہ آیا کرتے تھے پاس اونکے کہا راوی نے پس پہونچے خطوط شہریاض کے طرف سلاطین مذکورہ کے پس
بھیجنے مقرر کیے لشکر اوسکی مدد کو اور آیا خط اوسکا صاحب اخلاط کو بھی اور تھی اوسکے ایک لڑکی صاحب جمال مطبوع الخصال شجاع مرتبہ نہایت بین طاریون نام
اور بنایا تھا اوسنے مکان اپنا ایک پہاڑ پر پس مشہور ہوا وہ پہاڑ اوسکے نام پر ساتھ جبل طاریون کے اور جو پیغام دیتا تھا اوسکو نکاح کا تو شرط کرتی تھی کہ
مقابلہ کرے مجھسے میدان مین اگر غالب آیا وہ تو ہوجاؤنگی مین واسطے اوسکے غرض کہ غالب آئی تھی وہ اپنے سب طالبون پر اور تھا منجملہ اون لوگون کے کہ
طلب کیا تھا اوسکو ایک شہزادے نے کہ تھا وہ جوان حسین موسی بن سلطور نام حاکم جبل سناسنہ کا اور گیا تھا پہلے طرف صاحب اخلاط کے ساتھ ہدایا اور
تحفے کے اپنے باپ کی طرف سے پس شرط کی تھی اوسنے وہی پس مغلوب کیا تھا اوس جوان کو میدان مین بیچ فنون سپاہگری کے اور منقضی ہوئے تھے
اوس قصے کو چند ایام پھر جب کہ مدد طلب کی شہریاض نے ان بادشاہون سے تو بھیجے صاحب اخلاط نے چار ہزار آدمی اپنے اوسکی مدد کو اور افسر کیا اونپر
اپنی دختر طاریون کو اور کہا اوس سے ای بیٹی افسر کیا مینے تجکو اس لشکر پر اس ارادے سے کہ غالب آئے تو عرب پر جیسے کہ غالب آتی ہی تو اور شہسوارون پر
تاکہ مقبول ہو نزدیک اوس مسیح کے اور ہمراہ کی اوسی لڑکی طاریون کے ملک سناسنہ نے بھی ایک ہزار فوج اپنی اور گردانا افسر اون ہزار سواروں کا اپنے
فرزند کو پس گیا وہ ہمراہ طاریون کے اور تھا یہ شہزادہ بیمثل جمال مین جب کہ دیکھا طاریون نے طرف حسن و جمال اوسکے کے تو واقع ہوئی محبت اوسکے دل مین
اور منقش ہوا دل اوسکا ساتھ اوسکے محبت کے پس بلا لیے لوگ اپنے ساتھ اوسکے لوگون کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ عجیب قصہ اس فتوح مین ہی

کہ تھا اس لڑکی طاریون کا ایک بھائی چچازاد یرعون نام اور عاشق تھا پہلے سے اور نہ قدرت رکھتا تھا یہ کہ ظاہر کرے اوس پر حال اپنا اور تھا شجاع جفاکش
اور تھے اوسکے قبیلے میں حران اور سعد اور ابرون اور قمت اور انظر اور بلیس اور زاردن اور روانہ ہوا تھا شہر راس کو ساتھ تین ہزار سواروں کے
پھر جب کہ پہونچا لشکر اوسکی بہن طاریون کا موضع بلیس میں خاطرداری کی اوسکی اور دعوت کی اوسکی ساتھ بہت ہدایا اور تحفوں کے اور چلا ساتھ اوسکے
یہاں تک کہ پہونچے یہ سب قلعہ کیفا پر اور لیا راستہ سوار نکالیس اور اترے ایک وزقلعہ تاج پر کہ ہے اوپر کنارے نہر کے اور مقرر کیے تھے اوسنے جاسوس اپنے
طاریون پر کہ اطلاع دیتے تھے وہ اوسکو طاریون کے حالات سے غرض جب کہ مقیم ہوئے یہ سب نہر پر بھیجا اوسدن طاریون نے اپنا ایک غلام طرف موسی کے
کہ عاشق ہوئی تھی اوسپر اور کہلا بھیجا یہ کہ محبت ہمارا قسمت نہیں ہوتی مگر بعد عداوت مقرر کے اب نادم ہوئی میں اگلی باتوں پر اور جو کچھ کہ ہوا میری جانب سے ساتھ
تیرے اب بعد رجوع مقابلے دشمن سے پیغام دینا تو میرا اسیر سے باپ سے لیکن چاہتی ہوں میں یہ کہ آوے تو شب کو پاس میرے خفیہ میرے چچازاد بھائی سے
تاکہ قاسم کریں ہم اس بات پر کہ طلب کرے تو مجکو میرے باپ سے اور میں اس بات پر کہ نہ ارادہ کرونگی میں کسیکا سوا تیرے اور بھیجے ساتھ اوس غلام کے تحفے ہدایا
بہت اور علویات اقسام کے اور اسی طرح تحفے بھیجے ہمراہ اسیر کو کہ ہمراہ اوسکے تھے تاکہ نہ بدگمان ہوں اوسپر جب کہ آگاہ ہوا یہ خادم اوسکے اسرار سے اور پرورش کیا تھا
پہلے اسی خادم نے اوس یرعون کو کہ چچازاد بھائی ہے طاریون کا اور دوست رکھتا تھا اوسکو بہت اوسنے اطلاع کیا یرعون کو اس بات سے کہ واقع ہوا ماجرا طاریون کا
ساتھ موسی بن ملطوس کے اس طرح اور ارادہ رکھتی ہے اوس سے ملنے کا رات میں واسطے عہد و اقرار کے اور نہیں چاہتی سوا اسکے غیر کو پس دل میں کہا یرعون نے
یہ بھید ہے پھر جب شب ہوئی جمع کیا اوسنے سرداروں کو اپنے لشکر کے اور کہا اونسے کہ جانتے ہو تم کہ نہیں حاکم کیا مجکو تمہیر سے نے مگر بعد علم اس بات کے کہ عقل میری
زائد ہے تمہارے عقلوں سے کہا سبنے کہ بیان کر جیسے مدعا اپنا تاکہ قبول کریں ہم قول تیرا اور اطاعت کریں تیری کہا اوسنے کہ اے لوگو دھوکا کھایا ہمنے کہ چلے ہم ساتھ
عرب کو کہ وہ لوگ بہت ہوشیار اور جنگ آور ہیں اور فتح ساتھ اونکے ہے جہاں ہیں اور جان لو کہ شہر راس نہیں بڑھ کر ہمت میں نہ لشکر میں اور قتل ہے سے اور بادشاہ
ہے اور مالک ہوئے عرب اونکے ملک شہر ولتوں پر اور خوب جانتا ہوں میں کہ شہر راس نہ ٹھہریگا آگے عرب کے روز مصاف میں اور حال یہ ہے کہ قتل کیے شہر اوسکے قبیلے
سے مثل حران اور رکا اور تیروج اور تیرہ اور خابو ہوئے اور لے لیا عرب نے ماردین وقافلہ ماردین کہ بہتی قلعہ عورتوں کا اور جب کہ عرب مالک ہوئے ملک شہر راس کے
تو آوینگے تم پر اور پکڑ لینگے تمہارے اہل و عیال کو قیدی اور خوب جان لو کہ حق ساتھ ان عربوں کے ہے اور یہ لوگ جیسے کہتے ہیں وفا کرتے ہیں اوسکو اور جو تابع ہوا ان کا
مامون ہو جاتا ہے اپنے نفس پر اور اہل و مال پر اگرچہ نہ قبول کرے دین اونکا اور قائم رہے اپنے دین پر اور جان لو کہ میں چلا ہوا ہوں اس طاریون کی طرف سے کہ پیغام
دیا تھا میں نے اسکو اپنے نکاح کا پس انکار کیا اوسنے مجسے اور وہ دوست رکھتی ہے بیٹے کو ملک شام کے پس اگر متفق ہوئی یہ اوس سے اور ہو گئیں یہ دونو باتیں
ایک تو لے لینگے ملک ہمارا اور مالک ہونگے ہمارے قلعوں کے اب صلاح میری یہ ہے کہ آج کی رات پکڑ لوں اوسکو پھر بیان کی سب گفتگو اوسکے خادم کی تو بولے
اہل لشکر اوسکے اگر قید کیا تو نے اوسکو تو کون ہے جو پناہ دیگا تجکو اور کون سا قلعہ پناہ دیگا اونکے ضرر سے کہا یرعون نے کہ چلا میں ہمراہ لشکر عرب
اور لینگا اونسے امان کہا سبنے اگر یہی ارادہ ہے تیرا اگر چاہتا ہے تو کہا یرعون نے لوگوں سے کہ تیار رہو تم واسطے کوچ کے کہا واقدی نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور تیز چلا یرعون یہانتک صبح ہوئی اونکو مگر یہ کہ پوہنچے تھے اوپر موضع سورے کے تو مقام کیا وہان اور حال سوسی کا یہ ہوا کہ نہ گیا وہ اوس رات طرف طاریون کے بسبب خوف مکر کے کہ قید کرے اوسکو پھر جب صبح ہوئی حکم کیا سوسی نے اپنے لشکر کو کوچ کا اور آیا سوار ہوکر طرف خیمے طاریون کے پس پہنچا اوسکے لشکر کو کہ طیار اور منتظر ہین طاریون کے نکلنے کے خیمے سے پس گیا ایک خادم اوسکے خیمے مین اور نہ پایا اوسکو پس ظاہر کیا باہر آکر کہ نہین ملک خیمے مین اور نہین کچھ سبب معلوم اوسکے غیبت کا پس گھبرا گئے تمام لوگ اوسکے اور چاہا لوٹنا طرف اوسکے باپ کے تو کہا اونکے سپہ سالار نے کہ اگر چلین ہم طرف بادشاہ کے تو نہ زندہ رکھیگا کسیکو اور طلب کریگا جواب غفلت کا کہ کیونکر گم ہوئی طاریون تمہارے درمیان سے اب کیا ہی جزا اوسکی اور نہین لے گیا اوسکو مگر یرعون چچازاد بھائی اوسکا اسواسطے کہ مائل تھا وہ اوسپر پہلے سے پھر سوار ہوا سپہسالار اوسکا اور تیز چلا بیچ طلب طاریون کے القصہ جب کہ یرعون اوترا مرج سورین اور دور کی مانند گی اپنی تو ارادہ کیا کوچ کا آگے کو پس طیاری کرتا تھا کہ ناگاہ ظاہر ہوا لشکر طاریون اور سوسی کا درحالیکہ شور کرتے تھے ساتھ اس کلام کے کہ ہلاکی ہو تیری ای یرعون جو لیکر بھاگا ہے ہمارے ملک کو قبل اس سے کہ مارا جاوے تو پس مقابل ہوا اونکے یرعون ساتھ لوگون اپنے کے اور بولا کہ جانو تحقیق عرب نہین فتح پاتے اپنے دشمنون پر مگر بسبب اپنی صدق نیت کے اور لڑنے کے دین پر اور جان لو کہ جس قوم سے امن کا قصد کیا ہی پینے نہین بخل کرتے لوگون پر جاؤ کہ جب جانینگے ہمکو آتا طرف اپنے سب مغلوب ہوجاوینگے اور مقتضائے عقل یہ ہی کہ دین اونکا افضل ہی تمہارے دینون سے اسواسطے کہ وہ اشارہ کرتے ہین طرف اللہ تعالی کے ساتھ وحدانیت کے اور ہم سجدہ کرتے ہین صلیب کو اور صورتون کو اور کہتے ہین ہم کہ واسطے اللہ کے ہی بیوی اور بیٹا اور حال یہ کہ وہ واحد احد فرد و صمد ہی اور سنا ہی مینے کہ وہ کہتے ہین جو مارا جاوے ہمارے درمیان سے جاتا ہی طرف جنت کے اسواسطے کہ ہم نزدیک اونکے کافر ہین اب اگر چاہتے ہو فتح اپنے دشمنون پر تو اقرار کرو ساتھ وحدانیت اللہ تعالی کے اور کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا راوی نے کہ پس ظاہر کیا کلمہ توحید اپنی زبان سے کہ گونج اوٹھے اونکی آواز سے پہاڑ اور ٹیلے اور شجر و حجر جب کہ سنا اعداء اللہ نے کلام اونکا معلوم کر لیا کہ داخل ہوگئے یہ دین اسلام مین پس نکالا باہر اپنی فوج سے سوسی درحالیکہ گھیر لیا تھا اوسنے یرعون اور اوسکے لوگون کو اور کہا ہلاکت ہو تجکو ای یرعون کیا نہ کافی ہوا تجکو غدار ہونا یہانتک کہ تکذیب کی تو نے دین نصرانیہ کی کیا گمان کرتا ہی تو قبول کرنے سے اونکا دین کے کہ مدد کرینگے وہ تیری ہمیر اور کہان قریب ہین وہ یہان سنتے ہین آواز تیری اور ہم اب فارغ ہوتے ہین تیرے قتل سے اور ستاتے ہین تیری شر کو پس پکارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مدد کرے تیری پھر حملہ کیا اون سب نے لشکر یرعون پر اور مقابل ہوئے یہ اونکے ساتھ نیت صادق کے اور بہت موافقت کے اور ظاہر کیا کلمۂ توحید اور درود اوپر سید الخلق کے اور کوشش کی لڑائی مین ساتھ دشمنون کے اور طالب ہوئے منازل جنت کے اور طلاق دے دیا دنیا کو تین طلاق اور مشتعل ہوئی آگ اونکے شوق کی پس جلائی اوسنے کھیتی اونکے کفر کی پس روشن ہوگئین فکرین اونکی اور ظاہر ہوئے آثار اونکے نور کے اور نہ پایا اسکو کہ اشارہ کرین طرف اوسکے ساتھ وحدانیت کے اور وحدت اوسکا ساتھ الوہیت کے سوا اوس واحد قہار کے پس دولے سے یہان تک خواہی بین پکارتے ہوئے اپنی زبان سے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور کہا کیونکر عبادت کی ہمنے اوسکے غیر کی درحالیکہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے پس افسوس ہی ہمکو اوس دن سے کہ کھڑے ہونگے آگے اوسکے روز قیامت ہم پس ساتھ کس عمل خیر کے سامنے ہونگے ہم اوسکے اور کس چیز سے طلب کرینگے رضا مندی اوسکی پس اشارہ کیا طرف اونکے منادی ایمان نے قرآن سے یہ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ یعنی اور بعضے اور ہین اپنا گناہ ملا یا ایک کام نیک اور دوسرا بد شاید اللہ معاف کرے اونکو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہی جب کہ پہنچے وہ لشکر اطاعت مین اور ڈرے ہول قیامت سے ندا دی اونکے منادی جہاد نے کہ یا اخیار سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ یعنی سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب ملا پچھلا گھر کہا راوی نے کہ قریب پوہنچے تھے اہل لشکر یرعون کے ہلاکت کو کہ ناگاہ کھلا دروازہ موضع سورے کا اور نکلا اوس سے سو سوار مثل شیران غضبناک کے اور بلند کین اونھون نے آوازین اپنی ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور آوازدی اونھون نے کہ ای لوگ اقرار کرنے والے ساتھ توحید کے بشارت ہو تمکو اللہ کی جانب سے اوسکی نصرت اور تائید کی قبول کی اپنے

دعوت تمھاری اور آئے ہم تمھاری مدد کو اب عنقریب خلاص کرتے ہیں تمکو اس تہلکے سے ہم لوگ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ تھا یہ سورا ایک قلعہ مضبوط اور سپرد کیا تھا اوسکو میتا نے واسطے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھیجا تھا اون لوگوں کو حضرت عیاض بن غنم نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کو وہاں ساتھ سو سواروں کے واسطے لانے رسد کے اور تھے اونمین مقداد بن اسود اور ضرار بن ازور اور سعد بن [illegible] سعدی اور معمر بن ماجد سلمی اور باری بن مرۃ غنوی اور ہلال بن عامر انصاری اور حبیب بن رافع جہنی اور جعفر بن یشکر فزاری اور مثل ایسے سرداروں کے رضی اللہ عنہم اجمعین جب کہ پہنچے یہ قریب سورا کے نکلا باہر وہاں سے طالوت قلعہ دار اور اوتارا اوسنے اصحاب کو ساتھ تعظیم و تکریم کے اور دعوت کی اونکی تین دن تک یہانتک کہ آیا وہاں یرعون مع لشکر اور ہوا مقدمہ اوسکا جیسا کہ مذکور ہوا جب کہ سنا اصحاب کرام نے لشکر یرعون کو تکبیر کہتے بولے آپس میں کہ یہ لوگ داخل ہوئے ہمارے دین میں بیشک اب ہوئی ہمپر مدد انکی اور نکلے اونکی مدد کو جیسا کہ مذکور ہوا اور حملہ کیا اونھوں نے اعداء اللہ پر اور مدد کی یرعون کی پس شکست دی کفار کو اور بھاگے وہ رات میں طرف ملک شہر یاض کے اور کہا اون سے تمام ماجرا اپنا پس یقین جانا اوسنے زوال اپنے ملک کا پھر صبح کو آیا یرعون آگے اصحاب کے اور شکر کیا اللہ تعالی کا کہ بچایا اوسکو اور اوسکے لوگوں کو کفار کے ہاتھ سے اور زائد ہوا ایمان اونکا اور بیان کیا صحابہ کرام سے تمام قصہ اپنا اور چلا ہمراہ اونکے طرف عیاض بن غنم کے پھر جب کہ پہنچے ماردین پر آیا پاس اونکے میتا اور سن لیا تھا اوسنے تمام ماجرا پس سلام کیا اونے اور مبارکی دی سلامتی کی اور کہا یرعون سے کہ اگر چاہتے ہو تم ثواب کثیر کو ملک جلیل سے پس تمام کرو اسلام ساتھ اوس بات کے کہ کہوں میں تمسے کہا یرعون نے کہ کیا ہے وہ کام کہا میتا نے کہ مقام کرو یہاں ساتھ لشکر کے پھر جب کہ ڈوبے آفتاب تو جاؤ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے طرف کفر توما کے جب کہ پہنچو تم وہاں رات میں کہنا اون لوگوں سے کہ بھیجا ہے ہمکو شہر یاض نے تمہاری طرف واسطے حفاظت اس شہر کے پھر جب کہ اندر پہنچو تم اوسکے حملہ کرو ساتھ برکت اللہ اور نبی اوسکے کے کہا راوی نے کہ کیا یرعون نے عمل اوسکے قول پر اور کوچ کیا وقت شب کے اور گئے اصحاب کرام [illegible] طرف لشکر اسلام کے اور پہنچا یرعون کفر توما میں آخر شب میں جب کہ پہنچے نیچے فصیل اوسکے بلند کیں آوازیں اپنی ساتھ ذکر اپنے شعار کے تاکہ نہ بدگمان ہوں اوس سے لوگ توما اہل کفر توما نے شور لشکر کا اور چڑھے فصیل پر اور کہا کون ہو کہا اونھوں نے کہ ہم لشکر ہیں شہر یاض کے کہ بھیجا ہے ہمکو تمہاری مدد پر کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ عجب تر اس فتنے کا یہ ہے کہ ملک شہر یاض نے کہلا بھیجا تھا اہل کفر توما کو کہ میں بھیجتا ہوں لشکر تمہاری مدد کو ساتھ اپنے صاحب کے جب کہ پہنچیں وہ نزدیک تمہارے کھولدینا دروازہ شہر کا واسطے اونکے کہ عنقریب پہنچے اونکے میں الغرض جب کہ پہونچا یرعون مع لشکر قریب کفر توما کے کہا او[illegible] لشکر ملک شہر یاض کے ہیں تو کھولا اونھوں نے دروازہ شہر کا اور گئے یہ اندر اوسکے یہانتک کہ اوترے اندر کچہری کے اور قبضہ کیا دروازوں پر [illegible] کیا شہر و فصیل پر اور کہا لوگوں سے کہ [illegible] آرام کرو تم کہ حفاظت کی ہمکو بادشاہ نے شہر داری اس شہر کی [illegible] سردار آیا ہمکو فرمان ملک کا قبل [illegible] حفاظت کرنے کو کوئی سوا جب کہ سنا یرعون نے قول اونکا معلوم کیا کہ عنقریب آنے والا ہے لشکر بادشاہی انکی مدد کو کہا شہر والوں سے کہ جاؤ اپنے گھروں میں اور پھر کوئی نکلنا باہر گھر سے رات میں کوئی شخص جو پایا جائیگا باہر مکان کے رات میں قتل کیا جاویگا اوسکو تو چلے گئے سب لوگ اپنے گھروں میں [illegible] وہاں کوئی سوا والی اوس شہر کے [illegible] قید کر لیا اوس حاکم کو ساتھ اہل و عیال یرعون نے اور ماریں گردنیں اونکی اور ڈالدیا اونکو [illegible] تمام [illegible] اور کہا لوگوں سے کہ ہوشیار رہنا کہ شہر یاض نے بھیجا ہے لشکر طرف اس شہر کے [illegible] تم اونکو قریب شہر کے [illegible] اونکو [illegible] اور جب کہ آوے ایک ایک آدمی اونکا اندر شہر کے اور وہ [illegible] دروازے سے [illegible] اوسکو [illegible] ڈالدینا [illegible] اوس حال کے [illegible] یرعون اپنے لوگوں کو [illegible] شہر یاض کے قریب [illegible] اور [illegible] لوگوں کو [illegible] کھولا اونھوں نے دروازہ اور باہر [illegible] یرعون [illegible] اور [illegible]

اونہوں نے اوسکو سواری سے اور لے لیئے ہتھیار اوسکے اور باندھ لئے مشکیں اوسکی پیچھے تک کہ لے گئے تمام ہزار آدمیوں کو مع حاجب جب کہ قادر ہوگئے اون پر چھوٹے
پکارے ساتھ بلند آواز کے اللّٰہ اکبر فتح اللّٰہ و نصر فجاءنا بالظفر کہا راوی نے تب کانپ اٹھا تمام شہر اونکی آواز سے اور داخل ہوا
رعب اونکے دلون میں اور معلوم کر لیا کہ قادر ہوگئے یہ شہر پر تو نہ دلیری کی شہر والون نے اونسے مقابلے کی اور جو نکلا اونمین سے گھر کے باہر قتل کیا اوسکو
پھر سپہ کو بلا کے پر عون نے اکابر اوس شہر کے اور قید کر لیا اون سب کو اور لکھ بھیجا حضرت عیاض بن غنم کو تمام یہ ماجرا پہنچا جب کہ پہنچا خط پر عون کا
حضرت عیاض کو سجدۂ شکر کیا اللہ تعالیٰ کو اور تھے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر اور ہمراہی اونکے کہ جب لے گئے رسد کو لشکر اسلام میں جو بیان کر دیا قصہ
پر عون کا اور یہ کہ گیا ہے اب پر عون واسطے حیلے کے بطرف کفر تو تھے منتظر تھے مسلمان اوسکی خبر کے جب کہ آئی بشارت اس فتح کی حمد کی سب نے اللہ تعالیٰ کی اور فال لی فتح کی

مقابلہ لشکر اسلام کا کفار سے اور واقع ہونا سخت لڑائی کا اور شکست ہونا اہل اسلام کی پھر حملہ کرنا حضرت خالد کا اور گرفتار ہو جانا ساتھ اور صحابیوں کے کفار کے ہاتھوں میں اور ہونا سخت محاربات آپسمین پھر بمدد الٰہی فتح ہونا اسلام کی اور رہائی حضرت خالد وغیرہ کی اور فتح اوس شہر کی حضرت یوقنا کے حیلے سے

کہا راوی نے جب کہ سنا حضرت عیاض نے اس خبر کو کہا اپنے لوگوں سے کہ سوار ہو لیے وقت ہے اور مقابل ہو لشکر شہر پناہ سے وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور کہا حضرت خالد سے کہ ہوں ساتھ اپنے سوارون کے میمنہ فوج میں اور مقرر کیا میسرہ پر عمرو بن سالم کو اور کہا
اونسے کہ بست حملہ کرنا جب تک کہ نہ گرم ہو لڑائی اور واقع ہو طعن و ضرب دونوں طرف سے اوس وقت حملہ کرنا ساتھ تلوارون کے کہ وہ قریب ہی ساتھ فیصلے کے
اور یہ کلام تمہارا ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور قطع کرو امیدین اپنی حیات فانی سے اور رغبت کرو طرف عیش باقی کے اور بچاؤ آپکو خواہش فرار سے کہ بھاگنا
جنگ سے اوتارتا ہے حوادث اور ہلاکت کو فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ یعنی سو تمکو نہ بہکاوے دنیا کا
جینا اور نہ دھوکا دے تمکو اللہ کے نام سے وہ دغاباز ابلیس چلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد پر کہ ذکر کیا ہمنے اور لیکر چلے نشان اور کہا
سب نے کہ اے معبود ہمارے نہیں کوئی سوا تیرے ہمارا مددگار اَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ پھر واقع ہوا شور لشکر روم مین کہ آئے مسلمان
مقابلے کو اور دوڑے کفار قتال پر اور تمسک کیا قول محال کا اور پہنی زرہیں اور تضرع کیا طرف صلیب کے اور بلند کیے نشان طغیان کے اور پڑھی
اونکے علما نے آگے اونکے انجیل جب کہ دیکھا مسلمانوں نے طرف کثرت اونکی قوم کے قبول کیا حکم قضا کو اور بولے رَضِيْنَا بِمَا قَدَّرَهُ وَقَضٰى یعنی راضی
ہین ہم ساتھ اوس چیز کے کہ تقدیر کیا اللہ نے اور حکم کیا تب آواز آئی اونکو اپنے باطنوں سے کہ قَدِ اشْتَرٰى مِنْكُمُ النُّفُوْسَ فَاصْبِرُوْا اَيُّهَا
الْمَلَائِكَةُ الْقُدُّوْسِ وَلَا تُوَلُّوا الْاَدْبَارَ فَقَدْ سَبَقَ الْحُكْمُ وَجَرٰى وَخَطَّ الْقَلَمُ فِي اللَّوْحِ وَجَرٰى وَكُتِبَ بِاَمْرِ اللّٰهِ اِنَّ
اللّٰهَ اشْتَرٰى الْحِسَنِي یعنی مول لیا تمسے ذاتوں کو سو صبر کرو ساتھ حکم بادشاہ پاک کے اور نہ پیٹھ پھیرو پہلے ہو چکا حکم اور جاری ہو چکا اور لکھ چکا
قلم لوح پر اور جاری ہو چکا اور لکھا خدا کے حکم سے کہ ان اللہ الخ یعنی اللہ نے مول لیا مومنوں سے تا آخر آیت کہا اونہوں نے کہ کیا خرید اچھے اور
شخص سے کہ سب احسان اوسکا ہے پھر کہا ہاتف نے کہ جان و مال اونکے بعوض بہشت کے ہین پھر کہا اونہوں نے کہ ہم ارادہ کرتے ہین تسلیم و رضا کا اور پہلے
پہونچنے جنات النعیم کے کہا گیا اونسے کہ کھڑے ہو بازار بیع میں تیغ چلتی ہے اکرم کی اور تجلی کی ہے تمہاری قبض ارواح کو خود بھیجو سمیع نے
تسبیح کرو اور سجدہ کرو اوسکو اور بلند کرو آوازیں اپنی ساتھ توحید اور بزرگی اوسکی کے الغرض لڑے مسلمان ساتھ کافروں کے تمام روز اور
آئی شب تو کہا مسلمانوں نے نکلا شکے سے رہتا ہمیں دن اور نہ غالب ہوتا ہے لشکر ملت پھر دوسرے روز جب کہ قریب ہوا اون طلوع کے
دوڑے مسلمان لڑائی پر اور نہ مہلت دی بعض نے بعض کو پس واقع ہوئی شکست مسلمانوں پر اور بھاگے سیدھی طرف والے اور تھے اوسمین
افضل اہل عرب اور بھاگا لشکر اولٹی طرف کا بھی کفار سے لیکن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے لشکر کفار میں اور لڑے آدھی رات

پھر بسبب تاریکی کے جدا ہوئے دونون لشکر آپس سے پھر جبکہ ہوا تیسرا روز نمودار ہوئے اوس دن کی لڑائی سے حضرت سیف اللہ خالد بن ولید اور آراستہ کین صفین ترتیب عمدہ سے اور کیا میمنہ پر قوم طی اور باہلہ کو اور میسرہ پر عدی و نمیر و فزارہ کو اور درمیان مین اونکے کندہ اور عاملہ اور مرہ کو اور قلب مین ابطال انصار صاحبان شدت و انتصار کو اور دیا نشان میمنہ والون کا عامر بن سراقہ کو اور میسرہ والون کا ضرار بن ازور کو اور نشان آگے والون کا حضرت عبد الرحمن بن اشتر کو اور نشان قلب کا حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہم کو پھر جب مرتب کر لیا اونکو اسی طرح کہا اے لوگو بچاؤ اپنا اللہ سے کہ طرف اوسکے ہی بازگشت تمہاری اور جان لو کہ اللہ تعالی ہی متکفل تمہاری تائید کا اور متابعت کرو طریقہ اون لوگون کا کہ فتح کیا اونھون نے شام کو پہلے تمہارے جو شخص پھیرے پشت ہوگی بازگشت اوسکی آگ مین اور مغضوب ہوگا اوپر اللہ تعالی کے اور جان لو کہ اللہ تعالی نے فرض کیا ہے جہاد اور قتل اعدا کا اور جان لو کہ محبوب اللہ تعالی کے دو قطرے ہین ایک قطرہ خون کا کہ ٹپکے اللہ تعالی کی راہ مین اور ایک قطرہ آنسو کا کہ ٹپکے خوف الہی سے اور آج کے دن کا وہ ثواب ہے کہ نہین جدا ہوسکے بیچ اللہ تعالی سے او بندے خدا کے اور ثابت قدم رہو ان جگہون مین جہان کہ ثابت قدم تھے تم بڑے بڑے مقامون مین اور بیچ تمہارے بیٹھنے سے پس جاتی رہیگی بات تمہاری اور تائید کرو شریعت اپنے نبی کی اور معلوم کرو کہ اللہ تعالی ساتھ صابرین کے ہے اور نہین ضائع کرتا وہ اجر محسنین کا اب مین حملہ کرتا ہون ساتھ ایک جماعت کے تمہارے بھائیون سے اور صلیب کفار کے اور نہین مین لوٹنے والا مگر بعد قتل اون لوگون کے کہ گرد اوسکے ہین کفار مشرکین سے فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اور حق ہے ہمپر مدد ایمان والون کی جب کہ دیکھو تم صلیب کفار کو کہ اونکو نسا رہوئی خاک پر حملہ کرنا سب دیر نہ کیجیو غرض جب کہ فارغ ہوئے خالد وعظ کہنے سے مرتب کیے سب نشان اپنی اپنی جگہ پر اور ہر ایک نے لیا لوگون کو ابطال مسلمین سے اور کہا جب کہ دیکھو صلیب کو کہ گرے تو پس حملہ کرنا اور اللہ تعالی مدد کریگا تمہاری پس حملہ کیا خالد نے ساتھ اپنے لوگون کے اوپر نشان اور صلیب شہر راس عین کے جو بلند تھی سب مین پاس نزدیک تھے کفار اونکے حملہ کرنیکو اپنی کثرت سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ سنا میں نے اپنے معتمد علیہ سے کہ جب حملہ کیا زیر و زبر کر دیا لشکر کفار کو اور ہٹا دیا اونکے بہادرون کو اونکی جگہ سے اور پست کر دیا بطریقون کو اونکے مرتبہ سے اور نہ اعتنا کیا اون مسلمانون نے لڑائی مین کسی چیز کا سوا تلوارون کے اور گرے نشان جب کہ دیکھی شہر راس عین نے بیچ جانبازی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہینک دیا تاج اپنے سر سے اور لا کارا ابطال قوم کو اور اجیاد اور تھا صبر پر اور بولا اے معشر روم ہی اے فرجان لو کہ نہین نوال درمیان ولت تمہاری سے مگر آج کا دن قتال کرو واسطے دین اور اہل و اموال کی طرف سے اور بیچ پیٹھ پھیرنے سے جو شخص کہ بھاگیگا غضب ہوگا اوسپر مسیح اور داخل کریگا اوسکو آگ مین کہا راوی نے کہ اوس دن آیا تھا لشکر کفار مین ایک بڑا بطریق اوسکا نام شارالیہ تھا اونکے دین مین اور تھے ساتھ اوسکے تمام قسیسین اور شماس اور رہبان ارض جزیرہ کے اور آیا تھا وہ برانگیختہ کرنے لوگون کو قتال مسلمین پر اور تھا نام اوسکا دین اللہ پر قوم اور رہتا تھا دیر قوسین مین اور آیا تھا کفار سے قبل حملہ کرنے مسلمانون کے پس وعظ کہا اوسنے درمیان کفار کے کہ جو بھاگیگا تم سے تو عاق کر دونگا مین اوسکو پس نہ قبول کریگا اوسے مسیح بھی پھر الگ ہوا وہ لشکر سے ساتھ اپنی جماعت کے اور کھڑا ہوا ایک ٹیلہ پر واسطے دیکھنے قوم کے اور بلند کین صلیبین اور کھولین انجیلین اور پڑھین کچھ کلمات شرک کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ روایت ہے بشر بن عامر سے اونکے یہ حاضر لشکر اسلام مین بیچ لڑائی مرج غسان کے اور واقع ہوئی تھی وہ لڑائی جنگل کے دن جمعرات تاریخ پندرہ صفر کی ستر ہجری کے سال مین اور جمع کیا تھا اوسدن شہر راس عین نے راس العین اور تمام شہرون سے حرم اور اولاد تمام اہل لشکر اور ابطال کو اور کھڑا کیا تھا اونکو لڑائی کے دن بیچ ان کے درمیان اور حکم دیا کہ ہر عورت لے اپنے لڑکے کو گود مین اور پکارے اپنے خاوند اور بھائی کو نام لے کر اور کیا تھا یہ کام واسطے ثبات قدمی کفار کے پس بلند ہوا شور ہر جانب سے اور ثبات قدمی کی اونھون نے کمال مرتبے کی واسطے بچانے اپنے حرم و اولاد کے اور واسطے کیا اونھون نے جنگ سخت اور کفر کے اونکے مقابلہ مین مسلمان یمن کے کہ مارے تھے طرف کفار کے تیر اپنے نگ حضرت خالد نے جب کہ کیا ایسا تھا اپنے ہمراہیون کے بڑے

نشان پر تو سنا تباہی ابن عمرو کو کہ پہلے حملہ تھے جبر بن سعید

۲۲۹

سنحمل فی جمع اللئام الکواذب	ونفریهم و سامنهم بالقواضب
ونهزم جیش الکفر منا بهمة	تطول علی اعلی الجبال الرواسب
وننصر دین الله فی کل مشهد	بفتیان صدق من کرام الاعارب
فیا معشر الاصحاب جدوا وجدلوا	وکروا علی الخیل کرام المناصب
فدونکم قصد الصلیب و بادروا	لیرضی الله الخلق معطی المواهب

یعنی یہی کہ حملہ کرینگے ہم بیچ جماعت لئیمون جھوٹون کے ۱ اور مہمانی کرینگے ہم سرون اونکی کی ساتھ تلوارون کے ۲ اور شکست کھاوے گا لشکر کفر کا ہم سے ساتھ ایسی ہمت کے کہ غالب ہوتی ہی اوپر بلند ترین پہاڑون جمے ہوؤن کے ۳ اور یاری کرینگے ہم دین خدا کی بیچ ہر محضر اور مجمع کے ۴ باستعانت جوانون سچے بزرگان عرب کے ۵ پس ای گروہ صحابہ کوشش کرو تم اور ثابت رہو تم زمین سنگستان میں ۶ اور حملہ کرو تم رحالیکہ سوار ہو تم اوپر گھوڑون اچھے منصب والون کے ۷ پس پکڑو تم اور قصد کرو تم قصد کرنا چلیپا کا ۸ اور مبادرت کرو تم تاکہ راضی ہو تم سے معبود خلائق عطا کرنے والا مواہب کا ۹ پھر قصد کیا مسلمانون نے صلیب کا اور تھا شہر یاض یاعون کہ جب درست کی تھین اوسنے صفین تو کھڑا کیا اوسنے گرد بڑی صلیب کے بارہ ہزار سوار کہ چھپے ہوئے تھے وہ سب لباس آہنی میں اور ڈالے تھے اونھون نے آگے اپنے گھوڑون لوہے کے تاکہ نہ قریب آوے اونکے کوئی جب کہ حملہ کیا خالد نے ساتھ اپنے لوگون کے اور قریب ہوئے بڑی صلیب کے پیش واقع ہوئے گھوڑے مسلمانون کے اون گھرون میں اور گر پڑے اپنے موہنہ پر اور گرے اونپر سے مسلمان پھر گرے اونپر رومی ہر طرف سے ساتھ غیظ و غضب اپنے کے اور لے لیا اونکو ہاتھون ہاتھ اور پکڑ لیا اون سب کو کہ نہ بچا اونمین سے کوئی پس بلند ہوا شور اور غل میں آئین تلوارین پھر جب کہ دیکھا امیر عیاض بن غنم نے یہ ماجرا خالد اور اونکے ساتھیون کا تو گران آیا اونکی خاطر پر اور بڑا جانا اوسکو اور کہا اپنے دل سے کہ ای ابن غنم کیا عذر کریگا تو روبرو اللہ تعالی کے اور بیشک مصیبت پہونچی ہی ان سردارون کو استقدر سے پیچھے نشان تیر کے پس پکارا ساتھ اپنی بلند آواز کے کہ ای معشر مسلمین حملہ کرو اور مستعد رہو اور جھکاؤ اپنی ہمتون کو اور جلدی کرو اور چھڑاؤ ان سردارون کو قید سے اور طلب کرو اللہ تعالی سے نصرت کو کہ بار ادی لنے جب کہ آواز دی حضرت عیاض نے مسلمانون کو تو نکلے واسطے برانگیختہ کرنے مسلمانون کے ناسخ بن منہاج بن مجید بن نافع بن عمرو بن سالم بن نابغہ دیبانی اور تھے یہ فصیح تر آدمیون کے زبان میں اور دلیر تر اونکے دل میں اور دانا تر اونکے بیان میں اور حلیف تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کہا اونھون نے ای لوگو صبر کرو اور ثبات قدمی یہ دو لشکر ہین کہ کبھی مغلوب نہین ہوتے اور یہ وہ دن ہی کہ نہین ہی بعد اسکے ایسا روز اب کیا دیکھتے ہو تم مقتضی اپنی بڑائی اور مروت اور دین کا کیا چھوڑے دیتے ہو تم صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنون کے ہاتھون میں چھڑاؤ اونکو رنج و ہلاکت سے اور بچو اوس اللہ تعالی سے کہ طرف اوسکی ہی بازگشت تمہاری اور معلوم کرو کہ چھوڑنا اشیاء نفیسہ کا نہین ہی اور مگر نفوس خبیثہ کو کیا نہ ثابت ہوا تمکو کہ دنیا رجوع کرتی ہی طرف زوال اور فنا کے اور آخرت واسطے نعمت اور بقاے دائمی کا ہی کیا نہین جانتے تم کہ ہمتین عالی روحانیہ اور اشباح جسمانیہ قصد کرتی ہین انتقال کا دنیا سے ساحرہ سے طرف دار آخرت کے اور ضروری کوچ اسواسطے کہ بقا بیچ دنیا کے کم ہی زاد راہ جمع کرو ای جماعت ارواح کی تحقیق قریب ہی راحت تحقیق جانا ہی قصد تمہارا اور یہی ہی مراد تمہاری بیشک سفر تمہارا سفر دشوار ہی محتاج طرف زاد راہ اور رفقا کے کہا اونھون نے کیا ہی وہ زاد راہ کہ جمع کرین جسکو ارواح اور بچاؤ کرین اوس سے کہا بیشک وہ زاد راہ وہی ہی جو اشارہ الیہ ہی اس کریمہ کا وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى یعنی کہ خرچ راہ میں بہتر ہی گناہ سے بچنا کہا اس زاد راہ بعض لوگ ہیں قادر ہین اور بعض نہین قادر کہا گیا کہ نگاہ رکھو آپکو اس سفر سے بغیر عمل کے اور عمل کرو اوسی کے واسطے کہ نہین اوسمین دوست اور نہ دوستی جب کہ حاصل کروگے تم زاد راہ کو اور رفقا کو رلوگے اپنی نیتون کو اور چھوٹ جاؤگے دنیا مردار سے تو حاصل کروگے تم خلعت انعام الہی سے اور پہونچوگے توج عزت اور اکرام کا اور ہوگی فردوس تمہاری جاے قرار اور کہا گیا ہی اونکے حق میں كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ یعنی اونکو ہی منزل

چھاونی کے باغ میں آئے اور یہ سنو کہ کیا ارشاد کیا ہے اونکے حق مین بادشاہ صاحب قدرت نے فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ
وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝ یعنی بعض کوئی ہے اونمین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ کہا راوی نے
کہ بعد اس تقریر کے حملہ کیا مسلمانون نے ایکبارگی برابر ساتھ ہمتون پوری اور نیتون صاف کے اور مارے برچھے بیچ سینے لوگون کے اور اوڑنے لگے
سر بیچ جانورون کے اور رکھی تلوار رومیون مین اور گرد باد اونچا اوس دن بلا آفت کا کہا راوی نے کہ رہی لڑائی اونمین اتنے کہ آپس مین جدا ہوئے
لڑائی سے تاریکی شب مین اور لوٹ آئے مسلمان رہا لیکن تمام بخت نہ تھے سب اور ہر مقید ہوئے حضرت خالد اور اونکے ہمراہیون کے اسواسطے کہ
وہ جب سے پکڑے گئے تھے اور واقع ہوئی شب اور الگ ہوئے دلاور آپس سے تو روانہ کردیا اونکو بادشاہ شہر ریاض نے طرف راس العین کے
ساتھ اپنے ایک دربان لقیطا بن عبدون نام کے اور ہمراہ کیے اوسکے ہزار سوار اور حکم کیا اوسکو رات مین لیجانیکا جلد تاکہ سونپ دے اونکو
پاس حاکم راس العین کے جب مطلع کیا دربان نے اوس حاکم کو اس قصہ سے تو نکلا وہ ساتھ عزت اور احتشام کے اونکے دیکھنے کو اور بیچ داخل راس العین
مین اونکے پہونچنے سے پس نہ باقی رہا کوئی شہر مین اور ہو گیا وہ او تنا دن مثل عید کے پھر ڈالدیا اون سب کو اوس حاکم نے ایک بڑے گرجا گھر مین کہ
آج کے دن مسجد جامع وہان مشہور ہے اور جکڑ دیا اون سب کو لوہے مین کہا راوی نے جب کہ فتح ہوا تھا موضع رہا اور حران اور سروج صلح
تو جمع ہوئے عبداللہ اور یوقنا ساتھ روس کے مع ہمراہیون اپنے کے کہا اونھون نے آپس مین کہ معلوم کرو کہ اللہ تعالی نے فتح کرا دیے ہمکو بہت شہر اور
راس العین بڑا شہر یہان کا ہے اور لوگ اوسکے مستعد ہوئے ہین اسواسطے مقابلے کے ساتھ آلات حصار کے اور دشوار ہوگا یہ امر مسلمانون پر بیچ فتح کرنے کے
تو بولے یوقنا کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ فدا کرون اپنی جان اور اپنے ہمراہیون کی راہ خدا مین اور جاؤن مین شاید کہ داخل ہو جاؤن مین اندر شہر کے کسی حیلے
سے اور امید ہے کہ اللہ تعالی فتح کر دے اوسکو میرے ہاتھ پر کہا یوقنا سے حضرت سعید بن زید نے کہ ہمراہ تیرے قوی کرے اللہ تعالی ارادہ تمہارا اور
پختہ کرے کام تمہارا کہا راوی نے پس ارادہ کیا اونھون نے کوچ کا اوسی شب کہ ناگاہ آئے جاسوس مسلمانون کے حران کی طرف سے
اور خبر دی اونھون نے کہ تحقیق آیا ہے عاصم بن عدی نصرانی عرب ساتھ پانسو سوارون کے ابازا شہر [illegible] سے اور تھا یہ کہ پہونچا یا تھا طرف [illegible] کے
نزدیک ہرقل کے پس لکھ بھیجا ہرقل کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط [illegible] واسطے نکال دینے ان نصرانی عرب کے سرزمین شام و روم
سے نکال دیا اوسنے انکو اپنی سرزمین سے اسواسطے کہ حضرت خلافت مآب کے [illegible] متفرق ہو گئے تھے یہ نصرانی ہر طرف اور آیا اونمین سے یہ عاصم بن عدی
بن واحد طرف ملک شہر ریاض کے ساتھ پانسو سوارون کے اور تھا یہ بادشاہ کا بہت دوست رکھتا تھا اس عاصم کو جب کہ پہونچا یہ عاصم
تو لکھ بھیجا اوسنے ملک کو حال اپنے آنے کا بعد نکلنے کے ملک قسطنطینیہ سے اور یہ کہ آیا ہون مین ارادہ کر کے تیری خدمت مین رہنے کا اور رہنے کا تیرے
ملک مین اور بھیجا اس خط کو ہمراہ اپنے ایک بنی اعمام کے کہ نام اوسکا رافع بن ناجیہ تھا پس پہونچا وہ نزدیک بادشاہ کے اور دیا اوسکو خط اور بہت خوش ہوا
بادشاہ اوسکے آنے سے اور حکم کیا اوسکو جلد آنے کا اور لکھ بھیجا اوس بادشاہ نے حاکم راس العین کو کہ خالی کر رکھے واسطے اوترنے عاصم کے ایک مکان
عمدہ راس العین مین اور اوتارے اوسکو اچھی طرح جب کہ آوے وہ ساتھ اپنے لوگون کے الغرض جبکہ سنی یوقنا نے یہ خبر جاسوسون سے تو کمال خوش ہوئے
اور کہا کس راہ سے آتے ہین کہا جاسوسون نے کہ راہ سروج سے اور باقی ہے درمیان تمہارے اور اونکے فاصلہ ایک شب کا پس [illegible] یوقنا ساتھ اپنے
لوگون کے اور ہمراہ ہوئے اونکے حضرت عمرو بن معدی کرب اور حضرت سعید بن زید اور اونکے ہمراہی اور کمین مین بیٹھے دشمنون کی [illegible]
کہ وہ نصرانی اودھر سے آوینگے پھر جب کہ گذری کچھ رات تو دیکھا سیاہ اپنے اور [illegible] بیچ مشرق و مغرب کے نشان اپنے ناگاہ آئے سوار [illegible]
پس سنی صاحب نے آہٹ گھوڑون کی اور صبر کیا یہانتک کہ آگئے وہ بیچ مین کمین گاہ کے ہر طرف سے تو مقابل ہوئے لوگ دونون طرف کے
پس پکڑ لیا اون کو بالکل اور نہ نکلنے پایا اونمین سے کوئی اور قابض ہوئے اونکے اسباب اور اموال پر اور لے آئے پھر کمین مین اور اوترے گھوڑون
سے کہا کافرون سے حضرت سعید بن زید نے کہ کون ہے سردار تمہارا تاکہ گفتگو کرون مین اوس سے [illegible] اشارہ کیا اونھون نے عاصم بن عدی کی

کہا اوس نے سعید بن زید نے ای ابن واحد کیا مناسبت ہو درمیان تمہارے اور رومیون کے یہان تک کہ مائل ہوئے تم اونکی طرف اور ساتھ دیا
تمنے اونکا اور چھوڑا تمنے گروہ عربکو تم ہم مین سے ہو اور ملتے ہین ہماری طرف نسب تمہارے اور حسب تمہارا بعینہ حسب ہمارا ہی اور نسب ہمارا
تمہارا ایک ہی ہو اسواسطے کہ اباد اور انمار اور ربیعہ اور مضر یہ سب قبیلے رجوع کرتے ہین طرف نزار بن معد بن عدنان کے اور مخصوص کیا ہی اللہ تعالی نے
ان لوگون کو واسطے رہنے اوسکے حرم کے اور پڑوسی ہونے اوسکے گھر کے اور تھے ہم پہلے پوجنے والے بتون کے اور تقسیم کرنے والے ساتھ ازلام
کے اور متابعت کرنے والے ساتھ طریقون حرام کے یہان تک کہ بھیجا اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوتاری اونپر یہ آیت وَأَنذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ○ یعنی اور ڈر سنا دے اپنے نزدیک ناتے والون کو اور حکم کیا اونکو ڈرتے رہنے کا دار خیزران مین پھر دعوت کی
آنحضرت نے اونکی طرف عبادت ملک دیان کی اور فرمایا اونسے کہ تم اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل کی ہو اور بیشک فضیلت دی ہی تمکو پیدا کرنے والے
ارواح کے نے ساتھ رہنے تمہارے کے بلد الحرام اور بیت المعظم اور زمزم و مقام مین پھر فرمایا اونکو حضرت نے بطریق وعظ کے کہ مین دیکھتا ہون
تمکو اوپر بتون کے اعتکاف کرنے والا اور قسم کھانے والا ساتھ ازلام کے اور بیچ لباس کفر کے ڈوبے ہوئے کیا نہین تمکو وہ عقلین کہ ان تا دین تمکو
اوس امر سے کیا نہین تمکو بینائی کہ روکے تمکو کیا نہین تم صاحب بڑی دانشون کے کیا نہین تم پختہ سمجھ والے کیا اسی واسطے پیدا کیا ہی تمکو یا ساتھ
اسی کے حکم کیے گئے ہو تم کہ بناتے ہو تم بت پتھرون سے اور چلتے ہو راہ فاجرون کی اور جھٹلاتے ہو اللہ تعالی واحد جبار کو جسنے جاری کیا
دریاؤن کو اور پھیرا آسمان گرد پھرنے والے کو اور پیدا کیا رات دن کیا نہین شکر کرتے تم اوس صانع کا کہ کردیا اوسنے ستارون کو چمکنے والا اور تم سب اوسکی طرف
رجوع کرنے والے ہو سو کہا اون سب نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسنے حکم کیا تمکو یہ کہ دشنام دو ہمارے معبودون کو اور بیوقوف ٹھہراؤ ہمارے
عاقلون کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے جواب مین کہ ای قوم میری حکم کیا مجکو اس بات کا علم نے اور عقل نے بینائی دی مجکو کیا نہین دیکھتے تم
کہ بیشک جسقدر کی مصنوعات ہین اور اگر تم فکر کروگے تو جان لیگا کہ تحقیق واسطے اوسکے کوئی صانع ہی کہ تغیر نہین اوسکی ذات مین پس فکر کرنا مفاد فائدہ ہین
حکمت ہی اور فکر اوسکے صنائع مین اور اقرار اوسکی وحدانیت کا نعمت ہی اور ایمان ساتھ اوسکے رحمت ہی کہا اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ پس کسکو پوجتے ہو تم فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوجتا ہون مین اوسکو کہ پیدا کیا ہی مجکو اور صورت دی مجکو اور کشادہ کیا
دل میرا اوسنے اور کھولین آنکھین میری اور پیدا کیا ہی سب مخلوقات کو اور اندازہ کیا اوسکا اور موجود کیا مصنوعات کو اور اوتارا رزقون کو ساتھ قضا
و قدر کے نہین اوسکی تشبیہ کی کیفیت اور نہ اوسکی تقدیر مین کچھ ضعف کلام کرتا ہی سب نافذ کے اور ارادہ کرتا ہی درحالیکہ نہین لب ہے اور سنتا ہی اور
دیکھتا ہی بیک ہی مکان اور ابن سے اور مشابہت اور افتراق سے اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنی نہ پکڑو معبود دو
فقط کیا انکا ای ابن واحد کہ دین ہمارا ہی حق ہو اور قول ہمارا ہی سچا ہی اور نہین بھیجا اللہ تعالی نے کسی نبی کو مگر یہ کہ حکم کیا ہی اوسکی امت کو ساتھ متابعت
دین اسلام کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ قرآن مجید کے مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ یعنی نتھا ابراہیم یہودی اور نتھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نتھا شرک والا اور فرمایا
دوسری جگہ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ○ یعنی آج
مین پورا کرچکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا تمپر اپنا احسان اپنا اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین مسلمانی اور فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ یعنی اور نہین رکھی تمپر دین مین کچھ مشکل دین
تمہارے باپ ابراہیم کا اوسنے نام رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے اور ای ابن واحد تو جانتا ہی کہ اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور
ہماری قید مین اگر ایمان لاؤ تم اللہ تعالی پر اور تصدیق کی غیب رسالت اوسکے نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہوگا واسطے تمہارے وہ نفع
کہ ہمکو ہو اور ضرر ہو اوسکا تمہارے اوپر جو واسطے ہمارے ہی اور اگر انکار کروگے تم دین حق کا تو مارینگے ہم گردنین تمہاری کمہار اوہی سے

جب کہ سنا عاصم بن رواحہ نے یہ کلام سعید بن زید کا کہا اگر رجوع کرین ہم اور تمہارے قول سے اور متابعت کرین تمہارے دین کی تو کیا بخشیگا
واسطے ہمارے رب ہمارا کچھ کہ پہلے کیا ہمنے شرک ذوالجلال سے اور سجدہ اوسکے غیر کو کہا سعید نے کہ ہان واسطے اسکے اسلام گرا دیتا ہے اوس چیز کو کہ تھی پہلے اوسکے
اور تمام اون بری باتون کو کہ تھے تم کرتے اور نہین مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالی اون چیزون کا اور نکلوگے گناہون سے جیسا کہ نکلے تھے تم پیٹون سے اپنی
ماؤن کے دنیا مین پھر پڑھی یہ آیت قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ یعنی کہدے اے بندو میرے جنھون نے زیادتی کی اپنی جان پر نا امید مت ہو اللہ کی مہر سے
بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی ہے معاف کرنیوالا مہربان الغرض جب کہ سنا عاصم نے یہ کلام سعید کا کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ جب کہ اوسکے لوگون نے سنا کہ اسلام لایا وہ تو مسلمان ہوگئے یہ بھی تمامی اور خوش ہوئے مسلمان بیچ
اس بات کے اور کہا سب نے کہ تحقیق واجب ہوا ہمپر یہ کہ خوش کرین ہم دل ان لوگون کے پھر لے گئے اونکو ساتھ اپنے طرف موضع حران کے اور اوتارا اونکو
اور خلعت دیا اون سب کو کہا ابو قنا نے کہ اب فتح کیا ہمنے راس العین ہم پر کس سبب کی کہا سعید نے کس طرح یا عبد اللہ کہا ابو قنا نے کہ عنقریب دکھا دونگا
مین تمکو بیان اسکا پھر کہا ابو قنا نے عاصم بن رواحہ سے پوشیدہ بیچ خلوت کے کہ اے عاصم چاہتا ہون مین کہ باندھے تو مشکین میری ساتھ میرے جیسا اوس
آدمیون کی اور ڈال لے افتخار ام کی بیٹون پر جیسا ہوا ہی اسباب تمہارا اور سوار ہون یہ اصحاب رسول اللہ کے جو پچیس آدمی ہین ساتھ ہمارے اور ہم
اسی بات راس العین کی طرف اور ظاہر کرو وہان کے حاکم سے کہ ہمنے جب کہ عبور کیا دریاے فرات سے تو نکلے یہ لوگ ہمپر لیکن نہ کوئی ہماری فوج نے انہین
مارا ہمنے جنکو کہ مارا اور قید کر لائے ہم انکو اور لے آئے طرف تمہارے اور بیان ہو اپنے کو اس بات سے کہ قدرت دے تو اونکو یہ کہ قتل کرین ہم اسی ایک کو ہم ہین
اور اگر ارادہ کرین وہ اس بات کا تو کہنا تو اونسے کہ لڑائی در پیش ہے بادشاہ کو ساتھ عرب کے اور نہین معلوم کہ کون کیا ہوا اوسکے ہمارے لوگون مین سے
پس نہ پہنچینگے یہ لالہ نزدیک ہمارے واسطے رہائی کے اپنے لوگون کی کہا عاصم نے ابو قنا سے کیون نہ چلین ہم سب اکٹھا کہا ابو قنا نے کہ اسلام ابھی تک
نہین داخل ہوا دل مین تمہارے لوگون کے خوف ہی مجکو کہ کہین نہ پوشیدہ کہین کوئی شخص یہ راز ہمارا اور فاش ہو حال ہمارا اور اعتماد کرنا ہر ایک پر نہین
کہا عاصم نے کہ واللہ سچا ہی تو اپنی بات مین لیس پھر اوسنے اپنے پاس ہی اعلام کو حران مین اور رکھی تھی اوس سے ابو قنا نے یہ بات اور آئے اسلام چلنے کی
تکرار کرتے ہین پس سبھا لوہر گروہ مین سے کہا راوی نے کہ جب سب اشارہ مشکین باندھین اونھون نے ابو قنا اور اوسکے چالیس آدمیون کی ہاتھ
اوسکے سے اور کپڑے پہنائے اصحاب کو کپڑے ایا ذو القعدہ کے اور نکلے رات کو حران سے طلب کرتے ہوئے راہ راس العین کی جب کہ پہنچے اوس
جگہ کہ شور ہو ساتھ جلدی کے ناگاہ دیکھی اونھون نے آواز گھوڑون کے ٹاپون کی اور خاموش کھڑے ہوئے یہان تک کہ پہنچی وہ جماعت نزدیک
اونکے تو ناگاہ وہ چالیس غلام حبشی تھے اور وہ پڑھتے آتے تھے قرآن مجید کو اور بعضے اونکے تسبیح کہتے آتے تھے یہان تک کہ آگئے اونکے بیچ مین ہم
ساتھ اپنے لوگون کے اور تکبیر کہی مثل اونکی تکبیرون کے اور قریب گئے اونکے تو پایا اونکو موالی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اونکے
درمیان ابو الہول تھے رحمہم اللہ تعالی اور سبب اونکے آنے کا یہ ہوا کہ جب کہ بھیجا تھا عیاض بن غنم نے خط اپنا طرف حضرت ابو عبیدہ کے واسطے طلب مدد کے
اور قوم کفار کے اور آگاہ کیا تھا اونکو کہ اس قدر جمع ہوئے ہین کفار موضع مرج رہبان مین ہین حضرت ابو عبیدہ نے وہ خط پڑھکر بھیجا ابو الہول کو ساتھ ان
لوگون کے واسطے نصرت اسلام کے اور تھے یہ دو سو ساتھ اپنی جماعت کے موضع سمیساط مین اور اونکے اضلاع مین اور جبکہ فتح کیا تھا اونکو
رہ گئے تھے یہان تک کہ آیا اونکے پاس پروانہ حضرت ابو عبیدہ کا پس چھوڑا اونسے سمیساط جو اپنے کسی حفاظت کو اور آئے ساتھ اس جماعت مذکور کے
الغرض جب کہ ملے اونسے سعید بن زید تو سلام علیک کی لوگون نے آپس مین اور خوش ہوئے ساتھ اکٹھا ہونے کے اور خبر دی اوس نے طرف اونکی
بردباری کے اور تھے اوسپر ابو قنا وغیرہ ... کہ کیا غالب پایا تھا ان لوگون پر ... تب ... بند ... ہوا
اپنے لوگون سے کہ بہتر ہی اپنی جانون کو واسطے اللہ تعالی کے کہا راوی نے ... اوس ابو الہول نے ... کلام ... اور واسطے

اللہ تعالی سے کیا اور پھر سے اپنی کاٹھی سے اور آئے طرف عبد اللہ یوقنا کے اور سلام علیک کی اور کہا مرحبا اوس قوم کو کہ ملاقی پا ہی دنیا کو واسطے
جدائی کے بمقتضاے زہد اور طلب کے رضامندی اللہ تعالی ہین پھر کہا داس نے سعید بن زید سے کہ ای یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
شریک کرو ہمکو ساتھ اپنے اس حیلے مین فرمایا اونھون نے کہ اچھا لیکن ہمراہ ہو جاؤ ان اونٹون کے اور چھپالو زرہون اور سامان کو اور احتیاط کرو
انپر اور ہانکو اونٹون کو آگے آگے تاکہ معلوم ہو تم لوگون کو غلام ہمارے خدمت گذار پس کچھ وہم نکریگا تمسے جو کہ دیکھیگا تمکو کہا راوی نے
پس کیا اونھون نے موافق ارشاد سعید کے اور چھپائے ہتھیار اپنے بیچ شلیتون اونٹون کے اور ہانکنے لگے انکو اور جب کہ پہونچے طرف موضع زلیخہ کے
اوترے وہان اور پہنی زرہین اور کھولے نشان اور اوٹھائین صلیبین کہ تھین ساتھ ابا ذالشمطا کے اور گھیر لیا یوقنا اور اوسکے لوگون کو اور کر لیا
اونکو بیچ مین اور چلے یہان تک کہ قریب ہوئے راس العین سے پس بھیجا سعید نے ایک شخص کو اپنے حلیفون مین سے طرف والی راس العین کے کہ
بشارت دے انکو آنے عاصم بن واحد اور ابا ذالشمطا کی جب کہ پہونچا اوسکی طرف قاصد تو نکلا وہ ساتھ احتشام کے اونکے ملنے کو اور کہہ دیا تھا
اوسکو قاصد نے آنا یوقنا کا قید ہوکر ساتھ چالیس آدمیون کے پس مشہور ہوا اس بات کا اور نہ باقی رہا کوئی شخص مگر کہ نکلا ساتھ حاکم کے اور ملے
اصحاب کرام سے درحالیکہ وہ بیچ لباس ابا ذالشمطا کے تھے اور گرد پھرے عاصم بن واحد کے اور تھا وہ حاکم کہ دوست رکھتا تھا اوسکو اور پہچانتا تھا
پس پیادہ چلا اوسکی طرف اور پیادہ ہوا عاصم بھی اور گلے ملے اور ملے لشکر سلام کرتے ہوئے آپس مین کہا حاکم نے کیسے پکڑا تمنے ان لوگون کو
اور اس چور یوقنا کو کہا عاصم نے ہم جب کہ پہونچے طرف فرات کے اور اوترے اوسپر تو نکلا یہ ہمپر ساتھ اپنے لوگون کے پس لڑے ہم انسے اور
مدد کی ہماری مسیح نے اسپر بعد اوسکے کہ مارے ہمنے انکے پچاس آدمی اور پکڑا ہمنے ان لوگون کو اور بھاگ گئے باقی کہا راوی نے پس خوش ہوا
حاکم اور متوجہ ہوا طرف یوقنا کے درحالیکہ جھڑکتا تھا اونکو باتون مین اور وہ جواب نہ دیتے تھے اور رومی بھی برا کہتے تھے اونکو اور گالی دیتے تھے اور
یوقنا وغیرہ دیکھتے تھے اونکو بے گفتگو کے یہان تک کہ داخل ہوئے راس العین مین پس حکم کیا اونکو پہونچانے کا نزدیک قیدیون کے بیچ بیت المطورنیہ کے
اور خبرداری اونکی کا یہان تک کہ لکھون مین بادشاہ کو اور سوچے وہ اونکے حق مین صلاح اپنی کہا راوی نے پس مقید رکھا اونکو نزدیک خالد بن ولید
اور اونکے ہمراہیون کے پھر عاصم نے کہا حاکم سے کہ تو جانتا ہو وہ عداوت کہ درمیان ہمارے اور اس قوم عرب کے ہی اور اگرچہ ہی یہ شل ہمارے لیکن
ڈرتا ہون مین یہ کہ کرے تو انکی حفاظت پر کسی رومی یا ارمنی کو کہ ملجاوے اونسے واسطے چھوڑنے اونکے کے اور داخل ہو نقصان اسکا بادشاہ اور ہم
سب پر اب صواب یہ ہی کہ کرین ہم بعض آدمی اپنے سپاہی اندر بیعہ کے اور بعض کو باہر اسواسطے کہ جو آتا ہی جہاد کو نہین میل کرتا ہی طرف راحت کے اسواسطے
کہ جسنے مشقت اوٹھائی دنیا مین تو اسنے آرام پایا آخرت مین طویل کہا راوی نے پس پسند کی حاکم نے یہ رائے اونکی اور اوتارا اونکو اوس بیعہ مین ساتھ
سب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملا دیا ساتھ خالد کے کہا واقدی رح نے پس ہو گئے یہ چھ سو سوار مسلمانون سے کہا
راوی نے جب کہ ٹھہرے یہ بیعہ مین اور شب ہوئی تو گئے سعید بن زید نزدیک خالد کے اور سلام علیک کی اور بشارت دی اونکی خوشی کی کہا
خالد نے ای ابن زید بتحقیق جان لیا مینے یہ جب سے کہ کہا گیا تھا کہ یوقنا لایا گیا ہی ساتھ چالیس آدمیون کے پس دیکھا مینے نور ایمان کو اور جان لی
مینے صحت اس بات کی پھر اوس حاکم نے بھیجی یہ بشارت طرف بادشاہ کے کہ پکڑا گیا یوقنا ساتھ چالیس آدمیون کے اور آیا عاصم بن واحد درحالیکہ
ساتھ اونکے پانسو سوار ہین اونکی قوم سے جب کہ پہونچی اوسکو یہ خبر حکم کیا شہنائی بجانے کا پس سنی مسلمانون نے یہ آواز اور بولے آپس مین کہ
نہین بجتی یہ مگر کسی بڑے کام مین پس ناگاہ اسی حال مین آئے عباد بن بشیر صورت بدلے ہوئے روبرو عیاض بن غنم کے جب دیکھا اونکو عیاض نے
کھڑے ہوئے ساتھ السلام علیک کے اور کہا ای ابن بشیر کس بات کی بشارت دیتے ہو مجکو ٹھنڈی کرے اللہ تعالی آنکھین تمہاری پس جواب دیا
اونھون نے کچھ یہان تک کہ تنہائی کی اور بیان کیا سب قصہ جب کہ سنی عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی تو سجدہ شکر کیا اللہ تعالی کا کہا عباد نے
کہ ای امیر سعید بن زید اور اوسکے ساتھیون نے سلام علیک کہی ہی تمکو اور تمہارے لشکر والون کو اور کہا ہی کہ پوری کرو لڑائی امید ہی کہ فتح ہو سکے

تمہارے ہاتھون پر نہین درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے مگر ہزیمت کفار کی کہا عیاض نے توکلنا علی اللہ پھر جب رات ہوئی جمع کیا
اصحاب اپنے کو اور بیان کیا اونسے حال اور تاکید کی کہ خبردار ہو کوئی بخوف آگاہ ہونے جو آپس و صم کے اور نہ صبح ہونے پائے مگر کہ تم آراستہ ہو ساتھ
لباس حرب کے الغرض نہ صبح ہونے پائی تھی مگر یہ کہ طیار ہو گئے تھے مسلمان لڑائی کو پھر جب کہ نکلا آفتاب اور پھیلا زمین پر چڑھے گھوڑون پر
اور مشغول ہوئے بیچ لڑائی مین پس روشن ہوئی آگ اوسکی اور حملہ کیا تیرون نے اور صبر کیا اوپر تیغون کے اور مکر کیے حیلے گویا کہ قیامت قائم ہوئی پس پہنچے
مسلمان اوس چیز کو کہ چاہتے تھے نیک انجام سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ درمیان اوس لڑائی کے ملے عبد اللہ بن عیاض بن وائل سے اور
اور عبد اللہ بن قرط ساتھ بادشاہ شہر یاض کے درحالیکہ ارادہ کیا تھا اوسنے بھاگنے کا اور ہر ایک شخص اوسکے لشکر کا مشغول تھا ساتھ اپنے نفس کے
قطع نظر اوسکی خبر گیری سے اور تھے اوسکے پاس سو اوس غلامون کے پس گرے اوسپر عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن عیاض کہا واقدی نے
سنے کہ نہین جانتا مین کونسا ہوا پہلے مارنے والا اوسکا پس برچھا مارا اوسکے سینے مین کہ نکل گئی بھال پیٹھ سے جب کہ دیکھا اوسکے غلامون نے
بادشاہ کو مردہ بھاگ گئے پیچھے کو اور اوترے عبد اللہ گھوڑے سے پس کاٹا سر اوسکا اور رکھا برچھے پر اور آواز دی سوار ہو کر کہ خبردار ہو مارا ہے
بادشاہ کو پس جو چاہے تم سے لڑائی کا کفار سے پھر اوس وقت حملہ کیا سب مسلمانون نے اعداء اللہ تعالی پر اور رکھی اونمین تلوار سو مارے گئے
جو کہ مارے جانے تھے اور بھاگے باقی بعد اوسکے کہ پکڑ لیا اونمین سے بہت لوگون کو اور اوتار لیا سامان اونکا اور مال اونکا اور جیسے کہ تھے
اور حاوی ہوئے اون سب پر مسلمان کہا حمید بن ناشب ضمیری نے کہ تھا مین حریص اس بات کا کہ جب موقوف ہوئی لڑائی تو گنتا مین کشتے زمین
کے پس لے لی مینے مخلاۃ اوپر کنارے کے اور بھری گود اپنی کنکرون سے پس نہ گذرا تھا مین کسی کشتہ پر مگر رکھتا اوسپر ایک کنکر پھر گنا مینے اون
کنکرون کو پس تھے وہ اسی ہزار سات سو پچاس اور لیکن قیدی پس نہ گنے گئے وہ بسبب کثرت کے پھر جب کہ ٹھنڈی ہوئی لڑائی تو حکم کیا عیاض نے
لیجانے مال اور قیدیون کا طرف کفر توما کے اور بھیجا ساتھ اونکے حلت بن مازن کو ساتھ ہزار سوارون کے اور حکم کیا اونکو کہ شہر کی [illegible]
کہ فتح ہو راس العین کہا راوی نے پھر کوچ کیا عیاض نے بعد اس واقعہ کے راس العین کی طرف اور رات گذاری اپنی بیچ تلاوت قرآن مجید کے اور
پہنچے بھاگے ہوئے راس العین مین بیچ شہر سالاون کے پس شور پڑا شہر مین شکست لشکر اور قتل بادشاہ شہر یاض کا پس شور ہوا اونپر اور پہونچا مصیبت
پہنچی اونکو اور حکم کیا اوس حاکم ہیوس نے نشور اور قیدیون کو اور ارادہ کیا کہ کل کو مارے گردنین مسلمان قیدیون کی واسطے کہ تھی عادت روم کی جب کہ
مارا جاتا اونکا بادشاہ تو قتل کرتے سو قیدی دشمنون کے جب کہ ہوا دوسرا دن ہوا امیر ہیوس حاکم درمیان شہر کے اور حکم کیا حاضر کرنے قیدیون کا کہ وہ
خال اور اونکے ہمراہی تھے واسطے مارنے گردنین اونکی کے پس ارادہ کیا اوسکے لوگون نے نکالنے قیدیون کا کہ ناگاہ آپہنچے اوسی [illegible]
پس مشغول کر لیا اونکو طرف اپنے اوس کام سے اور اوترے اوپر دروازے مقامون کے کہ وہ باب شرقی ہے اوس شہر کا اور گھیر لیا تھا کفار نے اون [illegible]
ایک خیمہ ریشم کا واسطے دشمن خدا امیر ہیوس کے اور ایک طرف اوس خیمے کے منجنیق بڑی کہ لٹکتے تھے اوسکی رسی مین سو آدمی اور کیا پہلے اوس منجنیق کا [illegible]
بادشاہ کا مترقیس بن [illegible] اور تھا باپ اوسکا بادشاہ پہلے شہر یاض کے اور اوسکے نام [illegible] کہا راوی نے
سوا اسکے نہین کہ عیاض اور سب مسلمانون کو واسطے لڑائی شہر کے تاکہ مشغول کر لین اعداء اللہ کو اپنی طرف اور سب توجہ کرین اونکا خالد وغیرہ سے پس
شروع کیا کفار نے پھینکنا منجنیق کا اور تیرون کا اور آیا تھا ساتھ عیاض کے ایک نوجوان اہل مدینہ کا قبیلہ بنی الدار سے نام اوسکا [illegible]
مین اور ساتھ آئی تھی اوسکی ماں بوڑھی جب کہ ہوا وہ دن کہا اوسنے اے ماں چاہتا ہون مین یہ کہ جہاد کرون آج کے دن بیچ راہ اللہ تعالی کے حق جہاد کا [illegible]
کہون مین ساتھ اپنے بھائیون کے اور باپ کے جو کہ شہید ہوئے ہین آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس رخصت کیا ماں کو اور پہلا کہا اوس سے ماں
اے بیٹے میرے خوش کرے تجکو اللہ تعالی اور مدد کرے تیری کہا راوی نے پس بڑھا وہ اور لڑا [illegible]
اور جب کہ دیکھتا وہ کوئی جانور گرتا ہوا تو کہتا کہ مین ارادہ کرتا ہون مارنے اس جانور کا فلانی جگہ [illegible]

الغرض جب کہ ہوا اون لڑائی کا تو بڑھا اور شروع کیا مارنا بلیتون کا جو تھے اونصیلون کے پس واقع ہوتا تیر اوسکا اگر بیچ دل یا آنکھ کے یہان تک کہ مارے
تیس پہلوان کہ بعض اونکے گرے اندر شہر کے اور بعض خندق مین اور خالی ہوگیا وہ برج دروازے کا کہار اوی سے اور تھا وہ دشمن خدا امر سیوس
مذکور یعنی صاحب منجنیق مقابلہ کرنے والا اپنی ضرب کا مخلوق مین پس شروع کیا اوسنے مارنا بضرب منجنیق کا کہا لوگون نے واسطے جمیل بن سعد کے اے جوان
دور ہو جا تاکہ نہ پہنچے تجھ تک سنگ منجنیق کا کہ ہم خوف کرتے ہین تیرے اوسکی مار کا کہا اوسنے اے قوم سنا ہو نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین آیت أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ یعنی جہان تم ہوگے
موت تمکو آ پکڑے گی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین آپ ضرور ہے مجکو کھڑا رہنا واسطے انکے پھر اوسنے تیر مارا ایک شخص کو اونمین سے کہ کھینچتے تھے رسی
منجنیق کی پس قتل کیا اوسکو اور دوسرے کو اور تیسرے کو کہار اوی سے پس بھاگ نکلے بطریق رسی چھوڑکر اور کہا اونھون نے نہین طاقت ہمکو
یہان کھڑے رہنے کی بسبب اس جوان کے کہا مرسیوس نے نہین لوزہ ہین اور چھپ رہو پس کیا اونھون نے ویساہی اور جھک گئے بیچ رسی کے
اور پھینکا پتھر پس گرا وہ اوپر ایک شخص کے قوم جیلیہ سے اور شہید کیا اوسکو اور یہ نہین مارا اوسنے اور پھر مسلمانون کو کہار اوی سے لئے اور بیچ
جمیل بن سعد مارتے تھے تیر اپنا پس خدا کرتا اور کہتے یہ واشوقاہ طرف شہادت کے اور یہ چپکے کا دار علی اور شہادت کو پس آواز آئی اونکو تیرے
کہ اگر چاہی ہو تو نے یہ بات تو جلدی کرتے ہین ہم طرف اوسکے نہ خوف کر تو اور چھوڑ باگ طبیعت کی بیچ میدان طلب کے اور بچا اپنے کو [illegible] سے پکارے
باپ پر پس جو ارادہ رکھتا ہے ہمارا ارادہ کرتے ہین ہم اوسکا اور جو چاہتا ہے ہمکو ہم چاہتے ہین اوسکو کہا اوسنے اپنے ہوش آیا مین [illegible]
سے بیچ ہو اور بچا اپنے نفس اپنا تمکو پس قبول کرو خریدا اوسکے کی قریب ہے کہ آؤ تمہین جنت مین اور دیکھون اوسکو پس آواز آئی اوسکو کہ تحقیق قبول کیا ہے
تجکو پس شکر کر اور خوش ہو جو شخص کہ بیچا نفس اپنا پاس ہمارے نہین ہوتا نقصان والا اور مین اوس چیز کو کہ لکھا ہے قرآن مین [illegible] تعالیٰ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ یعنی
اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اسکی راہ مین مرے بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہین اوس چیز پر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل
پس فرمایا اوسکے کہ طاری تھی اوسپر یہ حالت گذرا اوسپر ایک دشمن خدا اور پھینکا اونکی طرف حربہ اپنا اور [illegible] جمیل نے [illegible] اونکی طرف تیر اپنا پس
پہلے لگا تیر اوسکے سینہ مین کر نکل گیا پیٹھ سے اور دیکھا جمیل نے اوس تیر کو آتا اپنی طرف تو گمان کیا کہ مین بھی مردہ ہون [illegible]
رافع بن خالد کے اور کہا اوسنے کہ پہنچا اسلام میرا بوڑھی مان کو اور کہدینا اوس [illegible] اشعار انشا [illegible]

أَيَا رَافِعًا إِلَّا حَمَلْتَ رِسَالَتِي	وَخَبِّرْ أَنِّي لَقِيتُ حِمَامِيَهُ
وَإِنْ جِئْتَ أُمِّي وَأُخْتِي وَعَمَّتِي	فَقُلْ لَهُمْ عَنِّي بِكُلِّ سَلَامِ
وَإِنْ سَأَلَتْنِي الْعَيْنُ فَقُلْ لَهَا	قَتِيلًا جَرِيحًا لَا قَتِيلُ سِهَامِ
طَرِيحًا بِبَابِ الْحِصْنِ لَمَّا تَقَابَلُوا	مِنَ أَعْجَبِ الصُّلْبَانِ صُمٌّ عِظَامِي
وَلَسْتُ أُبَالِي إِنْ قُتِلْتُ لِأَنَّنِي	لَا رَجُو بِقَتْلِي فِي الْجِنَانِ مَقَامِي

یعنی اے رافع کیون نہین اوٹھوا لاتا تو پیغام میرے کو اور کیون نہین خبر دیتا ہے اس بات کی کہ تحقیق کے ملا مین موت اپنی سے اور اگر آوے تو پاس مان
میری کے اور بھائیون میرے کے اور رشتہ میرے کے پس خاص کر تو اونکو میری جانب سے ساتھ ہر سلام کے ہر شخص کو اور اگر پوچھے تجھے مجکو
بڑھیا میری پس کہیو تو اوس سے وہ پڑا مارا ہوا تھا پتھرون کا نہین پڑا مارا ہوا تیرون کا دروازے قلعہ کے [illegible] اور لڑی ہین
سخت سے ہڈیان میری اور نہین پروا رکھتا ہون مین اگر مارا گیا مین [illegible] امید رکھتا ہون مین بسبب قتل اپنے کے
بیچ بہشتون کے مقام اپنے کو کہار اوی سے اور خبر ہوئی عیاض کو اسکے حال کی [illegible] اور [illegible] اسکی [illegible] کیا

اونکو دفن کرنیکا بعد نماز جنازہ کے اور پہنچی یہ خبر اوسکی ماں کو تو صبر کیا اوسنے صبر بزرگون کا اور کہا اے بیٹے میرے جیا تو سعید اور مرا تو شہید اور
چلا تو راہ اپنے آبا کی رحم کرے اللہ تجھپر اور غمخوار ہو تیری غربی مین اور نفع دے تجھے مجکو قیامت مین پھر پڑھی یہ آیت اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ
مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ○ یعنی کہ جب اونکو پہنچے کچھہ مصیبت کہین ہم اسکا مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھرجانا
کہا راوی نے کہ بیشکی مجھسے عمر بن جون نبہانی نے اور تصہ دادا اونکے سراقہ بن فتح راس العین کے کہا اونھون نے جب کہ شہید ہوئے
جمیل بن سعد تو خوش ہوئے رومی اور دشمن خدا مرسیوس جو جانشین ہوا بعد شہر یاض کے پس جب کہ دیکھا مسلمانون کو ارادہ کرنے والے ملنے کا قلعہ
تو گیا اوس رات کو ... اور نماز پڑھی اپنی اور تھا بغض اونکا مسلمانون سے استقدر کہ تصویر بنائی دروازہ بیعہ مین ایک شخص کی اور لکھا
اوسپر کہ یہ نبی عرب ہے جو کہ جاتا تھا اوسمین آب دہن ڈالتا تھا اوسپر اور بنی ہوئی تھی اندر اوس بیعہ کے صورت قیامت اور میزان اور صراط اور جنت
اور نار کی اور تھی صورت عیسی کی لٹکے ہوئے صلیب پر تھے اور ہان اونکی نیچے اونکے نشان کے ہین دروازہ جنت پر کہا راوی نے
جب کہ نماز پڑھچکا وہ تو بولا عاصم بن روا سے کہ ارادہ کیا ہے مینے آج کی رات کہ قربانی کرون دس آدمی ان عرب کے قیدیون سے بیت ... کو
اوسنے عاصم نے نہین ہے رائے میری اے بادشاہ یہان تک کہ دیکھلین ہم حال عرب کا کیا ہوتا ہے کہ یہ واقعہ درپیش تیرے ہے پس چپ ہوگیا وہ اور باہر نکل آیا
پھر عاصم نے نہ چھوڑا کسی رومی کو بیعہ مین اور مضبوط بند کیے دروازے اور گھسے اصحاب کرام فرشتے مین پس پائے تھے یار وہان بہت کہ جمع ہوئے
تھے نذر دین ہین تو پیچھے اونکے او رارادہ کیا کہ کل صبح جب کہ مشغول ہون اہل شہر اپنے دین تو حملہ کرین یہ اندر شہر کے کہا راوی نے
جب کہ ہوئی رات تو کھڑے ہوئے یہ لوگ واسطے ذکر الٰہی کے اور دیکھا اونھون نے اون تصویرون کو اور حال قیامت اور صراط اور جنت اور نار کا کہا
عاصم بن واقد نے سعید بن زید سے کہ بہاگ آیا اور ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ کرتا ہے ... ایمان کے کہا سعید نے کہ ...
جب کہ ہوگا دن قیامت کا اور دن حسرت اور ندامت کا اور چلینگی ہوائین ... اور حشر ہوگا خلق کا اور لائی جاویگی دوزخ واسطے ... کے
کھڑی ہوگی ... اور ... نشان ... اور ... اور ... ہونگے ...
روشن ہونگے منہ ... کی اور ... کی اور کہا جاویگا ... اور ذلیل ہونگے بادشاہ اور ...
واسطے ... کے اور خوش ہونگے ... لوگ اور ... حال بدکار اور گنہگار ... ندا دیگا ملک جبار کا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○
یعنی کسکا راج ہے اوس دن اوسکا ہے جو اکیلا ہے دباؤ والا ... ہم ... اور ...
قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ○ یعنی تو کہہ برت لو پھر تمکو جانا ہے طرف آگ کے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ○ یعنی
یہ ہے دن فیصلے کا جمع کیا ہمنے تمکو اگلون کو جب کہ پھر جاویگا ... لوگون ... اور ...
اور اوٹھینگے ... اور پکاریگا منادی اے گروہ مجرمین الگ ہو جاؤ ...
الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ یعنی اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارو ... حال کے کہ غالب ہوگی ...
دہشت اور بڑی ہوگی ... اور سخت ہوگا قلق اور ... عرق اور پکاریگا منادی ...
تاکہ دیکھین ... اور بادشاہت میری اور ... اور انکو تاکہ معلوم کرین ... اور بڑائی میری اور ...
... انکو تاکہ ... حساب مین کہان ہین نافرمان اور مجرم کہان ہین باغی اور ظالم ...
... رحم کیا ... کہان ہے امت نوح کی کہان ہین ... کہان ہے قوم ہود کی کہان ہے آل ...
کہان ہے امت شعیب کہان ہین اہل شرک ... کہان ہے امت ... اور کہان ہے امت ...
امت سوار براق کی کہان ہے امت صاحب پاک اخلاق کی ... صلی اللہ علیہ وسلم

آج کے دن تحقیق اللہ سریع الحساب ہے اور ہونگے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سامان حشمت اور موکب زینت کے اوپر سر اونکے کے تاج رضا کا لگا ہوگا
اور سپر ساتھ علم قدرت کے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ○ یعنی اور آگے دیگا تجکو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا اور ہاتھ مین ہوگا آپ کے
نشان حمد کا اور آگے آگے جناب سعد اور سید شے ہاتھ پر انبیا اور اوسکے پر اولیا اور فرشتے کھڑے ہونگے آگے اور اہل محشر دیکھتے ہونگے آپ کو اور امت آپ کی درود
پڑھتے ہونگے آپ پر اور خوش ہونگے منہ اونکی امت کے خوشی سے اور ڈالا ہوگا اونپر اسلام نے پردہ اپنا ملایا ہوگا اونسے جمال اپنا اور پکارینگے اپنے رب کو ساتھ بالی
کے اور ہلاوینگے محشر کو ساتھ کلمہ توحید کے اور روشن ہوگا نور اونکا ایمان کا اور گواہ پکارے جاینگے اور امتون پر پس گواہی دینگے اور مقبول ہوگی گواہی اونکی
اور دور ہونگے اونسے سامان تنگدستی کے اور امن مین ہوجاینگے ہول اور خوف سے اور پکاریگا منادی اَيُّكُمْ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
یعنی تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین لوگون ہین اور اہل محشر دیکھتے ہونگے جمال اونکا اور تعجب کرتے ہونگے ہیبت بزرگی اونکی سے اور کہینگے آرام کو
پونہچا ہو متبع ہو اونکی ملت کا اور بیچ جانا اونکی شریعت کو فرمایگا مالک حساب کے دن کا رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ○ یعنی
کسی وقت آرزو کرین یہ لوگ جو منکر ہین کسی طرح ہوتے مسلمان جب کہ کھڑے ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ مین تو دیر کرینگے وہان
اور پھیلاوینگے ہاتھ عاجزی کا اور کوشش کرینگے طلب سوال اپنے مین اور کہینگے کہ مانگتا ہون مین تجسے قبول کرنا میری شفاعت کا
بیچ حق گنہگارون امت میری کے ناگاہ آواز آئیگی کہ قسم ہے مجکو میری عزت کی نہین خلاف کرونگا مین تجسے اور نہ توڑونگا تجسے عہد اور دکھلاؤنگا اہل محشر کو علو شان
اور رفعت مکان تیری اور بیشک دونگا مین تجکو یہان تک کہ تو راضی ہو فقط کہا راوی نے پس زیادہ ہوا ایمان عاصم کا اور جب کہ ہوا وقت سحر کھڑے
ہوئے صحابہ اور پڑھی ہم احتیاط اور ارادہ قوی کے اور نکلے اوپر اہل شہر کے اور مدد مانگی اللہ سے کہ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا كَنَصْرِ نَبِيِّكَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ یعنی
اے اللہ مدد کر ہماری جیسے مدد کی تھی تو نے اپنے نبی کی احزاب کے دن کہا خالد نے اے لوگو ہرگز متفرق نہونا کہ جاتا رہیگا دبدبہ تمہارا اور تقوی کرو اوس اللہ سے
کہ اوسی کی طرف ہے لوٹنا تمہارا اور جان لو کہ دشمن جس سے مین تیر اور عورتین تمپر مارینگی اور جوان لڑینگے پس بچاؤ اپنے تئین طمع سے کسی چیز کی درمیان لڑائی کے
بلکہ صبر کرو اوپر گذرنے حرب اور ضرب کے اور سوا اسکے نہین کہ ظاہر ہوتا ہے صبر مردونکا وقت پیش آنے سختیون کے اور کہا نہین ہم اون لوگون سے کہ خوش ہین
ساتھ ہجوم اجلون کے اسواسطے کہ ہم تحقیق جانتے ہین کہ واسطے ہر ایک کے وقت مقرر ہے نہین تجاوز کرنے والا اور جو ارادہ کرتا ہے بڑے امر کا ملتا ہے اوسکو اور یہ شہر نام
اسکا بڑا ہی اور جماعت اسمین بہت ہے اور یہ محل ہے دیار بکر اور ربیعہ کا اور ہم کہتے ہین سوئے [illegible] شہر کے اگر تم طلب کرتے ہو ظفر تو صبر کرو اور نہ جلدی کرو
کہ صبر ملا ہوا ہے ساتھ ظفر کے اور جلدی ملی ہوئی ہے ساتھ ذلت کے اور انجام صبر کا نصر ہے اور جانو کہ پیچھے بڑا ہو اور خیر [illegible] ہوگا کفار کو یہان آنا واسطے نار کے جب کہ
آوے یہان سردار اونکا اور افسر لشکر اونکے کا تو ایکبارگی گر پڑینگے ہم اونپر ہر جانب سے اور ٹکڑے کرینگے اونکو تلوارون سے جب کہ مارے جاوینگے بادشاہ
اور بڑے لوگ فوج کے پس نہ دلیری کریگا بعد اونکے کوئی ہاتھ اٹھانے کی اور نہین اعتبار باقی رہیگا [illegible] کہا عاصم بن رواحہ نے نزدیک اللہ کے ہی خوبی تیری
اے امیر کیا بڑا خبردار ہے تو ساتھ کامون اور لڑائیون کے بیشک کام کیا تو نے بہتر پس ثابت رہو ہر ایک تم مین سے اپنی جگہہ اور چھپا رکھین ہتھیارون کو
بیچ لباسون کے جب کہ مشغول ہو گروہ کفار بیچ نماز اپنی کے حملہ کرو اونپر اور دراز کرو ہاتھ طرف اونکے پس اچھا کہا سبھون نے اس صلاح کو کہا راوی نے
تھے صحابہ بیچ ایک بڑے گھر کے اوس سبب سے کہ جمع ہوتا تھا وہان اسباب نذرون کا سبب نہایت کہا راوی نے حدیث کی مجسے عبداللہ بن انیس
نے اونھون نے سنا اپنے دادا فیاض ابن زید سے اور تھے یہ صحابی اور حاضر بن [illegible] راس العین سے کہا اونھون نے کہ یونہین ہوا قصہ ہمارا اور تھے ہم کہ
سوچ رکھا تھا اس تدبیر کو پھر رجوع کیا جنہون اوس سے اور تھا سبب مقدر اسمین یہ کہ جب ہم ان رجوع کیا جنے بیچ اونکے اگلی صلاح سے نہ مقابلہ کیا جنے
دشمن [illegible] سے اور سبب اسکا آگے کہینگے کہا راوی نے اور تھی قضائے الہی سبقت کرنے والی بیچ خلق اوسکی کے یہ کہ تھا اوس والی کا
ایک بھائی عاقل دانا صاحب رائے و تدبیر معروف حکمت مین کہ پہونچی تھی اوسکو فراست بعض حکماے یونان سے اور خوب جانتا تھا علم لڑائیون کا اور تھا
[illegible] شہر [illegible] کا [illegible] وہ کوئی کام سوا اوسکی صلاح کے اور منع کیا تھا اوسنے اوسکو عرب کی لڑائی سے اور کہا تھا نہین دیکھتا مین واسطے تیرے

اونکی لڑائی مین خیر اور نقصان اس امر کا تجھپر ہی بلا فائدہ پس جب کہ ہوا قصہ بادشاہ کا جیسا کہ ہوا اور مارا گیا لشکر اوسکا اور رجوع کی حکومت نے طرف
مرسیوس کے تو کہا اوس سے اوسکے بھائی حکیم رسالوس نے کہ منی اوسکے حکیم راستے کا ہم معلوم کرا ہی بھائی نہین اچھا عاقل دانا اور فاضل ہوشیار یہ
یہ کہ ڈالی اپنی جان بیچ غیر موقعون کے نہ تابع ہوئے شہوت نفس کے جو شخص تابع ہوتا ہی نفس کے تو واقع ہوتا ہی بیچ ذلت کے اور منسوب ہوتا ہی طرف جہالت
تحقیق خواہش مرض ہی اور متابعت خواہش کی مرض اور نفع لینا لذتون سے سبب ہلاکت کا اور نہین خیر بیچ اوس لذت کے کہ انجام اوسکا فنا ہے
اور حاصل ہوتی ہی صاحب اوسکے کو مشقت خواہش موت ہی اور امیدواری بیچ اور نفع حاصل کرنا جدائی اور فائدہ اوٹھانا فرض ہی اور محبت دنیا کی
جھوٹی ہی اور نہین پشیمان ہوتا عاقل اور نہین سردار ہوتا جاہل اور نہین کھڑا ہوتا بھاگنے والا اور نہین معتبر عقل ملول کی اور نہین نیک ہوتا خائن اور نہین
سچ بولتا جھوٹا اور نہین بھیدتا بخیل اور نہین پیشوا ہوتا ذلیل اور نہین بناوٹ کرتا بڑا شخص اور نہین حقیر ہوتا بزرگ شخص اور نہین بدو بخت سعادت کو پہنچے
سے بیچ فائدے کے اور نہین امن پاتا آخرت مین جو کہ خوش ہوا بیچ دنیا جھوٹی کے اور نہین سردار ہوتا ظالم اور نہین محروم رہتا حلیم اور نہین احتیاط کرتا
ندامت والا اور نہین ڈرتا توبہ کرنے والا اور نہین لوٹا پایا رجوع کرنے والا اور نہین جدا ہوتا پکڑنے والا دروازے کا اور نہین ذلیل ہوتا جسنے طلب کیا
نیک راہ اور جان لے کہ ساتھ سیاست کے ہمیشہ ہوتی ہی ریاست اور ساتھ عدل کے ہمیشہ رہتی ہی دولت اور ساتھ ظلم کے ہلاک ہوتے پہلے اور
ساتھ کم سوچنے کے حاصل ہوتا ہی اسراف اور جسنے خرچ کی کوشش اپنی سے بہت ہوئے دین او صاف اوسکے اور جسنے عادت کی سلام کی تو بزرگی
کرتے ہین اوسکی لوگ اور اصلاح طبیعت کی بہتر خصلت ہی اور جمال آدمی کا بیچ فصاحت لسان کے ہی اور زینت مردون کی بہتر خصلتین ہین اور بہتری
آدمیون کی ساتھ تقوے کے اور بدتر بھلائیون کا نتیجہ خواہش کا ہی اور نہ نقصان پایا جسنے قصد کیا اپنے اندازے کا اور نہ بلند ہوا جسنے بھولی
قدر اپنی اور تعلق ساتھ اسباب کے ضائع کرنا عملون کا ہی اور بہتر اخلاق اچھے رفیق ہین اور حاصل کرنا حلال کا نجات ہی ہولون سے اور محبت جلد پہنچنے والی
چیز کی جدا کرتی ہی آیندہ فائدے کو اور اختیار کرنا گناہون کا نشان ہی نقصان کا اور علامت توفیق کی آسانی رستے کی ہی اور نظر کرنا انجام کار مین
امن دیتا ہی ہلاکت سے اور جسنے کیا دنیا کو ساتھ چشم لقا کے پاتا ہی آخرت مین تنگ اور جان لے ای بھائی کہ تو ہوگیا ہی قیدی دنیا کا تیرے والا
بیچ دریا خوفون اوسکے کے لٹکنے والا ساتھ رسون جمال آرائش اوسکے کے اور بیشک آراستہ ہوئی ہی وہ واسطے تیرے ساتھ رنگون
اور کھڑی ہوئی واسطے تیرے اوپر قدم احتیاط کی پہنچنے کے اور چھپایا مین نے بیچ اپنی اور درست کیا ہی واسطے تیرے جال اپنے کا
اور رکھا ہی تلخ خواہشون اپنی کا اوپر سرا قدون اپنی کے یہان تک کہ جب اشارہ کیا تو نے اوسکو وصال کا دیتی ہی تجھکو لذت زندگی کی اور اچھی معلوم
ہوتی ہی تجھکو صحبت اوسکی پینے سے اور مارتی ہی تجھکو تیر جدائی کا زمانہ طویل کا اور مانگتی ہی تجھسے جو کہ فرض کر لیا ہی تو نے آپ پر خوبیان تک کہ جب پالیا
تجھکو اوسنے شیفتہ بڑی انتہاء ان کا مال اور لذت کہ تو تابع ہوا ہی واسطے تیرے پاس کے تو ڈال دیتی ہی تجھکو بیچ آفات کے اور چھپاتی ہین تجھکو بیچ پردوں
غفلت کے اور حقیر ہوتا ہی کام تیرا نزدیک آدمیون کے اور تقریر کرتے ہین تجھپر ہر سو اس کے پس آپ شہ ذکر کرتا ہی آدمی ساتھ اون برائیون کے کہ
تھا وہ بیچ اوسکے یہان تک کہ نکل جاتی ہی روح اوسکے و نعمت اور معلوم کر کہ نہ بچا اوسکے کہ ذکر کیا گیا اور اسطے بچا سے تدبیر مین بہت سے ہی کہ ویکھا
اونھون نے ایک جانور خوبصورت اچھے بالون والا کہا اوس سے کون ہی تو کہا اوسنے کہ مین دنیا ہون ظاہر میرا بیچ ہی اور باطن میرا فتح کہا میں نے
کہ تعجب کرتا ہون مین اوس غافل سے کہ نہین جدا آیا ہی اوس سے اور امید کرنے والا پوری ہونے خوشی سے حال یہ ہی کہ موت طلب کرتی ہی اوسکو اور
سوا اسکے نہین کہ بیان کی پینے تجھسے تمثیلین تا کہ پند لے تو اونسے اور اوس حال سے کہ حاصل ہوا ملک شہر یاصر کو کہ تھا وہ کل ایک جوان سے اور آج
اونہوا اور پڑا ہے سکے تھا کل کو بیچ بادشاہت او ملک اپنے کے فخر کرنے والا اور آج ہوگیا بیچ گڑھے کے شست سے فائدہ ہوا اوسکو فنا نے سبب کہ
جیلی اوسپر فنا اور جاتی رہی خوشی ساتھ رنج کے اور بدل گئی نیند اوسکی اوپر تخت کے ساتھ نیند کے اوپر مٹی کے اور جا لگا ساتھ مقدرون کا
ساتھ آلودہ ہونے کے بیچ خاک کے اور جدا ہو گیا ہر دوست و آشنا سے ساتھ پڑے تن جسکے کیڑون کے اور مشغول ہوا ساتھ فنا ہونا کی کے

پڑوسیوں نے دنیا کے سبب اور مشغول ہوا ساتھ راکھ کے فرش سے اور دیکھ کہ ساتھ کس برچھے کے کاٹا گیا اور ساتھ کس اسباب کے کیسے جدا کیا گیا اور
ہوگیا محل اوسکا چھیننے والا اور عمارت اوسکی خراب اور بدل گئی خوشی ساتھ افسوس کے نہ نفع دیا اوسکو لشکر اور کثرت نے اور نہ خزانے اور نہ اسباب نے
ہوگیا واسطے ذلیل اور بعد کثرت کے قلیل پس نہ عمل کیا صالح اور نہ حاصل کی عزت غالب اور نہ ثواب غیر منقطع اور نہ نیکی کہ جاری کی جاوے اور ہوگیا مرہون
ساتھ اپنے عملوں میں باندھا گیا اپنے افعالوں میں اب چاہتا ہی تو بھی کہ چلے راہ اوسکی اور تابع ہو اوس طریقے کے کہ ہلاک کیا اوسکو نہیں کوئی نفع دینے والا
تجکو اور نہ وہ کام کہ تیرے پیچھے چلے تیرے ڈر اللہ سے بیچ نفس اپنے کے اور اہل ملت اور شہر اپنے کے اور طلب کر سے ان عرب سے صلح کو اور قبول کر جو کہی جاوے
تجکو نصیحت اور نہ گرا خونوں کو اور رحم کر عورتوں اور لونڈیوں پر اور اسلام لا تاکہ سلامت رہے تو اور یہ قوم عرب نہیں کہتے کوئی بات مگر وفا کرتے ہیں اوسکو اسواسطے
کہ صدق رہبر اونکا ہی اور ایمان یقین اونکا ہی نہیں ہوئے طالب ملک کے کہ جھگڑا کریں اوسپر اور نہیں جھکتے اوس طرف بلکہ طلب اونکی آخرت کی ہی اور اوس چیز کی کہ نزدیک
اللہ کے اور رسول کا دین ہی کہ پورا کیا اونھوں نے اقرار کیا ہوا اپنا واسطے روس حاکم حران کے اور ترک کیا اونھوں نے دین اپنا اور داخل ہوا وہ اونکے دین میں اور اپنے تائی
ملا لیا بیچ اسوس کی اور داخل ہوئے ہیں اونکے دین میں بڑے بڑے بادشاہ روم کے مثل یوقنا اور یرغون اور عمود اور سینہ وہ لوگ کہ تھے خوب جاننے والے
بیچ دین ہمارے کو اور تحقیق ہلاک ہوگئے عرب بیچ طول اور عرض میں کہ اور سوا اسکے نہیں کہ گھر وانا ہی جان اپنی وہ شخص کہ ہو پاس اوسکے غلہ اور سامان اور
لشکر اور ہتھیار تاکہ قادر ہو اوپر گھیرنے شہر کے اور یہ شہر بڑا ہی نہیں ہیں سامان یک سالہ بھی لوگوں کا بلکہ کم کا بھی اگر نہ اسلام لائیگا تو تو اسلام لائینگے
لوگ یہاں کے اور پکڑ دینگے تجکو طرف عرب کے گردن پکڑ کے اور یہ حران اور کفر توثا اور رہا اور سروج اور سجستان اور ماردین اور صور اور یہ سب فرات کے
شام تک اور مصر تک داخل ہوا ہی اونکے قبضے میں اور لشکر اونکے مارتے ہیں عراق تک اور بھر گئے ہیں ملکوں میں اور تحقیق خبر پہنچی تجکو کہ بادشاہ کسری کہ جنکا [illegible]
پس بھیج کسی کو نزدیک امیر اوس قوم کے اور طلب کر اوس سے مقصود اپنا پس وہ دیگا تجکو اور راحت دیگا تیرے جان مال اور اہل و عیال کو اور زندگی کو بیچ
ان لوگوں کے اگر چاہے ہی اوپر دین اپنے اور اگر چاہے ہی اوپر دین اپنے کے گروہ نہیں غصہ کرینگے تجپر کہا راوی نے پس جب کہ سنا ہریوس نے کلام
اپنے بھائی حکیم ارسالوس کا تو غصے ہوا اوسپر اور پکارا اوسکو دو جاتک کہ تمام تھے میں اور کہا نہیں پیدا کیا تجکو مسیح نے مگر ذلیل کیونکہ کلام کرتا ہی تو مینکر کر دوں
ملک اپنا عرب کو اور دلیل کرتا ہی تو مجکو واسطے ہلاکت کے مثل جاسوس کی ہو تجپر میری جانب سے اگر پڑی آنکھ میری تجپر اس سے پیچھے تو قتل کرونگا تجکو
کہا راوی نے پس نکلا وہ اوسکے نزدیک سے حال انکہ وہ غصے میں تھا اور لیکن لعین ہریوس پس حکم کیا اوسنے ارباب دولت اپنے کو جمع ہونے کا
بیچ کنیسہ بلند طور کے واسطے قسم دینے کے پس گئے نقیب اوسکے اور جمع کیا اونکو اور بزرگان شہر کو ساتھ سرداروں کے اور حاضر ہوئے پادری اور
رہبان اور شماسے اور بطریق افسر دربار تقرب کا تاکہ قسم لیوین اہل شہر سے جب کہ جمع ہوئے گرجے میں تو بند کیے دروازے اوسکے تاکہ نہ نکلے اور شخص عوام کا
پس بیٹھا بادشاہ اور افسر فوج اور شروع کیا قسم لینا اونکی اور یہ سب بیچوں میں تھے کہ ناگاہ نکلے اوپر اونکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوئے
ہر ایک تلوار برہنہ ساتھ ارادہ قوی کے اور شور کیا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور پکارا یہ کہ ہم امت نازل ہین اور صحابہ نبی جلیل ہین ہم اوٹھانے والے قرآن کے ہین
اور رکھنے والے روزے رمضان کے تحقیق لیا اللہ نے بدلہ جو کہ تمہارا میں تمہارے واسطے گناہوں تمہارے کے اور کہا اوسنے پر دون تمہارے کے اور جلی تمپر ہوا
سنتون کی اور کہاں گئے ہین چلیپین اور عبادتین اونکی کہاں گئے ہین مورتیں اور چشمے انکی کہاں ہی بلا اقربان کا کہان ہی تدبیر رہبان کی اور سکار و اپنے صاحبوں کو
کہ مدد کریں تمہاری ہیہات ہیہات جاتا رہا ہی باطل تمہارا اور ہلاک ہوا جاہل تمہارا اور مضمحل ہوگیا زمانہ تمہارا اور جاتی رہی دولت تمہاری پھر رکھی اونہوں نے تلوار
اور جلدی کی اوپر سوتوں نے اور مارا ابدال رفقوں [illegible] پس جب کہ دیکھا رومیون نے وہ کہ نازل ہوا اوپر انکے آگے
اور پکارے ساتھ آواز کے کہا خالد نے ای اولیا اللہ کثرت کرو خبر کی بیچ اعدا اللہ کے اور گروا خون اوسکا کہ شریک ٹھہرایا اوسنے اللہ کا کہا
راوی نے پس مارے گئے سردار اور صاحب [illegible] بیشمار جب کہ پہنچی یہ خبر عوام شہر کو بھاگے دیواروں سے بسبب پیش آنے اونکے کے
ہلاکت کو پس گئے وہ اس طرف دروازوں شہر کے اور کھول دیا اونکو پس داخل ہوئے مسلمان شہر میں ساتھ تکبیر و تہلیل کے اور ہوا فتح راس العین

یہان تک کہ مدد ہوئی شریعت سید الکونین کی کہا راوی نے اور ہوئی فتح راس العین کی بیچ ربیع الاول سترھوین سال ہجری کے بیچ تسبیح کیا مسلمانون نے مال اور قیدیون کو کہ تھی گنتی اونکی بیس ہزار کہ دس ہزار اونمین سپاہی تھے اور مسلمان ہوا حاکم ارسالوس اور جمیع متعلقات اوسکے
کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ نہ لیا گیا دیاربکر سے ساتھ تلوار کے سوا راس العین کے کہا راوی نے اور نکالا خمس اوس مال کا اور بھیجا اوسکو طرف امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے اور لکھا اونکو خط یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم اشعری کی طرف سے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سلام علیک تحقیق میں حمد کرتا ہون اوس اللہ کو کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر
البتہ تحقیق اللہ تعالی نے فتح دی ہمکو آسانی سے بعد اسکے کہ تھی دشوار اور ہوا واسطے چند جوانون کے اوپر ایسا نظرون سے جب کہ اکٹھے ہوئے آگے
میرے اور جمع ہوئے روبرو میرے تو دیکھا میں نے ایک لشکر سخت اور دیوار شہر کا کہ متوجہ ہوئے تھے ساتھ فوجون کے اور پے در پے آتے تھے مثل موجون کے
اور مدد کرتے تھے ہر طرف سے اور ظاہر ہوتے تھے بیچ ہر رنگ کے اور استعمال میں آئین تلوارین اور برچھے اور دراز ہوئی مدت بہر کے لڑائی سے ہتھیار اونکے
اور بجھی آگ اونکی بعد قتل کرنے مسلمانون کے اہل ظلم کو پس فتح دی اللہ نے متقین کو اور مدد کی اللہ نے مسکینون کی اور مخذول ہوئے سرکش اور دشمن اور
راحت دی اللہ نے ہمکو اونکے نقصان سے اور پاک کیا شہرون کو اونکے کفر سے اور ہوا بادشاہ اور وزیر اونکا پہلے مقتول اور ساتھ آسانی کے ذلیل اور خوار
بعد اسکے فتح کیا ہمنے راس العین کو اب بعد اسکے ہم ارادہ رکھتے ہین دیاربکر کا اور اللہ سے مدد چاہتے ہین اوسکے ہم مدد لیتے ہین اور سلام تمپر اور سب مسلمانون پر
اور پڑھنا سلام ہمارا اوپر قبر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بند کی عرضی اور مہر لگائی اور حوالے کیا اوسکو ساتھ خمس مال کے عبد اللہ بن جعفر طیار کے
اور ہمراہ کیے اونکے سو سوار مہاجرین اور انصار کے پس گئے عبد اللہ ساتھ اپنے لوگون کے اور مقام کیا مسلمانون نے راس العین میں ایک مہینا اور بنایا
بیعہ نسطوریہ کو مسجد جامع اور نماز پڑھی اوسمین اور بنایا اور گرجون کو بھی مسجد اور چھوڑا وہان حرثہ بن مازن عامری کو اور سپرد کی اور دیئے اونکو سو سوار اور
لیا مال اونکا اور کفر توڑا کو بین نکالا اوسمین سے خمس اور بھیجا اوسکو بعد عبد اللہ بن جعفر کے ساتھ سلامہ بن اخرم کے ہمراہ پچاس سوارون کے

ذکر فتح دارا و بیرجا و باعما

کہا راوی نے اور کوچ کیا عیاض بن غنم نے راس العین سے اور اوترے قرقیسا میں اور آیا پاس اونکے شہزادہ بیعون تو مرحبا کہا اور مکانات
حاکم کردیا شہر پر اور پیش کیا اسلام اوپر شہزادے کو اور اونکے بیچ [illegible] اور بنایا وہان مسجد کو
بھی مسجد جامع اور کوچ کیا وہان سے طرف دارا کے اور مقام کیا وہان پس آئے نزدیک اسکے اہل اوسکے اور صلح کی اونسے [illegible] اور تھا وہ مال کہ صلح کی
اوس پر اہل دارا نے بیس ہزار مثقال سونا اور تیس ہزار مثقال چاندی اور [illegible] اور بنایا اونکے
کنیسے کو مسجد جامع اور مسلمان ہوئے اونمین سے [illegible] آدمی اور ثابت رکھا اونکو [illegible] پھر کوچ کیا دارا سے طرف بیرجا کے پس
صلح کی وہان کے لوگون نے اوپر چوتھائی اوس مال کے [illegible] اور کوچ کیا [illegible] بنی اسرائیل [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] ایک شخص [illegible] بنی اسرائیل سے پس آئے لوگ وہان کے
نزدیک عیاض کے اور صلح کی برابر مال اہل دارا کے [illegible] بات [illegible]
تمہارے [illegible] نہین کوئی [illegible] عیاض نے [illegible]
تمکو [illegible] فتح کی اللہ نے [illegible]
نہین [illegible] کسی بات کا [illegible] موافق [illegible] قبول [illegible]
[illegible] برابر مال [illegible]
عیاض نے [illegible] کہا راوی نے [illegible]

پہر اہل دیار بکر کو بہی قبول کرین وہ خواہش سے اور متابعت کرین باسانی مصالحت کے اور تھے عیاض کہ سن چکے تھے بلندی اور مضبوطی قلعون اونکے کی
کہا راوی نے پس گیا بطریس اور نکالا مال اپنے خزانے سے اور نہ لیا اہل شہر سے کچھ اور دیا وہ سب عیاض کو تو قبول کیا اونھون نے اوس مال کو
اور لکھدیا اوسکو صلحنامہ اور شرط کی اوپر جزیہ کے جیسا کہ مقرر کیا اہل الرہا نے سال آیندہ سے جب کہ تمام ہوا یہ امر تو داخل ہوئے مسلمان اوسمین اور
بنائی اوسمین مسجد جامع جب کہ سنی اہل نصیبین نے خبر حسن سیاست اور عدالت عرب کی اور خوبی احکام اونکے کی تو مسلمان ہوئے اکثر اور تھے منجملہ
اون لوگون کے دیر ند ور ملے پھر گرایا اوسکو اور بنائی وہان جامع اور مقام کیا عیاض نے نصیبین مین ایک مہینا پھر جب کہ ارادہ کیا کوچ کا تو آیا
اونکے پاس بطریس اور کہا کہ زیادہ کیا تمنے آگ سے ہماری اپنی نماز اور عبادت مین پس اسلام لایا اور اچھا ہوا اسلام اوسکا اور ہمیشہ رہا یہ بادشاہ وقت تک
یہان تک کہ مرا بیچ خلافت حضرت عثمان رضؓ کے اور اوترا کر مدینہ مین بیچ مسجد بنی کندہ اسامہ بن عامر کندی کے ہمراہ دس ہی اعلام اپنے کے پہر کوچ کیا عیاض نے
اور اوترے نیچے قلعہ عورت کے اور تھی اوسمین ماریہ اور اوسکا بیٹا محمود واپس آئے وہ باہر واسطے مہرانے اور ضیافت کرنیکے پہر گئے عیاض طرف ضیع آمد کے ساتوین تاریخ جمادی الاولی کی

ذکر فتوح میافارقین و آمد اور بعد محاصرہ خط لکھنا حضرت عیاض کا ملکہ آمد کو اور انکار اوسکا صلح سے پہر بہیجنا ایک لشکر کا واسطے غارت میافارقین کے اور قصہ اوسکی فتح کا اور گفتگو حکم بن ہشام کی وہان کے سردارون سے پہر فتح کرنا حضرت خالدؓ کا آمد کو بہ رہبری ایک کتے کے

اور تھے آمد مین دو بہائی دلاور خوفناک سخت لڑنے والے کہ نام ایک کا بطرس اور دوسرے کا یوحنا تھا اور رہتا تھا بطرس طرف مشرق شہر کے اور یوحنا طرف
مغرب میں اور تھی یوحنا کی ایک بیٹی زیبا مجوزہ نام اور بطرس کی بیٹی سفورا نام اور وہ دونون مشغول تھے اپنے کامون مین پہر ارادہ کیا یوحنا نے نکاح کا تو پیغام
بہیجا طرف بہائی کے کہ وہ مرطانوس تہا پس بیاہ دی اوسنے بیٹی اپنی مریم نام یوحنا کو اور آئی شہر باپ سے آمد مین اور تھی صاحب جمیلہ اور مکر سیر کیا
اوسنے اوس شہر مین بہت مال اور نعمت کو اور مضبوطی وہان کے لوگون اور قلعے کی اور کثرت باغون کی تو کہا اپنی دائی سے پوشیدہ میں دائی نہ دیکہی مینے
کوئی جگہہ بہتر اس شہر سے اور نہ مضبوط اور بلند کیا نہیں دیکہتی تو نہرین بہتی اسمین اور چارون طرف پہاڑون کو مثل دیوار کے کسنے بنایا ہے اسکو حقیقت مین
کہا اوس نے دایہ سے نہ معلوم کر تو کہ پیدا کرایا ایک بادشاہ کہ تھے پاس اوسکے سب شہر روم کے اول بلاد یونان سے لیکر بلاد عموریہ تک اور تھا نام اوسکا
شاہابیاوس بن ارساوس بن میہات بن مکلا او کن بن اقر بن عیص بن اسحق اور پہلے بنایا ہے اوسنے طلسم خانہ اپنے شہر رومیۃ الکبریٰ مین اور کہل گئے تھے
اوسپر سب مطالب اور مشہور کیے تھے اوسنے زمین مین بہت عجائب اور تھا اوسکے ایک بیٹا اسطنبول نام کہا اوسنے اپنے باپ شاہیاوس سے کہ چاہتا ہون
بناوے تو یہان واسطے میرے ایک شہر کہ ذکر رہے میرا ساتھ اوسکے کہا اوسنے اے بیٹے شروع کر اور مدد کی اوسکی ساتھ مال اور آدمیون کے پس کہیری
اوسنے ایک دیوار چہہ فرسخ کی اور نام رکہا اوسکا اپنے نام پر اور زندہ رہا چار برس تک پہر مر گیا اور رہا اوسکا ایک بیٹا قسطنطین نام پس تمام کی اوسنے بنا
اوس شہر کی پس نام ہوئے اوس شہر کے دو اسطنبول اوپر نام باپ کے اور قسطنطنیہ اوپر نام بیٹے کے القصہ چلا وہ پہرتا رہا فتح کرتا ہوا شہرون کو
یہان تک کہ آیا اوس سرزمین مین پس دیکہین یہ نہرین اور دجلہ تو پسند آیا اوسکو یہ مکان اور بلایا اوسنے اپنے ارباب دولت کو کہ وہ بہتر بادشاہ تہے کہا اونسے
مین چاہتا ہون یہان تعمیر کرنا ایک شہر کہ نہو دنیا مین مثل اوسکے اور نہ مضبوط اور بلند اوس سے لیکن چاہتا ہون مین کہ بنا کرے ہر ایک تمہارا واسطے
اپنے ایک محلہ اور برج کہا اونہون نے سب نے کہ کرینگے ہم جو ای بادشاہ پس سوار ہوئے سب اور خط ڈالا شہر کا اور شروع کی بنا اوسکی اور بلالے کاریگر دور
دور سے اور خصوص ہوا ہر بادشاہ ساتھ بنانے ایک ایک محلہ اور برج اور حمام اور گرجا کے پس جب کہ تمام کیا اونہون نے تعمیر اوسکی کو مر گیا وہ بادشاہ
پس نام رکہا گیا اوس شہر کا آمد واسطے حیرانی ہونے مدت عمر اوسکی کے بیچ اوسکے اور ہمیشہ رہتی رہا یہ بادشاہون کے یہان تک کہ آیا نزدیک اون
دونون بہائیون بطرس اور یوحنا کے کہا راوی نے پس تعجب کیا مریم نے دائی کی باتون سے اور دل مین رکہا اور تہا واسطے بطرس کے ایک لڑکا

لاون نام پس چاہی اوسنے اپنے بھائی سے صفورا شہزادی واسطے اپنے ولد کے لیکن نہ قبول کیا اوسنے اور واقع ہوا شر درمیان اون دونون کے
اور تھی اوس شہر کے بیچ مین ایک دیوار اور دو دروازے کئی پس بند کیے دروازے اور مشغول ہوا ہر ایک خلوت مین بیچ طرف اپنی کے جب کہ دیکھا مریم نے حال
بیچ مین پڑی اونکی صلح کو اور کہا یہ درست نہین در حالیکہ تم دونون بھائی ہو پس صلح کرینگے بیچ تمہارے بادشاہ دیار بکر کے اور خود سوار ہوئی اوس لڑکی اور
اونہون دو کھلوادیے دو دروازے کہ تھے اندر شہر کے اور پکایا کھانا بہت اور دعوت کی اونمین بطرس اور لاون اور صفورا کی پس کھایا اونھون نے اور
پیش کی اونکے شراب پھر پی جب کہ بھرا پیٹ اونکا خوب تو مرگئے بالکل اور یہی کام کیا اپنے خاوند اور بیٹے سے اور بیٹھی مالکہ ہو کر وہان کی اور بنایا ایک گرجا ایسا
کہ نہین تھا روم مین مثل اوسکے اور کیا فرش اوسکا نگینہ اور نگین پتھر اور ملمع کیا دیوارون پر ساتھ سونے چاندی کے اور اونکا [illegible] شہر [illegible]
اور بلایا مشہور عالمون کو اور دور کیا اہل شہر سے رنج و حیف اور اختیار کیا عدل اون مین پس دوست ہوئے اوسکے اہل شہر اور شکر کیا خصلت اوسکی کا اور
خدمت لی اوسنے لوگون سے ساتھ زیادہ کرنے تعظیم اونکی کے پس قصد کیا اوسکی طرف لوگون نے دور دور سے آنے کا بسبب اوسکے عدل کے اور
بادشاہت کی اوسنے وہان بارہ برس تک یہانتک کہ آئے عیاض بن غنم ساتھ لشکر کے اور گھیرا شہر کو کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ پہونچی خبر جبکہ
جب کہ اوترے عیاض بن غنم اور صحابہ کے اور سعد بن زید اوپر دروازہ روم کے اور معاذ بن جبل اوپر باب جبل کے اور خالد اوپر باب الماء کے اور دیکھا اوس
ملکہ مریم نے کہ صحابہ قصد رکھتے ہین اوسکے گھیرنے کا تو کچھ بیچ کھینچے کے اور جمع کیا ارباب دولت اپنے کو اور کہا اونسے معلوم کرو کہ یہ عرب اوترے ہین تمہاری
زمین مین اور طمع کی ہے اونہنے دلون سے اوسکے لینے کی اور تم جانتے ہو کہ یہ شہر قفل ہے دیار بکر کا جبکہ فتح کر لیا اونھون نے اسکو تحقیق لیا دیار بکر کو تمامی اور
مضمحل ہوجائیگا دین مسیح کا اور نہ رہیگا ذکر اوسکا ان شہرون مین اور مین جانتی ہون کہ بادشاہ اور بڑے بڑے دین نصرانیت کے منتظر ہین ہمارے معاملے کے
اور جانتی ہون کہ شہر تمہارا اگر گھرا رہے سو برس تو نہ قادر ہونگے وہ اسپر پس قتال کرو واسطے اہل اموال کی طرف سے اور چڑھو فصیلون پر پتھر لایا [illegible]
اور جانون کو واسطے قسم لینا اہل شہر کے اوپر اتفاق کے اور درستی کرین اسمین پس قسم لی اونھون نے اور چڑھے لوگ دیوارون پر اور ظاہر کیا
سلاح اور سامان حرب کو اور کھڑی کین صلیبین اور نشان اور متولی ہوئے ہر گروہ حفاظت ایک ایک برج کے کہا **راوی** نے پس جب کہ دیکھا عیاض
نے یہ قصد اونکا لڑائی پر جمع کیا امرا لشکر اپنے کو اور کہا اونسے کہ یہ شہر بہت محکم اور آنکھ ہے دیار بکر کی اور جب کہ فتح کیا اوسکو اللہ نے واسطے ہمارے
تو مالک ہوجائینگے ہم تمام دیار بکر کے اب کیا ہے صلاح تمہاری اور کیا ہے صورت لڑائی اسکے کی اور اعداء اللہ نے پناہ لی ہے اس قلعہ بلند مین کہا خالد نے
ای امیر جان لو کہ نہین قادر کیا ہمکو اللہ تعالی نے شہرون پر بسبب قوت اور کثرت اور سامان کے بلکہ ساتھ آسان کرنے اللہ تعالی کے واسطے ہمارے اور
امید ہے ہمکو اللہ تعالی سے اسکے فتح کی برکت ہمارے نبی علیہ السلام کے اور ساتھ اسی کے وعدہ کیا ہے اللہ نے اپنے نبی کی امت سے اور یہ لوگ اگر [illegible]
باہر شہر کے تو امید ہوتی ہمکو آسانی کام کی اور اگر بند رہے اندر تو صبر کرو کہ انجام صبر فتح ہے شاید کہ پیش آئے وہ امر کہ خوش ہو [illegible]
صورت کو اور ڈراؤ اسکو اور متوقع کرو ساتھ نیکیون کے شاید کہ اللہ تعالی نرم کرے دل اوسکا واسطے ایمان کے یا سونپ دے قلعہ اپنے سے پس
منگایا عیاض نے دوات اور کاغذ اور لکھا اس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم از [illegible] اللہ کی اور [illegible] ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور آل اونکی کے یہ خط ہے عیاض بن غنم سے جو افسر لشکر اسلام ہے ارض ربیعہ اور دیار بکر مین طرف مریم والیہ کے اما بعد بیشک اللہ تعالی نے فتح دی ہمکو
سب کنار پر اور [illegible] ملک اونکے کے اور مدد کی ہماری اور نہ نازل ہوئے ہم کسی شہر پر کہ مالک ہوئے ہم اوسکے اور نہ تھا بلد [illegible] لشکر
مگر کہ جھکا دیا اوسکو اور غلبہ دیا واسطے اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے اور نہین قلعہ تیرا [illegible] قلعہ تدمر سے کہ بنایا ہے اوسکو
سلیمان بن داؤد نے اور نہ نازل ہوئے اوپر سلیمان یہان تک کہ مالک ہوئے اوسکے اور [illegible] بعلبک اور حلب [illegible] انطاکیہ تخت گاہ ہرقل کی اور نہ باقی رہا
ہاتھ سے کوئی مکان سخت مگر مسخر کیا اوسکو اللہ تعالی نے ہمپر اور ساتھ اسی کے وعدہ کیا ہے ہمسے اللہ نے اپنی کتاب مین کہ فرمایا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا
نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ○ یعنی اور حق ہے ہمپر مدد ایمان والون کی پس جب کہ پہونچے یہ خط [illegible]

پشیمان ہوگی اور جو چاہیگی ہمسے دینگے ہم تمکو اور جہان ارادہ کریگی پونہچا دینگے نذر و کر رہیگی تجھپر تیرے دین مین اور نہ کسی پر شہر والون تیرے سے کہ
فرمایا ہی اللہ تعالی نے لا اکراہ فی الدین یعنی زور نہین دین کی بات مین اور اگر بکریگی تو خواہش اپنی پس قریب جان لے گی کہ کمزور کون ہو از روے
اور کم ہی گنتی مین اور سلام اللہ کا برگزیدہ بندون پر پھر لپیٹا وہ خط اور مہر لگائی اور دیا اوسنے ایک شخص کو معاہدین سے اور کہا اوس سے قریب جا قلعے کے
اور دے اونکو یہ خط اور کھڑا رہنا یہان تک کہ دین تجکو جواب کہا راوی نے گیا وہ قریب دیوار کے اور پکارا اونکو اونکی زبان مین تو اشارہ کیا اونکو خط کا
پس لٹکادی اونھون نے ایک رسی تو باندھ دیا اوسنے اوسکو اور کھڑا رہا منتظر جواب کا کہا راوی نے پس پونہچایا اونھون نے خط ملکہ مریم کو
اور پڑھا گیا آگے اوسکے جب کہ سمجھا اوسنے مضمون اوسکا کہا اپنے ارباب دولت سے کہ کیا کہتے ہو تم اسمین کہ لکھا ہی ہمکو امیر عرب نے کہا اونھون نے ای ملکہ
صلاح تیری ہی پس جو حکم کریگی تو ہم بجالاوینگے ہم اوسکو کہا اوسنے ای قوم تم جانتے ہو کہ گوارا کی جاتی ہی نار نہ عار اور جب کہ سونپی ہین ہم ان عربکو شہر تو
عیب لگاینگے ہمکو رومی اور کہینگے کیسے دیدیا تمنے سب گھر سے برس یا دس جیتے اور شہر تمہارا مضبوط تر بلاد روم کا ہی اور جب جا ہوگے تو موجود ہی
واسطے تمہارے اندر جگہہ کھیتی کی اور پاس ہی پانی اور سب چیزین احتیاج کی اور آتے ہین مجکو خطوط تمام دیار بکر کے کہ وعدہ کیا ہی اونھون نے بھیجنے لشکرون کا
ہماری مدد کو پس کہا اہل مجلس نے ای ملکہ یہی رائے مضبوط ہی پس لکھ جو عرب کو خط جواب مین کہ قطع کرین طمع اپنی ہمسے پس لکھا اس طرح اما بعد پونہچا ہمکو خط
تمہارا اور سمجھا ہمنے کلام تمہارا اور جو ذکر کیا تمنے مدد اللہ کی واسطے اپنے کیا نہین جانتے تم کہ مسیح مہلت دیتا ہی تمکو اور نہین خالی چھوڑیگا تمکو یہ ہلاک کی
واسطے تمہارے اور پکڑیگا تمکو بعد اسکے اور قریب ہی کہ ملوگے تم اور ہمارے ملوک سے کہ قریب آیا چاہتے ہین تمپر ساتھ اسباب اور تلوارون کے اور
لشکرون اور مددون کے پس پاینگے تمسے بدلا اور دور کرینگے بندگان مسیح سے عار کو اور نہین ہم وہ کہ دین تمکو قلعہ اپنا کبھی اگر چاہو ٹھہرو اور اگر چاہو چلے جاؤ والسلام
اور باندھا اوسکو رسی مین اور دیا اوس قومی کو پس لیا اوسنے اور لایا اوسکو نزدیک حضرت عیاض کے جب کہ پڑھا اوسکو اور سمجھا مضمون اوسکا کہا اتق توکلنا
علی اللہ و فوضنا امرنا الیہ یعنی بھروسا کیا ہمنے اللہ پر اور سونپا ہمنے اپنا کام اوسکو پھر پڑھی یہ آیت ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا ○ یعنی اور جو کوئی بھروسا رکھے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہی اللہ مقرر پورا کر لیتا ہی اپنا کام
اللہ نے رکھا ہی ہر چیز کا اندازہ کہا راوی نے اور ارادہ کیا عیاض نے اقامت کا اوس پر اور سوار اونکے گرد تھے ہستاج اور میافارقین باقی شہرون کے
کہا راوی نے اور سنی مسلمانون نے آواز ناقوس کی کہا عیاض نے کیا جانتے ہو تم کہ کیا کہتا ہی یہ ناقوس کہا لوگون نے کہ کہو تم کیا کہتا ہی کہا عیاض
نے مگر بھیجا تھا آنحضرت صلعم نے ایکبار اپنے چچازاد بھائی علی کرم اللہ وجہہ کو ساتھ جماعت مسلمین کے واسطے لوٹنے کے اطراف [illegible] پس گذرے وہ اوپر
دیر ایک راہب کے کہ وہ بجاتا تھا ناقوس فرمایا حضرت علی نے ہمراہیون سے کیا جانتے ہو تم کیا کہتا ہی یہ ناقوس کہا اونھون نے اللہ اور رسول اوسکا اعلم
[illegible] آپ فرمایا حضرت علی نے کہتا ہی ٹھہرو ٹھہرو ای دنیا دار [illegible] بیشک دنیا نے بہکایا ہمکو اور طلب [illegible] کی کرتی ہی ہمسے اور مشغول کر دیا
ہمکو [illegible] نہین گذرتا کوئی دن مگر واسطے نفع ہمارے [illegible] ای دنیادار و جمع ہو جمع ہوا ای دنیادار و شمار کرو شمار کرو نہین جاتا ہی
کوئی دن مگر [illegible] ہمارے نہین جاتا ہمسے کوئی دن مگر یہ کہ ہوتی ہی ہمسے جہالت [illegible] دار باقی کو اور وطن کیا ہمنے دار فانی کو کہا
عیاض [illegible] پس اوسنے [illegible] فرمایا نہین جانتا اس بات کو فرمایا نہین جانتا اس کہنے کو مگر نبی یا صدیق کہا راوی نے
پس اقامت کی عیاض نے [illegible] حکم بن ہشام اور اجازت مانگی عیاض سے لوٹنے کی میافارقین پر پس اجازت دی اونکو اور
ہمراہ [illegible] سو آدمی مہاجرین اور انصار کے [illegible] اور زمین لپیٹی جاتی تھی
واسطے اونکے [illegible] رات [illegible] میافارقین پر [illegible] ایک برج کے [illegible]
[illegible] حکم بن ہشام نے [illegible] فتح اس شہر کی [illegible] کہا راوی نے پس تمام ہوا تھا کلام اوسکا مگر [illegible]
واسطے اونکے [illegible] دیوار [illegible] شہر کی طرف [illegible]

پیٹہ مار پیٹے اور تھی وہ رات عید کی نزدیک نصاریٰ کے پس جب کہ آئے وہ نماز کو پایا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہوں نے سوتے ہوئے دروازہ بند پایا اور شور کیا
اور سنا لوگوں نے پس آیا حاکم شہر اسلاعورس نام پس جب کہ دیکھا اونکو کہا کون ہو تم کہا اوس سے حکم نے ہم اصحاب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہا اور کہاں سے آئے تم کہا اونھوں نے اپنے لشکر سے کہا کب چلے تھے کہا انھوں نے آج بعد نماز ظہر کے کہا کس نے کھولدیا واسطے تمھارے شہر ہمارا
کہا اوس سے حکم نے کہ کھولدیا واسطے ہمارے اوس نے کہ ہیں اوسکے ہاتھ میں کنجیاں سب کاموں کی پھر کہا اوس سے کیا نہیں ڈرتے تم ہم سے کہا
حکم نے کیونکر ڈریں ہم مخلوق سے کہ نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع اور خود مغلوب ہیں اور فرمایا ہے ہمارے رب نے اپنی کتاب میں فَلَا تَخَافُوهُمْ
وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ یعنی سو تم اونسے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو کہا اسلاعورس نے کہ دین تمھارا نیا اور دین ہمارا
قدیم ہے اور قدیم بہتر ہے نئے سے کہا اوس سے حکم نے کہ حق ہے قول تیرا پس افضل ہے ابلیس آدم سے اسواسطے کہ وہ آگے ہے اوس سے کیا نہ پایا تو نے کلینۃ
آدم کی مشکوٰۃ ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ یعنی بھلا جسکا سینہ کھولدیا
اللہ نے مسلمانی پر سو وہ اوجالے میں ہے اپنے رب کی طرف سے روشن کیا انوار اونکے دل کا بیچ وقت تجلی اپنی کے اور تقوی رکھا اوسمیں پس دیکھا اودھر
ابلیس نے اور گمان کیا تھا اپنے قدیم وصیت کو سفید ساتھ توحید کے پس آگاہ وہ سیاہ تھا ساتھ شرک کے پس ثابت ہوئی صفت قدیم اوسکی واسوقت
ساتھ قول اللہ کے کہ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ○ یعنی تھا منکرین سے ہی پھر ہوگیا وہ پھیرا ہوا الامین کے بیچ ساتھ اہل العواقب کے میں ہمیشہ قطع کرتا تھا منازل
ساتھ نابینائی کے جمال مشاہدات سے جب کہ ظاہر ہوا نور چراغ الوہیت کا مشکوۃ ابدیت پر روشن ہوئی صورت حال اوسکی پس ناگاہ بھیا وہ سنتے
إِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي کے اور وصل آدم نے جب کہ پرواز کیا آشیانہ بشریت سے ساتھ بازو ہمت کے بیچ میدان طلب الہی کے تو پہونچ گیا احاطہ انسانیت
یہاں تک کہ قریب ہوا آتش رنج و محنت سے پس جدا ہوئے انوار قسم بازو برگزیدگی اوسکی سے اور مضطرب ہوئے قدم بلندی اوسکی کے پس گرا بیچ جال کے
وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ یعنی اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا اسکے پھر جب کہ پھرا اور ملی محبت اوسکے میں تو بیٹھا اوپر ابر محنت اوسکی کے اور ہاری اونکو
برق اجتبا کی پھر جب کہ نکلے صحرائے محنت اور کربت میں تو مشتمل ہوئی اوپر آیت بشارت دینے والی ساتھ برگزیدگی اوسکی کے ساتھ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ
فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ○ یعنی پھر نوازا اوسکو اوسکے رب نے پھر متوجہ ہوا اور راہ پر لایا کہا راوی نے پھر اسلاعورس نے حکم کیا
اونکو پھر جانے کا بیچ میں کہا حکم بن ہشام نے کیا کرینگے ہم جا کر بیچ عید تمہارے کے کہا اوسنے ذکر کرنا اوسمیں اپنے رب کا کہا حکم نے تب ہم بھی
کہ بلائے جاویں طرف ذکر الہی کے اور دیر ہیں اوسمیں ... اصحاب نے گھوڑے اپنے اور گئے اوسمیں اور نہ ارادہ کیا تھا اسلاعورس نے
اسباب کا مگر اسواسطے کہ آراستہ کیا تھا اونکو اور بنائی تھیں اوسمیں ... بیت المقدس ... حضرت داؤد کی اور تصویر ال
بیٹے کا اور صورت اونکی اور اونکی ماں مریم کی پھر جب کہ بیچ میں ... اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھی حکم بن ہشام نے آیت
وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ یعنی اور جب کہا اللہ
اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہراؤ مجھکو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے ... تب کہا اسلاعورس نے
نہیں اور قسم اللہ تعالیٰ کی کہ گواہی دیتا ہوں میں أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
کہا راوی نے پس بل گیا وہ عید اور نکالے قنادیل ... اور تھا اوس عید میں ایک شیخ عالم ساتھ ادیان و شرائع کے ... نام ... دیکھا
اوسنے یہ حال عید اور قنادیل کا تو ... اور کہا اونھوں نے ...
مگر ... تو نے ... کہا ...
... اسکا مگر توحید کہنا اونکا اللہ تعالیٰ کو ...
... کھل گیا واسطے اونکے دروازہ ...

اور میں نہ سکتا تھا اونکی باتوں سے اور اب خوشخبری ہوا اسکو کہ اونکے دین پر ہے کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ تھا یہ بوڑھا خادم بترک بیت المقدس کا
اور موجود تھا یہ وہاں جبکہ فتح ہوا وہ اوپر ہاتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور سنا تھا اونسے اوس بترک سے وہاں کہ یہی شخص فتح کریگا
ملول و عرض میں پہنچ دین کو اور انھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے مسیح بن مریم نے اور پوچھا تھا اونسے اوس بترک سے جبکہ دیکھا مسلمانوں
کو تعظیم کرتے صخرہ کی اور چومتے اوس قدم کو جو اوس میں ہے سبب اوسکا تو کہا اونسے بترک نے کہ دیکھتے ہیں ہم مسلمانوں کو کہ بوسہ دیتے ہیں قدم مسیح کو
کہا اوس بترک نے اے بیٹے میرے ہم کہتے ہیں اسکو قدم مسیح اور سوا اسکے نہیں کہ یہ قدم ہے اونکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ کا جبکہ
چڑھے آسمان پر کہا لوگوں نے کیا چڑھے وہ آسمان پر کہا اونسے ہاں رات کو لائے گئے وہ مکہ سے بیت المقدس میں اور نماز پڑھی ساتھ انبیا کے اور لے گئے
شب میں آسمان پر کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور جب کہ بشارت دی گئی ساتھ اوسکے نفوس کو اور پہنچی خبر اونکی رسالت کی اور زائد ہوا کمال
اونکا اور روشنی ہوئی انوار جمال اونکے کی اور چاہا اللہ تعالی نے اظہار قرب اونکا اہل کونین پر ساتھ قاب قوسین کے تو پکارا گیا بیچ عالم ملکوت کے
کہ آراستہ ہو جاؤ پھر خود ہو جاؤ پس یہ شب ہے ملنے کی [illegible] یہ رات عشق رقاب کی ہے یہ شب خوشی اور ابتہاج کی ہے یہ شب معراج ہے کھڑی کرو سیڑھی درمیان
اور فرش کے اور بلند اور کھڑے ہو اوپر قدم تواضع کے اے جبرئیل مزین کر جنت کو اور آراستہ کر حوروں اور ولدان کو اے جبرئیل جا طرف گھر ام ہانی کے اور بیدار کر
پیارے حبیب کو اور سوار کر جا اسے براق قدرت پر تاکہ دکھلائیں ہم اونکو نشانیاں اپنی پس لائے جبرئیل وہ سواری کہ خلقت اوسکی عجیب تھی اور صفت اوسکی
غریب پس لگام دی اوسکو قربت کی اور زین کہا اوسپر محبت کا اور لے چلے اوسکو پکارتے ہوئے سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا یعنی
پاک ذات ہے جو لے گیا بندے اپنے کو راتوں رات پھر جب کھڑا ہوا وہ اونکے دروازے پر اور اوٹھایا پردہ پس مشغول پایا اونکو بیچ عبادت کے درحالیکہ مضمحل
کر دیا تھا اونکو شوق نے اور گلا دیا تھا محبت نے پس [illegible] اونپر انوار سعادت کے اور بشارت دی ساتھ پورے ہونے وعدے کے پس کہا
يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھیے پس سوار ہوے اوپر قدم ہمت کے اور قوی کرو بازو ارادے کے اور سوار ہو طرف آسمان کے اور جبرئیل
[illegible] سردار سب عالم کے اور [illegible] آپکا حیات [illegible] پینے والا تھا پس سوار ہوئے اور [illegible] تحیت اور
سلام کے اور چلا گیا اوپر [illegible] آپ کے ساتھ عزت اور احترام کا پس پہنچے بیت الحرام سے درحالیکہ مجلس آپکا ذکر آتی اور [illegible] آپکا فکر فی المخلوقات اور
رہبر آپکا شوق [illegible] اور ہمراہی آپکا جبرئیل [illegible] مسجد اقصی کے [illegible] پاس آپ کے ارواح
انبیا کی بیچ لباس [illegible] کی اونھوں نے طرف سلام اور تحیت اور اکرام کے اور کھڑے ہوے روبرو [illegible] حضرت پر [illegible]
ظاہر کرنا قدر [illegible] اور ذکر فضیلت [illegible] کہا آدم نے حمد ہے اوس اللہ کو پیدا کیا مجھکو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی مجھ میں روح اپنی اور سجدہ کرایا
مجھکو فرشتوں [illegible] اور کہا ادریس نے حمد واسطے اوس اللہ کے ہے کہ بلند کیا مکان میرا اور جگہ دی مجھکو جنت میں اور کہا
نوح نے حمد واسطے اوس اللہ کے ہے کہ نجات دی مجھکو قوم ظالمین سے اور کیا مجھکو [illegible] اور کہا ابراہیم نے حمد واسطے اوس اللہ کے ہے کہ کر دیا مجھکو
خلیل اپنا اور کیا آگ کو سرد [illegible] اور سلامتی اور اولاد والا کیا [illegible] اور کہا موسی نے حمد واسطے اوس اللہ کے ہے کہ دیں مجھکو نشانیاں
ظاہر اور [illegible] الواح [illegible] اور ہلاک کیا [illegible] فرعون کو اور نجات دی قوم میری [illegible] واسطے میرے دریا کو اور
[illegible] فرمایا ساتھ میرے اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ اور کہا سلیمان بن داود نے حمد واسطے اوس اللہ کے ہے کہ تابع کر دیا واسطے میرے انس جن اور پرند
اور ہوا کو [illegible] اور کہا عیسی نے حمد واسطے اوس اللہ کے ہے کہ پیدا کیا مجھکو
[illegible] اور زندہ کیے [illegible] اور جب فخر کیا اونھوں نے ساتھ [illegible] اپنی کے تو فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد واسطے اوس اللہ کے ہے کہ پیدا کیا مجھکو نور روشن سے اور بلند کی قدر میری بیچ زمین اور آسمان کے اور لکھا نام میرا ساق عرش پر اور ملایا
نام میرا ساتھ نام مبارک اپنے کے اور پاک کیا ذکر میرا [illegible] آسمان [illegible] میرا اور بلند کی قدر میری [illegible]

لگے اور بخشے گناہ میرے اور مدد کی میری کافرون پر اور پہونچایا مجھکو ساتھ رعب کے اور پہونچایا مجھکو ساتھ دین سیدھے اور نصرت کے اور کیا میری امت کو بہتر امتون کا اور فرض کی فرمانبرداری میری عرب اور عجم پر اور کیا سب زمین کو واسطے میرے مسجد اور اوسکی مٹی کو طہور اور قبول کی شفاعت میری قیامت کے دن بیچ حق امت میری کے اور منسوخ کیا سب شریعتون کو میری شریعت سے اور داخل کیا سب امتون کو میری شفاعت مین اور کیا کعبے کو قبلہ میرا اور سنایا مجھکو درود امت کا بعد میرے تا کہ گواہی رہون واسطے اونکے قیامت مین اور کیا مجھکو گواہ اوپر میری امت کو گواہ اوپر منکرین اور ظالمین کے اور لکھا نام میرا افلاک پر اور فرمایا میرے حق مین
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ یعنی ہمنے تجھکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانے والا اور ڈر اور بلانے والا اللہ کی طرف جب کہ سنا بطریق میافارقین نے یہ کلام ابن ہشام سے بولا واللہ نہین تمہارے دین مین کچھ جھوٹ اور تم ہو اوپر حق کے اور تھا مین اسلام لایا تھا اور برابر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیت المقدس مین پھر آیا مین طرف اس شہر کے اور تھا یہان ایک حاکم پس مرگیا وہ اور متولی ہوا مین امر حکومت کا بعد اوسکے پس لوٹ گیا مین طرف اپنے پہلے دین کے اب توبہ کرتا ہون مین اس کام سے اور لوٹتا مین طرف تمہارے دین کے کیا قبول کریگا مجھکو اللہ ساتھ اون گناہون کے کہ اختیار کیے مینے کہا اوس سے حکم نے سنا ہے مینے حضرت سے کہ فرماتے تھے ایک دن اپنے اصحاب کو کہ ساتھ کس چیز کے ہوتا ہے ابن آدم بکمال خوش کہا ہمنے ساتھ اہل کے پس چپ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چپ ہوئے سب آدمی پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ہوتا آدمی بکمال خوش اس سے کہ ہو جنگل مین اور سخت ہوئے اوپر گرمی دھوپ کی پس ٹھہرے سایہ مین اور اوترے سواری سے اور رکھی اوسکی سواری اوسکی اور رکھا ہو اوپر کھانا پینا غذا اور سامان اوسکے پس جاوے اوسکے ڈھونڈنے کو نہ پاوے اوسکو پس لوٹ آوے اوسی جگہ تاکہ مرے وہان اور یقین جان لی ہو ہلاک پس سو رہے پھر جب کہ جاگے تو پاوے سواری اپنی جیسے کہ تھی پس پکڑے مہار اوسکی پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی زیادہ خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ اپنے بندہ مومن کے بسبب اوس شخص کے ساتھ پانے سواری کے
تمہارا اوس سے جب کہ سنا اسلام نے یہ کلام حکم بن ہشام کا رونے لگین آنکھین اوسکی اور سے گیا مسلمانون کو اپنے دار حکومت مین اور کہا واللہ روشن ہوا حق اور ظاہر ہوا اسلام پس اسلام لایا اور اچھا ہوا اسلام اوسکا اور طلب کیا اپنے گروہ کو پس اسلام لائے وہ سب پھر بلایا اون بڑے لوگون کو اور خبر دی اونکو اپنے اسلام کی اور کہا اونسے مین چاہتا ہون تمسے جو چاہو اپنے واسطے اپنے نفس کے اور دین ان لوگون کا بانہ ہوا اور نہین بلند کیا جاویگا [illegible] اور جو اسلام لاوے تمسے اون پاویگا دنیا اور آخرت مین اور تم مین یہ لوگ [illegible] نافرمانی کریگا اونکی لوٹینگے [illegible] اور اسلام بہا پینگے [illegible] اگر اسلام لاؤ تم واسطے اس قوم کے تو سلامت رہو گے [illegible] شہرون کے کہا اون لوگون نے اے حاکم مہلت دے ہمکو [illegible] پھر جب کہ رات ہوئی [illegible] حاکم سے [illegible] ہتھیار اپنے [illegible] جب کہ رات ہوئی کہا حاکم نے اصحاب سے [illegible] یہان تک کہ [illegible] [illegible] حضرت [illegible] خواب مین [illegible] کہ پہنچ جاوے واسطے [illegible] لشکر [illegible] پکارا اوس شخص نے دروازے والون کو [illegible]

کہا حاکم شہر نے کہ آگاہ کیا مجکو ساتھ تمہارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میںنے اونکو خواب میں اور سو رہا تھا میں تنگدلی سے بسبب لڑائی اہل شہر کے پس سو گیا میں اور دیکھا میںنے شخص سوار کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بشارت دی مجکو تمہارے آنے کی الغرض جب کہ آ گئے یہ سب اندر تو پھر نکلے واسطے لڑائی اہل شہر کے پس للکارا اونھوں کو مسلمانوں نے ای عدو اللہ آئی تمپر ہلاکت اور گھیر لیا تمکو قضا اور قدر نے ساتھ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مختار کے اور رکھی اونمیں تلوار پس بھاگے وہ طرف اپنے گھروں کے تاکہ آڑ لیں اور جان لیا اونھوں نے کہ اوتری اونپر وہ مصیبت کہ نہیں طاقت اونکو اوسکی پھر پکارے الغوث الغوث کہا اونھوں نے جو آویگا پاس ہمارے وہ امن میں ہے پس نکلے سب کہا اصحاب نے امن دی ہمنے تم سب کو اوپر تمام مال کے سوا ہتھیار دیکے

کہا راوی نے پھر لے آئے وہ سب ہتھیار اپنے اور دے دیے اصحاب کو پھر جب دیکھا اونھوں نے سچی باتیں مسلمانوں کی تو مسلمان ہو گئے سب مگر تھوڑے سے اونمیں سے کے اور بنایا بڑے بیعہ کو مسجد جامع اور مقیم رہے اصحاب تین دن پھر چھوڑا اونھوں نے حکم بن ہشام کو ساتھ دس اصحاب کے واسطے سکھانے احکام دین کے اور آئے شہر … مع ہمراہیوں کے نزدیک عیاض کے اور کہا اونسے سب ماجرا پس خوش ہوئے وہ اس بات سے کہا

راوی رحمہ اللہ نے اور قصہ اہل آمد کا یہ ہوا کہ کھولا اونھوں نے دروازہ شہر کا اور شروع کی لڑائی اور تنگدل ہوئے عیاض مع لشکر اس باعث سے

کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اور گذرے اس محاصرے پر پانچ مہینے اور خالد بن ولید مقیم تھے باب الماء پر جیسا کہ مذکور ہوا اور ہر روز سوار ہوتے ساتھ ایک لشکر سخت کے اور پھرتے گرد شہر کے جب آتی رات کو تو اوترتے بیچ اپنے مقام میں اور غلام ہمام نام اونکا پکار رکھتا تھا روٹی اونکے واسطے جو کی اور رکھ آتا تھا اونکو خیمے میں پھر جب کہ آتے وہ نماز پڑھکے مغرب کی تو کھاتے وہ روٹیاں جو کی قریب افطار کے پس گذرے خالد پر تین دن کہ نہ پایا اونھوں نے کچھ واسطے افطار کے تو کہا اپنے غلام ہمام سے کہ ای بیٹے میرے کیا نہیں پاس تیرے وہ چیز کہ افطار کروں میں اوس سے اور گذر گئے مجکو تین دن خالی تین روز کہ نہ پکایا تونے واسطے میرے کچھ کہا اوسنے ای صاحب میرے میں ہر شب پکاتا ہوں تمہی روٹیاں اور رکھ آتا ہوں اونکو وہیں خیمے میں اور نہیں ہے مجکو خبر اس بات کی اور نہ گمان کیا میںنے مگر یہ کہ کھا لیتے ہو تم اونکو پھر جب کہ ہوئی چوتھی رات اور پکائیں ہمام نے وہ روٹیاں موافق عادت کے تو رکھا اونکو وہیں اور آپ بیٹھا چھپ کر تاکہ دیکھے کون لیجاتا ہے اونکو سو ناگاہ آیا ایک کتا شہر سے اور گھسا خیمے میں اور لیں وہ روٹیاں اور لیچلا پس پیچھے گئے اوسکے ہمام اور ناگاہ گھسا وہ پانی کے کہ گھاٹ میں سے درخت شہر

کہا راوی نے پس پھرا اوسکو ہمام نے اور لوٹ آئے پھر جب آئے خالد خیمے میں بعد نماز کے اور مانگا افطار کہا اونسے ہمام نے ای مولا میرے ہوا اس طرح ابو سلیمان خالد ای ہمام دکھلا مجکو وہ جب کہ گیا اوس میں سے کتا تو لیا ہمام کو ساتھ اپنے اور دکھلائی اونکو وہ جگہہ کہ گھسا تھا اوس میں کتا جب کہ دیکھا اوسکو تو کہا اللہ اکبر فتح اللہ ونصر اور لوٹ آئے اور بلایا اپنے لوگوں کو اور کہا اونسے قصہ اوسکا … کہ ارادہ کیا ہے میںنے شہر میں جانے کا پانی کے گھاٹ سے اور چاہتا ہوں تمسے سو آدمی کہ دیدیں جانیں اپنی واسطے اللہ تعالی کے اور جان لو کہ دنیا سچا گھر ہے واسطے اوسکے کہ سچا جانے اوسکو اور دار نفاخر کہ سلامت ہوے اسمیں سے اور دار امید جو کرتا ہے راہ لے اسمیں سے اور دار نجات جو کہ نکلے اسمیں سے انجام کو دنیا جاے نزول وحی الہی کی اور جاے نماز او فرشتوں کی او سجدہ اوسکے دوستوں کی بنا لو اوسکو کھیتی پس حکم کرے اللہ تعالی تمپر اور کہیر اور … نفع اسکا واسطے ہمارے اور تمہارے سے جو چاہے زاد راہ جمع کرنا اوس دار فنا سے واسطے روز حشر کے وہ جلدی کا کرے بیچ تجارت نافعہ کے اور نہ مغرور کرے اوسکو طول اجل واسطے اطمینان کے بیچ تفصیل کے خبر دار کردی جنہنے جان اپنی واسطے اللہ تعالی کے اور بیشک سود لیا اوسنے پھر پڑھا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے جو شخص کہ یہ چاہتا ہے جلدی کرے اور نہ گھبراوے ڈرانے والی چیزوں سے پس تحقیق وعدہ درمیان ہمارے اور تمہارے بیچ میدانوں قیامت کے ہے اور یہ وقت حسرت اور ندامت کے شتابی کرو اپنے بالک ہونے کی اور دین تمامی کی پس ارادہ کیا سب نے ساتھ برکت اور مدد اللہ کے اور چن لیے اپنے لوگوں سے سو آدمی اور حکم کیا اونکو ہتھیار باندھنے کا اور سوار ہو کر طرف حضرت عیاض کے گئے اور آگاہ کیا اونکو اپنے ارادے سے واسطے داخل ہونے شہر کے پانی کے گھاٹ سے اور کہا اونسے طیار رہو جب سنو تم آواز تکبیر و تہلیل کی کہا عیاض نے کہ میں بھی یہی ارادہ رکھتا ہوں ساتھ مدد اللہ تعالی کے جاؤ تم مدد کرے تمہاری اللہ تعالی او فتح

دیجیو ساتھ برکت اللہ تعالیٰ کے کہا راوی نے پس رخصت کیا اونکو خالد نے اور لوٹ آئے طرف اپنے لوگون کے تو پایا اونکو طیار اور چلے
آگے اونکے درحالیکہ سب پیادہ تھے یہان تک کہ آئے دروازے گھاٹ پر اور تھی آدھی رات اور حکم کیا تھا اللہ تعالیٰ نے خواب کو پس غالب ہوا اوپر قلعے
والون اور برجکی والون کے اسواسطے کہ شان الٰہی یہ ہے کہ جب چاہتا ہے کوئی کام تو پورا کرتا ہے اوسکو اور طیار کر دیتا ہے اسباب اوسکے کہا راوی نے
اول گھسنے والا اوس نالی مین خالد تھے اور پیچھے اونکے عامر بن احوص اور حذیفہ بن ثابت اور عمران بن بشیر اور باقی سو آدمی رضی اللہ عنہم اور تھا اونمین
کوئی کہ گر بسکہ داخل ہوا دب کر اور جو جسیم تھا کہ نہ گھس سکتا تھا اوسمین لوٹتا تاسف کرتا ہوا اوپر شہادت کے پس گھسے شہر مین ساٹھ آدمی اور رہ گئے ہمراہ سو کے
اونکے تاکہ گھس سکے اوس نالی مین پھر ایک شخص نے پیچھے سے جو نہین سکتے [illegible] اور کھاڑا اوس نالی کے مونھ سے ایک پتھر کو تو چوڑی ہو گئی راہ اور گھس گئے
باقی سب لوگ بھی اور جا ملے اپنے لوگون سے اور جا پہنچے وہ بیچ شہر کے پس بلند کیا اپنی آوازون کو اور جاگے سونے والے اور کانپ اوٹھے بیٹھے ہوئے
اور قصد کیا خالد نے دیوار کے رستے کا اور ریسکا لوگون کو اوترنے سے اور تھے دس آدمی اپنے دروازے پر پس توڑے اونھون نے قفل اور کھولا دروازہ اور
تھے عیاض کے سوار ہوئے تھے اور جگا دیا تھا لوگون کو اور مستعد کر رکھا تھا اونکو قتال پر جب کہ تکبیر کہی خالد نے ساتھ اپنے لوگون کے تو جلدی کی عیاض نے ساتھ
اپنے ہمراہیون کے طرف دروازے کے سو پایا اوسکو کھلا ہوا پھر آئے اندر اور شروع کیا اہل شہر نے بھاگنا طرف دیوار کے اور رات تاریک ہو رہی تھی اور
اندھیری اکٹھا تھی اور ابر گھرا تھا پس نہ تھا کوئی کہ اوٹھے اپنی خوابگاہ سے مگر تلوار نے جا کر دیا تھا سر اوسکا اور نہ نکلا کوئی اپنی اولاد مین سے مگر یہ کہ کاٹ دیا
تلوار نے دل اوسکا اور خالد ساتھ اپنے ہمراہیون کے تکبیر کہتے تھے اور کٹ گئے تھے اہل امد پر اسباب بچاؤ کے اور گھیر لیا تھا اونکو عذاب نے کہا راوی نے
اور تھے دلاور حملہ کرتے اور دل مسلمانون کے خوش ہوتے اور کاٹتے گردن کافرون کی اور گھبراتا دل نامردون کا اور روتین آنکھین اور نہ سنا جاتا شور اور
نہ شفاعت کرتا کوئی شفاعت کرنے والا اور نہ منع کرتا کوئی منع کرنے والا یہان تک کہ گذری رات اور صبح قریب ہوئی نکلنے کے اور خالد پکارتے تھے
تکبیر کا یہان تک کہ گذری رات اور پھیلی روشنی تب دیکھا اہل شہر نے جو کہ نازل ہوا اون پر تو گئے دار الامارة کو ڈھونڈتے ہوئے ملکہ مریم کو پس نہ پایا
اوسکو کہا راوی نے سبب اسکا یہ ہوا کہ اوسنے جب سنا کہ اصحاب آ گئے اندر تو جانا کہ بیشک شہر لے لیا اونھون نے تو [illegible] آپ بھاگی ساتھ چند
اشخاص کے اوتری بیچ [illegible] دار الامارة کے اور لیا جس قدر مال کہ اوٹھا سکی اور نکلی دامن کوہ سے ڈھونڈھتی راہ بلاد روم کی کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے
جب کہ جانا اہل شہر نے کہ بھاگ گئی ملکہ اونکی تو پکارے الغوث الغوث یعنی [illegible] مسلمانون سے [illegible] اور صلح کیا اونکا [illegible] صبح ہوئے وہ میدان مین
اور کہا اونسے عیاض نے کہ اما بعد تحقیق اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہماری تم پر اور صبر دیا ہمکو اور فتح دی ہمکو تم پر اور اگر اللہ تعالیٰ نہ کرتا ہمارے نبی کو نبی رحمت اور نہ رکھتا
رحمت کو قلوب مومنین مین تو ضرور تھا ہمکو قتل کرنا تم سب کا لیکن حکم کیا ہے ہمکو ہمارے رب نے اپنی کتاب کریم مین ساتھ غصہ کھانے اور عفو کرنے کے کہ فرمایا
وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ یعنی اور دبا لیتے ہین غصہ اور معاف کرتے ہین لوگون کو
اور اللہ چاہتا ہے نیکی والون کو پھر نظر کی اونمین جو اسلام لایا قبول کیا اوسکو اور جو نہ اسلام لایا رکھا اوسپر جزیہ [illegible] کہا واقدی رحمۃ اللہ
نے اور حاضر تھا اوس جماعت مین ایک شیخ اونکے زید بن [illegible] یہودی کا اور تھا عالم دین یہود اور نصاری کا اور گمان کرتا تھا آپکو اولاد داؤد علیہ السلام
سے اور بنی اسرائیل تعظیم کرتے تھے اوسکی اور [illegible] تھے اوسکو [illegible] جب کہ داخل ہوئے عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ آمد مین اور جمع کیا
وہان کے لوگون کو میدان مین اور کلام کیا اونسے [illegible] اوس شیخ نے تو کھڑا ہوا وہ درمیان اپنی قوم کے اور [illegible] اوسکو بلایا [illegible] بس بتلائی
اوسنے مسلمانون کو قدر و منزلت اپنی اور یہ کہ مین پیشوا ہون بنی اسرائیل کا اور اولاد سے ہون داؤد علیہ السلام کی اور تم اصحاب ہو نبی رحمت کے اور
اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا رحمت کو اور رکھا اوسکو تمہارے دلون مین اور فضیلت دی تمکو اللہ تعالیٰ نے سب امتون پر اور [illegible] ابراہیم و موسیٰ مین کہ
فرماتا ہوا اللہ تعالیٰ [illegible] آخر زمانے مین نبی امی کو اور کریگا اوسکی امت کو افضل سب امتون کا اور [illegible] دلون مین [illegible]
نظر کرتا ہون مین اپنے فرشتون پر [illegible] قیامت [illegible] داؤد علیہ السلام جب [illegible] گناہ کو [illegible]

وحشی جانور تو گئے وہ طرف زمین فلاۃ کے اور کہا الٰہی حق اوس نبی عربی کے کہ مبعوث کریگا تو اونکو آخر زمانے مین بخشدے گناہ میرے پس قبول کی
اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی کہا حضرت عیاض نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی عفو کو عفو کیا ہمنے تمسے کہا اہل شہر نے جب کہ عفو کیا تمنے ہمسے
تو آئے ہین ہم تمہارے دین مین پس اسلام لائے اکثر اونکے اور مقرر کیا جزیہ اونپر کہ نہ مسلمان ہوئے سال آئندہ سے ہر بالغ پر چار مثقال سونا اور لیے ہتھیار اونکے
اور دیا اونکو نصف مال اور بنایا مشہور رہیہ کو مسجد جامع اور رہے اوسمین بارہ دن تک پھر حاکم کیا وہان صعصعہ بدری کو اور ساتھ گئے اونکے پانسو سوار اونکے بنی اعمام عرب سے

ذکر فتوح یمانیہ اور جبل جودی کا اور پکڑلانا مسلمانون کا زوجۂ یانس امیر ہتاج کو اور قتل کرنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا اوس امیر یانس کو

کہا راوی نے پھر کوچ کیا عیاض نے طرف اور قلعون جبابرہ کے اور کہلا بھیجا اونکو پیغام اپنا پس اسلام لائے وہ اور بھیجا نعمان بن بشیر
کو طرف اہل اسکل کے پس مسلمان ہوئے وہ اور نام رکھا گیا وہ ملک ساتھ یمانیہ کے بسبب فتح ہونے اوسکی کے اوپر ہاتھ حذیفہ بن یمان کے
پھر گئے عیاض طرف جابیہ کے اور فتح کیا اوسکو صلح سے اور اوترے اوپر اہل جودی کے اور سیوان اور ذوالفرض کے پس کی اونھون نے مسلمانون
سے صلح اور اقرار اوپر باقی رہنے اوس ملک کے نزدیک اپنے اور کوچ کیا مسلمانون نے طرف ہتاج کے سو انکار کیا اونھون نے اسلام سے
اور مستعد ہوئے قتال پر اور کھڑی کین منجنیق وغیرہ اور دیکھا یہ حال عیاض نے اور تنگدل ہوئے اس سے اور کہا کہ یہ قلعہ سخت ہی اگر چھوڑ گئے ہم اسکو
تو لوٹینگے یہ اور شہرون کو اور بدمعاملگی کرینگے اور حق خبرداری ہی ہمپر اونکی کہ مسلمان ہوگئے یا صلح کی ہمسے سو دور ہونگا مین اس سے یہان تک کہ
فتح کرون اسکو انشاء اللہ تعالیٰ کہا خالد بن ولید نے کہ اوتارو ہمکو یہان شاید کہ پیش آوین ہمکو وہ امور کہ تعجب ہو اسکے جواب مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے
تھا صاحب ہتاج شیطان سرکش ظالم دلیر یانس بن کابوس نام اور نکاح کیا تھا اوسنے ملکہ میرونہ بنت بریونہ سے جو بیٹی ہی مرقیول بن کالوس حاکم قلعہ
حصن جدید کی اور ہوا تھا اس شادی کو ایک سال اور گئی تھی وہ واسطے دیکھنے ماں اور باپ اپنے کے اور رہی وہان ایک مہینے تک پھر جب ارادہ کیا طرف ہتاج
نزدیک خاوند کے تو وہ آدھی راہ مین تھی کہ آئے اوس شہر پر مسلمان اور گھیر لیا ہتاج کو پس ٹھہر گئی وہ راہ مین اور نہ آسکی آگے اور تھا وہ دشمن الٰہی بہت
چاہتا اوسکو بسبب فراق کے اور جب دیکھا مسلمانون کو تو چاہا کہ نکل سکو نکلا مین اوس سے تو ارادہ کیا صلح کا مسلمانون سے واسطے حیلے اور
مکر کے تا کہ لے لے اپنی بیوی کو اندر پھر غدر کرے اور نہ کرے اطاعت مسلمانون کی سو بھیجا وکیل اپنا طرف عیاض کے یہ کہکر کہ اگر ٹھہرو گے تم یہان
تمام عمر تو نہ قادر ہوگے ہمپر لیکن صلح کرو ایک سال شمسی کامل کہ اگر فتح کر لیا تمنے باقی دیار بکر کو تو ہم رجوع کرینگے تمہاری اطاعت مین اور اگر نہ قادر ہوئے تم
فتح بلاد پر تو نہین اطاعت تمہاری ہمپر اور تھا وہ شخص کہ بھیجا تھا نصرانی بسید الفرض سے بڑا امیر بلاد ہتاج مین ساتھ اپنے بنی اعمام کے مرھف بن داقر نامدار اور
مائل تھا طرف عرب کے اکثر نسبت روم کے جب کہ کہا اوسنے مضمون وکالت تو قبول کی عیاض نے یہ صلح اور کہا کہ بہت ٹھہرین ہم پھر جب کہ جانے لگا
مرھف تو کہا عیاض سے خبردار ہو اے امیر واللہ نہین ہین اونمین سے کہ چھوڑ دون خیرخواہی عرب کی اور نیکی کرون ساتھ ان علوج کے سو جا ہی اوسنے
ایسی ایسی اگر کوچ کروگے تم اور چھپکے پکڑ لاؤ اوسکی عورت کو ساتھ اوسکے لوگون کے پھر طلب کرو اوس سے یہ شہر تو دے دیگا یہ اوسی وقت کر وہی کام
کہا عیاض نے نہین کہتے ہم کوئی بات کہ نہ وفا کرین اوسکو اور امید ہی کہ اللہ تعالیٰ دکھلاوے صدق نیت ہماری پس فتح کراوے اسکو ہمپر کہا بشر بن عامر نے کہ
حاضر تھے فتح شام اور دیار بکر اور دیار ربیعہ مین کہا اونھون نے کہ درمیان اس حال کے کہ مرھف یہ باتین کرتا تھا عیاض سے ناگاہ اوٹھا ایک غبار
آتا ہوا کہا عیاض نے میسرہ بن مسروق کو کہ سوار ہو اور تحقیق کر اوس غبار کی پس سوار ہوئے وہ اور گئے ساتھ ایک جماعت صحابہ کے اور لوٹے میسرہ
دوڑا ایک گھنٹہ تجھے خوش ہو اے امیر ساتھ فتح کے کہا اونھون نے کیا خبر ہی اے ابن مسروق کہا اونھون نے یہ لشکر ہی ابن ہبیرہ مازنی کا کہ لوٹے اونھون نے
شہر کفار کے اور لائے مال اور قیدی لشکر کہا راوی نے پس ظاہر ہوئی خوشی عیاض کے موہنہ پر اور انتظار کرنے لگے آنے ابن ہبیرہ مازنی کا

یہان تک کہ آ گئے وہ اور سلام علیک کی عیاض اور سب مسلمانوں سے اور پیش کیا مال غنیمت کو اور مرہب بن واقد نے کچھ بانٹا یہان تک کہ پیش کی
ایک لڑکی رومی کہ شرمندہ ہوتا تھا آفتاب اوس سے اور تھا اوسپر لباس شاہانہ پس سر جھکا لیا مسلمانوں نے طرف زمین کے بسبب ادب اونکے
اللہ سے اور اسکے فرمان میں قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
بِمَا يَصْنَعُونَ ○ یعنی کہہ دے ایمان والوں کو نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں تھامے رہیں اپنے ستر اسمین خوب ستھرائی ہے اونکی اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہیں
جب کہ دیکھا اوسکو وکیل مرہب نے کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ بیشک دین تمہارا حق ہے اور قول
تمہارا سچ ہے کہا اوس سے عیاض نے کیا حال ہے تیرا اے شخص کہا اوسنے یہی بیوی ہے عیاض صاحب ہیتاج کی کہ ڈالدیا اسکو اللہ نے تمہارے ہاتھون
مین پس سجدہ شکر کیا عیاض نے اللہ تعالی کا پھر جب کہ اوٹھایا سر پڑھا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ○ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کر دے اوسکا گذارا اور روزی دیگا اوسکو جہان
اوسکو خیال نہو اللہ نے رکھا ہی ہر چیز کا اندازہ کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ نکلی تھی یہ بیوی اپنے اہل سے لیے ہوئے اپنے ساتھ ایک جماعت بطریقون
بطارقہ سے پس آ گئے اوپر اوس طرف کے قیس بن ہبیرہ اور پکڑ لیا اوسکو ساتھ اونکے ہمراہیون کے اور لے آئے طرف عیاض کے کہا عیاض نے مرہب سے
کہ جا تو طرف بانس کے اور چھپا اسلام اپنا اور کہہ اوس سے جو کہ دیکھا تو نے اور خیر خواہی کر ساتھ مسلمانوں کی اور کہہ اوس سے کہ اگر چاہتا ہے تو اپنی بیوی کو
تو دیدے ہمکو یہ قلعہ اور جو کہ چاہیں ہم اوس سے کہا راوی نے پس گیا مرہب طرف بانس کے اور کہا اوس سے ماجرا بیوی کا اور ہوا اوسپر اور کہا
اوسنے مرہب سے کیا ہے صلاح تیری کہا اوسنے کہ جان لے تو یہ لوگ نہین [illegible] کوئی بات مگر پورا کرتے ہین اوسکو اور راستی [illegible]
صلاح یہ ہے کہ دیدے تو اونکو قلعہ اور دینگے وہ تجکو بیوی تیری اور سب مال تیرا اور رہ جا امن ہوکر تو اونکی جانب سے اس بات مین کہا اوسنے پاس
جا طرف عرب کے اور لا پاس میرے دس آدمی اونمین سے کہ قسم کھائین جو کچھ ارادہ کرون مین اگر قبول کرین وہ بات میری تو دونگا مین اونکو
قلعہ اور [illegible] شخص کو کہ معتبر ہو قول اوسکا اور فعل اوسکا [illegible]
اور فتحمندی اوسکی کا بلاد شام مین یعنی خالد بن ولید اور [illegible]
پس آیا مرہب نزدیک عیاض کے اور کہی اوسنے تقریر بانس کی کہا عیاض نے [illegible]
اللہ سے [illegible] إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ○ یعنی اللہ نہین سنوارتا شریرون کے کام
کہا خالد نے [illegible] ہم پاس اونکے اور اللہ توفیق دینے والا ہے [illegible] وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پس کھڑے ہوئے خالد اور مقداد اور عمار [illegible]
اور قیس بن ہبیرہ اور [illegible] اور ضرار بن ازور اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم [illegible]
پہنچے قلعے کے دروازے پر [illegible]
لیے ہوئے [illegible] خالد اور ضرار اور عبد الرحمن [illegible]
ہمکو [illegible] ساتھ ہتھیارون ہمارے کے تو بہتر ہے ورنہ لوٹ جاوینگے ہم یہان سے [illegible]
ہتھیار [illegible]
[illegible]
پھر آیا مرہب اور حکم کیا غلامون کو [illegible]
[illegible]

اپنے لوگون سے کہ جب نزدیک دیکھو مجکو اونسے اور شروع کرتے مصافحہ خبردار شدہ و رہونا اور پکڑ لینا اونکو جلدی سے پس دیکھا اونکو خالد نے اور سمجھ گئے
صلاح اونکی تو بولے ای بطریق کھڑا رہ اپنی جگہہ پر ہم لوگون پر نہین چلتا حیلہ اور مکر بلکہ مغلوب کیا ہے بادشاہون کو اور لیے ملک انکے انھین ہاتون سے
پھر کھینچی تلوار اپنی اور گھبرایا یانس اور جانا کہ سب اہل قلعہ مل گئے ہین اونسے پس بڑھے خالد اوسکی طرف اور ماری تلوار اوسکے کاندھے پر کہ نکل آئی
پسلیون سے اور حملہ کیا اصحاب نے اہل قلعہ پر اور رکھی تلوار اونمین اور کثرت ہوئی اونپر لوگون کی کہا راوی نے اور تھے اندر شہر کے بہت آدمی
بیوپاری گانوٗن ہتاج کے مثل قسطاس اور فرساط کے او جمع کیا تھا ان سب کو یانس نے واسطے لڑنے مسلمانون کے جب کہ مارا خالد نے یانس کو
اور دیکھا اونھون نے صبر و ثبات صحابہ کا بیچ لڑائی اہل قلعہ کے تو بولے آپسمین تم جانتے ہو کہ عرب نہ سب بے فکر ہونگے اپنے لوگون سے اور فتح کر لیا
اونھون نے آمد اور سب شہرون کو نزدیک رکھیگا اونکو ہتاج وغیرہ سے لو اپنے واسطے مسلمانون سے امن اور لڑو اونکی طرف سے ساتھ اہل قلعہ کے
کہا راوی نے پس کیا اونھون نے یہ کام اور نکالین تلوارین اور مارنے لگے قلعے والون کو اور سنا عیاض نے شور کہا نہین قسم اللہ کی مگر یہ
خالد اور ساتھی اونکے بیشک قریب کیے گئے جلدی کرو اونکی طرف ای مجاہدین پس پہلے دوڑے ابوالہول ساتھ اپنے چارسو آدمیون کے پیادہ اور
چڑھ گئے پہاڑ پر اور قصد کیا قلعے کا پس بھاگے بھاگنے والے اور رکھی اونمین تلوار کہ نہ بچا کوئی اونمین کا اور نہ پہونچے ابوالہول قلعے تک مگر یہ کہ مالک ہو گئے
تھے اوسکے خالد اور قبضہ کر لیا تھا اوسپر اور بھر گئے عیاض او مسلمان باقی اندر اور پکڑ لیا وہان کے سب لوگون کو اور حاکم کیا وہان کا اپنے غلام سالم کو
اور دیے اوسکو سو آدمی اور لکھدیا اہل قسطاس اور فرساط اور اہل قلعہ کو کہ نہ زنا کرین کبھی کسی عورت سے اور گواہ ہوئے اوس کاغذ پر خالد اور مقداد اور
عمار اور معاذ اور شرحبیل اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن ازور اور چھوڑ دیا عیاض نے اون قیدیون کو کہ لائے تھے اونکو قیس بن ہبیرہ اور
کوچ کیا طرف سیافارقین کے پس ملے اونسے راہ مین لوگ اون پہاڑون کے اور اہل جزیرہ اور قلیبا اور رستنان اور حزب الکلاب کے اور دی اونکو امان اور
مقرر کیا اونپر جزیہ اور لوٹا دیا اونکو اونکے شہرون کی طرف اور آئے پاس عیاض کے اہل سیافارقین ملنے کو اور شکرگذاری کی اونھون نے اونکی حسن سیرت اور
عدالت کی اور لائے دعوت اور رسد اور اوتارا اوسطرف میدان واسن کہ وہین پس مقیم رہے وہان دس دن پھر جمع کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور مشورہ کیا اونسے اور کہا کہ مین ارادہ رکھتا ہون جانے کا طرف بلاد ارمینیہ اور ارزن روم کے اور صلاح دو مجکو رحم کرے تمپر اللہ کونسی راہ سے چلین ہم
کہا ایک شخص نے کہ وہ خوب جانتا تھا حال اون شہرون کا ای امیر کیا حکم دیتے ہو مجکو عرض کا کہا عیاض نے جو شخص کہ ہو پاس اوسکے صلاح چاہیے
کہ کہے کہا اوسنے کہ جانتا ہون نہین جب کہ قصد کروگے تم بلاد ارمینیہ کا تو دیر لگیگی تمکو وہان اور قریب ہی یہان سے قلعہ مضبوط کہ کہتے ہین اوسکو حصن لغوب
اور مشہور یہی نام اوسکا ساتھ نام اوسکے حاکم کے جو بطالقون بن کنعان بن عبید بوس ہے اور یہی لشکر اوسکا سخت زائد تین ہزار سوار سے

ذکر فتح حصن لغوب کا

پھر کہا اوسنے ای امیر جانو کہ اوسکے عمل بہت ہین پرگنات بہت جب کہ کوچ کروگے تم یہان سے تو حرص کریگا وہ ان شہرون کی اور لوٹیگا یہان کے
لوگون کو اب صلاح یہ ہے کہ اگر بھیجو تم اودھر ایک لشکر شاید کہ فتح کردے اللہ اوسکو اگر فتح کیا تمنے اوسکو تو جاؤ جدھر چاہو ساتھ آرام دل کے اور بے فکر
ان ملکون والے لوگون سے کہا عیاض نے اہل محفل کو کیا کہتے ہو تم بیچ کلام اس شخص کے کہا خالد نے سچ کہا اسنے اور ظاہر کیا حق کو ارادہ کرو
اور توکل کرو اللہ پر پھر اوٹھے اوس مجلس سے سب لوگ اور فکر کرتے رہے عیاض اوس بات کہ کسکو بھیجین اوس قلعے پر پس اختیار کیا یوقنا کو اور بلایا
اوسکو اور کہا ای بندۂ خدا یوقنا متفق ہوئی رای میری اسپر کہ بھیجون تجکو طرف قلعے کے کیا ہے صلاح تیری کہا یوقنا نے بہتری کرے اللہ امیر کی مگر
سنیئے کہ وہ قلعہ سخت ہے جب کہ جاوینگے ہم طرف اوسکے تو دیر لگے گی اور دراز ہوگی مدت اور نکلیگا یہ وقت اور نہین جانتے ہم انجام کو لیکن دیتا ہون مین
اپنی جان واسطے اللہ اور رسول اوسکے کے اور لیے سو آدمی ہمقوم اپنے اور پہنا لباس زمینداروں کا اور کہا ہمراہ لیتے ہین ہم اہل و عیال اپنے چھوٹے
اونکو اور چرخ ہو تر سکے اور گھسین ہم درمیان اہل بلاد کے بیچ صورت زمینداروں کے اگر گھس گئے ہم اندر قلعے کے تو ہم مالک ہو گئے اوسکے انشاء اللہ تعالی

کہا عیاض نے ای عبد اللہ مشہور ہو گیا ہے حال تیرا سب نصرانیون کو اور ڈرتا ہون مین کہ جاوے تو بیچ فریب کیا جاوے تجھسے اور ہمراہ یوقنا کے [illegible]
کر قید کرلین تجکو اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ یعنی اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت مین [illegible] یوقنا نے جب کہ
انکار کیا آپ نے اس بات کا تو حکم دو مجکو لوٹنے کا اونکے شہرون کو پس اجازت دی اونکو عیاض نے اور نکلے یوقنا ساتھ ایک ہزار سوار قوم اپنی کے
اور گئے اوپر ارزن اور [illegible] اور سعرد اور [illegible] اور حزان اور سعدن کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور تھی تقدیر الہی سے درمیان حاکم سعرد اور
حزان اور سعدن کے اور [illegible] اور [illegible] اور بطریق سلواس کے اور بطالقون کے لڑائی اور تھے کہ لوٹا کرتے تھے آپسمین اور خراب کرتے تھے اپنے ملکوں کو
جب کہ پہونچی خبر آنیکی صحابہ کی اور حال یہ کہ تھے اوپر میافارقین کے تو اکٹھا ہوئے لوگ اون شہرون کے اور خبر دی اوسکی ہرسلوا حاکم سعرد کو اور [illegible]
طاقت اوسکو مقابلہ عرب کی پس لیا اوسنے تحفہ عمدہ اور لیگیا آپ اوسکو پاس بطالقون بن کنعان کے تاکہ صلح کرلے اوس سے اور ہوجاوین سب ایک
بیچ قتال مسلمانون کے پس تہا ایک صحرا مین مقیم تہا بیچ ایک گانون [illegible] نام کے اور ڈالا کھلا رکھا تہا اپنے گھوڑون کو اور مقرر کر رکھا تہا [illegible]
سب گھوڑے اور کھانے سے ناگاہ جا پڑے اوسپر یوقنا اور گھیر لیا اوس گانون کو اور پکڑ لیا اونکو کہ تھے اوسمین اور اوس بطریق کو ساتھ [illegible]
اور شب گذاری پہر بیچ صبح کے دیکھا سب قیدیون کو اور کہا اونسے کہ اللہ تعالی نے فتح دی ہمکو اور مدد کی ہماری اور جان لو کہ مین ایک بادشاہ ہون بادشاہان
روم سے مالک تہا مین شہرون کا اور لیے پہرتا مین لشکر اور حکمرانی کرتا تہا اور پوجتا تہا صلیب کو جب کہ لایا اللہ تعالی اس قوم کو تو [illegible]
اور نظر کی بیچ اس طریقے پر پس معلوم کیا بیچ کہ حق ساتھ اونکے ہے سو متابعت کی بیچ اونکی اور کہنے لگا مین قول اونکا اور [illegible]
خوف کرتے تھے ملوک عجم اور کسری بن ہرمز اور دیلم اور ترک اور تہا واسطے ہمارے کروزمین کا اور نہ التفات کرتے تھے ہم طرف عرب کے یہان تک کہ
[illegible] ہمارے اور چکھایا ہمکو گرد اور جاتی رہی شجاعت ہماری اور مالک ہو گئے ہماری زمینون اور قلعون کے اور حاوی ہو گئے ہمارے ملکون پر اور
مدد کی انکی صاحب نے زمین و آسمان کے اسواسطے کہ یہ ایک جانتے ہین اوسکو عبادت مین اگر ایمان لاؤ گے تم اللہ واحد پر تو ہو ویگا واسطے تمہارے نفع
دنیا اور آخرت کا اور چہوٹ جاؤ گے قیدی ہونے سے اور اگر انکار کیا تمنے تو قتل کرونگا تم سب کو کہا اون سب نے کہ مہلت دو ہمکو آج تاکہ سوچ لین ہم [illegible]
معاملے اپنے پس مہلت دی اونکو پہر تنہا بلایا ہرسلوا البطریق کو اور کہا اوس سے خلوت مین کہ کر تو کام اپنی خلاصی کا اور چہوٹ جاوے تو اپنی آگ سے اور [illegible]
تاکہ راحت کو پہنچے تو اور [illegible] حالات کہ [illegible] درمیان تیرے اور اس قلعے والے کے کہا اوس بطریق نے [illegible]
[illegible] درمیان تیرے اور اوسکے کہا اوسنے کہ طلب کی تھی صاحب اس قلعے کے نے بیٹی میری واسطے نکاح کے اور [illegible]
رد کر دیا [illegible] بیٹا اوسکا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جبکہ یہ کہہ لیا تمنے تو کرتا ہون مین اور نہین ہی دشوار مجھپر مگر ڈر ہی مجکو یہ کہ اگر کرون مین یہ کام اور اوترے وہ قلعے سے اور بھیجے ساتھ میرے بعض آدمی اپنے تو حاصل ہو تمکو فائدہ دشمن کی طرف سے کہا یوقنا نے کیا ہی تدبیر کہا بطریق نے صلاح میری سوا اسکے نہین ہی اور وہ یہ ہی کہ کوچ کرے تو اسوقت جریدہ ساتھ اپنے سوارون کے اور مین ہمراہ تیرے ہون تو پہونچ جاوینگے ہم صبح ہوتے ہوئے اوس قلعے پر پس قریب اوسکے دینا تو مجکو گھوڑا اور ہتھیار میرے پس چڑھونگا مین گھوڑے پر بطور جلدی کے اور جالونگا اوسکو میدان مین ساتھ اوسکے ارباب دولت کے پس جبکہ دیکھونگا اوسکو پیادہ ہو جاؤنگا اور ڈال لونگا خاک سر پر اور پکارونگا کہ ای بادشاہ پکڑ لیے عرب نے لوگ میرے اور غلام جبکہ پونہچیگا وہ مقام تمہارا تک ہونگا مین وہ ایک فرسخ ہی تیرے شہر سے جبکہ یہ سنیگا وہ تو نہ دیر کر سکیگا میری مدد مین اور جلدی کریگا تمہاری طرف اور جان کہ اکثر لشکر اوسکا متفرق ہو گیا ہی قلعون پر خبرداری کو اور اب نہین ہین پاس اوسکے سوا ایک ہزار سوار کے یا کم جبکہ سنا یوقنا نے یہ کلام اوسکا تو اعتماد کیا اوسپر اور بیچا باقی قیدیون کو پاس عیاض کے جبکہ پونہچے وہ پاس انکے کہا عیاض نے اونسے اگر چھوڑونگا مین تمکو تو کیا ظاہر کروگے یہ خوبی ہماری لوگون مین کہا اونھون نے ہان اور کیسے نہ مشہور کرینگے ہم اوسکو پس چھوڑدیا اونکو تاکہ سمجھین اہل شہر پس متابعت کرین عرب کی اور مقصد یوقنا کا یہ ہوا کہ چلے وہ تمام رات جریدہ اسباب سے پس نکلی بیاض صبح مگر پہونچ گئے قریب قلعے کے پس وہان چھوڑا اوس بطریق کو اور لیا اقرار صدق ہونا اور دیا اوسکو گھوڑا اور ہتھیار اوسکے اور چلا وہ اور پہونچ گیا ایک دو فرسخ پاس قلعے کے اور تقدیر الٰہی یہ ہوئی کہ نکلا تھا وہ بطریق واسطے جانے کے طرف مصر کے اور ہمراہ تھے اوسکے ہزار سوار اور ہزار پیادے پس سبب اسکا یہ ہوا کہ ایک گروہ بطریق ہرسلوا کے تھے بیچ کنیسے کے پس پکڑ لیا اونکو یوقنا نے پس آئے بعض آدمی پاس صاحب قلعے کے اور کہا اوس سے یہ قصہ پر ملال پس چلا وہ واسطے چھڑانے اونکے کے یوقنا سے الغرض جبکہ پونہچے پاس اوسکے ہرسلوا تو پیادہ ہوا اور عاجزی کی اور کہا قصہ پس حکم کیا او اور کہا کیسے نکل آیا تو کہا اوسنے کھولین بیڑیان مین اپنی اور چڑھ بیٹھا گا مین اس گھوڑے پر جبکہ معلوم کیا اونھون نے مجکو چڑھے پیچھے میرے اور وہ پیچھے میرے قریب ہین موضع باباعا سے کہا راوی نے جبکہ یہ سنا طالقون بن کنعان نے حکم دیا سواری کا اور چلا اوسی وقت طلب یوقنا مین اور کہا ہی چاہتے تھے ہم جہاد سے نزدیک کر دیا اوسکو اللہ نے تجسے پس ہوشیار ہو اور نہ مہلت دو ایک دوسرے کو اور صبر کیا یوقنا نے صبر بزرگون کا اور واقع ہوا شور ہر طرف سے اور رکھ لیے صلیبیون نے ہاتھ اپنے اور مدد مانگی یوقنا کے لوگون نے رب المشارق والمغارب سے اور درمیان اوس حال کے کہ یہ اوپر ہلاکت کے تھے ناگاہ ظاہر ہوئے سوار کہ دوڑتے آتے ہین پس دیکھا اونکو یوقنا نے کہ تھے وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار سوار بافسری خالد بن ولید اور تھا سبب اونکے آنے کا یہ کہ عیاض ڈرے واسطے یوقنا اور بنی اعمام اونکے کے پس بھیجا پیچھے اونکے خالد کو اور پایا خالد نے اونکو بیچ لڑائی کے اور چھوڑین باگین اپنی اور کہا ای اہل ایمان و حاملان قرآن نہ دور کرو آپکو بندگان صلیبان سے بلند کرو آوازین ساتھ ذکر اللہ کے کہا راوی نے اور دیکھا یوقنا نے مدد کو کہ آ پونہچی پس بڑھا دل اونکا اور مقابل ہوئے صاحب حصن سے اور پہچانا اوسکو اوسکے لباس سے پس برچھے اوٹھائے دونون نے اور برابر حملہ کیا مگر یوقنا نے پہلے مارا اوسکے پس گرادیا اوسکو زمین پر مردہ اور کیا خالد اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کام آگ کا بیچ خشک لکڑی کے جبکہ مارا یوقنا نے صاحب قلعہ کو توکاٹا سر اوسکا اور رکھا اوپر برچھے کے اور پکارا اب کیسکے واسطے لڑتے ہو تم مارا جنکو تمہارے حاکم کو جبکہ دیکھا اونھون نے وہ سر تو بھاگے اور مرے اکثر اوسکے اور گئے باقی طرف پہاڑ کے اور واقع ہوا شور قلعے مین قتل طالقون کا پس بھاگنے لگے وہ لوگ کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اور تھی اوس طالقون کی بیوی عاقل و دانا صاحب اسرار و تدبیر جب کہ دیکھا اوسنے یہ حال اپنے خاوند کا اور مارا جانا اکثر اہل قلعہ کا اور متفرق ہونا بھاگ کر یقین جانا زوال ملک اپنا اور خرابی گھر کی پس جمع کیا بزرگون کو ارباب دولت سے اور کہا اونسے تم جانتے ہو کہ بادشاہ مارا گیا اور لشکر پراگندہ ہوا اور پونہچی ہی تمکو خبر معاملہ عرب کی ساتھ ملوک نصارا اور بنی ماسے مصر و بیہ کے اور کیفیت مالک ہونے کی شام اور ارض ربیعہ اور دیار بکر اور دیار مصر پر اور قریب ہوئے جاتے ہین واسطے اونکے کام اور پھیلتی ہی شریعت اونکی اور بلند ہوتا ہی ذکر اونکا اور داخل ہوئے ہین اونکے دین مین ملوک اور بطارقہ اور نہ نازل ہوئے کسی قلعے پر مگر مالک ہوئے اوسکے اور نہ ملا کسی لشکر سے مگر بھگا دیا اوسکو

اب آئے یہ تمہاری زمین مین اور اوترے تمہارے میدان مین پس کیا دیکھتے ہو تم اسمین رائے نیک اپنی کہا اون سب نے ای ملکہ کبھی تونے کوئی بات
مگر سمجھا ہے نہ اوسکو اور معلوم کیا اختیار تیرا ہی کہا اوسنے صلاح بہتر یہ ہی کہ بچاؤ اپنے خون اور اہل اموال اپنے اور داخل ہو بیچ اوس چیز کے کہ
داخل ہوئے اوسمین اور شہر والے اور صلح کر لو عرب سے پس امن مین ہو جائینگی جانین تمہاری اور زندگی کرو اونکے سایے مین کہا اونھون نے
یہی بہتر ہی کہا ملکہ نے پس جاؤ مین تمسے چند آدمی پاس عرب کے اور کر آئین اونسے صلح ہماری پس نکلے اوسکے پاس سے تیس آدمی معتبر اور گئے
پار دریا کے لشکر خالد مین جب کہ دیکھا اونکو خالد اور مسلمانون نے جان لیا کہ یہ اہل قلعہ سے ہین پس استقبال کیا اونکا اور سلام علیک کی اور
مرحبا کہا اور گئے ساتھ اونکے خیمہ خالد مین پس بیٹھے ہوئے تھے وہ مٹی پر اور بیچ مین بڑے بڑے اصحاب گرد اونکے اور وہ کثرت کرتے تھے ذکر الہی مین اور
نہ تھا اونکا دربان اور چوبدار پس سلام علیک کی اونھون نے مسلمانون پر پس پڑھا خالد نے وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ
مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا یعنی اور جب دعا دیوے کوئی تو تم بھی دعا دو اوس سے بہتر یا وہی کہو اولٹ کر پس بڑے معتمد اور علما اونکے دین
اور کہا اونھون نے کون ہی تم مین امیر تاکہ گفتگو کرین ہم اوس سے کہا مسلمانون نے نہین ہم مین امیر اور نہ کوئی دیکھنے والا اپنے بھائی کو چشم حقارت سے
اسواسطے کہ اسلام خصلت ہماری ہی اور دین جماعت ہماری اور ہم سب بندگان خدا ہین جب کہ سنا اون لوگون نے یہ کلام کہا سبحان اللہ دین فتح دی تمکو
اللہ نے ہمپر مگر بسبب متابعت نبی تمہارے کے اور کہنے حق بات کے دین ہین اور ہم چاہتے ہین تمسے یہ کہ رکھو ہمکو ایک بات پر اور شریک کرو ہمکو ساتھ اور اہل شہر کے
کہا خالد نے کس قدر دیتے ہو تم ہمکو مال کہا اونھون نے جو چاہو گے تم قبول کرینگے ہم اوسکو کہا مسلمانون نے کہ ہم نہین چاہتے مگر اوسی قدر کہ راضی ہون آپ
اہل شہر کے یہان تک کہ خوش ہون دل اونکا اور جو رحم نہین کرتا نہین کیا جاتا رحم اوسپر تحقیق سنا ہی ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین
نکالی جاتی رحمت مگر شقی کے دل سے کہا راوی نے جب کہ سنا اون لوگون نے یہ کلام روشن ہوگئے مونھ اونکے خوشی سے
اور کہا سب نے تحقیق مدد کی تمہاری اللہ تعالی نے بسبب حق کے اور نہین دیکھتے ہم دین تمہارا مگر حق پس مسلمان ہوگئے سب اور لوٹ آئے طرف قوم اپنی کے
اور جمع کیا اونکو اور کہی اونسے وہ بات اور وہ حال کہ دیکھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حسن سیرت اونکی پس کہا اہل شہر نے نہین بہتر جانا
ہم اونکو تمسے اسواسطے کہ تم صاحب عقل اور دین ہو اور راضی ہوئے ہم جس سے تم راضی ہوئے اپنے واسطے پس مسلمان ہوئے سب مگر کچھ آدمی اونکے اور
ملکہ نے جب کہ سنا یہ حال خوش ہوا دل اوسکا اور بھیجا تحفہ طرف خالد کے اور کہا اوترا آئین اس طرف دریا کے اور کنارا کر دیا پل واسطے اونکے
اور اوترے خالد مع لشکر اور مقام کیا بیچ مین اس طور کہ ملکہ نے بھیجے اونکو پس خوش کیا اوسنے اور لوگون کو کہا ایک جماعت ہین طلاق دینے والے دنیا کو اور چاہنے والے
آخرت کو کہ راضی ہوا اللہ اونسے اور نہین … نہین کوئی غلبہ کرنے والا اور نہ بیوقوف … والا اور نہ خیانت کرنے والا اپنے بھائی مسلمانون کی مشغول
ہین سب فکر مین اور … ساتھ صبر کے … عبادت … طرف اونکے اور اسلام لائی پاس اونکے کہا خالد نے قبول کرے
اللہ تجھسے اور راضی ہو پس ہمیشہ رہ اپنے قلعے مین ساتھ حکومت کے … اور دیکھا اوسکو … ارادہ کرتا ہون … اگر ہوتی یہ
بیوی میری … بھیجا خالد نے … واسطے اوسکے … قبول کیا … دریافت کیا خالد نے … سے بھی مشورہ
اسکا پس بھیجا اونھون نے جواب خالد کو یہ کہ نکاح کردو یوقنا کا اوس سے اور نہ باقی چھوڑنا اس ملک کے قلعون سے کوئی جگہ مگر جانا وہان …

ذکر فتح طنزا اور بہرود اور سمرد کا

کہا راوی علیہ الرحمہ نے پس ارادہ کیا خالد نے جانے کا طرف سمرد اور بہرود کے پس ناگاہ آئے ایلچی اونکے اہل قلعہ طنزا واسطے صلح کے اور یہ کہ
فرمانبردار ہون مسلمانون کے کہا خالد نے جو اسلام لاویگا اوسے قبول کرینگے ہم اوسکا اور ہوگا نفع اوسکا اور نقصان اوسکا مثل ہمارے اور جو رہیگا اپنے
دین پر مقرر ہوگا اوسپر جزیہ سال آئندہ سے تو قبول کیا اونھون نے یہ اور لکھ دیا عہدنامہ اور گئے خالد طرف بہرود اور سمرد اور … اور اون کے
اور صلح کی جیسون نے اور راضی ہوئے اور پھرا اور کہا راوی نے اور گذرے … کی … اور …

یوقنا رحمہ اللہ نے اور آملے خالد عیاض سے پس پایا اونکو بہ موضع قاریہ مین کہ وہ شہر جالوت کا ہی جب کہ پونہچے خالد لشکر مین سلام علیک کی لوگون نے
اتپسمین اور مقام کیا وہان پانچ دن پھر ارادہ کیا جانے کا پلیس اور اخلاط پر ناگاہ آئی خبر کہ ملکہ بطاریون بیوی یرغون کی جسنے فتح کیا تھا کفر توثا اور
ہوا تھا اوسکا جیسا کہ گذرا یہ کہ بھاگ گئی وہ طرف اپنے باپ کے اور لوٹ گئی اپنے دین مین پس مشہور ہوئی یہ بات مسلمانون پر کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہ حدیث کی مجھسے محمد بن یونس نے کہا حدیث کی مجھسے اسمعیل نے اور اوسنے قیس سے کہ کہا اونھون نے ملکہ بطاریون نصرانی ہوئی اور نکلی اسلام سے سوا اسکے نہین کہ گئی پاس
باپ کے بہت فریب و حیلہ کیے تاکہ قبضہ کرلے شہر مین مسلمانون کا اسواسطے کہ جانا اوسنے کرے وہ کام کہ کہا اوسکے خاوند یرغون نے کفر توثا مین
پس موافق ہوئی رائے اوسکی اور رائے اوسکے خاوند کی اس بات پر کہا یرغون نے مین نہ ہمراہ جاؤنگا تیرے اسواسطے کہ ڈرتا ہون تیرے باپ سے
یہ کہ قید کرے مجکو کہا ملکہ نے زرہ لو پہین اور کپڑے پہن اپنے اور ارادہ کیا جانے کا پس جمع کیا اپنے غلامون کو خلوت مین اور کہا اونسے جانو کہ مین
ارادہ رکھتی ہون ایک کام کرنے کا اور ظاہر کرتی ہون مین تمپر کہا اونھون نے اے ملکہ نہین غلام پر مگر فرمانبرداری اپنے مولا کی آگاہ کر ہمکو اپنے بھید سے
کہا اوسنے یہان لوگ مین مکروہ جانتی ہون رہنا ان مین اور شوق ہے مجکو اپنے وطن کا اب چاہتی ہون کہ نکلون ساتھ تمہارے واسطے شکار کے
پہاڑ مین جب کہ ہو رات تو چلین ہم طرف اپنے ملک کے جب کہ سنا اونھون نے قول اوسکا خوش ہوئے اور کہا اچھی صلاح ہے کہا اوسنے نہین ڈر کرتی مین
تم سے کسی پر جو ٹھہرنا چاہے یہان اور خوش ہو امن مین سے وہ رہجاوے یہان بسلامت کیے اور جو چاہے اپنے وطن کو وہ چلے ساتھ میرے
مین جاؤنگی آج کی رات قسم ہے مجکو اگر کہی کسی نے تم مین سے یہ بات میری یرغون یا کسی اور سے تو مارونگی گردن اوسکی جو چاہے ساتھ میرا اطاعت کرے
میری سو قبول کیا سب نے اور شب کو رخصت ہوئی وہ پوشیدہ یرغون سے اور نکلی وہ ساتھ اون بارہ آدمیون کے کہ جو جانتے تھے اسلام کو اور تھے اوسکے
کفر توثا مین بارہ غلام کہ مضبوط ہو گیا تھا اسلام انکے دلون مین اور دوست رکھتے تھے مسلمانون کو کہا راوی نے اور گئی وہ طرف پہاڑ کے اور جب شہر
ارزن کے قریب پہونچے اور نکلی پلیس پر پس آیا پاس اوسکے حاکم وہان کا اور اظہار عزت و مہمانداری و اقامت کا پس مقام کیا وہان اوسنے اور [illegible]

ذکر فتوح پلیس و ارزن وغیرہ

اور ہوا تقدیر الہی سے یہ کہ عیاض جب کہ اوترے سوقار پر اور [illegible] لشکر اور یوقنا پس خوش ہوئے مسلمان اونکی سلامتی سے
اور بیان کیا سب ماجرا پس حمد و شکر کیا اللہ کا پھر بھیجا یوقنا کو [illegible] کی طرف [illegible] پلیس کے اور تھا ارزن اور پلیس اور [illegible] اور
سوا اسکے قلعون مین نزدیک بطریق [illegible] بن لیاس نام کہ اوسکو ملکہ بطاریون [illegible] پاس اوسکے تو جب کہ جانا اونھون نے آنا
یوقنا کا تو [illegible] ہوئی اونکے ملنے کو اور ملی اوسسے ملکہ بطاریون پس کہا اوسنے [illegible] بھاگنے والا اور [illegible] کرنے والا اور
سوا اسکے نہین کہ چاہی ہے [illegible] خیر خواہی اللہ اور اوسکے رسول اور مسلمانون کی اور چاہا ہے فریب کرنا اپنے باپ سے اور مارنا اوسکا اور [illegible]
اوسکا مسلمانون کو لیکن [illegible] صلاح ہے کہ کیا کرون [illegible] جانتا ہے [illegible] قلعہ [illegible] اور [illegible] جب کہ
چاہین کہ [illegible] قادر [illegible] کہا [illegible] صلاح تیری [illegible] نزدیک [illegible]
اپنے خاوند [illegible] مسلمانون کے کہا اوس سے یوقنا نے [illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب کہ دیکھا اوسنے باپ کو پیادہ ہوئی اور اوترا باپ اوسکا اور سب لشکر اوسکا اور تواضع کی سب نے اوسکی اور بلایا اوسکو باپ نے اپنے سینے سے اور کہا
ای بیٹی میری کیونکر ہوا حال تیرا کہا اوسنے کہ یرغون نے گھیر لیا مجکو اور پکڑ لے گیا مجکو لشکر مسلمین میں اور مسلمان ہوگیا پس پڑا مجکو مگر تابعداری اوسکی
اور انکے خوف سے یہان تک کہ داخل ہوئے وہ دیار بکر مین پس بھاگ آئی مین طرف تیرے پس لگایا اوسکو باپ نے اپنے موہنہ سے اور مبارکی دی اوسکو
سلامتی کی پہر سوار ہوا اور لوٹا اور لشکر گرد اوسکے تھا یہان تک کہ پہونچے شہر مین اور داخل ہوئے محلون مین اپنے پس ملین اوس سے لونڈیان اور غلام اور حرم
اوسکی اور روئین اور لپٹنے لگی بیچ اوسکے اور نکالے گئے صدقے اور نذرین واسطے بیٹی اوسکی کے اور شب کو بیان کیا سب ماجرا اپنا اور قصہ قتل شہر یاش
اور لینے مسلمانون کا راس العین کو پس پوچھا اوسکے باپ نے ای بیٹی کیونکر پایا تو نے مسلمانون کو اور انکے دین مین کہا اوسنے ای بادشاہ وہ لوگ غالب آتے ہیں سبب دین کے
اور طالب ہوتے ہیں دین اور عدل کو یہان تک کہ رجوع کی لوگون نے طرف اونکے اور قسم اللہ کی کہ نہین کوئی دین بہتر دین مسیح کے سے اور نذر کی تھی مینے کہ جب چہوٹونگی
قبضہ عرب سے تو نہ پاس جاؤنگی قربان کے اور نہ پیونگی شراب اور نہ کہاؤنگی گوشت خنزیر کا اور نہ نہاؤنگی واسطے وسیعہ مین یہان تک کہ عبادت کرون بیچ چنا
مین دو مہینے کامل پہر جب کہ پاک ہو جاؤن انکے دین سے تو پاس جاؤنگی قربان کے اور سجدہ دونگی صلیب کو پس خوش ہوا باپ اوسکا اس بات سے پہر جب ہوا
دوسرا دن گئی اوس بیعہ مین اور خالی کی ایک جگہہ واسطے اپنے اور شروع کیا صدقہ دینا فقرا کو اور ظاہر کیے نسک اور عبادتین اور منتظر رہی وعدہ یوقنا کی بیچ
آنے کے وکیل ہو کر طرف اپنے باپ کے کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حدیث کی مجھسے ابو محمد نے کہا انھون نے حدیث کی مجھسے میرے معتمد علیہ نے قیس
بن ہبیرہ سے کہا انھون نے تھا مین بیچ ہمراہیون یوقنا کے جب کہ گئے وہ وکیل ہو کر طرف بدلیس کے اور مصالح کی ملکہ لطاریون سے الغرض جب کہ پہونچی اوسکو
بھی خبر آنے یوقنا کی پوچھا اور بدلیس کے پہر بلایا یوقنا کو اور مین انکے ساتھ تھا تو پایا اوسکو بیٹھا اوپر تخت سلطنت کے پس سلام کیا بیٹھا اوس سے اور کہا
یوقنا نے کہ عیاض بن غنم نے جو سردار لشکر اسلام ہین بارض ربیعہ مین بہیجا ہے مجکو طرف تیرے کہ دعوت کرین ہم تیری طرف توحید الٰہی اور رسالت
نبوت پناہی اوسکی کہ اوس جائیگا نفع اور نقصان تمہارا مثل ہمارے کے اور عبرت پکڑ تو اگلے بادشاہون اور اصحاب اقلیم اور عرب سے کہ ہلاک ہو گئے تو کہا
جواب ہی تیرا کہا اوسنے یوقنا سے ای سردار ارادہ کیا تھا مینے قاصد بہیجنے کا طرف تمہارے امیر کے بیچ طلب صلح کے اور دینے کچھ چیزون کا اور مال کا کہ
رہون اپنے دین پر اور جو چاہے اہل شہر آنا دین تمہارے مین نہین مانع مین اوسکا کہا یوقنا نے کس قدر خوش آتا ہی تجکو دینا مال کا اوپر صلح کے لیلیں از سال
اور بیچ [illegible] جب کہ پورا کرونگا واسطے تیرے صلح تو راضی ہونگے واسطے تیرے عرب اس صلح پر کہا اوسنے ای سردار دونگا مین اونکو ادا کردینا
اور پانسو روپیہ اور ہزار گائے اور یہ کہ نہ حاکم کرین میرے ملک پر مجھسے غیر کو تا ہز زندگی میری اور نہ چہوڑین میرے پاس اپنے لوگون مین سے ایک شخص
تاکہ تعلیم کرین وہ نو مسلمون کو احکام اسلامی اور جو حکم میرا جاری ہو میرے ملک مین اور جو اسلام لاوے تو ہووے معاملہ اوسکا نزدیک تمہارے لوگون کے جو بیان
دینا اور رسول کا کہا یوقنا نے بیشک اچہی کی تو نے صلح تیری اور تمام کیا اور دیا تو نے مجکو عہد اللہ اور رسول کا اوپر اوس چیز کے کہ
ذکر کیا تو نے اوسکا کہا راوی نے اور دیا اوسکو عہد اللہ اور رسول کا اور ہدایت کی اوسکو اوس صورت پر کہ ہدایت کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہرقل بادشاہ روم کو اور قسم کہائی واسطے اوسکے سب مسلمانون نے کہا راوی نے پس لیکر قبیلہ طرف عیاض کے اور آگاہ کیا اونکو اس معاملے سے
پس جب کہ پہونچا خط یوقنا کا عیاض کو تو کوچ کیا اونھون نے اپنے مقام کا اور آئے بدلیس پس پہونچ پاس ان کے تاکہ آرام پاویں صلح اور ملاقات
اور سلام اور اوتارا اونکو اچہی جگہہ مین اور پیش کیا اونکو وہ مال پہر دیا انھون نے اونکو عہد نامہ کہا راوی نے اور دیکھا اہل بدلیس
اور بادیہ عرب کے مسلمانون نے حسن وجمال اونکی عورتون کا تو مائل ہوئے نفس اونکے اونکی طرف اور شراب پی اکثرون نے جب کہ دیکھا یہ حال یا
تو معلوم ہوا اور حکم کیا کہ حاضر لاوین اونکو بیچ پاس انکے اور کہا اونسے کہ اللہ کا اور کہا اوسنے کیا اقرار کیا تہا
کیا اسا [illegible] گئے جو تم پاو واسطے اسکے پیا کیجیے گئے جو تم کیا نہ سنا تمنے فرمان حاکم کا دونون کا کہا راوی نے پس
الٰہی سرکشون سے پہیر بہیج کو ملے یوقنا عیاض سے اور بیان کیا حال ہلاکی لطاریون کا اور اون صورت کا

اور کئی ہی واسطے تدبیر کے کہ کیا کرے بیچ والے شہر کے مسلمانون کو اور بیشک وعدہ کیا تھا اوس سے کہ آونگا مین تیری طرف اور مدد کرونگا مین تیری
اس کام مین کہا عیاض نے جب کہ یہہ حال تو واجب ہوا ہمپر کہ مدد کو بھیجین ہم اوسکی خالد اور اونکے ہمراہیون کو کہا یوقنا نے کہ کرو وہ کام کہ بہتر ہی ہوا و سمین تو
بلایا خالد اور معاذ اور قیس اور مسیب بن نجیبہ اور عمرو بن معدی کرب اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو اور کہی اونسے یہ بات اور کہا کیا ہی اسمین صلاح تمہاری

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انظر کا

کہا خالد نے بہتری کرے اللہ تعالی امیر کی جب کہ ہی حال ایسا پس بھیجو یوقنا کو وکیل کر کے اور ہم ساتھ اونکے ہوئین جب کہ پونہچین گے ہم اوس جگہہ تو کریگا اللہ جو چاہے
اور حاضر دیکھتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکھتا اوسکو غائب کہا امیر نے جاؤ ساتھ برکت اللہ تعالی کے پس طیار ہوئے سب اور چلے ساتھ یوقنا کے پینتیس ۳۵ صحابی
اور تیس آدمی اوسکے جب کہ پونہچے اخلاط پر اور دیکھا اونکو رومی اور اہل ارمن نے تو جانا کہ یہ وکیل ہین پس خبر کی اونکی بادشاہ کو کہ آتے ہین وکیل عرب کے
پس کیا حکم اونکے حاضر لانے کا تو آئے اونکی طرف دربان رومی دروازے پر کہ وہ دروازہ پولیس ہی پس دیکھا اونکو گھوڑون پر تو کہا اونسے داخل ہو شہر مین
اور لے گئے اونکو دار الامارہ مین اور خبر دی بادشاہ بوسطیوس کو اسکی پس بلایا اونکو اور جب کہ پونہچے پاس دہلیز قصر شاہی کے تو چاہا غلامون نے
ہتھیار لینا اونکے کہا خالد نے ہم لوگ نہین دیتے تلوارین اپنی غیر کو اور اللہ تعالی نے بھیجا ہی ہمارے نبی کو ساتھ تلوار کے اور دی ہین یہ اونکو اونہون نے
پس نہین دور کرتے ہم اوس چیز کو کہ خاص کیا ہمکو ساتھ اوسکے اللہ اور اوسکے رسول نے پس گئے دربان اور کہا بادشاہ سے قول خالد کا کہا بادشاہ نے
آنے دو اونکو جیسے کہ چاہین تا نقصان کرین ہمکو ڈرنے والا اپنے سے اور یہ عزت بادشاہی ہی پس لے گئے اونکو مسلح اور سلام کیا اونہون نے اوس
پھر بیٹھ گئے زمین پر مثل شیرون کے اور ہر ایک پکڑے ہوئے تھا قبضہ اپنی تلوار کا اور سن لیا تھا بادشاہ نے حال اونکے دین کا اور زہد دنیا مین پس سمجھا دیا
اپنے لوگون سے کہ نہ حکم کرین اونکو روبرو جھکنے کا کہ یہ نہ قبول کرینگے غرض جب کہ باطمینان بیٹھے کہا اونسے ترجمان نے کس واسطے آئے ہو تم پاس ہمارے
کہا یوقنا نے امیر لشکر مسلمین نے بھیجا پس مین ہی بھیجا ہی ہمکو وکیل کر کے تمہاری طرف گواہی دینے کو کہ دعوت کرین تمہاری طرف شہادت لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کے اور یہ کہ داخل ہو تم جسمین داخل ہوئے اور لوگ یا دو جزیہ اپنے ہاتھ سے
درحالیکہ ذلیل ہو پس آگاہ کیا ترجمان نے بادشاہ کو قول یوقنا سے کہا راوی نے حدیث کی مجھسے قدامہ نے کہ نتھا درمیان اونکے اور ترجمان
اور یوقنا تنہا ہی کلام کرتے تھے زبان رومی ہین کہ وہ زبان اونکی تھی کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ حدیث کی مجھسے میرے معتمد علیہ نے کہ تھا ترجمان
درمیان اونکے اسواسطے کہ بادشاہ ارمن نجانتا تھا مگر زبان ارمنی اور نہ یوقنا رومی نجانتے تھے اور زبان جب کہ کہا اوس سے یہ ترجمان نے تو غصے ہوا
اور کہا قسم مسیح اور انجیل کی نہ دینگے ہم اونکو اور نہ داخل ہونگے ہم اونکے دین مین یہان تک کہ مرجاوین ہم سب اور نہ جانے وہ ہمکو مثل لشکرون اور
روم کے اور واسطے ہمارے ہی قوت اور سختی اور شجاعت اور ہم مارتے ہین کمانون سے نشانہ اور عرب نام رکھتے ہین اوسکا قاطع الشہادات
ڈالا سب اسباب اور بیشک کہلا بھیجا ہی صاحب خوی اور سلوس کو اور مدد منگوائی ہی اسراغوس بادشاہ مرج سے پس لوٹا دینگے ہم اونکو پیچھے اور پھیر الینگے
ہم شہر اونسے اور نہین پاس ہمارے جواب سوا اسکے تو کہا اونسے ترجمان نے مضمون کلام بادشاہ کا کہا یوقنا نے اجازت دو ہمکو لوٹ جانے کی تا کہ کہدین
اپنے حاکم سے یہ جواب کہا بادشاہ نے رہو آجکی رات پاس ہمارے اور چلے جانا کل کو اور حکم دیا اونکے اوتارنے کا فلانے مکان مین پس گئے مسلمان
بادشاہ کے پاس سے اوس مکان مین اور اوترے وہان بانتظار اس بات کے کہ کیا ہوتا ہی ظاہر ملکہ طاریون سے کہا راوی نے جب کہ گئے صحابہ
اوسکے پاس سے تو سوار ہوا بادشاہ اوسی وقت طرف بیٹی یوحنا کے اور بلا اپنی بیٹی سے اور کہا اوس سے کہ عرب آئے ہین میرے پاس وکیل ہو کر ساتھ
ایک جماعت کے اور کہی مجھسے یہ بات اور جواب دیا میں نے ایسا پس کیا ہی رائے تیری بولی وہ ای بادشاہ کہان ہین وہ کہا روک رکھا ہی مین نے اونکو آجکی رات
تا کہ مشورہ کرون تجھسے اونکے حق مین بولی چاہتی ہون مین دیکھنا کہ کون ہین وہ پس نہین چھپتا مجھپر حال اونکا اگر ہوویںگے وہ سردار عرب کے کہ جاری ہی حکم
اونکا پس حکم کرونگی اونسے باتین کرنے کا اور خوش کرونگی مین دل اونکا ساتھ اس بات کے کہ تو صلح کرنے والا اونسے ہی اور طمع دونگی مین اونکو اس بات کی

جب کہ مطمئن ہو جائینگے وہ اس بات سے تو کہونگی مین تجکو قید کر لینا اونکا اور رہنے دونگی اونکو تیرے پاس تاکہ نذر رہا ہون پھر جب کہ پکڑ لیا تو نے اونکو
تو کہلا بھیجو اونکے امیر سے کہ اگر بڑھے تم ادھر ایک منزل تو بھیجونگا مین تمکو سر اونکے جب کہ سنے گا یہ وہ تو نہ آگے بڑھیگا اور واقع ہوگی صلح اور پھیر دینے
ان لوگون سے اور مدد کریگا تیری مسیح تمام عمر اور بلند ہوگی قدر تیری کہا بادشاہ نے لیجیل ہمکو اونکی طرف اور چھوڑ اس گرجے کو اور بیٹھ اوس گرجے مین
جو ہی ہمارے گھر مین بس تو جب کہ یہان رہتی ہے خوف رہتا ہے ہمکو تیرا اور اگر مقصود ہے تجکو عبادت تو جس جگہہ ہوگی تو ہوگا واسطے تیرے معبد جب کہ
سنی اوسنے یہ بات کہا نہ جاؤنگی مین یہان سے یہان تک کہ حکم دے مجکو پوجاری اس جگہ کا پس بلوایا بادشاہ نے اوسکے پوجاری کو جب کہ آیا وہ کھڑا
ہوگیا وہ اور تعظیم کی اوسکی اور ٹہلایا اوسکو اپنے پہلو پر اور کہا اوس سے قصہ اپنی بیٹی کا کہا اوس پوجاری نے کہ حکم دیا مینے تجکو عبادت کا جہان چاہے تو
اور بخشوا لیے مینے گناہ تیرے مسیح سے اور بخشدیے اوسنے کہا راوی نے کہ دعا دی اوسنے اوسکو اور چڑھی اپنے باپکے ایک گھوڑے پر اور گئی
اوس مکان مین کہ تھے وہان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ داخل ہوا اوسمین کوئی سوا اوسکے باپ بادشاہ کے پس جب کہ آیا یوقنا کو خوش ہوئی
اور کہا اوس سے ای سردار باپ میرا جاہل ہے تجسے نہین جانتا تمہاری باتون کو اب ظاہر کرونگی اوسپر حالات تمہارے قسم ہمکو اپنے دین کی کہ نہ دیکھا مینے
تجسے کچھ سوا خیر کے اور قریب عرض کرونگی تجسے اوسکا اور اگر نہوتی ہمکو محبت اہل اور وطن اور دین مسیح کی تو نہ جدا ہوتی مین تجسے پھر نکلی وہ اور باپ اوسکا
وہان سے اور گئی محل مین کہا باپ سے خوش ہو ساتھ آسانی کام کے یہ لوگ سردار قوم ہین او معتبر اونمین سے اور وہ شخص کہ پہنے ہوئے ہے لباس رومی
وہ یوقنا حاکم حلب ہے کہ نکالدیا ہے اوسکو مسیح نے اپنی جناب سے اب صلاح میری یہ ہے کہ بلائین ہم اونکو یہان اور قید کرلین اونکو اس طور سے کہ نہ آگاہ ہو
کوئی اس بھید سے پس خوش ہوا بادشاہ اوسکے یہ کہنے سے اور بھیجا دربان طرف صحابہ کے پس لے آیا وہ اونکو اور اوتارا اونکو بیچ بعض حجرون محل کے
کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ تھے کارندے اوسکے باپ کے اور بطریق اور قلعہ دار آئے ہوئے وہان واسطے مبارکبادی بیٹی بادشاہ کے سبب
آنے ملکہ کے طرف وطن اور دین مسیح کے پس کہا ملکہ نے باپ سے بہتر یہ ہے کہ چلیں ہم اور تم پاس عرب کے اور بیٹھیں ہم اونمین اور کہا دین ساتھ اونکے
تاکہ بے فکر ہون وہ ہماری طرف سے اور کہونگی مین اونسے کہ مین چاہتی ہون مشورہ کرنا اپنے اہل شہر اور ارباب دولت سے اب پاس کر لینگے ہم تجسے یا دینگے ہم
تمکو جزیہ اور یا لڑینگے ہم تجسے اور بیٹھین ہم اونکی طرف کہا انہون نے ملا ہوا جب کہ کہا اونکے وہ اوسکو اور غالب ہوگا تماشا ہونگا کا اونکا الین کے ہم اور وار دیکھے
اونسے جو کہ چاہتے ہین اور کہا یہ تجسے پھر شب کو آئی وہ اور باپ اوسکا پاس عرب کے اور باتین کین ایک ساعت پھر چلے گئے اور دوسرے دن
جب کہ باپ اوسکا تخت پر اور مشغول ہوا اپنے کامون مین تو آئی ملکہ نزدیک صحابہ کے اور کہا جب کہ آؤن مین اور باپ میرا شب کو پاس تمہارے کہلا بھیجا اونکو
اور نہ مہلت دینا بس مقرر کی ہے اوسنے فلانی بات پس شکر گزاری کی ہمون نے ملکہ کی اور گئی اونکے پاس سے اور شب کو آئی ساتھ باپ کے اور آئے
بڑھی مثل خادمون کے اور اشارہ کیا عرب کو یہ کہ نہ جلدی کرین اور مہلت دین ابھی پس رک گئے وہ سب اور باتین کین تھوڑی دیر پھر لوٹ آئی وہان
پس خلیے مین کہا بادشاہ نے اپنی بیٹی سے کہ کہنا تیرا اونکے قید کرنے کو نہین ثواب نزدیک میرے اور مین جمع کرتا ہون اپنے سردارون اور قلعہ دارون کو
اور اقرار لیتا ہون اونسے کہ نہ پھرین اور نہ فریب کرین تجسے کبھی اور اطاعت کرین تیری اور بیچ دون مین مال و خزانہ اپنا اور مین خبر کا خوف ہوتا ہے
یہ قبوس کے کہ وہ بلند اور مضبوط قلعون مین کا ہے کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور یہ قاعدہ کہ واقع ہو درمیان خیر و اونسے کہ نہین کیا اور تیرا
الغرض جب کہ حاکم کرونگا مین تجکو اوس قلعے اور سب ملک و مال کا تو پھر دونگا ان عرب کو اسواسطے کہ کسی بادشاہ نے نہین فتح کیا اور کیا اون کو اور فتح کی
کہ قید کرنے مین مشہور ہوگا ڈر نا میرا عرب سے اور ارادہ کیا ہے مینے اونسے مقابلے کا اگر فتح ہوئی مجکو تو یہی مراد ہے اور اگر شکست ہوئی مجکو او نسے مین
میرے متابعت ہے اور بادشاہون کی جو مثل میرے ہین اور کہا اے بیٹی بادشاہ و فشیل حاکم ارزن روم کو کہ آ چکے میری طرف ساتھ لشکر اور بیان ان
اور وعدہ کیا ہے مینے اوس سے نکاح کر دینے تیری ابن فاروند کو پس کیا ہے صلاح تیری کہا اوسنے او بادشاہ جب کہ ارادہ کیا تو نے اس کام کا پس تیار کر
ان لوگون کو یہان تک کہ جمع ہو لشکر اور آجاوین و فشیل ساتھ اپنی فوج کے اور بندوبست کے کوئی ہو جو اونکو جانے دینا ان لوگون کو جب کیا وہ پہونچ

نزدیک اپنے امیر کے تو جانا تو بیچھے انکے ساتھ لشکرون کے اور شبخون مارنا اونکے لشکر پر کہا اوسنے ای بیٹی نہین صلاح یہ کہ چھوڑین ہم انکو اپنے ہاتھون سے بلکہ
کہلا بھیجین گے ہم انکے امیر کو کہ یہ کرم ہین پاس ہمارے اب سوچا ہی ہمنے کہ آئے ہین عید کے دن پس ٹھیر کرین اپنے کام مین پس یا صلح کرینگے ہم تمسے اور پیچھے
جزیہ کے اور یا لڑینگے ہم تمسے اور اللہ فتح دے جسکو چاہے اور کہلا بھیجین گے ہم اونکو واسطے مقام کرنے کے مرج بطال ہین کہ وہ مرج وسیع ہی لائق مقامی
لشکرون کے اور کھڑی کرینگے وہان لڑائی اور مین آگاہ ہون اون شہرون سے بنسبت اونکے پس بند کر لینگے درون کو اور نجانے پائیگا اونسے کوئی اور جائینگے
ہم دیار بکر اور ارض ربیعہ پر اور لے لین گے اونکو اور نہ رہیگا ان شہرون مین کوئی بادشاہ سوا ہمارے کہا اوس سے طاریون نے کہ کرو جو چاہو مین محکوم تمہاری
ہون اور اوٹھ آئی اپنے مکان مین اور جب جانا کہ بند ہو گئے ہونگے دروازے اپنے محل کے تو آئی پاس صحابہ کے اور کہا اونسے ارادہ اپنے باپ کا کہا خالد نے
اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ یعنی ای اللہ میسر آسان کر واسطے ہمارے کام بغیر دشواری کے اور جسوقت کہ چاہتا ہی اللہ تعالی کوئی کام تو مہیا کر دیتا ہی سبب
اوسکے کہا یوقنا نے اور کس طرح ہو یہ بات ای صاحب رسول اللہ کہا خالد نے کہ سب کام ہمارے بحمد اللہ سہل ہین ساتھ نصرت کے اور کفایت کی اللہ نے ہمکو ہر کام مین جان لو کہ اس شخص نے ارادہ کیا
جمع کرنے بادشاہون اور لشکرون کا اور ورغلانا اونکا ہماری لڑائی پر اب صواب یہ ہی کہ صبر کرین ہم اونکے جمع ہونے تک پس بولی طاریون صواب کہا تمنے
ای صاحب رسول اللہ کے اور توفیق دیے گئے تم ساتھ خیر کے امید ہی کہ ہاتھ مین آوین تمہارے یہ سب اگر چاہے اللہ تعالی اور باپ میرا نہین حاکم کر سکتا مجکو
مگر بیچ مین روبرو سب قلعے والون اور سردارون کے اور لیگا واسطے میرے اونسے عہد اور بعد اسکے کہ کرین وہ یہ کام حملہ کرنا تم اوپر اگر چاہے اللہ تعالی
شاید کہ ہوا و نمین صاحب ارزن پھر بھیجین گے ہم بندہ صالح یوقنا کو بیچ لباس صاحب ارزن کے امید ہی کہ مالک ہو جائین یہ اوسکے قلعے کے بعون اللہ تعالی
اور فتحمند ہون ہم ساتھ مقصود کے پھر گئی طاریون اونکے پاس سے **کہا واقدی** رحمہ اللہ نے جب کہ متفق ہوئی رائے بادشاہ صاحب اخلاط کی اوپر
مقدمہ مذکور کے اور جمع ہوئی تو بلوائے اوسنے عامل اور قلعہ دار روبرو اپنے پس آئے وہ سب اور نہ رہا اونمین کا کوئی اور آیا فشیل ارزن سے مع لشکر
اور واقع ہوا اجتماع انکا بیچ راتون بڑی عید اونکی کے پس آراستہ کیا بیعہ کو اور آئے قسیس اور رہبان ہر طرف سے اور داخل ہوئے بیعہ مین اور نماز پڑھی
اور ملے قربان سے پھر جب کہ فارغ ہوئے قربان اور نماز سے بیٹھا بادشاہ تخت پر اور کھڑی ہوئی لڑکی اوسکے سیدھی طرف تو بولا اور بادشاہون اور سردارون سے کہ
معلوم کرو کہ نہین جمع کیا مینے تمکو مگر واسطے اوس کام کے کہ فائدہ اوسکا تمپر ہی اور اوسمین ہی مضبوطی تمہارے کام اور ملک اور دین کی اب ارادہ کیا ہی مینے کہ
حاکم کرون تم سب پر ملکہ طاریون کو پس یہ جیسا کہ جانتے ہو تم صاحب عقل و رائے اور تدبیر کی ہی بیچ لڑائی اور شجاعت کے پس اگر تمام ہوا کام میرا پس وہ مالک ہی تمپر
اب کیا جواب دیتے ہو تم مجکو اس بات کا تو کھڑے ہو گئے سب لوگ اور عاجزی کی آگے اوسکے اور کہا بہتر وہی رائے ہی جو پسند کی تمنے ای حاکم پس پورا کرو کام اپنا
تو اوسوقت کود ا بادشاہ تخت سے اور اوتارا تاج اپنے سر سے اور رکھا اوپر سر ملکہ طاریون کے اور پکڑا ہاتھ اوسکا اور بٹھایا اوسکو تخت پر اور کھڑا ہوا آپ سیدھی
طرف اوسکے مثل دربان کے اور کھڑا ہوا حاکم ارزن اولٹی طرف اوسکے اور بجا لائے تعظیم اوسکی سب بادشاہ اور بیعت کی سبنے اوسسے اور آگے بڑھے قسیس اور رہبان
اور لیا اونھون نے سب سے قول و قرار اور قبول کیا سبنے جان و دل سے پھر نکاح کیا اونھون ملکہ طاریون کی بہن کا حاکم ارزن کے بیٹے سے اور نکلے بیعہ
مین سے بیچ خدمت طاریون کے قصر شاہی تک اور کہایا وہان کھانا اکٹھا اور خلعت دیا اونکو ملکہ نے اور آراستہ کیا شہر کو اور کھڑے کیے خیمے باہر میدان مین
واسطے قتال مسلمین کے **کہا واقدی** رحمتہ اللہ علیہ نے حدیث کی مجھسے اسرائیل بن اسحق نے ابی الاحوص سے کہ کہا اونھون نے پوچھی میں نے کہ یہ بات
کہ عیاض بن غنم نے جب کہ بھیجا خالد کو طرف ملک ارمینیہ کے کہ وہ اخلاط ہی اور نہ آئی خبر اونکی ایک مدت تک تو بدگمانی ہوئی عیاض کو اونکے حق مین اور کوچ کیا
ملیسرہ سے طرف ارزن کے اور اوترے مرج مین اور بھیجے جاسوس اپنے اخلاط کی طرف پس غائب رہے وہ کئی دن پھر آئے لوٹکر اور خبر دی اونھون نے
کہ اوس بادشاہ نے بٹھلا دیا اپنی بیٹی طاریون کو تخت پر اور رکھا اوسکے سر پر تاج اور بیعت کی اوس سے سب بادشاہون نے اور آراستہ کیا شہر کو
اور نکلے واسطے اوسکے اور آیا وہان حاکم ارزن رہا اور نکاح کیا ملکہ کی بہن سے اور وہ لوگ ارادہ رکھتے ہین تمہارے مقابلے کا پس جب کہ یہ سنا عیاض نے کہا
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ نہ معلوم کہ کیا لوگ ہمارے کہا مسلمانون نے کہ یہ ہوا ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہا عیاض نے کہ لوگ ہمارے گئے تھے ساتھ قصد ایک کام کے اور بگڑ گیا وہ اونپر کہا اونھون نے مضبوط رہو ساتھ امداد کے اور توکل کرو اوسپر پھر
مقیم رہے عیاض مرج میں دس روز اور بیمار ہوگئے بسبب فکر اصحاب کے اور آئے آدمی عیادت کو اونکی پس کہا اونھون نے اِذَا اَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا
زَادَهُ النَّاسُ کہا واقدی رحمہ اللہ نے پھر شفا ہوئی عیاض کو اور سوار ہوئے ساتھ چند اصحاب کے واسطے پھرنے کے اور دل اونکا لگا ہوا تھا
خالد اور اونکے ہمراہیون کی طرف پس اثنا سے سیر میں اونکی ناگاہ آگئے آگے سعید بن زید دوڑتا ہوا کہتے تھے الوحا الوحا العجل العجل تو دوڑے اونکی طرف
عیاض اور کہا کہ کیا خبر لائے ہو ای ابن زید رحم کرے تمپر اللہ تعالی کہا اونھون نے ملو خالد اور اونکے ہمراہیون سے تحقیق واقع ہوئے وہ درمیان بحر امواج کے
جب کہ سنا عیاض نے یہ کہا کیا کیفیت ہے اسکی کہا سعید نے کہ ملکہ بطالیون کو جب کہ مالک کردیا اوسکے باپ نے اور کردیا ذمہ اوسکا تو فتح پائی اوسنے باپ پر
اور قتل کیا اوسکو اور پھر بلایا اور بادشاہون کو اپنے باپ کی طرف سے جب کہ آئے وہ پاس اوسکے قتل کیا اونکو بھی پس بعض غلام اوسکے مطلع ہوئے اوسکے بھید پر
اور گئے نزدیک اوسکے باقی سردار اور حاکمون کے اور بیان کیا ماجرا پس ہتھیار لگا لئے اونھون نے اور تیار ہوکر پھر دوسرے دن سوار ہوئی ملکہ ساتھ
لشکر اپنے باپ کے طرف میدان کے اور سوار ہوئے ہم بھی اوسکے سبب سے پس نہ جانا ہمنے کچھ مگر یہ کہ لوگ آگئے ہمپر ہر طرف سے اور کہا ہمسے کہ ان کیا تمنے
کہ ہم غافل ہیں تمہارے کام سے اور نہ پکڑینگے تمکو تمہارے گناہون پر صبح اور غالب آئی صلیب تمسے پس قصد کیا اونھون نے ہماری قتل کا تو لڑے ہم اور
لڑنا سخت کہ نہ سنا کسی نے مثل اوسکا اور پھر دیا ہمنے زمین کو اونکے کشتون سے پھر رات کو جب کہ رکے لڑائی سے تو ہتھیار اپنے اور جدا ہوئے لشکر صاحب اپنے
کے اور رہ گئے ساتھ ملکہ کے چند غلام اوسکے اور اوسکے باپ کے تو دیئے اونسے اونکو ہدیے اونھون نے اور بھیجا اونکو طرف ہماری کہ اولاد بھیجا وہان سے
لوگون کو کہ کیا میٹھے یہ کام بسبب شفقت کے تمپر اور بچانے تمہارے اہل و عیال کے واسطے کہ ان لوگون سے بچایا تمکو اور اگر نہ کیا تو کالا سے عرب کا اور قتل کرنا
اونکا اور اونکے لشکر و لمان ہیں ورنہ تمسے تمسبکو الغرض جب کہ سنا یہ امیرالمومنین نے کہا اونکے عقلا لانے والے کی جو یہ ملکہ نے بہت بالکل نیکی ہیں نکلے اونکی
مدد پر پانچ ہزار آدمی اور میں آیا ہون لڑائی باقی اور آیا تمہاری طرف کہ پھر جب کہ سنا عیاض نے یہ کلام سعید کا حکم کیا آدمیون کو کوچ کا اور گئے جلدی کا
یہان تک کہ ظاہر ہوئے اوپر اور لڑائی قائم تھی اور ہم ابن ابی بکر عیاض نے ساتھ جماعت کے تو کوچ کی اور زمین اور جبال پر حملہ کیا ہمنے اور ذلیل
اور اونکے لوگون نے راضی کیا تھا اللہ تعالی کو اپنے لڑنے سے اور ایسا مقدر کر نہ تھی کوئی زمین کہ کوئی مثل اوسکے پس ایک جنگ کے جب کہ دو پہر ہوا تھا
اور گرد بیٹھی ہیں ڈھونڈیں مسلمانون نے لاشیں اپنے لوگون کی پس پایا ایک عرب کے ایک سو بیس آدمی کو شہید اور ڈھونڈا معاذ بن جبل نے اپنے بیٹے کو
پس نہ پایا اونکو پھر شب کو گئے وہ ساتھ چند مسلمانون کے تو نہ پایا پس پایا اپنے بیٹے کو دیکھا ایک جماعت سے ساتھ لیٹے تھے اور اوسکے تھے بہت زخم بدن
اوٹھا لائے اونکو اپنے مقام پر اور بیٹھے باپ قریب سر اونکے کے پس کہا عبدالرحمن بن غنم سے کہ ہمارا بھائی عیاض کے دن کیسا تھا بیٹا اونکا اور گھڑی میں
تو روتا ہے اور غمناک ہوا کہا تجسے معاذ نے کہ باز رہو اس حرکت سے پھر وہ دوست تھا تمکو تمام اونکی روزون سے کہ لڑا دین اور میں ساتھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پھر کہا ای بیٹے میرے ملاقات کر اپنے رب سے اور وفات ہوئی اونکی جب کہ اذان ہوئی ظہر کی اور نہ لوٹے پاس اہل اپنے کے نماز نہ پڑھ سکے
دیا تھا اونکو بیچ قبر اور لیا اس اونکے کے اونکو جب ہوئے تو کہا اونکو بیچ قبر کے آئے اور آدمی اور پایا معاذ کو فارغ دفن سے کہا لوگون نے ہم نہ تھے اونکے
تمنے بیمار اتنا کہ حاضر ہوئے ہم جنازے پر کہا معاذ نے نہ آئے تم اوس وقت کہ تھے تم مشغول اوس جہاد کے کہ ہم نماز پڑھتے تھے ہم اور قبر میں اپنے ہاتھ سے پھر
حکم کیا گیا ہم ساتھ جلدی دفن ہونے کے کہا معاذ نے عیاض سے غرض جب کہ دفن کیا اونکو تو بیٹھے اور اوسنے ملا اپنے مقام پر تو اوٹھا سر اور دیا
اپنی اور پھر لگا یا اور دوسری جانب دوسری ہیں پھر آئے تو بیٹھے ملکہ پاس سر کے اوسکے تھے تو تھا اونکو کچھ پایا پاس تو چھوڑا ہوا
کہتے تھے هَنِيئًا لَكَ يَا وَلَدِي کہا اونسے عبدالرحمن نے یہ کیا کلام ہے کہا معاذ نے سنا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص
شخص کا بیٹا اور وہ بہت پیارا ہوا سکو پس نیک کرے صبر اوسکا اور شکایت کرے کچھ تو نہ سنا سے اوس کی تو بخش دیا جاتا وہ اور بہت سے اونہیں
اوسکو ایک گھر بہتر اوسکے گھر سے اور اہل بہتر اوسکے اہل سے اور کہا کہ یا اللہ تو ہے اوسکا اور العین کی ساتھ الفوز ہے جب طلوع ہوا دن تو سوار ہوئے تمام لشکر

ناگاہ چند سوار سب ہتھیار آگے آئے لشکر اسلام کے پس جب قریب آئے تو پیادہ ہو گئے اور قصد کیا ملنے امیر کا پس دوڑے اونکی طرف یوقنا اور پوچھا
کون لوگ ہو تم کہا اونھون نے کہ ہم لوگ ارزن روم کے ہین اور یہ سردار ہی ہمارا اشارہ کیا طرف ایک شخص معزز حسن الشبیہ کے اپنے ساتھ ہین سے
پس کلام کیا اوس سے یوقنا نے کہا اوسنے کہ ہدایت کی مجکو اللہ تعالی نے طرف تمھارے پس سویا مین شب کو بہ نیت قتال تو دیکھا مینے مسیح بن مریم کو خواب مین
اور وہ حکم کرتے تھے مجکو خواب مین پیار کہتا بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مجھے کہ اسی قوم عرب کی بشارت دی تھی مینے پس جو سونصیب ہوئے اوس سے تو نہین ہی مجھے
جب کہ سنا یوقنا نے قول اوسکا پیادہ ہو گئے ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور لے آئے اوسکو پاس عیاض کے اور بیان کیا سب ماجرا تو کھڑے ہوئے اوسکے
واسطے عیاض اور مصافحہ کیا اوس سے اونھون نے اور سب مسلمانون نے اور کہا اوسنے عیاض سے جو کہا تھا یوقنا سے پھر اسلام لایا ساتھ اپنے ہمراہیون
کے پس خوش ہوئی پیشکی ملکہ طاریون اور دی اوسکو بہن اپنی اور لے گیا وہ اوسکو طرف ارزن روم کے اور بھیجے ساتھ اوسکے دس مسلمان واسطے تعلیم
شرائع اور دعوت اسلام کرنے اور لوگون کے **کہا واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اور وہ رافع بن عبد اللہ اور سلامۃ بن عدی اور ہمر قال بن الکوع
اور ابن خویلد اور جریر بن صاعد اور عبد اللہ بن ہبیرہ اور سہل بن سعد اور مصعب بن ثابت اور حازم بن عمر اور ابو تمیم بن البشار ہین پھر رخصت ہوا
وفتیل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوچ کیا ساتھ اون دس آدمیون کے اور پہونچا ارزن روم مین پس خوش ہوئے اہل شہر اوسکے
اوسکے استقبال کو جب کہ قرار پکڑا بادشاہ نے اپنے محل مین بلایا بڑے لوگون کو اور کہا اونسے دیکھا ہوا حال اپنا اور دعوت اسلام کی اونھون کو پس اسلام لائے
اکثر اونکے اور شروع کیا ان دس آدمیون نے اونکو سکھانا شرائع اسلام اور قرآن کا اور دیے قاعدہ متعلقہ اخلاط مسلمانون کو پس بعض اونمین سے اسلام لائے
اور بعض نے قبول کیا جزیہ سال آیندہ سے اور بھیجا عیاض نے لشکر طرف خوائی اور سلواس کے اور وہ جو قریب تھا اوس ملک سے پس اسلام لائے لوگ
وہان کے مگر تھوڑے سے باقی رہے اپنے دین پر اور بھیجا چند مسلمانون کو واسطے اور شرائع کے طرف اونکے اور باقی رکھا ملکہ طاریون کو اخلاط پہ

ذکر فتوح ارزن اور سعرد و جبل بارون

کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ فتح کرا دیا اللہ تعالی نے دیار بکر اور ارمینیہ کہ وہ اخلاط ہی مسلمانون کو عیاض بن غنم کے ہاتھ سے بعد فتح
ارض ربیعہ کے تو بلوایا یرغون کو کفر تو تا سے جب کہ آیا وہ تو حاکم کیا اوسکو ارمینیہ اور اخلاط پر ساتھ اوسکی بیوی طاریون کے اور لیا اوسنے اقرار
اس بات کا کہ معاملہ کرین ساتھ آدمیون کے عدل کا اور متابعت کرین شریعت کی اور حکم کرین ساتھ حکم اللہ اور رسول کے پس قبول کیا اون دونون نے
اور کوچ کیا عیاض نے ارمینیہ سے بعد اسکے کہ روانہ کیا افلح مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ سو آدمیون کے بلاد عراق کی طرف تاکہ دعوت اسلام
کرین وہان کے لوگون کو اور وعدہ کیا اونسے اپنے ملنے کا وہین پر پس گئے وہ اسی کالت پر اور عیاض چلے اوسی رستے پر کہ آئے تھے اوس سے
ارزن روم مین پھر نکلے وہان سے طرف سعرد اور جبل بارون کے **کہا واقدی** رحمہ اللہ نے کہ تھا نام اوسکے بنانے والے کا سمول بن باریہ اور بہلے
بنایا تھا اوسنے اس سے ایلق قد کو ارض تہامہ مین اور جب کہ آیا وزیر کسری اوس طرف اور بلایا اوسکو تو بھاگ آیا وہ اس ملک مین اور بنایا واسطے اپنے شہر
غوزن جب کہ اوترے عیاض اوس شہر پر تو بلایا اونکو طرف اسلام کے سو قبول کیا اسلام اونکے عقلا نے اور جنہے انکار کیا رکھا اونپر جزیہ اور لکھ دیا اونکو
عہد نامہ اور کوچ کیا طرف تل دملا اور اساعرد کے پس قبول کیا وہان کے لوگون نے بھی اور تھا وہ جزیرہ اوس ن گھرا ہوا فصیل سے اور تھا بانی اوسکا
ایک شخص اہل برقنیہ مین سے عبد العزیز بن عمر نام اور تھے دجلہ آگرا اوسکے پس جب کہ اوترے عیاض اوسپر اور دیکھا اونھون نے اور اہل لشکر نے
جبل جودی اور جگہ ٹھہرنے کشتی نوح علیہ السلام کی اور رہا ہین اوسکے اجناش کثیر وہین تھے لوگ اون شہرون کے کہ ڈالتے تھے اون اجناشا کو اور
تھا حاکم وہان کا جزیری جس نے کہ قبول کیا تھا اوسنے اور اطاعت کی تھی اور رہتا تھا موضع عادیہ مین اور تھا اوسکے قبضے مین موضع کواس اور
زعفران اور قفیز اور درشبس اور مواضع کثیر سوا اسکے پس جب کہ پونہچا اوسکو پیغام و کالت تو قبول کیا اوسنے صلح کی اور اطاعت کی پس آیا پاس
عیاض کے اور اسلام لایا اور عہد نامہ لکھوا لیا واسطے اپنے شہر والون کے ٭٭

ذکر فتوح اسماعیلیات

کہاراوی نے اور کوچ کیا عیاض نے وہان سے بطرف مغرب اوس شہر کے اور مقام کیا اوپر ایک شہر کے کہ حاکم وہان کا بنی تغلب
تہا تو قبول کی اوسنے صلح حسب خواہش مسلمانون کے اور کوچ کیا عیاض نے یہان تک کہ آئے اسماعیلیات مین اور بہیجا عمرو بن جندب کو واسطے
غارت موصل اور اوسکے پرگنون کے پس گئے وہ اور لوٹا اور لی غنیمت پس واقع ہوا شور اور نکلے لوگ اوپر اور لڑے اور لے لی اوسنے غنیمت اور
لڑتے رہے عمرو بن جندب یہان تک کہ شہید ہوئے اور مدفون ہوئے جانب غربی مین جب کہ سنا عیاض نے یہ حال خود کوچ کیا اسماعیلیات سے
اور مقام کیا موصل پر پس نکلے اونکے مقابلے کو لوگ وہان کے آراستہ ہوکر اور حملہ کیا اوپر خالد کے ساتھ ایک لشکر سخت کے اور کردیا اونکو ہزیمت
اور تہی اوس شہر پر اوس فصیل کہ روکے غنیم کو پس فتح لیا اوسکو مسلمانون نے ساتھ تلوار کے اور دیکہا موضع نینوی کو کہ وہ ایک شہر مشتمل
اوپر زمین نرم اور پہاڑ کے کہا عیاض نے کیا ہے یہ مقام کہا لوگون نے یہ نینوی ہے کہا اونہون نے شاید کہ یہی ہے شہر یونس بن متی علیہ السلام کا
کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور تہا مالک اوسکا اون لوگون کا انطاق تو لکہا اوسکو عیاض نے پس انکار کیا اوسنے اور کہلا بہیجا اوسکو
جزیہ یا صلح ہے کہ اگر نہ قبول کیا تو نے ارادہ ان لوگون کا تو عذاب کرونگا مین تجکو اور نہ رہنے دونگا آرام سے پس لکہا اوسنے کہ مین صلح کرتا ہون
چند مہینے تک تاکہ دیکہون کیا ہوتا ہے معاملہ کسری کا اگر فتح کیا مسلمانون نے شہر اوسکا تو داخل ہوجاؤنگا مین اونکی فرمانبرداری مین کہا راوی نے
اور تہا وہ زیر حکومت کسری کے پس قبول کیا یہ اوسنے مسلمانون نے اور صلح کی اوس سے اوسکی فوج اور مرج پر اور عرضی لکہی عیاض نے طرف
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے کہ اطلاع دی اونکو اوس چیز کی کہ فتح کی اللہ تعالی نے اوپر اور لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم
اشعری کی طرف سے عمر بن خطاب کو اما بعد سلام اللہ کا تجہ پر اور رحمت اور برکت اوسکی مین حمد کرتا ہون اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہی اور
درود بہیجتا ہون اوسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پس حمد ہے اوس خدا کو کہ مدد کی اوسنے اسلام کی ساتھ فتح اپنی کے اور مٹایا شرک کو اپنے غلبے سے
فللہ الحمد رب السموت ورب الارض رب العلمین ۝ وله الکبریاء فی السموت والارض وهو
العزیز الحکیم ۝ یعنی سو اللہ کو ہے سب خوبی جو رب ہے آسمانون کا اور رب ہے زمین کا اور رب سارے جہان کا اور اوسی کو بڑائی ہے آسمانون
مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا اما بعد حمد کے زائد کرے اللہ ... کو کشادگی اور دلون کو ... تحقیق نرم ہوگی شدت بعد سختی کے اور
نرم ہوئے ایام بعد صلابت کے اور آسان کردیا اللہ تعالی نے کامون کو اور تحقیق ہلاک کیے دشمنون کو ... اور ...
پس متکبر ہوئے وہ اپنے نفاق مین اور شریک ہوئے نفاق مین اور نہ پائی اونہون نے آسمان اور زمین مین کوئی راہ بڑہنے کی اور ... اور خوف
اور ہلا دیا اونکو قلق نے اور قصد کیا اونہون نے اور نا امید ہوئے اور مداہنت کی اور ... اور ظاہر کیا قصر ایام سے اور داخل ہونے کا
اسلام مین اور تردد کا ساتہ اوسکے ظلم سے اور رجوع کا طرف سلم کے پس ثابت ... اونکو ... کہ ... ہلاکت ...
بعض اسلام لائے اور بیعت کی اور ... تاکہ ... اور ... اللہ تعالی نے ... اور ...
اور مغلوب کیا ہمارے دشمنون کو اور باندہا ہماری ... اور ... کیا اور ظاہر کی ... اللہ تعالی نے ...
اور لے لیا نور اونکا اور دور کی مدد اونکی اور کفایت کی شہرون اور لوگون مین ... اللہ کی اور ... صلی اللہ علیہ
وسلم کے والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمة اللہ وبرکاته ... اور ... کا ...
بن ... کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمراہ کیا اونکے ... سوار اور ... اونکو ... اور حکم کیا ... کا ...
کے عیاض ... سعد بن ابی وقاص کا عامر ... عراق ... مسلمانون کی ... اور
ایک لشکر سخت ... فتح کیا اللہ تعالی نے عراق کو اور ... اللہ تعالی ...

ذکر فتوح العراق

کہا واقدی رحمۃ اللہ نے کہ خبر دی مجکو میرے معتمد علیہ نے کہ بھیجا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو ساتھ
لشکرون کے عراق کی طرف اور چلے یہان تک کہ پہونچے ارض رحبہ مین اور پہونچین اونکی خبرین معمور بن سبیرہ عبسی کو اور تھا یہ اوس دن بادشاہ عرب کا
بعد ایاس بن قبیصہ کے اور نعمان بن منذر بادشاہ تھا کسری کی طرف سے لکھا ان دونون نے کسری بن یزدشیر کو واسطے اطلاع کے یہ کہ لشکر اسلام
نکلے مدینہ طیبہ سے اور بھیجا ہی اونکو عمر بن خطاب نے پھر اور ارادہ کیا لینا عراق کا پس بیدار ہوای بادشاہ خواب غفلت سے اور نظر کر بیچ مصلحت
دولت اپنی کے اور جان لے کہ یہ وہی زمانہ ہی جسکو سنتے تھے ہم اور نہ سچ جانتے تھے اور جھٹلاتے تھے اوسکو اور نجانتے تھے کیسکو کہ دلیری کریگا ہم
اور مقابل ہوگا اپنے لشکر سے ہمارے یہان تک کہ آپونہچا وہ وقت اندازہ کیا ہوا اور حاکم ہوئے بیٹھنے پر عمر رضی اللہ عنہ اور صاحب فتوح اور
صحیح کرنے والے ہین وہ بادشاہون پر ساتھ بڑی صبح کے پس کھڑا ہو قدم ہمت پر اور روانہ ہو طرف دشمنون کے اور بیشیر و ہوا اور جتلا دیا تجکو ہمنے تاکہ
سلاح ہو جائے یہ تو اس کام سے اور ہرگز نہ دیر کرنا اس کام مین پس بہت چھوٹی چیزین بڑھ جاتی ہین اور آسانی دشوار ہو جاتی ہی اور لڑائی اول اوسکا بد
اور آخر اوسکا آتش سوزندہ ہی والسلام اور بھیجا وہ خط ساتھ عجمیون کے پس جب کہ پہونچا وہ خط کسری کو اور پڑھا گیا آگے اوسکے تو کھڑا ہوگیا اور
بیٹھنے لگا تخت پر اور کانپ گیا پھر بلوایا اساورہ اور مرازبہ اور دیلم اور سپہسالار کو اور پڑھوایا آگے لوگونکے خط دونون بادشاہون کا اور پوچھا اونسے
کیا صلاح تمہاری ہی اس کام مین کہ آگاہی دئیے گئے تھے ہم اوسپر اور پیش آئے ہم اوسکے ان دنون مین اور جان لو کہ یہ عرب نکالا ہی انکو طلب اور کوشش نے
اس بات پر کہ دیکھین واسطے اپنے موضع سکونت اور اوترنے کا ان اور چکھایا ہی اونہون نے رومیون کو عذاب اور اوتارا ہی اونپر ضرر اور مالک ہوگئے
ہین اونکے شہرون کے اور قادر ہوئے اونکے خزانون پر اور روم جمع ہوئے اونکے مقابلے کو بالکل اور سب اہل شام لڑنے کو بمقام یرموک مین
اور یہ گروہ قابل متوجہ ہوا ہی طرف تمہارے شہرون کے اور ارادہ کیا ہی اونہون نے کہ لین ملک تمہارے ہاتھون سے اور نہ نفع دیگا تمکو کچھ مگر یہ
دامن اوٹھاؤ ساتھ کوشش کے اور ہار پہنو احتیاط کے اور روکو انکو اپنے اہل و عیال سے اور اولاد و مال سے اور دفع کرو شہرون سے اور
جان لو کہ وہ صاحب طمع ہین اب آیا ہی اونکے دلون مین کہ مالک ہون تمہارے شہرون اور قلعون پر اور جب کہ دیکھین گے تمکو منہ پھیرنے والا لڑائی
سے تو متوجہ ہونگے پہر مانند شہرون کے پس دبدبہ دکھلاؤ اونکو پہلے دن سے اور کہا گیا ہی مثلون مین کہ جو نظر کرتا ہی انجام کار مین وہ امن پاتا ہی
ضرر مہلکات سے پھر اوسنے کھولے اپنے خزانے اموال کے اور خلعت دیا ہرمزان کو اور افسر کیا اوسکو پچاس ہزار سوار پر پھر خلعت دیا علاء بن جہرود کو اور
افسر کیا اوسکو تیس ہزار آدمیون پر اور خلعت دیا قارین بن ہمان کو اور افسر کیا اوسکو بھی بیس ہزار پر اور حکم کیا اونکو کہ ٹھہرے رہین بیچ زمین
زریدان کے پس کیا اونہون نے ویسا ہی اور لکھا اوسی وقت طرف خراسان اور ماوراء النہر کہ مدد کرین اونکی ساتھ اپنے لشکرون کے اور قتال اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ پہونچا وہ خط اونکی طرف تو قبول کیا اونہون نے اور چلے سب طرف عراق مانند جراد منتشر کے اور تھا اوس جماعت مین
شہریان بن کلمان اور فرجان اہوازی اور ہزیل بن جہموم اور حاسر ہدانی اور تھے ساتھ اوسکے چالیس ہاتھی اور قد الحابوس بن قتادہ کہا راوی نے
جب کہ جمع ہو چکے یہ لشکر تو نکلا کسری واسطے ورغلانے اونکے کے طرف زمین شہر طاق اور فرات کے اور تھا سپہ سالار اوسکا مہران بن جانسری ل
اوسنے لشکرون کی تو پہر لئے دو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار ہوا اور کار باریون کے اور آگے کیا دیلم اور عجم کو اور آگے کئے اونکے ہاتھی اور رکھا اونکی پیٹھون پر تختون کو
ساتھ پیٹی جھولون کے اور ہر تختون پر چالیس چالیس آدمی لڑنے والے کہ وہ بجاتے تھے طبل اور نیزا بجاتے ہونکو اور دین سونڈون مین اونکے تلوارین تاکہ لڑین
اونسے اور تھا اونمین ایک فیل جنگی بڑا جسیم مانند پہاڑ کے آگے سب کے کہ سب چلتے پیچھے اوسکے جدھر جاتا وہ اور ٹھہرے ہوجاتے جب کہ ٹھہرا رہتا وہ اور باندھی
تھی بیچ ہاتھیون کے گاڑی کہ بھرے تھے اوسمین سلاح اور اسباب جب چاہا اونہون نے چلنا تو اوسکو آگے کیا اور شیر اون سب کے اور کہا جان لو ای اہل فارس
کہ تم ہمیشہ سردار اور بادشاہ رہے ہو اور ہیبت ہی تمہاری بیچ دلون ترک اور دیلم اور روم اور جراقمہ کے بسبب عدل کرنے تمہارے کے رعیت پر فخر کرو

اس قوم کو ساتھ مال کے اگر قبول کرین وہ ورنہ لڑو اور بلوا اونسے ساتھ تلوارون کے پھر رخصت کیا اونکو اور روانہ ہوئے لوگ ✦

ذکر فتوح خورنق اور قتل نعمان بن منذر اور فتح حیرہ اور قادسیہ کا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ سعد بن وقاص پہلے عراق کو ساتھ تیس ہزار سوار کے قوم بجیلہ اور نخع اور شیبان اور ربیعہ اور چند اقوام عرب کے اور نہ چلا تھا کوئی اونمین مگر ہمراہ اپنے اہل و عیال کے اور آیا کوئی بادشاہ فارس کو ساتھ تمام مال کے تاکہ لڑے کوشش اور عزم قوی سے اور اسی کی وصیت کی تھی اونکو بادشاہ کسری نے کہا راوی نے اور کوچ کیا سعد نے رحبہ سے طرف حیرہ و خورنق کے اور تھا وہان لشکر نعمان بن منذر کا اور کھڑے کیے تھے اونھون نے خیمے اپنے باہر شہر کے اور تھے اونمین تمام عرب عراق کے اسی ہزار اور دین تھے اونکے نصرانی اور اونکو نعمان نے نعمتین اور خلعت اور وعدہ کیا تھا اونسے کسری کی جانب سے بہت احسانون کا اور کہا تھا اونسے کہ یہ بھی عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شئی کی اوسکی جنس سے ہی اور یہ ہم برابر اونکے ہین اور نہین اونکو ہم پر کچھ فضیلت اور کیا ہی مجھکو کسری نے بخشش و سلطنت ملک و دولت کا تاکہ ہون کرون سلطنت اوسکی کا اور مددگار اوسکے دشمنون کا اور نہین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فخر ہم پر کہ ظاہر کرتے ہین وہ اوسکو ہم پر بلکہ فخر ہمکو ہی اونپر اور وہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے بھیجا اونمین نبی اور اوتاری ہی اونپر کتاب قرآن نام اور واسطے ہمارے انجیل ہی اور عیسی بن مریم اور باقی حواری اور مدیح اور [illegible] اور رہبان اور شماس اور یہ حال دین ہمارا ظاہرا ہی اور دین اونکا نیا ہی پس ثابت قدم رہنا وقت مقابلے کے اور ہونا جیسا کہ گمان کیا ہی تمکو ملک نے کسری کہا راوی نے پس اوسی حال مین کہ وہ یہ کہتا تھا ناگاہ آیا پاس اوسکے چچا اوسکا الیاس نام کہ وہ نگہبان تھا اور کہا اوسنے نعمان سے اے ملک ہمارے دشمنون نے بھیجا ہے طرف ہمارے ایک قاصد کہا اوسنے لاؤ اوسکو میرے روبرو پس پیش کیا اوسکو اور تھا وہ قاصد سعد بن ابی عبید القاری [illegible] روبرو نعمان کے تو پکارے دربان اور غلمان کہ جھکو زمین پر آگے بادشاہ کے لیکن نہ التفات کیا اوسنے اونکی پکار پر اور کہا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہی ہمکو کہ نہ سجدہ کرین آپسمین اور قسم مجکو اپنی زندگی کی کہ تھی یہ عادت مشہور رسم جاہلیت کی پہلے آنے محمد علیہ السلام کے جب کہ بھیجا اونکو اللہ تعالی نے تو کر دیا تحیہ اونکا سلام اور یونہی تھے انبیا پہلے اونکے اور سلام ایک نام ہی اللہ تعالی کے ناموں سے اور [illegible] تحیہ [illegible] بلکہ ہم بہتر ہین تم سے اس واسطے اور تم موحد ہو اپنے دین مین اور کہتے ہو کہ اللہ تعالی ایک ہی اور انکار کرتے ہو [illegible] خبر دے مجکو کیا تھی قدرت [illegible] کسری [illegible] کی باتون [illegible] اپنی قوم کے کس واسطے آیا ہو تو کہا اونھون نے کہ امیر سعد بن ابی وقاص نے بھیجا ہی مجکو پاس تیرے اسواسطے کہ تو عرب ہی [illegible] تجھے اور یہ قوم علوج ہین نہین اونکی کوئی شریعت [illegible] اور ہم بلاتے ہین تجکو طرف شہادت [illegible] لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہوگا نفع نقصان تمہارا مثل ہمارے اگر انکار کرو تم اس سے تو جزیہ دو اور اگر نہ مانو اسکو بھی تو چلیا ہوگا واسطے لڑائی اللہ اور اوسکے رسول کے جب کہ سنا نعمان نے کلام سعد کا تو ہنسا [illegible] باطل باتون کا کیا گمان کیا تو نے فارسیون کو مثل رومیون کے نہین ایسا قسم ہی کی یہ لوگ ثابت قدم اور [illegible] کہ کاش جان لیتا مین کیسے [illegible] تمہارے دماغون مین اور [illegible] کرتے ہو تم ہلاک [illegible] اپنے اور تم [illegible] ای نعمان تحقیق ظاہر کیا تو نے باطل کو اور کلام کیا تو نے بے عقلی کا کیا نہ جانا تو نے کہ عاقبت واسطے متقین کے ہی اور اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے دور کیا ہی ہمسے خوف اور فتح دیا ہی ہمکو سب لوگون پر اور فرمایا ہی ہمارے نبی علیہ السلام نے کہ عنقریب فتح ہو دینگے اوپر امت میری کے خزانے کسری اور قیصر کے کھول دیا اونکو اللہ تعالی نے ہمپر اور باقی رہے ہین خزانے تمہارے بادشاہ کے کہا نعمان نے [illegible]

وارث ہوئے اللہ کے تحقیق سنا ہے میں نے کہ وہ نہ لکھتے تھے اور نہ پڑھتے تھے کہا سعد نے بینا کیا تھا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ علم کے قدم میں اور سکھایا تھا جو کچھ کہ لکھا ہے لوح محفوظ میں ساتھ قلم کے جب کہ سنا نعمان نے یہ کلام سعد کا کہا اوسنے اے بیعقل قوم کے لوٹ جا اپنے لشکر کی طرف نہیں نزدیک ہمارے جواب سوا تلوار کے کہا راوی نے پس سوار ہوئے سعد اور لوٹے تو پایا مسلمانوں کو کہ اوترے تھے قریب پس بیان کیا سعد نے جو پیش آیا ساتھ نعمان بن منذر کے اور جواب اوسکا پھر کہا امیر سعد بن ابی وقاص نے یہ اشعار رجزیہ کو **شعر**

سَاَحْمِلُ فِيهِمْ حَمْلَةً عَرَبِيَّةً	وَلَا انْثَنِي وَاللّٰهِ عَنْهُمْ بِعَسْكَرِي
فَاِمَّا تَرَى النُّعْمَانَ فِي الْقَيْدِ مُوثَقًا	وَاِمَّا طَرِيحًا فِي الدِّمَاءِ مُعَفَّرَا

یعنی قریب ہے کہ حملہ کرونگا میں حملہ عرب والے لوگوں کا اونپر اور نہ لوٹونگا میں قسم خدا کی بیچ لشکر اپنے کے تئیں یا دیکھے گا تو نعمان کو بیچ قید کے بندھا ہوا اور یا پڑا ہوا بیچ خونوں کے خاک آلودہ پھر حکم کیا لوگوں کو کوچ کا پس چلے اور ظاہر ہوئے لشکر نعمان پر کہا راوی نے جب کہ دیکھا اونھوں نے لشکر سعد کو حکم کیا اپنے لوگوں کو طیاری کا پس دوڑے عرب طرف گھوڑوں کے اور سوار ہوئے اونپر اور بڑھے کوتل گھوڑے اور بجائے گئے کاسات اور جلدی کی والاوروں نے اور کھولے نشان جب کہ دیکھا سعد نے اونکو آراستہ درست کیا اپنے لشکر کو اور صف باندھی اور کیا میمنہ پر سعد بن عبادہ کو اور میسرہ پر سعد الاشیر کو اور سیدھے بازو کی طرف سعد بن نجیبہ کو اور اولٹے بازو کی طرف سعد بن قیس ہلالی کو اور کھڑے ہوئے امیر بیچ میں اور تھے ساتھ اونکے ابو محجن ثقفی اور زہیرہ بن حویہ اور شرحبیل بن کعب کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے جب کہ مرتب ہوئیں صفیں ہر قبیلے کی پس شروع کیا امیر سعد نے کہ پھرتے تھے درمیان صفوں کے اور وعظ کرتے تھے لوگوں کو بجیلہ اور طے اور بنی ہلال اور نخع وغیرہ سے کہ یہ ایک دن ہے نہیں قدم کہتے ہیں ہم بعد اس کے مثل اسکا کہ یا نہ پہنچی تمکو خبر کہ کیا کیا تمہارے بھائیوں نے شام میں جب کہ اکٹھا ہوئیں اونپر جماعتیں لیام ... ہو گئے مسلمان کلام سعد سے اور کہا سب نے کہ ہم حملہ کرینگے اونپر غضبناک ہو کر اور سے امید ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا ہمکو اونپر پس للکارا اپنے گھوڑوں کو اور نکلے وہ مثل تیز ہوا کے اور سخت لڑائی کی دو پہر تک اور ثابت قدم رہے لشکری ابن نعمان کے بیچ ضرب و طعن میں کہا **راوی** نے پھر قعقاع بن عمرو تمیمی یا بشر بن ربیعہ تمیمی ایک اون دونوں میں کا ملا نعمان سے درمیان سواروں کے در حالیکہ نشان اوسکے سر پر تھا پس حملہ کیا قعقاع یا بشر نے اوس جماعت پر اور پراگندہ کر دیا اونکو اور مارا ایک برچھا نعمان کے سینے میں کہ نکلی نوک اوسکی پشت سے جبکہ دیکھا لشکر حیرہ نے ملک نعمان کو گرا ہوا پیٹھ پھیری سبنے اور ارادہ کیا قادسیہ کا طرف لشکر فارس کے اور لوٹ لیا مسلمانوں نے سامان اور مال اونکا اور شب گذری خوشی سے پھر جستجو کی شہداء مسلمین کی تو تھے وہ پانسو تیس اکثر اہل نخع سے کہ انجام کیا اونکا اللہ تعالی نے ساتھ شہادت کے اور اسی حال میں کہا ہے خزانہ بنت خالد بن جعفر بن قرط نے

مرثیہ قتل اہل اسلمین کا **شعر**

يَا عَيْنُ جُودِي بِالدُّمُوعِ السَّوَاجِمِ	فَقَدْ شَرَعَتْ فِينَا سُيُوفُ الْاَعَاجِمِ
فَكَمْ مِنْ حُسَامٍ قَاطِعٍ طَرَفَ وَابِلٍ	وَطَرَفٍ كُمَيْتِ اللَّوْنِ مَالٍ فِي الدَّمَائِمِ
جَزَيْنَا عَلَى سَعْدٍ وَعَمْرٍو وَمَالِكٍ	وَسَعْدٍ تَبِيدُ الْجَيْشَ مِثْلُ الْغَمَائِمِ
هُمْ فِتْيَةٌ غُرُّ الْوُجُوهِ ...	لُيُوثٌ لَدَى الْهَيْجَاءِ شُعْثُ الْجَمَاجِمِ

یعنی اے آنکھ میری سخاوت کر تو ساتھ آنسوؤں بہنے والوں کے اور تحقیق کہ تیز کئیں بیچ ہمارے تلواریں عجمیوں کی پس بہت سی تلواریں کاٹنے والیاں کناروں تیزوں کی اور اطراف گھوڑے کمیت رنگ صاف بالوں کے تمثیلہ ہو گئے ہم اوپر سعد اور عمرو اور مالک کے اور سعد ہلاک کرنے والے لشکر کے کہ تھا مثل بدلیوں کے یہی لوگ جوان ہیں سفید روشن ہیں دلوں کے اور مانند شیر ہیں نزدیک لڑائی کے غبار آلود بال کھوپریوں کے پھر مسلمانوں نے جمع کیا وہ مال اور تقسیم کیا سعد نے اوس کل خورنق اور سخت کے اور ... جیرہ میں اور اوتر کیا وہاں سالم بن نعیم بن مسروق کو ساتھ سو آدمیوں کے

اور انصار کے القصہ بھاگے ہوئے لشکر بنی نعمان بن منذر کے پونہچے قادسیہ مین کہ جہان لشکر فارس ساتھ رستم زادین [illegible] اور
شہریار بن کنار اور بہرام بن [illegible] اور جشنس ماہ [illegible] ماہانی اور جالینوس بن فناک اور شاہیرین جیسا کہا راوی نے جب کہ دیکھا اونہون نے بھاگے ہو
ہوئے لشکر نعمان ملک عرب کے تو پوچھا اونسے حال اونکا پس بیان کیا اونہون نے مارا جانا نعمان کا اور لینا مسلمانون کا حیرہ اور [illegible] اور پہر
سب حال بیان کا تو بڑی پریشانی لشکر فارس مین اور بیٹھا خوف اونکے دلون مین اور اکٹھا ہوئے ارجنت پہر رستم نے جمع کیا ملوک اور امرا اور روسا کو
اپنے خیمے مین اور کہڑا ہوا اپنے تخت پر خطبہ پڑہنے کو اور کہا معلوم کرو کہ دولت ساتھ سیاست کے ہے اور عزت ساتھ ریاست کے اور تم [illegible]
عرب سے اور وہ چڑھ آئے ہین پہر لیس نکلو اور سوار ہو اور جاؤ اونکی طرف پہر نکلے لوگ اونکے خیمون سے اور آراستہ ہوئے سامان [illegible]
حال مین کہ ناگاہ لشکر سعد ظاہر ہوا اور نیزے اور گہوڑون عرب کے کہ سوار تھے اونپر فرقہ اسلام سے اور طائفہ محمدیہ پس آہستہ کیا اونہون نے صفون اپنی
اور کہڑا کیا رستم نے ملوک فارس کو سیدہی طرف اور بائین طرف اور کہڑا ہوا رستم قلب مین اور گرد اگرد اوسکے امرا اور [illegible] حال مین
بھیجا امیر سعد نے قاصد طرف رستم کے ابو موسی اشعری کو متوجہ ہوئے وہ طرف فوج قلب کے جب کہ دیکھا اونکو دربانون نے [illegible] پاس اونکے ساتھ
ترجمان کے اور کہا ای عربی کس چیز کا ارادہ کیا تونے کہا اونہون نے مین قاصد ہون امیر لشکر اسلام کا سو اطلاع کی اونہون نے رستم کو پیغام ابو موسی
اشعری کا اونسے کہا اوسکو کہ پہونچ سکیگا تو افسر تک لیکن بیان کر جو چاہے تو کہ لا دین ہم پاس تیرے جواب اوسکا کہا ترجمان نے ابو موسی سے قول
رستم کا تو کہا ابو موسی نے کہدے تو اونسے کہ بلاتے ہین ہم تمکو طرف وحدانیت اور رسالت کے اگر انکار کرو تم اسلام کا تو دو جزیہ [illegible] اگر نہ مانو بہی
تو تلوار بیچ گواہ ہو اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ یعنی اور حق ہی ہمپر مدد
ایمان والون کی [illegible] کیا اونکو ترجمان نے اس سے اور لوٹ آئے ابو موسی طرف سعد کے پہر جب کہ شب ہوئی بہاگی ایک [illegible] لشکر رستم سے
اور پناہ لی لشکر مسلمین مین پہونچ کر جب کہ سنا رستم نے بہاگ جانا اوس جماعت کا طرف لشکر مسلمین کے تو بہیجا قاصد طرف سعد کے اونکی طلب مین
کہ بہیج دیوین وہ بہاگے ہوئون کو [illegible] اور [illegible] کہا سعد نے ہم وہ لوگ ہین کہ [illegible] اور نہین [illegible] اور آگئے ہین
یہ ہمارے پاس واسطے طلب پناہ کی اور رغبت کے ہماری [illegible] اور [illegible] انسے
کسی پر پس لوٹا قاصد طرف رستم کے اور کہا اوسنے جواب سعد کا پس غصے ہوا وہ اور حکم دیا لشکرون کو لڑائی کا کہا راوی نے اور تہا وہ بہا [illegible]
طرف لشکر مسلمین کے شاور بن [illegible] اور [illegible] بن اکثم اور ضرار بن [illegible] اور توابع اونکے جب کہ دیکھا لشکرون کو کہ آئے [illegible] لوگ کہا [illegible]
ای امیر [illegible] دشمن اور جماعت ہاتھیون کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] آسمان کو اور [illegible] ہاتھیون کو [illegible] کہا راوی نے
اور تہا آگے ہاتھیون کے ایک بڑا ہاتھی مثل پہاڑ کے [illegible] اور [illegible]
[illegible] جب کہ حملہ کیا لشکرون نے اور [illegible] سوار اور آئے ہاتھی مثل پہاڑ کے [illegible]
اپنی [illegible] لشکر مسلمین سے بہت آدمی اور [illegible] مسلمانون نے [illegible]
دونون ہاتھ [illegible] عاجزی سے آگے رب الارض والسماء کے اور کہا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ یعنی ای رب ہمارے [illegible] ہم پر [illegible] اور [illegible] قوم [illegible]
[illegible]
[illegible] اور سوار اونکے نہین [illegible] اللہ تعالی نے مسلمانون کو [illegible] کہا
راوی نے جب کہ بہاگے ہاتھی [illegible]

براگیختہ کرتا تھا اپنے لوگون کو قتال پر اور وہ حملہ کرتے تھے اونکے ڈر سے اور وہ بلاتا تھا بھاگے ہوؤن کو اپنے لشکر سے اور للکارا کرتا تھا آگے اور مسلمان نہین
پیچھا کرتے تھے بھاگنے والون کا اور کھڑے رہتے تھے اپنے مقامون پر خوش دل ساتھ معاملہ الٰہی کے پس مارے اونھون نے برچھے اوپر سینے دشمنون کے
اور ظاہر ہوا حق اونکے دلون پر پھر درمیان اوس حال کے کہ امیر سعد للکارتے تھے لوگون کو لڑائی پر ناگاہ ملے سعد سے اسود عبسی پریشان عقل باختہ حواس
تو پوچھا اونھون نے کیا ہی پیچھے تیرے ای ابن قیس کہا اونھون نے ای امیر بچا اپنے کو جانے سے طرف اس صف کے کہ اوسمین موت خالص اور شمشیر
غضبناک ہین دلاوران فارس سے اور مارے اونھون نے مسلمانون کے چار پہلوان اور لڑا مین اونسے یہانتک کہ قریب تھا کہ حملہ کرین مجھپر اور اگر
نہوتا احسان الٰہی مجھپر ساتھ آجانے خالد بن جعفر بن قرط کے وہان پر تو قریب تھا کہ قتل کرتے مجکو اسواسطے کہ اوسمین لوگ شجاع اور فائق ہین کہا اونسے
سعد نے ای مسکین کہان ہی جگہ بھاگنے کی تقدیر الٰہی سے اور تحقیق مقرر کردیا ہی اللہ تعالی نے اندازہ ہر شی کا کیا نہ سنا تو نے قول ملک جبار کا
اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنی جہان تم ہوگے موت تمکو آپکڑے گی اگرچہ ہو تم
مضبوط برجون مین پھر گئے سعد اوس صف مین کہ ذکر کیا تھا اوسکا اسود نے تو ناگاہ ملے اونسے خالد بن جعفر اور رنگ اونکا متغیر تھا پس پوچھا
سعد نے کیا ہی پیچھے تیرے ای ابن جعفر کہا اونھون نے کہ اژدر اغبر اور اسد غضنفر ای امیر لوٹ جا مقابلہ اس سوار کے سے کہ وہ کافر سخت ہی ہاتھ
مین لیکے گرز سونے کا کہ حاصل ہوتی ہی اوسکے مقابل کو ہلاکت اور قتل کیا ہی اوسنے پہلوانون کو اور ہلاک کیا ہی شجاعون کو اور قریب تھا کہ تمام کرے مجکو
اگر موجود نہوتے سعد عشیرہ جب کہ سنا سعد نے یہ تو دشوار ہوا اونپر اور قصد کیا اوسکی طرف تاکہ فدیہ دین اپنی جان کو اور لوگون کی جان سے اور خرچ
کرین اللہ کی راہ مین جان اپنی پس پھیرا سعد نے صفون کو تو ملے اونکو سعد عشیرہ پس پوچھا کیا حال ہی پیچھے تیرے ای ابن لوی کہا اونھون نے کہ پیچھے
میرے ایک شخص جابر ہی کہ نہین مقابلہ کیا جاتا اوس سے اور پہلوان ہی کہ نہین غلبہ کیا جاتا اوسپر اگر نہ موجود ہوتے بشر بن ربیعہ تو پلاتا مجکو اپنے گرز سے
پیالہ موت کا جبکہ سنا یہ سعد نے آگے بڑھے پس پایا بشر کو زرد رنگ کہا اونسے کیا ہی پیچھے تیرے ای ابن ربیعہ کہا اونھون نے کہ قصد کیا
قعقاع نے اگر نہوتے وہ تو ہوجاتا مین خوف سے ہلاک پس چلے سعد اوپر راہ بشر کے اور ملی راہ توفیق کو پس ملے قعقاع سے درحالیکہ وہ پھیرتے تھے
سوارون کو اور اشارون سے پس پکارا اونکو سعد نے کہ لِلّٰہِ دَرُّکَ یَا ابْنَ عَمْرٍو اور کہان گیا وہ سوار روم کا اور کیسے چھوڑا تمنے
ہاتھ سے کہا اونھون نے اگر نہ گھس جاتا وہ صفون مین تو البتہ پلاتا مین اوسکو پیالہ موت کا پس مل گیا وہ سوارون مین اور نہ پہونچا مین اوسکے
مقصود کو کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور واقع رہی لڑائی مسلمین اور کفار کی یہانتک کہ جدا کردیا اونکو رات نے پس لوٹا ہر لشکر اپنی جگہ پر
پھر جب کہ لوٹا رستم طرف اپنے خیمے کے تو بھیجا اپنے غلامون کو واسطے بلانے سرداران مقدمۃ لشکر کے اور حاضر ہوئے وہ تو کہا اونسے رستم نے
شرمائے گئے تم اور پڑا مین تمہارے ہی سبب سے ہلاکت کی آگ مین کس چیز نے خراب کیا تمکو اور کسنے روکا تمکو اور حال یہ کہ تم صاحب باس شدید
اور امر عظیم ہو اور یہ قوم عرب نہین پروا رکھتے تھے ہم اونکی کبھی اور نہ گذرتی تھی ہمارے دلون مین اونکی طرف سے کوئی بات اور ہٹایا اونھون نے
تمہارے سوارون کو اور اوتارا اونکو موضع ہلاکت مین اور مارے سردار تمہارے کس باعث لوٹتے تھے تم طرف مدائن کے اور ساتھ کس بات کے
دلیل پکڑو گے تم نزدیک بادشاہ یزدشیر کے اور گمان کیا مینے کہ دولت تمہاری منقطع ہی اور پورا ہوا زمانہ تمہارا کہا اونھون نے ای سردار مبتلا ہوئے ہم
ایسے لوگون مین کہ نہین ڈرتے وہ موت سے اور نہ گھبراتے ہین فوت سے اور جسقدر مارتے تھے ہم اونکے سینون پر بڑھتے آتے تھے
اور جسقدر کم کرتے تھے ہم شجاعت اونکی حملہ کرتے تھے وہ کہا رستم نے نہین دیکھی مینے کوئی صلاح مگر یہ کہ شبخون مارین ہم اونپر نصف شب کو شاید کہ
غالب آوین ہم اونپر اور حاصل ہو ہمکو نزدیک بادشاہ کے آبرو پس پسند کی سبھنے راے اوسکی اور اوٹھے واسطے مستعد اور آمادہ ہونے کے
کہا واقدی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے عامر بن سوید نے کہا جبکہ لوٹے ہم قتال گاہ سے طرف خیمہ سعد کے تو دیکھا ہمنے اونکو بیٹھا
تنہا خیمہ مین پس جب کہ دیکھا اونھون نے ہمکو کہا مرحبا ہو اون لوگون کو کہ چھوڑی اونھون نے دنیا اور طلب کی آخرت کی کیسا تھا یہ دن تمہارا کہا ہم نے

سیراب کیا ہمنے اپنے دلون کو دشمنون کی طرف سے اور مدد کی ہمنے شریعت اپنے نبی برگزیدہ کی اور بیشک تیر لگا ہمارے بہت لوگون کے جماعت سے
کہا سعد نے کہ اکٹھا کرو سب لشکر کو اور حکم کرو اپنے غلامون کو کہ جمع کرین شیح اور قیصوم کہ میں ارادہ کرتا ہون ایک کام کا اور امید رکھتا ہون اوس مین بچاؤ
کی اللہ سے کہا راوی نے پس کیا ان لوگون نے وہ کام اور کہا غلامون سے کہ جمع کرو اور لادو شیح اور قیصوم اونٹون کی پیٹھون پر
اور ہانکو اونکو طرف جماعت مسلمانون کے جب کہ قریب پونہچو اوس سے روشن کرو آگ بیچ پیٹھون اونٹون کے اور چھوڑو اونکو بیچ اونکے بیچون کی
یہان تک کہ گرد پھیراؤ اونکو اور ہم پیچھے تمہارے ہین ساتھ تلوارون کے کہا راوی نے پس طیار کیا لوگون نے اور شب کو آگے کیا لشکر کے
اونٹونکو اور غلام پیچھے اونکے یہان تک کہ قریب پونہچے قوم مسلمانون کے اور رکھی آگ بیچ ہیزم سلگا کر اور اونٹون کو چھوڑ دیا اونکے لوگ جب کہ دیکھا اونہون نے
اپنی پیٹھون پر آگ اور [illegible] کا تو [illegible] مسلمانون مین اور پامال کیا اور [illegible] ساتھ لشکر کے
اور رکھی تلوار بیچ باقی رہے ہوؤن کے مسلمانون سے پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگاہ دوڑ کر آیا لشکر فارس اور نیزا اور بلند ہوا شور اور [illegible] گرد
اور نام رکھی گئی وہ رات ساتھ لیلۃ الہریر کے اور واقع ہوا قتال [illegible] کہا اونہون نے [illegible] کرتا تھا کافی ہوئے ہم اونکو
اونکی طرف سے کہا [illegible] ہم جماعت [illegible] شخص سے اور لڑتے [illegible] یہان تک [illegible] اللہ کوئی کہا
راوی نے پھر جب بیان ہوا [illegible] رستم بن [illegible] اور تمام لشکر اوسکا اور [illegible] طرف مسلمانون کے [illegible]
اور سعد پھرتے تھے صفون مین اور وعظ کرتے اونکو اور [illegible] سردارون کو اور تھے سعد [illegible] کہ پھرتے تھے لشکر مین پس دیکھا
تھا ابو محجن ثقفی کو شراب پینے پر [illegible] اپنے نفس سے کیا [illegible] اپنے [illegible] اور عبادت کا اور [illegible] بیچ
حق اللہ کا اور [illegible] اونکو [illegible] کیا [illegible] کہا واقدی رحمہ اللہ نے [illegible] لڑائی کے رستم تھا اور [illegible]
[illegible] مقابل [illegible] ابن [illegible] شہید کیا [illegible] ناگاہ [illegible]
رستم کے [illegible] اور [illegible] رستم کو [illegible] آواز [illegible] دوسری طرف [illegible]
[illegible] ناگاہ [illegible] ابو محجن [illegible] رستم [illegible] سوال کرتا ہون [illegible] ساتھ
نام اللہ کے [illegible] کہا واقدی رحمہ اللہ نے [illegible] ابی وقاص قادسیہ مین اور [illegible] لشکر فرس اور بھاگی جماعت [illegible]
طرف [illegible] سعد [illegible] راتون [illegible] لشکر [illegible] جماعت ثقیف کے اور پایا ابو محجن کو کہ شراب پیتے تھے اور
[illegible] غصے ہوئے سعد [illegible] اور کہا [illegible] کافرون سے پیش آیا
[illegible] اپنے نفس [illegible] کیا [illegible] بات [illegible] اونکو اور قید کیا [illegible]
جب کہ واقع ہوئی لڑائی اور [illegible] مقابلے [illegible] سوار فارس کے اور [illegible]
پاس اونکے سعد تاکہ معلوم کرین [illegible] کیا [illegible] اونکو قید [illegible]
[illegible] بیان کیا [illegible]
[illegible] ابو محجن [illegible] کہا واقدی رحمہ اللہ نے [illegible]
[illegible] قادسیہ [illegible] رستم [illegible]
[illegible] ساتھی [illegible] رستم [illegible]
اور [illegible] درمیان [illegible] سلمان [illegible] پانی [illegible]
اپنے حال مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے [illegible] سلیمان بن بشر [illegible]

[illegible]

تھی بیچ قادسیہ میں ساتھ سعد کے جبکہ نازل ہوئی نصرت اور بھاگے فارسی تو باندھے ہمنے کپڑے اپنے اور لیا پانی اور گئے ہم بیچ قتیلون کے جو مسلمان کہ
زندہ تھے پلایا ہمنے اونکو اور اوٹھایا اونکو اور جو تھا مشرکین سے تو لیا ہمنے اسباب اونکا کہا راوی نے کہ نہ تھیں گروہ عرب میں اکثر عورتین بہ نسبت
عورتون بجیلہ اور نخع کے کہ تھیں ایک ہزار سات سو عورتین الغرض لی مسلمانون نے اوسقدر غنیمت کہ نہ دیکھا مثل اوسکے کسی نے اور شہید ہوئے
مسلمانون سے سعد بن عبید اور سفیان بن سلیم اور مہلب بن عزوان اور قادح بن عنبسہ اور نعمان بن نعیم اور چالیس آدمی مہاجر اور انصار سے
اور آگے ذکر کرینگے ہم اون شہیدون کا جو پڑھا کرتے قرآن رات کو پس آتی آواز اونکی مثل آواز نحل کے اور جمع کیا مسلمانون نے مال بیحساب پھر بعد
ایکدن کے فتح سے آئی وہ مدد کہ بھیجا تھا اوسکو عیاض بن غنم نے شہر موصل سے اور آئے یہ حاضر بن فتوحات شام جو تھے ساتھ عامر بن جراح کے اور تھے
یہ لوگ سات سو جب کہ پہنچے موضع عین التمر میں تو جلدی کی اونھون نے واسطے مدد سعد کے پس چھوڑا لشکر اور آگے بڑھ آئے ستر سوار اور آئے
باقی سات سو بعد اوسکے اور تھے ساتھ اونکے قیس بن مغوث اور قیس بن ابی حازم اور سعید بن نذار اور مالک اشتر نخعی پس آگے بڑھے ہاشم اور قیس
ساتھ ستر آدمیون کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ گنتی قتیلان قادسیہ کی نواسی آدمی ہیں اور تھے مشہور اونمین سے قیس اور عطارد اور
[illegible] شاعر اور [illegible] اور مسعود بن الاسود اور عمرو بن قیس اور نعمان کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ روایت کی ایک عورت نے جو حاضر تھی قادسیہ میں
کہ لایا ایک عورت [illegible] کہ ہم ہیں سے [illegible] مثقال عنبر اور اسی قدر مشک اور نہ پروا کرتے تھے ہم کافور کی مگر وہ شخص کہ جانتا تھا اوسکو اور عرب
کہا کرتے تھے آپس میں [illegible] پاس تمہارے اچھا نمک اور دیتے تھے ایک کیل کافور کا بدلے ایک کیل نمک کے اور ایک شخص نے لشکر کے گوندھا آٹا
اور ڈالا کافور اوسمین اور چکھا بعد روٹی پکنے کے تو کہا کیسا ہی پھیکا کہ نہیں مزا دیتا آٹے میں کہا ایک شخص نے کہ میں دیتا ہون تمکو ایک جراب
نمک خوش طعام میں لیا اوس نمک کو بدلے ایک جراب کافور کے کہا راوی نے کہ جب کہ بھگایا اللہ نے دشمنون کو سعد کے ہاتھون سے
تو جمع کیا اونھون نے سب مال اور [illegible] اوسکا سلیمان بن ربیعہ کو پھر عرضی لکھی طرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس طرح
بسم اللہ الرحمن الرحیم سعد بن ابی وقاص کی طرف سے جو عامل ہے آپکا بیچ عراق کے امیر المؤمنین عمر بن خطاب کو بعد سلام علیک کے
ظاہر ہو کہ حمد کرتا ہون اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہون میں اوسکے نبی پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پہنچے ہم عراق
میں درحالیکہ توفیق پیشرو ہماری اور نصرت مددگار ہماری تھی اور مطلع ہوا اللہ تعالیٰ ہمارے دلون پر اور امتحان کیا ہمارے بھیدون کا پس
پایا ہمنے اوسمین سوا اوسکے اور نہیں عبادت کرتا دل ہمارا اگر اوسی کی پس پورا کیا ہمنے وعدہ اپنا جب کہ پورا کیا ہمنے اوس سے عہد اوسکا اور
چلے ہم دشمنون پر درحالیکہ وہ چھپے تھے ہتھیارون میں اور نہ کوشش والے تھے لڑائی سے پھر دامن باندھے اونھون نے واسطے ہمارے اور [illegible] ہم
کوشش کی پس پھیرے واسطے ہمارے اوپر اونکے دو [illegible] اور بھگایا ہمنے لشکرون اونکے کو اور ہلا دیا ہمنے جماعت اونکی کو اور اکھیڑ دیا ہمنے
ساتھ اونکے کو اور قتل کیا ہمنے اونکے مقدمون کو کہ جاری تھی ساتھ اوسکے تقدیر سابق اور پکڑا ہمنے اونکو پکڑنا غالب طاقت والے کا اور مالک ہوئے ہم
حیرہ اور قادسیہ پر اور اوتاری اللہ نے ہمارے دشمنون پر ہلاکت پس بعد ایک دن کے فتح سے آئے مرقال اور ہشام ساتھ ستر صحابیون کے اور
ابھی تین دن کے آئے سات سو مسلمان شام کے لشکر ابو عبیدہ سے اور نہ دی میںنے اونمین سے کسیکو غنیمت اور ہم منتظر ہین آنے تمہارے حکم کے
والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین اور دی وہ عرضی زید بن عمرو کو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے
اور چلے طرف مدینہ کے کہا راوی نے کہ اور تھے حضرت عمر ان دنون سوار ہوتے اور جاتے طرف راہ عراق کے اور انتظار کرتے قاصد کا
قریب ظہر تک اور [illegible] تھا کہ ساتھ اوسکے مقیم ہی قادسیہ میں پس نکلے موافق عادت اپنی کے کہ ناگاہ ملا آپ سے بشارت دینے والا کہ
وہ نوفل تھا جبکہ دیکھا نوفل نے آپکو پہچانا اور سلام علیک کی امیر المؤمنین پر اور کہا بشارت ہو ساتھ خیر تمام کے اور زیادہ خط سے کہا
درحالیکہ کہتا تھا تحقیق بھگایا دشمنون کو اللہ نے اور فتح دی مومنین کو اور مالک ہوئے ہم حیرہ اور قادسیہ کے پھر آیا ساتھ خلیفہ کے بیان کرتا ہوا

یہ ماجرا یہان تک کہ داخل ہوئے مسجد مین اور جمع ہوئے اونپر آدمی یہان تک کہ بھر گئی مسجد پس چڑہے خلیفہ منبر پر اور بیچ ہارہ بر دایہ تک
اور کہا آگاہ ہو کہ تمہارے بھائی مسلمانون نے کہا ہی تمکو سلام اور متابعت کی اونھون نے کتاب اور سنت کی اور نیک طریقہ بعث سے اور قائم کیا
ملا مشین ہدایت کی اور چاہا ہی شور ہیچ حق اون لوگون سے کہ آئے اونکی طرف پس جواب یہ ہی کہ غنیمت واسطے حاضرین واقعہ کے ہی اور حق واسطے
اونکا کہ بعد اونکے تین دن کے واقعہ سے پہر اوترے منبر سے اور لکہا عنایت نامہ سعد کو اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اما بعد سلام علیک کے مین حمد کرتا ہون اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیق پہونچا مجکو
خط تیرا سو حمد کی مین نے اللہ کی بسبب فتح کرنے اوسکی کے تمہارے ہاتھ پر اور تم آزمائے گئے ہو ساتھ میرے واللہ نہین ہی با این کسی شی کو تمہارے
کامون مین سے پس ڈرتا ہون مین حاکم کو اور نصیحت کرتا ہون مین رعیت کو اور حاکم کے ہی عدل اور احسان اور اوپر رعیت کے ہی صبر اور شکر اور غنیمت
حصہ ہی حاضرین واقعہ کا اور حق ہو اساس ہی واسطے اون لوگون کے جو آئے بعد تین دن کے جو کہ حاضر ہوا تمہاری لڑائی مین غلام اور جو بعد تین دن
کے پس شریک کرو اوسکو کہ یہ احسان ہی بیچ اوس چیز کے کہ کھولا اللہ نے تم پر اور مہر لگائی خط پر اور دیا قاصد کو پس دانہ ہوا اور چلا یہان تک کہ پہونچا
یہان تک کہ پہونچا پاس سعد کے اور دیا اونکو خط خلیفہ کا جب کہ پڑہا اونھون نے اوسکو دو بار لکہا حضرت خلیفہ کو واسطے اطلاع اون کامون کے اما بعد
حمد و صلوٰۃ کے یا امیر المومنین تحقیق نہ دیکھا مین نے کوئی سوار برابر قعقاع بن عمرو تمیمی کے کہ حملہ کیا اوس نے دشمنون پر ایک ان مین تیس بار اور قتل کیا ہر حملہ مین
ایک سوار کو اور نہ دیکھا مین نے کوئی سوار کو مثل حارث بن ابی کے کہ وہ حملہ کرتا تھا بیچ لشکرون کے اور بہتا تھا اون سے پسینا اور بھیجا ہی عمر اوس کا خمس مال
ساتھ سعد کے کہا راوی نے اور پوچھا بھاگے ہوئے لشکر فرس کے مدائن مین اور داخل ہوئے محل بادشاہی مین اور کہا کسری سے ماجرا
جنگ اور قتل رستم اور اوسکے بیٹے کا پس غمناک ہوا اوس حال سے اور یقین جانا کہ دولت فارس کی تمام ہوئی پس غمگین ہوا اور مرگیا چوتھے
دن پس یہ اثر تھا غم کے اور بیٹھا بعد اوسکے یزدجرد بیٹا اوسکا اور تھا اوسکے سوا اوسکے بیٹے اور اوسکا کہا راوی نے سبب کہ بھیجا تھا کسری
بن اردشیر نے رستم کو طرف قتال سعد کے تو ہمراہ کر دیا تھا اوسکے ساتھ مال اپنا کہ دیکھ کر و رنہ تھے واسطے خرچ لڑائی کے جب کہ مرتب ہو تیس دن
تو رکہا اوس مال کو آگے لشکر کے اور کہا جو مارے سوار کو ہی انعام اوسکا آنا اور جو کہ مارے پیدل کو ہی واسطے اوسکا مقدار پس لگا اون تمام مال
پاس مسلمانون کے اور بھیجے سعد نے ساتھ پانسو سوار ون کے ایک کروڑ تیس لاکہ دینار تب کہ پہونچا یہ مال پاس خلیفہ کے تو روئے حضرت عمر اور فرمایا
کہ خرابی ہو اوسکو کہ فریب کہائے ساتھ اوسکے یا خواہش کرے طرف اوسکے پھر پڑھی یہ آیت قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّمَنِ اتَّقٰى یعنی تو کہہ فائدہ دنیا کا تھوڑا ہی اور آخرت کا بہتر ہی پرہیزگار کو قسم اللہ کی نہ لیا اوس مین سے کم نہ زیادہ اور نہ کوئی درہم اور
نہ دینار کہا اونہے حضرت علی نے یا امیر المومنین اگر لیتے تم کچھ واسطے اپنے نفس کے اور کہا لے کیا ایک جبہ اس کا سے کہ اوسمین کپڑا بہتر
اس کپڑے سے تو تہا جبکہ عنایت کین تمکو اللہ نے فتح مین اور آئے واسطے تمہارے اموال مین سرخ ہوا اونکا غصے سے اور کہا حضرت
کے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ خبر دے مجکو بہتر اوس مال سے کہ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المال مسلمین سے کہا حضرت نے
وہ دو کپڑے تھے کہ پہنتے تھے آپ اونکو وقت آنے وفد کے اور خطبہ پڑہتے بیچ اون کے پھر کہا حضرت عمر نے کہاں ایک ہی
تمہیں وہ پاس تمہارے کہا حضرت نے وہی جو کی آتا پاس ہمارے بیچ وقت کے جب کہ ظاہر ہوا اور اوسکا تھوڑا پاؤ قرآن کو
مین پہر کہا حضرت عمر نے کیا فرش تھا کہ بچھاتے تھے اوسکو پاس تمہارے کہا حضرت نے کہ تھی پاس ہمارے ایک کملی کہ کرتے تھے ہم اوسکو فرش
اور جاڑون مین آدھا بچھاتے اوسکو اور آدھا اوڑہتے تھے پس کہا حضرت عمر نے قسم ہی اللہ کی مثال میری اور مثال میرے دونون دوستون کی مثل اون
تینون آدمیون کی ہی کہ چلا ایک راہ پر پس چلا پہلا زاد لیکر اور پہونچا مقصد کو پھر چلا دوسرا اوسکے پیچھے پس پہونچا پاس اوسکے پھر چلا بعد اوسکے تیسرا اگر
التزام کیا اونکے طریقہ اور وہ دونون کا اور راضی ہوا ساتھ زاد اون دونون کے تو پہونچیگا پاس اونکے ورنہ پہنچیگا اور غیر اونکی کی راہ چلیگا اور نہ کبھی ملیگا

ذکر فتح نهشیر

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان بھیجا سعد کو کہ جاوین طرف مداین کے اور چھوڑ جاوین عورتون اور لڑکون کو حیرہ
مین اور پاس رکھین اونکے لشکر سے ایک جماعت اور شریک کرین اونکو ہر غنیمت مین اور مقام کیا تھا سعد نے بعد فتح کے قادسیہ مین دو مہینے جب کہ شروع ہوا
تیسرا مہینا تو مقدمہ لشکر کیا اپنا زہیر بن جویریہ کو اور روانہ کیا پیچھے اونکے عبد اللہ اور شرحبیل بن سمط کو اور بعد اونکے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ
صاحب ساقہ کو اور تقسیم کیا لشکر ساتھ اونکے اور غنیمت لی تھی اونھون نے لشکر فارس سے مال اور سلاح اور گھوڑے کثیر اور ہوا کوچ اونکا قادسیہ سے بعد
گذرنے کئی دن شہر شوال کے کہا راوی نے اور اوترے زہیر کوفے مین ساتھ ہمراہیون کے اور ملے اونسے عبد اللہ اور شرحبیل مع لشکر اور پے در پے
پونہچین فوجین پس کوچ کیا زہیر نے طرف بابلس کے اور اوترے وہان تو ناگاہ آئے آدمی اہل دیہات کے پاس اونکے طلب کیا امان پس امن دی اونھون نے
اونکو اور پوچھا اونسے کیا ہے پاس تمہارے خبر دشمن کی کہا اونھون نے ای امیر خبردار اور مستعد رہو تم کہ اہل مرانہ بہ سبب ضمانت کی ہی کسری سے تمہارے لڑنے
اور لوٹا مینے کی اور ساتھ اونکے لشکر جرار ہی کہا زہیر نے دور رکھے اللہ شر اونکا اور کرے مکر اونکا بیچ ہلاکت اونکی کے پس اسی حال مین تھے کہ ظاہر ہوئے
اوپر طلیعہ قوم کے اور چمکنے لگے روبرو بیارق اور از دہارات پس سوار ہوئے زہیر اونکے مقابلے کو اور مرتب کیا لوگون کو واسطے لڑائی کے درحالیکہ
پڑھ لیتے تھے تحقیق اللہ مدد کریگا تمہاری اپس نہین کوئی غالب تم پر کہا واقدی رحمہ اللہ نے الغرض جب کہ قریب آئے دونو لشکر تو جاری کین مسلمانون نے
زبانین اپنی ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ کے اور دوڑے طرف دشمنون کے تو چھوڑ دیا اونھون نے میدان اور بڑھے [illegible] اور ہٹ گئے کینے اور بلند کی
مسلمانون نے آواز اپنی ساتھ تکبیر کے پس حربے کئے اونکے سینون اور گردنون پر ناگاہ نظر پڑی زہیر کی اوپر ایک سوار اونکے کے کہ پہلوان تھا اور
تو متوجہ ہوئے اوسپر اور بڑھا اور پر یہان تک کہ حربہ کیا دونون نے اور مل گئے پھر جدا ہوئے آپس مین اور وار کیا سنبھل کر اوسپر زہیر نے برچھے کا کہ
نکل گئی پوری پیٹھ سے اور گرا وہ زمین پر بیہوش جب کہ دیکھا اہل لشکر نے اوسکو پشت دی اور بھاگ گئے اور تھا اونکے سردارون مین ایک شخص صاحب عقل
جب کہ اوسنے دیکھا وہ کہ نازل ہوا اوسکی قوم پر تو آیا پاس زہیر کے خوشی اور رغبت سے اور چاہی کی واسطے اپنے صلح پس امان نامہ دیا اوسکو اور دریافت
کی اوس سے خبر فوجون کسری کی کہا اوسنے ای امیر بڑے بڑے لوگ بھاگے ہوئے قادسیہ کے جمع ہوئے ہین مثل نہرجان اور مہراق داری اور مہرزان
کہا اوسنے قیروان سے کسواسطے جاتے ہو تم نزدیک بادشاہ کسری کے اور دین ہین اوسنے تمکو وظیفے اور عطائین اور جاگیرین پس ٹھہرو یہان تاکہ رکو
ہو مونہہ ہمارا نزدیک اوسکے یا مارے جاوین ہم سب کہا راوی نے پس جب کہ سنا زہیر اور عبد اللہ اور شرحبیل اور ہاشم اور خالد نے یہ کلام تو
انتظار کیا سعد کا یہان تک کہ آئے وہ پس مطلع کیا اونکو اس سے کہا اونھون نے مدد طلب کرو اللہ سے اور توکل کرو اوسپر اور سلے لیا تھا مسلمانون
نے [illegible] پاس اون لوگون کے پس واقع ہوا خوف بیچ دل فارسیون کے اور جب کہ مقرر کرتے مہرزان اور قیروان
اپنے لشکر [illegible] قسم [illegible] کہا کہ نہین [illegible] یہان تک کہ متفرق کیا اللہ تعالیٰ نے
اونکو [illegible] پس چلے گئے اور اپنی راہ [illegible] مہرزان طرف [illegible] اور [illegible] کسری [illegible]
[illegible] شکست لشکر کی لوٹ لیا [illegible] نہرجان اور جہران پس قصد کیا [illegible]
[illegible] کہ وہ مدینۃ الذہب ہے کہا راوی نے جب کہ پونہچے [illegible] اور [illegible] تو داخل ہوئے ایوان [illegible]
اور [illegible] جب کہ سنا اونسے [illegible] زوال ملک اپنا [illegible]
ارادہ کیا [illegible] اپنا طرف نہاوند کے اور [illegible] لڑائی کے اور [illegible] زہیر کا یہ ہوا کہ وہ چلے پیچھے اوسکے یہان تک کہ [illegible]
[illegible] اور مقام کیا [illegible] بعد اونکے ہاشم اور مرقال اور اوترے یہ دونون نزدیک اونکے یہان تک کہ پورا ہوا لشکر اور [illegible]
بن ابی وقاص [illegible] کہ [illegible] فارسیون نے لشکر مسلمین کو کہ آپہنچا تو مستعد ہوئے قتال پر

اور افسر اونکا شہریار تھا پس جب کہ روبرو ہوئے اونکے زہیر اور دیکھا اونکو شہریار نے تو واقع ہوا خوف اوسکے لوگون مین اور صلاح کی آپس مین اور
اگر نہ ہوتا اونکو خوف شہریار کا تو بھاگ جاتے سب غرض مرتب کیا زہیر نے اپنے لوگون کو پھر جب کہ برابر ہوئے صفین تو نکلا شہریار واسطے لڑائی کے پہنے
ہوئے لباس ملوک کا سر کا اور کہا مین شہریار ہون چاہیے کہ نکلے واسطے لڑنے مجھ ایک سوار کے ایک سوار خواہ چار سوار خواہ دس سوار جب کہ سنا زہیر نے
یہ کلام اوسکا کہا واللہ ارادہ کیا تھا مینے تیرے مقابلے کا اور اب نہ نکلینگے تیری طرف تیرے غیر کو سوا غلام کے اگر قتل کیا تو نے اوسکو تو مارا تو نے
ایک غلام کو اور اگر مارا اوسنے تجکو پس حاصل ہوئی مراد پھر بلایا اپنے غلام ابو نباتہ عجلی کو اور کہا اوس سے جا طرف اس علج کے اور مدد مانگ اللہ سے
پس نکلا اوسکی طرف ابو نباتہ جب کہ پہونچا طرف اوسکے اور دیکھا اوسکو تو حقیر جانا آپکو اسواسطے کہ شہریار تھا مثل اونٹ کے پس [illegible]
کے کھینچے ہوئے تلوار اپنی اور دیکھا ابو نباتہ نے اوسکو کہ آیا تو پہنچا تو حملہ کیا اوسپر واسطے اللہ کے مثل شیر کے اور برابر رہے دونون سے تلوار [illegible]
وہ دونون تو پھینک دیا اونکو اور لپٹے واسطے کشتی کے یہان تک کہ گرے دونون زمین پر اور گرا شہریار اوپر ابو نباتہ کے پس داخل ہوا انگوٹھا شہریار کا ابو نباتہ
کے منہ مین پس قطع کیا اوسنے اوسکو دانتون سے تو دردناک ہوئے اعضا اوسکے اور گر پڑا پس چڑھ بیٹھے اوسپر ابو نباتہ اور کھینچا خنجر اور کاٹی گردن
اوسکی اور لیا تاج اوسکا اور زیور اور سامان اور گھوڑا اوسکا اور لے آئے یہ سب طرف مسلمانون کے جب کہ دیکھا اوسکے لشکریون نے وہ کہ نازل ہوا اوسپر تو بھاگے
اور شکست ہوئے وہان سے پس زہیر [illegible] اور آگیا باقی لشکر موحدین کا پس کہا زہیر نے سعد سے قصہ اپنے غلام کا جو واقع ہوا ساتھ شہریار کے اور کیفیت بھاگنے
فارسیون کی پس خوش ہوئے سعد اس خبر سے اور حکم کیا حاضر لانے ابو نباتہ کا پس حاضر کیا اوسکو کہا سعد نے قسم دیتا ہون مین تجکو کہ پہن لے تو کنگن اوسکے
اور زرہ اوسکی اور تاج اوسکا اور سوار ہو اوسکے گھوڑے پر کہا راوی نے پس پہنا ابو نباتہ نے وہ کہ امر کیا اوسکو اور دیا اوسکو سب مال اوسکا اور [illegible]
تو پس ہوئے ابو نباتہ اول مسلمان کہ کنگن پہنا عراق مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور جب کہ پہونچے سعد موضع کوثاریا مین تو اوترے اوس مکان
مین کہ قید کیا تھا وہان ابراہیم علیہ السلام کو تو نماز پڑھی اوس مین اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا آنحضرت پر اور پڑھا یہ آیت وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ
النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ یعنی اور یہ دن ہم بدلتے رہتے ہین
لوگون مین اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جنکو ایمان ہے اور کرے بعضے تم مین شہید اور اللہ چاہتا نہین ناحق والون کو [illegible]
[illegible] پھر بلایا لوگون کو پاس اپنے اور کہا اونسے جان لو کہ اللہ تعالی نے فتح دی تمکو بہت جگہ اور دکھلایا تمکو وعدہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ فرمایا آپ نے عنقریب کھل جاوینگے میری امت پر خزانے کسری اور قیصر کے اور تحقیق مالک ہوئے تم [illegible] خزانون کسری کے اور تمام دنیا اور اللہ [illegible]
[illegible] ارادہ کیا ہے بیٹھ جانے کا طرف مداین کے جو ہے جانب غربی مین کہا تجھے ای امیر مومنین ہم مین کوئی تخالف کرنیوالا [illegible] اپنی جان سے راہ اللہ
رسول کی مین تو [illegible] ارادہ اپنا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنی زہیر [illegible]
کلام یہ مگر اللہ کی مدد سے [illegible] جب کہ سنا اونھون نے کلام اونکا [illegible] ساتھ اونکے [illegible]
[illegible] ساتھ بارہ ہزار سوار کے اور [illegible] دیکھا آگے اپنے چند سوار [illegible]
کے اور بھیجا اونھون نے ایک سوار اپنا واسطے اطلاع مسلمانون کے کہ ہم اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا [illegible] اور وہ طلب کرتا ہے اہل شہر اپنے کی [illegible]
اور [illegible] زہیر نے کہ آگے لا [illegible] جب کہ پاس آئے وہ مسلمانون کے [illegible]
اور خوشی سے اور کہا اونسے زہیر نے کون ہو تم کہا اونھون نے ہم اہل ساباط ہین اور یہ سردار ہمارا [illegible] طلب کرین تم سے صلح کہا زہیر نے
جو قسم کہ تاکید ہمارا قبول کرتے ہین ہم اوسکو اور جو ارادہ کرتا ہے [illegible] صلح کرتے ہین [illegible]
صلح اونکی جسقدر مال پر کہ واقع ہوئی موافقت درمیان اونکے پھر لوٹ گیا [illegible] قوم کے ساتھ [illegible]
جب کہ پہونچے زہیر ساباط مین تو پایا لشکر فارس کو کہ افسر اونپر فیروز [illegible] اور ہمراہ تھا اونکے [illegible] کسری کا [illegible]

اور اپنے سخت وقت مین کہا راوی نے اور جمع ہوا لشکر موحدین نزدیک زہیر کے ساتھ سعد کے اور مستعد ہوئے قتال پر کہا واقدی رحمہ اللہ نے
پھر جب کہ مرتب ہوئین صفین تو تھا پہلے نکلنے والا اور فخر کرنے والا ساتھ نام اور نشان اپنے کے فیروز اور کہا اوسنے فارسی مین کہ اے گروہ عرب طمع دی تمکو
تمہارے نفسون نے اوس چیز کی کہ نہ پہونچوگے تم اوسکو اور بڑی ہوئی فکر تمہاری اور گمان کیا تمنے کہ مالک ہوئے عراق کے اور لو تم اوسکو اکا سر سے
اور یہ گمان نہ پورا ہوگا کبھی یاد رہے لشکر کسری کا ہین صاحب سختی اور خوف اور قوت کے پس ہین افسر اور رئیس اونکا ہون چاہیے کہ نکلے میرے مقابلے کو
سردار تمہارا اور کرے مثل اوسکے کہ کیا ہمنے درمیان قوم اپنی کے کہا راوی نے پس نہ تمام ہوا تھا کلام اوسکا کہ نکلے اوسکی طرف ہاشم بن نہال مرقال
ساتھ تجبر اور افتخار کے اور حملہ کیا اوسپر اور واقع ہوئی درمیان اون دونون کے جنگ سخت انجام کار مارا ہاشم نے برچھا اوسکے سینے مین کہ نکل گئی نوک
اوسکی پیٹھ سے کہا راوی نے جب کہ مارا اوسکو ہاشم نے اور آئے پاس مسلمین کے تو بوسہ دیا سعد نے درمیان دونون آنکھون اونکی کے تو پیادہ
ہوئے ہاشم اور دیا باؤن سعد کا اور پڑھا اَوَلَمْ تَكُونُوا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ یعنی تم آگے قسم نہ کہاتے تھے کہ تمکو نہین
کسی طرح ٹلنا اور کوچ کیا پیچھے اونکے یہان تک کہ اترے نہر شیر مین اور ٹھہرے بیچ انتظار جمع لشکر کے جب آتا کوئی قبیلہ تو تکبیر کہتے اور مقام کر
یہان تک کہ گھیر لیا اوسکو ہر طرف سے اور ظاہر کیے اون لوگون نے زینت اور سلاح اور سامان اور منجنیق فصیل کے اوپر سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے
اور مقام کیا سعد نے نہر شیر پر دو مہینے تک اور بھیجے سوار اپنے واسطے غارت کے اوپر کنارہ فرات اور دجلہ کے اور آئے وہ ساتھ ایک ہزار کھیتی کرنے
والون کے پس ہمراہ کیا اونکو شیرزاد کے جو حاکم ساباط تھا یہان تک کہ حکم آوے اونکے حق مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور لوٹ گئے وہ سب
اپنی جگہون پر لکھا سعد نے امیر المؤمنین کو اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اما بعد سلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے حمد کرتا ہون
مین اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر اب مقیم ہین ہم موضع نہر شیر پر بعد اسکے کہ لڑے ہم بابین [illegible]
اور نہر شیر کے ساتھ لشکر قرطا بن فیروز کے اور فتح دی ہمکو اللہ نے اوپر اوسکے قتل کیا فیروز کو ہاشم نے اور بھاگ گئے ہمراہی اور مقام کیا ہمنے بعد اوسکے
نہر شیر پر اور متفرق کیے لشکر اپنے پس پکڑ لائے وہ مزارعین سے ہزار شخص پس کیا ہے حکم آپ کا اونکے حق مین فرمایا حضرت خلیفہ نے کہ جو آوے پاس تمہارے
مزارعین مین سے درحالیکہ قائم ہو تمہارے عہد پر اور نہ مدد کرے دشمنون کی تیری پس ہے امان واسطے اوسکے ہے اور اگر نہ آوے پاس تمہارے اور بھاگ گیا تم سے اور پکڑا تم
اوسکو پس تم جانو اور وہ کرو اوسکے حق مین جو چاہو جب کہ آیا یہ فرمان پاس سعد کے تو رہا کر دیا اونکو اور بھیجا اونکو پیچھے دہقانون کے اور بلایا اونکو طرف اسلام
یا جزیہ کے پس قبول کیا اونہون نے جزیہ کہا راوی رحمہ اللہ نے اور لوگ شہر نہر شیر کے شروع کیا اونہون نے مارنا مسلمین کا ساتھ تیرون اور پتھرون
اور منجنیقون کے جب کہ دیکھا یہ سعد نے بلایا شیرزاد کو اور کہا کہ نہ چھوڑا انہون نے کوئی حیلہ صلح کا واسطے ان شہر والون کے اب چاہتا ہون کہ بناؤ تم ہمکو منجنیق
پس تیار کی شیرزاد نے منجنیق بیس دن مین اور کھڑی کی اوپر اوسکے نہر شیر والون کے زمانہ بیس منجنیق سے پس جنگ اونکو ساتھ منجنیقون کے [illegible]
سے اور عرب خوش ہوتے تھے یہ دیکھ کر پھر جب کہ بہت زمانہ گذرا اگھبرے قلعے کا توڑ نکلے وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے اور بہت کی اوپر شیر اور نیزون [illegible]
کے اور لڑے اور مسلمان لڑائی سخت اور تیر اندازی کی فارسیون نے ساتھ نشاب کے اور عرب نے ساتھ نبال کے اور لڑے زہیر بن جویریہ
وہ لڑائی کہ راضی کیا اللہ اور رسول کو ساتھ اوسکے پھر کہا زہیر نے سعد سے کہ اجازت دو مجکو آگے بڑھنے کی شاید کہ مارون تیر یا تلوار اپنی پھر آگے
بڑھے اور داخل ہوئے دشمنون مین اور وہ پیادہ ہوئے ساتھ ایک سوار شہریار نام کے تو حملہ کیا اوسپر اور مارا اوسکے ایک سر پر کہ نکل آئین آنتین اوسکی
اور قتل کیا اوسکو پس جس وقت ہوئے زہیر سر فارسی اور شہید کیا اونکو اور بھاگ گئے شہر مین اور بند کر لیے دروازے اور چڑھ گئے فصیلون پر اور
[illegible] ایک شخص اونکا فصیل پر اور کہا اوسنے کہ بادشاہ ہمارا کہتا ہے کیا صلح کرتے ہو تم ہمسے اس بات پر کہ مالک رہین ہم اوس ملک کے جو کہ
دجلہ سے یہان تک ہے اور ہو واسطے تمہارے سعد وہ کہ لاوین پاس تمہارے دجلہ سے تمہارے سوار اون تک پس بڑھے اونکی طرف ابو مقرن الاسود
بن قطبہ اور کہا اونکو ان تعالی نے ساتھ اوس کلام کے کہ نہین جانتے تھے وہ اوسکو اور کلام کیا فارسی مین [illegible]

پس لوٹ گیا وہ شخص فضیل پسر سے کہا مین نے ابو عمرو سے کیا کہا تم نے اونسے کہا اونھون نے قسم مجکو اوس ذات پاک کی کہ بھیجا اوسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے نہین جانتا ہون کہ کیا کہا مین نے اونسے مگر یہ کہ گویا کیا مجکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ ایک شے کے اور امید ہے مجکو کہ ہوا وہ بہتر مسلمانون کی پس ہمیشہ پوچھتے رہے اونسے یہان تک کہ تحقیق کیا اونسے سعد بن ابی وقاص نے پس کہا اونھون نے واللہ امیر نہین جانتا ہون اور نہ علم ہے مجکو اوسکا پس متعجب ہوئے سعد اس بات سے اور حکم کیا لوگون کو لڑائی کا پس نہ ظاہر ہوا اونپر کوئی اہل شہر سے تو سوچا مین نے شاید کہ یہ کوئی مکر کیا چاہتے ہین پس ناگاہ ملاقات کیا ایک شخص دوسرے دن کہ نکلا طرف ہمارے پکارتا ہوا الامان الامان پس امن دی ہم نے اوسکو اور لائے ہم اوسکو پاس امیر سعد کے اور کہا اوس سے کیا ہے خبر کہا اوسنے کہ نہین لوگ شہر مین اور بھاگ گئے سب کہا سعد نے کس بات سے بھاگے وہ کہا اوسنے کہ بادشاہ نے بھیجا تھا قاصد طرف تمھارے واسطے صلح کے پس جواب دیا تم نے کہ نہوگی صلح درمیان تمھارے ہرگز یہان تک کہ کھاوین ہم شہد افریدون کا ترنج کوثا کے پس پہنچے اوسکو یہ کلمے تمھاری جانب سے کہا اوسنے وا ویلا فرشتے باتین کرتے ہین اونکی زبانون سے اور جواب دیتے ہین ہمکو اونکی طرف سے واللہ اگر نہوتا ایسا تو نہ ہوتین ایسی باتین اس شخص کے مونہہ سے پس نکل گئے دوسری طرف سے چھوڑ کے سب مال و متاع اور لوگون کو اور بچایا اپنی جانون کو پھر جب کہ سنا سعد نے یہ حال زبانی اوس شخص کے سجدہ شکر کیا اللہ تعالیٰ کو اور حکم کیا مسلمانون کو شہر مین جانے کا ساتھ احتیاط کے بخوف چھپے ہوئے دشمنون کے پس طیار ہوئے لوگ اور سوار ہوئے [illegible] اور [illegible] شہر مین پس نہ پایا ہم نے شہر مین کوئی فارسی اور پایا اموال کو جیسا کہ تھا پس قابض ہوئے اوسپر اور مقام کیا وہان سعد نے تین دن پھر کوچ کیا طرف [illegible] اور چاہا کہ اوترین ساتھ لوگون کے [illegible] شہر [illegible] کے کہ وہ [illegible] نہ پائی کوئی کشتی تو مقام کیا وہان کئی دن [illegible] اور [illegible] جلدی کر رہے تھے سعد اوترنے کی اوس طرف اور [illegible] وقت [illegible] تھے [illegible] مسلمانون [illegible] اس حال [illegible] پاس اونکے کوئی اصلاح واسطے [illegible] نہ پایا [illegible] تو [illegible] کیا اونکو [illegible]

ذکر فتوح ایوان کسریٰ اور داخل ہونا مسلمانون کا وسط شہر مین اور فتح اسپابیر کہ وہ مدینہ قصویٰ ہے

غرض جب کہ [illegible] اونھون نے نہ پایا [illegible] سعد نے اور کہا کہ [illegible] ہے اور نہین [illegible] ساتھ مسلمانون کے اللہ تعالیٰ کریگا انکے حق مین جو چاہیگا پھر اسی حال مین آئے پاس انکے [illegible] کہ [illegible] پانی تو پوچھا سعد نے حال اوسکا کہا اونھون نے کہ دیکھا تھا بادشاہ نے خواب مین کہ مسلمان اوتر آئے ہین اوسکی طرف تو جانا زوال ملک اپنے کا اور [illegible] ہوا اور بھاگ گئے کہ [illegible] مال [illegible] اور [illegible] کہا راوی نے [illegible] جب کہ سنا سعد نے یہ تو جمع کیا مسلمانون کو اور [illegible] کی اللہ تعالیٰ کی اور کہا اے لوگو تمھارے دشمن نے [illegible] اور کسریٰ [illegible] بھاگ گیا [illegible] ساتھ مال [illegible] اور پھر [illegible] اور مین چاہتا ہون عبور اس دریا کا اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور [illegible] وہ کوئی [illegible] اوس سے [illegible] کہ مالک کیا ہمکو اللہ نے اونکے شہرون اور زمینون کا اب صلاح میری یہ ہے [illegible] کیا [illegible] کہا [illegible] اللہ [illegible] کہا سعد نے [illegible] کون [illegible] تاکہ [illegible] واسطے [illegible] ایک آدمی [illegible] عاصم بن عمرو [illegible] اور [illegible] چھ سو آدمی اہل نجدات سے کہ مشہور تھا ذکر اونکا اور [illegible] پہلے عاصم آئے اونکے یہان تک کہ [illegible] اونکے لشکر قعقاع بن عمرو رضی اللہ عنہم کا کہا واقدی رحمہ اللہ نے [illegible] عاصم اور شرحبیل اور ابو مفرز اور [illegible] مالک بن کعب [illegible] اور [illegible] ان سردارون کے [illegible] سوار ہوئے گھوڑون پر اور گھسے [illegible] ساٹھ آدمی [illegible] پانی مین [illegible] عاصم بن [illegible] اور ابو مفرز اور شرحبیل اور مالک بن کعب اور [illegible] تھے جب کہ دیکھا [illegible] اونکے [illegible] پانی مین [illegible] عاصم بن عمرو [illegible] اپنے لوگون کو [illegible] اپنے طرف [illegible] مسلمانون [illegible] آنکھون [illegible]

ہلاکت سے اور دیکھی فارسیون نے ثابت قدمی عرب کی پانی مین مثل خشکی کے بیچ لڑائی کے تو بھاگ گئے پیچھے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے پس نہ پہنچے
نہ پکڑ سکا کسی نے سوا ایک مگر تھوڑے سے آدمی اونکے اور ہلاک ہوئے مسلمان کنارہ دجلہ کے فارسیون کی طرف سے بھی جبکہ دیکھا یہ سعد نے تو حکم کیا سب لشکر
مسلمین کو اوترنے کا دریا مین اور کہا مدد چاہو واللہ سے پس گھس گئے سب دجلہ مین درحالیکہ وہ موج مارتی تھی اور بیشہ برداشت کرتے تھے اوسکی بڑی اوچھال اور
تلاطم کی اور جاتے تھے جیسے زمین پر اور ظاہر ہوا فارسیون پر جو کہ تھا اونکے گمان مین اور لڑے لڑائی سخت کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ پہلے
نکلنے والے لشکر سے ساٹھ سوار تھے کہ پہلی جماعت کی جماعت تھی اول گروہ مین نو آدمی تھے پہلے اونکے عاصم اور دوسری مین تیس اور تیسری مین تینتیس
کہا عاصم بن عمرو نے کہ بھر دیا تھا دجلہ کو سوار اور پیادے اور جانورون سے یہان تک کہ اوترے ہم اور نہ دیکھا ہمنے پانی بسبب کثرت لوگون کے اور گھوڑون کے
ہمارے درحالیکہ آواز کرتے تھے بالہام الٰہی کہا راوی نے جب کہ دیکھا بادشاہ کسریٰ نے مسلمانون کو کہ اوترے آتے ہیں اس طرف حکم کیا شہریار بن بیار کو
کہ نکلے اور کھڑا ہو مقابلے مسلمانون کے پس کیا اوسنے اور اٹھایا کسریٰ نے باقدر مال اپنا موتی اور جواہرات اور یاقوت وغیرہ سے کہا راوی نے
کہ سعد کہتے جاتے تھے پانی مین اور کہتے تھے ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ اور کہا گیا ہو کہ ڈوبا کوئی آدمیون مین سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے
کہ پار اوتر گئے سب سلامت اور ایک شخص قوم بارق سے غرقدہ نام پھسل گیا اپنے گھوڑے سے کہ وہ اشقر رنگ تھا اور مین دیکھتا تھا اوسکی طرف اور نیچو ملے
کہاں ملے اوسنے پس گئے طرف اوسکے قعقاع ساتھ اپنے گھوڑے کے اور پکڑ لیا ہاتھ اوسکا اور کھینچا اوسکو یہانتک کہ نکال لے گئے کہا لوگون نے عاجز ہوئین عورتین
اوسکا بچنے سے کہ مثل تیرے ہو اے قعقاع اور نہ گیا آدمیون کا پانی مین کچھ مال مگر ایک پیالہ کہ تھی رسی اوسکی پرانی پس ٹوٹی اور بہا لیا پانی نے پیالے کو تو کہا
اوسکے مالک نے کہ واللہ کوشش کرونگا مین اسپر نہ چھوٹے گا مجھسے واللہ پیالہ میرا درمیان اہل لشکر کے پھر جب کہ پار اوترے سب تو پھر آیا ایک شخص واسطے نہانے
کے اور ناگاہ اوٹھا لائین موجین وہ پیالہ اوسکی طرف تو لے لیا اوسنے اور لایا لشکر مین پس دریافت کیا اوسکے مالک کو اور دیا اوسکو کہا واقدی رحمہ اللہ
نے جبکہ عبور کیا مسلمانون نے دجلہ سے تو تیغ ہوئے فارسی اور لڑے لڑائی سخت اور ارادہ کیا کہ لڑین اسقدر کہ مرجاوین سب اور وہ خاص تھے بادشاہ
کے اصحاب ایوان اور چھتون سے اور مقدم اونکا شہریار بن ماور تھا پس برچھا مارا اوسکی آنکھ مین خالد بن نمیر نے اور پچھاڑ دیا اوسکو اور مارا اوسپر ایک ہاتھ
تلوار کا پس قتل ہوا وہ اور ناگاہ آئے لوگون چند سوار ایوان کسریٰ سے اور کہا اوٹھ کسیلہ واسطے کہ بادشاہ بھاگ گیا ساتھ مال اور اہل اور خادمون اپنے کے
جبکہ سنا دشمنون نے یہ حال بھاگے پشت دے کر اور نہ تھی مدائن مین کوئی بات عجیب تر عبور کرنے مسلمانون سے اوسکی طرف اور نام رکھا اوس روز کا کہ
عبور کیا دجلہ سے یوم الجراثیم اسواسطے کہ نہ کوئی عبور کرتا تھا اوس سے مگر یہ کہ ظاہر ہوتی کچھ اصل حشمت ساتھ اوسکے اور حال یہ کہ وہ دجلہ ہوا اونچا
سنگ گھوڑون سے کہا قیس بن ابی عاصم نے کہ گئے ہم دجلہ مین کہ وہ جوش مارتی تھی جب کہ گھس گئے ہم اوسمین تو پہنچتا تھا پانی گھوڑون کے موضع
حزام تک جب کہ دیکھا فارسیون نے کہ مسلمان اوترے آتے ہیں سب پشت پھیر کے گئے فارسی یہ کہتے ہوئے دیو دیو یعنی آئے جن اور کہا آپس مین واللہ نہین
لڑتے تم آدمیون سے بلکہ لڑتے ہو جنون سے پس بھاگے اور جا کر مسلمانون نے داخل ہوا ایوان کسریٰ مین تو روکا اونکو سعد نے اوس سے اور کہا ہرگز
نہ جلدی کرو کہ اوسمین کچھ ہے اگر آتی ہے عداوت کو اور مین ڈرتا ہون کہ ہو یہ مکر فارسیون سے پس نہ داخل ہوا کوئی اوسمین کہا راوی نے اور آئے اسلام مجاہد
پاس سعد کے اور ساتھ تھے ایک غلام کہا اے امیر واللہ راضی کیا میں نے آج اللہ اور رسول کو اور مارا میں نے اونکے پیشوا کو پھر گواہی طلب کی اسپر اپنے سب
ساتھ رفیقون سے پس نہ گواہی دی کسی نے اونمین سے تو کہا سعد نے اوس غلام مجازی سے کہ واللہ نہین مارا تو نے اوسکو اور پڑھے یہ شعر شعر

أتانا نابلاءٌ والرماح شوارع	عشية عمنا الكفر والجيش عازم
فلا هم يصيبونا ولا نحن نقتلنا	ويذعن عن سيار الماء عاصم

یعنی آئی ہمپر بلا اور نیزہ سا لے ہوئے اور سوارون کے آخر لیکن کہ جیسے ہم دریا مین اور لشکر مستعد تھا ایک لڑکا ہمکو ننگا کرنے والا آیا اور ہمارے کام کا
انکار کرتا ہے اور روکتے تھے موج سے پانی کو عاصم قیس ... غلام ... ایک شخص اصحاب سے ہاشم بن عتبہ نام اور کہا سعد سے

ای امیر جسنے دیکھا کہ مارا اوسنے افسر فارسیون کو پس سچا جانا اوسکو سعد نے اور دیا اوسپر جوان کو سامان اوس مقتول کا کہا واقدی رحمۃ اللہ نے کہ تھا
یزدجرد بیچ اوس محل کے جس دن کہ گھسے مسلمان بیچ مدائن کے اور دیکھا اوسنے تیر انداز کو اور لگو چلے تھے اور عرب گھیرے ہوئے تھے اور جا پہنچے کرتے
آتے تھے آپس مین بیچ پانی کے گویا کہ وہ خشکی پر ہین تو یقین کیا زوال ملک اور عزت اپنی کا پس بیچا او نے ہزار دینار اور توشہ خانے سے لیا مال اور خزانہ
اور لباس اور ظروف وہ کہ تھی قیمت انکی اور نجانا تھا کوئی مول انکا اور چھوڑ دیا باقی وہین سارا سامان تھے کا شغل کا سے بکری اور سب کہانے
پینے کی چیزین پس اول داخل ہوے محل شاہی مین دستہ فوج [illegible] کہ وہ اسپاہی [illegible] یعقوب [illegible] اور ساتھ اوسکے لشکر قعقاع بن عمرو کا تھا پس
نہ ملا اونسے وہان کوئی تو داخل ہونا چاہا وہان سعد نے بعد اسکے کہ حکم دیا زہیر بن جویریہ کو کہ جاوین بیچ لشکر کے پیچھے بھاگنے والون کے اور پہنچا دوسرا
لشکر بھی ساتھ مرقال کے پس ملا ایک دربان دربانون کسریٰ کے سے اور کہا اونسے [illegible] فارسی مین کہ عرب آ گئے طرف ہمارے اور [illegible] پہچانا
انکو پس برچھا مارا اوسکو مرقال نے اور قتل کیا اور پکڑ لیا اوسکے غلامون کو اور اموال کو اور لائے روبرو سعد کے اور کہا گیا ہے کہ کسریٰ کا ایک بڑے خزانہ
سے جب کہ داخل ہوئے عرب شہر مین باقی رہا تھا ایک شخص اندر اوسکے سو نکلا وہ باہر اپنے گھر سے اور پھر جانا چاہا اندر پس ناگاہ دیکھا اپنے غلامون
کو بحالت خوف نکلتے ہوے گھر سے اور نکالتے تھے وہ مال و متاع تو کہا اوسنے کیا ہوا انکو کہا اونھون نے کہ زنبورین پھر گئین ہمارے گھرون مین
اور نکال دیا ہمکو زور سے کہا راوی نے اور شور اور رونا پڑا اہل شہر مین درحالیکہ کوٹتے تھے سو منہ اپنے جب کہ دیکھا مرزبان نے یہ حال نکالا
سامان جنگ اپنا اور پہنا اوسکو اور شروع کیا گھوڑا کسنا پس ٹوٹا تنگ اوسکا تین دفعہ پھر گذرا وہان ایک سوار عرب کا پس برچھا مارا اوسکے اور کہا اوسکو
میں ابن حارث ہون اور چلا گیا وہان سے بلا التفات اوسکے مال کی طرف کہا راوی نے اور داخل ہوئے سعد اوس شہر مین اور چلے طرف
محلون کے پس داخل ہوے اونمین درحالیکہ پڑھتے تھے وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ یعنی اور وہ سب ہاتھ لگا [illegible] کیا ہمنے قوم کو
پس پیادہ ہوے بیچ محلون کے اور پڑھی وہان نماز فتح کی آٹھ رکعت کہ نہ فصل کیا اونمین اور کر لیا اوس مکان کو مسجد کہا راوی نے
اور تھی اوس مکان مین تصویر [illegible] کی تو چھوڑا اوسکو [illegible] اور پوری نماز پڑھی اوس دن سعد نے محل مین اسواسطے کہ ارادہ کیا وہان [illegible] کا
اور [illegible] اول جمعہ [illegible] عراق مین بیچ شہر مدائن کے ماہ صفر مین پھر [illegible] سعد اوس ایوان سے [illegible] قصر ابیض [illegible]
مقرر کیا اوپر مال جمع کرنے غنیمت کے عمرو بن مقرن کو اور حکم کیا اونکو کہ جمع کرین جو کچھ کہ بیچ قصر اور ایوان اور خزانون اور گھرون اور بازارون کے
اور شمار کرین اونکو اور تھے اہل مدائن جب کہ دیکھتے عرب کو تو بھاگتے نکل کر اور لیتے ساتھ اپنے حسب طاقت مال اور سامان [illegible] اونمین سے
لیکر پھر چھین لیا اوس سے مسلمانون نے اور لائے روبرو سعد کے پس سونپ دیا اونھون نے [illegible] اور داخل کیا [illegible]
سامان کہ جمع کیا اوس دن اوسکو قصر ابیض مین اور منازل کسریٰ اور مدائن کے گھرون کا [illegible]
[illegible]
[illegible] کہا راوی نے [illegible]
بہت فارسیون کو ساتھ زینت اور سامان کے اکٹھا پل پر کہا راوی نے [illegible]
[illegible] آپس مین کہا اونکو [illegible] مسلمانون سے [illegible]
[illegible] کہا راوی نے پس [illegible]
باقی [illegible] کسریٰ کی [illegible]
[illegible] کہا راوی نے پس [illegible] مال غنیمت [illegible]
[illegible] روایت کی یعقوب نے [illegible]

وہ خچر اور تھے اونپر سوار کہ تیر مارتے تھے جو کہ قریب ہوتا تھا اونسے پس نہ دلیر ہوا کوئی اونکے پاس جانے میں تو ارادہ کیا میں نے اونکا اور حملہ کیا
اونپر اور قتل کیا اونکو اور لے گیا میں اون دونوں خچروں کو پاس داروغہ مال غنیمت کے اور وہ لکھ لیتے تھے ہر چیز کو کہ لاتے عرب تمام عراق سے جب
لایا میں پاس اونکے وہ دونوں خچر تو کہا ٹھہر جاؤ کہ چھوڑ دے تو دونوں خچر تا کہ دیکھیں ہم کیا ہے ان میں پھر الگ ہو گیا میں اونسے تو ایک میں تھا تاج کسریٰ کا
اور جواہر اوسکے اور دوسرے میں کپڑے اوسکے لدے ہوئے سونے اور موتیوں میں **اور روایت ہے** محمد بن طلحہ اور مہلب سے کہ نکلے قعقاع
پیچھے بھاگے ہوؤں کے اور ملے وہ ایک سوار فارسی سے کہ مکرر حملہ کرتا تھا مسلمانوں پر اور بے بس ہو گئے تھے اوس سے اور نہ قریب جاتا تھا کوئی
اوسکے تو حملہ کیا اوسپر قعقاع نے ساتھ عزم و ہمت کے اور کہا اونسے دور ہو اے سگ کمینہ واسطے لڑائی کمینوں کے اور مارا اوسکے برچھا پس قتل کیا اوسکو اور
پائے ہمراہ اوسکے دو توشہ دان لٹکتے ہوئے تو کھولا اونکو پس تھیں ایک میں پانچ تلواریں اور دوسرے میں بھی پانچ تلواریں لپٹی ہوئیں سونے میں اور زرہیں
کسریٰ کی اور خود اور گربند اوسکا اور زرہ ہرقل بادشاہ اور زرہ خاقان بادشاہ ترک اور چند زرہیں اور بادشاہوں کی کہ جمع کی تھیں کسریٰ نے اونکو جب کہ
لڑا تھا اونسے اور تلواریں کہ تھیں وہ کسریٰ اور ہرقل اور [illegible] اور خاقان اور نعمان بن منذر کی جب کہ دیکھا اونکو سعد نے بولے اے قعقاع لو انمیں سے
جو کہ چاہو تم تلوار اور جہاد کرو اوس سے ساتھ دشمنوں کے سو لی اونہوں نے تلوار ہرقل کی اور عنایت کی اونکو زرہ بہرام گور کی بھی اور باقی اسباب
اونمیں کا تقسیم کیا اوسکو لشکر مقیم پر مگر تلوار کسریٰ اور نعمان کی کہ رکھ لیا اونکو واسطے امیر المؤمنین کے اور بھیجا اونکو ہمراہ خمس اور تاج اور کپڑوں کے
اور روایت ہے ایک صحابی سے کہ کہا اونہوں نے تھا میں ہمراہ اوس جماعت کے جو گئی تھی پیچھے بھاگے ہوؤں کے ملا مجھکو راہ میں ایک شخص سوار حمار پر
جب کہ دیکھا اوسنے مجھکو اوتر پڑا اور جلد ہانکنے لگا یہاں تک کہ پہنچا نہر پر اور ٹوٹ گیا تھا پل اوسکا سو نہ پار ہو سکا تو قریب ہوا میں اوس سے تو تیر مارنے لگا
وہ مجھکو پس چوک گئیں اوسکے تیر سے حملہ کیا میں نے اوسپر اور قتل کیا میں نے اوسکو اور پکڑ لیا اوس حمار کو پھر دیکھا میں نے ایک اور شخص کو کہ ساتھ اوسکے ایک حمار تھا
سو چھوڑ کر بھاگا وہ اوسکو اور لے گیا میں اون دونوں کو پاس داروغہ مال غنیمت کے سو اوپر ایک کے اونمیں سے تھا ایک گھوڑا بنا ہوا سونے چاندی کا
جڑا ہوا ساتھ موتی اور جواہر کے بالکل لگام اور زین اوسکا بھی اور اوپر اوسکے ایک صورت تھی سوار کی اونہیں اور دوسرے حمار پر ایک تصویر تھی اونٹنی کی چاندی کی
اور تھا اوسپر پالان سونے کا مرصع اور مہار سونے کی اور سب سامان اوسکا جڑا ہوا تھا یاقوت میں اور تھے [illegible] پر ایک شخص کی صورت سونے کی جڑا ہوا ساتھ
جواہر کے اور کسریٰ ملاتا تھا اونکو تاج سے اور فخر کرتا تھا ساتھ اونکے اور بادشاہوں پر اور مروی ہے ابو عبیدہ عنبری سے کہ کہا اونہوں نے جب کہ
اوترے مسلمان مدائن پر اور جمع کیا اونہوں نے غنیمت کو اور آخر میں لایا ایک شخص اوسکو کہ ساتھ اوسکے تھا پس دیا اوسنے وہ مال داروغہ کو تو کہا داروغہ
نے کہ واللہ نہ دیکھا ہمنے مثل اسکے ہرگز پھر کہا اوس شخص سے کہ لایا تھا اون دونوں حماروں کو کہ قسم ہے واللہ تعالیٰ کی کیا لیا ہے تو نے کچھ اسمیں سے بولا
وہ واللہ اگر نہ ہوتا خداوند کریم تو نہ لاتا میں یہ دونوں پاس تمہارے کہا اوس سے لوگوں نے کہ کون ہے تو کہا اونسے واللہ نہ کہونگا میں تمسے حال اپنا تا کہ
تعریف کرو تم میری اور حمد کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اور راضی ہوں اوسکے ثواب سے اور چلا گیا یہ کہکر پھر پیچھے گیا اوسکے ایک غلام اوس داروغہ کا اور دریافت
کیا اوسکو تو لوگوں نے کہا یہ عامر بن عبد القیس ہے کہا راوی نے اور پہنچی یہ خبر سعد رضی اللہ عنہ کو تو کہا قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کہ یہ [illegible]
[illegible] ہم کسی پر اہل لشکر قادسیہ سے کہ ارادہ کرتا ہو وہ دنیا کا اور روایت ہے منقول کہ تھے تین آدمیوں کو نہیں تہمت کی مینے اونکی عاجز ہوئے اونکی امانت
داری کی تعریف سے اور اونکے زہد اور تقویٰ سے اور وہ طلیحہ بن خویلد [illegible] نبوت تھے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے عمرو بن معدی کرب
اور تیسرے قیس بن ہبیرہ **اور روایت ہے** [illegible] مدائن سے کہا اونہوں نے نکلا ہم بعد فتح قصر مدائن کے تو دیکھا میں نے کہ [illegible] تھے
ایک جگہ چند لوگ کہ [illegible] اور تھے وہ قوم [illegible] اور تمام فارس کے اور [illegible] تھے وہ اسباب پر کہ نہ دیں وہ جگہ عرب کو ہرگز اور گھیر لیا تھا اونکو او
[illegible] لشکر [illegible] وہ ہمراہی قعقاع کے جب کہ دیکھا [illegible] ارادہ [illegible] تیر اور پتھروں سے اور [illegible]
[illegible] کہ محروم رہے ہم [illegible] حضرت سعد [illegible]

کہ جاؤ تم طرف اونکے اور سوچو کوئی مصلحت مسلمانوں کی اور امن دو اونکو پس گئے اونکی طرف سلمان اور گفتگو کی اونسے فارسی مین تو بند کیا اونھون نے
تیر چلانا اپنا اور کہا سلمان سے کون ہو تو کہا اونھون نے مین ایک قاصد ہون مسلمانون مین سے معلوم کرو تم کہ آدمی لڑتا ہے اپنی جان و مال و عیال
کی طرف سے جبکہ امید رکھتا ہو خلاصی کی اور نہین رکھتا مین خلاصی واسطے تمھارے ہرگز کہ بادشاہ بھاگ گیا اور لیا ہینے ملک و خزانہ تھا اور نہ یہان
مین کوئی سوا تمھارے بچے اللہ تعالی سے واسطے اپنی جانون کے اور نہ ہلاک کرو آپ کو اور سونپ دو ہمکو یہ قلعہ اپنا اور ہمکو امان ہو جو مانگو ہو جاؤ تم
بے تعرض ہوگا تمھارا کوئی شخص جب کہ سنا اونھون نے کلام سلمان کا بولے ہم نہ دینگے تمکو یہ قلعہ یہان تک کہ سب ہلاک ہو جاوین پھر تیر مارے
سلمان کے تو پڑھی اونھون نے یہ آیت وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۚ
وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ یعنی اور پھیر دیا اللہ نے منکرون کو اپنے غصے مین بھرے ہاتھ نہ لگی کچھ بھلائی اور آپ اوٹھالی اللہ نے مسلمانوں کی
لڑائی اور ہے اللہ زور آور زبردست ۔ اور اشارہ کیا طرف اون تیرون کے اپنے ہاتھ سے پس گرے وہ تیر سیدھے اور اولٹی طرف اور نہ پہونچا
اونکو کچھ کہا راوی نے جب کہ دیکھا اونھون نے یہ حال کہا امان ہو قسم ہے تمکو اوسکی کہ اشارہ کرتا ہے تو طرف اوسکے بیان کر کہ کون ہے تو کہا
سلمان نے مین فارس سے ہون اور عمر ہے میری چار سو سال کی اور ملا ہون مین ایام آخر عیسی علیہ السلام کو اور پھر امن سے رہا مین یہان تک کہ
ملا مین نبی اس امت سے صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آیا مین پاس اونکے تو عزت کی اونھون نے میری اور خدمت کی اونکی مین نے پس نظر رکھا مجکو یہان تک کہ
کر لیا مجکو اپنے اہل بیت سے جب کہ سنا اونھون نے یہ کلام سلمان کا اور دریافت کر لیا اونکو تو معلوم کیا کہ یہ امین دین مین بڑے لوگون سے تو پوچھا جزیہ کی
اونسے اور پہلے واللہ نہین چھپاتے ہم تم سے کوئی کام ہمارا سبب ہماری لڑائی کا نہین مال و اسباب بلکہ بادشاہ گیا تھا وند کو اور نہ لیتا سکا ساتھ اپنے
اپنی بیٹی کو کہ وہ بیمار تھی اور سونپ گیا اوسکو ہمارے پاس سو لازم ہے ہم پر اپنے حکم اوسکا جس قدر کہ ہو سکے اگر دو تم امان ہمکو ساتھ اس لڑائی کے تو سونپ
دیتے ہیں ہم تمکو والا مرینگے ہم سب ایکبار گی جب کہ سنا سلمان نے یہ کلام اونکا کہا توقف کرو تا کہ مشورہ کرون مین امیر سے پھر لوٹے اور کہا سعد سے
جو کہ سنا تھا بولے سعد اور عبد اللہ سلمان فتح ہو گئے دین عراق مین اور [illegible] تھے دینار ہم کہ یہ واقع ہوا [illegible] کوئی نہ تھی بعد اس کے اور خبر پہونچی اونکو لیکن
کہدو اونسے کہ ہم روکین گے تمسے لڑائی اور ہو تم ہمارے قبضے مین یہان تک کہ بادشاہ [illegible] طرف کچھ ہوا اور بعد اسکے نہین ہم [illegible] تمھارے [illegible] آوینگے پھر
کہا راوی نے پس آگاہ کیا اون لوگون کو سلمان نے حکم امیر سے کہا اونکے عقلمند [illegible] اگر [illegible] غالب آئے ہم [illegible]
میرا [illegible] صلاح یہ ہے کہ رجوع کرین ہم طرف دین ان لوگون کے اور [illegible] ملک کے [illegible] اس شخص کو
[illegible] ظاہر کی [illegible] کہا راوی نے پھر کھولا اونھون نے [illegible] دروازہ اور [illegible] پاس سلمان کے [illegible] امیر سعد کے
اور اسلام لائے اونکے ہاتھ پر سبب کہ واقع ہوا یہ حال [illegible] حضرت سعد اور کہا الحمد للہ [illegible] اسلام کو [illegible] پڑھا یہ قول الہی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا
بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اور یہ دن باری باری بدلتے ہیں ہم لوگون مین اور [illegible] معلوم کرے [illegible]
اور حکم بھیجا [illegible] غنیمت کو پس جمع کیا اونسے سب مال اور خزانہ [illegible] تقسیم [illegible] مسلمانون پر [illegible]
اوتارا اونکے گھرون مین ہر ایک کو جب کہ دیکھا اونھون نے [illegible] اسلام [illegible] آدمی [illegible]
واقدی رحمہ اللہ نے اور ہاشم بن عتبہ [illegible] بھاگے ہوئے لشکر بادشاہی کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اوس سب کو اور خبر دی اونکو کہ بیٹی کسریٰ کی آہین ہو پس پڑھی سعد نے یہ آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
یعنی تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جسکو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جسکو چاہے اور ذلیل کرے
جسکو چاہے تیرے ہاتھ سب خوبی ہے بیشک سب چیز پر قادر ہے پھر دیکھا سعد نے باقی خزانے کا تو پایا ایک بڑا صندوق کہ ڈھنڈھا تھا ظاہر اور باطن
اوسکا دیبا مذہب سے اور تہا اندر اوسکے وہ فرش کسریٰ کا کہ فخر کرتا تھا ساتھ اوسکے سب بادشاہوں پر دنیا کے اور تھا وہ بنا ہوا سونے کے
پتروں کا ساتھ حریر کے اور پروئے تھے اوسمین موتی اور یاقوت رنگا رنگ اور باقی جواہر گران قیمت اور زمرد اور تھا طول اوسکا سا ٹھہ گز کہ ایک جا
پر اوسکے تصویرین تھین اور ایک جانب پر درخت اور باغ اور پھول اور ایک جانب پر مثل کھیتی ترو تازہ وسکے ربیع میں اور تھا یہ سب کام زرین ریشم کا
اور جواہر لگے تھے اوپر شاخون سونے چاندی اور پتون نہر کے اور بچھاتا تھا بادشاہ اوسکو فصل بہار میں بیچ اپنے محل کے جب کہ بیٹھتا شراب خواری کو اور
نام رکھا تھا اوسکا بساط السرور اور بساط النزہت پس ہو تا وہ مثل کھلے ہوئے چمن کے جب کہ دیکھا اوسکو عربوں نے کہا واللہ یہ قطیفہ زینت ہے
کہا راوی نے اور جب کہ تقسیم کی سعد نے غنیمت لوگون کو تو پہنچا ہر سوار کو بارہ ہزار دینار اور تھا سب لشکر سواروں کا نتھا کوئی اونمین
پیادہ اور نکالا حصہ اون عورتوں اور لوگوں کا جو رہ گئے تھے حیرہ میں اور نتھے لشکر میں اور تقسیم کیا درمیان لوگوں کے اور تھے دارو غہ جمع کرنے
مال غنیمت کے عمرو بن عمرو مدائنی اور داروغہ تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ اور ہوئی فتح مدائن کی شہر صفر میں پھر نکالا مال خمس واسطے حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کے اور تقسیم کرنا چاہا اوس فرش کو پس نجانا کیسے تقسیم کرین کہا سعد نے اے جماعت مجاہدین صلاح میری یہ ہے کہ بھیج دیوین ہم اسکو اسیطرح
پاس حضرت عمر کے تاکہ تصرف کرین اوسمین جیسا کہ چاہین کہا سبھون نے ایک زبان سے کہ بہتر ہے جو سوچا تمنے اے امیر پس کہا اوسکو اوسی صندوق میں اور داخل کیا
بیچ مال خمس کے اور لکھا عریضہ طرف خلیفہ کے اسطرح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طرف امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اونکے عامل
کی طرف سے جو عراق میں ہے سعد بن ابی وقاص اما بعد سلام علیک پس حمد کرتا ہوں میں اوس خدا کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے اور درود بھیجتا ہوں
اوسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پراس بات کے کہ عنایت کی ہمکو فتح اون دشمنوں پر کہ جو تابع ہین شیطان کے اور چھوڑی تھی درمیان گمراہی میں بالک
اپنی اور باقی رکھا اللہ تعالی نے ہمکو بسبب عبادت پر اور لیا ہے ایک یزدجرد بیٹا کسریٰ کا بسبب وجود کثرت حرکت اور شدت لشکر اوسکے کے کہ واقع ہوا خون اونکے
گھرون مین اور مارے فرشتون نے اونکے مونہون اور پیٹھون پر بسبب اوس بات کے کہ اللہ تعالی والی ہے مومنون کا اور نہین کوئی والی واسطے کافرون کے
اور بھاگے دشمنان الٰہی بعد اسکے کہ قتل کیا ہمنے لشکر اوسکا اور پکڑا ہمنے اوسکی لڑکی کو اور منتظر ہین ہم آپ کے حکم کے کہ کیا ہو بعد اسکے اور مقام ہمارا ہے
مدائن میں اور سلام تمپر اور سب مسلمانون پر اور رحمت اور برکات اللہ کی اور دیا وہ خط اور مال خمس بشیر کو اور ہمراہ کیے اونکے پانسو سوار اور ساتھ کیا
اونکے کسریٰ کی بیٹی کو بیچ اوسکے محافے اور خادمون کے پھر صلاح ہوئی سعد کی کہ بھیجین ایک بشارت رسان فتح مدائن کا طرف خلیفہ برحق کے پہلے
خمس سے تاکہ ہو سبب زیادہ خوشی کا پس روانہ کیا حبیش بن ماجد اسدی اور ابن ہلال کو پس سوار ہوئے یہ اپنے ناقے پر اور جلد چلے مدینے کو کہا راوی
نے اور تھے حضرت عمر ہر روز آتے بعد نماز صبح کے سوار ہو کر اپنے ناقے پر عراق کی راہ میں اور منتظر ہوتے اخبار مسلمین کے سو نکلے حسب عادت
ایک روز اور تاکا واسطے اونکے حبیش بن ماجد سوار ناقے پر جب دیکھا اونکو حضرت عمر نے چلے اونکی طرف اور فرمایا کہان سے آتے ہو تم اے عبد اللہ کہا اونھون
نے مدائن سے اے امیر المؤمنین پھر فرمایا کیا ہے پاس تیرے خبر سے خوش ہوں کہ سے اسعد آنکھیں تیری اور خوشی ہمکو کہا اونھون نے بشارت ہو اے
امیر المؤمنین ساتھ فتح عظیم اور سعادت عظیم کے کہ بھیجا اللہ تعالی نے لشکر مشرکین کو اور کاٹ ڈالا جڑ اونکا اور خالی کیے گھر اونکے اور مٹا دیے
آثار اونکے اور توڑا اونکے لشکروں کو اور پریشان کیا اونکی جماعتوں کو اور کم کیا اونکی امیدوں کو اور متفرق کیا اونکے احوال کو کہا راوی نے
جب کہ سنا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ باتین حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی اور لوٹے باتین کرتے ہوئے فتح مدائن کی یہانتک کہ داخل ہوئے مسجد میں

اور سنا لوگون نے پس آئے اسقدر کہ بھر گئی مسجد اور بیان کیا حال جمیع سے روبرو سب کے اور ثنا کی اللہ تعالی کی پہلے اور درود بھیجا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اسکے پونچے بشیر ساتھ مال خمس اور بیٹی کسری کے اور لباس اور تاج اور سلاح اور بساط اوسکا لیکر جب کہ ملاحظہ فرمایا اوسکا حضرت عمر
نے فرمایا کہ جنہون نے بھیجا ہمکو یہ اوس امانت دار ہے کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ عفاف اختیار کیا آپنے پس صاحب عفاف ہوئی رعیت پھر حمد و ثنا کی اللہ تعالی
کی اور نکالا خمس سے حصہ غائب مسلمانون کا اور تقسیم کیا باقی خمس اوسی جگہ پھر فرمایا لوگون سے کہ بیان کرو جیسے کیا کرون اس فرش کو کہا سبنے کہ رائے
آپکی اعلی ہے اور کہا حضرت علی نے کہ نہین داخل ہوتا تمہیر جہل اور نہین پیش آتے آپ شک سے اور نہین حصہ تمہارا دنیا سے مگر جو کچھ عطا کرو پس
گذر جائیگا وہ اور جو کہ پہنو تم پس پرانا ہو جائیگا اور جو کہ کہاؤ تم پس فنا ہو جائیگا کہا حضرت خلیفہ نے واللہ سچ کہا تمنے ای ابو الحسن پھر کاٹا اوس فرش کو ٹکڑے ٹکڑے
درمیان آدمیون کے کہا راوی نے پس پونچا ہر شخص کو اونمین سے ایک ایک قطعہ پس بیچا اوسکو بیس ہزار دینار مین ہر ایک نے جب کہ فارغ ہوئے
خلیفہ اوسکی تقسیم اور دینے مال خمس سے تو بلایا محلم بن واصد کو اور تھے یہ بہت جسیم اہل مدینہ مین کے پس پہنایا اونکو خلیفہ نے لباس کسری کا اور ہار
اور تاج اور کنگن اور کمربند اوسکا اور باندہا اونکے زیور اور عصابہ اور تلوار اور ہتھیار اور سامان اوسکا اور دیکھا اونکو لوگون نے گویا وہ کسری ہین فرمایا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ای لوگو عبرت حاصل کرو ساتھ دنیا کے اور پہننے اوسکے کے ساتھ لوگون اوسکے کے اور وہ جو دیکھی جاتی ہین سیستین اور پالتین
اوسکی سے یہ کسری ہے کہ ہمیشہ فخر کرتا تھا بادشاہون دنیا پر ساتھ کثرت مال اور خزانہ اور جواہر اور غلبہ اور لشکر اپنے سے اور نہ آگے بھیجی کوئی شی اپنے واسطے کہ نفع
دے اوسکو آگے اللہ کے اور دھوکا دیا اوسکو جہوٹی امیدون نے سو نکالا اوسکو اللہ نے اس اپنی سے اور باقی رہا وہ گرو اپنے کامون مین کہ کیا ہوا اونکو
سچ دین اور دنیا اپنے کے پھر کہا ای لوگو یہ بادشاہ دانش مند کہ نکلا اپنے لوگون سے اور تقسیم کی درمیان لوگون اوسکے کے کہان ہے وہ حشمت اور خزانے کہان ہے وہ
لشکر اور سپاہ اور کہان ہین وہ غلام اور خادم کہان ہے وہ تاج اور دولت اور باقی اور سامان کہان ہین وہ وزیر اور دوست پھر پڑھی یہ آیت قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى یعنی کہہ کہ فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کو پھر کہا ای لوگو جسکو تم جانتے ہو کہ بڑا
حق ہو وہ پس کھڑے ہوئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور کہا ہم حقدار ہیں اے امیر المومنین بیٹا صاحب اور دوست آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور بیٹا اول اوس شخص کا کہ ایمان لایا اور ساتھ ہوا اور ہجرت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ اور خرچ کیا مال اپنا اور تصدیق کیا اور داخل ہوا
ساتھ اونکے غار مین اور جہاد کیا اور صبر کیا اوسنے اور لڑا کافرون سے اور اوتاری اللہ نے اونکے حق مین یہ آیت لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ
وَقَاتَلَ یعنی برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا فرمایا حضرت عمر نے واللہ سچ کہا تمنے اور بیان کیا تمنے فضائل اوسکے پھر حکم کیا
واسطے اونکے خلیفہ نے ساتھ ایک خلعت اور دس ہزار درہم کے پھر فرمایا ای لوگو کون کھڑا ہوتا ہے تم مین سے پس کھڑے ہوئے حضرت عثمان بن عفان اور کہا
مین ہون طیاری کرنے والا جیش عسرت کا اور کنویں دینے والا بیر رومہ کا اور جمع کیا قرآن شریف کو اور نکاح کیا بیٹی اونکی دو کو مین اور نکاح کیا بیٹی
دو صاحبزادیون سے اور نماز پڑھی بیت المقدس طرف دو قبلون کے اور خرچ کیا مال اللہ کی راہ مین اور اوتاری اللہ نے میرے حق مین یہ آیت أَمَّنْ
هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ یعنی ایک جو بندگی مین لگا ہوا ہے گھڑیون رات کے
سجدہ کرتا اور کھڑا خطرہ رکھتا ہے آخرت کا اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی مہر کی فرمایا حضرت عمر نے اچھا کہا تمنے اور ابو الحسن ...
جہوٹ اور عصیان اور حکم کیا واسطے اونکے دس ہزار درہم کا پھر نظر کی حضرت عمر نے طرف حسن اور حسین ...
اور وہ دونون نگہبان نبی اس امت کے اور کہا اون دونون سے ای ... کیا نہین تم دونون
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا نہین ماں تمہاری فاطمہ ...
تمہارا ... نازل کی تمہارے حق مین اللہ ...
کی ... اگر فخر کرو تم دونون تو حق ہے واسطے تمہارے فخر ...

اللہ کے ہو خوبی تمہاری ای عمر اور کسنے بیان کیے مثل تمہارے مناقب اہل بیت کے اور ذکر خیر او شکر گذاری کی پھر فرمایا ای لوگو ہو واسطے باپ جس کسی کے نیکی ہو
تو کھڑا ہووے پس کھڑے ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور کہا ای باپ میرے مین بیٹا تمہارا اور تم باپ میرے ہو ثابت ہین واسطے تمہارے فضائل اور جھنڈا
افتخار امت مین اور ثابت ہی واسطے تمہارے بردباری اور مصاحبت اور خیرخواہی مدد کی تمنے اسلام اور مسلمین کی اور پیروی کی طریقوں سید المرسلین کی
اور نازل کی تمہارے حق مین ارحم الراحمین نے يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ یعنی ای نبی کفایت ہی تجکو اللہ
اور جتنے تیرے ساتھ ہوئے ہین مسلمان اور ظاہر کیا تمنے اسلام کھلے ہوئے اور کہا تمنے کہ عبادت کی جاوے اللہ کی پوشیدہ پس جواب دیا حضرت عمر رض نے ای بیٹے بد
بدبخت وہ شخص ہی کہ فریب کھاوے ساتھ دنیا جادوگرنی کے اور نیک کار وہ شخص ہی کہ عمل کرے واسطے آخرت کے پھر پڑھی یہ آیت مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ یعنی جسنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جسنے کی برائی وہ بھی اوسی
پر اور تیرا رب ایسا نہین کہ ظلم کرے بندون پر پھر حکم کیا اونکو ایک ہزار درہم کا کہا اونھون نے ای باپ تو نے تربت کی میرے اور خرچ کیا مینے راہ خدا مین
اور مدد کی مینے اسلام کی اور بھگائے مینے لشکر روم کے اور نہ قصور کیا مینے راہ مولا مین اب حکم کرتے ہو تم واسطے میرے اسقدر لیکر اللہ کے مال
کثیر سے اور دیا اون لوگون کو جو کہ دیا تمنے فرمایا حضرت خلیفہ نے ای بیٹے میرے چل راہ انصاف کی اور نہ پیروی کر اسراف کی اور مین کہتا ہون تجکو
کہ اگر ہوتا باپ تیرا مثل نانا اون دونون کے تو دیتا مین تجکو اوسقدر یا والدہ تیری مثل اونکی مان کے تو پورا کرتا مین حصہ تیرا اور اگر ہوتا باپ تیرا برابر اونکے
باپ کے تو راضی کرتا مین تجکو ای بیٹے میرے تمام نسب مضمحل اور پوشیدہ ہو جاوینگے قیامت مین سوا نسب فاطمہ بتول کے کہا راوی نے جب کہ فارغ
ہوئے خلیفہ اس امر سے تو حکم کیا کہ کھڑا کرین بیٹی کو کسری کی سو کھڑی ہوئی وہ روبرو آپ کے پہنے ہوئے زیور اور لباس زینت کو اور جواہرات بیش
بہت کچھ پس کہا خلیفہ نے منادی کو کہ پکارے لوگون کو واسطے اوسکے اور کہا اوس سے کہ اوتار زیور اوسکے تاکہ زائد ہو قیمت اوسکی پس بڑہا اوسکی
طرف منادی واسطے اوتارنے زیور اور نقاب اوسکے کے تو روکا اوسکو شہزادی نے اور گھونسا مارا اوسکے سینے مین پس غصے ہوئے حضرت عمر رض اور چاہا کہ درے
مارنا اوسکو اور حال یہ کہ وہ روتی تھی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ مہلت دو ای امیر المومنین تحقیق سنا ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے اِرْحَمُوْا عَزِيْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِيَّ قَوْمٍ افْتَقَرَ یعنی رحم کرو کسی قوم کے عزت دار پر جو ذلیل ہو جاوے اور کسی قوم کے دولتمند پر جو
محتاج ہو جاوے تو کم ہوا غصہ حضرت خلیفہ کا اور دیکھا اوسکی طرف اس پایا اوس لڑکی کو کہ پھیر کے دیکھتی تھی آنکھ طرف حسین بن علی رضی اللہ عنہما
کہا حضرت عمر رض نے کہ سنا ہی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنی ڈرو
ایمان والے کی دانائی سے کہ وہ دیکھتا ہی اللہ کے نور سے اور مین دیکھتا ہون اس لڑکی کو کہ نظر رکھتی ہی طرف حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے اور نہین
پوشیدہ مجھپر پھیر کر اوسنے ارادہ کیا ہی اونکا اسواسطے کہ تمام آدمیون کے اسواسطے کہ نہین ہم مین کوئی خوبصورت اور صاف رنگ اور زائد النسب پھر کہا جناب امام حسین
رضی اللہ عنہ سے کہ ای ابو عبداللہ لو اوسکو ہدیہ مین میری طرف سے اسی حال مین پس شکرگذاری کی حضرت خلیفہ کی جناب علی مرتضی اور تمام حاضرین محفل
نے مسلمانون مین سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور پڑہا مینے انس بن عبد الاعلی پر بیچ مسجد اقصی کے شہر ربیع الاول مین بیچ سال دس کم
تین سو ہجری کے کہ کہا اونھون نے حدیث کی مجھسے عدنان بن ماجد غنوی نے کہا اونھون نے جب کہ بھاگ گیا فارسی مدائن سے اور قابض ہوئے اوسپر
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور رہا حال اونکا جیسا کہ مذکور ہوا پس اقامت کی اونھون نے قصر ابیض مین اور بیٹھے جگہ پر اکاسرہ کی اور پہنے کپڑے
خضر و او تشریف دیکے اور معلوم کیا کہ دنیا معاملہ ہی بیوفائی کا اور آخرت ہی مقام رہنے کا جب کہ نظر کرتے بیچ آثار اکاسرہ کے اور اونکے ملک مین
تو زاہد ہوتا یقین اور دین اونکا اور کہے عاصم بن عمرو نے اس باب مین بعد فتح مدائن کے یہ اشعار انشعا

شَهِدْنَا بِعَوْنِ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَشْهَدٍ	وَاَكْرَمَ مِنْ قَوْمٍ عَلٰى كُلِّ مَرْقَبٍ
وَرُكِّبَ عَلَى الْجُنْدِ دِابِيَادِ سَوَابِحٍ	وَمَضْنَا فَنَاسًا سَمَوْا اِلٰى مَنْصَبٍ

بدجلة في الموج الذي اصطفاقه — تكون المنايا من [illegible] تنسلب
وعن جياد قد سلكنا بامره — من الماء حلبا بالاولين تجلب
ترانا و اتانا في الحروب اسودها — لنا عزم في كل الزمان مجرب
نجول و نحمي و الرماح مشرع — و نطعن يوم الحرب كل مجنب
قدمنا على كسرى بشدة حربنا — و ما حربنا في النائبات بمعقب

یعنی حاضر ہوئے ہم اللہ کی مدد سے افضل مقام میں اور بزرگ مقام میں اون لوگون میں جو ہر تاک کی جگہ بیٹھتے اور سوا تھے کم بال لمبے [illegible] جو بیر سنے والے تھے اور ہمارے ساتھ نیزے تھے نیزے اور تلوار تیز کہ وہ قلعے کے اندر اوس [illegible] کہ اوسکے پلنے سے ہوتی ہین اور تین [illegible] جو باٹی لباس پہنانے والی ہے اور غالب ہر وہ جہاد میں مالک ہوئے ہم اللہ کے حکم سے پانی کی چادر اور تھا وہ ڈرانے والا اوسکو دیکھا اور ہم لڑائی کے اوسکے شیر تھے ہماری وہ ہمت تھی کہ ہر وقت آزمایش پر چڑھی ہوئی تھی ہم دوڑتے تھے اور بچاتے تھے اور نیزے تانے ہوئے تھے اور ہم نیزہ مارتے تھے دن لڑائی کے ہر ایک ہراول کو آئے ہم ملک کسری پر اپنی سخت لڑائی سے اور نہین ہے ہماری لڑائی مصیبتون کے وقت پوشیدہ ۰

ذکر فتوح شہر نشاور اور یہ فتح آخری عجم اور عراق کی

کہا ابو عبد اللہ واقدی نے اور ہوئی تقدیر الٰہی یہ کہ یزدجرد جب بھاگا مدائن سے تو گیا طرف حلوان اور گئے پاس اوسکے تمام بھاگے ہوئے اساورہ اور مرازبہ اور دیلم وغیرہ تو کھڑا ہوا بادشاہ اور خطبہ پڑھنے کو اور بیان کیا اوسنے زوال ملک اور [illegible] اور خسارت ہوئے اپنے خزانے اور مال کا پھر رویا اور روئے تمام اہل دولت اوسکے پھر کہا اے اہل فارس [illegible] کام والی ہے اور جلد زائل ہونے والی ہے اور تمہارا اباد اور عزت تمہاری کم ہوئی اور آباد ہوئے غیرون سے گھر تمہارے اور [illegible] تمہاری اور گئے قلعے تمہارے اور لوٹے گئے اموال تمہارے اور قید ہوئی لڑکیان تمہاری اور غالب ہوئے عرب عراق پر اور [illegible] اور نہین ہے [illegible] قریب کیا جاتا ہے اونکے سوارون کو واسطے طلب خراسان اور رے اور ہمدان کے اور نہین [illegible] کہ وہان [illegible] فرصت میں اور دور کرو رنج اور تدارک کرو اپنے باقی دولتون کا اور [illegible] پر اور [illegible] افسوس ہماری [illegible] مقابل ہوا اسکندر رومی کے اور [illegible] سے دو لاکھ [illegible] تک [illegible] اور [illegible] مقابل ہوا اس [illegible] پس اس بار یا فتح ہوگی یا نقصان [illegible] آگ اور نور [illegible] اوسکے [illegible] مرج حلوان میں اور آئے علما اونکے اور آتشکدے اونکے آگ اور قسم لی سب نے اس بات پر کہ نہ بھاگین اور اگر [illegible] عورتین اور لڑکیان اونکے سردارون کی اور پہلوان اونکے [illegible] کہ نہ بھاگین یہان تک کہ سب مارے جاوین کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ فتح ہوا مدائن اور [illegible] یہ ہمیشہ کفر فارسیون کے اور [illegible] اونکے [illegible] اور ڈالا تھا اوسپر اسقدر پانی کہ [illegible] ہوگیا تھا سونے میں اور ملوک فارس فخر کرتے تھے ساتھ اوسکے تمام بادشاہون پر [illegible] قبیلہ بکر بن وائل کے تو کافی ہوا اون سبکو الغرض آئے [illegible] پاس [illegible] اور خبر دی [illegible] کی اور یہ کہ بھیجا ہے اونھون نے مال اور اسباب اپنا کوہستان پر اور وہ طلب کرتے ہین [illegible] کہا [illegible] اوس محل میں اور کہا سب نے ای امیر جمع ہوئے دشمن مرج حلوان میں اور اقرار کیا ہے کہ نہ بھاگین [illegible] لکھا امیر سعد نے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہ آگاہ کیا اونکو اس کام سے اور [illegible]

اور پھر گئے وہ سب ہماری صلح سے اور ارادہ کیا اونکے بادشاہ نے کہ مددگار ہو فارس کا اور اسلام ہو فرما اور سب مسلمانون پر اور رحمت اور برکت اللہ تعالی کی
جب کہ پہونچا وہ خط طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تو لکھا جواب طرف سعد کے یہ کہ اے سعد معلوم کرو کہ اللہ تعالی پورا کرنے والا ہے اپنے وعدے کا اور بھیجا
واسطے مدد اونکی کے ہاشم بن عتبہ کو ساتھ بارہ ہزار سوارون کے کہ دو ہزار اون میں سے مہاجر اور انصار تھے اور باقی اور عرب کہا راوی نے
اور جب کہ یزدجرد نے بھیجا اپنے عیال و اموال کو کوہستان میں تو افسر کیا اپنے لشکر پر مہران رازی کو اور وصیتیں کین اوسکو اور چلا لشکر تو ہمراہ کیا
اونکے یزدجرد ایک میل تک اور رخصت کیا اونکو اور لوٹ آیا حلوان میں اور جمع ہوئی مدد تمام ملک عجم کی کہا راوی نے اور گیا مہران شہر نشاور میں اور اترا
وہان محل شاہی میں اور مقام کیا وہان پہر دوسرے روز سوار ہوا ساتھ افسرون اور اہل عزت شہر کے اور گرد پھرا اوسکی فصیل اور دروازون پر اور
حکم دیا درستی کا اور کھڑا کرنے سامان جنگ کے عرادہ اور منجنیق سے اور کھودی خندق گہری اور ڈالے گوکھرو لوہے کے گرد شہر اور خندق کے اور بچھوا
کانٹے چھوڑے اور حکم کیا شہر والون کو بکر لگا دیا اوسکو دیوار شہر اور خندق میں اور جمع کی رسد اور ضروری چیزین قلعہ کی اور حلف لی سب اہل شہر سے کہ نہ بھاگین
ہرگز پھر جب کہ درست کرچکا یہ سب کام تو منتظر بیٹھا آنے لشکر مسلمین کا کہا راوی نے اور ہاشم بن عتبہ چلے ساتھ بارہ ہزار کے یہان تک
کہ پہونچے شہر نشاور پر پس پایا اوسکو محکم ساتھ ساز و سامان کے کہ ظاہر کی تھی اون لوگون نے زینت اور ہتھیارون کو پہنے ہوئے پوشش زرہ اور جوشن اور
منجنیق اور عرادہ اور بیرق اور برچھیون کے اور بنائے تھے برجون پر منارے لوہے کے واسطے آتش کے تاکہ روشن کرین اونمین اور مدد کرین
اونکو اور طلب مدد کرین اوس سے اور عرب کے جب کہ ظاہر ہوا اونپر لشکر ہاشم کا تو شور کیا اونہون نے ساتھ کلمہ کفر کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنے کا
طرف آفتاب اور آگ کے پس ہلی زمین اور آسمان اور ساکنان اونکی اس حرکت سے اور پکارے واسطے اونکی ہلاکت کے پس ندا آئی اللہ تعالی کی جانب سے
کہ بس چپ کرو اور نہ خطا ہو مین حلیم ہون کہ نہین جلدی کرتا مین اوپر گنہگارون کے اور نہین محروم کرتا جسنے مجکو پکارا اور مین وہ ہون کہ تسبیح کرتے
ہین میری زمین و آسمان اور جو کچہ ہے اونمین اور پہلے مقرر ہو چکا ہے مجہ سے علم مین کہ پاک کرونگا مین اس زمین کو پلید ہونے سے اور بدل دونگا مین اونمین
اون لوگون کو کہ کہا مینے اونکے حق مین کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین
لوگون میں مہلت دیتا ہون مین اور نہین بے عوض چھوڑتا قسم مجکو اپنی عزت و جلال کی کہ بیشک پاک کرونگا مین اس زمین کو کفر کرنے سے اور بدلونگا
آتشیان سے ساتھ جیسا کہ ذکر کیا جاوے اوسمین میرا شب و روز اور پھر دونگا مین اونکو اون لوگون سے کہ نیک کیے اونہون نے گمان اپنے اور ذکر کیا
مینے اوسکا کتابون مین ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون ○ یعنی اور مینے لکھ دیا ہے
زبور مین نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ جب اوترے ہاشم اوپر شہر نشاور کے تو
نہ توجہ کی فرس سے طرف اونکے اور نہ کچہ پروا اونکی کی اور دکھلائی شجاعت اور سختی اپنی اور دیر لگائی اونسے لڑنے مین اور نہ نکلتے طرف اونکے باہر سے
دشوار ہوا یہ مسلمانون پر اور مدد کفار کی آتی جاتی تھی یزدجرد کی طرف سے پس سخت ہوئے دل اعداء اللہ کے اور کہا امیر والون سے مہران رازی نے
کیا انتظار کرتے ہو تم ہمارے نکالنے مین اندر دیوار کے درحالیکہ مشتاق ہین سب لڑائی کے پس باہر چلو تو بیچ مقابلہ اس قوم کے کہ تنگ ہو
دل ہمارے اور تنگ ہوا ہمپر یہ شہر اور بہر روشن ہو بیچ کہ بیگانا ہماری اور فلاح اور فتح دیکھا ہمکو دشمنون پر اور مددگار ہونگے ہمارے ساتھ نور و نار بھی جب کہ نہ
اوسنے اونکو قصد کرتے ہوئے اوپر لڑائی کے تو حکم کیا اونکو باہر نکلنے کا اور افسر کیا اون سوارون کا مہران بن بہران کو اور حکم کیا اوسکو لیجانے
لشکر کا پھر جب کہ کھولا دروازہ شہر اور نکلے فارسی تو خوش ہوئے مسلمان اور دوڑے اونکی طرف ساتھ تلوارون اور برچھیون کے واسطے
طلب قتال کے بیچ مرضی اللہ ذوالجلال کے اور تنگدل ہوئے کہ سکونت دار الفنا سے اور مشتاق ہوئے طرف مساکن طیبہ دار القرار کے اور کہا اونہون نے
یا الہی تنگ ہو گئے ہم اس گھر مین اور مشتاق ہین دار آخرت اور مصاحبت سید مختار کے پس پورا کر تو وعدہ اپنا اور چشم پوشی کر ہمسے بعد وفات کے بچا ہمکو
عذاب نار سے اور حشر کر ہمارا ساتھ اون کرام ابرار کے کہ فرمایا تو نے اونکے حق مین والملئکۃ یدخلون علیہم من کل باب ○ سلم

عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ○ یعنی اور فرشتے آتے ہین اون پاس ہر دروازے سے کہتے ہین سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت
رہے سو خوب ملا پچھلا گھر کہا راوی نے جب کہ سوار ہوئے مسلمان تو کیا مقدمہ لشکر طلیحہ بن خویلد کو اور کھڑے ہوئے ہاشم قریب ساقہ کے
اور کہا ای لوگو واللہ نہ پہونچین گے ہم جنت مین مگر ساتھہ نیک کامون کے پس نکالو اپنے دلون سے خواہش دنیا اور رغبت کامون کی اور جہاد کرو
تاکہ داخل ہو جنت مین کہ عرض اوسکا زمین اور آسمان ہے پہر آگ لڑائی کی کہ روشن ہوئے شعلے اوسکے اور اوٹہا دہوان اوسکا پس سوار ہو بیچ اوسکے
اور کہولو نشان صدق کے کہا راوی نے اور جب کہ برابر ہوا لشکر عجم اور بجے بوق اور ڈنکا اور کہلے نشان پس اسی حال مین آئی پاس اونکے
مدد ایک جماعت کی ساتھہ بادشاہ ری کے بارہ ہزار سوار سے پس دیکھا اونکو ہاشم نے اور کہا ای جوانان عرب نہ نظر کرو اونکی کثرت اور اپنی قلت پر تحقیق ساتھ
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر مین تین سو تیرہ آدمی اور شرمندہ ہوئے کافر اور تھے قریش سب نہایت بیچ مدد اور سامان کے پس فتح دی اللہ نے
اپنے نبی اور رسول کو اور فرمایا کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ یعنی بہت جگہہ جماعت
تھوڑی غالب ہوتی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھہ ہے ٹہرنے والون کے پس خوشی مین آئے گہوڑے مانند سیل کے پس کہا ہاشم نے
خالص کرو نیتین اور نہ پشت پہیرو اور جان لو کہ حاکم ہے تمپر ملک جبار اور مل گئے لوگ آپس مین برابر سے دلیران عجم کے تاریک ہو گئی ہوا غبار سے اور
اعتماد کیا اوپر جنگ تلوار کے اور برچھے مارے عربون نے پس ہوئے بند آنکہین اور قریب تہا عمرین گہٹنے کے اور اوٹہا شور اور غوغا اور صبر کیا
اہل عجم نے زیادہ طاقت سے اور پلایا اونکو عرب نے برچھیون سے پیالہ ہلاکت کا پس لڑتے رہے تمام دن یہان تک کہ دور ہو گئی روشنی اور آئی رات
اور آخر اوسی دن مین آئے قعقاع بن عمرو ساتھہ بارہ ہزار سوار کے پس قوی ہوا دل مسلمانون کا آنے اونکے سے مددین سے اور بلند کیا سب نے کلمہ توحید
تو گونج گئے اونکی آوازون سے پہاڑ اور ٹیلے اور حجر اور شجر کہا راوی نے جب کہ سنا اہل ایران نے شور اونکا تو کانپنے لگے بدن اونکے
پس حملہ کیا اونپر اصحاب نے ساتھہ پڑہنے کلمہ حق اور درود اوپر سید آفاق کے اور خرچ کین تلوارین اپنی دشمنون پر اور طلب کیا شہادت منزل
جنت کو اور طلاق دیا دنیا کو قطعی اور جان لیا سب نے آپکو مارا ہوا پس واقع ہوئی شکست لشکر عجم پر اور پیچہا کیا اونکا مسلمانون نے تو بعضے
مارے جانے والے اور پکڑے گئے جو کہ قید ہوئے تھے اور بہاگ گئے باقی اور سوار ہوئے مسلمان ... اور لوٹا اوسکا سب مال کہ نہ شمار
ہو سکتا تہا بسبب کثرت کے پس مقام کیا اوسمین اور بنائی مسجد جامع اور ذکر کیا اوسمین اللہ کا بہت اور پوری کر دی اللہ تعالی نے واسطے مسلمانون
فتوح ملک عراق کی اور لکہا یہ حال حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ... پس خلیفہ کو ... خوشی ہوئی بہت اور
حمد کی اللہ تعالی کی اور سرور ہوئے مسلمان ... فتح ... سعد بن ابی وقاص ... رضی اللہ تعالی عنہ ...

ذکر فتح بہنسا اور اہناس اور اوسکے اطراف کا اور فضائل اوسکے

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ ذکر کیا بعض مفسرین نے یہ کہ ذکر کیا ہے اوسکا اللہ تعالی نے اپنی کتاب غالب مین بیچ اس آیت کے کہ ...
کہتی ہین وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗٓ اٰیَةً وَّاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ○ یعنی اور بنایا ہمنے بیٹا مریم کا
اور اوسکی ماں ایک نشانی اور اونکو ٹہکانا دیا ایک ٹیلے پر جہان ٹہراؤ تہا اور پانی نتہرا ہوا ... عیسی علیہ السلام ...
ذکر کرینگے ہم اور حاضر ہوئے اوسمین پانچ ہزار ... اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ... امیرون سے ...
اور بہت صحابہ کہ اونمین علی بن عقیل بن ابی طالب اور حسن بن صالح بن حسین بن علی ...
زیاد بن ابی سفیان بن حارث بن عبد المطلب اور فضیل بن عباس ...
قصہ فتوح مصر اور اولاد اونکی اور باقی جماعت کثیر اور ذکر کیا ہے ایک جماعت ... زیارت کی ...
... اور جو کہ زیارت کی ...

نذکوئی حاجتمند مگر پوری ہوجاتی ہی حاجت اوسکی اللہ کے حکم سے اور وہ مقام کہ قبول ہوتی ہی اوسمین دعا وہان ایک اوسمین کا نزدیک مجری الحصا او مقطع سیل کے ہی
اور اوسمین ایک جماعت کثیر ہی شہدا سے اور مشہد حسن بن صالح بن حسین بن علی کا اور نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان بن حارث کے اور نزدیک قبر عبدالرزاق اندر
دروازے کے اور نزدیک عبادتخانے حضرت عیسی کے اور نزدیک قبور شہدا کے سفح جبل مین اور تھوڑے سے آگے اوسکے اوس مکان ہین جو مشہور ہی ساتھ
مراغہ ہوجانے کے کہ پاس اوسکے قبور شہدا ہین مقام سفح جبل مین اور روایت کی ہی ایک جماعت نے صالحین سے کہ مجاورت کی اونھون نے جبانہ مذکورہ کی
اور تھے وہ رہنے والے ارض مشرق کے آخر ملک عراق کے اور دوسری جماعت صالحین ارض مغرب نے جو رہنے والے تھے پرے اندلس کے پیادہ آکر جب کہ
معلوم ہوئین اونکو فضیلتین اونکی اور انوار اوسکے اور روایت کی اصحاب تاریخ نے کہ نہین ملک مصر مین درمیان تمام بحیرہ کے کوئی مشہد بڑا بہنسا سے اور
مقام مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہی جہت مغربیاین ہی وہان ایک خلق کثیر صالحین کی اور شہید ہوئے ہین وہان چارسو اصحاب اور فضائل بحر یوسفی کے
کہ واقع ہی اوسکے کنارے پر یہ شہر بہت ہین بعضی اونمین سے یہ ہی کہ وہ دریا عظیم البرکت ہی کہ سیراب ہوتے ہین اوس سے شہر اور گانؤن اطراف کے ساتھ تھوڑا
زیادہ ہونے نیل کے اور بعضی اونمین سے یہ ہی کہ جب بڑھتا ہی نیل تھوڑا تو بڑھتا ہی یہ بہت اور بعضی یہ ہی کہ جب بند ہوجاتی ہی اوسکی مد نیل کی تو بہتے ہین اوسکی
جڑ سے کئی چشمے پس ہوجاتی ہی ایک نہر جاری اور نہین پائی جاتین اوسکے سوا اور نہرون مین یہ باتین اور بعض یہ ہی کہ حصہ جاتا ہی اس سے فیوم کی زمین مین تھوڑا
پانی اوس سے سیراب ہوتی ہین کھیتیان اور زمین کثیر اور یہ کہین نہین پایا جاتا اور ہین اور بعض یہ ہین کہ دفن ہوئے اوسمین یوسف صدیق علیہ السلام اور رہے اوسمین
زمانہ موسی علیہ السلام تک پس انتہو ئی اس سبب سے برکت اوسکی اور بعض اونمین سے یہ ہی کہ چیرا جبرئیل علیہ السلام نے کنارہ اوسکا اپنے بازو سے ساتھ
حکم اللہ کے واسطے یوسف علیہ السلام کے بسبب دشمنی کرنے عمالقہ کے اس بات پر اور ذکر کیا ہی کہ تھی درمیان یوسف علیہ السلام اور درمیان صاحب مصر کے
گفتگو بعد گذرنے ایام تنگسالی کے جب کہ جمع ہوئے بنی اسرائیل نزدیک یوسف علیہ السلام کے اور حسد کیا اونسے عمالقہ نے اس بات پر تو ذکر کیا گیا یہ آگے
بادشاہ مصر کے کہا بادشاہ مصر نے ای یوسف پھیر دے مجکو ملک میرا پس جب ہوئی صلاح لوگون کی اوپر فرقت اور تقسیم کے پس تقسیم ہوئی ارض مصر تو ملی جانب بحر لہا
یوسف علیہ السلام کو اور تھی وہ پتھر ریتا اور ٹیلے تو چاہا وہان لیجانا نہر نیل کی پس جمع کیا اسواسطے ایک لاکھ غلام کو اور دیے اونکو پھاوڑے اور کدال اور حکم کیا
اونکو کھود دینے کا قبلے کی طرف سے پس کھودا اونھون نے تین برس اور محنت دی اونکو اپنے خزانے سے جب آیا دریا تو بند کردیا کھودی ہوئی کو پھر کیا گیا اکثر
جہت شرقی مین اور ہوئی وہ نہر طیار سات برس مین یہانتک کہ تھکادیا اونکو اور پریشان ہوئے اوسکے باعث سے پس وحی بھیجی اللہ نے کہ ای یوسف مدد
طلب کی تمنے اپنے لوگون اور مال سے اور نہ مدد مانگی مجھسے اور قسم مجکو اپنی عزت اور جلال کی اگر مدد چاہتے تم مجھسے تو کھود دیتا مین اوسکو کمتر مدت مین آنکھ مارنے سے
پس گرے حضرت یوسف سجدے مین اللہ تعالی کے درحالیکہ کہتے تھے سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَ شَانَكَ وَأَعَزَّ سُلْطَانَكَ پھر کھڑے ہوئے سجدے
سے اور اوتارے کپڑے اپنے اور غسل کیا اور پہنا ٹاٹ کو اور سنکے طرف رب کے اور گرے سجدے مین تضرع کرتے ہوئے آگے اللہ تعالی کے پس وحی بھیجی اللہ تعالی
نے اونکی طرف کہ اوٹھا سر اپنا پوری کی ہمنے حاجت تمہاری پھر حکم کیا اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو تو چیر دی اونھون نے زمین ساتھ مارنے بازو اپنے
کے اور کر دیا اونھون نے کھدا ہوا کنارے پر ایک بازو کے جہت قبلہ کے سے آخر فیوم تک آنکھ مارنے سے کم مدت مین اللہ تعالی کی قدرت سے پس بنایا یوسف علیہ السلام
نے پل اور طیار کیا شہر فیوم اور تقسیم کی زمین درمیان اپنے اور بھائیون اور اولاد اپنی کے پس ملی موضع بہنسا کی واسطے افرہیم بن یوسف کے پس شروع کیا
اونھون نے عمارت اوسکی اور کاٹے پیڑ اوسکے اور بنائین فصیلین اوسکی اور پل اور بہتی تھی وہ نہر بیچ مین اوسکے قبلے کی طرف سے اور نکل جاتی تھی بحر
کی طرف زمان اسلام تک اور تفصیل ذکر کرینگے ہم اوسکی بیان فتح مین انشاء اللہ تعالی اور تھے اوسمین برج اور محل بیشمار اور رہی اوسمین ایک گروہ
بنی اسرائیل کی پس گھر بنائے اوسمین اور ہوا یہ سبب مغرب طرف مصر کے اور زمین بہنسا کی آخر زمین سعید تک ہی مغرب طرف سے کہ کل مخصوص تھی اوسکے
بنی اسرائیل کے شہر کہ تھا اوسمین اونکا کوئی سوا اونکے اور بسایا تھا یوسف علیہ السلام نے اون غلامون کو گرد اوسکے واسطے زراعت اور کھیتی کے
بیچ زمین بہنسا اور فیوم وغیرہ کے پس شروع کین اونھون نے عمارتین اور لوٹے پتھر بحر یوسفی کے ہر دونون طرف مشرق اور مغرب کے اور ہوتی تھی عورت کہ

نکلتی ساتھ لکڑی اپنی کے سر پر اور ہوتا تو بقول اوسکے ہاتھ میں اینٹ لوٹتی طرف گھر کے مگر بھری ہوتی ٹوکری اوسکی سونے سے پس پلٹ گئی قدرت کسی
چیز کو جب کہ نافرمانی کی بنی اسرائیل نے اور انکار کیا نعمت الٰہی کا اور گناہ کیے تو چھین لی اللہ نے وہ نعمت اونکے ہاتھوں سے اور دی دوسروں کو پس
غالب آئے اوس ملک پر اور لوگ بسبب انکار کرنے انکے سب کے نعمت الٰہی کا اور قتل کرنے اون انبیا اللہ کے جو حکم کرتے فعل معروف اور نہی عن المنکر کا پس ہوئے
کہ ذلیل ہوئے بعد سرداری کے اور کام کرنے لگے سماری اور سنگتراشی اور کھاتیوں کے اور خادم ہوئے خود اور عورتیں اور اولاد اونکی اور ہمیشہ
رہے بنی اسرائیل بیچ تنگ زندگی اور بڑی بلا اور سخت تکلیف کے کہ تھی زائد اونکی طاقت سے یہاں تک کہ نجات دی اونکو اللہ تعالی نے ساتھ بھیجنے
موسی علیہ السلام کے اور ذکر ہیں یہ کتاب مخصوص ساتھ اون حقوق کے کہ مفصل مذکور ہوں الغرض قادر ہوئے وہ اوپر شہروں اور باغ کھیتوں کے

ذکر نکلنے عیسی علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت کرنا اونکا بہنسا کی زمین میں

کہا اللہ تعالی نے وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ○ یعنی بنایا ہمنے مریم کا بیٹا اور
اوسکی ماں ایک نشانی اور اونکو ٹھکانا دیا ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی تھرا اور پہلے مذکور ہو چکا کہ مراد اس سے بہنسا ہے برابر اختلاف مفسرین کے
کہا اصحاب تواریخ نے کہ وہ مسعودی اور ابو جعفر طبرانی اور واقدی اور ابن اسحاق اور ابن ہشام ہیں اور اصحاب سیر اور اہل التفسیر سے مثل سعید بن جبیر
اور سعید بن مسیب اور ابن عباس ہے کہ اور جمع ہوئی ہیں اون میں کتابیں بہت اور تواریخ اور تفاسیر اور فتوحات کہا سیفنے کہ ہوئی پیدایش عیسی علیہ السلام
کی بعد گذرنے بیالیس برس کے ملوک طوائف سے اور تھی حکومت شام اور اطراف اوسکی کی واسطے قیصر بادشاہ ہرقل کے جیسا کہ گذر اتفاقات شام
میں اور تھا بہنسا میں قنطاریوس اور خدا جانے نام اوسکا جب کہ سنی ہلک ہیرودس نے خبر مسیح کی تو قصد کیا اونکے قتل کا اسواسطے کہ دیکھا اونھوں نے
طالع عیسی کو طلوع پس معلوم کی اپنے حساب سے ولادت اونکی کہ لکھی تھی اونکی کتاب میں [illegible] پس بھیجا اللہ تعالی نے ایک فرشتہ [illegible] یوسف نجار کے
اور خبر دی اونکو اوسکے ارادے سے اور تعلیم کی مریم کو کہ جاوے طرف زمین مصر کے اسواسطے کہ وہ بادشاہ اگر غالب آیگا تیرے لڑکے پر تو قتل کریگا
تیرے لڑکے کو پھر جب مر جاوے ہیرودس تو لوٹ آنا طرف اپنے شہر کے پس سوار کیا یوسف نجار نے حضرت مریم اور اونکے بیٹے عیسی علیہ السلام کو اپنے گدھے پر
اور چلے یہاں تک کہ داخل ہوئے ملک مصر میں اور اوترے درمیان نیل میں بہنسا کے کہ وہ ربوہ مذکورہ ہے درمیان اس آیت کلام الٰہی کے وَآوَيْنَاهُمَا
إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ○ یعنی اور اونکو ٹھکانا دیا ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی تھرا اور وہاں ایک کنواں ہے بیچ عبادت خانے
کے کہ شفا حاصل کرتے ہیں اوسکے پانی سے مریض اور پیتے اور وضو کرتے تھے واسطے نماز کے اوسکے پانی سے حضرت عیسی اور ماں اونکی اور [illegible]
وہاں ایک تہخانہ ہے نیچے زمین کے کہا گیا ہے کہ حضرت مریم اوسمیں داخل ہوئیں ساتھ اپنے بیٹے کے جب بہنسا میں پایا اونھوں نے ایک کنواں
کہ نہ تھی اوسپر رسی پس مانگا حضرت عیسی نے پانی واسطے پینے کے بسبب شدت پیاس کے اور رونے لگے پس غمگین ہوئیں ماں اونکی ناچاری سے
تو اوبلا پانی کنوئیں کے اندر سے اور بلند ہوا یہاں تک کہ پیا اونھوں نے اور وہ اوسی دن سے ایک [illegible] ہوا اور [illegible] اوس علامت سے
زیادتی نیل کی اور کیا ہے اوسکو نصاری نے روز عید اپنا اور [illegible] پھر داخل ہوئے وہ شہر [illegible] میں اور رہے وہاں بارہ برس اور ماں
اونکی کاتتی تھیں کتان اور چنتی تھیں بالیاں بعد کاٹنے کھیتوں کے یہاں تک کہ تمام ہوئی حضرت عیسی کی مدت مذکورہ روایت کی [illegible] کہ جب آئے
حضرت عیسی بہنسا میں ساتھ اپنی ماں کے اور تھے وہ [illegible] کے گویا وہ [illegible] برس کے [illegible]
اونکی پاس میانجی کے بہنسا میں اور بٹھایا اونکو اوستاد نے آگے اپنے اور کہا اوسنے کہہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا عیسی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
پھر کہا اوستاد نے کہ کہو ابجد پس اوٹھائی حضرت عیسی نے آنکھ اپنی اور کہا اوس سے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ابجد [illegible]
مارنے لگے کہا اونھوں نے اے اوستاد مت مار مجھکو اگر تو نہیں جانتا ہے تو دریافت کر مجھ سے تاکہ [illegible] بیان کروں [illegible]
کہ پیچھے اوترا اپنی جگہ سے پس اوترا وہ اور بیٹھے حضرت عیسی جگہ پر اوسکی پھر کہا الف لا الہ [illegible]

بوت جہنم ہی کہ اوسکو اویر کہتے ہین اور واو سے مراد ویل اوسکے اہل کو اور ز سے مراد زفیر جہنم ہی اور م سے مراد مخطایا ہی مستغفرین سے
اور کاف کلام اللہ کا ہی کہ لا مبدل لکلماتہ اور مراد صاد سے صاع بدلے صاع کے ہی اور قاف سے مراد قریب ہونا اون سے حسیات جہنم کا ہی کہا حضرت مریم
سے اوستاد نے کہ پکڑ ہاتہ اپنے بیٹے کا کہ سکہایا اوسکو اللہ تعالیٰ نے پس نہین حاجت اوسکو اوستاد کی کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہ کہا اونھون نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا عیسیٰ علیہ السلام کو اونکی مان نے مکتب مین واسطے پڑھنے کے پس کہا اوسنے
معلم نے کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا حضرت عیسیٰ نے کہ کیا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا معلم نے نہین جانتا مین کہا حضرت عیسیٰ نے کہ مراد با سے
بہاء اللہ اور سین سے سناء اللہ اور میم سے ملک اللہ اور معجزات سے کہ ظاہر ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتہ سے بہنسا مین یہ ہی کہ کہا وہب نے پہلا وہ معجزہ کہ
دکہایا حضرت عیسیٰ نے لوگون کو سفر مصر مین بیچ بہنسا کے یہ تہا کہ اوترے وہ اور مان اونکی ارض مصر سے بہنسا مین بیچ گہر ایک دہقان کے کہ اوتار کے اونکو
پاس اوسکے یوسف نجار جب کہ لائے تہے اونکو شام سے طرف مصر کے اور تہا گہر اوسکا جائے آرام مساکین کا پہر چوری ہوا اوس دہقان کا مال خزانہ اور تہا
وہ دہقان خواص سے بادشاہ کے بہنسا مین اور تہمت رکہی اوسنے کسی مسکین پر پس غمناک ہوئین حضرت مریم دہقان کی مصیبت پر کہ ضیافت کیا کرتا تہا
اونکی جب کہ دیکہا حضرت عیسیٰ نے اپنی مان کو غمناک کہا ای مان کیا دوست رکہتی ہو تم اس بات کو کہ بتاؤن مین تمکو وہ مال کہا اونھون نے کہ ہان کہا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہ کہو اوس دہقان سے کہ جمع کرے مسکینون کو جو تہے اوسکے گہر مین کہا حضرت مریم نے دہقان سے یہ پس جمع کیا اوسنے اون
مسکینون کو اپنے گہر مین اور آئے حضرت عیسیٰ اونمین سے پاس دو شخصون کے کہ ایک اندہا اور ایک لنجا تہا پس اوٹہایا اوس اندہے نے لنجے کو کاندہے
پر کہا اوس سے حضرت عیسیٰ نے کہ اوٹہا اوسکو کہا اندہے نے کہ مین کمزور ہون کہا اوس سے حضرت عیسیٰ نے کہ کیسے قوی ہوا تہا تو اس کام پر کل کی رات
جب کہ سنی اوسنے لوگون نے یہ بات تو مارا اندہے کو یہان تک کہ اوٹہایا اوسنے اوسکو اور لے گیا اوسکو طرف خزانے کے کہا حضرت عیسیٰ نے کہ یون یہ لے گیا ہی
مال کہ ہر کل کی شب کہ مدد کی اندہے نے اپنے زور سے اور لنجے نے اپنی آنکہون سے پس بولے وہ دونون کہ سچ کہا تو نے اور دیا لوٹ کر وہ مال دہقان کو پس کہا
اوسکو اوسنے اپنے خزانے مین اور کہا ای مریم لے آدہا اوسمین سے پس کہا اونھون نے کہ مین نہین مخلوق ہوئی ہون اسواسطے پہر کہا دہقان نے کہ دے
یہ اپنے بیٹے کو کہا اونھون نے کہ وہ مجہسے بڑہکر ہی شان مین پہر تہوڑے دنون زندہ رہا وہ دہقان پہر کی اوسنے شادی اپنے پسر کی پس جمع کیا سب اہل شہر
اور کہانا کہلایا سب کو دو مہینے تک پہر جب گذر گئے اون دنون کے زیارت کی اونکے شہر کی بڑے لوگون اور سردارون نے اور نہ تہا پاس اوسکے کچہ کہانا پینا
اور سامان پہر جب کہ جمع ہوئے وہ تو حکم کیا حضرت عیسیٰ نے کہ بہر دیے جاوین خالی مٹکے شراب کے پانی سے پہر ہاتہ پہیرا اپنا اونکے مونہ پر پہیرتے ہوئے
پس جب کہ گذرتا ہاتہ اونکا مٹکے پر تو بہر جاتا شراب سے یہ حال تہا اونکا بارہ برس کی عمر مین پس زیادہ ہوا بہنسا والون کا اونپر اعتقاد اور دوسرا معجزہ اونکا
وہان یہ ہوا جو روایت کی اونکی سدی نے کہ حضرت عیسیٰ مکتب مین کہ دیتے تہے لڑکون سے جو کہ کرتے تہے مان باپ اونکے گہر مین اور کہتے کہ جاؤ گہر مین کہائی
تمہارے مان باپ نے فلانی چیز پس جاتا پاس اونکے لڑکا اور روتا یہان تک کہ دیتے اوسکو وہ چیز پہر کہتے کسنے خبر کی تمکو اسکی تو کہتے وہ کہ عیسیٰ نے
پس روکا اہل بہنسا نے اپنی اولاد کو ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے اور کہا اونھون نے کہ مت کہیلو ساتہ اس ساحر کے اور بٹہایا اونکو دوسرے مکان مین جدا
حضرت عیسیٰ سے پس آئے حضرت عیسیٰ اونکو ڈہونڈہتے ہوئے کہا اون لوگون سے کہ نہین ہمکو خبر اون لڑکون کی پس پوچہا کیا ہی اس گہر مین کہا اونھون
نے کہ اسمین سؤر بند ہین کہا حضرت عیسیٰ نے کہ ایسے ہی ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ پس جب کہ کہولا دروازہ تو پایا اون سب کو خنازیر پس مشہور ہوئی یہ خبر اونکی
لوگون مین اور خوف کرنے لگے کہا سدی نے جب کہ نازل ہوئے حضرت عیسیٰ زمین بہنسا مین تو اوترے وہان ایک گاؤن مین پاس ایک شخص کے
پس دعوت کی اوسنے اونکی اور تہا وہ باورچی بادشاہ کا پہر آیا ایک دن غمناک اور رنجیدہ اپنے گہر مین اور حضرت مریم بیٹہی تہین پاس اوسکی بی بی کے کہا اوس
حضرت مریم نے کیا حال ہی تیرے شوہر کا دیکہتی ہون مین اوسکو تنگ دل کہا اوسنے نہ پوچہو سبب اسکا فرمایا حضرت مریم نے کہ بیان کر شاید کہ اللہ تعالیٰ دور کرے
غم تیرا کہا اوسنے کہ بادشاہ بہنسا جب کہ نکلتا ہی دورے کو تو مقرر کیا ہی ہر روز دعوت اپنی گاؤن کے مقدم پر کہ کہلاوے اور شراب پلاوے اوسکو اور اوسکے ساتہ

مقدم سے دعوت اوسکی منگی تو عذاب دیتا ہوں اوسکو حضرت اور آج بادی ہماری ہے اور نہین پاس ہمارے وحشت ... حضرت مریم نے کہا
اپنے شوہر کو کہ شکلین ہوں مین کستی ہون اپنے فرزند کو کہ دعا کرے واسطے اوسکے کہ شفا دیگا اوسکو یہ ذکر کیا حضرت مریم نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا
حضرت عیسیٰ نے کہا اگر کرونگا مین یہ کام تو بڑا حرج واقع ہوگا کہا اونکی مان نے کہ کچھ خیال نکرو اوسکا یہ شخص محسن اور کریم ہے ... کہا حضرت عیسیٰ نے کہ
کہدو اونسے کہ جب پاس آئے بادشاہ تو پھر رکھے دیگین اور چھپا لگاوین اپنی پانی سے پھر اطلاع کرے مجھکو ... یہ بات اور آپ ... بادشاہ پس
کوچ اونچی زمین آواز نقارے اور پانی اور چھپا ... سے اور آئے لشکر پس دعا کی حضرت عیسیٰ نے اپنے پروردگار سے تو ہو گئی پانی دیگون کا تو
اور کھانا رنگا رنگ کا اور پانی اون چھپا گلون کا شراب ... کہ نہ دیکھی تھی کبھی کسی نے مثل اوسکے جبکہ فارغ ہوا بادشاہ اوس کھانے اور شراب سے تو کہا یہ جوان
کہ کہان سے لایا تو یہ شراب کہا اوسنے کہ زمین فلان سے ... کہا بادشاہ نے ... واسطے میرے شراب اور انگور ... اور نہین ہوتی
ایسی پھر نام لیا اوسنے دوسری جگہ کا جب کہ مختلف ہوا کلام اوسکا تو جبر کیا اوسپر بادشاہ نے کہا اوسنے کہ پاس میرے ایک لڑکا ہے کہ نہین مانگتا اللہ تعالیٰ سے
کوئی چیز مگر دیتا ہے وہ اوسکو اور دعا کی تھی اوسنے اللہ تعالیٰ سے کہ ہوجاوے یہ پانی شراب اور تھا اس بادشاہ کے ایک لڑکا ولیعہد پس مرا تھا وہ تھوڑے سے
دنون پہلے اس سے اور تھا وہ محبوب تر نزدیک اوسکے مخلوق سے کہا بادشاہ نے اگر ہے کلام تیرا سچا تو دعا کرا اوس سے کہ زندہ کر دے اللہ تعالیٰ میرے
فرزند کو پھر بلوایا حضرت عیسیٰ کو اور کہی اونسے یہ بات فرمایا حضرت عیسیٰ نے کہ کرتا ہون مین دعا لیکن اگر زندہ ہوا وہ تو واقع ہوگا ایک امر عظیم کہا بادشاہ نے
کہ کچھ خوف نہین مجھکو بعد اوسکے کہ دیکھ لون مین اوسکو زندہ پھر کہا حضرت عیسیٰ نے کہ اگر زندہ کیا وہ تو کیا ہو گے مجھکو جس طرف چاہون کہا بادشاہ نے
کہ ہان اجازت ہے تمکو پس دعا کی اللہ تعالیٰ کی جناب مین تو زندہ ہو گیا وہ لڑکا جب کہ دیکھا اوسکو لوگون نے کہ زندہ ہوا تو دوڑے تلوارین لیکر اور
بولے کہ کھا گیا ہم کو بادشاہ مال ہمارے ظلم سے پھر جب کہ قریب ہوا مرنے کے تو چاہتا ہے کہ چھوڑ جاوے اپنے فرزند کو ہمپر کہ کھاوے ہمکو جیسے کہ کھایا اوسکے باپ نے ہمکو
پھر مار ڈالا اون لوگون نے ... حضرت عیسیٰ ... الغرض ... آپکے ... بیان کیا ہے ...

ذکر فتح بہنسا اور جو اوسمین فضائل ہین اور جو پیش آیا وہان اصحاب کرام سے

نقل کی راویون نے حاضرین فتح سے ساتھ اسناد صحیحہ کے اور اصحاب سیر اور تواریخ نے مثل واقدی اور ابن ... اور ابن خلکان کے تاریخ
بدایۃ النہایۃ مین اور محمد بن اسحق اور ابن ہشام نے اور مختلف ہوئے ہین تقریر مین ہر ایک کی بسبب اختلاف روایت حاضرین فتوحات کے اصحاب کرام سے
مثل عبد اللہ بن عمرو بن عاص سر لشکر اسلام اور حاکم مصر اور بھائی اوسکے عمرو اور خالد بن ولید اور اوسکے بیٹے سلیمان اور قیس بن زبیر ... اور
مقداد بن اسود کندی اور مسیب بن ... عیسیٰ اور زبیر ... اور عبد اللہ بن زبیر ... حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مثل فضیل بن عباس اور جعفر بن عقیل اور عبد اللہ بن جعفر اور اولاد خلفا سے مثل عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب
اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہم کے اور بہت سے ... اون لوگون کے ... بیان کیا ہے ... احوال و اقسام ...
فتوحات کا اور بیان کیا اوسکا اپنی اولاد کرام سے اور بیان کیا ہے اس فتوح کو صدق سے واسطے ثابت کرنیکے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے اسواسطے کہ اگر ... تو ...
... اوسکے زمین پر مشرق اور مغرب مین یہان تک کہ بھاگے ... دشمن اور ... خون اونکا ... مال ... اللہ تعالیٰ نے
... دشمنون کے دلون مین ... ہدایت ... شرائع اور آراستہ کیا قرآن کو اور فرمایا ... اللہ تعالیٰ نے
تعالیٰ نے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنی پس کوئی ہے اون مین کہ ...
اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حدیث کی مجھسے ابو عبد اللہ محمد بن ...
... فتوحات ...

اور بزرگی اوسکی پس تحقیق زیارت اوسکی دور کرتی ہی گناہ اور رنجون کو اور تہذیب کرتی ہی اخلاق کی اور فراخی کرتی ہی رزق مین اور باعث ہوتی ہی فتح کا دشمنون اور ہلاک کرتی ہی خوف کو بسبب برکت اون شہدا کے کہ تھین وہ جنھون نے جانین اپنی واسطے اللہ کے اور مارے گئے راہ خدا مین واسطے حصول رضامندی اوسکی کے اون لوگون مین سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اونکے حق مین اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہی اور فرمایا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنی بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین پس زیارت کی ہمنے اس جبانہ کی وقت سحر مین اور دیکھا ہمنے اوسکے انوار اور برکات کو اور بسبب زیارت قبور ایسے نیکون کے امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالی سے بخشش اپنے گناہون کی پس بعد زیارت کے دریافت کیا ہمنے حال اون بزرگون کا اور اونکے صبر کا بیچ تکلیف اور جہاد کے پس پوچھا ہمنے بعض لوگون سے سبب فتح ہونا کا پس حرکت کی ہیرے دل نے اوسکی تحقیق مین اور ربط اللہ کیا ہمنے تواریخ اور فتوحات کا اور بہی ہین ضعیف باتون سے یہان تک کہ منتخب کر لیا اس کتاب کو پس تفصیل اوسکی یہ ہی کہ جب فتح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصر اور اسکندریہ اور بحیرہ اور کنارہ بحر تمام کہ تھے زمین صعید مین نوبت اور بربر اور دیلم اور حقالبہ اور روم اور قبط اور غلبہ تھا رومیون کو بسبب کثرت کے پس مشورہ کیا عمرو بن عاص نے کہ ادہر قصد کرین جہاد کا اور کدہر بھیجین لشکر پس صلاح دی سبنے استفسار اس امر کی طرف حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پس لکھا عمرو بن عاص نے جناب خلیفہ کو اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بندہ خدا عمرو بن عاص کی طرف سے جو عامل ہی امیر المومنین کا مصر اور اوسکے اطراف پر طرف بندہ خدا حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد حمد و ثنا الہی اور درود حضرت رسالت پناہی اور سلام کے اوپر تمام اہل مدینہ کے مہاجر اور انصار سے معروض یہ ہی کہ فتح کر دیا اللہ نے واسطے ہمارے مصر اور کنارہ دریا اور اسکندریہ اور دمیاط وغیرہ اور نہ باقی رہا اس کنارہ بحر پر کوئی شہر بے فتح کے اور نہ کوئی گاؤن اور ذلیل کیا اللہ تعالی نے مشرکین کو اور بلند کیا کلمۂ دین اور جمیع مین جو حاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عوام و خواص مہاجر اور انصار امیر و غریب سب اور چاہتے ہین حکم آپ سے کہ کیا جاوین طرف موضع صعید یا جانب غربی مین یہان سے اور حکم آپکا ہی ای امیر المؤمنین اور یہ لوگ جہاد پہ حریص ہین اور بیچا ہی اونھون نے اپنی جانون کو واسطے امید رہا ما کے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اور لکھے یہ اشعار

اشعار

سُيُوْفُنَا تَشْكِي الظَّمَا فِي اَكُفِّنَا — وَاَرْمَاحُنَا تَشْكِي الْقَطِيْعَةَ وَالْهَجْرَ
اِلَيْكَ انْقِيَادُ الْحَرْبِ يَا طَيِّبَ الثَّنَا — وَيَا مَنْ اَقَامَ الدِّيْنَ بِالْبِرِّ وَالنَّهْرِ
فَقَدْ وَلِيَتْ خَيْرُ الْكِرَامِ اِلَى الْعِدَا — بَنُوْ شَيْبَةَ اَهْلِ الثَّنَا وَبَنِيْ فِهْرٍ
وَمَا الْتَلْوِيْ مَعْ مَعَدٍّ وَغَالِبٍ — وَسَادَاتُ مَخْزُوْمِ الْكِرَامِ ذَوِي الْفَخْرِ
تُرَوِّمُ سَيْبِيَ الْعِدَا اِلَّا عَلٰى شَفَا — تَمَكَّنَ مِنْ اَعْلَاهُمُ الْبِيْضُ وَالسُّمْرُ
عَلٰى كُلِّ طِرْفٍ مَا يُصِيْبُ فِيْ وِلَايِهِ — فَتَجْتَمِعُ فِيْ نَقْعٍ كَمَا اَنْجَمِ الْاَنْجُمِ
بِكُلِّ كَمِيٍّ صَادِقِ الْوَعْدِ بَاسِلٍ — تَرٰى دِرْعَهُ الذَّاتِيْ يَمِيْلُ بِالصَّبْرِ
يَرَى الْمَوْتَ فِيْ وَقْعِ الْوَقَائِعِ مَغْنَمًا — وَيَكْسِبُ مِنْ قَتْلِ الْعِدٰى غَايَةَ الْاَجْرِ

یعنی ہماری تلوارین گلہ کرتی ہین پیاس کا ہمارے ہاتھون مین اور ہمارے نیزے گلہ کرتے ہین شکستگی کا اور جدائی کا آپکی طرف حوالہ دینا لڑائی کھولنی دونی کا ای اچھی تعریف والے اور ای وہ شخص جسنے قائم کیا دین کو عزت سے اور مدد سے البتہ حریص ہوئی ہی اچھے بزرگون کو دشمنون کی طرف جانے کی بیٹے شیبہ اہل ثنا کے جو سردار ہین اور بیٹے فہر کے اور ہمراہ کیا لوی نے ساتھ معد اور غالب کے اور مخزوم کے سردار اونچے بڑائی والے ہین قصد کرتے ہین چلنے کا دشمنون کی طرف جو مرنے کے کنارے پر ہین بلکہ پکڑی ہی اونکے اوپر خود دشمنون کے سر انکھ کے اور جو گویا سی ہوئی ہی چمکتی زرہ مین اٹھتی ہی غبار مین جیسے چمکتے ستارے

اوس پر پھر کیت گھوڑے کے جو عدے کا سپاہی تھا پڑا اور دیکھا تو اوسکی زرہ شاندار کو کہ تنہا پایا اور اوسنے صبر کے ساتھ دیکھا اور لوٹا کو لڑائیوں سے پڑا اون غنیمت و مال کو اور دشمنون کے قتل سے نہایت ثواب کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ فارغ ہوئے عمرو بن عاص خط لکھنے سے تو دیا اوسکو پھر بلایا سالم بن یمیلہ کو اور دیا اوسکو خط اور ایک ناقہ عشاریہ پس سوار ہوا اوسپر اور چلا وہ مدینے کو شعار شوق پڑھتے ہوئے کہ وہ یہ ہین انشعار

أَسِيرُ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي أَمَانٍ	وَأَرْجُو الْفَوْزَ فِي غُرَفِ الْجِنَانِ
وَأَرْجُو أَنْ يُقَرِّبَ لِي اجْتِمَاعِي	وَأُعْطِي مَا أُرِيدُ مِنَ الْأَمَانِي
أَلَا يَا نَاقَتِي جِدِّي وَسِيرِي	إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ بِلَا امْتِهَانٍ
وَأَقْرِ بِهِ السَّلَامَ وَأَنْشِدِيهِ	كَلَامًا صَاغَهُ فَأَحْسَنَ الْبَيَانِ
أَلَا يَا أَشْرَفَ الثَّقَلَيْنِ يَا مَنْ	بِهِ شَرُفَتِ الْمَدِينَةُ وَالْمَكَانُ
فَكُنْ لِي فِي الْمَعَادِ غَدًا شَفِيعًا	إِذَا مَا قِيلَ هَذَا الْعَبْدُ جَانِي

یعنی چلتا ہون مین مدینے کی طرف امان مین اور امید رکھتا ہون پہنچنے کی جنت کے کوٹھون مین اور امیدوار ہون کہ قریب ہو جاوے جمع ہونا میرا اور دی جاوے مجھکو جو مراد مین چاہتا ہون مین خبردار اے اونٹنی میری محنت کر اور چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ذلت کے اور پڑھ آپ پر سلام اور پڑھ سنا آپکو کلام بہت خوش بیان سنا اے سردار جنون اور انسانون کے وہ جس سے ہے بزرگی مدینے کی اور مکان کی آپ ہو جیسے میرے لیے قیامت مین کل کو شفاعت کرنے والے جب کہا جاوے کہ یہ بندہ قصوری ہے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ چلا وہ شب و روز یہان تک کہ پہنچا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر کے اور بٹھایا اونٹنی کو باب مسجد پر اور پاؤن باندھے اوسکے اور داخل ہوا مسجد مین پہلے پاس قبر شریف کے اور دو رکعتین پڑھین درمیان روضہ اور منبر کے پھر آگے بڑھا تو پایا حضرت عمر کو اور سلام علیک کی اوسنے کہا سالم نے پس جواب دیا مجھکو سلام کا اور پوچھا کیا ہے تجھے اور کہا جب انہونے مجھکو خوش دیکھا کہ کیا ہے اے سالم کہا مینے کہ خط لایا ہون مصر سے پس جو کہا تھا مجھکو پھر دیکھا مینے سیاہی طرف اوس کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور انکی طرف حضرت عثمان کو اور گرداگرد باقی سردار مہاجرین اور انصار کو مثل عباس بن عبد المطلب اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور باقی صحابہ رضی اللہ عنہم کو پھر دیا مینے آپکو خط فرمایا کیا خبر ہے پیچھے تیرے اے سالم پس تو سالم ہو دنیا اور آخرت مین انشاء اللہ تعالی کہا مینے خیر اور بشارت اور امن ہے یا امیر المومنین پس خوش ہوئے خط پڑھکر اور غنیمت وہان کی چند روز کے پہلے آپکی تھی سو بھیجین اور تقسیم کی گئی تھی اوس کا حساب بہت خوب دیا اور جدا جدا خلیفہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حاضرین سے پس بیان کیا حضرت علی نے کہ عمرو بن عاص خود نجات مین تاکہ ہمت سے ہے دشمنون کے دلون پر اور بھیجین ایک لشکر دس ہزار سوار کا افسری خالد بن ولید کو وہ سیف اللہ ہین فرمایا حضرت عمر نے کہ سچ کہا تمنے اور فرمایا ہے آنحضرت نے فیک خالد سیف من سیوف اللہ یعنی خالد ایک تلوار ہے اللہ کی تلوارون مین سے اور ایک روایت مین ہے کہ ان خالدا سیف لا یغمد عن اعداء اللہ یعنی خالد ایک تلوار ہے کہ نیام مین نہین آتی اپنے دشمنون سے پھر شب گذاری ہان سالم نے اور صبح کو نماز پڑھی مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اور آیا مین پاس امیر المومنین کے واسطے طلب جواب کے پس منگائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوات کاغذ پھر لکھا جواب اوسکا مراجع بسم اللہ الرحمن الرحیم بندہ خدا عمر خلیفہ کی طرف سے اوسکے عامل کو اوپر مصر وغیرہ کے جو عمرو بن عاص ہین سلام علیک اور رحمت اور برکت خدا کی اما بعد حمد الہی اور درود حضرت رسالت پناہ کے معلوم ہو کہ سلام ہو تمپر اور تمہارے ساتھی جو مہاجرین اور انصار وغیرہ ہین سب پر پہنچا تمہارا خط اور سمجھا مضمون اوسکا جب کہ پہنچے تمکو خط میرا تو مدد طلب کرو اللہ سے اور بھیجو امیرون کو طرف ہر شہر کے واسطے اقامت شرایع اور تعلیم احکام کے اور منتخب کرو دس ہزار سوار صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور افسر کرو اونپر خالد بن ولید کو اور بھیجو ساتھ اونکے زبیر بن عوام اور فضل بن عباس اور غانم بن عیاض اشعری کو اور بدلہ لشکر اور باقی اہل اور نشانداروں کو کرو جہاد مین اور شہرون کے اور دعوت اسلام کرو اون لوگون کو جو باشندے اون کے ہین اور نفع نقصان اونکا مثل اپنے جانو انکا کہ سب بندے اوسکے ہین اور ...

جو نہ بیٹھے گا اور اگر وہ مانے نہ بھی پس لڑو اوس سے اور حکم کرو اپنے لوگون کو جب کہ محاصرہ کرین کسی شہر کا اور بھیجین لشکر واسطے غارت کے سوا دیر او سپاہی بیٹھے
کر لک مصر مین دو شہر ہین نام ایک کا اہناس کہ وہ قریب ہی مصر سے ہے اور نام دوسرے کا بہنسا اور وہ مضبوط اور مقام سخت ہے اور سپاہی بیٹھے کہ وہان ایک حاکم
سرکش سفاک البلیوس نام بڑا بطارقہ مصر مین اور وہ مالک ہی الواحات کا ست جاتا ہے مصر مین جنعیہ مین یہان تک کہ فتح کر لو ان دونون شہرون کو اور لازم کرو
تقوی خدا سے ظاہر اور باطن مین تم اور سب ساتھی تمھارے اور انصاف کرو ظالم کا مظلوم سے اور حکم کرو نیک کام کا اور روکو برائی سے اور دلاؤ حق ضعیف کا
قوی سے اور نہ شرم کرو خدا کے حق مین کسیکی ملامت سے اور مقیم رہو تم مصر مین اور بھیجو تم لشکر اپنے پھر اگر محتاج ہو تم مدد کے تو لکھنا مجکو کہ بھیجون گا مین مدد واسطے
تمھارے اللہ تعالی کی طرف سے اور دعا کرتا اللہ تعالی سے یہ کہ ہو مددگار تمھارا ساتھ فتح کے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر بند کیا خط اور لگائی اوپر
مہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیا وہ سالم کو پس لیا اونھون نے وہ خط اور رخصت ہوئے اصحاب سے اور قبر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد اسکے
کرو وضو کیا اور پڑھی دو رکعت نماز اور روانہ ہوئے پس قطع کرتے تھے راہ یہان تک کہ پہنچے مصر مین تو پایا عمرو اور باقی صحابہ کو اوترے ہوئے ارض جیزہ مین
اور تھی فصل ربیع کی اور عمرو بیٹھے تھے اپنے خیمے مین کہ تھا وہ خیمہ بادشاہ قبط کا حریر ازرق اور احمر اور صفر سے وسعت اوسکی بیس گز تھی اور بچھا تھا اوسمین فرش
قبط کا اور باتین کرتے تھے ساتھ مقداد اور خالد اور فضل اور غانم اور باقی امرا رضی اللہ عنہم کے اور تھے عمرو اونمین مثل ایک مسلمان کے کہا سالم نے پس بٹھایا
مین ناقہ کو اور تھا مین پیچھے خیمے کے پس سنا مینے عمرو کو کہ کہا اونھون نے دیر لگائی سالم نے کہا خالد نے گویا وہ ابھی روبرو تمھارے ہے اور تحقیق لائے وہ
پس معلوم ہوا مجکو خالد نے اندر خیمے سے اور نہ دیکھا تھا مجکو اپنی آنکھ سے اونھون نے نہ خبر لی اور نہ علم تھا اونکو میرا سالم کہتے ہین پس کہا مینے حاضر ہون لبیک
یا ابو سلیمان کہا اونھون نے مرحبا ہو تجھے اے سالم لائے نذر کیے تجکو اللہ پھر روبرو گیا مین اور سلام علیک کی مینے عمرو بن عاص اور خالد وغیرہ پر پھر دیا اونکو خط
اور پڑھا اونھون نے اوسکو تمام اور سمجھا مضمون اوسکا جب کہ سنا امیرون نے وہ مضمون کمال خوش ہوئے پھر مشورہ چاہا عمرو نے امیرون سے اوس مقدمہ
مین اور شکر کرتے تھے کوئی کام کرتے اور مشورہ کرتے آپس مین اور اسی واسطے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نے ساتھ صفت اپنے کلام مبارک کے کہ کہا وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى
بَیْنَهُمْ یعنی اور اونکا کام ہی مشورہ سے آپس کے مشورہ دی سب نے عمرو کو کہ طلب کرین امرا اور لشکرون کو جو متفرق ہین بحیرہ مین بیچ مشرق اور مغرب کے
اور مرتب کرین لشکر اور قصد کرین موضع مذکور کا اور توکل کرین اللہ تعالی پر کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ تھے صحابہ جب کہ فتح ہوا مصر اور کنارہ بحر کا متفرق
ہو گئے تھے بعض اسکندریہ مین اور بعض اسوان اور دمیاط اور رشید اور تنیس مین اور تھے اکثر اونکے درمیان بحیرہ کے اوس جگہ جو مشہور ہے ساتھ منزل
کے مثل قعقاع بن عمرو تمیمی اور ہاشم بن مرقال اور مسروق بن مسروق عبسی اور مسیب بن نجبہ فزاری کے پس طلب کیا ان سب کو عمرو بن عاص نے ساتھ بھیجنے
نجیبون اور قاصدون کے مثل عمرو بن امیہ ضمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم کے اور لکھے خطوط بیچ کے امرا کو پس قبول کیا اونھون نے حاضر ہونا اپنا کہ مشتاق تھے
وہ لڑائی کے زیادہ بیان سے طرف سرد بانی کے اور چھوڑا اپنے شہرون پر محافظون اور نگہبان دشمنون کے خوف سے اور آئے طرف مصر کے جلد اور اوترے
گرد اوسکے پس اطلاع ہوئی عمرو بن عاص کو تو نکلے وہ دار الحکومت سے کہ وہ قریب ہے اونکی جامع مسجد سے پس آئے وہ سب سردار اور سلام علیک کی اور
اور تھا وہ دن بدھ کا دسوین تاریخ ربیع الاول کی اکیسوین سال ہجری سے اور کہا اونھون نے بائیسوین سال الغرض جب جمع ہوئے امرا اور اصحاب کرام
رضی اللہ عنہم تو نکلے وہان سے اور چڑھے اور بیٹھے تا کہ پس خطبہ پڑھا عمرو بن عاص نے ساتھ اون کے اور بعد فراغ خطبے کے حکم کیا کہ پڑھا جاوے
کوئی یہان تک کہ سن لیوے خط امیر المومنین کا پس پڑھا اور پڑھا اونکے وہ خط جب کہ فارغ ہوئے اوسکے پڑھنے سے تو کھڑے ہوئے روبرو اونکے سب لوگ
مانند شیرون کے اور بیچے ساتھ خوشی اور مانا جان اور دل سے بیشک اپنی روحون کو خرچ کیا اللہ تعالی کی راہ مین بیچ جہاد کے اور رغبت کی طرف اوسکے
ثواب اور جنت کی پس خوش ہوئے عمرو اس بات سے اور کہا کہ حکم کیا ہی مجکو امیر المومنین نے کہ افسر کرون تمھپر سیف اللہ کو جو بالکل ہے دشمنان خدا کی اور ہے وہ
صاحب قتال شدید اور بلا عظیم خالد بن ولید کو مارا اوسی سے کہ تھے خالد بن ولید دوست عمرو کے جاہلیت مین اور اسلام لائے تھے یہ دونون ایک دن
پھر کیا عمرو نے خطاب خالد کو اور کہا یا ابا سلیمان آؤ میرے پاس پس قریب ہوئے وہ تو بولے عمرو بن عاص کہ اے گروہ اصحاب رسول اللہ ثابت ہو فضیلت واسطے

اور تمہین معلوم ہے کہ تم سب سے اور بہتر ہو تم مین اہل قرابت اور صاحب نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تم سب والی اور امرا ہو میں مثل ایک کے ہون تم سب مین سے اور تم جانتے ہو جو فتح کیا اللہ تعالی نے میرے ہاتھ سے شہر اور ذلیل کیا دشمنون کے لشکر کو کہا راوی نے کہ پس کھڑے ہوئے فضل بن عباس اور کہا ای امیر خرچ کیون نہ کرین اپنی جانین بیچ حاصل کرنے رضاے الہی کے اور نہین چاہتے ہم اس سے مگر رفعت اللہ تعالی کے نزدیک اور خالد بن ہمارے بہتر لوگون سے اگر امیر کرو تم ہم پر غلام حبشی تو قبول کرینگے ہم حکم اوسکا بیچ رضاے الہی کے کیا تنگدل ہونگے ہم خالد سے کہ وہ ایک سردار ہین سرداران قریش سے اور معزز رہے جاہلیت اور اسلام مین ہین دشمن ہوگیا سو نہ خالد اور عمرو کا خوشی سے پھر حکم کیا اون سب کو اوترنے کا اکٹھا ارض حیرہ مین قریب حرام شرقیہ کے پس خیمے کیے بعضون نے گرد اوسکے اور مقام کیا یہان تک کہ پورا ہوا لشکر کہا راوی نے جب کہ جمع ہوئے لشکر بیچ ربیع الآخر کے اوسی سال مین اور نماز پڑھی عمرو نے ساتھ اپنے لوگون کے فجر کی تو کھڑے ہوئے اور چلے پیادہ اور تھی گرد اونکے جماعت اصحاب اور ہمراہ اونکے خالد بن ولید اور مقداد بن اسود کندی اور زبیر بن عوام اسدی اور فضل بن عباس ہاشمی اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور عبد اللہ بن عمر خطاب اور ہاشم بن مرقال اور مسیب بن نجبہ فزاری اور عباس بن مرداس اور اولاد عبد المطلب کی اور باقی سرداریان تک کہ پہنچے موضع رابیہ پر اور ظاہر لشکرون پر جب کہ دیکھا اونکو اکٹھا خوش ہوئے پھر حکم کیا پیش ہونے لشکرون کا واسطے حاضری کے پس آگے چلا امیر اصحاب زبیر اور امیر نے حاضری لی اپنے لشکر اور مقوقسون کی عمرو بن عاص کو لینے کی گنتی اونکی جیسا کہ مذکور ہوا سولہ ہزار سوار واللہ اعلم بحقیقۃ الحال پس چن لیے اونمین سے دس ہزار سوار کہ وہ تمام شیر جنگال تھے پہنے ہوئے زرہین داودی لگائے ہوئے ہندی تلوارین اور نیزے دراز سوار گھوڑون عربی پر بہتر ہین امت برگزیدہ مخلوق کے پس اوسوقت کہا اونسے عمرو نے کہ ای گروہ امرا اور صاحب نشانون کے خالد افسر ہین تم پر سنو حکم اونکا اور فرمانبرداری کرو اونکی اور بات تم سبکی ایک ہی اور براو ترو شہرون اور قلعون پر اور لوٹو اطراف و جوانب کو اور نہ لڑو کسی سے مگر کہ پہلے دعوت کرو اونکی طرف شہادت ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کے پس اگر انکار کرین اسکے قبول کا تو مقرر کرو اونپر جزیہ اور اگر نہ مانین تب بھی مین قتال کرو اونسے یہان تک کہ حکم کرے اللہ تعالی اور وہ بہتر ہے حاکمون کا اور جب ملاقات ہو دشمنون سے تو سوار حملہ کرو اور ثابت قدم رہنا اور نہ دھوکا کھانا کثرت سے تمہارے دشمنون کی تم لوگ غالب ہو اور ذکر کیا ہے تم لوگون کا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ○ یعنی بہت سی جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والون کے اور درست کرو اپنی نیتین اور بھروسہ کرو اللہ پر کہ تم لوگ غالب ہو اور اللہ تعالی ساتھ تمہارے ہے اور تم سب لوگ صاحب فضیلت اور صاحب ہجرت ہو اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لڑے ہو ساتھ اونکے اور نہین حاجت تمکو میری وصیت کی برکت کرے اللہ تعالی درمیان تمہارے کہا راوی نے پھر عمرو بن عاص نے بلایا اصحاب رایات کو پس پہلے آئے بعد خالد کے وہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تھے سوار اپنے گھوڑے پر باندھے ہوئے ہتھیار پس دیا اونکو نشان اور امیر کیا اونکو پانسو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہ نکلے وہ ساتھ اپنے سوارون کے تو ہلایا نشان اور پڑھنے لگے اشعار رجز یہ اشعار

انا الزبیر وابن العوام	لیث شجاع فارس الاسلام
قرم همام فارس همام	اقتل کل فارس ضرغام
واننی یوم الوغی صدام	وناصر فی خالق الاسلام

یعنی مین زبیر ہون اور بیٹا ہون عوام کا شیر ہون بہادر ہون سوار ہون اسلام کا سردار ہون سخی ہون بہادر ہون قتل کرتا ہون ہر ایک سوار شیر کو اور مین لڑائی کے دن بہت لڑنے والا ہون اور مددگار ہون دین اسلام کا پھر پیچھے اونکے آئے عمرو نے امیر کیا اونکو پانسو سوارون پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیا اونکو نشان اپنے ہاتھ سے پس نکلے وہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار

إني أنا الفضل بن العباس … وفارس من منازل حماس
معي حسام قاطع للناس … فالق الهامات والأضراس
أفني به الأعداء بني ساس … وما علي من أمرهم من باس

یعنی میں ہوں فضل بیٹا عباس کا اور سوار لڑائی کو اور ترسنے والا جاسوسی کرنے والا ہمیشہ ساتھ تلوار ہے کاٹنے والی سر کی پھاڑنے والی کھوپڑیوں کی اور داڑھوں کی فنا کرتا ہوں میں اوس سے دشمنوں بنی ساس کو اور نہیں ہے مجھ پر اونکے کام سے کچھ خوف پھر بلایا ابن ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب کو اور دیا اونکو نشان اور تھے زیادہ بہت شہسوار اور بہادر پس لیا نشان اونھوں نے اور پڑھے یہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے شعر

أنا الفارس المشهور يوم الوقائع … بحد حسام في الأعادي قاطع
وذرعي على الأعداء مازال طائلا … إذا اشتكم الأعداء للضد قامع
وعزمي في الهيجا ما زال ماضيا … برأي سديد للمحاسن جامع
أصول على الأعداء صولة قادر … وأشبههم حتى بأبيض لوامع
أمام الورى من آل ذروة هاشم … حماة الورى كالبدر الطوالع
أنا ابن أبي سفيان من نسل حارث … تكون العلا مني إذا جئت نازع

یعنی میں ہوں سوار مشہور دن لڑائیوں کے تیزی سے تلوار کی دشمنوں میں کاٹنے والا اور میرا نیزہ دشمنوں پر ہا کرتا ہے زور کرنے والا اور میرا بازو مضبوط ہو گیا دشمن ہم سر کا اور کھیڑنے والا اور میری ہمت لڑائی میں رہا کرتی ہے جاری ساتھ سیدھی عقل کے ساتھ جو نیکیوں کی جمع کرنے والی ہے حملہ کرتا ہوں میں دشمنوں پر حملہ زور والے کا اور سپید چمکتی تلوار سے مارتا ہوں اونکو سب خلق سے آگے پیشوا ہوں لڑائی کا اولاد میں اوسے ہاشم کے حمایت کرنے والے ہیں خلق کے جیسے چودھویں کے چاند نکلنے والے میں ہوں بیٹا ابو سفیان کا حارث کی نسل سے مرتے ہیں دشمن جب میں آیا ہیں گھیرنے والا پھر بلایا بعد اونکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور امیر کیا اونکو پانسو سواروں پر اور دیا اونکو نشان پس چلے وہ یہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے شعر

أسير إلى الأعادي باهتمام … بقلب صادق حسن الاهتمام
أبيد بهم عداة الدين جمعا … ولا أخشى من القوم اللئام
بأبطال حماة أسد دل … سراة في الوغا قوم كرام
إذا ما جلت في الهيجا برمحي … أصول به وفي أيدي حسامي

یعنی چلتا ہوں میں دشمنوں کی طرف ہمت سے سچے دل سے جسکی بال اچھی ہے ساتھ بہادروں کے جو سردار ہیں شیر ہیں سردار ہیں لڑائی میں لوگ ہیں بزرگ تباہ کرتا ہوں اونکے ہاتھوں سے سب دشمنوں کو اور نہیں ڈرتا ہوں میں کمینے لوگوں سے جس وقت کہ دوڑتا ہوں لڑائی میں اپنا نیزہ لیکر حملہ کرتا ہوں میں اوس سے اور میرے ہاتھوں میں ہے تلوار میری پھر بلایا ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن عمر بن خطاب کو رضی اللہ عنہما اور امیر کیا اونکو پانسو سواروں پر اور دیا اونکو نشان پس چلے وہ ساتھ اپنے سواروں کے یہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے شعر

وحق من أنزل الآيات والسور … وأرسل المصطفى المبعوث من مضر
لا أنثني عن لقا الأعداء ولو كثرت … حماة الأبطال يوم الوغا زمر
حتى أبيدهم ضربا وأقتلهم … فوق الثرى مثل كثبان من الصخر
بكل قرم همام ماجد بطل … إلى الوقائع يوم الحرب مبتدر
نحن الكرام الذي لله أرسلنا … إمام الورى غيث الندى عمر

یعنی قسم ہے اوسکی جسنے اوتاریں آیتیں اور سورتیں اور بھیجا پیغمبر کو جو بھیجے گئے قوم مضر سے نہیں مڑونگا بھڑنے سے دشمنوں کے اگرچہ

جمع کریں حمایت کرنے والے اونکے بہادرون کے ون لڑائی کے گروہون کو یہانتک کہ تباہ کریں انکو ماتے اور جھیدڑ دون اونکو او برچھی کے زخم کرتے
چہلے ہوئے ساتھ سردار مبارک صاحب شوکت والا اور سے جو لڑائیون کی طرف ان لڑائی کے جلدی جانے والا ہاشم ہین دعا کرتے کہ دین کے لیے
بھیجا ہمکو خالق کے سر دار بخت ہے کے بیٹہ عمر نے پھر بلایا اوسکے جعفر بن عقیل کو اور اسیر کیا اونکو پانسو سوارون پر اور دیا اونکو نشان پس چلے وہ
یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے ساتھ اپنے سوارون کے **شعر**

أَنَا ابْنُ عَقِيلٍ مِنْ لُؤَيِّ وَغَالِبٍ — هُمَامٌ شُجَاعٌ لِلْأَعَادِي غَالِبٌ
حُمَاةُ الْوَفَا أَهْلُ الْوَفَا فَاصْعَدُوا الشَّمَ — إِلَى الْجُودِ فِينَا نَاشِئُ الرَّكَائِبِ
وَلَا يَعْرِفُ الْمَعْرُوفَ إِلَّا بِقُرْبِنَا — وَلَا أُنْجِزَ إِلَّا الْأَجْوَادُ نَاوَ الْمَوَاهِبِ
عُلًا مَجْدُنَا فَوْقَ الثَّنَا وَثَنَاؤُنَا — عَلَا شَمْسٍ فَاقَتْ فَوْقَ كُلِّ الْكَوَاكِبِ
فَيَا وَيْلَ أَهْلِ الْبَغْيِ مِنَّا إِذَا الْتَقَتْ — قَوَاضِبُنَا فِيهِمْ بِحَدِّ الْقَوَاضِبِ

یعنی میں ہون بیٹا عقیل کا لوی سے اور غالب سے سبارک ہون بہادر دشمنون پر غالب حمایت کرنے والے لڑائی کے لوگ وفا کے کہ ان معانی کو
ہمارے دینے کے ساتھ بخشش کی طرف مشتاق ہوتے ہیں ہم سانڈنی سوار ہیں اور نہین پہچانی جاتی ہے نیکی گرہماری پہچان سے اور نہین ہے بخشش مگر ہماری بخشش اور
بخششین اونچی ہوئی شان ہماری اوپر تعریف کے اور تعریف ہماری اونچی ہوئی بلندی پر اور تمام لشکرون کے پھر اسے خرابی فساد والون کی ہمارے ہاتھون
جب سے بہتر ین گئے سوار تا رکے اونہین تیزی سے تلوارون کے پھر بلایا ابن سعد نے اونکے بھائی فضل بن عقیل کو اور امیر کیا اونکو پانسو سوارون پر اور دیا اونکو
نشان پس لیا اونھون نے اوسکو اور چلے یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے **شعر**

إِنِّي أَنَا الْفَضْلُ وَابْنُ عَقِيلٍ — أَسِيرُ لِلْحَرْبِ بِلَا تَمَهُّلِ
بِكَفِّ سَيْفٍ قَاطِعٍ صَقِيلٍ — أَبِيدُ الْكَافِرَ الْجَهُولِ
وَابْنُ عَمِّي أَحْمَدُ الرَّسُولُ — الْمُجْتَبَى بِصَلَوَةِ الْمَلِكِ الْجَلِيلِ

یعنی میں ہون فضل اور بیٹا عقیل کا چلتا ہون لڑائی پر بغیر مہلت کے تیزی تلوار سے جو کاٹنے والی ہے صیقل کی ہوئی اوس سے تباہ کرتا ہون کافر
نادان کو اور میرے چچا کے بیٹے احمد پیغمبر ہین بزرگی دیے ہوئے مالک عظمت والے کی درود سے پھر بلایا ابن سعد نے مقداد بن اسود کندی کو اور امیر کیا اونکو
بھی پانسو سوارون پر اور دیا اونکو نشان لیا اونھون نے اوسکو اور چلے آگے یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے **شعر**

أَنَا الْمِقْدَادُ فِي يَوْمِ النِّزَالِ — أُبِيدُ الصِّيدَ بِالسُّمْرِ الْعَوَالِي
نَمَتْنِي مِنْ آلِ كِنْدَةَ كُلُّ قَرْمٍ — مُجِيدُ الطَّعْنِ فِي يَوْمِ النِّزَالِ
وَقَوْمٍ صَبَرْنَا فَاجِعًا بِالْقَتْلِ — وَشَيَّخَنِي فِي الْوَغَى أَمَدًا
فَيَا وَيْلَ الْعِدَى الْيَوْمَ مِنَّا — تُشْدَ لَهَا الْفَوَارِسُ بِالنِّصَالِ
وَلِيَمْلُوكَ السَّيْدِ فِي أَهْلِ الضَّلَالِ — إِذَا الْتَقَى الْفَوَارِسُ فِي الْقِتَالِ

یعنی میں مقداد لڑائی کے دن تباہ کرتا ہون سر کو دراز سیدھے ہوئے نیزون سے اور میری تلوار لڑائی میں پیشتر قتل کی ہوئی ہے اور بھی تیزی
اوسکی گمراہ لوگون میں میرے ساتھ کندہ کی اولاد سے ہر ایک سردار ہے جو خوب نیزہ مارتا ہے دن لڑائی کے پھر اسے خرابی دشمنون کی اس دن ہمارے
ہاتھون جب سے بہتر ین سوار لڑائی میں آ وروہ پکڑتے ہوئے ہین جیسے شیر کچھارون کا کاٹنا الا سوارون سے جالیں پھر بلایا ابن سعد نے
عمار بن یاسر کو اور امیر کیا اونکو بھی پانسو سوارون پر اور دیا اونکو نشان بس آگے بڑھے یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے ساتھ اپنے سوارون کے **اشعار**

أَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْكَرَّارُ — أُفْنِي بِسَيْفِي عُصْبَةَ الْكُفَّارِ
أَحْمِي لِدِينِ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارِ — صَلَّى عَلَيْهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
إِنْ جَاءَ الْكِتَابُ بِلَا أَحْوَالٍ — وَالِهِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ
وَقَائِمٌ سُوقُ الْحَرْبِ — آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ

یعنی میں ہون مبارک سوار حملہ کرنے والا فنا کرتا ہون اپنی تلوار سے تمام کافرون کا گروہ میں حمایت کرنے والا دین کا احمد مصطفیٰ کا...

جمع ہوتا اصحاب کا واسطے لڑائی کے

حمایت کرتا ہون دین کی اوس پیغمبر کے جو چنے ہوے ہین درود بھیجا اونپر اکیلا زبردست نے اور اونکی اولاد پر اور نیک رفیقون پر جب تک ظاہر ہوا رات اور روشن ہووے دن پھر بلایا بعد اونکے عباس بن مرداس سلمی کو اور امیر کیا اونکو بھی پانسو سوارون پر اور دیا اونکو نشان بس چلے وہ ساتھ اپنے لوگون کے یہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے اشعار

أنا العباس رائي مستقيم
وسيفي ماضي الحدين أضحى

معي سادات آل بني سليم
لأهل الشرك كالموت العميم
ونحن بنو سليم خيار قوم

أذل بهم حماة البغي لما
به أفني الطغاة بكل أرض
هدينا للصراط المستقيم

ترى الهيجاء كالليل البهيم
وأقتل كل أفاك أثيم

یعنی مین عباس ہون عقل میری سیدھی ہے میرے ساتھ سردار ہین بنی سلیم کی اولاد مین سے ذلیل کرتا ہون مین اونکے ہاتھون فسادکے حمایتون کو جب دیکھتا ہون تو لڑائی کو جیسے رات سیاہ اور تلوار میری برّان ہے دونون دھارون سے ہو گئی ہے مشرک والون کے واسطے جیسے موت گھیرنے والی اوس سے فنا کرتا ہون دشمنون کو ہر زمین مین اور قتل کرتا ہون ہر ایک جھوٹے گنہگار کو اور ہم بنی سلیم اچھے لوگ ہین دکھائی گئی ہمکو راہ سیدھی پھر بلایا بعد اونکے ابو دجانہ انصاری کو رضی اللہ عنہ اور دیا اونکو بھی نشان بس چلے وہ بھی یہ اشعار رجز یہ پڑھتے ہوئے اشعار

أسير باسم الواحد المنان
أنصر دين المصطفى العدنان

جهرا لأهل الكفر والطغيان
صلى عليه الملك الديان

إذ يعقهم ضربا على الأبدان
وآله والصحب والإخوان

بكل هندي مهند يماني
ما ناح قمري على الأغصان

یعنی چلتا ہون مین اکیلے احسان کرنے والے کے نام سے ظاہر ہو کے اونکی طرف جو منکر اور ڈھیٹھ ہین ایکہا تا ہون اونکو مار بدنون پر تلوار سے جو تباہ کرنے والی ہے گنہگار کی مدد کرتا ہون پیغمبر کے دین کو جو عدنان کی اولاد مین ہین درود بھیجے اونپر بادشاہ بڑا انصاف کرنے والا اور اونکی اولاد پر اور رفیقون اور بھائیون پر جب تک نوحہ کرے قمری شاخون پر پھر بلایا بعد اونکے غانم بن عیاض اشعری کو رضی اللہ عنہ اور دیا اونکو نشان بس چلے وہ یہ اشعار رجز یہ پڑھتے ہوئے اشعار

إني إذا انتسب الفوارس أشعري
بحماة أبطال الأعادي مزدري
يوم الطلاطم للفوارس مسكري
فلأقتلن فوارسا وعوابسا

قرم همام في المعامع عنتري
وبراحتي من القواضب أبتري
أحمي حومات الغزال الجوذري
وأذيقهم مني العذاب الأكبر

یعنی مین جس وقت نسب بیان کرین سوار اشعری ہون سردار ہون مبارک ہون لڑائیون مین بہادر ہون جو حمایت کرنے والے ہین دشمنون کے بہادرون کی اونکو لوٹا دینے والا ہون اور میری ہتھیلی مین تیز تلوارون سے سانپ ہے دن طمانچہ مارنے کے سوارون کو مست کرنے والا اگھومتا ہون گھومنا ہرن اور گورخر کے بچے کا سو البتہ قتل کرونگا مین سوارون کو اور تیوری چڑھانے والون کو اور چکھاؤنگا اونکو اپنے ہاتھ سے بڑا عذاب پھر بلایا بعد اونکے ابو ذر غفاری کو اور امیر کیا اونکو پانسو سوارون پر اور دیا اونکو نشان بس آگے بڑھے وہ ساتھ اپنے لوگون کے یہ اشعار رجز یہ پڑھتے ہوئے اشعار

سأفني للعداة بلا ارتياب
وإن مال الجميع بيوم حرب

وقلبي للقاء الحرب صابي
لأن القتل عندي كالشراب

ولي عزم أذل به الأعادي
أذيقهم بأبيض حد ماضي

وأرجو الفوز فيهم والثواب
طلبت الحد فيهم غير آب

یعنی آپ بچاؤنگا مین دشمنون کی طرف بغیر شک کے اور میرا دل بخیر لڑنے اور لڑائی کا عاشق ہے اور میری ایک ہمت ہے کہ تباہ کرتا ہون اوس سے دشمنون کو اور امید رکھتا ہون مراد ملنے کی اونمین اور ثواب کی اور اگر جھک پڑین سب دن لڑائی کے البتہ ہونگے سب نزدیک میرے کتون کی طرح ذلیل کرونگا اونکو اپنے سفید چمکنے کی دھار والے سے جو اونمین پھرنے والی ہے پھر بلایا بعد اونکے قعقاع بن عمرو تمیمی کو اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور مسیب بن مروق عبسی اور مالک اشتر نخعی اور ذوالکلاع حمیری اور ولید اور عقبی بن عامر جہنی اور جابر بن عبداللہ انصاری اور سعید بن زید حارثی اور عدی بن حاتم طائی اور مثل ان سردارون کے رضی اللہ عنہم اور اختصار کیا ہے مین نے انکے اشعار کا خوف سے طوالت کے یہانتک کہ امیر کیا ان ہر ایک کو ہر ایک ہزار کو انمین سے نشان اور امیر کیا ان ہر ایک کو

ہان پانسو سوارون پر کہ ہار ا دی سے تھے جب کہ پورا ہوا لشکر اور آراستہ ہوا ساز و سامان سے تو نکلے عمرو بن عاص ساتھ اپنے لوگون کے اور
رخصت کیا اون لوگون کو پس چلے وہ لشکر آگے پیچھے ایک دوسرے کے اور بعد اونکے عورتین اور لڑکے یہان تک کہ آئے موضع جیزہ مین اور
اوترے موضع مرج کبیر مین قریب اون شہرون کے اور آگے نکالے طلائع واسطے تجسس اخبار کے اور تھا بطریق دہشور حاکم ماردوس صاحب
اہناس کی طرف سے شہسوار مشہور اور کہا کرتا تھا دل مین کہ مقابلہ کرون مین بطلوس سے واسطے لینے اوسکے ملک کے لیکن بطلوس صاحب بہنسا
زائد تھا اوس سے قوت اور شجاعت اور لشکر اور ملک مین پس لکھا اوسکو دہشور نے واسطے موافقت کے جنگ عرب پر اور لکھا ارو سال حاکم شہر [illegible] کو
اور اسی طرح لکھا عقراقیس صاحب قفط کو کہ جو حاکم تھا اخمیم پر اور لکھا کیلاج کو جو حاکم تھا [illegible] اور بحر شور کا مالک بجاوہ اور نوبہ اور حبش [illegible] اور
سنا ان لوگون نے آنا عرب کا طرف ولایت صعید کے اور تحریرین کین بادشاہون نے آپس مین اور پھر گئی ولایت صعید لوگون سے الواحات تک
اور واقع ہوا خوف اونکے دلون مین پس اوس وقت اوٹھا اکسوح بادشاہ بجاوہ کا اور عطیہ بادشاہ نوبہ کا اور جمع کیا اونھون نے گرد اپنے سے لوگون
ملک نوبہ اور بجاوہ اور بربر کو اور آئے طرف اسوان کے اور تھے سات بادشاہ بجاوہ کے تیرہ سو ہاتھی ساتھ [illegible] چڑھے تھے اوپر ہودون
فولاد کے اور بیٹھے تھے ہر ایک مین دس دس حبشی دراز قامت برہنہ تن ڈالے ہوئے کاندھون پر چمڑے [illegible] وغیرہ کے اور تھین ساتھ اونکے برچھا
اور حراب اور کرابیج اور کمانین اور مقالیع اور گرز لوہے کے اور طبل اور قرون اور تھے وہ بیس ہزار جب کہ پہونچے یہ موضع اسوان پر تو نکلا
حاکم وہان کا ملنے کو انکے ساتھ اپنے لشکر کے اور آگاہ کیا اونکو اپنے کامون سے اور لے گئے وہ دعوت اونکی پچھا اور جو اور کتا اور گوشت خنزیر
اور کفتار وغیرہ وحوش کا اور اوتارا اونکو اور دعوت کی تین دن تک پھر ہمراہ ہوا اونکے بطریق اسوان مع لشکر یہان تک کہ پہونچے طرف بادشاہ
قفط کے کہ وہ موضع ہے قریب قوص کے تو کہا اون نے انکے مثل اوسکے کہ مذکور ہوا اور ہوا ساتھ انکے مع لشکر کے پھر آئے طرف اخمیم
اور تھا وہان ایک بطریق عظیم کہ حکم کرتا تھا بیچ طرف شرق اور غرب کے اور تھا شہر اوسکا بڑا کنارہ نہر پر اور دریا مین اونکے تھا لشکر بہت اور
بڑا تھا قلعہ اوسکا [illegible] کہ بلندی اوسکی نہین گزرتی اور اندر اوسکے محل بنے تھے [illegible] وغیرہ کہ جب کہ آئے
یہ لشکر موضع انصنا مین تو آیا واسطے انکی ملاقات کے بطریق اوسکا جس بن قابوس نام اور ہمراہ کیا انکے اپنے چچا زاد بھائی کو کہ نام اوسکا قبیلار
تھا ساتھ چار ہزار سوار کے اور اسی طرح آئے تھے یہ لشکر یہان تک کہ پہونچے وادی بہنسا مین نزدیک بطریق [illegible] کے کہ وہ ایک افسر بطلوس کا تھا
جب سنا بطلوس نے آنا ان لوگون کا تو نکلا انکی ملاقات کو ساتھ بڑے لشکر کے جو قریب پچاس ہزار سوار کے تھا پہنے ہوئے زرہین [illegible]
اور قبائین ریشمی منقش ساتھ سونے کے اور تھے اونکے سرون پر تاج جڑاؤ کے موتیون اور جواہرون سے اور کوتل گھوڑے اونکے آگے تھے [illegible] ہوئے
ریشم اور سونے مین اور تھین اونمین پچاس علم کہ طول ہر علم کا چار بالشت کا تھا سونے کی شبیہ ہر علم کے ہزار سوار تھے [illegible] لباس
کے اور بہت تھے اونمین طبل و زمور اور ضرب قرون اور باقی باجے یہان تک کہ گونج گئی اونسے زمین اور تھے ساتھ اونکے اونٹ اور خچر [illegible]
سامان کے جب کہ سامنے آیا یہ تو اوتر پڑے سب بادشاہ اور بطریق سواریون سے اسکی ملاقات کو اور سلام کیا [illegible]
کہا اونہون نے بطلوس سے کہ نہ جگہ دو عرب کو [illegible] اپنے شہرون سے [illegible]
تو بھاگے اور جو بھاگا ہلاک ہوا ثابت قدم رہو اور [illegible] بادشاہ [illegible]
قریب ملنے والے ہو [illegible]
اور ایک جماعت آوے [illegible]
ساتھ تم سب کے پس پایا ہے مینے انکی کتابون مین کہ جب عرب قادر ہوینگے بہنسا اور اوسکے اطراف پر تو [illegible] کوئی شخص کہا
کہ پاس وحی [illegible] اسلام لایا وہ بعد اس واقعہ کے اور حاضر تھا وہان کہا اوسنے کہ کہا بطلوس نے [illegible] مین انکی

کتابون مین کہ جب مالک ہونگے یہ بہنسا اور اوسکے اطراف کے تو نہ کھڑا ہوگا اہل صعید سے بعد اوسکے کھڑا ہونے والا الغرض جب سنا اون بادشاہون نے
تو عاجزی کی آگے اوسکے پھر بھیجے اوسنے اپنے بہادرون مین سے وہ بیس ہزار سوار کہ معروف تھی قوت اور شجاعت اونکی اور افسر کیا اوپر حاکم کفور اکو
اور تھا وہ کافر سرکش بولس نام اور دی اوسکو ایک صلیب سونے کی اور نشان اطلس سرخ کا کہ منقوش تھی اوسمین سونے سے صورت آفتاب کی اور دیا
اونکو اسباب ما یحتاج کوتل گھوڑون اور عماریون اور خیمون اور ظروف ذہب اور فضہ اور صندوقون اور برازین اور خنجرون سے بیچ سامان عمدہ کے
پس چلے لشکر اور آگے پیچھے ہوئے بادشاہ سات اپنے تزک سے یہان تک کہ قریب آئے شہر بیاکبری کے پس نکلا اونکے ملنے کو بطریق اوسکا صندرا
نام اور کیا اوسنے مثل معاملہ بطلوس کے اور دعوت کی انکی اور ہمراہ کیا انکے لشکر دس ہزار سوار اپنے معتبرون مین سے اور حاکم کیا اوپر ایک بطریق
دادر میس نام سے کو اور تھا وہ کہ برابر جانتا تھا آپ کو بطریق کفور سے شجاعت اور قوت مین پس چلے یہ لشکر یہان تک کہ پہنچے شہر طشت مین تو نکلا انکے
ملنے کو بطریق وہان کا اور ملا انہین پس ہمیشہ چلتے تھے یہ یہان تک کہ بھر دیا زمین کو مشرق اور مغرب تک یہی ماجرا اون لوگون کا کہا راوی نے
اور لیکن حال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ جب اوترے یہ قریب دہشور کے جیسا کہ مذکور ہوا اور تھے جاسوس مسلمین بیچ طی اور بدلتے
بیچ لباس نصرانی عرب کے جستجو کرتے تھے اخبار کی یہان تک کہ مل گئے اون لشکرون مین اور تھے سب ناکہ رہتے جدا ایک دوسرے سے جب کہ دیکھا
اونھون نے یہ اجتماع اور کثرت لشکر تو خوفناک ہوئے روایت ہے زید بن غانم ثعلبی سے کہ حاضر تھے یہ اوس واقعے مین بیچ لشکر خالد کے کہا درمیان
اوس حال کے کہ ہم بیٹھے تھے خوش حال موضع مرج مین اور مستعد تھے سفر کے ناگاہ آئے جاسوس اور خبر دی خالد کو اون لشکرون کے آنے سے کہا خالد
نے کیا شمار کیا تمنے لشکرون کا کہا اونھون نے ہان وہ دو لاکھ سوار اور پچاس ہزار پیدل ہین ملک نوبہ اور بربر اور بجایہ اور فلاحین اور حبشیہ کے
ساتھ سامان کثیر کے اور ہین ساتھ انکے تیرہ سو ہاتی اور اونکی پیٹھون پر سوار ہین لوگ جیسا کہ تھے دن جنگ عراق کے جب کہ سنا امیرون نے یہ حال
تو مضطر ہوئے لیکن قوی رکھے دل اور کہا لَنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝
یعنی ہمکو نہ پہنچیگا مگر وہی جو لکھ دیا اللہ نے ہمکو وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان اور کہا خالد نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر پڑھی یہ آیت اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنی جنکو کہا لوگون نے کہ اونھون نے جمع کیا اسباب تمہارے مقابلے کو سو تم اونسے خطرہ کرو
پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور بولے بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے پھر پڑھی یہ آیت كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ یعنی بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والون کے پھر کہا خالد نے اصحاب سے کہ نہ غم کرو تم اس بات کا
اور صبر کرو کہ تم لوگ اوپر ہو اور اللہ ساتھ تمہارے ہے اور نہین لشکر انکا اکثر عساکر یرموک سے اور نہ لشکر جنادین سے اور باوجود اسکے مالک ہوے اوتم
اونکے اون شہرون کے جو وے تاج عزت ہین اونکے اور مالک ہوئے تم اطراف مصر کے اور مارے تمنے اونکے سو بادشاہ اور بطریق اور ہو گیا شام اور یمن
اور عراق اور حجاز تمہارے قبضے مین اور قریب ہوئے تمسے سب شہر اور تھے تم کم پس بڑھایا تمکو اللہ تعالی نے اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے آگ کے پس
بچایا تمکو اوس سے اور اوٹھے تم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مدد ہوئی تمہاری ساتھ فرشتون کے اور وعدہ ہوا تمسے اوپر زبان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کریگا تمکو اللہ تعالی بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا تمسے پہلون کو اور جو کہ مارا جائیگا تمسے ہوگی واسطے اوسکے جنت
اور جائیگی روح اوسکی طرف باغ اور میوون کے بیچ قرب اللہ تعالی کے جب کہ سنا مسلمانون نے کلام خالد کا روشن ہوگئے مونھ اونکے خوشی سے
اور کہا سب نے اے خالد سیف اللہ تم تمام رو برو تمہارے ہین کر دی ہین ہمنے جانین اپنی واسطے حاصل کرنے رضاے الہی کے کہا واقدی
رحمہ اللہ نے کہ پھر خالد نے روانہ کیا یزید بن مرج تنوخی کو طرف عمرو بن عاص کے جلدی اور مطلع کیا اونکو اس بات سے تو چھوڑا اونھون نے
مصر مین اپنے چچازاد بھائی خارجہ کو اور تھے وہ مرد صالح اور سن کے عمر خود ساتھ چار ہزار سوارون کے اور چھوڑے مصر مین چالیس سوار

اصحاب آنحضرت صلعم سے جب کہ آئے عمرو اس لشکر میں تو سلام کیا اونسے امیروں نے اور کہا کہ کافی تھے ہم تمہارے کام کو ای امیر کہا اونسے عمرو نے کہ
جانتا ہوں میں یہ لیکن تم بیچ اول ملک دشمن کے ہو اور نہ لائق تھا مجکو کہ بیٹھوں جدا تمسے پس خوش ہوئے لوگ اس کہنے سے اور مستعد ہوئے واسطے
ملنے دشمن کے اور ہر روز نکلتے تھے طلایع اور تحقیق کرتے تھے اخبار پھر بعضے ایام میں نکلے فضل بن عباس بن عبد المطلب اور بھائی اونکے عبد اللہ
بن عباس اور جعفر بن عقیل اور دونو بھائی اونکے علی اور مسلم اور عبد اللہ بن زبیر اور سلیمان بن خالد بن جلیبہ اور محمد بن فرحین عبد اللہ اور سعید بن مسعود
اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور عامر بن سعد بن وقاص اور محمد بن مسلمہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور زیاد بن مغیرہ
بن شعبہ اور ہمراہ ہوئے اونکے اور سردار قریب چارسو کے اولاد صحابہ اور امرا صاحب نشانون کے اور سوا اوسکے مہاجرین انصار وغیرہ کے
اور پہنیں جیسے زرہین اور لین تلوارین اور برچھے اور ایک طرف ہوئے لشکر سے اور چلے طرف اوس تجاسنے کے کہ تھا درمیان صفوہ جبل میں معروف
ساتھ دیر المسیح کے واسطے تحقیق اخبار کے سواسی حال میں تھے یہ کہ اوٹھا غبار سامنے بلند اور گرم کیا تو دیکھا ان لوگون نے اپسمین اور کہا کہ یہ
آندھی ہے کہا بعض نے کہ اگر ہوتا ایسا تو متفرق ہو جاتا سوا اسکے نہین کہ یہ ایک لشکر جرار ہے اور غبار ہے گھوڑون کے سمون کا روایت کی ہے راوی نے
سے کہ کہا اونھون نے درمیان اوس حال کے کہ ہم باتین کرتے تھے ساتھ فضل کے کہ قریب ہوا اوسسے وہ غبار اور نکلے اوس میں سے دس ہزار سوار
ساتھ نشان اور صلیبون کے جب کہ دیکھا اونھون نے ہمکو گنگنانے لگے اپنی زبان میں اور نہ دیر کی مگر یہ کہ حملہ کیا پھر کہا راوی نے اور ضرار بن ازور
اوس دن الگ نکلے تھے لشکر سے ساتھ دوسو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل نجد سے اور گئے تھے وہ طرف راہ پہاڑ کے بے راہ ہو کر
پس وہ پھر رہے تھے کنارہ کا کھل گیا غبار اور نکلے وہ لوگ جب دیکھا اونکو ضرار نے یقین جانی ہلاکت اپنی اور حملہ کیا ضرار رضی اللہ عنہ نے اور کہا لا مفر الا
من الموت یعنی نہین بھاگنا موت سے پس نہ تاخیر کی مگر اس قدر کہ اونہین اوسکے مردون سے او سپر کیا او تھون نے ہیکون کا اور
گھیر لیا اونکو کفار نے ہر طرف سے پس واسطے اللہ کے ہی خوبی ضرار کی کہ اوٹھے لڑائی سخت اور نہ گذری ایک ساعت کہ قتل ہوا جماعت ضرار سے ایک گروہ
اور مارا گیا گھوڑا انکا اور پکڑے گئے پیادہ اور جماعت انکی اور تھا لڑنے والا انمین سے اصلیعہ رفیقون کا صاحب پیادہ ال کی پہنچ کر ان انمین ضرار اور سب
اصحاب کی اور ڈالا اونکو گھوڑون پر اور لے چلے طرف لشکر کے اور بیچ آئے اوس جماعت میں سے سالم مولی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے پس وہ جیت آئے
وہ پاس خالد اور خبر دی اور اطلاع دی اوس حال کی پس دوڑے مسیب بن نجبہ فزاری اور رافع بن عمیر طائی اور لیا ساتھ اپنے ایک ہزار سوار اصحاب
رسول اللہ کو اور روانہ ہوئے اور تھا ساتھ لشکر کے ایک شخص نوسلم جیرہ کا واسطے بتلانے راہ کے سوار دشمن کے پس کہا رافع نے اونکو
نزدیک اوس دیر کے اور جلد پہنچے یہ وہان اوس طریق سے کہ پکڑا تھا اونہون نے ضرار وغیرہ کو اور پوشیدہ رکھا آپ کو اوس جگہ اور بولا وہ راہ بتلانے والا کہ
گمان کرتا ہون میں تمکو پہلے یہاں پہنچنے والا اون لوگون سے کہ میں کروا سی جگہ پر اور پہنچا تھا ضرار وغیرہ اصحاب کو کفار نے ساتھ پانسو سوار ان کے
کہ سارا اوسکے اور دو شوار ہوا خولہ بنت ازور پر پکڑا جانا اونکے بھائی کا سو جب کہ چلے مسیب اور رافع ساتھ ہاتھون اپنی کے واسطے اونکے بھائی کے
تو روشن ہوا منہ اونکا خوشی سے اور جلد پہنے اپنے ہتھیار اور آئین بیچ خیال میں دریا ایک آمادہ تھے لوگ روانگی پر اور بولین ای امیر سوال کرتی ہون
تجسے ساتھ اوس الطاہر مطہر کے کہ روانہ کر تم مجکو ساتھ ان لوگون کے کہ حاضر ہون میں ساتھ انکے فرمانا امیر نے جب امیر رافع سے کہ تم دونون
جانتے ہو شجاعت اور براعت انکی لیجاؤ انکو ساتھ اپنے پس قبول کیا اون دونون نے ساتھ سمع و طاعت کے اور پہنچے اوس دیر کو پیش بیان ہوا
حال کہ وہ تھے پوشیدہ وہان ناگاہ ظاہر ہوا غبار تو بولے رافع لوگون سے کہ خوش ہو جاؤ ... ہو گئے لوگ اور اور پہنچے کفار لیجاتے ہوئے
ضرار وغیرہ کو اور وہ دردناک تھے بسبب کیے ہوئے مشکون کے اور پڑہتے جاتے تھے یہ اشعار

اشعار

الا بلغا قومی وخص لہ انّنی فلم اَنِی فوق الجحل راکبا	اسیر رہین موثق الید بالقید وقائحوھدا المضیق ما ملکت یدا	وحول لی ما ... الروم من کل کافر اقلّ ... الروم واذا الا ...	واحتقروہم لا ... ابکر واستیقر ... الوسنا ...

فیا قلب مت ہما و حزنا و حسرۃ
ویا دمع عینی کن معینا علی خدی
کانی جوادی فانبذت علی الوغا
فلو ان اقوامی وخولۃ عندنا
واصبحت بالمقدور ابلغ القصد
والام ما کنا علیہ من العہد

یعنی خبر دار پہنچا دو میری قوم کو اور خولہ کو کہ مین قیدی ہون پھسا ہوا ہون بندھا ہوا ہی ہاتھہ زنجیر مین اور میرے آس پاس ہام پہنچا ہوا مین روم سے ہر ایک کافر اور صبح کی سینے اونکے ساتھہ کہ نہ آخر لڑ سکتا ہون اور نہ اول پھر اگر مین ہوتا اوپر سفید ہاتھہ پاؤن والے گھوڑے کے سوار اور قبضہ تلوار کی ہاتھہ کا قابو مین ہوتا میرے ہاتھہ کے ذلیل کرتا مین اوس روم والون کو ذلیل کرنا سزا دینے کا اور بلاتا مین اونکو بیچ مین لڑائی کے بڑی سختی سے سو ای دل مرجا فکر سے اور غم اور حسرت سے اور ای آنسو میری آنکھ کے ہو جا جاری میرے رخسارے پر پھر اگر میری قوم اور خولہ ہمارے پاس ہوتی اور جیت رہتا مین اوس اقرار پر جس پر تھے ہم عاجز کر دیا مجکو میرے گھوڑے نے سو گر پڑا مین لڑائی مین اور ہو گیا مین مقید سے کہ نہ پہنچا مقصد تک کہا راوی نے پس پکارا اونکو خولہ نے کہ مین گامے سے کہ قبول کی اللہ تعالی نے ای ضرار دعا تیری اور پسند کی زاری تیری پھر تکبیر کہی اور حملہ کیا اور تکبیر کہی رافع اور زبیب نے کہتے ہین جبیر بن سالم کہ جب تکبیر کہا کیے ہم تو بوسلے گھوڑے ہمارے بھی بسبب الہام الہی کے پس نہ زائد ہوئی ایک ساعت سے کہ قتل کیا ہمنے اون سب کو اور چھڑایا ضرار اور اونکے ہمراہیون کو اور لیے ہمنے اونکے گھوڑے اور سامان اور ہتھیار اونکے اور تھی وہ اول غنیمت بہنسا کی کہا راوی نے اور جب کہ رہا ہوئے ضرار اور ہمراہی اونکے تو سوار ہوئے ضرار ایک گھوڑے پر برہنہ بدن اور لیا ایک برچھا وہان پڑا ہوا اور حملہ کیا جماعت اعدا پر در حالیکہ یہ پڑھتے تھے اشعار

الا ایہا یا مولای فی کل شدۃ
شفانی کلاب الروم فی کل مرۃ
مفرج احزانی وہمی وکربتی
وذلک والرحمن اکبر ہمتی
وان کم قتالہم علی الکرای
فقد نلت ما ارجوہ من کل اتی
فیا ویل کلب الروم ان ظفرت یدی
کرمۃ فی الارض من عظم ضر
وجمعت شملی ثم اشفیت علتی
بہ سوقنا علیہ الحسام بنقمتی

یعنی تیرا شکر ہی ای مالک میرے ہر وقت دفع کرنے والے میرے غمون کے اور میری فکر اور میرے رنج کے سو البتہ ملی مجکو جو امید تھی میری ہر طرح کی احسن اور خاطر جمع کی ہینے پریشانی سے پھر چنگی ہوئی بیماری میری اب فنا کر دونگا مین روم کے کتون کو ہر طرف سے مین اور قسم رحمن کی بڑی ہی ہمت میری سو اسی سے خرابی روم کے کتون کی اگر قابو پایا میرے ہاتھہ نے اوپر اور پر اوسکے رکھہ دونگا تلوار اپنا بدلہ لینے کو اور چھوڑ دونگا اونکو مار ڈالا ہوا زمین پر جیسے گہنی ہڈی زمین مین اپنی بڑی دار سے کہا راوی نے جب کہ فارغ ہوئے ضرار اشعار پڑھنے سے تو ناگاہ آگے آئے سوار بھاگے ہوئے کفار کے اور سبب اوسکا یہ تھا کہ جب حملہ کیا اون کافرون نے فضل بن عباس پر تو للکارے وہ اور بنی اعمام اونکے اور نہ اندیشہ کیا کچھ کثرت اعدا کا اور صبر کیا صبر بزرگون کا اور مشہور ہوا بڑھنا آپس مین اور جاری ہوا خون اور حد سے گذر اطعن و ضرب اور سلمان نہ معلوم ہوتے تھے اونمین کسبب اونکی کثرت کے اور نہ پہچانتا تھا کوئی کسیکو مگر ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود اوپر بشیر و نذیر کے پس واسطے اللہ تعالی کے ہی خوبی فضل کی کہ گھس گئے خود لڑائی مین سو کبھی الٹ دیتے تھے میمنہ کو میسرہ پر اور کبھی میسرہ کو میمنہ پر اور لڑتے تھے در حالیکہ تھا نشان اونکے ہاتھہ مین اور واسطے اللہ کے ہی خوبی مسلم بن عقیل کی اور اونکے بھائیون کی کہ لڑے وہ یہان تک کہ ہو گیا خون اونکی زرہون پر مانند کلیجی اونٹون کے اور واسطے اللہ تعالی کے ہی خوبی سلیمان بن خالد بن ولید کی جو شہید ہوئے اوس واقعہ دیر مین قریب اوس گانون کے کہ مشہور ہی ساتھہ نام دیر ود کے اور شہید ہوئے ساتھہ اونکے عبد اللہ بن مقداد اور ایک جماعت کہ قریب آویگا ذکر اونکا انشاء اللہ تعالی کہا حسن بن سلمہ انصاری نے رضی اللہ تعالی عنہ کہ لڑے ہم لڑائی موت کی اور یقین جانا ہمنے کہ قیامت شروع ہو گئی اوس مقام سے پس لڑتے رہے ہم وقت بلند ہونے آفتاب سے غروب تک اور مارے لشکر روم سے بہت لوگ پس آگے آئے حضرت فضل ایک بطریق عظیم سے کہ گویا وہ برج تھا سونے کا سوار بہادر اور برچھا مارا اوسکے سینے پر کہ نکل گئی پوری اوسکی پشت سے جب کہ دیکھا دشمنون نے یہ حال اوسکا تو دل اور کیا اپنے دلون کو اور بڑھی لڑائی درمیان ہمارے اور اونکے اور شہید ہوئے مسلمانون سے چالیس آدمی اور مارے گئے اونکے تین سو آدمی لیکن نہ شہید ہوا کوئی ہمارا جب تک کہ تھا اوسنے ایک جماعت رومیون کو پس ہم درمیان اوس حال کے کہ یقین جانتے تھے موت کو اور مرگ ناگاہ

بلند ہوا ایک غبار اور بیحد عام ہوئی اوسمین آواز لشکر اور نکلے اوسمین سے نشان اسلامی اور جماعت محمدی قریب دو ہزار سوار کے اور تھے اول انمین سے سرداران
اور سرداران انکا مثل مقداد اور زیاد اور قعقاع بن عمرو اور شرحبیل بن حسنہ کے تھے ایک ہزار سواروں کے اپنے غیر کی تعداد تھے انمین اور گھس گئے سواروں میں یہ پڑھتے ہوئے اشعار

ألا إنني المقداد في الحرب صائل	وسيفي على الأعداء ماذال طائل
إذا اشتدت الأهوال كنت أمامها	وأضرب بالسمر الطوال الذوابل
فلي همة بين الورى تردي العدى	لما تشهد الأبطال بين القبائل
فليس لسيفي في الأنام مبارز	وليس لشخصي في الأنام منازل

یعنی خبردار ہیں مقداد ہوں لڑائی میں حملہ کرنے والا اور تلوار میری دشمنوں پر رہتی ہے ہمیشہ کاٹنے والی جب سخت ہوتے ہیں ہول ہوتا ہوں میں
آگے اونکے اور مارتا ہوں لمبے نیزے سے مشہور سے اور میری ایک ہمت ہے درمیان خلق کے کہ تباہ کرتی ہے دشمنوں کو اوسکی گواہی دیتے ہیں بہادر بیچ
قوموں کے پس نہیں ہے میری تلوار کا خلق میں کوئی سامنا کرنے والا اور نہیں ہے میرے بدن کا خلق میں کوئی مقابلہ کرنے والا اور حملہ کیا بعد اونکے زیاد
بن ابی سفیان نے بھی بلا تاخیر یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے اشعار

أنا زياد بن أبي سفيان	جدي يزيد من أشرف العربان	وابن عمي أحمد العدنان	معي حسام ثم رمح ثاني
	أطعن في كل كافر جبان	وكل قلب ناقص الإيمان	

یعنی میں ہوں زیاد بیٹا ابوسفیان کا میرا دادا وہ ہے جو عرب کے بڑے شریفوں میں تھا اور میرے چچا کے بیٹے احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو عدنان کی
نسل میں ہیں میرے ساتھ ایک تلوار ہے پھر نیزہ ہے دوسرا بھونکتا ہوں میں ہر کافر نامرد کو اور ہر ایک دل میں جسکا ایمان ناقص ہے کہا راوی نے
پھر گھس گئے درمیان فوجوں کے اور الٹ دیا میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اور گھس گئے فوج قلب میں پس بھاگے رومی پیچھے کو اور وہ مارتے تھے انمین
بیچ طول و عرض کے پھر حملہ کیا بعد اونکے قعقاع بن عمرو تمیمی نے یہ اشعار رجزیہ پڑھکر اشعار

أنا الهمام الفارس القعقاع	ليث همام ضيغم مطاع	معي حسام يبري الأوجاع	ويقطع الهامات والأضلاع
	فبادروا أهل الشرك والنزاع	معي إذا ما لاح في الحرب ساطع	

یعنی میں ہوں سوار کہا کرتا ہوں میں شیر ہوں سب کا مانا ہوا میرے ساتھ تلوار ہے کہ اچھا کرتی ہے بیماریوں کو اور کاٹتی ہے سروں کو اور پسلیوں کو
پھر جلدی کرو اے اہل شرک و جھگڑے والوں کی جب ... ہوگا لڑائی میں ... پھر حملہ کیا بعد اونکے شرحبیل بن حسنہ نے یہ پڑھکر اشعار

ألا يا عصبة الإسلام صولوا	على الأعداء بالسيف الصقيل	إذ فيهم حياض الموت جهرا	بلمع التهامي ...
	وتعقبوا في الوغى مثالها	وعمهم في الملاحم ...	

یعنی خبردار ہو اے پہلوانو اسلام کے حملہ کرو دشمنوں پر تلوار صیقل کی ہوئی سے ... انکو ... کے سبب ...
لمبے نیزے سے اور جاؤ لڑائی میں ... اور ... سے کہا راوی نے الغرض ... حملہ کیا سرداران اسلام نے
آگے پیچھے ایک دوسرے کے بے تاخیر اور ... گھس گئے ... لشکر ... کے ... اور ... اکبر ...
اور ماری اونکی تلوار اور ... کہ ... کی ... اور ... ایک ... کی ... اور ...
اور گونج گئی زمین آوازوں سے گھوڑوں کے اور حملہ کیا ... مسلمانوں نے ... ایک ... اور ... ایک ساعت کے
بھاگے وہ پشت دیکر کہ نہ دیکھتا تھا کوئی کسیکو اور پیچھا کیا اونکا مسلمانوں نے پس قتل کیا اونکو اور قید کر لیا اکثر کو ... اور ...
فرار اور اونکے لوگوں کو پس سلام علیک کی مسلمانوں نے ... اور ... کی ... ساتھ ... اور ... میدان ... تمام ...

پس کمال خوش ہوئے وہ لوگ کہا راوی سے نے اور حال عمرو اور خالد کا یہ ہوا کہ بعد نکلنے حضرت فضل بن عباس اور اونکے ہمراہیون کے پریشان دل ہوئے
پس کہا خالد نے عمرو سے کہ اے ابو عبد اللہ بیشک دھوکا کھایا فضل اور اونکے ہمراہیون نے اور مین ڈرتا ہون کہ ہو وہان لشکر روم کا کوئی طلیعہ پس دھوکا
کرین وہ ہمارے لوگون سے کہا حضرت عمرو نے کیون ہی واقع ہوا ہی خلجان اور تردد میرے دل مین بھی ای ابو سلیمان اب کیا ہی صلاح تمہاری کہا حضرت خالد
نے کہ صلاح میری یہ ہی کہ روانہ کرین ہم ایک اور طلیعہ اپنا پیچھے اونکے کہا عمرو نے کہ بہتر ہی یہ صلاح پھر طلب کیا حضرت زبیر بن عوام کو اور ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہما کو اور اطلاع دی اونکو اس کام سے اور چاہا خالد نے کہ خود ہمراہ جاوین اونکے لیکن منع کیا اونکو زبیر نے اور قسم دی کہ نکلو تم سوائے میرے
اور چن لیے ہمراہ اپنے سوار اور چلے یہان تک کہ پہونچے پاس لشکر مسلمین کے پس دیکھا اونکو کہ شکست دی تھی اونھون نے کافرون کو جیسا کہ مذکور ہوا پھر جمع
کیا سامان اور ہتھیار اور گھوڑے اونکے اور لوٹے اپنے لشکر کی طرف پس خوش ہوئے مسلمان فتح سے اوپر دشمنون کے کہا راوی نے
جب کہ آئے مسلمان لشکر مین اور تھے ہمراہ اونکے چھ سو قیدی پس بلند کین مسلمانون نے تکبیرین اور تہلیل اور درود اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو جواب دیا
اونکو لشکر والون نے ویسا ہی اور خوش ہوئے وہ سامان اور قیدی دیکھکر اور سلام علیک کی آپسمین اور استقبال کیا اونکا عمرو اور خالد نے اور سب
امرا نے اور روشن کی آگ مرج مین پس پیش کیا وہ سب خالد اور عمرو کے تو فال لی اونھون نے فتح کی اور شب گذاری ساتھ قرآن اور تضرع اور زاری کے
آگے اللہ واحد منان کے اور تھا اونمین کوئی کہ نہو راکع اور ساجد کہا راوی نے کہ یہ ہوا حال اون لوگون کا اور ماجرا بھاگے ہوؤن کا یہ ہی کہ جب
گئے وہ پاس اپنے اور بطارقہ اور بادشاہون کے تو خبر دی اونکو وقوع اس امر کی پس غم ہوا اونکو اون مارے گیون کا اور طیار ہوئے واسطے لڑائی کے
اور سوار ہوئے گھوڑون اور اونٹون پر اور ہاتھیون پر اور آراستہ کیا سامان زینت اور چلے بجاتے ہوئے طبل اور زمور اور جھانجھ کہا قیس بن ہمار
نے کہ مقام کیا تھا مسلمانون نے بعد اس واقعے کے ایک روز پس دوسرے دن بعد نماز صبح کے درمیان اوس حال کے کہ بیٹھے تھے ہم اور نکلے تھے
ولاۃ اور امرا ہمارے حسب عادت واسطے تحقیق اخبار کے ناگاہ اوٹھا ایک غبار اور پھیل گیا آسمان مین اور نکلے اوس مین سے پیادے اور سوار مانند
ٹیڑیون کے پھیلی ہوئی کے روان مثل سیلاب کے بہتی پر اور گونج گئی زمین آواز سے گھوڑون کی پس لوٹ آئے طلیعے مسلمانون کے لشکر مین جلد تر اور
اطلاع کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس ندا دی گئی لشکر مین النفیر النفیر کی اور پکارے یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوْا وَفِی الْجَنَّۃِ ارْغَبُوْا
وَفِی الثَّوَابِ اطْلُبُوْا پس اوٹھ کھڑے ہوئے مسلمان اور پہنی زرہین اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور رکھے نشان افسرون نے اور ظاہر کی زینت اپنی
اور پاک کیے دل اپنے دھوکون سے اور بیچا اپنی جانون کو واسطے اللہ تعالیٰ کے پس نگذری ایک ساعت مگر یہ کہ آمادہ اور مستعد ہوگئے تمام اور کھڑے ہوئے
عمرو اور خالد واسطے آرایش اپنے لوگون کے لڑائی پر پس کھڑا کیا فوج قلب مین اصحاب طعن و ضرب کو مثل فضل بن عباس اور بنی اعمام اونکے کو سرداران جن کا نام
ہی کہ وہ جعفر اور مسلم اور علی جو اولاد عقیل بن ابی طالب ہین اور زیاد بن ابی سفیان اور مثل ان بہادرون کے اور کیا سپہ کے بازو پر زبیر بن عوام اور
مقداد بن اسود کندی اور مسیب بن نجبہ فزاری کو اور اولٹے بازو پر قعقاع بن عمرو تمیمی اور ہاشم بن مرقال اور غانم بن عیاض اشعری اور ابوذر غفاری
اور جابر بن عبد اللہ انصاری کو اور مانند ان سادات رضی اللہ عنہم کے اور کھڑے ہوئے خالد اور عمرو فوج قلب مین اور تھے ساتھ اونکے عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عقبہ بن عامر جہنی اور باقی امرائے صحابہ اور صاحبان نشان اون لوگون مین سے کہ حاضر تھے وقائع
مین ہمراہ رکاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضی اللہ عنہم اجمعین روایت کی عبد اللہ بن زید نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے وہ صحابہ با آیات
کہا اونھون نے کہ تھے ہم اوس حال مین کہ ناگاہ ظاہر ہوئے نشان مشرکین اور اونچی ہوئین صلیبین اونکی اور کلمات کفریہ اونکے بلند ہوئے اور بڑھے ہاتھی
اور پیادے ہمراہ اونکے واسطے لڑائی کے جب کہ معاینہ کیا یہ حال مسلمانون نے تو خالص کین نیتین اپنی اور نہ کچھ خوف کیا اون دشمنون سے اور تضرع کی دعا
مین اپنے خالق سے اور فریاد کی اپنے مالک سے اور کثرت کی درودون کی اوپر آنحضرت کے پھر بڑھے آگے یہان تک کہ قریب ہوئے اونسے اور چار ہوئین
آنکھین آپسمین تو روکین مشرکین نے باگین اپنے گھوڑون کی اور کھڑا کیا ہاتھیون کو اور ڈالا اللہ تعالیٰ نے اونکے دلون مین رعب اور نکلا ایک بڑا بطریق

انہین کا گویا ایک برج تھا سونے کا چھپا ہوا اوسمین کہ نہ ظاہر تھا سوا دو آنکھون کے اور آگے تھا اوسکے ایک سوار شہسوار عرب کا پس آواز دی اوسنے
ای معشر عرب بھیجو طرف بادشاہ کے کسیکو واسطے گفتگو کے تو اطلاع کی مسلمانون نے اسبات کی حضرت عمرو اور خالد کو اور چاہا حضرت خالد نے کہ جاوین
اوسکی طرف لیکن مانع ہوئے اونکے اور اصرار کیا سبنے مقداد بن اسود اور قسم کھائی کہ نجاؤنگا اوسکی طرف کوئی اور سوا میرے کہا اونسے عمرو اور خالد نے
کہ ای ابو عبد اللہ دیکھو کیا کہتا ہے تمسے یہ کافر اور بلاؤ اوسکو طرف کلمۂ اخلاص کے جو نجات دینے والا ہے قیامت مین پس اگر انکار کرے اسکا تو کہو کہ جزیہ دے
اپنے ہاتھ سے ذلیل ہوکر پھر اگر انکار کرے اس سے بھی تو لڑینگے ہم اس سے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالی اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہے کہا واقدی رحمۃ اللہ
نے پس سوار ہوئے مقداد گھوڑے پر اور چلے یہانتک کہ کھڑے ہوئے جاکے آگے اوس بطریق کے اور تھا وہ بولص صاحب گھوڑ نائب بطریق بلوس کا اور
آیا تھا اوسکی اجازت سے ہمراہ اور بطارقہ کے جب دیکھا اوسنے مقداد کو تو کلام کیا ساتھ عربی فصیح کے اور کہا ای بدوی کیا تو امیر ہے اپنی قوم کا کہا اونہون نے
کہ نہین کہا اوسنے کہ نہین مقصود میرا سوا امیر کے تاکہ کہون اوس سے بات اپنے دل کی شاید کہ ہو اوس سے صلح درمیان ہمارے تمھارے کہا مقداد نے کہ بیان کر
جو تو چاہتا ہے اسواسطے کہ ہم وہ لوگ ہین جب کرے کوئی کام ایک شخص ہمارا اور ہو واسطے بہتری کے مسلمین کی تو نہین انکار کرتا اوسکا پھر کوئی اور جائز کرتا ہے
اوسکو سردار ہمارا سو کہو کام اپنا کہا اوسنے نہین ہم کلام ہوتا مین مگر حاکم سے اور اگر وہ حاکم ڈرتا ہو مجھسے تو رکھدے نگاہبان دو قتون یا اپنے تب سمجھیگا [illegible]
اوسکے اس کلام سے اور کہا افسوس ہو تجھکو ای دشمن خدا اگر ہو تو اور ساتھ تیرے سب کوئی چھپے ہوئے ہتھیارون مین تو بھی نہ فکر کرینگے ہم اسکی کچھ اور
اگر ایک شخص ہمارا مقابل ہو تمھارے ہزار سے تو حملہ کریگا پہلے اپنی طرف سے اور نہ کچھ فکر ہوگی اوسکو اسکی اور مدد اللہ تعالی کی جانب سے ہوگی [illegible]
ہم لوگون نے اپنے دلون کو مطمئن موت پر اور جانتے ہین اس دنیا کو فانی کہ نہ ہمیشہ رہیگا کوئی سوائے اللہ تعالی کے سو کہو جو تیرے دل مین کہا اوسنے
نہین سنتا مین مگر بات امیر کی نہ دراز کر مجھسے تقریر کو کہا مقداد نے کہ ہمارے دو امیر ہین ایک امیر معاملات و احکام کا اور دوسرا امیر لشکر اسلام کا پس کس
امیر سے مطلب ہے تیرا کہا اوسنے بیان کر نام اون دونون کا کہا مقداد نے کہ متولی امور عمرو بن عاص ہین اور افسر لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہا اوسنے
منظور ہے مجھکو بلوانا خالد کا کہ سنی ہین مینے عجیب باتین اونکی اور ردی بیان کرتے ہین اونکے حالات عجیبہ کہا راوی نے رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
حال خالد کا اور فراست اونکی تو سوچ رکھا تھا اپنے دل مین کہ فریب کرون مین اونسے اگر قتل کیا مینے اونکو تو ہوگا واسطے میرے فخر تمام [illegible]
ہو جائیگا ناموس عرب کا اور اگر نہ قادر ہوا مین اونپر تو دریافت کرونگا مین مضمون اونکی گفتگو کا تب پھیری حضرت مقداد نے باگ اپنے گھوڑے کی اور آئے
پاس خالد کے تو کہا اونکو دیکھکر خالد رضی اللہ عنہ نے کہ مقداد لوٹ آئے بیشک یہ دشمن خدا نہین طلب کرتا سوا میرے اور کو اگر بلایا اسنے مجھکو تو جاؤنگا مین اوسکی طرف
اور اگر دیکھا مینے اوسمین غدر تو نکالونگا جان اوسکی اور اوسکے کاندھون کے درمیان سے اور مدد طلب کرتا ہون مین اوسپر مالک علام سے کہا راوی نے
کہ خالد بیٹھے رہے یہانتک کہ آئے مقداد اور مطلع کیا عمرو اور خالد کو اپنے حال سے ساتھ اوسکے تب چلے خالد اوسکی طرف جلد بیٹھے ہوئے سامان [illegible]
تو روکا اونکو اور اصحاب نے پس قسم کھائی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہ ضرور ہی مجھکو جانا اوسکی طرف اور گئے تیز یہانتک کہ کھڑے ہوئے روبرو اوسکے جب
دیکھا اوسنے کہ آئے خالد تو سنبھلا اور ارادہ کیا اوسپر فریب کا کہ گرفتار کرلے اونکو کہا حضرت خالد نے ای بطریق سردار ہو مین خالد ہون کہو جو چاہتے
کہلایا تو اور بچو فریب و مکر سے کہ مین ناتج ہون مکر کا کہا بولص نے ای خالد بیان کر ارادہ اپنا اور قول فیصل درمیان ہمارے تمھارے اور بتاؤ تم لوگون کے
اور جان لو کہ تم پچھتاؤ گے اس سے اور کھٹے ہو گے کل کو آگے اللہ تعالی کے پس اگر چاہتے ہو تم کچھ دنیا سے تو نقل کرو [illegible]
اور دینگے ہم تمکو اپنے صدقے مین اسواسطے کہ نہین نزدیک ہمارے استون مین کوئی ضعیف حال تمسے زیادہ اور معلوم ہو مجھکو کہ تم پہلے [illegible]
اپنے شہرون مین گرفتار قحط اور تنگی کے اور مرتے تھے لاغری سے اب جو مالک ہوئے تم ان شہرون کے اور پیٹ بھرا گوشت سے [illegible]
اور لٹکائین تلوارین جڑاؤ کام کی اور امیر ہوئے بعد فقر و فاقہ کے اگر طلب کرو ہمسے کوئی چیز تو دینگے تمکو خوشی سے مگر پھر نہ خواہش کرو ہمارے شہرون کی
جب کہ طمع کی تمنے اونکے شہرون اور قناعت کرو ہمسے تھوڑے پر کہا راوی نے جب کہ سنا خالد نے کلام اوسکا کہا ای [illegible] رحمۃ اللہ تعالی

طرف ہمارے ایک نبی اپنا اور ہدایت کی اوسنے ہمکو گمراہی سے اور نکالا جہالت سے اور مالک کیا اللہ تعالی نے ہمکو اون چیزون کا کہ بے پروا ہین ہم بسبب اونکے
تمھارے صدقے سے اور درست کر دیا ہمکو مال تم لوگون کا اور جائز کین واسطے ہمارے عورتین اور اولاد تمھاری مگر یہ کہ کہو تم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وگرنہ مانو جزیہ دو اپنے ہاتھ سے ذلیل ہوکر اور اگر انکار کرو اسکا بھی تو تلوار فیصل ہے درمیان ہمارے تمھارے یہان تک کہ حکم کرے اللہ تعالی اور وہ بہتر حاکمون کا ہے
اور وہ مدد کرتا ہے جسکی چاہتا ہے اور جنگ و جدال محبوب اور مرغوب تر ہے ہمکو صلح سے اور اگر گمان کرتے ہو تم کہ نہین کوئی امت ضعیف تر آگے تمھارے تو تم روبرو
ہمارے بمنزلہ کلاب کے ہو تحقیق ایک شخص ہمارا لڑتا ہے تمھارے ہزار سے اور نہین یہ باتین صلح چاہنے والون کی اگر ہو یہ طمع کہ امید ہے تجکو تجھپر غالب آنے کی
بسبب تنہا ہونے کے میرے لوگون سے تو یہ بہت دور ہے تجھسے اگر چاہتا ہے تو لڑنا تو طیار ہو کہ مین مقابل تیرا ہون اور تیرے سب لوگون کا انشاء اللہ تعالی
جب کہ سنا بولص نے یہ کلام خالد کا کودا اپنے زین پر اور کہا نہین واسطے تیرے میرے پاس مگر یہ تلوار پھر نکالی اور قریب آیا خالد کے اور بھڑ گیا اونسے
اور ماری اونکی زرہ اور پٹکے پر اور پکارا اپنے لوگون کو کہ جلد آؤ تحقیق قدرت دی ہمکو صلیب نے اس امیر عرب پر تب دوڑے طرف اوسکے بطریق ہر طرف سے
اور نکلا ایک ٹکڑا دو سو سوارون کا کھینچے ہوئے تلوارین اور آگئے خالد پر جب دیکھا خالد نے آنا اونکا اپنی طرف تو جست کی ایک شیر کی سی اور للکارا گھوڑے کو
اور نکال لے گئے آپکو اوس بطریق سے بعد اسکے کہ گھیر لیا اونکو رومیون نے اور آیا دوسرا گروہ اس درحالیکہ خالد مارتے تھے اونکو دہنے بائین اور بولص
دشمن خدا کا للکارتا تھا اور کہتا تھا اونکو کہ خرابی ہو تمھاری پکڑ لو اسکو قبل اسکے کہ نکل جائے تمھارے ہاتھ سے کہا راوی نے اور تھے اوس وقت
ضرار و فضل بن عباس اور عقیل بن عقیل اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور عبداللہ بن طلحہ اور عبداللہ بن مقداد اور سلیمان بن خالد کھڑے ایک ٹیلے پر
قریب لشکر روم سے جب دیکھین اونھون نے تلوارین برہنہ رومیون کے ہاتھون مین اور گھیرے ہوئے خالد کو تو دوڑائے گھوڑے اپنے اور
پیش قدمی کی اونمین سے واسطے لڑائی کے ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھکر انشعار

عَلَيْكَ رَبِّيْ فِي الْاُمُوْرِ الْمُتَّكَلُ	اِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ اِنْ دَنَا مِنِّي الْاَجَلُ	يَا رَبِّ وَفِّقْنِيْ اِلٰى خَيْرِ الْعَمَلُ	وَامْحُ عَنِّيْ سَيِّئَاتِيْ كُلَّ الزَّلَلُ
اَنَا ضِرَارُ الْفَارِسُ الْقَوْمِ الْبَطَلُ	بَاغِيْ عَلَى الْاَعْدَاءِ اَضْحٰى مُتَّصِلُ	اِقْمَعْ بِسَيْفِي الرُّوْمَ حَتّٰى يَنْجَلِيْ	مَالِيْ سِوَاكَ فِي الْاُمُوْرِ مِنْ اَمَلُ

یعنی تجھپر اے رب میرے سب کامون مین بھروسا ہے بخش دے میرے گناہ اگر نزدیک آئی مجھسے موت اے رب توفیق دے مجھکو نیک کام کی اور مٹادے
مجھسے مالک میرے ہر لغزش کو مین ضرار ہون سوار قوم کا بہادر تابع ہمیشہ دشمنون پر ہو گیا نزدیک اونکو پچھاڑ ڈال میری تلوار سے رومیون کو یہانتک کہ بھاگین اور
نہین ہے مجکو سوا تیرے کامون مین کوئی امید کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ حدیث کی مجھسے رفاعہ بن قیس نے کہا اوسنے حدیث کی مجھسے حماد بن عیاض نے
زبانی اپنے باپ کے اوسنے زبانی نافع بن علقمہ یربوعی کے کہا اونھون نے کہ تھا مین بیچ قلب لشکر عمرو کے واقعہ مرج دمشق مین اور
ہم دیکھ رہے تھے ناگاہ دیکھا ہمنے کہ کھینچین رومیون نے تلوارین اور گھیر لیا خالد کو تب نکلا ہمسے ایک گروہ اپنے چنے ہوئے سوارون کا میمنہ کی طرف سے
اور جلد پہونچے ہم اوس طرف اور پہلے پہونچے تھے ہمسے ضرار اور وہ جماعت ننگا کو اور تھے ضرار برہنہ تن لیے ہوئے تلوار اور گرجتے تھے مانند شیر کے
اور اونکے لوگ بڑے بڑے کرتے اونکے پیچھے سے اور حملہ کیا اونھون نے بولص پر تو کانپنے لگے ہاتھ پانون اوسکے اور کہا اے خالد بچا تجکو اس شیطان
سے قتل کرنے مجکو تو اور نہ مارے اسکو کہ مین خوب جانتا ہون اسکی صورت کو کہا خالد نے یہی قاتل تیرا خواہ نخواہ ہے یہ ہلاک کرنے والا ہے امثال اور اقران کا
اور قاتل ہے وردان کا اور شاہ ترکمان کا اور قتل کرنے والا ہے بندگان صلیبان کا اور ہر کافر بالرحمن کا پس اسی حال مین جھکے ضرار اوسپر اور ہلائی اپنی
تلوار اور پکارا اے دشمن خدا نہ بچیگا تجکو مکر و فریب تیرا ساتھ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بنایا اوسپر وار تلوار کا کہ آواز دی خالد نے
کہ صبر کر اے ضرار یہان تک کہ حکم کرون مین تجکو اوسکے قتل کا اور آگئے اتنے مین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور ہر ایک جلدی کرتا تھا
اوسکے قتل کی کہا اونکو خالد رضی اللہ عنہ نے ٹھہرو کہا راوی نے کہ دیکھا بولص ملعون نے جو کہ نازل ہوا اپنے پر پس کھینچ لیا اوسکو ضرار نے
زین پر سے اور زمین پر مارا اوسکو زمین پر کہ بیہوش ہو گیا اور اشارہ کیا اپنی انگلی سے امان کا خالد سے کہا خالد نے اسکا فرمان ملتی ہے ایل ایمان کو

اور تو وہ کافر ہی کہ چاہتا تھا فریب کرنا ہے اور اللہ خیر الماکرین ہے جب سنا ضرار رضی اللہ عنہ نے یہ کلام نہ دیر لگائی مگر یہ کہ ماری تلوار سید شہ کا نہ …
کہ نکل آئی اوسکی ہنسلیون سے اور گرا دشمن خدا بھرا ہوا اپنے خون میں اور لے گیا اللہ تعالی جلد روح اوسکی طرف نار کے اور دیکھتے اصحاب کرام اور کھینچین تلوارین کفار
جب دیکھا رومیون نے یہ ماجرا تو حملہ کیا سب نے اور آگے ہوئے ہاتھی والے کہ بیٹھے تھے اونپر ہاتھیوں پر اور مل گئے دونون لشکر اور بڑھی لڑائی اور باطل ہوا قیل و قال اور
تلف ہونے لگے نفوس اور کٹنے لگے رؤس اور بلند ہوئی بلا اور تیرہ ہوا آسمان اور اوٹھا غبار اور لڑے ہاتھی والے لڑنا سخت اور تقسیم ہو گئے تھے چار فرقون
ایک فرقہ میمنہ پر اور دوسرا میسرہ پر اور تیسرا قلب میں اور چوتھا پاس لشکر کے اور للکارے اہل نوبہ اور بجاۃ اور روم آپس میں ایک دوسرے کو میں نزدیک اللہ
کے ہی خوبی خالد بن ولید کی کہ لڑے لڑائی سخت سو ہوتے تھے کبھی قلب میں اور جاتے کبھی میمنہ پر اور گئے کبھی میسرہ پر اور یہی حال تھا امیر عمرو بن عاص اور زبیر
بن عوام اور فضل بن عباس ہاشمی اور قعقاع بن عمرو تیمی کا اور غانم بن عیاض اشعری کا … تھے اوس روز بیچ فوج ساقہ کے ساتھ عورتون اور لڑکون کے اور الگ
ہو گئے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور ہاشم بن مرقال طرف ایک گروہ روم قریب ایک ہزار سوار کے اور ہانکی اونکے …
پس گھس گئے درمیان اونکے اور تھا اونمین ایک بطریق موضع کورہ کا غربان بن جبائیل نام جب دیکھا اوسنے اونکو تو دوڑا طرف صلیب کے واسطے بوسہ
دینے کے اور برانگیختہ کیا لوگون کو اپنی زبان میں سو گھیر لیا اونھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور چاہا پکڑ لینا اونکا تو ہمت کی اوسپر حضرت
عبد الرحمن نے اور پہنے ہوئے تھا وہ کافر ریشم زرد اوپر زرہ کے اور تھا اوسکے سر پر ایک خود چمکتا ہوا مانند ستارے کے اور باندھا تھا کمر پر پٹکا جڑاؤ اوسکا
سوا لڑے یہ دونون تھوڑی دیر اور حملہ کرتے رہے آپس میں پھر پڑی اوسکی گردن پر تلوار حضرت عبد الرحمن کی اس قوت سے کہ اوڑ گیا سر اوسکا اور اوسکے جب
دیکھا رومیون نے تو دوڑے حضرت عبد الرحمن اور اونکے ساتھیون پر تمام یکبارگی لیکن ثابت قدم رہے درمیان اونکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور گھر گیا ہر شخص کہ نہ مدد کر سکا اپنے دوسرے بھائی کی اور یقین کی ہلاکت اپنی اور زخمی ہوا ہاتھ عبد الرحمن کا ساتھ گرز کے … کہ بہتا تھا
خون زرہ سے تو لے لی تلوار اوسنے ہاتھ میں اور بیچ نزول ہوئے لڑائی میں اور زخمی ہوئے ہاشم بن مرقال ساتھ گیارہ زخمون کے ہاتھ اور موتھ پر کہ
پونچھتے جاتے تھے بار بار خون چہرے سے اور یقین کیا تھا ہلاکت کا اور حال فضل بن عباس اور اونکے بیٹے اسامہ کا اوس دن یہ تھا کہ ہوتے تھے کبھی میمنہ اور
کبھی میسرہ میں اور جاتے کبھی قلب میں کافرون پر یہانتک کہ پہونچے رفتہ رفتہ اوس گروہ میں کہ تھے اوس میں گھرے ہوئے عبد الرحمن اور عبداللہ بن عمر اور
ہاشم بن مرقال اور پایا انہیں کو گھیر لیا تھا اونھون نے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر کو اور گرا دیا تھا گھوڑا اونکا پاؤن کاٹ کر اور پھر … روکتے تھے
کافرون کو قادر ہونے سے عبد الرحمن پر اور عبداللہ بن عمر بھی روکتے تھے تلوار اونکی … سے اور جوش مارتا تھا خون اونکے زخمون سے کہ … تھا
ہاتھ اونکا پھسلتا تھا سخت زخمون سے جب دیکھا یہ حال … فضل بن عباس اور اونکے … نے تو دوڑے اور … سوار …
مارا اوسکو جو گرد تھا حضرت عبد الرحمن کے ایسا ہاتھ مارا کہ سر کٹ گیا … اور گرا بیہوش آلودہ خون میں اور لے گیا اللہ تعالی
روح اوسکی جلد دوزخ میں اور پکڑ لیا گھوڑا اوسکا جلدی سے حضرت عبد الرحمن نے اور سوار ہو گئے اوسپر اور پھر لڑے اون لوگون سے یہانتک کہ
ہٹا دیا اون کو گرد سے اپنے یارون کے اور تھی ایک جماعت مسلمین اوس روز درمیان کی … بازو پر … مردانگی سے اور
اور ہٹا دیا اون مسلمانون کو اونکے مقام سے یہانتک کہ بھاگے … عبداللہ … اشتر رضی اللہ عنہ
کہ اے قوم مت بھاگو خوف سے موت کے کیا چاہتے ہو کہ بے ننگ و ناموس … رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا نہ سنا تمنے ارشاد اللہ تعالی کا فلا تولوهم الادبار ومن يولهم يومئذ دبره … یعنی … اور جو کوئی
اونکو پیٹھ دے اوس دن ڈرو اللہ تعالی سے اور جنت تمہارے سایہ تلوارون کے ہے اور چاہیے … ملاقات نزدیک قبر مبارک مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہی کہا راوی نے لیکن …
اور اونکے ہمراہیون اور عورتون اور لڑکون کے …

سونہہ پر چوبین اور تیرین خولہ بنت ازور خود کافرون سے بہت جب دیکھا یہ حال غانم نے اور تھے ساتھ اونکے قیس بن حارث اور رفاعہ بن زہیر مخزومی اور پانسو
سوار صاحب شجاعت اور قوت کے سو پکارا اونکو غانم نے اَلْجَنَّةَ اَلْجَنَّةَ یَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تو کودے اور حملہ کیا کفار پر ساتھ نیت صادق اور
قدم ثابت کے اور جب دیکھا اونکو کفار نے آتے ہوئے بھاگے پیچھے کو کہا راوی نے الغرض چلتی رہی تلوار آپس مین اول صبح سے عصر تک پھر اوتاری
اللہ تعالی نے نصرت اصحاب کرام پر اور تھے سب ہاتھی والے کہ مارتے تھے اصحاب کو ساتھ نشاب کے سو آئے مفرج بن عیینہ فزاری طرف اوس ہاتھی کے
کہ پیش رو تھا چار سو ہاتھیون کا پس برچھا مارا اوسکی ایک آنکھ مین کہ گڑ گیا اوسمین برچھا اور نہ نکال سکے یہ اوسکو پھر بھاگا ہاتھی اور گرا دیا اپنے سوارون کو
اور پیسا اونکو اپنے پانون مین یہان تک کہ مار ڈالا اون سبکو پھر متابعت کی اوسکی سب ہاتھیون نے کہ گرایا ہر ایک نے اپنے سوارون کو اور کچل ڈالا
پانون مین اور آواز دی مفرج نے لوگون کو کہ مارو انکے لبون اور خرطومون مین کہ یہ جائے قتل انکی ہے تب دوڑے بنی فزارہ اور بنی قرادہ اور بنی عبس کہ مارتے تھے
لبون پر فیلون کے یہان تک کہ مارے ایک سو ساٹھ ہاتھی مع اونکے سوارون کے اور ہمیشہ تھا لشکر بیچ حملات مکررہ اور قتال شدید کے یہان تک کہ ہوئی
رات اور باز رکھا دونون لشکرون کو لڑائی سے تو لوٹے رومی اور حبشی طرف اپنے مقامون کے اور جستجو کی مسلمانون نے اپنے شہیدون کی تو نکلے وہ
دو سو چالیس آدمی کہ خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور ڈھونڈھا مشرکون نے اپنے کشتون کو سو نکلے وہ پانچ ہزار اہل نوبہ اور بجاۂ اور روم کے
پھر شب گذاری مسلمانون نے ساتھ خبرداری کے درحالیکہ پڑھتے تھے قرآن اور دفن کرتے تھے شہیدون کو پھر فجر کو دوسرے دن کھڑے ہوئے واسطے
اصلاح شان اپنے کے کہ ناگاہ پیش آیا لشکر روم و حبش کا بیچ پورے ساز و سامان کے باندھے ہوئے پانچ صفین ہر صف چالیس ہزار کی اور تھے پیادے
درمیان اونکے پچاس ہزار کہا قیس بن علقمہ نے کہ گیا مین عراق مین اور دیکھا مینے لشکر کسری اور جراثیم اور یرموک اور اجنادین اور واقعہ مصر اور
قبط اور فتح اسکندریہ اور دمیاط سبکو لیکن نہ دیکھا مینے مثل اس کثرت کفار کے جو تھی مرج دہشور مین جب کہ دیکھا ہمنے اونکو آتے ہوئے تو سوار ہوئے ہم
اور سوار ہوئے خالد کہ پھرتے تھے درمیان صفون کے اور کہتے تھے ای لوگو نہ دیکھو گے تم ملک مصر اور ملک صعید مین کوئی لشکر بعد آج کے انکے برابر اگر شکست دی
تمنے انکو تو نہ طاقت ہوگی انکو کبھی سنبھلنے کی اب سچے ہو جہاد مین اور لازم پکڑو صبر اور بچو پیٹھ دینے سے کہ مستحق ہوگے اوس سبب سے نار کے اور نہ حملہ کرنا
یہان تک کہ حکم دون مین تمکو کہا راوی نے کہ جب دیکھا اون بطریقون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستعد جنگ پر تو دلیر ہوئے بعض اونکے
بعض پر اور کہا بطرس بھائی بولص مقتول نے کہ جان لو جب شکست دی ہمنے اس لشکر عرب کو تو نہ کھڑے ہونگے یہ بعد اسکے کبھی مقابلے پر ورنہ مالک ہو نگے
یہ تمہارے شہرون کے اور قتل کرینگے اور پکڑینگے اہل و عیال کو اب لازم پکڑو صبر اور ہو حملہ تمہارا ایکبارگی اور نہ متفرق ہو اور کردو ہاتھیون کو آگے اور پیادون
کو پیچھے اونکے اور مدد چاہو صلیب سے کہ وہ مددگار تمہاری ہے کہا راوی نے اور عمرو اور خالد بولے لوگون سے کہ چاہتے ہین ہم دریافت کرنا حال
ان لوگون کا سو کون تحقیق کریگا واسطے ہمارے تو آگے بڑھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور کہا مین ہون پھر گئے قریب اوس لشکر کے اور دیکھا اسباب
و سامان اونکا اور نظر کی طرف ہاتھیون اونکے خود و دون اور بیارق اور نشانون کے کہ برابر تھے مانند باز و کرگس کے اور دیکھا اونکو کفار نے اور کہا کہ یہ سوار آیا ہے
طرف ہمارے تجسس کو بلیشاسہ بطلیموں اونکا ہی ایسا ہون پیش قدمی کرتا ہی اسکی طرف تو نکلے تیس سوار اونکے جب دیکھا اونکو فضل بن عباس نے تو لوٹے
پیچھے کو گویا کہ بھاگتے ہین اور دوڑایا گھوڑا تھوڑی دور پھر پلٹ پڑے اونپر یکبارگی اور مارا اونمین سے دو تین کو تو خوفناک ہوئے دل اونکے اور بھاگے
اور پیچھا کیا اونکا فضل بن عباس نے درحالیکہ گراتے تھے ایک سوار کو بعد ایک کے یہان تک کہ مارے اونکے بیس سوار اور جب پاس پہنچے لشکر روم کے
تو لوٹ آئے مسلمانون مین اور اطلاع دی اونکو اوس حال کی کہا اونھون نے فریب کھایا تمنے اپنی جان پر ای ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہا فضل نے کہ پیچھا کیا مین اون لوگون نے اور ڈرا مین کہ دیکھے مجکو اللہ تعالی بھاگتا ہوا تو جہاد کیا مینے اخلاص سے اور مدد کی میری اللہ تعالی نے
اونپر اور جان اور یہ سب غنیمت ہماری ہین انشاء اللہ تعالی کہا راوی نے پھر متوجہ ہوئے عمرو اور خالد واسطے ترتیب لشکر کے میمنہ اور میسرہ پر جیسا
کہ گذرا پہلے دن میں اور رکھا بیچ ساقہ کے زیاد بن ابی سفیان بن حارث کو ساتھ ہزار سوار کے گرد عورتون اور لڑکون اور اسباب کے اور تحریض دین عورتین

نصف دوم

کہ گذر چکا ہی ذکر اوسکا یعنی حال اجنادین اور یرموک کے مثل خنسیر بنت عفار اور ابان بنت عتبہ بن ہند اور خولہ بنت ازور اور ہند روحہ بنت علوی اور سلمیٰ بنت ربیع
اور لبنا بنت سوار اور سلمیٰ بنت نعمان اور ہند بنت عمرو ان اور زینب انصاریہ اور تحقیق ان عورتوں سے کہ مشہور ہین شجاعت مین کہا خالد نے ای بیٹیان عرب
تحقیق کیے ہین تمنے وہ کام کہ راضی کیا اللہ تعالیٰ کو اور اوسکے رسول کو اور مسلمانوں کو اور باقی رہا ذکر تمہارا کہ کیا جاوے ہر وقت بعد ایک وقت کے اور جماعتیں
اور بہشت اب کھولے گئے ہین دروازے اوسکے واسطے تمہارے اور دروازے دوزخ کے کھلے ہین واسطے دشمنوں تمہارے کے اور مین کہدیتا ہون
تمکو کہ جب آوین رومی اور حبشی طرف تمہارے تو لڑنا اونسے واسطے اپنی جانوں کے جیسا کہ لڑین تم دن اجنادین اور یرموک کے پھر اگر دیکھو کسیکو بھاگتے ہوئے
تو روکنا اونکو ساتھ عمودوں کے اور کہنا اوس سے کہ کہان بھاگتا ہی تو چھوڑ کر اپنے اہل و اولاد کو اور تحریض کرنا مسلمانوں کو اس بات پر کہا اونھون نے
ای امیر نہین خوش آتا ہمکو مگر یہ کہ مرین ہم روبرو تمہارے ای ابو سلیمان البتہ مارینگے ہم اور بڑھینگے روبرو رومیون اور حبشیون کے یہان تک کہ نہ باقی رہے ہمکو کچھ
پھر شکر گذاری کی اونکی اس بات کی حضرت خالد نے پھر لوٹے خالد طرف صفوں کے اور پھرتے تھے اونمین گھوڑا اپنا اور برانگیختہ کرتے تھے مسلمانوں کو لڑائی
اور یہ کہتے تھے کہ ای مسلمانوں مدد چاہو اللہ تعالیٰ سے کہ وہ مدد کریگا تمہاری اور قتال کرو کافرون سے اور روکو اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین اور
صبر کرو اعداء اللہ کی لڑائی پر اور لڑو اپنے اہل و عیال کی طرف سے اور سخت حملہ کرنا یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اور نکلین تیر تمہارے برابر کمانوں سے
کہ تیر جب کہ نکلتے ہین اکٹھا تو کم خطا کرتے ہین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
یعنی ای ایمان والون ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہنچو اور جان لو کہ تم نہین ملوگے
کسی قوم سے مثل اس گروہ کے کہا سبنے سنا ہمنے اور قبول کیا ہمنے پھر گئے خالد قوم قلب مین اور کھڑے ہوئے ساتھ عمرو بن عاص اور عبد الرحمن ابن ابی بکر
صدیق اور قیس بن ہبیرہ اور رافع بن عمیرہ طائی اور مسیب بن نجیبہ فزاری اور ذو الکلاع حمیری اور ربیعہ بن عباس اور مالک اشتر اور عباس بن مرداس
سلمی رضی اللہ عنہم کے اور امثال انکے اور امراء سے پھر کھڑے ہوئے ساتھ سکینہ اور وقار کے اور جب دیکھا یہ قبطیون اور حبشیون نے تو آراستہ ہوئے
اور پھیر دیا تھا نبیون کو طول و عرض مین پھر جب نزدیک ہوئین دونون جماعتین تو ظاہر کین اعداء اللہ نے زینت اپنی ساتھ صلیبون اور نشانون کے اور بلند کیا
آواز اپنی ساتھ کفر اور بہتانوں کے اور اسی حال مین نکلا ایک راہب بیرالسن پہنے ہوئے جبہ سیاہ اور کلاہ اور زنار اور پکارا اوسنے زبان عربی مین کہ
کون ہی امیر تمہارا کہ گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف پس نکلے خالد طرف اوسکے کہا اوسنے کیا تو ہی امیر اس قوم کا کہا خالد نے کیون نہین کہا
[illegible] اور بیت المقدس [illegible] اور [illegible]
عالم سے کہ مالک ہوئے تم شہرون کے اور اب آئے اس طرف کہ نہ دلیری کی کسی نے بادشاہون مین سے [illegible] بادشاہون سے [illegible]
اسکا پھر لوٹ گئے نامراد ہو کر اور بادشاہ اپنی باتین [illegible] واسطے تمہارے [illegible] بادشاہون سے [illegible] طرف [illegible]
ساتھ صلح کے [illegible] واسطے تمہارے مال [illegible] ہر ایک کو [illegible] واسطے تمہارے [illegible]
اور واسطے ہر ایک کے [illegible] اور واسطے تمہارے [illegible] اور واسطے صاحب تمہارے عمرو بن عاص کے [illegible]
مثل انکے عمامے اور کپڑے [illegible] اور کچھ کرو تم یہان سے اور چلے جاؤ تم [illegible]
اور نہ گمان کرو تم کہ مثل ان لوگون کے کہ قتل کیے تم اونسے اہل فارس اور روم اور شام [illegible]
بڑے بطریق اور [illegible] ہم [illegible]
ہمارے اور ابھی باقی رومی نہین آئے ہین طرف تمہارے بلکہ روانہ کیے ہین انھون نے [illegible] کہا حضرت خالد نے
کہ اللہ [illegible] ہم [illegible]
پس اللہ تعالیٰ نے بیشک مدد کیا [illegible] فتح کا اپنے نبی کی زبان [illegible]

اور عمامے تو عنقریب پہنینگے ہم کپڑے اور عمامے تمہارے اور مالک ہونگے ہم تمہارے شہرون کے جیساکہ مالک ہوئے ہم شام اور مصر اور عراق اور یمن اور حجاز اور روم کے بولا وہ راہب کیا لوٹ جاؤن مین اور کہون یہ سب اپنے لوگون سے اور مین بیشک آیا ہون بطلوس صاحب بہنسا کی طرف سے اور بہیجا اوسنے مجکو طرف صاحب اہناس کے اور متفق ہوئے سب بادشاہ اور بطارقہ پہر بہیجا اونہون نے مجکو طرف تمہارے اب جاتا ہون مین اونکی طرف اور کہتا ہون اونسے جواب تمہارا پہر لوٹ گیا وہ اوس طرف کہ آیا تہا وہان سے اور بیان کی اوسنے سب تقریر خالد کی پہر لکہا اونہون نے سب بادشاہون کو اور جواب بہیجا اوسکا سپنے ساتھ لڑائی کے پس آگے بڑہے رومی اور حبشی اور آگے کیے اپنے ہاتہی اور آگے اونسے پیادون کو ساتھ کمانون اور تلوارون اور ڈہالو کے تب آواز دی فضل بن عباس اور رفاعہ بن ہبیرہ محاربی اور قعقاع بن عمرو تمیمی اور شرحبیل بن حسنہ اور مقداد بن اسود کندی اور معاذ بن جبل نے لوگون کو اور کہا اے معشر مسلمین جانو لوگو کہ بہشتین کہولی گئین ہین اور جہانکتے ہین فرشتے اور حورین پہر پڑہی یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے پہر آرا کین صفین اور پڑہے خالد اور کہا ملاؤ گہوڑون کو اور ثابت قدم رہو اور جانو کہ یہ زائد ہین تمسے دس حصے تمہارے سے بلکہ زائد ہین اس سے بہی اور ٹالو انکو عصر تک کہ وہ وقت عصر کا ہے اعداء اللہ پر اور بچو تم پیٹہ دینے سے اور لڑو ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے کہا راوی نے پس جمع ہوئے حبشی اور بربر اور اہل نوبہ اور بجایہ کے جب قریب ہوئے دونون لشکر تو مارے مسلمانون پر ہاتہیون والون نے نشاب اپنے اور شہید کیا بہت لوگون کو اور بہتون کو زخمی اور خالد جانتے تہے کبہی ساتھ تلوار کے میمنہ پر اور کبہی گرتے میسرہ پر اور تہے ہاتہی والون مین اہل سودان اور بربر سے کہ رہنے والے ایک جگہ کہ کہتے تہے انکو قوا اور چڑہے ہوئے تہے اوپر کے ہونٹ اونکے پیٹین اونکی گرمیان تانبے کی پس لڑائی کے وقت نہین نکلتے تہے وہ قوا مگر جب کہ خوب گرم ہوتی لڑائی اور کمال پہونچا دلیری و ضرب اور تہے وہ حبشی بڑے دراز قد ہر ایک اونمین کا دس گز کا تہا جب کہ ارادہ کرتے وہ لڑائی کا تو ڈالتے ہر گردن مین زنجیرین اور باندہتے ہر ایک کے کنارے مین ایک ایک شخص کو اہل بربر سے پہر اگر صلح ہوتی درمیان دونون جماعتون کے تو بہتر ورنہ نکالتے وہ اونکو اور چہوڑ دیتے زنجیرین اور دیتے اونکو گرز لوہے کے بڑے بڑے کہ مارتے وہ اوس سے سوار اور گہوڑے کو اور قتل کرتے دونون کو ایک ضرب مین اور بعضے اونمین کے چڑہتے ہاتہیون پر اور لڑتے اوپر سے الغرض جب کہ مقابل ہوئے دونون لشکر تو نکلے وہ قوا اور تہے اونکے جسمون پر چمڑے چیتون کے پڑے ہوئے کاندہون پر بندہے ہوئے اور پیٹہ اور کمر کے اور باقی تہے وہ برہنہ تن اور سر کہ تہا اونپر سوا اوس چمڑے مذکور کے اور تہے اونکے ہاتہون مین گرز اور لوگ کہینچے لاتے تہے اونکو زنجیرون مین اور باقی لشکر دیکہتے تہے کہ کدہر حکم کیے جاتے ہین حملے کا اور جب دیکہا اونکو مسلمانون نے تو ثابت قدم رہے بعضے اور گہبرائے بعضے کہا راوی نے اور نکلا بطرس بہائی بولص مقتول کا سوار ایک بڑے گہوڑے پر کہ بڑی تہی اوسپر ایک ہاتہی کے چمڑے کی اور شروع کی لڑائی کہا راوی نے اور حدیث کی ہمسے خالد بن اسلم نے طریف بن طارق ازدی سے کہا اونہون نے جب کر کیا یہ کام اوس بطریق نے تو بہاگی اوسکے آگے سے ایک جماعت ازد کی اور دیکہا ایک سوار کو کہ متوجہ ہوا اوسکی طرف دوڑاتا ہوا گہوڑے کو برہنہ بدن یہان تک کہ قریب ہوا کافر کے اور پڑہے یہ اشعار

اشعار

لَقَدْ مَلَكَتْ يَدِيْ سِنَانًا وَصَارِمًا	اُذِلُّ عِدَا السُّوْءِ اِنْ جِئْتُ قَادِمًا	وَاِنِّيْ كَلَيْثٍ شِبْهِ الضِّرْغَامِ اِذَا انْثَنٰى	عَلَيْهِ شُجَاعٌ لَا يَزَالُ يُهَاجِمَا
وَاِنَّا كَالضِّرْغَامِ مُفْضِيْنَ بِقَهْرِهِ	وَاَحْمِيْ مَوَالِيْهَا عَنِ السَّعْيِ نَائِمَا	وَقَدْ مَلَكَ اللَّيْثُ الْغَضَنْفَرُ خَصْمَهَا	وَاَحْمِيْ فِيْهَا بِالْمَخَالِبِ حَاطِمَا

یعنی البتہ مالک ہوا ہاتہ میرا نیزے اور تلوار کا ذلیل کرونگا مین بُرے دشمنون کو اگر آؤنگا مین پہونچنے والا اور چہوڑ دونگا اونکو سنگ مرمر کے مانند جب چلتا ہے اور سیر ایسا بہادر کہ رہا کرتا ہی صدمہ دینے والا اور مین تو جیسے کہ بیابان کہلی گئین ایک میدان مین اور ہوگیا مالک اوسکا دوڑنے سے سونے والا ہو اور مالک ہوگیا شیر جنگل کا اون سبکو اور ہوگیا اونمین لپیٹے چنگلون سے توڑنے والا کہا راوی نے پس آواز دی اوس سوار نے کہ مین ہون ضرار بن ازور قاتل ملوک شام ناصر دین اسلام مسافر کفار پر قاتل بولص بدکردار کا جب سنا رومیون نے کلام اوسکا پیچہے ہٹا اور حملہ کیا اوسپر ضرار نے بولا بطرس کون ہے تو بدو کہ ہوتا ہے برہنہ تن اور لڑتا ہے کبہی تلوار اور کبہی برچہون سے کہا لوگون نے کہ یہ ضرار ہین تب حیران ہوا وہ ملعون اور کہا کیا یہی ہے قاتل میرے بہائی کا

اب چاہتا ہون کہ لون اس سے کینا اپنا اور ارادہ کیا نکلنے کا لیکن آگے آیا اوسکے بولص فسر بطارقۂ موضع کورہ کا اور ہوا مین لونگا اس سے عوض تیرا پھر حملہ کیا
اوسپر اور لڑتے رہے یہ دونون تھوڑی ہی دیر تک اور نہ گذرا زمانا ایک ساعت سے کہ برچھا مارا اوسکے سینے مین ضرار نے کہ چیر گئی زرہ اوسکی اور نکلی انی اوسکی
پشت سے اور گرا بیہوش ہوکر اور سونپ گیا الله تعالی جلد روح اوسکی دوزخ مین تب کہا بطرس نے کہ یہ ایک جنی ہی اور نہین آدمی لڑ سکتا جنی سے پھر پہنا سامان
جنگ اپنا اور عمامہ باندھا موتیون سے جڑاؤ کا اور اوپر زرہ کے پہنا لباس جواہر جڑا ہوا پھر نکلا ضرار کی طرف سوار ہوکر آیا اوسکے ایک بطریق تمام کورہ کا
نام اور قسم دی کہ نکلے جنگ ضرار پر کوئی سوا میرے پھر حملہ کیا ضرار پر اور کہا ہٹ جا تو لڑائی سے لیکن نہ سمجھا کلام اوسکا ضرار نے اور حملہ کیا اوسپر تب نکالی اوسنے
صلیب سونے کی اپنے گلے سے تو ہنسے اوسپر ضرار اور کہا تو مدد چاہتا ہی صلیب سے اور مین مدد چاہتا ہون الله تعالی سے اور ظاہر کیے ہر ایک نے ہنر جنگ
کہ خوفناک ہوئے آدمی دیکھکر پھر آواز دی خالد اور باقی امرا کہ کیا ہی یہ دیر اے ضرار اور کھولی گئی جنت واسطے تیرے اور واسطے تیرے دشمنون کے نار تو شتاب کر
ضرار اور حملہ کیا بطریق پر اور آواز دی رومیون نے بھی اپنے صاحب کو تو لڑتے رہے یہ دونون خوب یہان تک کہ گرم ہوا آفتاب اور تھک گئے بازو اور بہہ گئے پسینے
گھوڑے دونون کے کہا بطریق نے ضرار سے کہ اوترین ہم دونون گھوڑون سے اور پیادہ لڑین تاکہ راحت لین گھوڑے ناگاہ افسر بطارقہ اور تھا اس کا
نکلا ہمراہ لیے ایک گھوڑا واسطے اوسکی سواری کے جب دیکھا اوسکو ضرار نے تو آواز دی اپنے گھوڑے کو کہ ثابت رہو ساتھ میرے اس گھڑی ورنہ شکوہ کرونگا
مین تیرا آگے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے پس ٹپکنے لگے آنسو گھوڑے کی آنکھ سے اور تیز ہوا زیادہ اپنی عادت سے اور حملہ کیا ضرار نے بطریق پر اور مارا اوسکے
ایک برچھا کاری اور گرا دیا اوسکو اور پکڑ لیا گھوڑا اوسکا اور چاہا قتل کرنا اوسکا کہ آ گیا اتنے مین ایک گروہ دس رومیون کا ساتھ بطریق شاول نام کے کہ تھا وہ بطارقہ
اشمونین سے اور گھیر لیا ضرار کو اور تھا اوپر سر شاول کے تاج سونے کا اور جب دیکھا اصحاب نے گروہ کو آتے ہوئے طرف ضرار کے پہنے ہوئے تاج طمع ہوئے
خالد سے کیا سبب ہی کہ دیر کرتے ہین ہم نہیں مدد اپنے رفیق کے اس حال مین کہ گھیرا ہی اوسکو رومیون نے تب نکلے خالد ساتھ دس سوار مینہ کے کہ تھے فضل بن عباس بن
بن عبد المطلب اور بھائی اونکے اور عبد الله بن جعفر اور مسلم اور علی اولاد عقیل کے اور عبد الله بن عمر بن خطاب اور عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق اور عبد الله بن عمرو بن عاص
اور عبد الله بن مقداد اور ابن اور سید سے کہ یہ انھون نے برچھے اور چھوڑ دین باگین اور جب کہ یا ضرار نے تنہا آگے رومیون کے یہان تک کہ پہنچے یہ سب سردار اوسے
بولے بشارت ہو اے ضرار کہ آئی تجکو نصرت اور خوشی اور دور ہوا خوف و غم تیرا است و کفار سے اور طلب کر و الله تعالی سے کہا ضرار نے اسقدر قریب ہی
خوشی الله تعالی کی طرف سے پھر بکھر گئے لوگ دونون طرف کے او قصد کیا خالد نے طرف صاحب تاج کے اور ضرار نے پہنچے پہلے دشمن کا اور دیکھا انھون نے
مسلمانون کو کہ گھیر لیا آکر اور کانپنے لگا بطریق شاول اور بھاگنا چاہا ضرار کے پہلے مقابل ہونے کو کود پڑے اوسپر ضرار اپنے گھوڑے سے اور ڈال دیا نیزہ
اور لپٹ گئے اوسکو اور کشتی ہوئی دونون کی اور تھا وہ دشمن خدا قوی تنومند پہلوان اور ضرار لاغر بدن تھے مگر دی الله تعالی نے اونکو قوت اور بہالا کی
دیر ہوئی کشتی مین تو مارا ضرار نے ہاتھ اپنا اوسکی پیٹھ مین اور دے مارا زمین پر تب پکارا اوسنے اپنے بطریقون کو اور بلند ہوا شور دونون طرف کے لوگون سے
لیکن نہ دیر کی ضرار نے کہ چڑھ بیٹھے اوسپر اور وہ پکارتا تھا مثل اونٹ کے اور نکالی تلوار اور ذبح کیا اوسکو تو آواز کی اوسنے اسقدر کہ سنی دونون لشکرون نے
پھر حملہ کیا رومیون و حبشیون نے تو اوٹھے ضرار اوسکے سینے سے لتھڑے ہوئے خون مین اوسکے پھر ملے مسلمانون سے اور مل گئے دونون لشکر اور واقع ہوئی جنگ عظیم
اور حملہ کیا حبشیون اور اصحاب سلاسل نے کہ باندھتے تھے لوہے کی کڑیون سے اور ہوا وہ دن ایسا کہ متفرق ہوئے جاہل اور بہادر اور عمرو
بن عاص پکارتے تھے لوگون کو واسطے لڑائی کے اور کہتے تھے اے حاملان قرآن یاد کرو وعدہ جنان کے تو خوش ہوئے لوگ اونکے کہنے سے اور بڑھی قوت
دلون کی اور حبشی مارتے تھے گرز آہنی اوپر سوار اور گھوڑے کے کہ گر پڑتے اوسکی ضرب سے دونون اور اسی طرح لڑتے رہے
یہان تک کہ وقت عصر ہوا اور قتل ہوئی دونون طرف سے خلق کثیر اور غالب آئے خالد اپنے دشمن شاول بطریق پر اور مارا اوسکے برچھا سینے مین کہ نکل گئی نوک
اوسکی پشت سے اور گرا وہ زمین پر خون آلودہ اور گئی روح اوسکی جلد دوزخ مین کہا راوی نے کہ جب کہ واقع ہوا یہ قتال اعظم
منتخب کیا

طرف سفید ہاتھی کے جو پیشرو تھا کل پانسو ہاتھیون کا تلوار لیکر یہ شعر پڑھتے ہوئے متوجہ ہوئے

یا لک من جثة کبیرہ	لقیت کل کبیر بخطیرہ	الیوم قد ضاقت بک العصیرہ	حتی تری ملقی علی الحفیرہ

یعنی آئی وہ کہ جسم تیرا بہت بڑا ہے تو ہر ایک بڑی بڑی لڑائی مین آج کے دن تنگ ہو گیا تجہ پر مکان یہان تک کہ دیکھا جاوے تو پڑا ہوا گڑھے مین پتہر ماری اوسپر
تلوار تو بہاگا وہ اور گر پڑا اور جیتے اوسپر چند حبشی درمیان عماری چڑہے تھے جب کہ گرا وہ ہاتھی زمین پر تو کود پڑے وہ کفار اوسکی پشت سے لیئے ہوئے
گرز ہاتھون مین اور مارا ایک گرز رفاعہ پر لیکن خالی دی اونھون نے ضرب اوسکی اور ماری تلوار اوسکے سیدھے کاندھے پر اس قوت اور چستی سے کہ
نکل گئی اولٹی پسلیون سے اور گرا وہ دشمن خدا خون آلودہ مردار ہوکر اور حملہ کیا عرب نے باقی ہاتھیون پر اور شروع کیے برچھے مارنے ہاتھیون کی
آنکھون مین تو پیچھے بہاگے سب کہار اومی سے اور متوجہ ہوئے خالد اور مقداد اور باقی امرا صاحبان استعداد طرف اون قواد کے کہ آگے بڑھے ہوا
ذکر اونکا اور طلب کی اللہ تعالی سے مدد اور ثابت قدمی اور شروع کیا کہ آتا ایک سوار اونکے سیدھی طرف سے اور ایک اولٹی طرف سے اور قتل کرتے پہلے اونکی
زنجیر پکڑنے والون کو پھر خود پکڑ لیتے کنارے زنجیرون کے پھر چھیدتے اونکو برچھیون سے تو مطیع ہو جاتے وہ مانند اونٹ بہاگے ہوئے کے پھر
لے لیتے یہ گرز اونکے ہاتھون سے اور مار ڈالتے اونکو اور رہا یہ قتال پر احوال یہان تک کہ شب ہوئی اور الگ ہوئے دونون لشکر اور مارے گئے تھے
دونون طرف بہت لوگ اور مارے مسلمانون نے اونمین بارہ ہزار اور پندرہ بطریق کو مع بادشاہ حبش کے اور شب گذاری مسلمانون نے ساتھ بیداری اور
نگہبانی کے فجر تک کہار اومی سے اور تہک گئی تھی بسبب زخمون کے ایک جماعت مسلمانون کی اور ایک گروہ مسلمانون کا دفن کرتا تھا شہیدون کو اور
ایک گروہ علاج کرتا تھا زخمیون کا اور ایک طائفہ پڑھتا تھا قرآن مجید کو اور ایک گروہ مشغول تھا نماز مین اور ایک طائفہ مشغول تھا خواب میں بسبب محنت اور تکان
اور خالد بن ولید اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم پھرتے تھے گرد لشکر کے صبح تک اور جب ظاہر ہوئی صبح تو اذان دی
موذن نے اور نماز پڑھی عمرو بن عاص نے ساتھ لوگون کے ساتھ سورہ فتح کے پھر دعا کی اللہ تعالی سے نصرت کی آور بعد فراغت دوڑے طرف گھوڑون کے
اور سوار ہوئے اونپر اور آراستہ کین صفین اپنی مثل پہلے روز کے اور بعد فراغت ترتیب صفون کے متوجہ ہوئے امرا لہ تحریض کرتے تھے لوگون کو قتال پر اور
مقرر کیا اور لشکر ساقہ کے رافع بن عمیرہ طائی اور حارث بن قیس اور رفاعہ بن زہیر کو ساتھ پانسو سوارون کے کہار اومی نے جب کہ ملے دونون لشکر اور
بڑھا قتال اور مشغول ہوا ہر شخص اپنے حال مین اور ہم ساتے تھے ہمراہی رافع کے دشمنون کو آنے سے طرف عورتون اور لڑکون کے پس وہ عورتین کہ ہوا پہلے ذکر اونکا
لڑتین اور ہم بہت لڑتا ناگاہ نکلا ایک بڑا لشکر ابطارقہ اور حبش اور بجاۃ کا ہمراہ لیے ہوئے چہہ سو ہاتھی اور دہوکا دیا ہمکو کہ ہم مشغول ہوئے طرف لڑائی کے اور
گھیر لیا اونھون نے ہماری بڑی ایک جماعت کو اونٹون اور عورتون اور لڑکون مین سے قریب دو ہزار اونٹ اور دو سو عورتون وغیرہ کے اور تھے بیچ اونکے زائد
بن رباح بکری اور عباد بن عاصم غنوی اور دو سو سوار ساتھ اونکے پس لڑے یہ لڑائی سوت کی یہان تک کہ پارہ پارہ ہوگئے زخمون سے اور لڑین عورتین ساتھ
لکڑیون اور تلوارون اور خنجرون کے پس واسطے اللہ کے ہے خوبی عفیرہ بنت غفار اور سلمہ بنت زاہر اور مثل انکے اور عورتین کہ لڑین اسقدر کہ زخمی ہوئے تلوارون
سے سر انکے اور خون آلودہ ہوئے منہ اونکے اور وہ کہتی تھین اللہ اللہ ای عورتون عرب لڑو اپنے لشکر اور اپنی جانون کی طرف سے ورنہ پکڑی جاؤگی تم بیچ ہاتھ
کفار اور حبشیون کے تو لڑین وہ لڑائی سوت کی اور شہید ہوئے مسلمانون مین سے پندرہ آدمی اور پکڑے گئے وہ باقی لڑکون اور عورتون کو پھر آیا ایک سوار دوڑتا
ہوا طرف خالد اور عمرو بن عاص کے اور مطلع کیا اس حال سے درحالیکہ وہ مشغول تھے سخت لڑائی مین تو شور پڑا مسلمانون مین اور نکلی ایک جماعت امراکی لڑائی
کے درمیان سے کہ وہ فضل بن عباس اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور عبدالرحمن بن ابو بکر اور زیاد بن ابی سفیان اور عبداللہ بن ابی طلحہ اور ضرار بن ازور وغیرہ
ہین اور ہمراہ ہوئے اونکے چہہ سو سوار عربی شریف قوم کے پس جا لیا اونکو نزدیک سرے پہاڑ کے اور وہ جاتے تھے طرف فیوم کے پس اوسوقت للکارا اونکو ضرار
اور فضل بن عباس نے کہ کہان جاتے ہو ای دشمنان خدا تو لوٹ پڑے رومی اور حبشی اونپر اور واقع ہوئی جنگ شدید پھر حملہ کیا ضرار نے افسر حبش پر اور مارا
برچھا کاری اوسکے سینے مین کہ پار ہو گیا اور ایسے ہی فضل بن عباس آئے ایک بطریق عظیم پر اور برچھا مارا اوسکے کہ گرا وہ خون آلودہ اور گئی روح اوسکی طرف

دوزخ کے کہا راوی نے سبب واقع ہوئی جنگ عظیم اور بھی رومیون نے بیثبات قدمی اونکی توڑ دیا اپنے ہاتھون سے چہرہ کو لوٹ لاسکے تھے اور بھاگے
تو پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے اور چھڑا لیا قیدیون کو مع اپنے اہل و عیال کے اور کھولا اونکے قیدیون کو اور ہمراہی کی اونکی مسلمان عورتون نے ساتھ
عمودون اور ستونون اور خنجرون کے اور مارتی تھین عورتین لکڑیان گھوڑون کے مونہہ پر اس طرح کہ گرتا تھا گھوڑا اپنے مونہہ پر اور سر پر اور گرتی تھین عورتین سوار کو اور گرا کر
کھینچکر زمین پر قتل کرتی تھین اونکو یہان تک کہ قتل کیا ایک جماعت روم و حبش اور بجاہ وغیرہ کو جب دیکھا اونھون نے یہ حال بھاگے ہوش و حواس باختہ
مسلمانون کے آگے سے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے ساتھ مارنے اور قید کرنے کے یہان تک کہ مارا اونمین سے ایک خلق کثیر کو اور پکڑ لیے چھ سو آدمی
روم و حبش سے اور لوٹ لیا اونکے سامان و گھوڑون کو کہا راوی نے یہ ہوا ماجرا اون لوگون کا اور حال لشکر کا یہ ہوا کہ مشغول ہے قتال عظیم اور ضرب و طعن
شدید مین اور قتل کیے سواران دلاور اور کھڑی ہوئی لڑائی اپنے قدمون پر اور ماری گئین گردنین اور حملہ کیا شجاعون نے اور بھاگے نامرد بدحواس ہو کر اور
تنگ دل ہوئے اور گھر گیا غبار اور لڑے امرا ساتھ اپنے نشانون کے اور تکلم کیا حبش نے ساتھ اپنے کلمات کے اور بلند کین رومیون نے آوازین اپنی اور
بجائے بوق اور مارے برچھا اور تیر اور حیران ہوئین فکرین اور بیکار ہوئین نظرین اور اوٹھا غبار اسقدر کہ تاریک ہوگیا دن اور تھا شعار مسلمین کا اوسدن
یا نصر اللہ انزل اور صبر کیا مسلمانون نے صبر نیکون کا پس واسطے اللہ کے ہے خوبی زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود اور فضل بن عباس اور عقبہ بن عامر
اور مسیب بن نجبہ فزاری اور باقی امرا کی کہ لڑے یہ سب لڑنا سخت اور خوب آزمائے گئے اور صابر اور ثابت قدم رہے اور عمرو اور خالد اور قعقاع بن عمرو تمیمی
اور سعید بن زید لڑتے رہے لڑائی موت کی اور بیکار کیا اونھون نے ہاتھیون کو اپنے برچھیون سے اور مارا دلیران روم و حبش کو اور تھے ہاتھی کہ وہ لیتے تھے سواران
عرب پر اور مارتے تھے سوار اونکے نشانہ مسلمانون پر کہ نکلتے تھے تیر اونکے کثرت مین مانند جراد منتشر یہان تک کہ پھوٹین بہت آنکھین اوسدن اور نہ سنی جاتی تھی
آواز اوسدن سوا اسکے کہ کہا جاتا تھا واعیناہ یا پکارا جاتا تھا وا یداہ اور ہاتھی کچلتے تھے اور حبشی تیر مارتے تھے پہلوانون کو پس دوڑتے آئے اوسوقت
رفاعہ بن زہیر محاربی پاس نہال اور عمرو کے اور کہا ای امیر اگر یہی حال رہا تو تمام ہو جائینگے ہم سب کہا اون دونون نے کیا صلاح ہے تمھاری ای ابو حازم کہا
اونھون نے صلاح میری یہ ہے کہ جمع کرین ہم پرانے کپڑے اور بھگووین اونکو زیت اور تیل مین اور رکھین اونکو برچھیون پر اور لگائین اونمین آگ اور حکم کرو تم لوگون
کو کہ جمع کرین گیاہ قیصوم وغیرہ اور رکھین اونکو بیچ گونون کے اور باندھین اونٹون کی پیٹھون پر اور مشغول کرین ہم اونکو طرف لڑائی کے تاکہ آوین سوار اون کے روبرو
کو تو ہانکے جاوین اونکی طرف وہ اونٹ کہ وہ جب معلوم کرینگے آگ کو تو روندینگے اونکو پھر نہ صبر کر سکینگے وہ اسپر اور یہ مدد اللہ کی طرف سے ہو گی جانی سب نے
یہ صلاح اونکی اور لیا کین لوگون نے وہ چیزین پس نگذری مگر ایک ساعت کہ طیار ہوا یہ حیلہ اور جمع ہوئے ہزار سوار اور تر کیا اونھون نے چیتھڑون کو تیل مین
اور رکھی آگ برچھیون پر اور بھرین گونین قیصوم وغیرہ سے اور لگائی اونمین آگ اور چھوڑے پیچھے پہلوون مین اونٹون کے اور جب دیکھا یہ اونھون نے لگین
برچھیون کی اپنے ہاتھون مین اور آگ پیٹھ پر تو دوڑے طرف روم و حبش کے پھر جب دیکھا ہاتھیون نے یہ حال تو گھبرا گئے اور توڑین زنجیرین اور پیچھے گرا دیا
اپنے سوارون کو اور روندا اونکو اپنے پاؤن مین اور بھاگے گھوڑے اور خچر رومیون کے چھک کر اور متفرق ہو گئی جماعت اونکی اور بڑھے امراے اسلام دشمنون پر ساتھ
تلوارون کے اور مارے اونپر برچھے اور تیر اور روایت ہے مسیب بن نجبہ فزاری سے کہ دیکھا میں نے ایک جانور کہ بیچ پالا ہوا تھا اونھون نے اونکو بیچ صورت سگ کے تھا
اور تھے وہ جانور کہ مارتے تھے بازو اپنے اوپر سر اور مونھون کافرون کے اور مارتے تھے پنجے اپنی اونکی آنکھون مین اور نکال پھینکتے اونکا دماغ پھر اڑ جاتے
پھر نہ گذری مگر ایک گھڑی کہ بھاگے رومی اور پیچھے ہوئے اونکے مسلمان واسطے مارنے اور پکڑنے کے یہان تک کہ واقع ہوئی رات اور چھپ گیا دن اور بھاگے
وہ لوگ اور سر گانون تک جو مشہور ہے ساتھ دیر کے اور موضع لاہون اور اہناس اور سید و متک اطراف و جوانب مین اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے تمام رات
فجر تک پس پراگندہ اور پریشان ہوئی جماعت اونکی اور پکڑے گئے اونمین سے قریب پانچ ہزار آدمیون کے اور مارے گئے جیسا سبب کہ واقع ہوا تو جبکہ
کہ جب طلوع ہوئی فجر طرف میدان لڑائی کے تو پایا ہمنے زمین کو بھرا ہوا لاشون روم و حبش اور بجاہ وغیرہ سے اور مل گئی تھی ایک جماعت خدا کے مسلمین کی
کہ نہ خبر تھی اونکی رومیون سے سوا اس بات کے کہ تھی ہاتھ مین رومیون کے صلیب اور شانہ ہی پاس مسلمانون کے تو دیکھا ہمنے اونکو اس علامت

ودمیونکی اندر سے پھر جمع کین ہمنے شاخین کھجور اور نرکل کی اور رکھی ہمنے ہر کشتے پر ایک ایک اوس میدان مین جنگ کے پھر جمع کیا ہمنے اونکو اور گنا تو نکلے
کفار مقتول اونسے ہزار سوا اون کشتون کے جو مارے گئے پہاڑون اور رستون مین زائد شمار سے پھر شمار کیا شہدائے مسلمین کا تو ہوئے پانسو تیس شخص
پھر جمع ہوا مال غنیمت اور تقسیم ہوئی اوسکی اور نکالا عمرو بن عاص نے خمس اوسکا اور لکھا عریضہ فتح طرف حضرت خلیفہ کے اور طلب کیا امیر نے ہاشم بن مرقال
رضی اللہ عنہ کو اور ہمراہ کیے اونکے تیس سوار چیدہ لشکر سے بمعیت مال خمس اور اوس عریضہ فتح کے پھر حکم کیا انکو جانے کا طرف مدینہ طیبہ کے اور مقام کیا مسلمانون
نے مرج مین بعد اس واقعے کے پانچ دن تک یہان تک کہ دفع ہوئی ماندگی اونکی اور لوٹ آئے لوگ پیچھے گئے ہوئے بھاگے ہوؤن کے پھر جمع ہوئے مسلمان آگے
عمرو بن عاص کے اور اجازت چاہی اونسے جانے کی طرف جانب قبلہ کے تو اجازت دی اونکو اور رخصت کیا ساتھ دعائے خیر کے اور کہا تنگدل ہوتا ہون مین تمہاری
جدائی سے اگر نہ منع کیا ہوتا مجکو امیر المومنین نے جانے سے تو نہ جدا ہوتا مین تمسے پس لوٹے ہمراہ انکے تین ہزار ایک سو بیس آدمی اور ہوئے تمام شہدا اس
واقعے کے آٹھ سو اسی شخص کہ خاتمہ کیا اونکا اللہ تعالی نے شہادت پر اور کہا گیا ہے ایک ہزار اور نزدیک بعض کے نو سو چالیس موافق اختلاف راویون کے اور اللہ
علیم ہے ساتھ صحت کا کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ نہ لکھا مینے یہ حال مگر اوپر قاعدہ صدق اور مدد کے اللہ سے پس جب مالک ہوئے مسلمان اون
شہرون کے اور ذلیل ہوئے اہل شرک و فساد اور ہوئی یہ بات ببرکت صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہ وہ مرد دلاور اور سردار پسندیدہ تھے مہاجرین و انصار سے دوست
اور ہمنشین حضرت محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فتح کیے شہر زور تلوار سے اور ذلیل کیا کفار کو اور راضی کیا عزیز غفار کو اور بیچین جانین اپنی واحد جبار کو
بدلے بہشتون کے کہ جاری ہین نیچے اونکے انہار کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب کہ گئے وہ بھاگے ہوئے آگے اپنے لوک و بطارقہ کے اور مطلع کیا اونکو
اس حال سے تو واقع ہوا رعب اونکے دلون مین اور متحیر ہوئے نفوس اونکے اور نہ جانا اونہون نے کہ کیا تدبیر کرین اور سخت تر ہوا یہ حال اوپر بطریق اہناس اور
صاحب بہنسا کے تباہ ہونا اونکے سپاہیون کا پس ارادہ کیا اونہون نے قلعے کا اور جمع کیا سامان ضروری قلعے کا اور یقین جانا کہ عرب آوینگے اس سرزمین
اور لوٹینگے سو احوال بطارقہ صعید اور اوسکے امیرون کا اور تنگدل ہوئے وہ شکستان لشکرون سے کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پہونچا وہ خط طرف حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ کے تو خوش ہوئے اور پڑھا وہ خط اوپر حضرت علی و حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت عباس بن عبد المطلب چچا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے رضی اللہ عنہم اجمعین سو خوش ہوئے سب صاحب بکمال خوشی اور پھر تقسیم کیا مال اوس غنیمت کا اہل مدینہ پر اور کیا حصہ اپنا برابر ایک شخص کے اونمین
اور لکھا جواب اوس خط کا اور دیا ہاشم کو اور کہا اونسے کہ کہدینا عمرو سے کہ برانگیختہ کرین صحابہ کو اوپر فتح کرنے ملک صعید کے کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ عمرو بن عاص نہ لوٹے طرف مصر کے یہانتک کہ تقسیم کیا غنائم کو اصحاب مین اور فضیلت دی اونمین اہل ایمان اور سابقین اسلام کو پھر لوٹے طرف مصر کے
بعد درست کرنے لشکر کے طرف ملک صعید کے کہا راوی نے جب کہ رخصت ہوئے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ خالد بن ولید اور باقی امرا سے رضی اللہ عنہم
تو مشورت کی لوگون نے آپس مین کہ قصد کرین کس طرف کا تو متفق ہوئی رائے سب کی اس بات پر کہ روانہ کرین ایک ہزار سوار طلیعہ کے بامارت قیس بن حارث کے
اور ہمراہ اونکے ایک جماعت اونکے افسرون کی مثل [illegible] بن زبیر مجاربی و قعقاع بن عمرو تمیمی اور عقبہ بن عامر جہنی اور ذو الکلاع حمیری رضی اللہ عنہم کے کہ جاوین
ہمراہ اون شہرون کے اور رہے باقی لشکر پیچھے اونکے پیچھے سے پس جو اطاعت اور طلب امان کرے تو امان دین اوسکو اور صلح کرین اوس سے اور
مقرر کرین اوسپر جزیہ اور جو انکار کرے جنگ کرین اوس سے اور جو اسلام لاوے چھوڑ دین اوسکو اوسکے حال پر اور روانہ ہوئے حضرت خالد ساتھ باقی صحابہ
کے اہناس کی طرف کہ وہ بڑا تھا درمیان شہرون جانب قبلے کے بعد کورہ کے اور مضبوط بڑا ہوا سامان حرب سے تیار تھا جب کہ مطلع ہوا بطریق اوسکا آنے سے
صحابہ کے تو جمع کیا اپنے بطریقون کو در حالیکہ لوٹ گئے تھے لشکر اونکے اور بجھ گئی تھی آگ اونکی اور پست ہوا تھا کلمہ اونکا بسبب شکست اونکے لشکرون کے اور
مشورت کی اونسے اس مقام مین اور کہا اونسے کہ مستعد ہو جاؤ اور لڑو واسطے اپنے اہل و عیال اور حفاظت سامان و مال پر ورنہ ہو جاؤگے تم غلام عرب کے کہ
کرینگے تمسے جو چاہین اور اگر مرضی ہو تمہاری تو صلح کرین ہم اونسے اور کہا یہ تاکہ معلوم کرے کہ کیا ظاہر کرتے ہین بطارقہ اونکے سو جواب دیا سبنے کہ نہ دینگے ہم
شہر اپنے [illegible] کہ [illegible] ہون اور [illegible] کرینگے ہم سب ساتھ اپنا اس [illegible] قلعے مین اور لڑینگے ہم اونسے پس اگر مغلوب ہوئے تو چڑھ جاوینگے اس قلعے پر

ابن مستفق ہوئی صلاح سبکی اس بات پر پھر جسنے قبول کی یہ بات تو نکلا وہ ساتھ اہل و مال اپنے کے اور جسنے یہ قبول نکیا وہ مقیم رہا اپنے مقام پر اور اسی طرح بطریق
بہنسا کے بعضے گئے ساتھ اہل و مال کے بہنسا میں اور رہے بعضے اپنی جگہ میں اور قصد کیا بعضے شہر والوں نے لڑائی کا پس گئے خالد مع لشکر یہاں تک
کہ قریب پہونچے اہناس کے اور تھے آگے اونکے طلایہ امرائے کہ لوٹتے تھے شہر کنارہ بحر کے جو آ طرف اونکے طالب صلح تو مصالحہ کرتے اوس سے اور لیتے
رسد اور سامان وغیرہ کے اور جو انکار کرتا تو دعوت اسلام کرتے اوسکو اگر نہ قبول کرتا تو طلب کرتے اوس سے جزیہ اور اگر نہ راضی ہوتا اسپر بھی تو لوٹتے عرب
اونکو یہاں تک کہ پہونچے قریب اہناس کے اور خبر ہوئی وہاں کے حاکم دشمن خدا کو تو کہا اوسنے ضرور ہے مجکو لڑنا انسے یہاں تک کہ دیکھوں کیا ہوتا ہے انکے ساتھ
میں پھر نکلا باہر شہر کے قریب فصیل سے اور نہ آگے بڑھا اور کھڑے کیے خیمے اور درست کیا لشکر اور زینت کو اور تھے اوس شہر کے چار دروازے تو بند کیے تین اور
کھلا رکھا دروازہ شرقی اور کہا اگر ہم میں شہر میں بسے لڑائی کے تو طمع کرینگے عرب غارت کی ہمارے اطراف میں پھر حاضر ہوا لشکر کی تو ہوئے آدمی اوسکے پچاس ہزار
اور کہا سب سے واسطے ثبات قدمی اور لڑائی کے تو مستعد ہوئے سب واسطے قتال کے اور منتظر ہوئے آنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے کہا واقدی رحمۃ اللہ نے
کہ خالد جب قریب ہوئے اہناس کے تو بلایا زبیر بن عوام کو اور دیے اونکو ہزار سوار امراء و غیرہ سے اور حکم کیا آگے جانے کا پھر بلایا فضل بن عباس کو اور دیے
اونکو ہزار سوار اور کہا انکے پیچھے جاؤ اونکے پھر بلایا مسیب بن مسروق عبسی کو اور دیے اونکو ہزار سوار اور کہا انکے پیچھے جاؤ انکے پھر بلایا زیاد بن ابی سفیان کو اور ہمراہ کیے
اونکے بھی ہزار سوار اور کہا انکے پیچھے جاؤ انکے پھر بلایا مالک اشتر نخعی کو اور ہمراہ کیے اونکے ہزار سوار اور روانہ کیا انکے پیچھے زیاد کے پھر چلے خالد ساتھ باقی لشکر کے کہا
راوی نے کہ کہا عون بن سعید نے کہ حدیث کی مجھسے ہاشم بن نافع نے رافع بن مالک علوی سے کہا اونھوں نے تھا میں بیچ سواروں زبیر کے رضی اللہ عنہ
جب کہ پہونچے یہ درمیان میں اون شہروں کے اور شروع کیا ہمنے لوٹنا اطراف کا تو پایا ہمنے ایک ریوڑ بھیڑوں کا ساتھ چرواہوں کے جب کہ دریافت کیا اونھوں نے
ہمکو تو بھاگ گئے اور بھیڑیں چھوڑ گئے پس وہ ہم پاس تھیں اونکو اور بڑھے تھوڑی دور تو نگاہ کی ناگاہ ظاہر ہوئے کچھ نصاری وغیرہ اور عورتیں اور لڑکے جب دیکھا اونھوں نے
ہمکو بھاگ گئے پیچھے کو اور تھے ساتھ اونکے تین سوار سوا بطارقہ قوم کے جوان سے اور تھا ساتھ اونکے ایک بطریق لباس فاخرہ پہنے ہوئے تو بھاگے ہمکو دیکھکر اور پیچھے
دوڑے ہم اونکے پکڑنے کو پس تھوڑی دور میں پکڑ لیا ہمنے اونکو اور دریافت کیا ہمنے اونسے مقام و حال اونکا پس کہا اونھوں نے کہ ہم کئی جگہ کے ہیں جاتے تھے طرف
اہناس کو پھر پیش کیا ہمنے اونکو اسلام تو انکار کیا اونھوں نے اوسکے قبول سے تو قتل کرنا چاہا ہمنے اونکو ولیکن منع کیا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اور
کہا کہ آنے دو حضرت خالد کو تاکہ کریں جو چاہیں پھر لے گئے ہم انکو یہاں تک کہ قریب پہونچے ہم اہناس کے اور دیکھے ہمنے خیمے وہاں کھڑے ہوئے پس تکبیر
کہی سب مسلمانوں نے یہاں تک کہ گونج گیا میدان اونکی تکبیروں سے اور نکلے وہی باہر خیموں سے ہمارے دیکھنے کو اور دشمن خدا مارنوس بن [illegible]
اونکا اور دربان اور نائب اور ارباب دولت اطراف میں ہے گرد تھے اوسکے اور پہنے تھے قبا دیبا مشکی اور تاج جڑاؤ سر پر لیے ہوئے تھا [illegible]
موتیوں کے اور گھیرے ہوئے تھے وہ اوسکو سیدھی اور اولٹی طرف سے الغرض جب کہ نزدیک ہوئے ہم اونکی طرف تو شور کیا اونھوں نے اپنی زبان میں اور
ظاہر کیا کلمہ کفر اپنا اور پڑھے طرف ہماری پھر جب کہ قریب ہوئے زبیر اونکے تو بلایا انسان اور پڑھے یہ اشعار **اشعار**

ألا يا أهل اهناس الطغاة الكوافر	ويا عصبة الشيطان من كل غادر
أتنكر ليوث الحرب سادات قومها	على كل مشكول من الخيل ضامر
فإن لم تجيبوا سوف تلقون ذلة	ونقتل منكم كل قرم وكافر

یعنی خبردار اے لوگو اہناس کے ہٹ دھرمیو کافرو اور اے فوج شیطان کی ہر ایک قول توڑنے والی آئے تمہیں لڑائی کے سردار اپنی قوم کے اور ہر ایک پتلی کمر والے
باریک اندام گھوڑے پر اگر نہ مانو گے تو آگے کو ہوگی تمہیں ذلت اور قتل کرینگے ہم تم میں سے ہر ایک تجاوز کرنیوالے کو کہا راوی نے پھر قریب ہوئے ہم اونسے اور نکلے تھوڑی
تھوڑی دیر کہ آ پہونچے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ ساتھ اپنے ہمراہیوں کے اور تکبیر کہی انہوں نے اور جواب دیا اونکو اہل اہناس نے فضل نے اور پڑھے یہ شعر **اشعار**

يا أهل اهناس البلاد الطواغيا	أتنكر ليوث الحرب [illegible]

اقروا بان الله لا رب غيره	والا تردوا امرا اعظيما مهدا ابيا	وقروا بان الله ارسل احمدا	نبيا كريما للخلائق هاديا

یعنی اے گروہ اہناس کے کتو دھیان سنو آئے تمپر شیر لڑائی کے ابسنو تم میری بات اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں اور نہیں تو دیکھو گے بڑا کام نزدیک آنے والا اور اقرار کرو کہ اللہ نے بھیجا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نبی ہیں عزت والے خلق کے راہ بتانے والے پھر اوترے قریب پہلے صحابیوں سے پس گذری تھی ایک ساعت کہ آئے امیر میسرہ بن مسروق مع اپنے لشکر کے اور تکبیریں کہیں اون سبھوں نے اور جواب دیا اونکا مسلمانوں نے پھر ہلایا نشان میسرہ نے اور پڑھے یہ اشعار اشعار

اتيناك اهناس بكل غضنفر	على كل صهال من الخيل اجرد ونخرب اهناسا ونقتل اهلها	فان هم اطاعونا شكرنا فعالهم اذا خالفوا دين النبي محمد	والا ابدناهم بكل مهند

یعنی آئے ہم اہناس پر ہر ایک شیر کو اور ہر ایک ہنہنانے والے گھوڑے کم بال والے کے پھر اگر وہ ہمارا کہنا مانیں گے ہم احسان مانیں گے اونکے کام کا اور نہیں تو تباہ کر دینگے ہم اونکو ہر ایک تلوار سے اور ویران کر دینگے ہم اہناس کو اور قتل کرینگے ہم اونکے لوگوں کو جب برخلافی کرینگے وہ نبی محمد صلعم کے دین کی اور اوترے قریب فضل بن عباس کے جبکہ غروب آفتاب کا ہوا تو آ پہنچے زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور تکبیریں کہیں اور جواب دیا اونکا مسلمانوں نے اور ہلایا نشان اپنا زیاد نے اور پڑھے یہ اشعار اشعار

هلموا الى اهناس يا ال هاشم	ويا عصبة المختار نسل الاكارم لننصر دينا للنبي محمد	ونذكركم ضرب الشهام بشدة نبي الهدى المبعوث من ال هاشم	وقطع رءوس ثم فلق الجماجم

یعنی آؤ طرف اہناس کے اے اولاد ہاشم کی اور اے پہلوانو چنے ہوئے کہ نسل بزرگوں کی ہے آؤ لازم پکڑو مارنا نیزوں کا زور سے اور کاٹنا سروں کا زور سے اور پھاڑنا کھوپریوں کا تاکہ مدد کریں ہم نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جو نبی ہیں راہ بتانے والے بھیجے ہوئے ہاشم کی اولاد میں سے کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے پس شب گذاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قراءت قرآن اور درود کے اوپر نبی انس و جان کے صلی اللہ علیہ وسلم اور نگہبانی کرتے تھے یہاں تک کہ ظاہر ہوئی فجر پس ظاہر ہوئے حضرت مقداد ساتھ اپنے سواروں کے اور تکبیریں کہیں ساتھ مسلمانوں کے اور ہلایا نشان اپنا مقداد نے قریب آکر اور پڑھے یہ اشعار اشعار

انا الفارس المشكور في كل موطن	وناصر دين للنبي محمد ونقتل عباد الصليب جميعهم	لعل ننال الفوز عند الهنا باسمر خطي وعضب مهند	فيا فوز من اضحى نزيل المؤيد

یعنی میں وہ سوار ہوں جسکا احسان مانا ہوا ہے ہر مقام میں اور مددگار ہوں نبی محمد صلعم کے دین کا شاید پہنچیں ہم مراد کو پاس اللہ کے پاس سوای مراد کو پہنچا اوسکا جو گیا مہمان مددگار کا اور قتل کرینگے ہم صلیب پوجنے والوں کو تمام گندم گون نیزہ سے اور ہندی تلوار سے کہا راوی رحمۃ اللہ نے پس اوترے برابر فضل بن عباس کے اور گفتگو کی آپس میں ان امیروں نے اور جبکہ دیکھا کفار نے ہمکو تو گمان کیا تھا کہ نہیں پہنچے ہماری کوئی اور سو مقام کیا ہمنے اوسدن اور نہ تعرض کیا کچھ ہمنے اور نہ اونھوں نے پھر دوسرے دن قریب طلوع آفتاب کے اوٹھا ایک غبار جھول عادیہ کا کہ تھے اوسپر سوار حجاز یہ پس تکبیریں کہیں اونھوں نے اور اوٹھائے نشان اسلامی اور اعلام محمدی اور سنی صحابہ حضرت نے آوازیں اونکی تو نکلے امرا اونسے ملنے کو سو پایا حضرت خالد کو آگے اونکے اور اونکے اطراف میں غانم بن عیاض اشعری اور ابو ذر غفاری اور ابو ہریرہ دوسی کہ نام اونکا عبد الرحمن ہے اور باقی امرا مہاجرین و انصار کو رضی اللہ عنہم اجمعین جب کہ دیکھا رومیوں نے قریب سے تو خوفناک ہوئے دل اونکے اور اوترے صحاب آنحضرت قریب اہناس کے اپنے اپنے لشکرگاہ میں اور مقام کیا اوسدن پھر دوسرے روز جمع کیا حضرت خالد نے امرا اور نشان والوں کو اور مشورت کی کہ کسکو روانہ کریں طرف حاکم اہناس کے کہا مقداد نے کہ میں جاؤنگا طرف اہناس کے سو پسند کیا اونکو خالد نے اور کہا تم لائق ہو اس کام کے لو اپنے ہمراہ جسکو چاہو تو ساتھ لیا اونھوں نے اپنے ضرار بن ازور اور میسرہ بن مسروق عبسی کو اور کہا انسے خالد نے کہ بلانا اوسکو طرف اسلام کے اگر انکار کرے تو مقرر کرنا جزیہ اوسپر اور اگر نہ مانے یہ بھی تو کہدینا پیغام لڑائی کا اور حفاظت کرنا اپنی جانوں کی کہا راوی رحمۃ نے پھر گئے یہ تینوں یہاں تک کہ قریب پہنچے اونکے لشکر میں کہ ہوئے گھوڑوں سے ملنا ہیں اونکے خیموں کی تو پکارا اونکو کہ کون ہو تم کہا انھوں نے ہم وکیل ہیں پس مطلع کیا بطریق کو اس حال سے تو حکم دیا اوسنے اونکو آگے لانے کا جب پہنچے یہ دروازہ اوسکے نوکر اوسکے دربان اور چوبداروں نے جھکو زمین پر کہ آگے بادشاہ کے تو نہ ملتفت ہوئے یہ اونکی کہنے کو اور نہ اوتر

سوار ہو کر روانہ ہوئے خیمہ بادشاہی کے اور کھڑے ہوئے وہان پس حکم ہوا اونکو اندر جانے کا تو گئے یہ پکڑے ہوئے باگین اپنے گھوڑون کی تو چاہا غلامون نے روکنا اونکا
سو منع کیا اونھون نے اور اشارہ کیا اونکو بطریق نے کہ نہ تعرض کرو انسے کسی طرح پس تعرض کیا کسی نے اور گئے آگے تو دیکھا اصحاب نے اوسکو بیٹھا ہوا اوپر
تخت سونے کے مرصع ساتھ جواہر اور موتیون کے اور بیٹھے ہوئے تھے گرد اوسکے بطریق اور ارباب دولت اور دربان وغیرہ کھڑے تھے لیے ہوئے ہاتھون مین
تلوارین اور گرز اور تیر جب کہ دیکھا اوسنے اصحاب کو تو بدل گیا رنگ اوسکا اور ڈر گیا اور حکم دیا اونکو بیٹھ جانے کا کہا اونھون نے نہین بیٹھتے ہم اس فرش پر کہ
حرام ہے ہمپر تو حکم کیا واسطے اوٹھانے فرش حریر کے اور بچھوا دیا وہان ایک فرش صوف کا اور کہا بیٹھیے تو تب کہا اونھون نے نہ بیٹھین گے ہم یہان تک کہ اوتر
سا اپنے تخت سے پس کچھ بولنے لگے رومی تو منع کیا اونکو بادشاہ نے سو چپ ہو گئے اور چاہا لینا تلوارین اصحاب کی تو نہ قبول کیا اونھون نے دینا اوسکا تب چھوڑا
اونھون نے تعرض اونسے اور کلام کیا بادشاہ نے پس انکار کیا اونھون نے جواب کا یہان تک کہ نیچے آیا تخت سے جب اوترا بادشاہ تو ہمکلام ہوا اونسے عربی زبان
مین اور پوچھا حال انکا کہا اونھون نے کہ نہ جائین گے ہم یہان سے اور طرف یہان تک کہ قبول کرے اسلام تو اور تیری قوم یا دو جزیہ یا لڑائی کرو سو انکار کیا اوسنے
ان باتون کا اور کہا جاؤ کہ ہنگام وعدہ لڑائی کا کل کا دن ہے تو نکلے اصحاب اوسکے پاس سے اور لوٹ آئے طرف خالد کے اور آگاہ کیا اونکو اس ماجرے سے تو آمادہ کیا
اونھون نے امر کو لڑائی پر پھر فجر کو نماز پڑھی خالد نے ساتھ اپنے لوگون کے اور جلدی کی واسطے حرب و قتال کے اور ندا دی گئی اَللّٰھُمَّ یَا خَیْلَ اللّٰہِ اِرْکَبِیْ
وَالْجَنَّۃَ اُطْلُبِیْ یعنی مدد کرو مدد کرو اے گروہ اللہ کے سوار ہو اور جنت طلب کرو پس چڑھے مسلمان گھوڑون پر اور بلند کیے نشان اپنے اور درست کیا میمنہ
اور میسرہ اور قلب اور بازوؤن کی فوجون کو اور کھڑے ہوئے خالد درمیان لشکر کے اور کیا اوپر ساقہ کے میسرہ بن مسروق عبسی اور مالک اشتر نخعی کو ساتھ پانسو
سوارون کے مہاجرین و انصار سے پس گذری سوا ایک ساعت کے کہ ظاہر ہوئے رومی اور صلیبین کہا راوی نے حدیث کی ہمسے رافع بن مالک نے
عبادہ بن مازن سے اوسنے محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا اونھون نے جب کہ آئے نشان اون لوگون کے تو گنا ہمنے اونکو تو تھین بیاسی صلیبین نیچے ہر صلیب کے
ہزار سوار پھر ہوا اول نکلا لڑائی کو تھا وہ ایک بطریق پہنے ہوئے لباس سرخ ریشمی اور تھا اوسکے سر پر خود کہ پٹی ہندی تھی اوسپر جواہر کی سو نکلا اوسکے مقابلے مین
ایک سوار قبیلہ خثعم کا زید بن ہلال نام سو شہید کیا اوسکو اوس بطریق نے پھر طلب کیا اوسنے اور مقابل کو تو نکلے اوسکی طرف عبداللہ بن عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہما پس نہ مہلت دی اونھون نے اوسکو اور ماری تلوار اوسکے سینے پر کہ نکل گئی اوسکے شانے پر اور گرا وہ مردود آلودہ خون مین اور جلد لے گیا
اللہ تعالیٰ روح اوسکی دوزخ مین پھر طلب کیا عبداللہ نے مقابل دوسرا پس نکلا ایک سوار رومی تو مارا اوسکو بھی پھر نکلا اور تو قتل کیا اوسکو بھی پھر گھیرا دو دیا تھا
اونکے میمنہ پر اور متفرق کر دین صفین اونکی پھر لوٹ آئے اپنی فوج قلب مین پھر نکلے بعد اونکے حضرت شرحبیل بن حسنہ اور کام کیا مثل اونکے پھر حملہ کیا بعد اونکے فضل بن عباس نے
اور بعد اونکے عباس بن مرداس نے اور بعد اونکے ابو ذر غفاری نے پھر حملہ کیا سب مسلمانون نے یکبارگی اور دیکھا رومیون نے آتے ہوئے تو ہوشیار ہوئے
ساتھ اپنے ہتھیارون کے اور واقع ہوئی لڑائی دو پہر تک کہا راوی رحمۃ اللہ نے کہ اوسوقت حملہ کیا خالد بن ولید نے اور گھس گئے میمنہ مین اور الٹ دیا
اوسکو میسرہ پر پھر گئے طرف میسرہ کے اور اولٹ دیا اوسکو میمنہ پر اور لڑے عرب خوب کہ شکست ہی یہان تک کہ آئی رات اور پردہ ہو گئی درمیان دونو لشکر کے
پھر لوٹ آئے لشکر اپنے مقامون پر اور شب گذاری مسلمانون نے ساتھ خبرداری اور نگہبانی کے اور جستجو کی مسلمانون نے اپنے لوگون کی تو شہید ہوئے تھے
اونمین چالیس آدمی کہ معزز اونمین سے ربیعہ بن عامر داؤدی اور زید بن جبیر غفاری اور غانم بن نوفل غفاری اور صفوان بن مارد یربوعی تھے اور باقی تھے متفرق لوگو
سے اور مارے گئے ایک ہزار تین سو کچھ زائد کافرون سے جب الگ ہوئے عدو اللہ بیچ اپنے لوگون کے تو آشنا کی اس لڑائی کی اور دشوار ہوا اونپر معاملہ اس لڑائی کا تمام
تو فکر ہوا بطریق اور متفق ہوئے لڑائی پر پھر جب صبح ہوئی پڑھی مسلمانون نے نماز فجر کی اور بیٹھے اپنے گھوڑون پر اور صفین باندھی رومیون نے تو پس نکلا ایک
بطریق اوسکا کہ کہا جاتا تھا اوسکو صاحب طیلسان پہنے ہوئے سامان جنگ اور طلب کیا مقابل اپنا تو نکلے اوسکی طرف فضل بن عباس سو ہوئے دونون اور برابر ضرب کی
دونون نے لیکن پڑا پہلے ہاتھ فضل بن عباس کا اوسکے سر پر اور تر آئی تلوار دانتون تک اور گرا وہ بیہوش آلودہ خون مین اور جلد لے گیا اللہ تعالیٰ جان اوسکی دوزخ میں
پھر نکلا بطریق دوسرا اور قتل کیا اوسکو بھی اسی طرح قتل کیے چار آدمی معزز اونکے پھر حملہ کیا رومیون نے ایکبارگی اور دوڑے اوسطرف سے سوار اون مسلمانون اور حملہ کیا فرقے

اور بڑا مہر کی شجاعت اور حملہ کیا مذعور بن غانم اشعری اور فضل بن عباس اور محمد بن عقبہ بن ابی معیط اور مسلم اور جعفر اور علی بن عقیل اور عبد اللہ بن جعفر اور سلیمان بن خالد اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم نے پس واقع ہوا ایک امر عظیم اور کثرت ہوئی طعن و ضرب کی اور اوڑی اسقدر گرد کہ رات ہوگیا دن اور خالد پھرتے تھے اوسمین مانند شیر کے جھاگ بھرے مونھہ مین پس اسی حال مین اوٹھائی غانم بن عیاض نے آنکھہ اپنی طرف آسمان کے اور کہا اے بڑے سب بڑون کے اوتار ہمپر مدد اپنی جیسے کہ اوتاری تونے ہمپر بہت مقامون مین اور مدد کر ہماری اوپر کافرون کے پس مطمئن ہوئے دل امرا کے اونکی دعا سے اور نہ گذری مگر تھوڑی دیر کہ دیکھا ہمنے لشکر کفار مین گرتے ہوئے لوگون کو اور نہ جانا ہمنے کہ کس چیز سے مارے جاتے ہین جب دیکھا رومیون نے یہ حال بھاگے طرف دروازے کے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے درحالیکہ مارتے اور پکڑتے تھے اور لوٹتے تھے اونکو اور پتھر پڑتے تھے اوپر فصیل کے اوپر سے واسطے روکنے کے پس نہ ملتفت ہوئے وہ اونکی طرف اور گھس گئے دروازون تک اور گھس گیا اندر وہ لعین اور روک لیا خالد وغیرہ امرا نے ایک ٹکڑا لشکر روم کا قریب پانچ ہزار آدمیون کے اور تھے مسلمان قریب چھہ سے کے پس لڑے نزدیک دروازے کے اور مارے اونکو پھر اور قتل کیے اونسے قریب تین ہزار آدمیون کے اور نکل گئے دروازے سے قریب ایک ہزار سوار کے اور گھیر لیا باقیون کو پھر بند کیے اونھون نے دروازے اپنے اور چڑھے دیوار پر اور لڑے اوپر سے ساتھہ پتھرون اور تیرون کے یہان تک کہ جدائی ڈالی درمیان دونون کے رات نے کہا راوی رحمہ اللہ نے اور محاصرہ کیا اہناس کا مسلمانون نے تین مہینے تک اور ہر روز لڑتے اونسے اور مضبوط تھین بلند دیوارین اوسکی اور بند تھے دروازے اوسکے اور غارت کرتے تھے اصحاب رسول اللہ اوس ملک کو اطراف و نواح تک کہا راوی نے پس ضعیف ہوئے اہل اہناس جو کہ قوی تھے اور مرے ضعیف اونمین سے اور منقطع ہوئی مدد اونکی اور تنگدل ہوئے اور طمع کی اونمین اصحاب نے پس مشورت کی خالد نے اپنے لوگون سے کہ کیا کرین اوسکی فتح مین کہ دشوار ہوا کھولنا دروازے کا کہا اونسے مرزبان رضی اللہ عنہ نے کہ تھے وہ مرزبان کسریٰ سے اور قبول کیا تھا اونھون نے اسلام اور نکلے تھے جہاد کو اور روکا تھا نفس اپنا اللہ تعالیٰ کی راہ مین پھر شہید ہوئے یہ بہنسا مین قریب شہر کے مشرق کی طرف بحر یوسفی سے بیچ لڑائی صاحب طنجا ذات الاعمدہ کے اور قریب آئیگا ذکر اونکا اوسی موضع پر انشاء اللہ تعالیٰ سو کہا ان مرزبان نے کہ ہم لوگ ملک فارس مین جب کہ محاصرہ کرتے ہین کسی قلعے کا اور نہین قادر ہوتے اوسکی فتح پر تو لیتے ہین روغن زیتون اور گندھک اور بھرتے ہین اوسکو صندوقون مین لکڑیون کے پھر لگاتے ہین اونمین لکڑیان اور اوٹھاتے ہین اوسکو بعضے لوگ اور بعضے منع کرتے ہین اونسے دشمنون کو یہان تک کہ پہونچتے ہین دروازے پر اور رکھدیتے ہین اون صندوقون مین آگ اور لوٹ آتے ہین پس آگ لگ جاتی ہے دروازون مین اور کھل جاتا ہے دروازہ اور جلا دیتی ہے آگ لکڑی اور تختے اور پتھر کو پس گر پڑتے ہین وہ کہا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کرینگے ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ پھر صبح کو جلدی کی جمع کرنے مین ان اشیا کے اور رکھا اونکو صندوقون مین اور لگائین اونکے کنارون مین لکڑیان دراز نیچے سے اور اوٹھایا اوسکو لوگون نے اور چلے پیچھے اونکے سوار اور تھے ہمراہ اور مرزبان آگے اونکے ہانکتے چلتے تھے اونکو ترکیب اوسکی اور چھپے ہوئے تھے بیچ ڈھالون کے اور پتھر اور تیر پڑتے تھے اونپر اوپر سے دیوار کے یہان تک کہ پہنچے پہلے دروازے پر شہر کے دروازون سے کہ وہ باب شرقی اور بڑا دروازہ ہے جب کہ نزدیک پہونچے اوسکے رکھا صندوقون کو دروازے پر اور لگائی آگ اونمین پیپا اور لپٹ مین اور لوٹ آئے پس نہ گذرا ایک لحظہ کہ لگی آگ درمیان پتھرون کے مع لوہے اور لکڑی دروازے کے اور پہونچی آگ اوپر قلعے کے ایک برج تک اور گر پڑا وہ برج مع اون لوگون کے کہ تھے اوسمین اور ہلاک ہوئی اوسمین اونکی ایک جماعت کثیر اور دوڑے مسلمان طرف دروازے کے اور بجھایا پس ڈالکر پانی کی اور بجھایا اوس آگ کو اور گھس گئے دروازے سے اندر شہر کے اور قصد کیا طرف محل بادشاہی کے اور تھا وہ بہت محکم اوپر ستونون پتھر تراشیدہ کے اور بند تھے دروازے اوسکے سو کھولا اونکو مسلمانون نے اوسی ترکیب سے جب دیکھا اوس ملعون نے یہ حال بے طاقت ہوا اور بے صبری سے حکم دیا دروازے کھولنے کا اور پکارا الامان الامان اور نکلی ساتھہ اوسکے جماعت اہل دولت اور بطارقہ کی پھر پیش کیا مسلمانون نے آگے اوسکے ایمان سو انکار کیا اونھون نے تو حکم دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اونکی گردنین مارنے کا پس جو اسلام لایا باقی رہا اور جسنے انکار کیا مارا گیا اور پناہ مانگی اہل بازار اور رعایا نے اور کہا ہم لوگ مغلوب تھے پھر حکم [illegible] نے اونکو چھوڑ دیا اونکو اور جو باقی رہا اپنے زمین پر مقرر کیا اوپر جزیہ اور گرادیے مکانات وغیرہ یہان تک کہ ہوگئے ٹیلے اور غنیمت لی مسلمانون نے بہت [illegible] اور فرش [illegible] قیمت کے اور چھوڑا اوپر عبادہ بن قیس کو ساتھہ [illegible] مسلمانون کے اور نکلے باہر شہر کے

پس نہ باقی رہا کوئی وہان کا مگر یا مسلمان ہوا یا قبول کیا جزیہ دینا اور تعمیر کین وہان مسجدین جب فارغ ہوئے خالد اس کام سے تو جمع کیا غنیمت کو اور بھیجا خمس کو طرف عمرو
بن عاص رضی اللہ عنہ کے روانہ کرین وہ اوسکو طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مدینہ منورہ مین اور بھیجا واسطے عمرو بن عاص کے حصہ اونکا اور اون مسلمانون کا جو تھے ساتھ اونکے
مصر مین مع اطراف اوسکے اور مقام کیا خالد رضی اللہ عنہ نے اور باقی امرا نے اہناس مین چالیس دن پھر بلایا خالد نے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کو اور ہمراہ کیا اونکے ہمیون
بن امران اور ایک ہزار سوار کو اور حکم کیا اونکو کہ پہلے جاوین ملک بطلوس مین اور اوترین طرف اہل کورہ کے جب ملاقات کرین قیس بن حارث سے تو حکم کرین اونکو
جانے کا قریب بہنسا کے اور لڑین لڑنے والون سے اور صلح کرین صلح چاہنے والون سے اور جو اسلام لاوے سلامتی ہے واسطے اوسکے یہان تک کہ آ جاوے
پاس اونکے اور پھر روانہ کیا بعد اونکے غانم بن عیاض اشعری کو ساتھ ایک ہزار سوار کے کہ تھے اونمین فضل بن عباس اور مسیب بن نجبہ فزاری اور ابو ذر غفاری اور
مرزبان فارسی و جعفر اور مسلم اور علی اور عبد اللہ بن مقداد اور سلیمان بن خالد اور محمد بن طلحہ اور عمرو بن سعد بن ابی وقاص اور شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا انسے خالد رضی اللہ عنہ نے کہ جاؤ یہان تک کہ پہنچو تم طرف شہر بہنسا کے اور مین پیچھے تمہارے ہون جب تک کہ نہ ملے تمکو اور جیسے ساتھ
والون کو کچھ نفع اور بلاؤ لوگون کو طرف اسلام کے پس اگر قبول کرین قول ہمارا تو نفع و نقصان اونکا مثل ہمارے ہے اور جو انکار کرے اوس سے تو طلب کرو اوس سے
جزیہ اور جو نمانے اسکو بھی تو طیار ہو اوس سے لڑائی کو اور اوترا کرو پاس آبادیون کے اور نہ ہوا کرو مگر اکٹھا اور بھیجو لشکر اطراف مین اگر ہون سب قریب آپسمین کہ جب کہ
زور پڑے کسی لشکر پر اور اوسکی وسعت سے تو مدد کرو اوسکی ہر طرف سے اور ثابت رکھو نیتین اپنی اور خالص کرو نیتین اپنی اور قوی کرو ارادے اپنے پھر جب
پہنچو طرف بہنسا کے کہ وہ دار الملک اور محل ولایت انکا ہے تو وکیل بھیجو طرف بادشاہ کے اور دعوت کرو اوسکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کرے اسلام تو باقی
رکھو اوسکو اوسکے ملک مین اور اگر انکار کرے تو لکھوا وے کہ جزیہ دیوے ہاتھ سے ذلیل ہوکر اور اگر نہ مانے یہ بھی تو فیصلہ ہے ساتھ تلوار کے یہی یہان تک کہ حکم
کرے اللہ تعالی اور وہ بہتر حاکمون کا ہے اور سنا ہے مینے کہ وہ شہر بھرا ہوا ہے لوگون سے اور بہت ہین اوسمین گھوڑے اور گرد اوسکے بہت گانو اور شہر اور دیہات
ہین سو جو صلح کرے تمسے قبول کرو صلح اوسکی اور جو قتال کرے لڑو اوس سے اور لازم پکڑو اپنے اوپر احتیاط اور اخلاص نیت اور صدق ارادت کو فرمایا ہے
اللہ تعالی نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ یعنی اے ایمان والو ثابت
مقابلہ مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہنچو پھر بعد اوسکے بلایا مسیب بن نجبہ رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ اونکے زیاد بن ابی کبشہ
مغیرہ کے جو دادا ہین اون زیاد کے کہ وہ قریشی تھے اور مدینہ مین قریب النبی کے رہتے تھے اور قریب آویگا ذکر ان زیاد بن مغیرہ کا اور اونکے لوگون کا انشاء اللہ تعالی اور اونکے ساتھ
اور بلایا سعید بن زید کو جو ہین عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم سے اور ابان بن عثمان بن عفان کو اور ... سو سوار کی اونکو وصیت اور رخصت کیا ان سبکو کہا
راوی رحمۃ اللہ علیہ نے پس روانہ ہوئے عدی بن حاتم طائی اور ہمیون یہان تک کہ پہنچے موضع سیدہم اور اوسکے اطراف مین تو پایا مالک بن عامر نے
کہ صلح کی تھی اون لوگون سے اور لکھا یا تھا اونکو صلح نامہ اور مقرر کیا تھا اون پر جزیہ سوا ایک جماعت کے اور ایسے ہی صلح کی تھی اہل ... سے بعد قتل اونکے
بطریق کے اور ایسے ہی اور قریب کے شہر والون سے جو مشہور تھا اور منادی کردی تھی اوس ملک مین ساتھ امان کے اور جو حاصل کیا تھا مال ... صلح او ...
اور پہنچ گئی تھی ایک جماعت مسلمین کی طرف جانب شرقی کے کہ اونمین رفاعہ بن زبیر حارثی اور عقبہ بن عامر جہنی اور ذو الکلاع حمیری اور باقی ایک ہزار اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شروع کی تھی اونھون نے غارت اوس جانب سے جو قریب ہے قبیلہ ... کے اور اون دیہات اور بلاد کے پھر
جسنے صلح کی قبول کیا اونھون نے اور جسنے انکار کیا قتل کیا اوسکو یہان تک کہ پہنچے ... اور بعد اوسکے جبل تک کہ تھا وہان ایک بطریق عمرو بن ...
معول کے اور آیا وہ پاس مسلمانون کے ہمراہ اپنے لوگون کے اور صلح کی اوسنے اوپر ادائے جزیہ کے پھر آگے بڑھے وہان سے اور ہو گئے عدی بن حاتم
مجتمع ساتھ قیس بن حارث کے قریب اوس قریہ کے کہ مشہور ہے ساتھ نام قیس کے اور اوترے ہمیون ساتھ اپنی جماعت کے ایک گاؤن مین کہ
مشہور تھا ساتھ ہمیون کے سو کہا اونسے قیس بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہ اوترو یہان یہان تک کہ فتح ہو اور دین واسطے ہمارے شہر ... اوسکے
اور آجاوے خبر امیر خالد بن ولید کی اور حکم کرین ہمکو جو چاہین ... قبول کیا ہمیون نے قول اونکا اور اوترے عدی ساتھ اپنی اولاد کے قریب اونکا

لگانون سے کہ مشہور تھا ساتھ بنی عدی کے اور چھوڑا اپنے بیٹے حاتم اور بھائیون کو وہان اور خود گئے واسطے محاصرے اوس قریے کے اور ہے گئے قیس ساتھ اپنے ہمراہیون کے طرف قریہ اوس اور شہر دلاص کے پس آئے اونکے پاس لوگ وہان کے بعد مارے جانے اونکے بطریق کے اور حاصل کی مسلمانون سے صلح پھر گئے بیچ درمیان اون شہرون کے کہ تھے اوپر کنارہ بحر کے یہان تک کہ اوترے بہنسا الکبری مین اور تھے غانم بن عیاض پیچھے اونکے اور تھا وہان ایک دیر عظیم مشہور ساتھ دیر ابی جرجا کے اور ہوتی تھی وہان ایک بڑی عید کہ جمع ہوتے تھے وہان لوگ سب شہرون کے اور موافق پڑا جانا اصحاب کا قریب ایام عید کے اور آیا پاس مسلمانون کے ایک شخص قبطی اور مطلع کیا اونکو اس حال سے پس نکالے قیس بن حارث نے پانسو آدمی اصحاب کرام سے اور امیر کیا اوپر رفاعہ بن زہیر محاربی کو اور حکم کیا اونکو لوٹ کا اوپر دیر کے کہا راوی نے اور تھی ایک جماعت رؤسائے کورہ کی روم اور قبط سے گرد اوس دیر کے واسطے پاسبانی کے اور مشغول تھے وہ سب لوگ بیچ اپنے اکل و شرب اور بیع و شری اور زینت کے کہ یکبارگی دیکھا سوارون کو اپنے سرون پر تو لٹیرے کچھہ تھوڑی دیر اور بھاگ گئے اور لوٹا اصحاب نے سب مال اوس بازار کا نقد و جنس سے اور گھیرا اوس دیر کو اور لٹیرے لوگ اوسکے اوسکے اوپر سے پھر توڑ دیا مسلمانون نے زنجیر دیا اونکا اور سکا اور چڑھی ایک جماعت اوپر دیوارون کے اور گھسی اوسمین اور لیا سب مال و متاع اور ظروف سونے چاندی کے اوسمین سے اور پکڑے سو آدمی پھر چلے ان سے طرف اور شہرون کے اور تھے قریب تاین بحر یوسفی کے بہت دیہات اور شہر اور تھا اوسمین ایک شہر مشہور ساتھ سحاق کے اور رہتا تھا وہان ایک بطریق کہ بہسا کا طرف کا جب سنا اوسنے آنا اصحاب کا توجمع کیا لشکر اپنے بیچ شہرون قمص اور شہر صطا اور بنقلون اور نشابہ کے اور ہمراہ لیا سواران روم اور فلاحین اور بلاد سے چھہ ہزار کو اور نکلا ہمراہ اونکے واسطے دریافت کرنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال قیس بن حارث کا یہ ہوا کہ آئے پاس اونکے اہل بہنسا الکبری کے لوگ اوسکے اطراف کے اور اہل صورت پس صلح حاصل کی سبنے اور لوٹ گئے پیچھے اور جب قریب پہونچے مسلمان اوس قریے کے جو مشہور ہے ساتھ اسطح بنی صالح کے تو دیکھا اونھون نے ایک غبار کہ بلند ہوا اور نکلین اوسمین سے چھہ صلیبین نیچے ہر صلیب کے ایک ہزار آدمی جب دیکھا اونکو مسلمانون نے نہ تاخیر کی اور حملہ کیا اونپر اور شروع ہوئی لڑائی پس واسطے اللہ کے ہے خوبی رفاعہ بن زہیر محاربی کی اور عقبہ بن عامر جہنی اور عمار بن یاسر عبسی اور میسرہ بن مسروق عبسی کی رضی اللہ عنہم کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ لڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی سخت اور کیا صبر بزرگون کا اور تھا دشمن خدا الاوی بن ارمیا حاکم شہر اسوار دلاور اور پہلوان جرار اور سو شہید کیے اوسنے کئے آدمی اور فخر کرنے لگا اپنی قوت بازو پر تو چلا اوسکی طرف ایک مسلمان سنان بن نوفل دوسی نام شہید کیا اوسکو بھی پھر نکلا اوسکے مقابلے کو عمار بن یاسر عبسی اور لڑتے رہے دیر تک دونون ساتھ تلوار و نیزے کے پھر ہاتھ چھوڑے اون دونون نے برابر بلکہ پہلے پڑی ضرب عمار کی تلوار اوسکو پر چہا کہ نکل گئی اوسکی پشت سے اور گرا آلودہ خون مین اور جلد لے گیا اللہ تعالی روح اوسکی دوزخ مین تو اوس وقت غصے مین آئے رومی بسبب مارے جانے اپنے بطریق کے اور حملہ کیا سبنے یکبارگی عمار پر پس کاٹ دیے پاؤن اونکے گھوڑے کے اور گھیر لیا اونکو اور شہید کیا اور شہید کیے باقی مسلمانون سے بیس آدمی رضی اللہ عنہم کہا راوی نے حدیث کی ہمسے سنان بن نوفل نے مالک سے اوسنے غانم یربوعی سے کہ تھے وہ بیچ سوارون رفاعہ بن زہیر محاربی کے کہا اونھون نے درمیان اوس حال کے کہ ہم مشغول تھے لڑائی مین اور ڈالا تھا اپنی جانون کو موت پر اور رفاعہ دلدہی کرتے تھے ہم لوگون کی لڑائی پر ساتھ ان اشعار کے انشعار کے

یا معشر الناس في السادات والهمم	و یا اهل الصفا یا معدن الکرم
فاصدقوا العزم لا تبغوا به فشلا	وتمکنوا الضرب في الهامات والقمم
واترکوا القوم في البيداء ملتقى	على الثرى خشيا للذل والنقم

یعنی اے گروہ لوگون کے اور سردار ہمت والے اور اے لوگو صفائی کے اور اے کان بخشش کے آپ سچا کرو ارادے کو اور نہ ڈھونڈھو اوسمین نامردی اور جگہہ دو مار کو کھوپریون پر اور سرون پر اور چھوڑ دو اون لوگون کو میدان مین پڑے ہوئے خاک پر لوٹتے ہوئے ذلت سے اور سزاؤن سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ برانگیختہ کرتے تھے وہ مسلمانون کو اور کہتے تھے اے گروہ سادات اور اصحاب اقبال بشارت ہو تمکو کہ روم نہین ٹھہرسکے کبھی آگے تمہارے اور خوشخبری ہو تمکو ساتھ حور و غلمان کے بیچ درجات جنان کے بیشک جنت نیچے سایے تلوارون کے ہے کہا رفاعہ نے کہ ہم مشغول تھے سخت قتال مین کہ ناگاہ ظاہر ہوا ایک غبار

اور نکلے اونمین سے ہزار سوار چھپے ہوئے لوہے مین پہنے ہوئے زرہین داؤدی اور خود عادی لیے ہوئے نیزے دراز اوپر گھوڑون تازی کے جب دیکھا ہمنے اونکو
مغرور سے تو تھے وہ سلیمان بن خالد بن ولید اور عبداللہ بن مقداد بن اسود کندی اور عبداللہ بن طلحہ اور ربعان [illegible] اور زیاد بن مغیرہ اور ولید اور محمد بن عقبہ اور
محمد بن ابی ہریرہ اور باقی اصحاب اور امرا رضی اللہ عنہم اور روانہ کیا تھا انکو غانم بن عیاض شہری نے بطریق بلالیہ آگے اپنے جب دیکھا اونھون نے ہمکو کہا [illegible]
کہمین اور جواب دیا ہمنے اونکا ساتھ تکبیرون کے پھر داخل ہوئے درمیان ہمارے اور حملہ کیا ہر ایک نے ایک بطریق پر سو قتل کیا اونکو پھر جب دیکھا رومیون
نے یہ حال بھاگے میدان سے اور تعاقب کیا اونکا اصحاب کرام نے ساتھ قتل و غارت اور قید کرنے کے شہر سیزا اور سلقوس تک اور پکڑ لیے پانسو آدمی
اونکے اور قتل کیے تین ہزار اور بھاگ گئے باقی اطراف و دیہات مین اور بعد قتل بطریق شہنیہ کے آئے پاس مسلمانون کے لوگ وہان کے نصاری [illegible]
کی اونسے اور مقرر کیا جزیہ دینا اور [illegible] کیا اور سکے اطراف کے لوگون نے ایسا ہی اور رہے وہان عمرو بن امیہ ساتھ ایک جماعت مسلمین کے اور [illegible] قیس بن [illegible]
آگے لشکر کے یہان تک کہ مقیم ہوئے جاکر قریب شہر طنبدی اور [illegible] کے اور تھا وہان ایک بطریق ابوالیاس بن البطریس نام کا فرعین [illegible]
ایک جماعت لیے ہوئے ساتھ رسد اور سامان کے [illegible] کی مسلمانون سے صلح اور قبول کیا دینا جزیہ کا اپنے شہر کی طرف سے [illegible]
کے کہ تھا اوس جگہ [illegible] اور کوچ کیا وہان سے قیس بن حارث نے ساتھ اپنے لوگون کے اور چھوڑا وہان زیاد بن مغیرہ کو اور مقیم ہوئے جاکر [illegible]
پھر صلح کی اونسے وہان کے لوگون نے اور اوترے سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد ساتھ اپنی جماعت کے قریب شہر کے اور اوترے بعض لوگ نزدیک [illegible]
کے اور جا چھپے اکثر شہر مین [illegible] اور لوٹ آئے خوف سے دغا کے اور نہین ہوا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا کہا واقدی رحمہ اللہ نے [illegible]
اسلام سے پانسو سوار کہ لوٹتے تھے اہل اطراف و جوانب کو پس جو صلح کرتا اونسے قبول کرتے صلح اوسکی اور جو ایمان لاتا باقی رہتا اپنے حال پر [illegible]
طرف اوس شہر کے جو مشہور ہی ایسا تھا نام قس کے اور تھا وہان ایک بطریق [illegible] نام سے بطلاوس کے کہ نام اوسکا شکور بن میکائیل تھا [illegible]
پاس سب لوگ اطراف کے اور محاصرہ کیا اوسکا مسلمانون نے دو مہینے تک پھر مدد کی اونکی اللہ تعالیٰ نے اور جلایا اونھون نے ایک دروازہ اوسکا [illegible]
اونمین اور ہوئی [illegible] بعد اوس لڑائی کے کہ واقع ہوئی درمیان انکے [illegible] مسلمانون نے [illegible]
کیا مسلمانون نے شہر اور قتل کیا بطریق کو اور لوٹا سب سامان اوسکا بعد اسکے کہ دعوت اسلام کی اونکو اور انکار کیا اونھون نے پھر لوٹا مسلمانون نے
شہرون کو گرد و نواح اوسکے اور شہر [illegible] کو موضع کفور تک [illegible] بطریق وہان کا جو چچازاد بھائی تھا بطریق مقتول [illegible] اور بھائی اوسکا [illegible]
اون دونون نے مسلمانون سے صلح اور قبول کیا دینا جزیہ کا پھر گئے عرب وہان سے طرف ایک شہر کے کہ نام اوسکا [illegible] اور طرف [illegible] اور اوسکے اطراف کے پھر
[illegible] کیا [illegible] اور ایک جماعت عرب نے موضع زہرہ مین اور باقی لوگ [illegible] گرد بہنسا کے شرق و غرب مین جب [illegible] ہوا اونکو آنا عرب کا تو بھاگ گئے [illegible]
ساتھ اپنے مال و اولاد و عورتون کے اور کر گئے سب شہرون کو خالی اور خراب اور [illegible] تھا بطلاوس [illegible] اونکی طرف اپنے بطریقون کو [illegible]
بہنسا مین پھر آراستہ کیا قلعے کو اور جمع کیا سب سامان [illegible] کہا واقدی رحمہ اللہ نے یہ [illegible] لوگون کا اور دشمن [illegible]
حال اوسکا یہ ہی کہ لکھا اوسنے بطلاوس کو کہ صلح کی [illegible] عرب سے واسطے فریب کے اور چاہتا ہون مین [illegible]
شاید کہ غالب آؤن مین اوپر جماعت ابطال مسلمین کے اور [illegible] کہا راوی نے اور [illegible]
[illegible] اہل بلاد کی ساتھ [illegible] عرب کے اور اخبار اون بطریقون کے [illegible]
وہ حال کسی سے اپنے بطریق پر اور دلاسا اور تسلی دیتا اونکو یہ کہ [illegible]
داخل ہونگے ہم اندر شہر کے پھر اگر آوین تمام اہل حجاز تو نہ قادر ہونگے [illegible]
والا ہی کافر [illegible] الغرض جب پہنچا بطلاوس [illegible] خط ابوالیاس کا خوش ہوا [illegible]
اور نصاری وغیرہ دیہاتی اور حکم کیا اونکو جانے کا بیچ ظلمت شب کے [illegible] ابوالیاس کے تو کہا

خوش ہوا اونکو دیکھکر اور طیار ہوا واسطے گھیر لینے مسلمانون کے کہا راوی نے اور مسلمان جب کہ فارغ ہوئے نماز فجر سے تو ناگاہ دیکھا سوارون کو
آگے آتے ہوئے اوپر اپنے تو پکارا آپسمین النفیر النفیر ای لوگو ہجوم کیا ہمپر اور فریب کیا ہمسے پھر سوار ہوئے مسلمان گھوڑون پر اور آگے بڑھے طرف شہر دیر کے
کہ ناگاہ آگئے رومی دس ہزار سوار اور تھے وہ دشمنان خدا گھات مین بیٹھے تھے پاس نالون کے کہ بنے تھے وہان اوپر نہر کے جو آتی تھی نیل سے اوس ملنے مین
اور تھے گرد سے جانب غربی مین متصل شہر دیر کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ دیکھی مسلمانون نے چمک برچھون اور خودون کی اور بلنا نشانون کا اور
صفائی صلیبون چاندی اور سونے کی تو دوڑے طرف اپنے گھوڑون کے اور سوار ہوئے اونپر اور پکارے ساتھ تہلیل و تکبیر اور درود کے اوپر بشیر و نذیر کے
پھر متوجہ ہوئے اونکی طرف اور نہ گھبرائے اونکی کثرت سے اور دلدہی کی آپسمین اور پہلے آپ پہنچے کفار طرف ایک جماعت مسلمین کے کہ وہ اوتری ہوئی تھی قریب
دیر کے اور رکھی اونپر تلوار اور گھیر لیا اونکو قریب موضع دریوط کے تو نکلے یہ دیکھکر اونکی مدد کو سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد اور عامر بن عقبہ بن عامر
اور شداد بن اوس اور دوسری جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سخت ہوئی لڑائی اور گھیر لیا اونھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے پس واسطے اللہ کے ہی
خوبی سلیمان بن خالد بن ولید اور عبداللہ بن مقداد کی کہ لڑے کمال لڑائی کا اور خوب آزمائے گئے اور واسطے اللہ کے ہی خوبی زیاد بن مغیرہ کی کہ کبھی لڑتے تھے
اونکے میمنہ اور کبھی میسرہ سے اور کبھی حملہ کرتے تھے فوج قلب پر اور گھیر لیا تھا اونکو دشمنون نے ہر طرف سے اور ہو گئے تھے مسلمان اونمین مثل داغ سفید کے
کالے اونٹ مین لیکن صبر کیا صبر بزرگون کا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا زخمون سے بدن اکثر مسلمانون کا اور قوی بازو ہوئے کفار اور گھیرا اونکو اعدا اللہ نے
اور آخر ہو گئی درمیان اونکے اور شہر کے اور لڑے سلیمان اور اونکے لوگ زائد طاقت سے اور مقرر کی تھین اپنی جانین واسطے موت کے اور دلدہی کرتے تھے
ایک دوسرے کی اور سلیمان بن خالد کہتے تھے اللہ اللہ جنت نیچے سایہ تلوارون کے ہے اور جائے ملاقات آپسمین حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پھر لڑے لوٹ کر
یہان تک کہ چور ہو گئے بدن زخمون سے اور شہید ہوئے مسلمانون کے دو سو بیس آدمی قریب اوس ٹیلے کے کہ ہی طرف مغرب شہر مذکور کے لیکن نہ شہید ہوا
کوئی اونمین سے جب تک کہ نہ مار لیا جنون کو اعدا اللہ سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ دیکھا سلیمان بن خالد اور مسلمانون نے جو کچھ کہ واقع ہوا اونکے
لوگون پر تو حملہ کرتے تھے کبھی میمنہ پر اور کبھی میسرہ پر اور مدد کرتے تھے اونکی حملے مین عبداللہ بن مقداد اور باقی صحابہ اور ہمیشہ قدمی کی سلیمان بن خالد نے کہ مارا
بطریق سنا پر ایک برچھا کہ گرا دیا اوسکو گھوڑے سے پھر گھسے فوج قلب مین کہا راوی نے حدیث کی ہمسے اوس بن شداد نے علقمہ بن سنان سے اونسے
زید بن نافع سے کہا اونھون نے کہ تھا مین بیچ سوارون سلیمان بن خالد کے اور تحقیق ہٹا دیا ہمنے مشرکین کو ایس ایکبارگی ہٹے پیچھے کو اور سمجھا ہمنے کہ تو بہ شکستہ ہین
اور کمین مین لوگ اونکا اور تعاقب کیا ہمنے تو ناگاہ نکلے ہمپر کمین والے اور لڑے ہم اونسے لڑائی موت کی اور قتل ہوئے اونمین سے قریب دو ہزار سوار کے اور مارا
سلیمان بن خالد نے اونکے امرا اور بطارقہ سے قریب تیس سوارون کے اور اسی قدر عبداللہ بن مقداد نے پھر گھیر لیا سلیمان بن خالد کو ایک گروہ نے کہ تھے قریب
دو ہزار سوار کے اور کاٹ ڈالے پانون اونکے گھوڑے کے تو پیادہ ہو گئے یہ اور لڑتے رہے تلوار سے یہان تک کہ کٹ گیا سیدھا ہاتھ اوسکا تو لی تلوار الٹے ہاتھ مین
اور متوجہ ہوئے لڑائی پر پھر کٹا دوسرا ہاتھ بھی اور گھیر لیا اونکو کفار نے جب یقین جانا اونھون نے قتل اپنا تو فرمایا کہ غمناک کریگا تمکو اور گران گذریگا تمپر اے خالد بن ولید
ماجرا تمھارے بیٹے کا لیکن حاصل ہوا یہ حال بیچ رضامندی اللہ تعالی کے اور لگے تھے اونکے سینے مین فقط بیس برچھے تو کم ہوئی طاقت اونکی اور گرے زمین پر
اور جلدی جلدی لینے لگے سانس اور کہا اوس وقت ملتا ہون مین اپنے دوستون سے پھر جب دیکھا اونکو عبداللہ بن مقداد نے گرے ہوئے اوس میدان مین
چلائے یہ کہکر کہ نہین لذت زندگی مین بعد تمھارے اے ابو محمد اور جائے ملاقات ہماری تمھاری ابد الآباد کے جنات عدن ہی پھر گھس گئے دشمنون مین لڑنے کو تو
گھیر لیا اونکو اور برابر مارے اونکے برچھے موہنہ پر اور وہ کاٹتے جاتے تھے نیزون کو اور پونچھتے تھے خون اپنے موہنہ سے یہان تک کہ گرے گھوڑے سے اور پکارا
وَاشَوْقَاهُ اِلَيْكَ يَا مِقْدَادُ پھر تبسم کیا اور مرحبا کہا اور وفات کی رحمۃ اللہ علیہ پھر یقین جانا ہم سب نے موت کا اور یہ کہ قیامت یہان ہی اسی حال مین
ناگاہ اوٹھا غبار میدان سے اور نکلے اوسمین سے رایات اسلامیہ اور جماعت انصار اور تھے پیش رو اون سوارون کے قعقاع بن عمرو تمیمی اور مسیب بن نجبہ فزاری
اور عمرو بن جندب اور فضل بن عباس اور زیاد بن ابی سفیان اور کئی جوان بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب اور سردار قوم اوس و خزرج کے اور غانم بن عیاض اشعری

ساتھ اپنے امرا اور سادات کے اور شہادت کی اونھون نے مگر یہ کہ حملہ کیا کفار پر یکبارگی برابر اور بہت قتل کیا اونکو اور مارا گیا بطریق یوابیاس منصور اور بھاگ گیا بطریق بطلوس کا اور بھاگے میدان سے رومی اور تعاقب کیا اونکا مسلمانون نے ساتھ قتل اور قید اور غارت کے یہان تک کہ پہونچے بعض نواحی کو اور دریامین جو تھے اور ڈوب گئی ایک جماعت کثیر اونمین اور مارے گئے لڑائی مین قریب چار ہزار کے اور پکڑے گئے قریب ایک ہزار دو سو کے اور گئے بھاگ کر طرف بطلوس کے جب بچ پوشیدہ راستون مین اور بیان کیا اوس سے جو ماجرا تو تنگ ہوئی اوسکے دل پر دنیا اور حیران ہو اپنے مقام مین اور ساتھ ناچاری کے آمادہ ہوا کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ یہ ماجرا ان لوگون کا اور حال اہل طنبدی اور اہل اہناس کا یہ ہوا کہ نکلے وہ اپنے مقام سے واسطے لڑائی کے جب پوچھیں اونکو خبر ہوا اور سوال کیا اونکے دلاور دلون نے قتال کا اپنے سردار سے اور تھا وہ نصرانی ہوا قوم رومیون کی لوس نام اور اوسکے نام پر تھا شہر اوسکا تو انکار کیا اوس نے لڑائی کا مسلمانون سے پھر جب کہ بھاگے یہ لوگ شکست کھا کر مسلمانون سے تو نکلا بطریق لوس ساتھ اپنی جماعت اور اہل شہر کے اور آیا طرف لشکر اسلام کے بطلب صلح تو صلح کی اوس سے اور پلٹے رعایا اور بازاری وہان کے مع اہل و عیال آگے مسلمانون کے اور رونے لگے اور بولے کہ ہم لوگ غلام و بندے ہین اپنے کام مین اب ہم تابع اور رعیت تمہارے ہین تم قبول کیا مسلمانون نے قول اونکا اس شرط پر کہ پکڑ دین اور بتلا دین ہمکو وہ لوگ جو آئے ہین بھاگ کر طرف تمہارے تو قبول کیا اونھون نے اور لے گئے مسلمانون کو اپنے گھرون مین اور پکڑوا دیا اون رومیون کو اور نصرانی پکڑ لانے لگے اور لائے بہت رومیون کو پاس مسلمانون کے یہان تک کہ گرفتار کیے طنبدی اور اہناس نے قریب پندرہ سو آدمیون کے کہ تھے وہ اور کہا جنہون نے قید کیا کرتے تھے مسلمانون کو جب جمع ہوئے سب قیدی رومیون اور نصرانیون کے تو حکم کیا ہاشم بن عیاش نے اونکی گردن مارنے کا وہان ایک ٹیلے پر جو مشہور ہے ساتھ قوم کے اور لوٹے مسلمان طرف میدان جنگ کے تو دیکھا اپنے شہیدون کو اور درمیان اونکے سلیمان بن خالد اور عبد اللہ بن مقداد اور عبید بن ... کو تو گریہ کیا اور دفن کیا اون سبھون کو کہ شہید ہوئے ساتھ اونکے فی الجملہ ایک سو بتیس مرد تھے اوتکی جیسی کمال ... عمرو بن یاسر نے بیچ تعزیت سلیمان بن خالد اور عبد اللہ بن مقداد اور اونکے شہدا کے یہ اشعار

اشعار

يا عين جودي بالدموع الصبب	فبرادني يا عين قد الحبيب	واني لمسئول غداً في الفلا	بجند لا وسط الفيافي برحب
وابكي سليمان ولا تغفلي	فاقرع والله امر عجيب	اذ كان لا يملك بكل العدى	بان سلوا من عمرو يا القضيب
ويشتفي الاعداء من بابه	لو انهم اعدائنا الاكثر	ويا عام الاولات شوهي اذا	على اتى قد كان مسناطيب
وابكي خالدا ايما قد جرى	اسأل ان يكن يبقى	واحبي المقداد من بعده	بان عبد الله اخفى يطلب
بكل وانثى بالامر اعين بعده	... قوم في الماضي ...	لا التقى المعلوم من ...	اجنادنا الاندال اهل التغلب
في الاكبر اجيبنا النا ماعيا	يوم الوغا من كل ...	... من اعطى لنا نصرة	في كل واد ثم فتعاقب
	لنا خذي الفاتحين ...	جبر ... ذوالفي حيا يا طيب	

یعنی اے آنکھ سخاوت کر بیچ بہانے آنسوؤن کے ساتھ بہت بہا اور آنکھ کو رولا کے تو عجب ہے کہ اور موت کی خبر سے اور قتل پیچھے ہوئی کی جو ہوگیا میدان مین پڑا ہوا بیچ میدان کے مسافر اور رو سلیمان پر اور مت غافل ہو کہ معاملہ اوسکا واسطے ... تھا وہ ہمیشہ چاہتا سب شیرون کا اگر کوئی ہوتا اپنے میان سے تلوار کھینچ اور ڈرتے تھے دشمن اوسکی لڑائی سے اگرچہ وہ بڑا لیتی تھی کی ... سوا کی کیونکر رو سیاہ ان کو نکروا ... ان پہونچتا اکیلا تنہا کی ... اور خبر کر خالد کو اس حال کی جو گذرا شاید کہ وہ رو وے آنسو بہا ہو ... اور خبر کر مقداد کو بعد اوسکے کہ عبد اللہ ہو گیا اور ... بن ... کا ہلاک اور بعد امیرون پر بعد اور بہ سردار پر جو ... ہون مین پہنچے والا انتہا پہلے بطلوس کو نکی اور ... اوسکے لشکرون کی ... جانون کو چھپا یکجا اور اونھون نے ایک لشکر جا بجا ... وہان لڑائی کے ہر ایک ... لشکر والے سے قسم ہے اوسکے حق کی ... میدان مین ... الجلدین ... اور ... سامنے اور ٹوٹا یا ... ہم ہی آگ شعلے والی کی کہا واقدی رحمہ اللہ نے پھر ہاشم بن عیاش نے ... کیا شہیدون کو اور دفن کیا اونکو ساتھ اونکے لباس اور زرہون کے اور کہا سنا ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے زملوا الشهداء الذين قتلوا في سبيل الله بدمائهم

وجوههم تقطر دما اللون لون الدم والريح ريح المسك یعنی حشر کیے جاینگے شہید جو مارے گئے ہین اللہ کی راہ مین قیامت کے اور انکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا رنگ اسکا رنگ خون کا اور خوشبو خوشبو مشک کی کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور مقام کیا حضرت غانم نے وہان بعد دفن شہدا کے پاس اوس ٹیلے مذکور کے اور بعضے امرا لوٹتے تھے بلاد سواحل کو اور گئے عدی بن جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو ایوب اور مسیب بن نجبہ فزاری ساتھ ہزار سوارون کے واسطے غارت اہل شروشنہ کے تو نکلا سقا بلاد مسلمین کو بطریق صندر اس جابل اور بطریق اہریت ساتھ پانچ ہزار سوار کے اور لڑے کمال کوشش سے نزدیک سفح جبل کے تو پہنچی یہ خبر غانم بن عیاض اشعری کو سو روانہ کیا اونھون نے اونکی مدد کو ایک لشکر ہمراہ ابن منذر اور فضل بن عباس اور مرزبان کے ہزار سوارون سے پھر جب دیکھا اونکو رومیون نے تو داخل ہوا رعب اونکے دلون مین اور واقع ہوئی جنگ عظیم درمیان اونکے اور رومیان اوس ملعون صندر نے قصد کیا فضل بن عباس نے بطریق جابل کا اور ماری اوسکے ضرب ہاشمی سر پر کہ کٹ گیا خود اور پٹی اوسکے سر کی یہان تک کہ سنا گیا شمشیر تلوار اوپر دانتون اوسکے کے اور تکبیر کہی اونھون نے اور سب مسلمانون نے اور گرا وہ دشمن خدا اپنے خون آلودہ اور جلدی لے گیا اللہ تعالی روح اوسکی دوزخ مین اور پیچھے فضل بن عباس کے سردار دلاور اور پہلوان قوی تر لیس گھس گئے درمیان کفار کے اور حملہ کیا مرزبان نے بطریق شروشنہ پر اور قتل کیا اوسکو اور حملہ کیا ابن منذر نے بطریق اہریت پر اور قتل کیا اوسکو پھر جب دیکھا رومیون نے کشتہ اپنے ان سردارون کو پیچھے ہٹے اور بھاگ گئے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اونکا قتل و غارت اور قید کرنے کو اوس جگہ تک جو مشہور ہے ساتھ دیر اور اہریت کے اور ڈوب گئے اونمین سے ایک گروہ کثیر اور پندرہ سو سوار اور مقید ہوئے پندرہ اور گئے [illegible] باقی جو بچے [illegible] اور انصاری [illegible] اور تھا وہ بہت مضبوط سو محاصرہ کیا اوسکا مسلمانون نے سات دن تک [illegible] دروازہ اوسکا اور گرا دی دیوار اور گھس گئے اور نکالا اونکو گھرون سے اور ویران کیا اوس شہر کو آج کے دن تک اور آئے پاس مسلمانون کے انصاری موضع شروشنہ اور اہریت کے اور چاہا صلح کو مسلمانون سے صلح اور دیا جزیہ اور بھیجا [illegible] ساتھ دو سو سوار اصحاب پیغمبر کے اور ابن خالد بن ابی عمرو بن العاص کو بیچ اوس مکان کے جو مشہور ہے ساتھ بیت خال کے دو سو سوارون سے اور گئے مسلمان دریا کو اور مقام کیا عامر نے ساتھ عرب کے دو سو سوارون سے قریب موضع طنبدی اور اسنا اور قریہ جہاد اور کوچ کیا غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے پھر جب اکٹھا ہوئے مسلمان تو بھیجا اونھون نے آگے اپنے مسیب بن نجبہ فزاری اور عباس بن مرداس سلمی اور فضل بن عباس ہاشمی اور عامر بن عقبہ جہنی اور زیاد بن ابو سفیان بن حارث کو ہمراہ پندرہ سو سوارون کے اور گئے یہ اوس جگہ تک جو مشہور ہے ساتھ بہنوس کے اور تھا وہان ایک قلعہ اور شکارگاہ بطلیوس کی کہ آیا کرتا تھا وہان ایام ربیع مین اور کھڑا کرتا خیمہ گرد قلعے کے اور جمع ہوتے پاس اوسکے بطریق اوسکے اور مقام کرتا وہ وہان کئی مہینے پھر دورہ کرتا اپنے ملک کا اور لوٹ آتا بہنسا مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ طلب کیا تھا اوس نے بطلیوس ملعون سے کچھ لشکر ہمراہ اوسکے کسی بطریق کے تو روانہ کیا تھا اوسنے اوسکی طرف ایک بطریق کافر لعین بشلقم نام اور اوسی کے نام پر ہے شہر قریب بہنسا کے اور تھا لشکر ہمراہ اوسکے دس ہزار سوار کا کہا راوی نے حدیث کی ہمسے مسلم بن سالم یربوعی نے [illegible] شداد بن مازن سے اوسنے طارق بن ہلال سے کہ تھے وہ بیچ سوارون کے [illegible] ناگاہ دیکھا ہمنے ایک غبار کہ بلند ہوا اور تھا وقت [illegible] سورج کی [illegible] اور نعرات [illegible] کلمات کفر [illegible] اور [illegible] فضل بن عباس اور زیاد بن ابو سفیان کی کہ لڑے [illegible] سخت لڑنا اور باندھا فضل نے اپنے سر پر [illegible] اور اسی طرح زیاد بن ابی سفیان بن حارث نے جیسا کہ باندھا کرتے تھے [illegible] درمیان اوس شدت جنگ کے ظاہر ہوئے امیر غانم بن عیاض اشعری ساتھ باقی لشکر کے [illegible] دل ہمارے [illegible] پھر حملہ کیا فضل بن عباس نے بطریق بشلقم پر [illegible]

اور وہ کبھی الٹا تھا ساتھ تلوار کے اور کبھی مارتا تھا اگر کوئی جب دیکھا اوسکو فضل نے تو جانا کہ یہ دلاور کار آزمودہ ہے تو خود او پر حملہ کیا یہ اشعار پڑھکر اشعار

یا ایها الکلب اللعین الطاغیا	ومن اتی بجیشنا معادیا	ابشر لقد وافاک لیث ضاریا	یحمل سیفا فی عدا یه ماضیا
	کان له الرب العظیم واقیا	من کل کلب کافر طاغیا	

یعنی ای کتے بیباک ونسے ہوئے اور اے وہ کہ آیا ہے لشکر سے دشمنی کرنے کو خوش ہو کہ آیا تجھ پر شیر حملہ کرنے والا تیز دھار سے تلوار کی جو دشمنوں میں ہے کہ ہووے اسکا اللہ عظمت والا اوسکا بچانے والا ہر ایک کتے کافر سے [illegible] اور نہ سمجھا اوسنے کہ کیا کہتے ہیں فضل اور حملہ کیا اوپر اور اوسنے بھی تھوڑی دیر جنگ کیا اور کیا ایک سخت وار فضل پر سو بچ گئے یہ اوسکو اور گر پڑا گر زاوسکے ہاتھ سے لوٹے اوسپر ابن عباس اور مارا اوسکے ایک ہاتھ ہاشمی قریشی کہ الگ ہو گیا سر اوسکا بدن سے اور گرا گھوڑے سے اور بڑھا فضل پر ساتھ بدن جبہ سر کے تو دوڑا اوپر ایک سوار مسلمانوں میں سے زہیر نام تو پایا اوسکو مضبوط کمانیوں میں کی لو ہے تو ٹیں اوسنے وہ کمانیاں او گرا وہ دشمن خدا اوپر سے مانند پہاڑ کے دریا میں گر کر گیا تھا تاج اوسکا اوسکا خون ہیں اور کہا اوسنے فضل سے کہ سامان اوسکا حق میرا تھا اب لیجا تو کہ دیا بسبب میتے تجکو تب بہادری اوس جوان نے اوسکو کرنے دو کیسے اللہ تعالی نے خوب ہیں تمہارے اے بنی ہاشم [illegible] ہوئے لوہے پر اور مارا اوسکو اور مارا ایر ابن [illegible] کو اور حملہ کیا مسلمانوں نے اتنی ظالموں کا [illegible] ہو گئی جماعت اونکی اور لے بھاگے کر کیا آگے سے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانوں نے ساتھ قتل اور قید اور غارت کے یہاں تک کہ پہونچے وہ جھریوم میں اور سے اونسے ایک جگہ پر [illegible] کے نام کہا گیا وہ نکالوں ساتھ اسی نام کے اور طیار ہوئے [illegible] لوگ [illegible] اوسکو مسلمانوں نے اور جا لے کے دوڑ سے اور [illegible] اوسکی اور نکال لیا جو کچھ کہ تھا اوس میں اور پایا اوسمیں سے ایک [illegible] مسلمانوں سے تالیس آدمی [illegible] انصاری تھے رضی اللہ عنہم اجمعین اور مدفون ہوئے ساتھ لپٹے کپڑوں کے اوسی واقعہ کی [illegible] ساتھ اپنی جماعت کے اوتر سے اپنے مقاموں پر قریب بعلبک کے جیسا کہ ذکر کیا [illegible] اور شہید ہوئے اور [illegible] دوست سلیمان بن خالد کے تو لکھا اونکو ن نے ایک خط امیر خالد کو [illegible] اوسکی تعزیت کرا اور [illegible] سلیمان شہید ابن خالد بن ولید کے ان شعروں میں اشعار

یا خالد ان هذا الدهر فجعنا	فی سیدین کان اتمام الحی [illegible]	[illegible] اذا جمعت	[illegible] اقوام [illegible]
یا طول ما هدم الاعدا [illegible]	[illegible] تثلیث [illegible]	[illegible] اتی [illegible] الینا	ان کان [illegible]
کانه اللیث [illegible]	له [illegible]	یا ابن [illegible] بیت الله [illegible]	[illegible]
والسیدالکریم عبدالله [illegible]	[illegible] وحکم الله قد [illegible]	[illegible]	[illegible]

یعنی ای خالد ابن زیاد نے [illegible] ایک سردار [illegible] والا [illegible] دین الہی کے [illegible] والا [illegible] کسی امیدپر اگر [illegible] تلوار [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] تھا [illegible] دشمنوں کی [illegible] کہا امام واقدی [illegible] چھاپے اطراف میں اور اہل بلاد [illegible] اسباب [illegible] بن عمرو بن [illegible] اور عقبہ بن نافع فہری [illegible] رضی اللہ عنہم [illegible] القدس [illegible] خالد کو [illegible] العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون [illegible]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْقِبْنِي عَلَيْهِ صَبْرًا وَاَعْظِمْ لِي بِذٰلِكَ اَجْرًا وَلَا تَحْرِمْنِي الثَّوَابَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پھر کہا واللہ لونگا مین اسکے عوض مین انکے ہزار سردارون کو اور کاٹونگا انکے امرا اور دلاورون کو اور امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ لون عوض اسکا انشاء اللہ تعالی اور قتل کرون بطلوس کو برے حال سے شاید کہ شفا ہو اس سے درد دل کو اور حرارت جگر کو اور چاہیے کہ ہو ہاتھ سے میرے خراب ملک اوسکے اور شکست اوسکے شہر کی اور زوال اوسکے ملک کا پھر بہے آنسو اونکے رخسارون پر گرم زار زار گریہ کرنے لگے پھر شروع کیا استرجاع اور پڑھنا ان اشعارون کا

اشعار

جرى مدمعي فوق المعاجر يهمل ... وحر فؤادي من جوى البين يشعل
لقد ذوب الاحشاء واجرى مدامعي ... صبيبا وعم نار الفؤاد فلا تسل
لقد كان بدرا زائد الحسن طالعا ... فاصبح بعد النور والزهر قد افل
اصابت به خيل اللئام باسرهم ... وقد كنوا سنة المهند والاسل
فوا اسفا لو انني كنت حاضرا ... بابيض ماضي الحد في الحرب يستهل
لاقتل منهم في الوغا الف سيد

وهام فؤادي حين اخبرت بنعيه ... فليت بشير البين لا كان قد وصل
سابكي عليه كلما امسى المسا ... وما ابتسم الصبح المنير وما ابتهل
وكان كريم العم والخال سيدا ... اذا قام سوق الحرب لا يعبا بالوجل
وعيشك تلقاهم صرعى الى الثرى ... عليهم يسوق الطير والوحش محتفل
وحق الذي بعث قريش بنبيه ... وارسله المصطفى خاتم الاول
اذا اسلم الرحمن واتسع الاجل

یعنی جاری ہوا آنسو میری آنکھ کا آنکھ کے کونون پر روان ہونیوالا اور گرمی میرے دل کی جدائی کے غم سے بھڑکتی ہی تو حیران ہوا دل میرا جسوقت خبر دی گئی مجکو اوسکے مرنیکی سو کاش کہ خبر سنانیوالا جدائی کا نہ پہونچا ہوتا + تو نے تو گھلا دیا آنتون کو اور بہانے کو آنسو میری آنکھ کے کہ بہتے ہیں اور دل کی آگ کا حال مت پوچھ البتہ رونگا میں اوسپر جبتک ہوگی شام اور جبتک مسکرانے لگی صبح روشن اور جبتک ہنسنے کی البتہ تھا وہ چودھوین کا چاند بڑا حسن والا ظاہر سو ہوگیا بعد نور اور تازگی کے ڈوب گیا اور تھا عزت والا اوسکا چچا اور ماموں سردار جب کھڑا ہوتا تھا بازار لڑائی کا نہیں بچاتا تھا خوف کو گھیر لیا اوسکو کمینون کی سپاہ نے اور گھیر لی اوسپر تلوار اور نیزے کو قسم تیری زندگی کی تو دیکھیگا اونکو پچھڑے ہوئے خاک پر اور جمع ہونگے پرندے اور جنگلی جانور جمع ہونیوالے پھر ہاے افسوس اگر مین حاضر ہوتا سفید تلوار کے ساتھ جسکی دھار روان ہو لڑائی مین تیز دیکھنیوالی قسم اوس حق کی کہ بھیجا قریش نے اوسکے گھر کا اور بھیجا اوسنے مصطفے کو سب کی خاتمیت آرزو کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ قتل کرونگا اون لوگون سے لڑائی مین ہزار سردار کہ جب سلامت رکھیگا اللہ اور کشایش ہوگی عمر مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے پھر جمع ہوئے سب امرا پاس خالد کے تعزیت کو وہ ایک روتے تھے آنکھون اونکی اور کہتے تھے اَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ اَجْرًا وَعَاقَبَكَ عَلَيْهِ صَبْرًا وَجَعَلَهُ لَكَ ذُخْرًا فِي الْمَعَادِ یعنی بڑا کرے اللہ تمکو اجر اور عوض دے تمکو اوسپر صبر اور کرے اوسکو تیرے لیے کل قیامت میں ذخیرہ واللہ گمہوئیں تو بین ہماری اور جدا ہوا دل بیٹون داندار ہوکر اور ہم سب غم سے قتل سلیمان کے بہت ہیں پس اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ یعنی ہم اللہ کا مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ہے اور اسی طرح تعزیت کی حضرت مقداد کی بیچ مصیبت بیٹے اونکے عبداللہ کے اور پہنچی یہ خبر امیر عمرو بن عاص کو مصر مین کہ وہ مقیم تھے وہان پر تو لکھا اونہون نے تعزیت نامہ بنام اون دونون صاحبون کے اور پہنچی یہ خبر مدینہ طیبہ مین حضرت خلیفہ عمر بن خطاب کو تو اوسپر استرجاع کیا آپنے اور باقی صحابہ کرام نے مثل حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور باقی صحابہ نے کہ حاضر تھے مدینہ پر سکینہ مین رضی اللہ تعالی عنہم وعلی رسولنا افضل الصلوۃ والسلام اور خط لکھے ان سب حضرات نے حضرت ابو عبیدہ اور حضرت خالد کو بیچ تعزیت کے پھر جب پہنچے وہ خط پاس ان دونون بزرگوارون کے تو مطمئن ہوئے دل اونکے بسبب مطالعے اون مضمونون کے کہ تھا اونمین صبر اور اجر و ثواب سے کہا واقدی رحمہ اللہ نے یہ ہوا قصہ ان لوگون کا اور حال بطلوس کا یہ ہے کہ جب تنگ ہوا اوسکو آنا عرب کا تو کھولے اوسنے خزانے اور بانٹا مال اور ہتھیار اور سامان اور زرہ وغیرہ سپاہ پر اور انکے سوا اور لوگون پر بھی اور تھا وہان ایک گھر مقفل مدت سے نہیں حکم کیا اوسکے کھولنے کا گمان اس بات سے کہ ہوا مین خزانہ ہو وہان اوسکو تو نہیں اور ہم جانون سے اوسکے کھولنے سے پیش آنا اوسنے اور کھولا اوسکو تو نہ پایا اوسنے اوسمین کچھ سوا صفت عرب اور اونکے نامون کے جیسا کہ مذکور ہوا اول کتاب مین پس رنج کیا اوسنے اونکو اور گیا اپنے عبادت خانے مین اور بیٹھا تخت پر اور جمع کیا

سب بطریقوں کو پھر مشورت کی اونسنے اپنے مقدمے میں تو کھڑا ہوا ایک راہب کبیر السن کہ تہا اطاعت کیا گیا نزدیک اوسکے سنا جاتا تہا کلام اوسکا بیچ اوس کے
اور تہی عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی پہنے ہوئے جبہ سیاہ اور قلنسوہ سر پر اور تہی ہاتہ میں اوسکے ایک چھڑی آبنوس کی جڑی ہوئی عاج اور ہر سب کی قسم کی
وہ تصویر کے اور کہیں کچھ ایسی باتیں کہ سمجھا کوئی پھر بولا متوجہ ہو کر لوگوں سے کہ ای اہل دین نصرانیت اور ابنائے ازمنہ دیدہ تھی دولت تمہاری قائم اور کلام تمہارا
مقبول جب تک کہ تھے تم حکم کرتے ساتھ نیکیوں کے اور روکتے تھے برائیوں سے اور عدل کرتے رعیت میں اور دلاتے حق مظلوم کا ظالم سے اور برابر رکھتے
ضعیف کو قوی سے اور دلداری کرتے فقیر کی اور نہ دراز کرتے ہاتھ اپنا بیچ مال رعیت کے اور بچتے تھے زنا سے اور تھی دولت واسطے تمہارے اور دل رعایا کے
مائل تمہاری طرف در حالیکہ دعا مانگتے تھے واسطے تمہارے اور تھی بادشاہت درمیان تمہارے اور اب نہیں حکم کرتے تم ساتھ نیکیوں کے اور نہیں منع کرتے
برائیوں سے اور کرتے ہو ظلم رعیت پر اور بڑھے ہو حد سے اور حکم کرتے ہو سوا حق کے اور نہیں دلاتے قوی سے حق ضعیف کا اور ڈالتے ہو ناحق ہاتھ اپنے
بیچ مال رعیت کے اور ظاہر ہوئے درمیان تمہارے گناہ تو پھر گئے تم سے دل رعایا کے اور اوٹھائے انہوں نے ہاتھ اپنے تمہاری بددعا کو اور دعائے مظلوم کی
قبول ہے اور زوال کثرت ظلم کا خراب اور مذموم ہے اب قریب ہے کہ جاتی رہے یہ نعمت تمہارے ہاتھوں سے طرف دوسروں کے بسبب کثرت گناہوں اور شومی تمہارے
تمہارے کے سوا اسی واسطے عرب مسلط ہوئے تم پر اور مالک ہوئے تمہارے شہروں کے اور مارا اونہوں نے مردوں کو اور لوٹا مال اور سکونت کی تمہارے گھروں
میں اور قادر ہوئے تمہاری زمینوں پر اب تو جاگو اپنی غفلت سے اور بچاؤ عیال و مال اپنا اور نہ قدرت دو عرب کو اپنی طرف سے اور یہی کہتا ہوں میں تمہیں سب
الغرض جب سنا بطلیوس ملعون نے کلام اوسکا تو متوجہ ہوا طرف اپنی جماعت اور بطارقہ کے اور کہا سنی تم نے گفتگو اپنے باپ کی کہا سب نے سنا ہم نے پھر بولا
کہ کیا اصلاح ہے تمہاری کہا سب نے کہ ہم سب ساتھ تیرے ہیں اور تابع ہیں تیرے حکم کے لڑینگے عرب سے اور دفع کرینگے ہم اونکو [illegible]
بہت سے دوسروں میں اب اگر غالب ہوئے وہ ہم پر تو لڑینگے ہم اونسے بیچ قلعہ کے کہ نزدیک ہمارے ہے رسد اور سامان اوس قدر کہ کافی ہو ہمکو بیس برس تک بلکہ
زیادہ اور شہر ہمارا مضبوط ہے نہ دینگے ہم اپنے آپ کو اونکے ہاتھوں میں اور نہ ہونگے ہم بے ننگ و ناموس نزدیک بادشاہوں کے کہا راوی نے پس
شکرگذاری کی اون سبکی بطلیوس نے اور کھڑا ہوا اوسوقت ایک پادری دوسرا کہ مقابل تہا بطلیوس کے علم و معرفت میں اور نکالی ایک کتاب کہ تھی بند پاس اوسکے
صندوق آبنوس میں قفل فولاد سے اور کہا ای اہل دین نصرانیت سنو دل سے وہ کہ بیان کیا ہے واسطے تمہارے اگلے علما اور اہل نجوم نے حکما سے کہ ہوگا
آخر زمانے میں ایک نبی محمد بن عبد اللہ نام بنی عدنان سے کہ مر جائینگے ماں باپ اوسکے اور پرورش کرینگے اوسکو دادا اور چچا اوسکے اور نبی کریگا اوسکو
اللہ تعالی سب لوگوں پر جاے ولادت اوسکی مکہ اور ہجرت مدینہ ہوگی زندہ رہینگے وہ کچھ دنوں پھر اوٹھا لیگا اونکو اللہ تعالی پھر متولی ہوگا اونکے
کاموں کے بعد اونکے ایک شخص ابوبکر نام اور زمانہ ہوگا ساتھ لڑنے کے عرب کو فتح اور تھوڑے سے دن گذرینگے وہ اور لشکر اون کا شام میں پس نہ زندہ رہیگا مگر تھوڑے دن
اور اوٹھا لیگا اونکو اللہ تعالی پھر متولی ہوگا دوسرا اوسکے ایک شخص [illegible] نام عمر اور ہونگے وہ صاحب فتح کہ فتح ہونگے اونکے ہاتھ پر بہت سے
شہر اور [illegible] لشکر اپنے سب طرف اور [illegible] ہماری پرانی کتابوں میں [illegible] فتح ہوگا اور [illegible] ایک شخص [illegible] نام اوسکا
خالد بن ولید ہوگا پس اگر سنو تم بات میری اور پسند کرو تو صلح کرو عرب سے [illegible] اور اگر لڑینگے [illegible]
اور عرب تمام تب بھی نہ غالب ہونگے اونپر ببرکت اللہ تعالی اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا راوی نے جب سنا اون بطارقہ نے کلام اوسکا
کمال غضبناک ہوئے اور قتل کرنا چاہا اوسکو [illegible] اور بولا اوس سے کہ شاید تو [illegible] عرب کی [illegible]
ہوا کچھ دل [illegible] اور [illegible]
[illegible]
تونے یہ بات تو بیشک قتل کرینگے ہم تجھکو [illegible] کہا راوی نے پس چپ ہو گیا وہ راہب اور گیا [illegible] بطلیوس [illegible]
اور اوٹھا جاکر اپنے مقسوں [illegible] میں پھر بلایا بطریقوں کو اور [illegible]

تو نکلے وہ اسی ہزار سوار سوا بازاریون اور پیادون کے تب خوش ہوا اونکو دیکھکر پھر بلایا ایک بطریق اپنا قابیل نام کہ تھا وہ بیٹھنے والون میں سے تخت کے
اور نکر تا تھا وہ کوئی کام سوا اوسکے سو خلعت دیا اوسکو اور ہمراہ کیے اوسکے تیس ہزار سوار اور حکم کیا اوسکو ساتھ ملاقات عرب کے پھر مشورہ کیا اسنے
خواص مملکت سے بیچ اس بات کے کہ مقیم رہے شہر مین یا نکلے اوس سے باہر تب کہا اوس سے اوسکے اہل عقل بطریقون نے کہ اے بادشاہ اگر رہیگا
تو شہر مین تو ضعیف ہونگی فکرین ہماری اور سست ہوگا کام ہمارا اور اگر نکلیگا تو باہر شہر کے تو ندلیر ہونگے عرب ہم پر آنے مین اور کرینگے ہم شہر کو پس پشت
اپنے اور لڑینگے ہم باہر دروازون کے اور مدد کرینگے لوگ ہماری اوپر سے برجون کے اور جب دشوار ہوگا کام ہم پر تو داخل ہونگے ہم شہر مین سو نیک جانی
اوسنے صلاح اونکی اور حکم دیا فراشون کو کہ نکالین خیمہ باہر شہر کے اور کھڑا کرین واسطے اوسکے بڑا خیمہ کہ وسعت اور ارتفاع اوسکا ہو ستر گز کا اوپر چوبون منڈھے ہوئے
چاندی سونے کے اور بنا ہوا وہ خیمہ ریشم رنگا رنگ سے مرصع موتیون مین اور تصویرین اندر باہر اوسکے سب پرند اور وحوش اور ستارون کی اور بچھا ہوا فرش
مکلف ریشمی اور رکھین اوسمین مسند اور تکیے اور لٹکا دین اوسمین قندیل اور زنجیرین سونے چاندی کی اور رکھین اوسمین ایک تخت ساج کا جڑے ہوئے پیر سونے کے
پایون مین کہ طول اوسکا سات گز کا اور عرض و ارتفاع ہو برابر طول کے کہ چڑھا جائے اوپر ساتھ سیڑھی سونے چاندی کے اور رکھین گرد اوسکے اسی کرسیان
آبنوسی مطلا کہ بیٹھین اوسپر ارباب دولت اور صاحب دولت اوسکے اور کھڑے کرین گرد اوسکے خیمے اقسام اقسام کے بیشمار کہا راوی نے کہ کھڑے ہو
وہ خیمے سامنے باب بحری کے جو مشہور ہے ساتھ باب فندوس کے اور حکم کیا اپنے ایک بطریق سمعان نامی کو کہ کھڑا کرے خیمہ اپنا کہ دیا تھا وہ اوسکو اوپر دروازے
طوما کے کہ وہ باب قبیلی ہے اور حکم کیا بطریق فاطین نامی کو کہ مقیم ہو جانب شرقی مین قریب ٹیلون کے اوپر ساباط کے جو بنے ہوئے ہین پتھر کے اور ہمراہ کیے
اوسکے دس ہزار سوار روایت ہے ہبار بن ابی سفیان اور مسلم بن ہاشم مخزومی سے کہ نہ اوترے ہم کسی شہر پر ملک شام سے کہ دیکھا ہوا اوسکو سے اکثر
سامان و زینت مین بہنسا سے اور نہ قوی دل لوگ پسندیدہ اون لوگون سے سو کھڑی کین اونھون نے صلیبین اور منجنیقین فصیلون پر اور لٹکا لیا اوپر سے
چھڑے ہاتھیون کے جڑے ہوئے کہ نہ پہنچے پتھرون فولادی کیا اور بڑھالے کہ اوسپر تیر و منجنیق مارنے والے کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ یہ ہوا ماجرا ان لوگون کا اور
حال امیر غانم بن عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ ہوا کہ جب پاس اوسکے پہنچے بہنسا کے تو مشورت کی اصحاب سے مثل حضرت ابو ذر غفاری اور حضرت ابو ہریرہ
دوسی اور حضرت معاذ بن جبل اور حضرت مسلم بن ہاشم مخزومی اور حضرت مالک اشتر نخعی اور حضرت ذو الکلاع حمیری رضی اللہ عنہم سے تو ساتھ کیے اوسکے
دو ہزار آدمی اور حکم کیا اونکو اوترنے کا جہت شرقی مین اور کہا کہ اگر لڑین تو تم سے تو لڑنا اونسے اور کوچ کیا خود امیر غانم نے جہت بحری ساتھ باقی اصحاب رایات
اور امرا کے اور کیا بیچ طلیعہ کے آگے اپنے فضل بن عباس اور اونکے بھائی عبد اللہ بن عباس اور قثم اور سیب اور مسلم اور جعفر اور علی اولاد عقیل بن ابی طالب
اور عبد اللہ بن جعفر اور زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم کو اور بھیجا بعد اونکے لشکرون کو پے در پے ہمراہ نعیم بن ہاشم بن عاص اور ہبار بن ابی سفیان اور عبد اللہ بن عمرو
دوسی اور سعید بن بیردوسی اور حسان بن نصر طائی اور جریر بن نعیم حمیری اور سالم بن فرقد یربوعی اور سیف بن اسلم طائفی اور عمر بن خویلد سکی اور سنان بن عوص
انصاری اور عفار بن عون کندی اور ابن زید خلیل اور مثل سادات اور اصحاب رایات رضی اللہ عنہم کے پس چلے یہ لشکر آگے پیچھے طرف مغرب کے پس درمیان
اوس حال کے کہ یہ جا رہے تھے ناگاہ پیش آیا اونکے دشمن نعنی قابیل ساتھ اپنے بطریقون مذکور کے پھر جب کہ پہنچے دونون لشکر نزدیک صف قبیل کے نیچے
منارے کے تو اشارہ کیا اپنے لوگون کو تو رک گئے وہ چلنے سے اور آگے آیا نیچے بڑے نشان کے اور ساتھ تھا اوسکے ایک شخص منتصرہ عرب کا سو حکم دیا اوسکو
کہ پکارے بڑی آواز سے مسلمانون کو کہ بھیجو طرف بطریق کے ایک شخص صاحب عقل اپنا تاکہ گفتگو کرین اوس سے تو نکلے جریر حمیری اور آگئے پاس امیر غانم کے
اور کہا اے امیر کیا حکم دیتے ہو تم مجھکو اس سے گفتگو کا فرمایا کہ ہان اگر چاہین یہ صلح اور رفع قتال تو قبول کرینگے ہم یہان تک کہ آوین امیر خالد بن ولید اور کرین
جیسا کہ چاہین اور اگر چاہے یہ لڑائی کو تو لڑتے ہین ہم اس سے اور طلب کرتے ہین مدد اپنے اللہ تعالی سے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ بس ہے
بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے کہا واقدی رحمہ اللہ نے پھر روانہ ہوئے جریر یہان تک کہ کھڑے ہوئے جا کر مقابل بطریق کے اور کہا اوسنے
بیان کر حاجت اپنی کہا اوسنے کیا تو امیر ہے ان لوگون کا کہا اونھون نے کہ نہیں لیکن گفتگو کرتا ہون میں امیر کی طرف سے کہا اوسنے کہ چھوڑ انتھے

ملک شام اور بڑی نعمتوں کو اور آئے تم طرف ان شہروں کے اور تھے تم پہلے ملک حجاز میں بیچ سختی کے ننگے بھوکے تمنے ہمسے شام کے اور [illegible]
خوف میں سکے اور نہ کفایت کیا تمکو اوسنے یہانتک کہ ملائے تم ہمپر اور مغلوب کیا تمنے قبطی کو اور لئے تم بلاد مصر پر اور غالب آئے تم اوپر اوس کے بادشاہوں کے
پس نہ کفایت کیا تمکو اون سبنے یہانتک کہ آئے تم طرف ہمارے اور جو قصد کیا ہمارے شہروں پر اور مارے تمنے دلاور ہمارے اور لوٹے تمنے مال ہمارے اور قتل
کرتے تھے تم ہماری جانب سے اور دیر لگاتے تھے تم ہمارے کام میں یہانتک کہ قوی ہوئی شوکت تمہاری اور قصد کیا تمنے ہمارے شہر کا اور وہ دار الملک ہمارا
اور محل ولایت ہمارا ہی اور طلب کیا تھا ہمکو پہلے تمہارے فراعنہ اور جبابرہ اور قبط اور قیاصرہ اور اکاسرہ اور جبابرہ عمالقہ نے اور لوٹ گئے وہ نامراد اب جو ہم کیا
تمنے ہمپر اور مارے آدمی ہمارے سو بیان کرو کہ کیا ارادہ رکھتے ہو تم اگر چاہتے ہو مال اور لوٹ جاؤ یہاں سے تو وکالت کرتا ہوں میں اس بات کی بادشاہوں
سے سو لوٹ جاؤ اور پھیر دو ہمکو ملک ہمارا تحقیق بادشاہ نہیں مخالفت کریگا میرے کہنے کی بیان کرو کیا ہی ارادہ تمہارا اور کیا چاہتے ہو تم تب کہا [illegible]
حضرت جابر نے کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے کہا اوسنے کہ ان فرمایا جو [illegible] اپنے بیان [illegible] تھے تم تنگ حالت میں سو یہ سچ ہے لیکن انعام کیا
اللہ تعالی نے ہمپر ساتھ اسلام کے کہ وہ بڑی نعمت ہی اور حکم کیا ہمکو جہاد کا اور درست کر دیا واسطے ہمارے مال مشرکین کا جب تک کہ وہ لڑیں اور حکم کیا ہمکو کہ
لڑیں تمسے یہانتک کہ جزیہ دو تم ہمسے ذلیل ہو کر یا قبول کرو اسلام کو یا جاری کرو لڑائی یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ اور وہ بہتر حاکموں کا ہی اور کہنا تیرا
واسطے مال کے سو نہیں وہ غرض ہماری اور نہ متاع دنیا خواہش ہماری اور تحقیق ملک تمہارا عنقریب ہو جاویگا واسطے ہمارے اور [illegible] مال تمہارے [illegible]
انکو کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب کہ سنا اوس بطریق نے یہ کلام سخت غضبناک ہوا اور کہا میں لائق ہوں تمہارے مقابلے کے [illegible] حکم کیا اپنے
لوگوں کو حملے کا [illegible] کہ نہ پھیرنے پایا [illegible] اپنے گھوڑے کی باگ [illegible] سواروں سے تب [illegible] مسلمانوں [illegible] واقع ہوئی
عظیم اور عام ہوئی خونریزی اور کثرت ہوئی [illegible] واسطے اللہ تعالی کے [illegible] عون بن ساعدہ [illegible] بن تمیم اور فضل [illegible]
رضی اللہ عنہم کی کہ [illegible] یہ لوگ زاید [illegible] اور خوب [illegible] جنگ [illegible]
بطریق قابیل [illegible] اور بھاگا میدان سے ساتھ [illegible] اپنے سواروں کے [illegible]
تو الگ ہوئے [illegible] واسطے آسائش کے اور [illegible] لشکر اسلام [illegible]
خبر کے بھاگے سب [illegible] قابیل کے کہا راوی رحمہ اللہ نے اور [illegible]
کس منہ سے بھاگ آئے تم مقابلہ عرب سے اور کیوں نہ ثابت قدم رہے [illegible] بادشاہ نہیں [illegible]
[illegible] ہوئی ہوگی اور [illegible] نہیں آدمی بلکہ یہ سب جن ہیں اور اگر [illegible]
خاموش ہو کر بیٹھ گیا [illegible] عرب کا [illegible] اور اب [illegible] یہانتک کہ صبح ہوئی [illegible]
لوگوں کو سوار ہونے کا اور کہا [illegible]

ذکر فتح بہنسا اور اوترنا اصحاب کا وہان پر اور مارا جانا وہان کے بادشاہ کا

کہا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ بعد صبح کی مسلمانوں نے تو پہلے نماز پڑھی [illegible]
کچھ خبر دشمنوں کی [illegible] جانا [illegible] بھاگ گئے طرف اپنے شہر کے [illegible] مسلمان قریب بہنسا کے [illegible] نشان [illegible]
حدیث کی [illegible] قیس بن [illegible] عامر بن ہلال [illegible] ابن یزید الخیل [illegible] بہنسا [illegible]
بن العباس رضی [illegible] نشان [illegible] دعا کی اس طرح [illegible] الہی مدد کر [illegible]
اور [illegible] تحقیق تو ہر شی پر قادر ہے [illegible] مسلمانوں [illegible]
لوگوں [illegible] وہ لوگ باہر شہر [illegible]

تب چاہا ایک جماعت نے دلاوران عرب سے حملہ کرنا اوپر اون کفار کے مگر منع کیا حضرت امیر غانم اور باقی امیرون نے بھی اس کام سے اور کہا ان سے نہ کہ نچاہیے حملہ کرنا
مگر بعد ڈرانے کے گمراہی سے اور ابھی تک یہ لوگ نہین آئے طرف ہمارے اور نہ مقابل ہوئے ہمسے لڑائی مین اور کم جانا انھون نے ہمکو آنکھون مین کہا واقدی
رحمہ اللہ نے کہ اوترے مسلمان اور ٹھہرے اوپر کنارے پہاڑ کے نزدیک زرد ٹیلے کے پاس اوس سفیدی کے کہ غار برطرف شہر کے تھی یہہ ہی ماجرا ان لوگون کا
اور ابوذر غفاری اور ابوہریرہ دوسی اور معاذ بن جبل اور سلمہ بن ہاشم اور مالک اشتر اور ذوالکلاع حمیری سو وہ چلے گئے یہان تک کہ اوترے قریب قوم کے
اور رات گذاری جب صبح ہوئی نکلے دشمنان خدا اونکے دیکھنے کو تب کہا مالک اشتر نے ای قوم تحقیق دشمن خدا نکلے ہین تمہارے دیکھنے کو سو مشغول کرلو اونکو ساتھ
قتل کے اور بھیجو ایک جماعت اپنی کہ قبضہ کرلین پل پر اور مدد چاہو اللہ سے اوسوقت نکلا مرزبان اور ساتھ اوسکے تین سو سوار تھے یہان تک کہ پونہچے پل تک حال انکہ
پتھر گراتے تھے اوپر دیوار فصیل کے اوپر سے پس قبضہ کرلیا پل پر اور کردیے بیچ مکانون اوترنے کے نگہبان ساتھ تلوارون تیز کے اور مقاتلہ کیا مسلمانون اور
کافرون نے سخت قتال اور تمام کردیے قتال مین سات دن اور جب آتے طرف مکان اوترنے کے پاتے اوسکو بھرا ہوا مردون سے اور ہوگئے ایسے کہ ہر رات کو
ایک جماعت روم کی اونمین سے بھاگ جاتی طرف صعید کے ایک رات جاتی تھی طرف صعید کے کہ پیش آئے اونکے رافع بن عمیرہ طائی اور ساتھ اونکے ایک سریہ یاران
قیس بن حارث کا تھا نزدیک شہر اوقار کے کہ تھے کنارہ دریا کے یوسفی پر کہ غارت کرتے جاتے تھے قریات کنارون اوسکے کو اسی طرح چلے جاتے تھے کہ ناگاہ سنی آواز سمون
گھوڑون کی سو گمان کیا کہ وہ مسلمان ہین پھر بات کی اونسے تو نہ جواب دیا کسی نے تب مل گئے اونسے اور حملہ کیا اونپر اور تھے وہ چھ سو سوار سو بھاگ گئے انکے آگے سے
اور مارے گئے اونسے تخمیناً دو سو اور بھاگ گئے باقی اور شہید ہوئے تین مسلمان اور بھاگ گئے رومی طرف گھاٹ دریا کے سو ڈوب گئے سو آدمی اور قید ہوئے
دو سو اور بھاگ گئے باقی اور پوچھا اونسے سبب نکلنے کا تو بتایا کہ ہم دانہ گھاس ڈھونڈتے تھے تب مشکین باندھ لین اونکی اور لائے اونکو مشکین بندھی ہوئی
ساتھ گروہ مسلمانون کے نزدیک غانم بن عیاض اشعری کے پس آواز بلند کی ساتھ تکبیر اور تہلیل اور صلوۃ اوپر بشیر و نذیر کے اور متوجہ ہوئے طرف اونکے
سو خوش ہوئے قیدیون سے پھر پیش کیا اونکو اوپر امر مقدم الذکر کے تو جب پیش کیا اونپر اسلام جب انکار کیا تو گردنین مارین اونکی اور رومی یکمہ رہے تھے
یہ حال پھر پھر آئے مسلمانون پر اہل صلیب اور سخت لڑے اور گرم ہوا ہنگامہ حرب اور بہت ہوا طعن و ضرب وقت بلند ہونے آفتاب سے عصر تک اور
پھیل گیا قتل رومیون مین جب دیکھا اونھون نے یہ حال بھاگ گئے اور چڑھ گئے قلعے پر اور بند کیا دروازہ اور مستعد ہوئے محصور ہونے پر اور قائم کیے
آلات قتال کے کہا راوی رحمہ نے کہ یہ ماجرا ہی ان لوگون کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نازل ہوئے دامن کوہ پر نالے مین کہ مکان فراخ ہی جانب دریا سمت غرب
کے پس جب رات ہوئی آگ جلائی اور جمع ہوا ہر قبیلہ اپنے بنی اعمام کے پاس کہ پڑھتے تھے قرآن اور درود اوپر نبی بہترین اولاد عدنان کے صلی اللہ علیہ وسلم اور
تھا اونمین کوئی مگر راکع اور ساجد اور دعا کرنے والا اللہ سے اس امید پر کہ اللہ مدد کرے اونکی دشمنون پر اور رات گذاری روم شوم نے شراب پیکر اندر شہر
کے اور باہر اور شور کیا کلمہ کفر سے حتی کہ چلا اوٹھی اونسے زمین بہنسا کی اور فریاد چاہی خدا سے عزوجل سے تو پکارا اوسکو زبان قدرت سے کہ چپ رہ ای بہنسا
قسم ہی عزت اور جلال میرے کی البتہ ہلاک کرونگا مین انکو اور لیجاؤنگا بیچ تیرے قوم موحدین بہترین خلائق اپنی سے اور البتہ کردونگا گرجون کو مسجدین واسطے
نماز اور نمازیون کے جب سنا زمین نے جواب رب الارباب کا خوش ہوئی از روے فرح اور سرور کے اور منتظر رہی وعدہ رب اپنے کی تاکہ زائل ہو تکلیف
اوسکی پس نگذرے مگر تھوڑے دن کہ دور کیا اللہ نے اوس سے اہل کفر اور طغیان اور عبدہ اصنام کو اور بسایا اوسمین بہترین امت اخیار و مہاجرین انصار
اصحاب کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے رات اور اطراف نہار مین اور کردیا زمین جنگل کو مدفن سرداران شہدائے اخیار کا اور ہوگیا اوسپر بعد تاریکی کے
نور اور ہوگئی زیارت اوسکی کہ نہ خالی ہی خطا و قصور کو کہا واقدی رحمہ اللہ نے جب فجر ہوئی نماز پڑھی مسلمانون نے فجر کی اور منتظر تھے کہ کیا ہوگا امر روم کا کہ ناگاہ
ایک بادری نکلا سوار پشمین کرتا اور کلاہ اور زنار پہنے ہوئے پیش آیا یہان تک کہ قریب آیا لشکر سے اور کلام کیا زبان عربی مین اور کہا ای مسلمانون ارادہ کرتا ہون مین
کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی مجھے قیس بن شماس نے زبانی کعب بن ہمام کے اونسے زبانی شداد بن اوس کے کہ تھے وہ اصحاب بایات سے کہا شداد اور ہم سے
اوس اثنا مین کہ ہم بیٹھے تھے اور باتین کرتے تھے ساتھ امیر غانم بن عیاض کے ناگاہ آیا عبداللہ بن عاصم اور خبر دی اوس بادری کی کہا راوی نے پھر اذن پاکو

امیر غانم نے آنے کا تو آیا وہ پادری اور پایا امیر کو بیٹھے ہوئے اپنے خیمہ میں فرش اوپر کہ بچھا تھا بیچ خیمہ کے اور فرش مشرکین کا کہ حاصل کیا تھا مشرکین سے
ایک کنارے سے لپیٹا پڑا تھا اور گرد اوسکے سردار اور امرا سب بیٹھے تھے اور وہ امیر گویا ایک [illegible] تھا اور اوپر ایک ہیبت اور وقار تھا
جب آیا وہ پادری مدہوش ہو گیا اور حیران ہو رہا اور لگا دیکھنے داہنے بائیں اور کہا اے قوم کون تم میں امیر ہے تا کہ گفتگو کروں میں اوس سے کہ تحقیق
ہر ایک تمھارے کو دیکھتا ہوں میں امیر سردار رئیس اور ہیبت اور وقار ہے تب اشارہ کیا اونھوں نے طرف امیر غانم کے تو دیکھا طرف اونکی اور کہا اے جوان
تو رئیس قوم ہے کہا غانم نے ایسا ہی گمان کرتے ہیں جب تک کہ میں اطاعت خدا عز و جل کی کرتا ہوں تب کہا اوسنے پادری نے تحقیق ملک ابلاوس نے بھیجا ہے مجھ
مجھکو طرف تمھارے کہ چاہتا ہے وہ ایک صاحب رائے اور دانش تمھارے کو تا کہ تحقیق کرے حال تمھارا شاید کہ ہو وسے یہ امر سبب بچاؤ خونریزی کا درمیان تمھارے
اور اونکے کہا راوی رحمہ اللہ نے اوس وقت دیکھا امیر غانم نے طرف اصحاب اپنے کے اور کہا کیا کہتے ہو تم اس بات میں کہ لایا ہے تمھارے پاس یہ پادری
اور کون جاتا ہے طرف اوسکے اور جواب دے اوسکو اور پھر آوے طرف ہمارے کہا راوی نے تب اوٹھ کھڑے ہوئے مغیرہ بن شعبہ اور کہا میں جاتا ہوں طرف
اوسکے اور چاہتا ہوں ساتھ اپنے دس مرد [illegible] مروت [illegible] دلاور کہا امیر نے میں اوسکو چاہتا ہوں توفیق دے تمکو اللہ تعالی اور رہنمائی کرے اور پھیر لاوے اللہ تعالی
تمکو طرف ہمارے اور اونکو کہ تمھارے ساتھ ہوں سالم و غانم کہا راوی نے پس منہ پھیر کر دیکھا اونھوں نے پیچھے اپنے کے اور کہا کہاں ہیں یزید بن عبد [illegible]
کہاں ہیں ابو ایوب انصاری کہاں ہیں خالد بن [illegible] کہاں ہیں زید بن ثابت انصاری کہاں ہیں مسعود بدری کہاں ہیں جریر بن مطعم کہاں ہیں ابو ہریرہ عقیلی کہاں ہیں
معاویہ بن الحکم ثقفی کہاں ہیں عمار بن حصین کہاں ہیں زید بن ارقم سو جواب دیا اونکو سبھوں نے ساتھ لبیک کے تو کہا اونکو لو سامان اپنا اور چلو ساتھ میرے
ساتھ مدد اور برکت اللہ تعالی کے کہا راوی نے پس جلدی کی اون سرداروں اور رئیسوں نے طرف اپنے خیموں کے اور پہنی ہر ایک نے زرہ اور
سپر کندھے پر رکھی اور حمائل کی شمشیر اور رکھے نیزے درمیان رکابوں کے کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ حضرت مغیرہ گئے اپنے خیمہ میں اور پہنی
زرہ اور باندھی کمر چمڑے کے پٹکے سے کہ تھے دو خنجر اوس میں اولٹی اور سیدھی طرف اور لٹکایا پرتلہ جڑاؤ جواہر کا اور رکھا رکاب میں نیزہ گندم گون اور سوار
ہوئے اپنے گھوڑے ادہم پر اور لیا ہر ایک نے اون میں سے ساتھ اپنے غلاموں کو سوار خچروں پر اور رخصت ہوئے لوگوں سے تب متوجہ ہوئے اونکی طرف
امیر غانم اور کہا اے مغیرہ بعد دریافت کرنے کلام اون ملعونوں کے دعوت کرنا اونکو اسلام کی اور کہنا اون سے جو کہ فرض ہے اوپر ہمارے نماز اور زکوۃ اور حج اور جہاد [illegible]
[illegible] حلال سے اور ممنوع حرام سے اگر انکار کرے وہ اسکے قبول سے تو کہنا جزیہ دے ہر سال پھر اگر نہ مانے اسکو بھی تو پیغام قتال دینا ساتھ تیز تلواروں کے
اور امید رکھتے ہیں ہم فتح کی اللہ تعالی سے بطفیل و بجاہ حضرت خیر الانام کے تب کہا اوس نے حضرت مغیرہ نے کہ امید رکھتا ہوں میں اللہ تعالی سے مدد کی [illegible]
جواب میں پھر روانہ ہوئے وہ امیر اور وہ پادری آگے اونکے تھا سوار خچر پر اور پیچھے اونکے تھے غلام اونکے اپنے خچروں پر [illegible] ہر غلام ساتھ سامان اپنی لڑائی کا
پس جاتے تھے یہ کہتے ہوئے پکار کر تہلیل اور تکبیر اور درود اور پڑھتے [illegible] کہا زیاد بن ثابت نے کہ جب قریب [illegible] یہ لوگ [illegible] تو دیکھا [illegible]
اشک آنکھوں سے یہاں تک کہ بھیگ گئی ریش مبارک اونکی اور پڑھتے تھے قرآن شریف [illegible] کہا اونھوں نے [illegible]
یہ لوگ اللہ کے [illegible] دین میں اگر برائی پہنچے ان میں سے کسیکو تو [illegible] اللہ تعالی کے کہا راوی نے [illegible] ساتھ اپنے لوگوں کے
یہاں تک کہ قریب پہونچے لشکر دشمن سے اور دیکھا [illegible] اور وہ [illegible]
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اسی حال میں آیا [illegible]
دونوں کے سوا [illegible] چلے یہ لوگ آگے اصحاب کے یہاں تک کہ [illegible] بادشاہی [illegible]
اندر سے دربان اور نائب اور اہل دولت اور صاحب دولت اور کہا کہ [illegible] بارگاہ شاہی [illegible] گھوڑوں سے اور الگ کرو تلواریں اپنی [illegible]
[illegible] اوترتے ہیں ہم گھوڑوں سے لیکن نہ دور کرینگے تلواریں اپنی [illegible]
بسبب اسکے [illegible] کہا راوی نے پس [illegible] اس بات کی [illegible]

حاجب نے کہ آجاؤ اندر کہا راوی رحمہ اللہ نے پھر اوترے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑون سے اور دیا اونکو اپنے غلامون کے ہاتھون مین
اور آئے ساتھ چال تبختر کے لٹکائے ہوئے تلوارین چیرتے ہوئے صفین کفار کی بیباک اونکی طرف سے یہان تک کہ پہونچے قریب تخت بادشاہی کے پس اوٹھائی انہون نے
غالیچون اور فرشون ریشمین پر اور بادشاہ تھا تخت پر جب دیکھا مسلمانون نے یہ حال تو تعظیم کی اللہ تعالی کی اور تکبیر کہی تو گونج گئے خیمے اور بدل گئے رنگ
اون لوگون کے اور پکارا انکو دربانون نے کہ جھکو زمین پر آگے بادشاہ کے تو نہ ملتفت ہوئے اصحاب اونکے کہنے پر اور کہا حضرت مغیرہ نے کہ نہین لائق سجدہ
مگر بادشاہ معبود کو اور قسم ہمکو اپنی عمر کی کہ تھا یہ سلام ہم لوگون کا پھر جب سے کہ مبعوث ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو منع فرمایا ہمکو اسکام سے اب نہین سجدہ
کرتے ہم آپس مین کہا راوی رحمہ اللہ نے پس خاموش ہوگئے وہ لوگ اور حکم کیا بادشاہ نے واسطے انکے کرسیون سونے چاندی کا تو بچھائی گئین وہ واسطے
انکے سو بیٹھے ہی اوپر اور تھے اصحاب بیچ کے اندر خیمے شاہی کے تو کہدیا تھا اپنے بعض غلامون سے کہ ہٹانے ہماوین فرش یہان سے آگے سے ہمارے
پانون کے یہان تک کہ پہونچے فرش پاک تو کردیا اوسکو ایک طرف اوٹھا کر تب یاد لے اوسنے بطریق کہ بے ادبی کی تمنے روبرو ہمارے کہ نہ سجدہ کیا بادشاہ کو اور
نہ چلے ہمارے فرش پر تو جواب دیا حضرت مغیرہ نے کہ ادب کرنا اللہ تعالی کا بہتر ادب کرنے سے ہی ساتھ تمہارے اور زمین پاکتر ہی تمہارے فرش سے سو اسواسطے کہ
فرماتے تھے آنحضرت ہمارے کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی بنائی گئی ہی میرے لیے زمین جگہہ سجدے کی اور پاک کرنے والی اور فرمایا
اللہ تعالی نے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ یعنی اسی زمین سے ہمنے تمکو بنایا اور اسی مین پہا
تمکو پھر ڈالتے ہین اور اسی سے نکالین گے تمکو دوسری بار کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ تھا اور کوئی ترجمان درمیان اصحاب کرام اور بطلوس کے اسواسطے
کہ وہ عارف تر تھا اہل زمانہ کا ساتھ زبان عربی کے سو اسوقت کہا اوسنے اونسے بیٹھنے کو کہا حضرت مغیرہ نے کہ اوتر تو اپنے تخت سے اور بیٹھ ساتھ
ہمارے زمین پر اور یا اجازت دے ہمکو کہ بیٹھین ساتھ تیرے تخت پر اسواسطے کہ عزت دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے ساتھ اسلام کے کہا راوی رحمہ اللہ نے تب اشارہ کیا
اوسنے بیٹھو پاس انکا ساتھ اپنے تخت پر اوسکے کہ بیٹھا لیے فرش اوسکے کونے سے اور بیٹھ گئے حضرت مغیرہ وغیرہ اوس کنارے پر تخت کے پھر توجہ ہوا ابطلوس
طرف انکے اور بولا کون شخص گفتگو کریگا تم سب کی طرف سے تو اشارہ کیا سب نے طرف حضرت مغیرہ کے پس کہا کیا نام تمہارا کہا اونہون نے کہ نام میرا عبد اللہ
مغیرہ کہا اوسنے ای مغیرہ ہم لوگ نہین جانتا کہ پہلے شروع کرون مین کلام ساتھ تمہارے کہا حضرت مغیرہ نے کہ جو چاہے تو کہ نزدیک میرے ہی برابر ہی
ہر کلام کا ابتدا تو شروع کیا اوسنے پہلے کلام ساتھ فصاحت و بلاغت کے اور کہا حمد ہی اوس خدا کو کہ کیا ہمارے سردار مسیح کو افضل انبیا اور کیا ہمکو بہتر بادشاہون
مین اور ہین ہم بہتر سردارون مین سب کا [illegible] بات اوسکی مغیرہ نے اور کہا حمد ہی اوس اللہ کو کہ بتائی ہمکو راہ اسلام کی اور خاص کیا ہمکو بیچ امتون کے ساتھ نبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نکالا ہمکو بسبب انکے گمراہی سے اور نکالا جہالت سے اور بتائی سیدھی راہ سو ہم بہتر امت ہین جو نکالی گئی ہین واسطے آدمیون کے
ایمان لائے ہین ہم اوپر اپنے نبی اور تمہارے نبی اور سب انبیا کے اور کردیا ہمارے امیر کو جو مقرر ہی ہمپر مثل ایک شخص کے ہم مین سے اگر چاہے دعوی اپنے کو بادشاہ
اور ظلم کرے تو الگ کردین ہم اوسکو اپنے سے اور نہ دیکھین ہم کچھ بڑائی واسطے اوسکے اپنے پر سوائے تقوی کے اور کردیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے امر بالمعروف کرنے والا [illegible] حکم
کرتے ہین ہم بھلائیون کا اور روکتے ہین برائیون سے اور اقرار کرتے ہین ہم گناہون کا اور مغفرت چاہتے ہین اوس سے اور عبادت کرتے ہین ہم اکیلے
اللہ کی کہ نہین شریک واسطے اوسکے اور اگر گناہ کرے کوئی ہم مین کا مثل ہوا کہ پھر توبہ کرے اوس سے تو قبول ہوتی ہی توبہ اوسکی اور اگر مرے
حالت اسلام مین تو واسطے اوسکے ہی جنت کہا راوی رحمہ اللہ نے پس متغیر ہوا رنگ ابطلوس کا اور خاموش رہا تھوڑی دیر پھر کہا کہ حمد ہی اوس اللہ
کو آزمایا ہمکو اچھا آزمانا اور غنی کیا ہمکو بعد فقر کے اور مدد کی ہماری پہلی امتون پر اور تھے لوگ تمہارے پہلے ان لوگون سے کہ آتے تھے ہمارے شہرون مین
اور لیجاتے تھے گیہون جو وغیرہ اور احسان کیا کرتے تھے ہم اونپر اور شکر کرتے تھے وہ ہمارا اور سیراب آئے تم طرف ہمارے بخلاف اسکے کہ قتل کیا تمنے
لوگون کو اور پکڑ لین عورتین اور لوٹ لیا مال اور خراب کیے شہر اور قلعے اور چاہتے ہو کہ نکالو ہمکو ہمارے ملک اور شہرون سے اور تھی کوئی امت ضعیف [illegible]
زمانہ تمہارے سے [illegible] اور جینا ہوا اب آئے ہو [illegible] لالچ کرتے ہوئے ہمارے ملک اور مال مین پس ہین گرد ہمارے لشکر کثیر اور شوکت شدید

اور جماعت ہماری بڑی ہے اور شہر ہمارا سخت او بیوا اسکے نہین کہ دلیر کیا تمکو ہمپر اسباب نے کہ مالک ہوئے تم شام اور عراق اور یمن اور حجاز کے پھر آئے تم
وہان سے ہمارے شہرون مین اور فساد کیا اور برباد کیا شہر اور قلعون کو اور پہنے اچھے کپڑے اور متعرض ہوئے تم لڑکیون بادشاہون اور بطریقون سے
اور کیا تمنے اونکو خدمتگار اپنا اور کہانے دنیا کے خوب اور اچھے کہ نہ جانتے تھے اونکو اور بہرے تھیلے ساتھ اپنے سونے چاندی اور موتی اور جواہر سے اور مین
ساتھ تمہارے متاع و مال ہماری قوم اور دین الہون کا اب ہم چھوڑتے ہین وہ سب تمکو اور نہین بھاگتے تم سے اور سیر اور نہین اعتراض کرتے تمہارے پہلے کامون پر
کہ قتل و غارت کیا تمنے اب چلے جاؤ یہان سے اور نکل جاؤ ہمارے شہرون سے اور دینگے ہم اپنے خزانے سے تمہارے ہر ایک شخص کو سو دینار اور لباس ریشمی اور
عمامہ سنہری کناری کا اور تمہارے امیر کو ہزار دینار اور دس عمامے اور دس کپڑے اور اسی طرح تمہارے ہر امیر کو اور واسطے تمہارے خلیفہ کے
دس ہزار دینار اور سو کپڑے ریشمی اور سو عمامے اور لکہ کر لین تمسے ایک قسم کہ یہ بات کہ نہ غارت کرو پھر ہمارے تمام شہرون کو یہ سب کہا اور سنتے
اور مغیرہ خاموش تھے پھر جب فارغ ہوا بطلوس اپنے کلام سے تو کہا اوسکو مغیرہ نے کہ سنین ہم نے باتین تمہاری اب سن کلام ہمارا پھر کہا حمد ہی واسطے
اللہ واحد قہار کے کہ وہ فرد صمد ہے ایسا اللہ کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں اوسکے جوڑ کا کوئی کہا اوسنے بطلوس نے کہ اچھا کہا تمنے اسی بات ہی پھر کہا
حضرت مغیرہ نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى وَنَبِيُّهُ الْمُجْتَبٰى تب کہا بطلوس نے کہ
نہین جانتا مین کہ محمد رسول اللہ کے ہین اور یہ بات ایسی ہے کہ تعجب ہوتا ہے آدمی کو دین اوسکا پھر متوجہ ہوا طرف مغیرہ کے اور کہا اے عربی کونسی چیز
بہتر ہو کہا اونھون نے وہ چیز ہی نگاہ کرے اوسمین اللہ تعالیٰ کا کہا سچ کہا تو نے اے اخ العرب ظاہر ہوئی مجہ قوت تیری عقل کی کیا ہو درمیان تمہارے
کوئی شخص عقیل برابر تمہارے کہا اونھون نے کہان ہم ایک لشکر ہمارا [illegible] نہین بے پروائی کی جاتی اونکی رائے اور مشورت سے اور پیچھے ہمارے بہت
لوگ ہین ایسے اور وہ آگے [illegible] ہین یہان [illegible] کہا بطلوس نے کہ گمان کرتے تھے ہم تمکو اسقدر [illegible] کہ تم لوگ جاہل [illegible] کہا مغیرہ
نے کہ تھے ہم اسی طرح یہان تک کہ بھیجا ہم مین اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس ہدایت کی اونھون نے ہمکو تب کہا بطلوس نے کہ [illegible] کلام تمہارا
[illegible] لا اله
الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] کہا بطلوس نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کلام تمہارا [illegible]
[illegible] حضرت مغیرہ [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible]
[illegible]

اور نکالین ہمنے تلوارین اور کھڑے ہوئے ہم روبرو قوم کے اور پکڑ لیا ہمکو غیرت اسلام نے اور تھا لشکر بطلوس ہماری نظرون مین کچھ چیز اور جانا ہمنے کہ قیامت
نہین ہے پھر جب دیکھا بطلوس نے تمسے یہ حال اور کھل گئی اوسپر موت ہماری تلوارون کی تیزی سے تو پکارا کہ مہلت کر ای مغیرہ اور نہ جلدی کر مت ہلاک ہو اور
مین جانتا ہون کہ تو وکیل ہے اور نہین مارے جاتے وکیل اور کہین تجہین مینے یہ باتین تمہارے جانچنے کو تاکہ دیکھون مین کیا ہی نزدیک تمہارے اور اب مین
نہین مواخذہ کرتا تمسے بند کرو اپنی تلوار دنکو کہا عبداللہ بن رافع نے تب میان کرلین ہمنے تلوارین اپنی اور آگے بڑھے حضرت مغیرہ یہان تک چلیگئے برابر اوسکے
اور بلایا تخت اوسکا اور بیٹھے پہ مغیرہ جسیمین تکیہ لگایا اوسپر اور زور دیا یہان تک کہ قریب تھا کہ ٹوٹ جاوے پنڈلی اوسکی کہا راوی رحمہ اللہ نے پھر متوجہ ہوا وہ طرف
مغیرہ کے اور کہا کیا قول ہی تم لوگونکا بیچ حق مسیح بن مریم کے کہا مغیرہ نے کہ وہ بندے اور رسول اللہ کے ہین کہا اوسنے پھر کہان سے پیدا ہوئے وہ کہا مغیرہ نے کہ پیدا کیا
اونکو اللہ تعالی نے مٹی سے پھر کہا اوسنے کہ ہوجا پس ہو گئے اور دلالت کرتا ہی اس بات پر قرآن عظیم کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ
كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○ یعنی عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا
اوسکو ہو جا وہ ہو گیا پھر کہا اوسنے کہ کیا دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالی کے کہا مغیرہ نے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ○ اللَّهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ○
وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○ یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہی اللہ نرادھار ہی نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اوسکی جوڑ کا کوئی پس کہا اوسنے بطلوس نے
کہ نہ دیکھا مینے کوئی برابر تمہارے عقل اور جواب کے ای اعور اور تھے مغیرہ رضی اللہ عنہ کہ چوٹ لگی اونکی ایک آنکھ مین دن جنگ یرموک کے پس کہا اوسکو حضرت مغیرہ
نے کہ نہین یہ عیب واسطے میرے تحقیق زخمی ہوئی آنکھ میری بیچ جہاد کے اللہ تعالی کی راہ مین ہاتھ سے ایک کتے کے کہ تھا مثل تیرے سو لیا اوس سے مینے
عوض اپنا کہ قتل کیا مینے اوسکو اور اوسکے سب ہمراہیون کو اور ثواب اللہ تعالی کا بڑھکر ہی اس سے پھر کہا بطلوس نے کیا عقل بھرا ہی جواب تیرا کیا ہی کوئی
تجسا تیری قوم مین کہا اونھون نے کہ مینے کہا یا بچہ کہ درمیان ہمارے ایسے اہل علم و عقل ہین کہ نہین برابری مجکو اونکے علم مین کچھ اور ہین ایک شخص ہمارے
اگر دیکھے تو حضرت علی بن ابی طالب رض کو کہ چچازاد بھائی ہین وہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اختیار کیے گئے ہین درمیان لوگون کے اور قاتل ہین
کفار کے اور متفرق کرنے والے ہین فجار کے گویا کہ ایک شیر ہین مکر حملہ کرنے والا اور دلاور اور غارت کرنے والے کو حیران ہو جاوے تو کہا اوسنے کیا ہین وہ ساتھ
تمہارے اس لشکر مین تحقیق سنی ہی مینے شجاعت اور فصاحت اونکی اب چاہتا ہون کہ دیکھون اونکو کہا اوس سے حضرت مغیرہ نے کہ ہلاک کرے تجکو اللہ بڑی ہی
منزلت امام علی کرم اللہ وجہہ کی اس بات سے کہ آوین بیچ [illegible] خود طرف تجسے کتے کے کہا اوسنے پس ہی کیا کوئی اور مثل اونکے کہا اونھون نے کہ ہان حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب رض کہ وہ خلیفہ ہمارے ہین اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعید اور سعد اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اور باقی امرا کہ لشکر
ہین ملک حجاز اور شام اور یمن اور عراق اور مصر مین اور ہر امیر انمین کا برابر ہی تجسے ہزار کے شجاعت اور فصاحت وغیرہ مین اور امیر سیف الدین بن خالد بن ولید جو اسلام
لشکر کے سردار ہین اور ساتھ اونکے ایک جماعت ہی امرا کی اور وہ آنیوالے ہین عنقریب پاس تمہارے ساتھ اپنے لوگون کے کہ وہ لوگ سردار جفا کش اور سرفراز برگزیدہ ہین
پس کہا اوسنے مغیرہ سے کہ مین چاہتا ہون اگر صلح ہو جاوے درمیان ہمارے تمہارے تو دیکھون مین ان لوگون کو کہ ذکر کیا تمنے قبل لڑائی کے کہا راوی
رحمہ اللہ نے کہ ارادہ کیا تھا اوس دشمن خدا نے فریب کرنے کا ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سمجھ گئے تھے یہ ارادہ اوسکا حضرت مغیرہ تو کہا
پس ہون لاؤنگا مین ان لوگون کو پاس تیرے تاکہ دیکھے تو کہا راوی رح نے تب خوش ہوا وہ دشمن خدا اور بیمار کہا مکر اپنے دل مین واسطے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لوٹا دیا اللہ تعالی نے مکر اوسکا اوسی پر کہا راوی رحمہ اللہ نے پھر کھڑے ہوئے حضرت مغیرہ اور لوگ اونکے اور نکل آئے پاس سے
بطلوس کے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑون پر تو حکم کیا بطلوس نے دربانون کو کہ جاوین ساتھ اونکے قریب تک اونکے لشکر کے غرض جب آئے حضرت مغیرہ اور
لوگ اونکے پاس امیر غانم بن عیاض کے اور بیان کیا اوسنے جو کچھ گذرا ساتھ بطلوس کے تو فرمایا حضرت غانم بن عیاض نے قسم ہی حق صاحب روضہ و منبر کی
کہ نہ چھوڑا اوسنے تمکو مگر تمہاری تلوارون کے ڈر سے اور یہ حکیم ہی مگر شیطان غالب ہوا اسکی عقل پر کہا راوی رحمہ اللہ نے پس سوئے اوس رات مسلمان
آگاہ ہوشیار یا مان جنگ سے پھر جب صبح کی اللہ تعالی نے تو اذان دی موذنون نے لشکر اسلام مین اور وضو کیا سبنے اور نماز پڑھی فجر کی پھر سوار ہوئے گھوڑون

اور جان لیا اونھوں نے کہ دشمن مقابل ہونگے فجر کو تو درست کیں صفیں اپنی اور تھے جاسوس عرب کے کہ جاتے تھے اونکے لشکروں میں اور لاتے تھے خبریں پس آئے
جاسوس پاس غانم بن عیاض اشعری کے اور مطلع کیا اونکو اس بات سے کہ رومی طیار ہو رہے ہیں واسطے قتال کے تب مرتب کیا غانم نے لشکر اپنا ساتھ
میسرہ کے اور کیا میمنہ پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور میسرہ پر حضرت ابی ایوب انصاری کو اور قلب پر قعقاع بن عمرو تمیمی کو کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث
کی مجھے قیس بن عبد اللہ نے کہا اوسنے حدیث کی مجھ سے مالک بن رافع نے سعد بن عمرو غنوی سے کہا اونھوں نے کہ حاضر ہوئے تھے دن بہنسا میں دو ہزار آنکھیں دیکھنے والی
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اونمیں ستر بدری تھے اور ایک ہزار چار سو امرا اور اہل شان اور مدفون ہوئے بیچ بہنسا کے ... سادات سے قریب ...
آدمی کے اور قریب آویگا ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی کہا راوی رحمہ اللہ نے کہ تھے اکثر پیادے دن جنگ حضرت معاذ بن جبل اور زبیر ساتھ عورتوں اور لڑکوں انکے
سعد بن عبد القادر اور ضحاک بن قیس اور شروع کیا امیر غانم نے پھرنا درمیان صفوں کے اور کہتے جاتے تھے اللہ اللہ جنت نیچے سایہ تلواروں کے ہے اے اہل اسلام
جان لو کہ صبر ملا ہوا ہے خوشی سے اور اللہ ساتھ صبر والوں کے ہے اور صبر والے غالب ہیں اور نامردی سبب ہے نامرادی کا پس جو صبر کرے اور تیز تلوار کھینچے ...
وہ پاس اللہ کے تو بڑھائیگا اللہ مرتبہ اوسکا اور قبول کریگا سعی اوسکی اور اللہ دوست رکھتا ہے صبر والوں کو اور پھرتے تھے یہ کہتے ہوئے نشانوں والوں کو کہا
راوی رحمہ اللہ نے کہ نہ فارغ ہوئے تھے امیر غانم وصیت صفوں سے کہ آپہنچے آدمی لشکر بطلیموس کے اور تھے ساتھ اونکے نصاریٰ اور دیہاتی اور نصاریٰ
عرب اور تھی آگے اونکے ایک صلیب سونے کی وزنی پانچ رطل کی اور لٹکتے تھے اوسکے چاروں کناروں پر چار جواہر مثل ستاروں کے کہا راوی نے
کہ حدیث کی مجھے سنان بن حارث ہمدانی نے شداد بن اوس سے کہ تھے وہ حاضر اس فتح میں آخر تک کہا اونھوں نے کہ ...
گنتا تھا ایک ایک کو یہاں تک کہ گنیں میں نے اسی صلیبیں نیچے ہر صلیب کے ایک ہزار سوار اور تھے ساتھ اونکے قسیس اور رہبان پڑھتے تھے انجیل کو اور ...
دشمن خدا اپنے لشکروں میں نشان اسی حال میں تھے کہ آگے بڑھا اونمیں سے ایک بطریق پہنے ہوئے سنہری زرہ اور سامان حرب ... اپنی زبان میں ...
مقابل کو تو نکلے اوسکی طرف حضرت قعقاع اور لڑتے رہے دونوں تھوڑی دیر تک پھر مارا اوسکو برچھا قعقاع نے سینہ میں کہ نکل گئی لوہی پشت سے ...
دوسرا اور ... اپنے صاحب کے مارے جانے سے اور تھا وہ بیٹھنے والوں سے تخت پر ساتھ بادشاہ کے پھر طلب کیا اوسنے مقابل ...
تب منع کیا اونکو امیر غانم نے جانے سے اور کہا کہ لوٹ آؤ ... مقابل اوسکا کہا راوی نے پس گئے اوسکی طرف مسیب بن نجبہ فزاری اور مارا ...
اوسنے ... ٹوٹ گئی تلوار اونکی اور مارا اوسنے مسیب کو اور زخمی کیا اونکو تب دیکھا حضرت مسیب نے طرف اپنے لشکر کے کہ کوئی ...
آتا ہوا تب ارادہ کیا لوٹنے کا ناگاہ دیکھا آتے ہوئے قعقاع بن عمرو کو تلوار ... دی اونکو وہ تلوار پس حملہ کیا اونھوں نے لوٹ کر اور مارا بطریق کے ...
کاندھے پر ایک ہاتھ کہ کاٹ گئی تلوار ... پسلی تک اور گرا وہ خون آلودہ اور جلد لے گیا اللہ تعالی روح اوسکی دوزخ میں ...
یکبارگی اور واقع ہوئی جنگ عظیم اور بطلیموس سوار تھا ... گھوڑے ... بادشاہ ... قیمتی ...
ایام محاصرہ میں اور پھرتا تھا گرد قلعہ کے اور قریب آویگا ذکر اوسکا انشاء اللہ تعالی اپنے مقام پر اور پہنے ہوئے تھا زرہ سنہری ...
اوسکے سر پر تاج چمکتا ہوا ... صلیبیں اور نشان ... حملہ کیا ...
تو صبر کیا اونھوں نے آگے اونکے صبر بزرگوں کا پھر حملہ کیا ... فضل بن عباس کی ...
اولاد عقیل و عبد اللہ بن جعفر اور باقی سادات بنی ہاشم رضی اللہ عنہم کی ... فضل ...
اور مارا برچھا اوسکے سینہ میں کہ نکل گیا پشت سے ... زمین پر اور دیکھا ...
اوٹھانے کا تو بتائی راہ اوسکے اوٹھانے کی کہ گھیر لیا تھا اوسکو مسلمانوں نے ... حضرت فضل اور سادات بنی ہاشم ...
دیکھا حضرت فضل نے ازدحام نصاریٰ اور رومیوں کا تو حملہ کیا ... اور باقی سادات ...
کو اور مارا اونمیں سے ایک جماعت کو اور ... مسلمان ...

رکاب پر ستے اور اوٹھالی وہ صلیب اور آئے دوڑتا گھوڑا پاس عبد اللہ کے اور دی اونکو وہ صلیب کہ دے دیوین اونکے غلام مقبل نامے کو اور تھا وہ بھی سوار ساتھ
مسلمانون کے پھر گیا وہ جلدی اوسکو طرف خیمے کے پھر حملہ کیا دوسری بار فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے اور باقی امرا نے ساتھ انکے تو واقع ہوئی جنگ عظیم
اور بہے خون اور پسینے بہت اور پھر گئین آنکھین کہا راوی نے جب کہ دیکھا بطلوس نے یہ حال تو حملہ کیا مسلمانون پر ساتھ ایک گروہ بطارقہ کے کہ تھے قریب پانچ سو
کے تو آئے وہ اوپر میسرہ لشکر اسلام کے اور شہید کیا ایک جماعت مسلمین کو اور مجروح کیا ایک جماعت کو اور صبر کیا مسلمانون نے صبر بزرگون کا اور حال حضرت فضل کا
یہ ہوا کہ وہ حملہ کرتے تھے کبھی میمنہ کفار پر اور کبھی میسرہ پر اونکے مثل شیر غضبناک کے ہو کے اور حملہ کرتے سب امرا ساتھ اونکے یعنی واسطے اللہ کے ہو خو ابو قعقاع بن عمرو تمیمی
کی اور مسیب بن نجبۂ فزاری اور براء بن عازب اور معاذ بن جبل اور زید الخیل کی کہ لڑے یہ لوگ اسقدر کہ ہو گیا خون اونکی زرہون پر مثل ٹکڑے کلیجون اونٹ کے
اور بیچ مین لے لیا مسلمانون نے ایک ٹکڑا اونکا ساتھ ایک بطریق عظیم الجثہ کے کہ گویا وہ ایک برج تھا اور حملہ کیا اوسپر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ مولا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چاہتے تھے کہ وار کرین اوسپر ناگاہ مارا اوسکو ایک شخص نے اوسکے پیچھے سے ایسا حربہ کہ گرا دیا اوسکو گھوڑے سے اور اٹک گیا وہ برچھا
اوسکی پسلیون مین اور آواز ہوئی نوک نیزہ کی اوپر ہڈی اوسکی پشت کے پھر کھینچا نیزہ اوسکے بدن سے درحالیکہ گرا ہوا تھا زمین پر پھر اوتری ایک جماعت مسلمانونکی
اور لیا اسباب اوسکا کہا راوی نے مین تامل کرتا تھا اس بات مین کہ کسنے مارا اس بطریق کو ناگاہ تھے وہ زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ پھر جب دیکھا رومیون نے
یہ حال تو کیا ایک حملہ سخت خونریز اور جمگئی لڑائی اور قدم کے اور ماری گئین گردنین اور کہتے تھے رومی کچھ اپنی زبان مین اور مشغول رہے لوگ جنگ و جدال مین یہانتک
کہ ڈوب گیا آفتاب اور الگ ہو گئے دونون لشکر اور شہید ہوئے تھے مسلمانون مین دو سو پچاس آدمی کہ پہونچے مراتب سعادت کو اور شب گذاری دونون فریق نے
ساتھ نگہبانی اور خبرداری کے درحالیکہ پڑھتے تھے قرآن مجید اور درود اوپر محمد اشرف اولاد عدنان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہا راوی نے کہ مسلمانون نے
پھر جلائی آگ اور لئے سامان جنگ مین اور بچھائین لاشین اپنی جب دیکھا امرا نے جو کہ نازل ہوا اوپر اور اونکی اولاد پر تو رو دئے اور کہا لا حول و لا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم کہا راوی نے اور قتل ہوئے مشرکین سے دو ہزار پانسو آدمی اور مارے گئے اونکے افسرون سے بیس آدمی ارباب دولت اور
اصحاب سریر کے پھر جب دیکھا بطلوس نے یہ حال تو غمناک ہوا اور دشوار گذرا اوسپر پس بیٹھا اپنے خیمے مین اور سب بطریق گرد اوسکے ارباب دولت اور دربار
وغیرہ جیسے پھر وبر و رکھا گیا اوسکے کھانا اور شراب تو انکار کیا اوسنے پھر ملتفت ہوا اپنے حجاب اور بطریقون پر اور بہت جھڑکا اونکو اور کہا مثل تمہارے لوگ
نہین لائق خدمت بادشاہون کے کسو واسطے تھی یہ نامردی اور ڈر کہ داخل ہوئے تمہارے دلون مین اور چاہتے ہو کہ باقی رہے مرتبہ تمہارا نزدیک بادشاہون کے
باوجود ان کامون تمہارے کے سبب غدر کیا اون لوگون نے کہ ای بادشاہ نہ لیا تھا آج کے دن ہمنے سامان جنگ اپنا اور نہ گمان کرتے تھے ہم کہ ہوگی یہ شجاعت
عربون مین نہ سنا کہا اوسنے کیا ہوئی صلاح تمہارے پاس کیا راضی ہوئے تم ساتھ عار و ننگ اور ذلت کے اور خاص کر چھین لے گئے وہ صلیب تمہارے ہاتھون سے
اور سبقت کر دیا تمنے اوسکو کہا سبنے ای بادشاہ عنقریب دیکھے گا تو ہمسے وہ سعی و کوشش کہ خوش کرے تجکو کل کو بیٹھین گے ہم کمین مین اور نکلین گے اونکی
لڑائی کو اور لڑین گے اونسے پھر نکلین گے کمین والے اوپر اور حکم کرینگے ہم کہ ایک جماعت تیر اندازون کی باندھلین اپنے کو زنجیرون سے جیسی کہ ہے عادت
رومیون کی اور لڑین اونسے دل کھول کر اور نہ قدرت دینگے ہم اونکو اپنے شہر پر اگرچہ مارے جاوین ہم سب پس پختہ اقرار لیا سب سے بادشاہ نے
اس بات پر اور لکھا بیچ اوسی رات مین ایک خط طرف بطریق یلنیا قلعۃ الابراج کے واسطے طلب مدد کے اور تھے وہ چند بطریق والا کہ تھے نزدیک ہر ایک کے اونمین
دس ہزار سوار اور انکو حکم بھیجا کہ خط پاس اونکے تو آمادہ کی مدد اور سامان اونمون نے کہ قریب آویگا ذکر اوسکا انشاء اللہ تعالی کہا راوی نے
پھر جب طلوع ہوئی صبح نماز پڑھی مسلمانون نے فجر کی اور دوڑے طرف اپنے گھوڑون کے اور سوار ہوئے اوپر اونکے درست کین صفین اور کھڑے ہوئے اپنے مقامون
پر حضرت علی آگے لیکر سپاہ اونمین ربیع کی امیر فاتح پر سپاہ جسنے دلاسا دیا لوگون کو اور کھڑا کیا اپنی جگہ پر حضرت مغیرہ بن شعبہ کو اور آئے پاس صحابہ ایات کے اور
کہا اوسنے کہ ہم ہیں مالک اوسکے کہ شکر کرین اور رہو دشمنون سے تو حملہ کرو سب یکبارگی اور سست ہو اور مت رعب کھاؤ دشمنون سے اور کھڑا کیا امرا کو
بیچ دائن کی طرح پر اور نہ مرا انہین سے کوئی اہل جنگ جب تک کہ نہ دفن کیا اپنے شہدا کو اونکے خون اور لباس کے ساتھ کہا راوی نے کہ نہ خبر ہوئی ہمکو مگر جب کہ

رومی مقابل آگئے ہمارے اور کچھ گنگنانے لگے اپنی زبان مین پھر پھینکا انھین سے پانچ ہزار دلاور اور تیر چڑے وہ اپنے گھوڑون سے اور کھینچا اونکو ساتھ اپنے غلامون کے اور کھودے واسطے اپنے گڑھے کمر تک اور رکھے صندوق تیرون کے آگے اپنے اور قسم کھائی آپسمین سچ کی کہ نہ ہٹین گے اگرچہ مارے جاوین تمام اور تحسین اونکی تین صفین کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث کی مجسے سنان بن ابی عبید نے زیاد سے اوسنے حارث سے اوسنے عبد المغوث سے کہ تھے یہ نشان بردارون سے لشکر اسلام کے کہا اونھون نے کہ درمیان اوس حال کے کہ ہم مستعد اور آمادہ ہوتے تھے واسطے حرب اوسکے کہ ناگاہ حملہ کیا سب رومیون نے یکبارگی اور حملہ کیا ہمارے میمنہ والون نے اور مل گئے قلب والے ساتھ قلب والون کے اور تیر مارے زنجیر والون نے مشابہ تکرگ کے دس ہزار تیر یکبارگی کہ گویا نکلتے تھے ایک کمان سے مثل جراد منتشر اور سیل منحدر کے سو زخمی ہوئے اوس سے بہت لوگ اور بہت مارے گئے اور بیچھے ہٹے اوس دن سواران عرب اور ثبات قدمی کی جماعت امرا نے اور حملہ کیا فضل بن عباس اور انکے بھائی اور سادات بنی ہاشم نے اوسی طرح حملہ کیا زیاد بن ابی سفیان اور مغیرہ بن شعبہ اور مسیب بن نجبہ فزاری نے اور باقی امرانے پس لڑے دونون لشکر زیادہ حد و نہایت سے اور ظاہر ہوا قتل مسلمانون مین اور ثابت رہے کفار مقابلہ عرب مین اور عدو اللہ بطلاوس کبھی دو شنا تھا میمنہ پر اور کبھی کرتا میسرہ پر اور آتا کبھی قلب مین اور گرد ہوتے تھے اوسکے لشکر مشرکین کے کہا راوی نے پس صبر کیا شیخ آپ حبیب بزرگون کا سا اور روکا حشد اپنی جانون کو موت پر اور امرا و بہادر تھے ہکو لڑائی پر اور حال یکبارگی کا نہین تھے دونون طرف سے جانتے مگر معلوم ہوتے تھے اونھین کشتے مسلمانون کے بسبب کثرت اونکی کے اور نہ جانتے تھے ہم کہ مشرکین کمین مین ہین واسطے ہمارے پھر جب کہ آگے بڑھے ہم تو ناگاہ نکلے وہ ہمارے پیچھے سے اور ہوئے اہل اسلام روبرو ہمارے پس گھیر لیا ہمکو اور ہو گئے ہم درمیان انکے مانند سفید داغ بیچ اونٹ سیاہ رنگ کے اور شہید ہوئی ایک جماعت امراکی پس واسطے اللہ کے ہے خوبی سادات بنی ہاشم و حضرت ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اور لڑے نشان والے ساتھ اپنے نشانون کے اور لڑا وہ دشمن خدا ساتھ قلب کے کہ حملہ کرتا تھا مسلمانون پر اور مارا بہادر دلاور اون کو اور جب [illegible] اوسکی طرف کوئی سوار اسلام کا تو پاتا اوسکو کہ چلا جاتا تھا درمیان مین رومیون کے اوس وقت بڑے حضرت قعقاع اور مسیب بن نجبہ فزاری اور کہا ان دونون نے کہ آؤ کرو وہ بڑا کام [illegible] [illegible]

[illegible] اونکا ساتھ پاؤن اونٹون اور دشمن گھوڑون کے پس آئے پیادہ اور تیر [illegible] تھے اونکو یہان تک کہ بارے اونکو پایا ایک بڑی جماعت [illegible] مگر رومی تھے اپنے اوسی ثبات پر اور جب دیکھا اوس دشمن خدا نے یہ حال اپنے لوگون کا تو [illegible] [illegible] اور اللہ تعالی نے نصرت اپنی مسلمانون پر تو غالب آئے [illegible] [illegible] رومیون کے [illegible] درمیان مین اور مارا برچھا اونکے اگلے بطریق کو کہ قتل کیا اوسکو اور گھیر لیا اونکو رومیون نے اور شہید کیا اور یہ دیکھ حملہ کیا اونکے بھائی نے اور ماری ایک جماعت اونکی اور شہید کیا اونکو بھی اور اسی طرح زید بن زیاد نے ماری ایک جماعت اونکی اور شہید کیا اونکو بھی رضی اللہ عنہم اجمعین اور بڑی لڑائی اور سخت ہوا قتال پس ہٹا دیا اونکو پیچھے اور جب دیکھا امرا اور سادات بنی ہاشم نے یہ حال اپنے لوگون کا تو حملہ کیا مانند شیرون خشمناک کے رومیون پر اور ہٹا دیا اونکو دیوار تک اور واقع ہوئی لڑائی سخت نزدیک باب جبل کے [illegible] کہا راوی نے کہ نہ دیکھی کوئی رات [illegible] [illegible] اونھون نے سعی اپنی اور شہید ہوئے لوگ انکے باہر شہر کے قریب پانسو کے بلکہ زیادہ پھر غالب آئے اوپر مسلمانون کے [illegible] اندر دیوار شہر کے اور ہوئی آزمایش عظیم اور وہ دشمن خدا گرم کرتا تھا دل اپنے لوگون کے [illegible] لڑائی [illegible] اوس شب کہ پکارتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل اور شہید ہوئی ایک جماعت مسلمین [illegible] تلوارون کی ڈھالون پر مثل رعد کے اور چمک تلوارون کی مانند برق کے [illegible] یہان [illegible] اور گھیر لیا تھا اونکو اور بطلاوس [illegible] کرتا تھا اپنے لوگون کی [illegible] یہان تک کہ [illegible] [illegible]

چڑھے وہ نصیباون پر اونکو بجاسکے نا قوس اور بوق اور قرون اور بند کیے دروازے اور ڈالے اونمین قفل بھاری پھر جب باش کیا اللہ نے صبح کو تو نماز پڑھی صبح کی مسلمانون نے اور آئے میدان جنگ میں واسطے جستجو اپنے لوگون کے تو پائے پانسو بیس آدمی شہید باب توما سے لیکر باب قندوس تک کہا راوی رحمہ اللہ نے جب دیکھا اونکو مسلمانون نے تو کمال گریہ کیا بہت سے اور زیادہ غمگین سبب ابن امیر غانم تھے بسبب شہید ہونے اسقدر لوگون کے نیچے اپنے نشانون کے اور تھے اکثر شہدا اشراف قریش اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اور بنی نوفل اور بنی عبد الشمس کے اور جب دیکھا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائیون کو شہید اور دیکھا فضل بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر اور باقی سادات بنی ہاشم نے وہ حال اپنے بنی اعمام کا تو اوترے گھوڑون سے اور گلے سے لگایا اپنے شہدا کو اور
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا اونکی مصیبت میں پھر اوسوقت ہمام بن جریر رضی اللہ عنہ نے پڑھے یہ اشعار انشعار

يا عين ابكي لا تملي من البكا　　ودري دموعا مثل سكب الغمام
وابكي على السادات من نسل هاشم　　ومن عصبة العشقا خير الانام
وابكي على الليث الهمام ابن عمه　　هو جعفر الشكور ليث همام
وابكي على الشهداء لا تغفلي　　ما لاح برق او ترنم حمام
فلا لقي الباؤس خيرا ولا　　اجناده اهل الصليب اللئام
لنا خذن الثار يا قومنا　　بطعن خطي وحد حسام

یعنی اے آنکھ رو مت تھک رونے سے اور بہا آنسو جیسے برسنا بدلی کا اور رو سردارون پر جو ہاشم کی نسل میں سے ہیں اور لوگون میں سے ہیں اونکے جیسے ہو ہیں بہتر تمام خلق کے اور رو اوس شیر مبارک پر جو اونکے چچا کے بیٹے ہیں وہ جعفر ہیں جنکا عوض ہم شیر ہیں مبارک اور رو شہیدون پر مت غافل ہو جب تک چمکے بجلی یا گاوے کبوتر سو نہ پہونچے بطلاوس بھری اور نہ اوسکے لشکر جو چلیپا والے ہیں کمینے البتہ لینگے ہم بدلا اے قوم ہماری بعد کینے نیزے کے اور تیزی سے تلوار کے کہا راوی رحمہ اللہ نے پس دفن کیا مسلمانون نے اپنے شہدا کو پھر امیر غانم نے متفرق کیا امرا کو دروازون پر تو اوترے غانم اور سادات بنی ہاشم اور سوا اونکے مثل زیاد بن ابی سفیان اور ولید اور بھائی اونکے مع اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری اور فضالہ بن عبید اور اوسما بن حذیفہ اور عمر بن مطیع ہیں اور رافع بن خدیج اور ابو دجانہ اور جابر بن عبد اللہ اور باقی امرا رضی اللہ عنہم ایک دروازے پر اور اوترے قعقاع بن عمرو تمیمی اور مسیب بن نجیبہ فزاری اور مثل انکے امرا سے ساتھ دو ہزار سوار کے باب جبل پر اور اوترے مغیرہ بن شعبہ اور ابو لبابہ اور مہلب طائی مثل انکے امرا دو ہزار سوارون سے باب توما پر اور درست کیا اندر والون نے سامان قلعہ داری کے اور چڑھایا اونکو فصیلون پر اور گذرا ایک مہینا کہ نہ لڑے آپس میں بلکہ ہر روز سوار ہوتا بطلاوس ملعون اپنے گھوڑے مذکور پر ساتھ سامان حرب کے اور پھرتا اوپر فصیل کے اور گرد ہوتے اوسکے پیادے لیے ہوئے تلوارین اور تیر اور سپر اور گرز اور شمشیر سنہری اور تیر کمان اور تھی چوڑائی فصیل کی اسقدر کہ چلتے تھے اوسپر کئی آدمی ہتھیار بند یہ ہوا قصہ اون لوگون کا اور قصہ حضرت خالد کا یہ ہے کہ بھیجا اونھون نے حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر اور حضرت عبد اللہ بن عمر کو طرف فیوم کے اور واقع ہوئی اونسے وہان لڑائی کہ چھوڑ گئے ہم یہ ذکر اوسکا خوف طالت سے کہ وہ مقصود جو مدار علیہ اس کتاب کا ہے فتح بہنسا تھا الغرض بھاگے لوگ وہان سے اور قریب گئے وہ اصحاب شہر فیوم کے سو گھیرا اونکو تھوڑے دنون اور فتح کیا اوسکو اور ہوئی فتح اوسکی بیچ کم ایک مہینے کے پھر لیا مال غنیمت وہان کا اور لوٹ آئے طرف خالد رضی اللہ عنہ کے اور مقیم تھے موضع تورپہ میں جیسا کہ مذکور ہوا اور حال ابوذر غفاری اور ابو ہریرہ دوسی اور ذو الکلاع حمیری اور مالک اشتر نخعی کا یہ ہے کہ جب مارین اونھون نے گردنین اوس قوم کی جیسا کہ مذکور ہوا تو محاصرہ کیا اوسکے قلعے کا بیس دن تک اور واقع ہوئی جو بڑائی کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے قیس بن مالک نے منصور بن رافع سے اونسے ابو المنہال سے کہ تھے وہ ہمراہی مالک اشتر کے کہا اونھون نے درمیان اوس حال کے کہ ہمنے محاصرہ کیا تھا قلعے کا اور غالب آگئے تھے وہ ہمپر ناگاہ وقت فجر کے دیکھا ہمنے ایک غبار اور تھی رات چاندنی سو ظاہر ہوئے واسطے ہمارے گھوڑے تب سوار ہوئے ہم دوڑ کر اپنے گھوڑون پر اور روشن ہوا دن تو تھین وہ بیس صلیبین نیچے ہر صلیب کے ہزار سوار اور سبب اسکا یہ ہوا کہ بطریق طلحا ذات الاعمدہ اور بطریق قلعہ ذات الابراج کا جب پہونچا اونکو خط بطلاوس کا طلب مدد میں تو طیاری کی اونھون نے اپنی اور جمع کیا اپنے گرد سپاہ اور رومی اور نصاری کو اور چلے اور ثلث بعد سوا عرب کے پس نہ جمع کی اونھون نے مگر اوپر اوس قلعے کے اور دریائے نیل کے درمیان تھا طغیانی میں اول سے اور کاٹ دیے تھے مسلمانون نے اول سے وہ پل کہ تھے نہر یوسفی پر اور چلے گئے تھے طرف قلعے کے اور نہ پہونچی تھی اون لوگون کو خبر اوسکے محاصرے کی

پھر نہ مطلع ہوئے یا سے مسلمان مگر پکارے تکبیر کی اونہون نے اور آئے اوپر دروازے شہر کے سو پایا امیر زیاد اور اونکے لوگون کو وہان پر کہا مالک اشتر نے اے نامدار
عرب کرو دریا پیچھے پشت کے اور آگے دشمنون سے اور طلب کرو مدد اللہ تعالیٰ سے اور شور کیا رومیون نے اپنی زبان مین اور کھڑے ہوئے اپنی دیوارون پر
اور بجائے اہل قلعہ نے نقارے اور ناقوس پس ہمیشہ تھے مسلمانون سے مقابلہ کرنے والے اور آیا ایک لشکر روم کا جانب بحر سے جیسا کہ ذکر کیا ہے تین
ہزار سوار کے اور تھے ساتھ امیر زیاد کے دو سو سوار صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حملہ کیا کفار پر اور صبر کیا صبر بزرگون کا اور شہید ہوئے امیر زیاد
ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے اور سوار ہوئے باقی مسلمان اور لڑے کمال سعی اور کوشش سے کہا راوی نے رحمہ اللہ اور سنا یہ حال مسلمانون نے
کہ تھے گرد شہر کے تو دوڑے طرف جانب شرقی کے پس اٹھین تلوارین برہنہ اور نشان بلند اور شہید ہوگئے تھے مسلمانون مین سے کنارے بحر کے
چالیس آدمی پس پار سے دریا کے آواز دی مسلمانون نے کہ کیا حال ہے تمہارا تو جواب دیا اونکو دوسری طرف والون نے کہ آفت زدہ ہوئے ہم اور
نہین جانتے ہو تم کہ کیا کیا اونہون نے ساتھ ہمارے تب ڈال دیا بیتاب ہو کر قعقاع نے گھوڑا دریا مین اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ وسلم ای اللہ تو جانتا ہے کہ ہم بہتر ہین بنی اسرائیل سے تیرے نزدیک اور جیسا پار واسطے اونکے تو نے دریا کو پھر نکل آئے قعقاع اور نہ تر ہوئے
تھے پانون اونکے گھوڑے کے اور چلے طرف قلعہ کے کہ تھا نزدیک دریا کے اور ڈالدیے پیچھے لشکر نے دریا مین گھوڑے دو ہزار سوارون نے یہان تک کہ
نکل آئے میدان مین جانب شرقی کے اور شروع کی لڑائی سخت کہا راوی نے کہ ہم مشغول تھے قتال شدید مین ناگاہ اوٹھا ایک غبار اور نکلے اوس مین
ہزار سوار کہ مقدم لشکر رفاعہ بن زہیر محاربی تھے اور تھے یہ اصحاب قیس بن حارث کے شہر دوا مین اور صلح کی اوس نے ان کے لوگون نے اور آیا
اونکے پاس ایک شخص فرمی خبر لیکر جانے طرف ذات الاعمدہ اور صاحب قلعۃ الابراج کی واسطے قتال مسلمین کے اور معلوم کیا ان لوگون نے کہ آگے دریا کے
درمیان اونکے اور ہمارے لوگون کے پس اجازت لی امیر قیس بن حارث سے اور آئے یہان پر درحالیکہ واقع تھی لڑائی جیسا کہ ذکر کیا ہے پھر جب دیکھا
اون لوگون کو تو تکبیر کہین اور جواب دیا اونہون نے اونکا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اوپر رسول البشیر و نذیر کے پھر حملہ کیا اونہون نے اوپر کفار کے اور
واقع ہوئی خوب لڑائی اور تھے فضل بن عباس اور زیاد بن ابی سفیان اور مسلم بن عقیل بیچ اون لوگون کے کہ اوتر گئے تھے میدان شرقی مین اور اونہون نے حملہ کیا
قعقاع بن عمرو تمیمی نے بطریق قلعہ پر اور قتل کیا اوسکو اور حملہ کیا فضل بن عباس نے بطریق طلا ذات الاعمدہ پر اور قتل کیا اوسکو اور زیاد بن ابی سفیان نے
اوپر بڑے بطریق عظیم کے اور مارا اوسکو جب دیکھا رومیون نے یہ حال تو موڑ لیا اونہون نے منھ اور بھاگی ایک جماعت اونکی طرف دریا کے تو ڈوب گئے
بہت آدمی اونکے اور قید ہوئے قریب تین ہزار کے اور لائے اونکو قریب فصیل شہر کے اور مارین گردنین اونکی درحالیکہ بطلوس دیکھتا تھا اونکی طرف ساتھ
اپنے لوگون کے اور دفن کیا امیر زیاد کو طرف دریا نیچے دیوار قلعہ کے اور لوٹے مسلمان اور گھیرا ایک پل لکڑیون کا اور ڈالا اوسپر پتھر اور اوترے اوس
طرف جانب غربی کے اور سخت محاصرہ کیا پس گھیرے رہے مسلمان شہر بہنسا کو نو مہینے تک کہا راوی نے اور تھا اوس شہر کا ایک دروازہ پوشیدہ
زمین مین کہ گیا تھا باہر کنارے پہاڑ تک نزدیک ٹیلے کے کہ تھا اوسپر اور گمان کرتا تھا دیکھنے والا اوسکو کہ یہ غار ہے پہاڑ مین اور آتے
جاتے تھے اوس رستے سے لوگ جاسوس اوسکے اور لاتے تھے رسد وغیرہ ظلمت شب مین اوس راستے اور نکلتا تھا آدمی باہر ہوتے ہوئے گھوڑا ہاتھ مین
باہر اوس سرنگ کے پس یہی واسطے نہ عاجز ہوئے وہ محاصرے سے اور جب محتاج ہوتے کسی کام کے تو نکالتے اپنا ایک معتمد طلبہ کو اوس راستے شب مین بیچ
روشنی چراغ و فانوس کے اور بنایا تھا ملک بادشاہون نے وہ دروازہ واسطے آرام ایام محاصرہ کے پس آتے جاتے تھے اور دھوکے سے جاسوس اور لاتے تھے مین اور
خالد رضی اللہ عنہ نے جب کہ فتح کیا فیوم کو تو بھیجی تھی رسد وغیرہ اسباب ضروری واسطے اصحاب کے وہان سے اور آتی تھی رسد دریا کی طرف سے اور کہا راوی نے کہ تھا
لشکر اسلام مین خالد نے کہ طلب کرلیا کر فیوم سے اشیائے ضروری اپنی مثل رسد وغیرہ کے تو روانہ کیا حضرت خالد نے امیر عیاض بن غانم کو دو سو سوار
سوارون شاد و چھ سو شکر کہ لاوین فیوم سے اشیائے ضروری کو سو گئے عیاض فیوم کو اور تھا وہان امیر فیاض الدیلی طرف سے فوجدار اونہون نے اونکی اور
تعجیل اور لوٹے طرف بہنسا کے یہان تک کہ پہونچے پاس اوس ٹیلے کہ تھا درمیان بیچ پہاڑ کے تو دیکھی ایک بطلوس کے جاسوس حال کی تو دیکھا اوس

ایک بطریق اپنا مع تیس سپاہیون سے میخائیل بن بطرس نام کہ مشہور تھا شدت اور شجاعت مین اور حکم کیا اوسکو کہ لیجاوے اپنے ایک ہزار رومی راہ فیوم پر اور کمین کرے
نزدیک دیر کے واسطے مسلمانون کے اوس نکلے اونپر موقع دیکھکر پھر گئے یہ سب اوسی چھپے دروازے سے ایک ایک آگے پیچھے بیچ ظلمت شب کے اور پہنچے اوس
دیر تک اور گھات مین بیٹھے وہان یہان تک کہ دیکھا مسلمانون کو اور نکلے اونپر پس مل گئے دونون فریق اور خوب لڑے مسلمان کہا راوی نے حدیث
کی ہمسے ابو محمد بدری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العلاء مازنی نے شداد بن اوس سے کہا اونھون نے کہ تھا مین بیچ سوارون یاسر رض کے جب مقابل ہوئین دونون
جماعتین تو گھیر لیا ہمکو عدو اللہ نے اور روکا ہمنے اپنی جانون کو موت پر اور دیا نشان یاسر رض نے اپنے بیٹے منیع کو پس لڑے اونسے یہان تک کہ شہید ہو گئے
پھر نگذری زائد ایک گھڑی سے کہ شہید ہوئے مسلمانون کے سو سوار اور قید ہوئے باقی کہا اونھون نے اور تھے درمیان ہمارے عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ
قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ دیکھا اونھون نے یہ حال تو نکل گئے مانند تیر ہوا کے اور دعا دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اور عمرو بن امیہ
ضمری کو ساتھ قوت اور برکت کے چلنے مین اور تھے یہ دونون اس طرح کہ نہ پکڑتے تھے انکو گھوڑے تیز اور نہ اونٹ دوڑنے والے سو گئے وہ یہان تک کہ پہنچے
قریب لشکر کے اور پکارا النفیر النفیر سوار ہو اے مسلمانون کہا راوی نے پس دوڑے سردار اوسکی آواز پر پوچھا اوسنے یہ حال تو بیان کیا اونھون نے اور
طلب ہوئے مسلمان اور ہر ایک چاہتا تھا جانا اپنا سو اسوقت بلایا امیر غانم نے عبد اللہ بن جعفر طیار کو اور ہمراہ کئے اونکے ہزار سوار اصحاب رضی اللہ عنہم
اور روانہ کیا اونکو اول شب سے اور گئے ساتھ اونکے ذمی راہ بتانے کو اور چلے یہان تک کہ پہنچے قریب ایک گانون کے کہ تھا دامن کوہ مین اور کمین کی وہان
یہان تک کہ ہوئی خوب تاریکی ناگاہ سنی آواز ٹاپون گھوڑون کی تو دیکھا یہ گئے اونپر یکایک آگے آگے اونکے ... اور قیدی ساتھ اونکے تھے بستہ ...
اپنے گھوڑون پر اور ہو گئی تھی رات روشن پس تہلیل و تکبیر کی مسلمانون نے اور درود اوپر بشیر نذیر کے اور آواز دی عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ اسی قوم کیا ماجرا ہے
اپنے دشمنون کے مقابلے سے ... اور سادات رضی اللہ عنہم نے ساتھ ... اور قید کرنے کے اور دوڑے عبد اللہ بن جعفر افسر لشکر پر اور تھی اوپر
زرہ ... پس مارا اوسکے سینے پر ... نکل گئی پوری پشت سے ... اللہ روح اوسکی دوزخ مین ... یہ حال رومیون نے بھاگے اور پیچھا کیا
انکا مسلمانون نے ساتھ قتل اور قید اور غارت کے پھر ... یہان تک کہ مارے گئے پانسو آدمی اونکے اور قید ہوئے باقی اور رہائی پائی مسلمانون نے
قید سے اور لوٹ لیا مال اور ہتھیار اور گھوڑے اونکے اور چھوڑا عبد اللہ بن جعفر نے قیدیون کو ساتھ پانسو مسلمانون کے اوس گانون کے پاس اور حکم کیا
کہ ٹھہرا رہین یہان سے جب تک کہ ہم آوین اور افسر کیا اونپر عبد اللہ بن ... کو اور آپ خود ساتھ باقی لوگون کے محل معرکہ مین اور پایا اپنے شہیدون کو کہ
پڑے تھے پاس اونکے ... اور قسم کھائی اونھون نے کہ نہین علم ہمکو اس واقعہ کا اور اوترے مسلمان گھوڑون سے اور نکالا نشان اپنا اور کہا یا
پھر دفن کیا شہداء کو اور لوٹے حضرت عبد اللہ بطرف اپنے لوگون کے اور اوٹھا لائے سر کشتون کے اور سر میخائیل کا آگے اونکے تھا اور کوچ کیا گھوڑے یہان تک
کہ پہنچے لشکر مین ساتھ رسد اور سامان اور شہداء اور ... کے اور ... آگے اونکے پس بلند کی اونھون نے آواز تہلیل و تکبیر کی اور درود اوپر بشیر نذیر کے
اور جواب دیا مسلمانون نے ویسا ہی اور پلٹ پڑا سب لشکر اور دیکھنے لگے رومی دیوارون سے کہ کیا خبر ہے ... اونھون نے سر ... اوپر نیزون کے اور
میخائیل کا آگے اونکے تھا سو دشوار گذرا اونکو اور ... اپنے منہ پر ... خبر کی ابا الادوس کو اس ماجرے سے تو سوار ہوا اوپر گھوڑے کے اور آیا اوپر دیوار کے اور
غمناک ہوا ... اور جب کہ دیکھا مسلمانون نے ابا الادوس کو کھڑا ہوا دیوار پر تو معلوم کیا امیر غانم کو تب سوار ہوئے وہ ساتھ ہمراہ
اور نکلے ایک بڑے ٹیلے پر کہ تھا وہان مقابل ... اور دعوت اسلام کی ... تب مارین گردنین اونکی ... رومی
... غضبناک ہوا ابا الادوس اس واقعہ سے کہا راوی نے ... مشورہ کیا اوسنے اپنے لوگون سے کہ کیا کرے بیچ مقدمہ عرب کے
اور خود نکلنا چاہا واسطے شبخون کے عرب پر تب کہا ایک بطریق اوسکا کرکرنام اور تھا فارس شدید ... کہا ای بادشاہ کافی ہون مین تمکو اس کام مین شبخون ...
مارونگا مین امیر شاید کہ پہنچون ... مرتبے کو ہمراہ ... ایک جماعت ... کی کہا بادشاہ نے لیجا جسکو چاہے تو ... لیے اوسنے ساتھ اپنے دس
بطریق کہ تھے ہمراہ ہر ایک کے دس ہزار آدمی اور ... عبادت خانے ... اور کھولی انجیل آگے ... یہان تک کہ پہنچے دروازے تک اور بطلوس ... انتظار کرتا تھا اونکو

اور وصیت کرتا تھا اونکو کرنیکی غفلت مین پھر حکم کیا محافظون کو دروازہ کھولنے کا کہ وہ باب فندوس تھا اور تھے اوسکے نگہبان ایک ہزار سوار اور بھی اور بیٹھا اوس پر [illegible] گئے
تین برج درمیان ہر دو برجون کے ایک دروازہ اور کنگورے سے پس نکلے وہ [illegible] مسلمان غافل تھے اوس کام سے کہ سوچا تھا کافرون نے اور تھا دیر
پاسبانی مسلمانون کے اوس رات طرف دروازے فندوس کے زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عباس اور [illegible] اور براء بن عازب اور [illegible]
حمیری کہا راوی نے حدیث کی [illegible] عوف بن سعد [illegible] بن طارق ثقفی سے اور [illegible] ابی [illegible] اور [illegible] مالک اشتر سے کہا اونہون نے درمیان اوس حال کے
کہ ہم بیدار تھے اوس رات اور مسلمان اکثر سوتے تھے اپنے بستر خواب مین بسبب شدت سردی کے اور کثرت بیداری سے اور رکھ دیے تھے ہتھیار اپنے اور بعضے پڑھتے تھے
ورد اپنا اور مشغول تھے بعضے نماز مین کہ ناگاہ دیکھا ہمنے کہ کھلا دروازہ اور نکلے وہ مانند گھوڑون [illegible] کے اور تھین اونکے ہاتھون مین فانوسین اور شعلین
اور دوڑے وہ ہمارے لشکر پر تو جلدی آ دوڑے ہم اونکے مقابلے کو اور پکارا [illegible] النفیر النفیر [illegible] مسلمانون [illegible]
گروہ [illegible] مسلمانون نے آواز جلدی کی تو دوڑے اپنی خوابگاہ سے مانند شیرون غضبناک کے [illegible] کوئی تلوار اور کوئی نیزہ [illegible]
[illegible] اور کوئی [illegible] اور [illegible] دشمنون [illegible] جماعت [illegible]
[illegible] اور [illegible] سب لوگ [illegible] حال مین [illegible] تلوار [illegible] اور کثرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور اخبار صحیحہ کہ منقول ہین ثقات محدثین سے کہ لذت پاتے ہین ساتھہ اوسکے سننے والے اب رجوع کرتے ہین طرف سیاق حدیث کے کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبد الواحد فاری نے ابن سراقہ بن نوفل خزرجی سے اوسنے ابو لبابہ بن منذر سے اور یہ تھے ہمراہ اصحاب رایات سے کہا اونھون نے جب کہ دفن کرچکے ہم شہدا کو اور لوٹے ہم اپنے خیمون مین تو بطلوس نے بند کرلیے تھے دروازے اور ڈال دیے تھے اونپر قفل اور چڑھ گئے تھے اوپر دیوارون کے اور جب کہ لوٹ پہنچے یہ بھاگے ہوئے پاس بطلوس کے تو دشوار ہوا یہ امر اوسپر اور تاریک ہوگئی دنیا اوسکی آنکھون مین اور کمال غمگین ہوا بطارقہ کے مارے جانے سے اور قصہ مسلمانون کا یہ ہوا کہ جمع ہوئے وہ سب نزدیک امیر غانم رضی اللہ عنہ کے اور بیان کیا جو کچھ کہ حاصل ہوا مسلمانون کو بطلوس ملعون کی طرف سے پس متفق ہوئی رائے سبکی اس بات پر کہ قاصد روانہ کرین طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اور طلب کرین اونکو مع تمام لشکر کے پاس اپنے تو لکھا خط اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم بندۂ خدا امیر غانم بن عیاض اشعری کی طرف سے امیر خالد بن ولید کو بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہوا ای امیر فتح کیا ہمنے ملک شام اور عراق اور یمن اور حجاز کو مگر نہ پایا ہمنے ملک ترک اور روم اور فارس اور دیلم مین کوئی ملعون زیادہ اس ملعون سے کہ بطریق بہنسا بطلوس نام ہے اور نہ کوئی زیادہ اس سے مکر و فریب مین اور یہ شہر بھرا ہوا ہے گھوڑون اور آدمیون سے سو فریب کیا ہمسے کئی بار اور قتل کیا ہمارے بہت لوگون کو سو مدد کرو ہماری اب ساتھہ اپنے لشکر کے تمام مسلمانو والسلام ورحمة الله وبركاته عليكم اجمعين پھر بند کیا خط اور دیا عبداللہ بن منذر کو واسطے لیجانے کے پس لیا اونھون نے اور روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے پاس حضرت خالد کے اور پایا اونکو مقیم موضع توریہ مین پس سلام علیک کی اونسے اور دیا وہ خط جب پڑھا اونھون نے خط کو اور سمجھا مضمون اوسکا تو کہا لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم پھر متوجہ ہوئے طرف عبداللہ ناصر کے اور فرمایا کہ چلو تم آگے اور کہو غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ سے کہ امیر خالد عنقریب پہونچتے ہین پاس تمھارے ساتھہ اپنے لوگون کے کہ وہ لوگ کیسے بڑے صاحب مرتبہ ہین اور سلام ہو تمپر اور تمھارے ہمراہی سب مسلمانون پر مہاجرین اور انصار سے پھر لوٹ آئے عبداللہ دوسرے روز بہنسا مین اور دیا جواب نامہ امیر خالد کا حضرت غانم بن عیاض کو کہا راوی نے کہ پھر بلایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عبداللہ زبیر کو رضی اللہ عنہ اور ہمراہ کیا اونکے تین سو سوار اور حکم کیا اونکو جانے کا طرف بہنسا کے اور فرمایا اون سے کہ جب پہونچو تم زمین بہنسا مین تو پکارنا ساتھہ تہلیل و تکبیر کے اور درود اور تسبیح پڑھنا پس روانہ ہوئے حضرت زبیر جب کچھ دور چلے گئے وہ تو بلایا مقداد بن اسود اور ضرار بن ازور رضی اللہ عنہما کو اور دیے اونکو دو سو سوار اور حکم کیا اونکو جانے کا پیچھے حضرت زبیر کے اور کہا کہ داخل ہونا وہان بعد زبیر کے پھر طلب کیا حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو اور دیے اون دونون کو دو دو سو سوار اور حکم کیا جانے کا پیچھے مقداد کے پھر بلایا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو کہ مامون ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عقبہ بن عامر فہری کو اور دیے اون دونون کو دو سو سوار اور حکم کیا جانے کا پیچھے پہلون کے اور گذاری حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے وہ رات پھر فجر کو بعد نماز کے کوچ کیا ساتھہ باقی امرا اصحاب مہاجرین اور انصار کے رضی اللہ عنہم اجمعین کہا راوی رحمہ اللہ نے اور گئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ساتھہ اپنے ہمراہیون کے یہان تک کہ قریب ہوئے بہنسا کے تب تکبیر کہی ساتھہ مسلمانون کے اور پڑھے یہ اشعار

اشعار

أتيناكم على خيل عتاق — شديدة الركض يوم الاستباق
عليها كل صنديد همام — شديد البأس يوم الكر راق
نذل بها الكماة بالسمر لسنا — نجول بها مع البيض الرقاق
ونقتل كل كلب كان باغ — على الإسلام من أهل النفاق
ونحسن حملها دين الله حقا — نقر بأن رب العرش باق
وأن محمدا خير البرايا — رسول الله للعليا راق

یعنی آئے ہم تمپر عمدہ گھوڑون پر جو شتاب ہوا کے ہین دن دوڑنے کے اونپر ہر ایک سوار مبارک سخت لڑائی والا دن لڑائی کے بچاتے ہفا ... ذلیل کرینگے ہم تمھارے حامیون کو نیزون سے جب کہ دیکھینگے ہم اوسکو لیکر ساتھہ سفید پتلی تلوارون کے اور قتل کرینگے ہم ہر ایک کو جو ظلم کرنے والا ہے اسلام پر دغا والون مین سے اور ہم جانتے ہین کہ دین جو سچا ہے اقرار کرتے ہین ہم کہ مالک عرش کا ہمیشہ رہنے والا ہے اور محمد بہتر ہین تمام خلق سے پیغام لانے والے اللہ کے اوپر کی طرف جب سنے ... کہا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے تب چڑھے یہ شور سنکر رومی دیوارون پر انکے دیکھنے کو پھر نگذری مگر تھوڑی دیر کہ ظاہر ہوئے سوار پھر حضرت عبد الرحمن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور تکبیر کہی ساتھہ سب مسلمانون کے پھر پڑھے یہ اشعار

اشعار

أنا الفارس المشهور للحرب في الوغا · أدل بسيفي كل باغ ومعتد
أنا ابن أبي بكر الذي شاع ذكره · خليفة خير المرسلين محمد
وأحمل في الأبطال حملة من له · إلى الغاية القصوى [illegible]
فيا ويل من نال حسامي [illegible] · ويا ويل من [illegible]

یعنی مین سب سوارون مین مشہور لڑنے مین بیچ لڑائی کے ذلیل کرونگا اپنی تلوار سے ہر ایک فسادی اور حد سے بڑھنے والے کو اور حملہ کرونگا مین بہادرون مین حملہ اوس شخص کا جسکو نہایت انتہا تک پہونچنے سے مقصد ہے مین بیٹا ابو بکر کا ہون جنکا ذکر پھیلا ہوا ہے جو نائب تھے محمد کے جو سردار ہین پیغمبرون کے پس ہلاکت اور خرابی اوسکی کہ دشمنی کی میری تلوار سے اور سکے سر کی اور ہاے خرابی اوسکی جسکو جلد مارون مین تلوار سے کہا راوی نے پھر ظاہر ہوئے عبد اللہ بن اور تکبیرین کہین سب نے اور پڑھے یہ اشعار

اشعار

أتينا على خيل عتاق وضمر · بكل يماني في جلاد قواضب
نذل العدا بالسيف في كرب القنا · يريد جهادا باع لله نفسه
ونقتل منكم كل باغ ومعتد · أترى الموت فيما [illegible]

یعنی آئے ہم عمدہ اور دبلے گھوڑون پر ہمراہ ایک یمنی تلوار دھار والی کے اور نیزے کے جو تیز ہین ہر اوس بہادر کے بیچ جو بیچا اللہ کے واسطے اپنی جان کو اور شوق رکھتا ہے وہ موت کا لڑائی مین ہم ایسی سختی مین بڑی بڑائی کی ذلیل کرینگے ہم تمکو تلوار سے لڑائی میں اور نیزے سے اور قتل کرینگے ہم تم مین سے ہر ایک فسادی اور جوش باندھنے والے کو کہا راوی نے کہ آتا تھا ہر ایک اپنی جماعت سے یہان تک کہ آگئے سب اور باقی رہے حضرت خالد ساتھ باقی امراے اور شب گذار رہی کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح ہوئی تو کہا امیر ضرار اور سب امرا نے حضرت خالد سے کہ تم لوگون سے نماز پڑھو اور [illegible] فکر و تیار ہو سب باہر نکلے اور دشمن کو مار مارکر [illegible] ضرار نے یہ اشعار

اشعار

ستاخي [illegible] القوم [illegible] · شديد بها الكتائب [illegible]
وأترك [illegible] · ولو أنه لهم أبي الأقيال
سأقتل كل باغ كان [illegible] · وأقدم في مجال [illegible]
فويل لهم [illegible] · [illegible]
[illegible] · [illegible]

یعنی اب مارونگا مین کافرون مین ہر ایک تلوار سے جو سخت لڑائی والی ہو دھار والی ہو قتل کی [illegible] اور [illegible] لوگون پر [illegible] اور [illegible] پھر خرابی ہوگی جب سخت ہوگی [illegible] قتل کرونگا مین ہر فسادی کو [illegible] تلوار کی دھار سے [illegible] کہا راوی نے [illegible] ان شعرون کو اور مارتے تھے تیر اور فلانے اور لڑتے تھے سخت لڑائی پھر رجوع ہوئے رومی اور [illegible] خود بھی ہوا کامل اور دلاور صاحب لیاقت [illegible] ذکر کیا [illegible] الجبیل کو اور [illegible] گھوڑون پر آگئے کیسے اپنے تیرانداز اور مارتے تھے باقی لوگ برج دیوارون سے [illegible] اور واقع ہوئی سخت لڑائی اور زخمی ہوئی ایک جماعت مسلمانون کی اور [illegible] اس سے باقی امرا کو [illegible] ساتھ [illegible] مقابل [illegible] سنے اور لڑتے رہے دونو [illegible] اور [illegible] تلوار [illegible] ایک سوار لیے ہوئے تلوار برہنہ اور ردی [illegible] عبد الرحمن بن ابو بکر [illegible] اور لپٹ گیا مغیرہ سے اور کشتی کرنے لگے یہ دونون اور جب [illegible] اوتر پڑے اپنے گھوڑے سے اور چلے درمیان صفون کے یہان تک کہ پہونچے پاس [illegible] مغیرہ کو [illegible] رومی [illegible] اور قتل کرنا چاہا [illegible] رضی اللہ عنہم [illegible]

اوپر گھوڑون مقتولون کے اور لیا اسباب اونکا اور بطلوس ملعون کبھی حملہ کرتا تھا میمنہ پر اور کبھی میسرہ پر پھر طلب کیا اوسنے مقابل کو تو نکلے مقداد بن اسود کندی رضی اللہ
اور کوشش کی ان دونون نے ساتھ لڑائی کے آپس مین کہا مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ نے کہ لڑا مین بادشاہون سے اور فتح کیے مینے قلعے اور واقع ہوئین
بیچ لڑائیون کے ایام جاہلیت اور اسلام مین لیکن نہ دیکھا مینے کوئی فریبی زیادہ بطلوس سے اور نہ سخت دلاور اوس سے غرض لڑتے رہے یہ دونون یہان تک
کہ سست ہوگئے گھوڑے تب متوجہ ہوا امیر کی طرف اور کہا کیا ہوگیا تیرے گھوڑے کو کیونکر لڑتا ہی تو اسیر اور ہی یہ تین باتون کا کہا مقداد رضی نے کہ مینے کھینچی اپنے
گھوڑے کی جھکا یا سر واسطے دیکھنے کے اوسکے پاؤن کے تو ماری اوسنے مجھپر ایک تلوار زور سے کہ کٹ گیا خود اور سربند اور تھوڑا سر میرا تب گمان کیا اوسنے
کہ تمام ہوا کام میرا اور پھیری باگ اپنے گھوڑے کی اور سنبھلے مقداد رضی اور پیچھا کیا اوسکا تب بھگانے لگا اوسکو گھوڑا اپنا اور آگئے گرد اوسکے اوسکے لوگ کہا
راوی نے کہ اوس حال مین کہ مشغول تھے آدمی بیچ سخت قتال کے ظاہر ہوئے امیر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ساتھ باقی امرا کے اور پکارا سبنے ساتھ تہلیل
و تکبیر کے اور درود اوپر رسول بشیر نذیر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آگے تھے اول لشکر مین خالد یہ شعر کہتے ہوئے **اشعار**

دعى الله صبا للقا جاء يسرع	وصب على الفرسان الحرب يقرع	ومن باع لله المهيمن نفسه	وكان الى الهيجاء بالامر اطوع
فويلك يا بطلوس من سيف خالد	اذا اشتدت الهيجاء والحرب توقع	فلا رحم الرحمن بطلوس كافرا	ويلعنه من كل قوم ومجمع
فان قدر المولى ساخرب داره	وآتى كما من بعدها وهي تلمع	بعد يماني اذا ما جذبته	تخر له كل العداة وتخضع

یعنی رعایت کرے اللہ اوس عاشق کی جو ملنے کے لیے آیا ہی دوڑتا اور گرایا اوسنے سوارون پر نیزہ کہ کھڑکھڑاتا ہوا اور جسنے بیچا اپنی جان کو اللہ کے لیے جو نگہبان ہی
اور ہو لڑائی کی طرف ساتھ حکم کے بڑا رغبت کرنے والا پس خرابی تیری اے بطلوس خالد کی تلوار سے جب سخت ہو لڑائی اور لڑائی بلند کی جاوے سو نہ رحم کرے اللہ بطلوس کافر پر
اور لعنت کرے اوسپر ہر قوم سے اور مجمع سے پھر اگر مقدر کیا اللہ نے اب ویران کرونگا مین گھر اوسکا اور چھوڑونگا اوسکو بعد اوسکے اور وہ ویران ہوگا دھار سے
یمن کی تلوار کے جب کھینچونگا مین اوسکو روینگے اوسکے سامنے سب دشمن اور جھکینگے کہا راوی نے کہ پھر حضرت خالد نے حملہ کیا ساتھ اپنے لوگون کے
اور لڑے ساتھ شجاعت اور سختی کے اور لڑا بطلوس بھی لڑائی سخت اور قتل کیا بہت بہادرون کو اور لڑے امرا اور صاحب نشان درمیان مین بہار اور
دروازے کے پاس سرخ ٹیلے کے لڑائی پوری اور متوجہ ہوئے خالد بطلوس پر اور حملہ کیا اوسپر اور جب جاتا وہ طرف میسرہ کے تو بھگاتے اوسکو طرف میمنہ
اور میمنہ سے طرف میسرہ کے پھر روک لیا اوسکو خالد نے درمیان صفون کے تو بھاگا وہ طرف فوج قلب کے اور آ بچا یا اوسکو اوسکے لوگون نے اور شروع کیا قتل
اون لوگون کا امرا نے اور پیچھا کیا خالد نے اور بھاگا وہ طرف دروازے کے اور پیچھے اوسکے قوم اوسکی تو داخل ہوئے دروازے مین بھاگ کر اور پیچھا کیا
اونکا مسلمانون نے اور قتل کیا قریب چار ہزار کے اور بند کیا اونھون نے دروازہ اور ڈالا اوسمین قفل اور چڑھ گئے اوپر دیوارون کے اور پکڑ لائے
مسلمان اونمین سے ایک ہزار پانسو آدمی پھر کھڑا کیا اونکو روبرو امیر خالد کے اور تھے اونمین بڑے بڑے بطریق سو پیش کیا اونکے اسلام اور انکار کیا
اونھون نے اوسکے قبول سے تب حکم کیا اونکی گردن مارنے کا پھر ڈھونڈھا مسلمانون نے اپنے لوگون کو تو پائے شہید اپنے دو سو اسی آدمی کہ انجام کیا
اونکا اللہ تعالی نے سعادت پر کہا واقدی نے کہ جب بطلوس جب گھس گیا اندر تو کمال تنگدل ہوا اور حاصل ہوا اوسکو غم زائد بیان سے تب جمع کیا
اپنے بطریقون کو اور شکایت کی آگے اونکے مقدر عرب کی اور جو دیکھا حال انکی لڑائی کا کہا اونھے کیا ہی صلاح نزدیک تمھارے کہا سبنے کہ ہم لوگ حاضر ہین آگے
تیرے اگر حکم کر ہمکو لڑائی کا تو حاضر ہین ہم لڑنے کو اوپر سے دیوار شہر کے کہا اوسنے کہ سوچی مینے واسطے تمھارے ایک تدبیر کہ وہ تدبیر ہی اوس شخص کی جو خوب
جانتا ہی حال لڑائیون کے پھر حکم کیا اوسنے واسطے جمع ہونے سب لوگون نامی نامی کے تب آئے پاس اوسکے سب آدمی مگر جو کہ رہا دروازون پر مسلمانون کے خوف سے
غرض جب کہ جمع ہوئے یہ سب تو کہا بطلوس نے کہ ارادہ رکھتا ہون مین شبخون مارنے کا ان لوگون پر آج کی رات کہ جا لون انکو انکے مقامون پر اور تم لوگ خوب
جانتے ہو اہل اس شہر کی بہ نسبت غیر کے سو نہ باقی رہے کوئی تم سے مگر یہ کہ طیار ہو جاوے اور چلے ساتھ میرے باہر دروازے کے تاکہ فریب کرین ہم ان
لوگون سے اور نکلونگا مین خود ساتھ اپنے لوگون کے پس تو اسے امید ہی کہ پہنچون اپنی مراد کو ورنہ مرون ساتھ حسرت کے اور حملہ کرونگا اونپر پہلے شاید کہ لاؤن

اونکے امیر کو کہا سپنہ کہ مانا ہمنے حکم تیرا شوق تعظیم سے پھر بھیجا ایک گروہ کو باب جبل پر اور ایک جماعت کو باب فندوس پر اور ایک فرقے کو باب شرقی پر اور بھیجے ساتھ اپنے سردار قوم کے جو مشہور تھے شجاعت مین بہت سا کیا اپنی قوم کو پہلے چلنے کے اس بات سے کہ حکم کرونگا مین ناقوس والے کو کہ بجاوے جب کہ کھلون مین دروازے سے تب نکلنا تم سب برابر ہر دروازے سے تو قبول کیا اونھون نے یہ حکم اور کھڑے ہوئے حکم کر اپنے مقامون پر منتظر اس اشارے کے اور بیٹھا ناقوس والا ایک بڑے برج پر اور کیا حسب الحکم بطلوس کے تب نکلے لوگ مثل گھوڑ دوڑ [illegible] قوم کے اور نکلا بطلوس ساتھ بیس ہزار کے اور وہ وصیت کرتا تھا اونکو واسطے جلد چلنے کے اور یہ کہ جب پہنچو اون لوگون پر تو حملہ کرو ساتھ تلوار اور خنجر کے اور نہ چھوڑو امان مانگنے والے کو بھی مگر یہ کہ ہو امیر اونکا اور جو دیکھے تم اپنے صلیب کو کہ لے لی ہے ہمنے تو لے آوے اوسکو کہ مین بہت اکرام کرونگا پھر حکم کیا ناقوس والے کو بجانے کا تو بجایا اوسنے اس طرح کہ سنا سبھون نے اور اونھون نے اور کھولے دروازے اور جلد نکلے اور [illegible] مسلمانون نے بھی یہ آواز لیکن [illegible] اپنے مقامون سے ڈرتے ہوئے آواز دیتے آپسمین واسطے طیاری کے اور نہ پہنچے دشمن خدا کے انکی طرف مگر یہ کہ مطلع ہوگئے [illegible] پس شروع کی دست درازی اون لوگون نے [illegible] اور دیکھا امیر خالد نے شور تو پکارا واغوثاہ وامحمداہ واسلاماہ قریب ہوا پھر سے لوگون پر قسم ہے رب کعبہ کی اے اللہ تکیہ انکی طرف اور آنکھ سے کہ نہین [illegible] انکو طرف مخلوق اپنی کے پھر دوڑے خالد ننگے سر کہ نہ فرصت دی اونکو درستی سامان کی اور آ [illegible] اپنے لوگون مین یہ اشعار پڑھتے ہوئے **اشعار**

فاض دمعي واعتراني حزني	وضاق صدري وبراني شجني يا لنبي الهاشمي المدني	رب سلم من نزول المحن امة المختار طه المدني	وانصر الاسلام يا ذا المنن

یعنی بہہ آنسو میرے اور آگیا مجکو غم میرا اور تنگ ہوا سینہ میرا اور [illegible] مجکو میرے غم نے اے نبی ہاشمی مدنی بچا [illegible] محنتون کے اوس قوم طٰہٰ مدنی کی اور مدد کر اسلام کی اے احسانون والے طفیل اون نبی کے جو ہاشم اور عدنان کی نسل مین [illegible] کے رہنے والے کہا راوی نے پھر پہنچے خالد ساتھ پانسو سوار کے اہل شجاعت اور سادات سے مثل فضل بن عباس اور فضل بن ابی لہب اور زیاد بن ابی سفیان بن حارث اور عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب اور مقداد بن اسود اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن یزید اور مسلم بن عقیل اور ابو ذر غفاری اور عبادہ بن صامت اور [illegible] بن مسلم اور عقبہ بن نافع اور [illegible] اور مسیب بن نجیبہ فزاری رضی اللہ تعالی عنہم کے اور بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور شور کیا دشمنون نے اوپر دیوارون کے جب کہ [illegible] مسلمان اور حملہ کیا خالد نے اون لوگون پر اور آواز دی کہ اے مسلمانو آیا تمکو [illegible] رب العالمین کی طرف سے مین جوان فارس [illegible] خالد بن [illegible] پھر حملہ کیا درمیان روم کے اپنے لوگون سے اور قتل کئے بہت پہلوان اور وہ باوجود اس لڑائی کے مشغول دل تھے طرف امیر غانم اور اون امرا کے جو تھے دروازون کے مقابلے مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے حدیث کی مجھسے ابن عبد اللہ بن [illegible] نے کہا اوسنے حدیث کی مجھسے [illegible] بن سنان نے [illegible] بن عامر سے کہا اونھون نے کہ تھے رومی اور نصاری اوپر دیوارون کے مارتے تھے پتھر اور تیر مسلمانون پر [illegible] مسلمانون کو [illegible] کی طرف [illegible] نہ کیا تھا اونھون نے پہلے اس سے ایسا اور صبر کیا مسلمانون نے اور ثابت قدم رہے اور لڑائی ہوئی سخت لڑائی اور [illegible] فضل بن عباس [illegible] آواز اونکی تو پڑے [illegible] اونکی طرف اور کہا مین ہون [illegible] فرق کرنے والا [illegible] جماعت کا اور [illegible] مین ہون چچا زاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] ان لوگون کی [illegible] بطلوس [illegible] شمشیر [illegible] دیکھی تھی آدمیون نے کبھی لڑائی مثل اس لڑائی کے [illegible] اور دیکھا فضل نے [illegible] کام [illegible] کیا تھا ابھی اپنی [illegible] اون مین گذری قریب [illegible] شب کے اور مکرر حملہ کرتا تھا ایک دوسرے پر اور [illegible] دوسرے کی اور ظاہر کرتے تھے [illegible] اور فضل نے صبر کیا اور ثابت قائم رہے [illegible] ایک [illegible] اونکا زندہ پکڑ لیا کہ ناگاہ آگئے پیچھے سے دو سوار اور پیچھے انکے ایک لشکر تھا سوارون کا کہ حملہ کیا اونھون نے [illegible] دو سوارون پر اور مارا اونکو اور گرائی [illegible] اور [illegible] عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن جعفر [illegible]

کستے تھے اونمین ابان بن عثمان بن عفان اور مجھ سے ایا انھون نے ام ابان کو کہ گھیر لیا تھا اونکو رومیون نے پھر آئے وہ اوپر بطلوس کے تو بھاگا وہ طرف اپنے دوستون کے
اور چلا گیا اندر شہر بہنسا کے اور لڑے رومی اوپر سے دیوار کے لڑائی سخت اور خالد رضی اللہ عنہ کبھی حملہ کرتے تھے اور جاتے تھے باب جبل پر اور کبھی باب توما پر
اور کبھی باب قندوس پر اور تھے غانم بن عیاض اشعری او وقت اوپر باب جبل کے سو باندھے اونھون نے ہتھیار اپنے اور مقابلہ کیا دشمنون کا ہمراہ اپنے امرا کے
مثل مقداد اور ضرار ازور اور شرحبیل اور مسلم بن عقیل اور زیاد اور عبداللہ بن عباس اور عمرو بن ابی فرید اور عبد الرحمن بن ابی ہریرہ اور مسیب اور حارث بن مسلم اور زید بن حارث
اور ابی ذر غفاری اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم کے سو پہونچے نزدیک دروازے کے اور تکبیر کہین سب نے اور نکلا ایک بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے یوحنا نام
اور واقع ہوئی لڑائی سخت اور گھیر لیا رومیون نے عبداللہ بن عبادہ بن صامت کو اور لڑے یہ خوب اونسے پھر لگا اونکے ایک پتھر اوپر سے دروازے کے تو شہید
کیا انکو اور شہید ہوئے امرا اور سواران مسلمین سے نزدیک دروازے کے دو سو آدمی اور مارے گئے رومی ایکہزار اور حملہ کیا غانم اور امرا نے اور مل گئے بیچ
دشمنون کے اور گرتے تھے انپر پتھر اور تیر اور نہ پھرتے تھے یہ اوس جگہ سے پھر جب کہ ہٹایا اونھون نے اونکو دروازے تک اور ملے ہوئے تھے یہ اونمین تو ڈرے
رومی یہ کہ مارے جاوین اپنے تیر اور پتھرون سے لوگ اپنے تو روکے اونھون نے ہاتھ اپنے اور قتل ہوئی رومیون کی ایک جماعت عظیم اور حال خالد رضی اللہ عنہ کا
یہ ہوا کہ لڑے وہ اسقدر کہ نہ دیکھا گیا مثل اوسکے کبھی پس اسی حال مین تھے لوگ کہ آئے ضرار بن ازور اور بھرے ہوئے خون مین کہ جم گیا اوپر تن کبھی اوسکے
کہا اونسے خالد نے کیا خبر ہے پیچھے تمہارے ای ضرار کہا اونھون نے کہ مارے ہین نے آج کی رات ای ابو سلیمان ایک سو ساٹھ آدمی اور مارا میرے لوگون نے
زائد حساب سے اور کافی ہوا مین جسکو کہ نکلا باب جبل سے کہا راوی نے کہ حملہ کیا اوس رات امیر غانم نے اندر دروازے کے ساتھ اپنے لوگون کے
سو واقع ہوئی بڑی لڑائی اور پہونچ گئے یہ گھوگس تک اور تھا وہان ایک دروازہ سو بند کر لیا اوسکو اندر والون نے اور چڑھ گئے مسلمان برج پر اور قتل کیا
وہان کے لوگون کو اور تھے وہان پانسے آدمی سو اوس رات مارے گئے اوس دروازے پر قریب ایکہزار رومی کے اور ماجرا باب قندوس کا یہ ہوا کہ تھے اوسپر زبیر
بن عوام اور عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اور فضل بن ابی لہب مع فیروز اور ایک جماعت امرا کی سو حملہ کیا اونھون نے دروازے پر اور لڑے کمال کوشش سے
اور شہید ہوئے مسلمانون کے ایک سو بیس آدمی سوا سردارون کے اور قصہ باب توما کا یہ ہے کہ تھے اوسپر خالد اور نکلا تھا اوسمین سے بطلوس سو لڑے دونون لشکر
آپسمین حق لڑائی کا اور شہید ہوئے مسلمانون مین سے دو سو اسی آدمی اوس جگہ کہ مشہور ہے ساتھ مرانہ کے پھر بند کیے اونھون نے دروازے اور شروع کی
لڑائی اوپر سے اور تھی یہ پہلی فتح کہا راوی نے کہ حدیث کی ہمسے سنان بن مفرج عجلانی نے ابی محمد شاکری سے اوسنے زید بن رافع سے اوسنے ابی امامہ سے
کہا اونھون نے پھر مقام کیا خالد نے بعد اس واقعے کے بہنسا پر چار مہینے تک کہ نہ لڑا اونمین کوئی جب دراز ہوا زمانہ اقامت کا تو تنگدل ہوئے لوگ لشکر کے
اور آئے نزدیک خالد کے اور مشورت کی اونسے بیچ مقدمے لڑائی کے تو اجازت دی اونکو اور تھے سب شہید اس واقعے کے چھ سو مسلمان کہ انجام کیا اونکا اللہ تعالی
نے سعادت پر کہا راوی نے کہ جب اجازت مانگی صحابہ نے خالد سے لڑائی کی تو نہ منع کر سکے وہ اونکو لڑائی سے پھر فجر کو واقع ہوئی لڑائی سخت اور
تنگدل ہوئے اہل بہنسا محاصرے سے تو کہا اونھون نے بطلوس سے کہ نرہا ہمکو صبر اوپر لڑنے اور بند رہنے کے کہا بطلوس نے کہ صبر کرو اور ثابت قدم رہو
کہ عنقریب ایک مکر کرتا ہون مین عرب سے غرض جب گذر گئے اوسکو کئی دن اور گھبرائے لوگ گھر سے رہنے سے تو جمع ہوئے نزدیک ایک بطریق کے نام تھا اوسکے کہ وہ
داروغہ تھا اوس دروازے کا اور کہا اوس سے بازاریون اور نصاری اور باقی عوام نے کہ گھبرا گئے ہم شہر مین بند رہنے سے اب دیتے ہین تجکو بہت مال کہ کھولدے
تو واسطے ہمارے دروازہ کہ لے آوین ہم امان واسطے اپنے عرب سے تو قبول کیا اوسنے یہ کہنا اونکا اور کھولا واسطے اونکے دروازہ رات مین پس نکلے قریب
دو سو سوداگر شہر کے پوشیدہ دروازے سے اور آئے پاس خالد کے اور صلح کی سبھون نے اونسے اس بات پر کہ کھولدین واسطے اونکے دروازہ اور کیا واسطے
مسلمانون کے ایک وقت مقرر پھر لکھے لیے نام سبھون کے اور لوٹ آئے یہ ہوا قصہ ان لوگون کا اور حال توما کا یہ ہوا کہ تھا چچازاد بھائی توما کا ارمیا نام
حاضر اوسکے پاس جب کہ خواہش کی [illegible] اوس سے اہل شہر نے کہ [illegible] دروازے کی سو گیا وہ پاس بطلوس کے اور اطلاع کیا اوسکو اس کام سے تب روانہ
کیا بطلوس نے اوسوقت ایک بطریق اپنا جسکا نام فرنائیل تھا ساتھ ہزار آدمیون کے اور کہا اوسنے کہ پوشیدہ ہو تم باہر جا کے اور خبر لاؤ تم جلد پاس میرے

تو گئے وہ باہر اور متفرق ہو گئے اور چالیک پیادہ تھے باب توما سے پھر جب لوٹے وہ لوگ صلح کر کے تو پہچانا اونھوں نے اونکو اور کھولدیا واسطے اونکے دروازہ تو داخل
ہوئے سب اندر تب پکڑ لیا اونھوں نے اون لوگون کو اور لائے روبرو بطلوس کے پس دیکھا اونکو اور زجر و توبیخ کی اونپر اور ستائی جا بجا اور کھڑے کیے اور
لوہے کے پھر مارا اونکو بہت پھر ڈالا آگ میں تمام مال اونکا پھر حکم کیا واسطے حاضر کرنے اوس بطریق کے تو حاضر کیا گیا اور قید کیا اوسکو پھر گیا وہ محل میں اور سب
خبر خولہ اوسکے اور کھڑی کیں سولیاں اوپر فصیل کے اور چڑھایا اون لوگون کو اونپر اور لٹکنے دیا ایک دن رات پھر کاٹیں اونکی گردنیں اور پھینک دیے سر اونکے
طرف مسلمانون کے تب کہا امیر غانم نے حضرت خالد سے کہ یہ ایلچی ہمارے ہیں کہ قتل کیا انکو بطلوس نے کہا راوی نے پس ہوئے حضرت سلمہ بن
غمناک اور متفکر تھے کمال مسلمانون کی طرف سے پس تحریر کیا ایک فرمان العنوان اپنی طرف سے حضرت عمرو بن العاص کو کہ مضمون اوسکا یہ تھا
ای عمرو بن عاص کیا سبب تیرے خط نہ آنے کا میری طرف اس مدت تک اور میں فکر اور پریشانی میں ہوں مسلمانون کی طرف سے اور نہ معلوم ہوئے ہے حال
خالد اور اونکے ہمراہیون کا اور تم نہیں لکھتے مجھکو مگر ابتک فتح اور غنیمت کے پس اگر احتیاج ہو مدد کی خالد کو تو کہلا بھیجو تم حضرت ابو عبیدہ سے کہ بھیجیں
بیٹے اونکو کہ روانہ کریں مدد طرف خالد کے شام سے والسلام پھر جب پہونچا یہ خط جناب خلیفہ کا حضرت عمرو بن عاص کو تو بھیجدیا اونھوں نے اوسکو
اپنے خط میں پاس حضرت سیدنا سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بعد اسکے مطالعہ کر کے کہا حضرت خالد نے کہ نہیں طلب کرتے ہم قوت اور مدد مگر اللہ تعالی سے پھر
دشوار ہوا حضرت خالد پر محاصرہ تو ہر روز جاتے طرف قلعے کے اور کرتے لڑائی سخت میں شہید ہوئی بہت جماعت مسلمانون کی پتھر اور تیرون سے اور ہجوم کیا
دشمنان خدا نے مسلمانون پر بہت بار پس کہا حضرت خالد نے امیر غانم اور باقی مسلمانون سے کہ بیشک واسطے ہمارے لوگون کے جاسوس اور مخبر ہیں
پھر سوار ہوئے حضرت خالد اور ساتھ اونکے فضل بن عباس اور مقداد اور زیاد بن ابی سفیان اور غانم بن عیاض اور پھرے یہ سب گرد لشکر کے ناگاہ دیکھا
ایک شخص صورت عرب کو بیٹھا ہوا کملی میں باہر لشکر سے تو نیا جانا اوسکو خالد نے اور کہا اوس سے کہ کون ہے عرب سے ہے تو تب خاموش ہو گیا وہ پھر کہا
امیر غانم نے کہ سچ کہہ کون ہے اپنا تیرا ایمان پر پھر بھی خاموش رہا وہ پھر کہا اوس سے کہ لے پانی اور وضو کر تو نہ کر سکا وہ اچھی طرح سے پھر کہا اوس سے کہ
نماز پڑھ تو نہ پڑھ سکا وہ اچھی طرح سے تب مارا اوسکو خوب تو اقرار کر لیا اوس نے کہ نکلے تھے ہم تین آدمی پوشیدہ دروازے سے اور لوٹ گئے دو اور
باقی رہا میں تنہا تب ماری گردن اوسکی اور بند ہوا آنا جانا جاسوسون کا اور لڑتے تھے مسلمان کمال سعی سے اور تھا حضرت خالد کا ایک غلام فلاح نام
کہ پکایا کرتا تھا واسطے اونکے ہر روز دو روٹیاں جو کی کہ ایک اوسمیں سے ہوتی تھی واسطے خالد کے اور ایک واسطے اوس غلام کے پس تین روز تک آئے تو حضرت
خالد بیٹھے ہیں اور دو تارتے دسترخوان پیش پاتے اوسمیں کچھ نہ پاتے کوئی بات غلام کو اور تتمیں پاس حضرت خالد کے کچھ روٹیں کھالیا کرتے تھے اونکو جہان
کہ تمام ہو گئیں وہ تب اوس وقت کہا خالد نے اپنے غلام سے کہ ای بیٹے میرے فرمایا ہے اللہ تعالی نے وما جعلناہم جسدا لا یاکلون الطعام
یعنی اور ایسے بدن نہ بنائے تھے کہ کھانا نہ کھاویں اور تجھکو تین دن ہوئے ہیں کہ پکائی تو نے کوئی روٹی جو کی ملا اوسنے [illegible] تو نے کیا اونکے
پکانا واسطے تمہارے اور [illegible] کیا کرتا ہون میں تمہارے سے [illegible] اور انکا [illegible] کچھ نہیں پایا میں اونکو اور جانتا تھا میں کہ آپ
کیا لیتے ہونگے کہا حضرت خالد نے [illegible] واسطے اس کام کے [illegible] غلام سے [illegible] پوشیدہ اور دیکھتا رہا
کہ کہان لیجاتا ہے اوسکو پھر جب ہوا دوسرا روز تو گئے خالد سوار ہو کر واسطے لڑائی کے اور پکائیں غلام نے روٹیاں اور کھائی روٹی اپنی اور رکھی اوسکی
[illegible] حضرت خالد کی اور کھڑا ہوا [illegible] اور آیا ایک کتا بڑا شہر کی طرف سے اور کیا [illegible] روٹی اپنے منہ میں اور چلا [illegible] ہوئے اور تھا غلام
حضرت خالد کے بیان کہ کہاں یاد گیا [illegible] طرف ایک سرنگ کے کہ نکلتا تھا اوس سے پانی باہر کی طرف نیچے فصیل کے قبیلے کی جانب میں اور جاتا تھا شہر میں پھر
نکلتا تھا طرف دریا کے باہر شہر سے تب دیکھا اوسکو غلام نے تو لوٹ آیا اور مطلع کیا امیر خالد کو اس حال سے تب گئے حضرت خالد ہمراہ اوسکے اور دیکھی آنے
اور جانے کی جگہ [illegible] ہوئے اس سے پھر آئے پاس امیر کے اور مطلع کیا اون سبکو اس حال سے اور کہا اونسے کہ میں چاہتا ہوں تم سے ایسے سو آدمی کہ بیچا
اونھوں نے اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے [illegible] اور وہ ساتھ میرے ہے اور ایک جماعت سخت کھڑی ہو مقابل دروازے کے پھر جب کھولیں ہم دروازہ

تو آجاوین پاس ہمارے پھر منتخب کیے اونمین سے سو آدمی بہتر قوم کے مثل عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور زید بن ثابت اور عقبہ بن عامر اور مسلم
بن عقیل اور زیاد بن ابی سفیان اور انکے بھائی ہبار اور مسیب بن نجبہ اور بھائی انکے اور مقداد بن اسود اور رافع اور ابوذر بن عقیلی اور مثل ان سرداروں کے کہ
اختصار کیا ہمنے اونکے نامون میں خوف اطالت سے اور مرتب کیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر اور زبیر بن عوام اور انکے بیٹے عبد اللہ اور فضل بن عباس اور
فضل بن ابی لہب اور ضرار بن ازور کو اور مثل ان پہلوانوں دین کے مقابل دروازے کے اور صبر کیا یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب پھر آئے ظلمت شب مین
طرف اوس نہر کے اور گھسا اوس پانی مین ہر شخص ساتھ پاسے جامہ اور تلوار کے اور پیچھے اول اونکے امیر خالد اور جو گھستا تھا اوسمین تو وہ کھینچتا تھا سپر تلوار اپنی
اپنے پاس میں تو اپنے کو یہانتک کہ داخل ہوا اوسمین پھر لے لیتا اوس سے یہانتک کہ گھس گئے اسی آدمی اور لوٹ آئے بیس شخص کہ نجا سکے اوسمین بسبب تنگی
اوسکی کے اور لوٹے افسوس کرتے ہوئے اپنی شہادت پر اور فوت فتح پر پھر چلے اندر والے پوشیدہ دیوار کی جڑ مین بعد گذرنے کچھ رات کے اندر سکے اور آئے دروازے پر تو پایا
اوسکو بند اندر سے ایسی کہ ولا قفل اون کو کسی چیز کی حرکت سے اور رومی بیہوش تھے نشے مین اور کھولا دروازہ اور ذبح کیا جسکو کہ پایا دہلیز مین دروازے کی اور پیچھے وہ ساٹھ آدمی
پھر چڑھے اوپر دیوار کے اور سے لیے کنجیاں اونکی اور کھول دیے دروازے گھس گئے اور حملہ کیا رومیوں پر اور قتل کی ایک جماعت اونکی اوپر برج کے اور مارا
بطریق برج کو اور پکارے کہتے تکبیرین اور تہلیل اور درود اوپر رسول البشیر و نذیر کے تو جواب دیا اونکو مسلمانون نے اور داخل ہوئے دروازے مین اوپر گھوڑون کے
بازار شہر تک اور دوڑی ایک جماعت طرف محل بادشاہی کے پھر جب معلوم کیا اوس دشمن خدا نے یہ حال کہ مسلمان قادر ہو گئے دروازے پر تو ڈالی ہتھیار
نکلا محل سے اور نکلا کہتا ہوا الامان الامان اور کیا اسی طرح اوسکی ایک جماعت نے تو سنا حضرت خالد نے اور رکھی تلوار اونپر اور کھینچ لائے اوسکو قید کر کے
اور کہا اوسکو اے دشمن خدا انہین تجکو امان نزدیک میرے مگر یہ کہ اسلام لاوے تو اور پکڑ لیا اوسکی ایک جماعت کو اور قید کیے اور قتل کیے رومیون سے قریب تین ہزار
اور پھیل گئے اور شہر پر ہو لیے مسلمانون پھر اوسی رات اندر شہر کے ایک سو چوراسی آدمی پاس بازار شہر کے اور قریب دروازے کے اور محل بادشاہی کے
اور آئے قاسم بن عیاض رضی اللہ عنہ ساتھ اپنی جماعت امراء کے اور عاجزی کی انہنے اہل شہر نے اور طلب کی امان تو نرم ہوا دل امیر غانم کا واسطے اونکے اور بہت
چاپلوسی اور تملق کی اوس دشمن خدا نے لگے ان سرداروں پر تو غالب ہوئی رائے اونکی او صلاح خالد کی پس صلح کی اونسے اوپر دس لاکھ مثقال سونے خالص
اور دس لاکھ اوقیہ چاندی خالص کے اور دس ہزار گونین گیہون اور جو کے اور یہ کہ جزیہ دین سال آیندہ سے لیکن خالد مطمئن تھے اس معاملے پر مگر غلبہ کیا
امراء نے اونکی تجویز پر کہ آئے پاس خالد کے اور کہا اونسے کہ مدت گذری ہمکو اس شہر پر اور پاتے ہین ہم تمکو بہت مہربان اوپر اپنے پس صلاح ہماری یہ ہے کہ لکھو تم
حضرت عمر کو اطلاع حال اس بطریق کی اور اسکی جماعت کی او مقید رہنے دو انکو یہانتک کہ آوے جواب وہان سے تب لکھا حضرت خالد نے خط طرف خلیفہ
برحق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال کی اطلاع مین پھر جب کہ مطلع ہوئے حضرت خلیفہ اس حال سے تو لکھا جواب اوسکا اس طرح کہ مضبوط کرو عہد و پیمان اوس
ساتھ قبطیون کے اور لیا اونسے مال صلح اور چھوڑ دو اونکو اور جو امان مانگے مت مارو اوسکو کہ نصرت کرینگے تمسے اہل مصر وغیرہ سو بجا لائے حکم آپ کا خالد رضی اللہ عنہ
اور چھوڑ دیا اوسکو باوجودیکہ نہ راضی تھا دل انکا اس کام سے اچھا مضبوط کی اور انسے ساتھ اون قبطیون کے پھر شرط کی اونسے اسنے کہ نہ رہے کوئی پاس ہمارے
شہر مین تم … کے پیغمبر والون کے پھر نکل آئے مسلمان باہر شہر کے اور رہے اندر اوسکے فضالہ بن زید سلمی اور عون بن ساعدہ کندی اور مسعود بن سعید جہنی
اور مسعود صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دی اونسے رسد اور سامان خوراک اہل لشکر کو ہر روز اور آتا ہر روز سوار ہو کے پاس امراء کے اور نذر
اور تحفہ دیتا اونکو اور نہ چھوڑا کوئی امیر کہ نہ فریب کیا ہو اوس نے یہانتک کہ خوش ہوئے دل سب کے اوسکی طرف سے سوا خالد اور فضل بن عباس اور مقداد
اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور زبیر بن عوام کے کہ نہ مطمئن ہوئے یہ لوگ اوسکی جانب سے پھر نہ گزرے دو مہینے اس حال پر اور خرچ کیا اوسنے بہت مال اور خزانہ
اپنا اور بلائے معتبر لوگ اپنی قوم کے اور جو کہ معتمد علیہ اوسکے تھے سو جمع ہوئے پاس اوسکے اور کی فریب کرنے پر مسلمانون سے اور واسطے قتل کرنے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر صبر کیا یہانتک کہ گذرا ایک پارہ شب کا پھر ہجوم کیا مسلمانون پر غفلت مین ساتھ ہزار بطریق کے اور بارہ ہزار … اونکی
اور پھیرے اونکی صورتین گنبد کے … اور کھولے دروازے اور لیے گئے اونکو شہر مین پھر ہجوم کیا باقی مسلمانون پر اور رکھی اونمین تلوار دیا لیکن

سو گئے تھے اور بیدار ہوئے مگر در حالیکہ پھرتی تھی تلوار اونکے گلوں پر اور سوا واقعہ عظیم اور دو ٹوٹے خالد ساتھ اپنے لوگوں کے اور تھے حضرت زبر سوار ہوئے پھر جب کہ سنا اونھوں نے شور تلوار اوٹھے پکارتے یہ کہ قریب پہنچے گئے ہم قسم رب کعبہ کی پھر سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور سوار ہوئے ہمراہ اونکے ابی ابی اونکی اور لڑین باقی مسلمان عورتین بھی حق لڑائی کا اور وہ دشمن خدا کبھی گرتا تھا سیدھی طرف اور کبھی اولٹی طرف لشکر کے اور تلوار کا کام کرتی تھی اپنا اور قتل ہوتے تھے لوگ اور تھی رات کمال اندھیری پس کہنا شروع کیا خالد نے کہ اے لوگو نہ کہتا تھا میں تم سے پہلے سو نہ سنا تمنے کہنا خالد کا اور آئی زبیر بن ابی سفیان اور اونکے بھائی ہبار اور بشیر بن مسروق اور فضالہ بن عبد الشمس اور عقیب بن یعقوب اور عباد بن تمیم اور جندب کلابی کی طرف اور ایک شیلہ کے سو گھیر لیا اونکو اور شہید ہوئے اور شہید کیا زیاد اور جمیع امرا مذکورین کو اور لڑین ستیلا انصار اور ام ابان اور اسما بیٹی حضرت ابو بکر کی اور خیانہ بیٹی سند کی اور مثل اونکے اور عورتین اوس رات لڑائی سخت اور شہید ہوئی ایک جماعت مسلمانوں کی پس آئے خالد اور حملہ کیا اونپر اور اوپر تلے کر دیئے لوگ اونکے اور گرے اونپر باقی اور بھگایا اونکو اور بہت ہی قتل کی یکبارگی عظیم اونکی پھر بھاگا وہ دشمن خدا اور گیا قلعہ میں جو تھا اپنی قوم کے اور بند کر لیے دروازے پھر لشکر کو حکم کیا حصار کے اور حاضر کیا قیدیوں کو اور چھٹایا اونکو اپنے بیچ پر اور مارین گردنین اونکی اور دشوار گذرا حال مسلمانوں پر اونکے ... لوگوں کے اور آئے حضرت خالد اور باقی امرا سے ان جگہ سے پس پایا ... اور پایا زیاد بیٹے ابو جندل کو کہ تھے اونپر چند زخم نیزے کے اور جا لگا تھا اور ایک جانب پڑے تھے بھائی اونکے ہبار اور تھے اونکے سر پر چند زخم تلوار کے اور ایک زخم تھا ران پر الگ کر دیا تھا اوسکو کاٹ کر تو رونے خالد اور اون لوگوں پر بہت رونا اور گریہ کیا باقی امرا اور دلاوران اسلام نے بھی اور خالد کے مرثیہ کہا اوسکا خالد نے اشعار

فما لي دموعي كالسحائب تهمع	وقلبي من فقد الاحبة يفزع	واظلمت الدنيا علي وعزني	وكاد فؤادي بالجوى يتقطع
بفقد زياد احرق البين مهجتي	وغاب صوابي حين مات مشجعي	لقد كان لي بين السباسب صائلا	تزلزل اركان الوجد وتضعضع
وقد كان مقدام الفوارس كلها	بكل مكان للاعادي مقرع	فيا ليت شعري ...	واحبابنا ...
ايا سيدا من آل هاشم انزل	له همة بالمجد والجود ترفع	... علينا ان ...	وياسائرين فوق الجياد ...
بجانبك للقتال اضحى مهندا	طريحا على راس الثرى متوجع	الا لعن الرحمن ...	والمنية مع كل قوم تجمع
	لقد عز السادات من آل هاشم	يجمعهم ... على الناس ...	

یعنی غم میں ڈالنے والے آنسو میرے مثال ابر کی جاری ہوتے ہیں اور دل میرا گھبراتا ہے دوستوں کے جدا ہونے سے اور اندھیری ہو گئی دنیا میرے اوپر روشنی پر اور قریب ہے دل میرا کہ غم سے ٹکڑے ہو جاوے گم ہونے سے زیاد کے جلا دیا جدائی نے میری جان کو اور غائب ہو گئی بات ٹھیک میری جب کہ مر گیا ... تھا وہ دریا میں لڑائیوں کے حملہ کرنے والا ہلا دیتا تھا ستون شہروں کے اور توڑ ڈالتا تھا اور ... بڑا کرنے والا اوس کو جو میں قسمت آیا اوسکے مرنے کا اور پلکین اوسکی ... آنسو بہاتی ہیں ... اولاد ہاشم کے ... اور بچا ہونا اونچا کیا جاتا ... اسکا کہ ... سٹی کے اوپر اور وہ گردن پر چوٹ کھایا ہوا ... اونکی قوم ... اونکا اولاد ہاشم کے سرداروں میں ... تھے کہ لوگوں پر تھے کہا راوی نے کہ پھر بہت روئے مسلمان ... اور نماز پڑھی اونکے جنازے کی پھر گاڑا اونکو قبر میں ... اللہ تعالی نے ساتھ سعادت کے کہا راوی نے کہ پھر مقیم رہے وہاں مسلمان تین برس تک لیکن غارت کرتے تھے ... ہاشم اور ابو ایوب اور جعفر بن نافع فہری ساتھ دو ہزار سوار کے اور غارت کی ... پھر لوٹ آئے ... کہا راوی نے کہ جب ... مسلمان نزدیک ...

تو کھڑے ہوئے عبد الرزاق انصاری اور عبد اللہ بن مازن داری اور کعب بن نائل سلمی اور ابو مسعود بدری اور ابو سعید بیاضی اور کہا ان لوگون نے کہ اے قوم
دیدین ہم اپنی جانین واسطے اللہ کے شاید کہ ہو واسطے اسلام کے فتح اور قوت اور بنائین منجنیقین اور بھرے تھیلے روئی کے اور کہا لوگون سے کہ بیٹھے
ایک ایک آدمی ہر روئی کے بورے مین ساتھ اپنی تلوار اور سپر کے پس جبکہ ہو گی رات اور سوئینگے نگہبان تو ڈالیو ہمکو فصیل پر بعد ایک دوسرے کے اور تقویت
اسکی طرف سے ہے حصول مقصود مین جیسے کہ فتح لیا تمنے قصر شمع مصر کا اور دیر نحاس جیسے کہ کیا تمنے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تحسین کی
سبنے اونکی رائے پر او رفجر کو کاٹین لکڑیان اور بنائی منجنیق اور ڈالے اوسمین رسّے اور حاضر کئے تھیلے اور بھرا اونکو روئی سے اور بٹھائے اونمین آدمی اور
ٹھہرے رہے رات تک پھر پہلے آزمایا منجنیقون کو پتھر پھینک کر کہ کہان گرتے ہین پتھر انکے تو گرے وہ پتھر فصیل اور برج کے اوپر بعد اسکے شروع کیا پھینکنا انکا
کہ اونمین ابو مسعود بدری اور عبد الرزاق وغیرہ ہین یہان تک کہ پھینکے یاران سبکو اور گرے وہ اوپر فصیل کے اور مرتب کیے یہان خالد رضی اللہ عنہ نے لوگ اپنے اوپر دروازون
کے پھر عبد الرزاق وغیرہ جب کہ اوترے دیوار پر تو نکلے بورون سے اور گئے برج مین تو پایا پاسبانون کو سوتا ہوا بس آئے وہ دروازون پر اور پایا اونکو مقفل
پھر ذبح کیا سب پاسبانون کو اور پائین کنجیان نیچے سر اونکے افسر کے بیچ پائے پلنگ کے تو لیا اونکو اور کھولے دروازے اور پایا دوسرا دروازہ کہ جا تا تھا طرف
محل کے چنا ہوا ساتھ پتھرون کے تو اوکھیڑنا شروع کیا اونھون نے پتھرون کا اور پھینک دینا نکال کر اور کھولا ان سب دروازون کو قریب ایک گھڑی کے
اللہ تعالی کی مدد سے اور قتل کیا ایک جماعت کو اونکی پس آگاہ ہوئے لوگ اور حملہ کیا انپر تب دوسرے دروازے کی طرف کہ پھر ہاتھ سے نجات رہے اور روک
ہو جاوے درمیان ہمارے اور لشکر والون کے اور وہ دروازہ تھا فصیل کا بیچ طرف ظاہر شہر کے پھر شور کیا روم نے اور جاگا بطلوس اور سوار ہوا اپنے
گھوڑے پر چوکس ہوکر اور سوار ہوئے مسلمان اور گھس آئے دروازون مین اور نکلا بطلوس اندر محل سے ساتھ بطریقون کے پس مقابلہ ہوا طرفین کا
دروازے پر اور اول ان لوگون کے کہ شہید ہوئے اندر دروازے کے اوس دن عبد الرزاق اور عثمان بن مازن اور کعب بن نائل سلمی تھے کہا
راوی رضی اللہ عنہ نے کہ حدیث کی ہمسے قیس بن مازن حمیری نے عبادہ بن سالم سکاکی سے اوسنے ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے اور تھے یہ اول ان لوگون کے کہ کھولا
دروازے کو نہین ہے یہ قصہ اس طرح کہ مذکور ہوا خبر دی ہمکو سالم بن جابر نے ابو عبد اللہ سے اوسنے ابو محمد انصاری سے اوسنے عبد اللہ بدری سے کہا
اوسنے کہ تھے ابو محمد حسنی کہ پڑھتے تھے ان فتوح کو جامع عمری مین شیخ ابو عبد اللہ سے یہان تک کہ پہونچے اس مقام پر اور ذکر فتح کا اور کھولنا دروازے کا اوپر
یہ کہ لوگ رکھے گئے بورون مین کہا شیخ نے اوسنے نہین ہے قصہ اس طرح پر تحقیق روایت ہے ابو مسعود سے اور یہی صحیح ہے اسلیے کہ وہ ایک ہین دروازہ کھولنے
والون مین سے کہا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ تراشین ہمنے لکڑیان واسطے سیڑھی بنانے کے پھر ظاہر کیا ہمنے اونکو رات کو اور چڑھ گئے اوسپر اور دیوار کے اوپر چڑھ گئے
کہ اونمین سے ہین پہلے سات شخص قریب گئے پھر کھولا اونھون نے دروازے کو پھر سید ابو عبیدہ آگے بڑھے اور آگئے ابن یہ کہ کھولنے دروازے کے ابو مسعود کے اونکی طرف
روکنے کو عبد الرزاق رضی اللہ عنہ تو شہید کیا اونکو اور اونکے ساتھ اور لوگون کو کہ مذکور ہو چکے اور دو دروازے مسلمان طرف دروازے کے تو سب پہونچے اونمین ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے

الیوم نقرع بالحسام البیض من نقع لا ترتضین المنایا فی تھادیھم	اذا انتھیت الی الہیجا بلا جزع وقتل ابطال الکفر بالسیف والاسل شیب کلی اذا ما التقیت ھنا	یا ویل من شم الاشباح اذ عنا یا ویل کلب الکفر الطاغیة العاق وا قلق الناس منہ وھو مزدوع	فیمحی ھو قوة الاکفار والجنع شبہ الہیجاء یتبعہا الی النزع

یعنی جس جگہ گھبراتے ہین بیچ لڑائی کے کہ بہت سے جیسے آدمی بیچ لڑائی کی طرف گھبراہٹ کے آتے ہین لڑائی اونکی جیسے بیان ہوتی ہین کہ مجھ قریب ہے اور ہم
جنہین پکڑینگے اور زہر بجھین کی ہے البتہ راضی کرونگا مین اپنے خدا کو اوسکی لڑائی بیچ اور اونکے جہاد دین کے ساتھ مین تلوار اور نیزہ ہو نیکے ساتھ
اوسکی جدائی دشمنون کے کتے لعنتی ہین کی اگر پڑ جاوے آنکھ میری اوسکی طرف پھر ڈالون مین اوسکو جان کنی مین شیب نے مجھے سبب نہ ٹھہرون مین
اوس میدان اور پہاڑ سے ڈونگا میں اوسکا اور وہ ٹھہرا ہوا ہوگا پھر داخل ہوئے بعد انکے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور یہ اشعار پڑھے اشعار
الیوم یوم الوفا والطعن بالاسل والضرب بالقضب فی الہامات والقلل یا ویل بطلوس کلب الجمع اذا ما لا قیتہ بطلیق اسمر منعدل

إن لم أذقه كأس المنون منا　　فلا سلمت ولا بلغت من آملي

یعنی آج کا دن ہولناک لڑائی کرنے کا اور نیزہ مارنے کا اور مارنے کا ساتھ تلوار کے کھوپڑیوں میں اور سروں میں ای خرابی اطلابوس سن ہنسا کی بہت بھڑکیگا میں اوس سے تیز دھار سے جو لوٹ آنے والی ہی اگر نہ چکھاؤں اوسکو پیالے موت کے اس جگہ تو نہ سلامت رہوں میں اور نہ پہونچایا جاؤں اپنی امید تک پھر داخل ہوئے بعد انکے ذوالکلاع حمیری رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار اشعار

إني لمن خير العالمين في النسب　　أهل الثناء والوفاء والجود والحسب
أشد من غضنفر شتى مجاهدة　　تروى من الكماة مدافي الحرب
أكرم مع عادتنا والطعن همتنا　　وذو الكلاع أنا عال عند الرتب
تشتبين اليوم ما عاملوا بأن لنا　　عند ما [illegible] في الأعضاء [illegible]

یعنی تحقیق میں حمیر سے ہوں جو اونچے ہیں نسب میں لوگ ہیں تعریف اور وفا کے اور سخاوت اور حسب کے شیروں سے مضبوط ہیں شیروں سے سروں کو لاک کریں گے ہم بہادروں کو کل لڑائی میں تلواروں سے لڑائی عادت ہماری ہی اور نیزہ بھونکنا ارادہ ہمارا ہے اور ذوالکلاع میں ہوں اونچا ہوں مرتبوں پر تباہ ہوں اتھے دشمنوں کے نہ بنانا اونکو سے کہ ہمارے واسطے تلواریں ہیں جو ہزار کرینگی عضووں کو اور جسموں کو پھر داخل ہوئے بعد انکے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار اشعار

أيا بطلوس يا كلب لعينا　　وبا نسل الطغاة الكاذبينا
أتاك حماة دين الله حقا　　أولاد أحياد النبيينا
خيار الناس نسل بني نزار　　كل أسد في الأعادي قاطعينا
إذا اختلف الفجاج [illegible]　　[illegible] اللابسين الدارعينا
ولا فيهم جبان لا يموت　　ولا نكل فنلقاه حزينا
وليس ترى سواهم [illegible]　　أتاك [illegible] [illegible]

یعنی ای اطلوس ای کتے پھٹکارے ہوئے اور ای نسل ڈھیٹوں کی جھوٹوں کے آئے تیرے حمایتی دین خدا کے جو سچے ہیں اور بیٹے ہیں اچھے لوگوں سے اچھے لوگ اولاد میں قوم نزار کے بزرگ لوگ دشمنوں میں کاٹنے والے جب غالب ہوگا اور غبار دیکھیگا تو اونکو آس پاس [illegible] جانور حملہ کرنے والے ہیں اور نہیں کوئی بزدل کا کچا نہ حیران ہو جانے والا اور کوئی کمینہ کیا دیکھیگا اور دیکھیگا اونکو آگے بڑھنے والے کو لوگوں سے جیسے اوٹھا یا لڑائی کو جو سردار ہی ایمان دار پھر داخل ہوئے بعد انکے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے

أتينا اليوم بالخيل وقوم　　شديد العزم في يوم النزال
وجيش فاق في الآفاق طرا　　على الأعداء بالسمر الطوال

یعنی آئے ہم بہت سے سپاہ سردار کے جسکی بہت مضبوط ہمت ہی دن لڑائی کے اور ایسے لشکر کے ساتھ کہ غالب ہوا ساری دنیا میں دشمنوں پر اونچے نیزوں سے پھر داخل ہوئے بعد انکے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار اشعار

اليوم طاب الطعن في اللئام　　والضرب في الأعناق بالحسام
والنصر للإسلام يا [illegible]　　أنا الشجاع الفارس الهمام
ولم أذل [illegible] في [illegible]　　ومردي الأعداء في [illegible]

یعنی آج کے دن خوب ہوا نیزہ بھونکنا کمینوں میں اور مارنا گردنوں پر ساتھ تلوار کے اور مدد کرنا ہے اسلام کی کوشش سے اور بہادر ہوں نکلنے والا [illegible] اور ہمیشہ سے [illegible] اور [illegible] دشمنوں کا موت ہے پھر داخل ہوئے بعد انکے فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار

ألا إننا الأسياد من آل هاشم　　ليوث إذا ما شئت يوم التزاحم
أنا [illegible] الأبطال في كل [illegible]　　وتذكر ما قد فعل آل [illegible]
إذا اشتدت الأهوال [illegible]　　فتأتي لنا في [illegible]

یعنی خبردار ہم سردار ہیں اولاد ہاشم سے شیر ہیں عزت والے پر [illegible] ارادہ [illegible] ہماری [illegible] ہی جہاد اور ذکر کرتے ہیں [illegible] ہوئی [illegible] پھر داخل ہوئے بعد انکے فضل بن ابی لہب [illegible] پڑھتے ہوئے یہ اشعار اشعار

لقد جاءك يا بطلوس [illegible]　　بحد حسام كالشهاب إذا انتقى
[illegible] الفارس لمن [illegible]　　[illegible] الشجاع الخيل [illegible]

فو یلک یا ملعون منی اذا سطا — یصارم یوم العجاج وان تو ثبا

یعنی تیری طرف ای بطلوس میرا ارادہ مضبوط ہوا دھار سے تلوار کی جیسے شعلہ جب جلدی کرے اوٹھتی ہین چنگاریان آگ کی اوسکی چمک سے ہاتھہ مین ہی فوج کے بہادر ابن ابی لہب کے پھر خرابی تیری مجھسے ای پھنکارے ہوئے جب حملہ کرینگا اپنی تلوار سے دین غبار کے اور اگر کود یگا پھر واخل ہوئے بعد انکے غانم بن عیاش اشعری رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار

اشعار

لا اقسم بالخالق الارض والسما — وو کان معنا ها البدیع وما انشا
فالویل للبطلوس من سطوا ابنا — لا انثنی یوم الهیاج عن العدا
لا فرق بینهم سیفی ما قطع — بمهندی الصمصام الا ان قطع

یعنی قسم کھاتا ہون مین زمین اور آسمان کے بنانے والے کی اور برابری یعنی نادر اوسکی کی اور چھیر اوسنے نہین پھرونگا مین دن لڑائی کے دشمنون سے اپنی ہندی تلوار سے مگر یہ کہ ٹکڑے ہو جاوے پھر خرابی بطلوس کی ہمارے حملون سے البتہ پرا کرونگا اپنی تلوار کی دھار سے جب تک کاٹے گی وہ پھر داخل ہوئے بعد انکے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار

اشعار

انا الکندی واللیث الشجاع — وانی فی العدی قد طال باعی
فیا ثارات عبد اللہ ابنی — وبیتهم لبی الرجال بجل حرب
عقیب ایکیا حیران ناعی — وللهیجاء انطبع انو لباعی

یعنی مین کندی ہون اور شیر بہادر ہون اور دشمنون مین لمبا ہے میرا ہاتھہ اور گواہی دیتے ہین میری مرد ہر لڑائی مین اور لڑائی کے لیے بنایا ہے نقشہ میرا استوای فاتلو میرے بیٹے عبد اللہ کے اوپر اوسکے روتے والا ہون حیران ہون خبر مرنے کی سنانے والا ہون پھر داخل ہوئے بعد انکے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار

اشعار

نحن اللیوث وذو المواهب والکرم — وفی الملاحم یوم الحرب فیهم
لا یعجبنک یا بطلوس حینئذ — نبید الی العدا فی کل معترک
هذا المقام نسعا الخیل والرخم — وقاهرون لهم فی کل مصطدم

یعنی ہم شیر ہین اور صاحب احسان اور بخشش کے اور لڑائی مین لڑائی کے ہمت والے خاک مین گرانے والے دشمنون کے ہر میدان مین اور غالب ہین اور پھر لگا سارا لڑائی کے مقام مین پسند آوے تجکو لشکر ای بطلوس اس مقام مین کہ ہمارے ساتھہ سب مانند شیر کے ہین پھر داخل ہوئے بعد انکے مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما پڑھتے ہوئے یہ اشعار

اشعار

فتبا بالحروب السمر والطویل — یا قلقنی التشهد والعویل
ساقتل بالمهند کل کلب — فوا ثارات جعفر مع علی
عسلی فی الحروب ان یشفی غلیل — کثارات الشهید بنی عقیل

یعنی رنگ متغیر کر دیا مجھکو لڑائی نے اور بہت جانے گئے اور قلق مین ڈالا مجھکو تشہد اور رونے نے پھر مارونگا قاتلان جعفر کے ساتھہ علی کے مثل قاتلان کوشش کرنے والے اولاد عقیل کے آپ قتل کرونگا مین ہندی تلوار سے ہر کتے کو شاید کہ لڑائی مین سیراب کیا جائے پیاسا کہا راوی نے پھر داخل ہوئے بعد انکے شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی پھر حضرت مالک اشتر پھر حضرت عبادہ بن صامت پھر حضرت ابوذر غفاری پھر حضرت ابوہریرہ دوسی پھر بیٹے اونکے عبد الرحمن پھر حضرت معاذ بن جبل پھر حضرت شداد بن اوس پھر حضرت قیس بن ہبیرہ پھر حضرت عقبہ بن عامر پھر حضرت ابو دجانہ انصاری پھر حضرت جابر بن عبد اللہ پھر حضرت براء بن عازب پھر حضرت نعمان بن بشیر پھر حضرت سعید بن زید کہ وہ ایک ہین عشرہ مبشرہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر لگ پیچھے انصار ساتھہ بہت قوی اور عزم درست کے پس نکلے رومی اور لڑے نہایت لڑنا اور حملہ کیا جاہ عوام اور انکے مثل زبیر بن عوام اور بیٹے اونکے عبد اللہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر نے اوپر باب الجسر کے اور لڑے خوب پھر بڑھے عبد الرحمن اور زبیر طرف دروازے کے اور رومی سمجھے اوپر دیوارون کے پس اوترے بیدو لوگ اپنے گھوڑون سے اور بیٹھین وہ گرفتنا

حال ائکہ پھر گرتے تھے اسپر اور کچھ نہ اندیشہ کیا انھون نے اوسکا اور لگے پھٹنے یہ زبیر اور فضل اور عبدالرحمن دروازے تک اور پھینکی زنجیر اوپر کو پھر چڑھ گئے اوپر برج کے اور گرا دیے کنگورے اور قتل کیا چوکیدارون کو اور کھولا دروازہ اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور فضل بن عباس اور ابوذر غفاری اور ابوایوب انصاری نے طرف باب فندوس کے اور دوڑے مسیب بن نجیبہ فزاری اور قعقاع بن عمرو اور ابن غانم بن غنم اشعری رضی اللہ تعالی عنہم طرف باب جبل کے اور کھول دیے ان لوگون نے سب دروازے اور لڑے کمال لڑائی کا اور مقابلہ کیا رومیون نے بھی ساتھ لڑائی موت کے یہان تک کہ نکلا آفتاب اور بلند ہوا اور لڑا دشمن خدا بطلوس لڑائی سخت اور قتل کیا بہت لوگون کو پس قتل ہوئے بیچ کوچون اور گلیون کے اور پاس دروازون کے اور پھٹے خالد پکارتے ہوئے واثارات سلیمان طرف بطلوس کے اور مارا اوسکو ایک ہاتھ پورا بیچ چھاتی کے سینے مین کہ نکل گئی پوری اوسکی پشت سے اور گرا زمین پر خون آلودہ اور جلدی لے گیا اللہ تعالی روح اوسکی دوزخ مین پھر جب دیکھا رومیون نے یہ حال تو بھاگے پیچھے کو اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے ساتھ قتل و قید اور غارت کے اور مارے گئے رومی بیچ اوس شہر کے اور قید ہوئے تیس ہزار اور بیان کیا سبب حال اس واقعے کا حضرت خالد نے اپنے اس قصیدے مین کہا

قصیدہ

ویا لهف ما القرا بیت جیوشنا ثلث سنین بابها لیس یفتح
فما فتحت الا وقد کان بیننا ثلثة الاف عدادا تقسم
ولا من بی یوم ذیل حروبها لان بها البطلوس لیث مجحح
وکنا نلبنا ثم نایٰن مرة یمادیعنا البطلوس ثم تصفح
وقد لعب الصبیان یوم فتوحها وکلت ایادینا وفی الروم تذبح
الی ان ملانا البر والبحر منهم وقد شبعت اسد الفلا و ترکح
فمنهم قضی نحبا ومنهم بها طغی ومنهم اناس فی المقابر تطرح
قیادة تاه فی الحال حتی ترکته صریعا علیه الغانیات تنوح
وعاد بسیف ابن الولید مجندلا تمر به کل الحوادث تلفح
وقد کان فی نحر المباح مقیلا تولی سرایا قومنا منه تسرح
وقد فرحت اکبادنا و ترنمت لمرآه والاکباد بالنصر تفرح
وسرنا الی ارض الصعید بخیلنا بالفین من خیل الصحابة ترمح
وعندی الثلثون الذی شاع ذکرها وکل فتی بالصالح بالالف یذبح
وفی کل ارض عسکر قد ترکته یقیمون دین الحق والحق یوضح
فما مثله فی منع الحرب سیدا ولا مثله فی جمع النظم افصح
علیه سلام الله ما لاح بارق وما غرد القمری اذا الصبح یلمح

ثمان الاف کان عد جیوشنا وکل همام من ثمانین یرجح
ولم ار فی ارض الصلیب کمثلها وکاجیشها الناس علی الشوک تسرح
وکان له جیش وعدة جیشه ثمانون الفا بالحدید توشح
ثلاث مراحین تقحم بابها وتبا للکفر الذمیم و یجمح
ثلاثین الفا قد فتحنا سیوفنا واکبادنا من حرها النار تقدح
وولت ثلثون الاف شواردا وعشرون الفا منهم قد تجرح
وبطلوس منهم ذلک الیوم قتلته وقد کان مقدام الجیوش [illegible]
وتابعته فی الراس [illegible] فاضحی بها [illegible]
ولما قتل بطلوس منهم ما جمعهم کانهم اغنام وغاب المسرح
فمنهم [illegible] فقد کان فارسا یفوق علی جیش [illegible]
افتخ بارض البهنسا بعد فتحها ثلاثین یوما [illegible]
من البهنسا الامراء جمعا فتحنا [illegible] بعد ما لیس تکلح
وسرنا الی الهند والسند کلها واسیافنا فی الغد لله تسبح
فهذا کلام ابن الولید الذی [illegible] لکن ساعة فی الذی [illegible]
[illegible] اسلو علی الشرق والغرب [illegible] له کل الدین [illegible]
واصحابه والال والعشر والتی [illegible]

یعنی اور بڑا افسوس ہے بابت ہلاک کیے لیے لشکر ہمارے تین برس تک دروازہ اوسکا نہین کھلتا تھا آٹھ ہزار تھی گنتی ہمارے لشکر کی اور بہر برکت اللہ تعالی کے غالب کیا ہمکو [illegible] فتح ہوا [illegible] گیا اوسکا [illegible] تین ہزار گنتی مین تھے وہان اور نہین دیکھا صلیب کی زمین مین برابر اوسکے اور نہ برابر اوسکے لشکر کے جب ہوا [illegible] تھا [illegible] نہین [illegible] بطلوس شہر [illegible]

قریب بیتا تھا جسکو بطلوس اونکی طرف سے سو ہم برگذرتے تھے تین مرتبہ ہم کھولتے تھے دروازہ اوسکا اور پھر جاتا تھا بر سے کفر کی طرف اور جھک جاتا تھا اور البتہ پھیل گیا تلوار سے اوسکی فتح کے دن اور تھک گئے ہاتھ ہمارے اور رومیوں میں ذبح کرتے تھے ہم تیس ہزار کو فنا کیا ہماری تلواروں نے اور کلیجے ہمارے اوسکی گرمی سے آگ جھاڑتے تھے یہان تک کہ بھر دیا ہمنے جنگل کو اور دریا کو اونسے اور پیٹ بھر گیا سیدانکے شیروں کا اور جھک گئے وہ اور پیٹھ پھیری تیس ہزار بھاگنے والوں نے اور بیس ہزار اونمیں سے بیشک زخمی ہو کے پھر اونمیں سے بعضوں نے پورا کیا مرتے کو اور اونمیں بعضوں نے وہان سرکشی کی اور اونمیں بعضے وہ لوگ ہین کہ قبروں میں جانے والے ہین اور اونکے بطلوس کو اوسی نے قتل کیا بیٹے اوسکو اور تھا وہ آگے بڑھنے والا لشکر پر تھا غالب کیا ہوا سو ورا ابن الکیدراف فی الحال یہانتک کہ چھوڑ دیا بیٹے اوسکو بچھڑا ہوا اوسکے اور جوان عورتین نوحہ کرتی تھیں اور جلدی کی بیٹے اوسکے سر میں ایک بار مارنے میں سو ہو گیا وہ اوس سے دو ٹکڑے کیا ہوا بہت بد پڑا ہوا اور ہو گیا وہ ابن ولید کی تلوار سے خاک میں ملا یا ہوا گذر رہی تھیں اوس پر سب مصیبتیں کہ پھٹا ہوا تھا اور جب مار گیا بطلوس اونکا ہوئے سب اونکے بھیسے جو پائے پھیرتے ہیں اور غائب ہو گیا چھوٹنے والا اور تھا وہ دریا میں لڑائیوں کے جل جانے والا پیٹھ پھیری ہماری قوم کی فوجوں نے اوس سے خوش ہو کر تیری قسم اللہ کی کیسا ظالم تھا وہ بیشک تھا ایسا سوار کہ سبقت لیجاتا تھا بڑے لشکر پر اور غالب ہوتا تھا اور خوش ہوئے جگر ہمارے اور لگنے لگے قسم تیری جان کی اور کلیجے فتح سے خوش ہوتے ہین ٹھہرے ہم بہنسا کی زمین میں اوسکی فتح کے بعد تیس دن کہ مسجدوں کو سنوارتے تھے ہم اور سیر کرتے تھے زمین صعید تک جلدی کرکے دو ہزار کے ساتھ فوج صحابہ سے کہ نیزہ مارتے تھے بہنسا سے تمام اسوان کو فتح کیا بیچ دس مہینے میں بعد اوسکے کہ نہین نگاہ اوٹھاتے تھے اور سیر پانچ قصیس ہین کہ پھیلا ہی ذکر اونکا اور ہر جوان ای رفیق میرے ہزار سے غالب ہوتا ہے اور گئے ہم فتح کیا ہمنے ہند کو اور سندھ کو سبکو اور تلوارین ہماری بیان ہین اللہ کی پاکی بولتی ہین اور شہر زمین میں ایک لشکر ہے کہ چھوڑا میلنے اوسکو قائم کرتے ہین بیچ دین کو اور حق ظاہر کیا جاتا ہے اور یہ کلام ویسے بیٹے کا ہے جو جاری ہوا ہو تو سننے والا معنی اوسکے جسکو تجھ میں بیان کرتا ہوں کہ نہین ہے مثل اوسکے لڑائی کے مقام میں کوئی سردار اور نہین ہے مثل اوسکے شہر کے جو ہم میں خوش بیان اور بعد اسکے درود پڑھو تمام خلق کے سردار پر وہ نبی کہ اوسکی طرف تمام خلق جھکتی ہے اور اوپر سلامتی اللہ کی طرف سے جبتک چمکے بجلی اور جب تک آواز کرے قمری جس وقت صبح چمکے اور اونکے رفیقوں پر اور اولاد پر اور رشتہ داروں پر جنہوں نے قائم کیا اللہ کے دین کو اور کفر کو دور کیا ۔ کہا راوی نے اور شروع کیا مسلمانوں نے کہ چڑھ جاتے تھے گھروں پر اور پکڑ لاتے تھے رومیوں کو اندر سے اور قتل کرتے اونکو یہانتک کہ تھک گئے بازو اونکے ذبح کرنے سے اور بہا خون بیچ کوچوں کے اور پڑے تھے مرے ہوئے بیچ راستوں اور بازار کے پھر آئے پاس مسلمانوں کے نصارا اور قبطی روتے ہوئے اور کہا کہ ہم اہل ذمہ تمہارے ہین اور ہم عوام اور بازاری ہین اور ہم لوگ مغلوب تھے اپنے کام میں اور مارے گئے سفر ہمارے تمہاری تلوار سے پس دلداری کرو ہماری اور رحم کرو ہمپر رحم کریگا تمپر اللہ تعالی پس چاہا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہ کرین اونکے ساتھ جیسا کہ کیا اونکے اور لوگون سے لیکن منع کیا امیر غانم اور باقی امرائے نے اور کہا کہ یہ لوگ بیوکنے ہین بیچ ہماری اور نہین اب انکو قدرت مخالفت کی تب چھوڑا اونکو اس شرط پر کہ بتلاو ہمکو جو کہ پوشیدہ ہوا ہے غاروں اور کھائیوں میں اور جو کہ بھاگا ہے یا شرق سے اور ڈوبا ہے پانی میں تو بتلایا اونھوں نے سبکو پھر لیتے اور قتل کرتے رہے اصحاب رضی اللہ عنہم تمام اوس روز پھر دوسرے روز بلوایا بڑھیوں کو کہ بناوین گاڑیاں واسطے اوٹھانے شہدا کے اور پکڑ لائے دواب اہل سواد کے بیلوں سے واسطے کھینچنے گاڑیوں کے اور مقرر کیا اونپر فلاحین کو پس رکھتے تھے چھ یا آٹھ یا دس آدمیوں کو ایک گڑھے میں قبر کے اور ڈالتے تھے اونپر ریتا یہانتک کہ کردیا اونکو بلند مانند ٹیلیوں کے اور دفن کیا اونکو ساتھ اونکی زرہون اور لباسوں کے خون آلودہ رضی اللہ عنہم اور کھڑے کیے تختے سفید سنگ مرمر کے اور لکھے اونپر نام شہدا کے اور لگایا اونکو سرہانے پھر گنج شہیدی سے پھر آئے واسطے دفن شہدا سے شہر کے اور دفن کیا اونکو قبروں میں اور تھے شہدا اوس دن چار سو بلکہ زائد اور مشہور اونمیں سے صاعد بن فرقد اور عبداللہ بن سعید اور عبداللہ بن حنظلہ اور عبداللہ بن نعمان اور عبدالرزاق انصاری

اور عبد الرحیم لخمی اور ابو حذیفہ یمانی اور ابو سلمہ ثقفی اور ابو زیاد یربوعی اور ابو سلیمان دارانی اور ابن ابی دجانہ انصاری اور ابو العلا حضرمی
اور ابو کلثوم خزاعی اور ابو مسعود ثقفی اور ہاشم بن نوفل قرشی اور عمارہ بن عبد الدار زہری اور مالک بن حارث اور ابو سراقہ جہنی اور باقی لوگ
اخلاط مسلمین سے رضی اللہ عنہم اجمعین پس شہید ہوئے نزدیک بازار خرما فروشوں کے بیس آدمی اور وہیں دفن کیے گئے اور نزدیک بازار صابون
فروشوں کے ایک جماعت کثیر اور قریب بازار عطاروں کے بطرف قبرستان قریب چالیس آدمیوں کے اور قریب بحر یوسفی کے نزدیک فصیل
شہر کے ایک جماعت رضی اللہ عنہم اجمعین کہا راوی رحمہ اللہ نے پھر جب کہ دفن کر چکے مسلمان شہدا کو تو گئے محل بطلوس اور باقی بطریقوں کے
مکانوں میں تو پائے وہاں بیشمار ظروف چاندی سونے کے اور بہت سامان اور زیور اور لباس اور موتی اور غالیچے اور جواہر اور فرش اور
مسند اور تکیہ اور لوٹ لائے مسلمان قریب سے بابلیس کے ایک چھپر کو کہ لیے جاتے تھے اوسکو رومی سو پائے اوسپر دو صندوق بھرے ہوئے
جواہر کے پھر خرید ایک مسلمان نے بیت المال سے ایک پتھر چھ ہزار دینار کو پھر بیچا اوسکو بیچ انطاکیہ کے ساتھ لاکھ دینار کے اور لائے فرش بطلوس کا
کہ تھا مثل فرش کسری کے بناوٹ اوسکی ریشم اور سونے کی مرصع جواہر میں پس روانہ کیا اوسکو مع خمس طرف مدینہ آمنہ کے سو حاصل پہنچے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بیچ حصے اوس فرش کے بیس ہزار دینار اور بہت غنیمت ہاتھ لگی مسلمانوں کو مثل ظروف سونے و چاندی وغیرہ
کے کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے عون بن عبیدہ نے زبانی عبد الحمید بن ابی امیہ کے کہا اونھوں نے پھر گرایا مسلمانوں نے محل
اور کنیسہ اور وہ گھر اور کھودے خزانے بطلوس کے اور نکالا جو کچھ تھا قسم سیم و زر وغیرہ سے اور نچھوڑی اوسمیں کوئی چیز اور تقسیم کی
حضرت خالد رض نے غنیمت درمیان مسلمانوں کے تو پہنچا ہر سوار کو دس ہزار مثقال سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور اقسام پارچہ اور
لباس وغیرہ سے اوس قدر کہ نہیں وصف ہو سکتا اوسکا پھر گئے بیچ اندر کنیسے کے او دیکھیں تصویریں اور قنادیل سنہری رو پہلی اور پردے
ریشمی منقوش اور بتوں وغیرہ میں تعجب کیا سبنے اور پڑھی حضرت خالد رض نے یہ آیت کریمہ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِن وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ
اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یعنی اللہ نے کوئی بیٹا نہیں کیا اور نہ اوسکے ساتھ کسی کا حکم چلے
یوں ہوتا تو لیجاتا ہر حکم والا اپنے بنائے کو اور چڑھ جاتا ایک پر ایک اور کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس شور کیا مسلمانوں نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود اوپر بشیر و نذیر کے اور پڑھی حضرت غانم بن عیاض اشعری نے یہ آیت شریفہ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ یہانتک
وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ یعنی اور وہ سب ہاتھ لگا انکے ایک اور قوم کے پھر خراب کیا بیعہ کو اور بنائی اوسکے پایوں میں ستونوں
سنگ سفید کے اور ڈالی چھت اوسکی لکڑی سے اور یہی مسجد جامع ہے پہلی اوس مسجد سے کہ بنایا ہو اوسکو حسن بن صالح نے اور باقی رہا اب تک اور
لکڑیوں اور پتھروں اور مکانوں کی بنائیں مسجدیں اور سرائے وغیرہ کہا راوی رحمہ اللہ نے حدیث کی ہمسے عبد الحمید نے قیس بن مہران
اونسے ابی جعدہ نے کہا اونھوں نے شہر بہنسا میں سرائے ہیں اور مساجد بیشمار گنتی اور مٹائے صحابہ نے علامات کفر کے اور بنائے گھر اور بہت
سے مکان اور راستے اور مقام کیا بہنسا میں حضرت خالد رض نے ساتھ اپنے لوگوں کے ایک مہینہ تک کہ بناتے تھے مساجد اور سرائے اور مٹاتے تھے
اونکی علامات کو پھر جدا کیا مال خمس غنیمت سے اور بھیجا واسطے حضرت عمرو بن عاص اور انکے ہمراہیوں کے مصر میں موافق اونکے حصوں کے
اور روانہ کیا خمس مدینہ طیبہ میں واسطے حضرت خلیفہ برحق عمر بن خطاب رض کے ساتھ ابو نعیم انصاری اور فضل بن فضالہ اور ابو دجانہ رض کے پھر
جب پہنچا یہ فتحنامہ حضرت عمرو بن عاص رض کو تو کمال خوش ہوئے اوسکو دیکھکر اور لکھا ایک عریضہ اپنی طرف سے بیچ خدمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے اور دیا ابو نعیم رض کو ہمراہ عریضہ خالد رض کے اور ساتھ کیے انکے تیس صحابی سو گئے یہ لوگ یہانتک کہ داخل ہوئے مدینہ منورہ میں اور گئے
پاس حضرت خلیفہ عمر رض کے تو پایا اونکو ایک جماعت میں کہ کھلاتے تھے آپ اونکو ثرید بیچ دعوت کے درمیان پیالوں اور سامنے کے پھر جب دیکھا
آپنے ہم لوگوں کو تو معانقہ کیا اور روشن ہو گیا منہ آپکا خوشی سے پھر بٹھلایا سبکو واسطے کھانے کے اور [illegible]

اوپر عصا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جب کہ فارغ ہوئے ہم کھانے سے تو دیے ہمنے وہ دونوں خط اونکو تو کمال خوش ہوئے اونکو دیکھکر اور ندا دلوائی
لوگون مین کہ الصلوٰۃ جامعۃ جب سب لوگ آئے تو خطبہ پڑھا آپنے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجا آنحضرت پر اور پڑھا اور پر وسیع لوگونکے
اون دونوں خطون کو پھر طلب فرمایا صحابہؓ کو قریب اپنے اور تقسیم کیا اونپر مال غنیمت کا اور رکھا واسطے اپنے اہل و عیال کے اوسمین سے کچھ درم
یا دینار اور نہ کوئی کپڑا پھر لے گئے مجکو اپنے گھر مین کہ وہ گھر تھا حضرت ام کلثوم صاحبزادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور بٹھایا مجکو اوسمین اور پڑا ہوا تھا
اوسمین فرش چمڑے کا بھرا ہوا لیف خرما سے اور رکھے تھے تکیے صوف کے اور ایک کملی پس بیٹھا مین اوسپر پھر کہا حضرت خلیفہ نے حضرت ام کلثوم
سے کیا ہین پاس تمہارے کچھ چھوہارے کہا اونھون نے کہ نہین مگر کچھ چھپا چھہی فرمایا آپنے کہ یہ خاص واسطے میرے ہی مگر آئے ہین پاس
میرے مہمان دو کچھ اونکو تو دیا ام کلثومؓ نے ایک برتن بھرا ہوا گھی سے اور تھوڑا شہد اور کچھ چپاتیان چھوکری کے ہاتھ تو کھایا مینے تھوڑا سا
اوسمین سے اور دیا باقی اپنے ہمراہیون کو پھر شروع کیا ہمنے حضرت سے قصہ بطلوس کا تو کبھی روتے تھے آپ اور کبھی ہنستے اوسکے کامون سے
اور گریہ کیا آپنے اوپر شہدائے مسلمین کے اور امراکے پھر چلے ہم طرف مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے آئے لوگ دوڑتے ہوئے
واسطے دریافت خبر اپنے قریبون کے ہمسے سو بیان کیا ہمنے حال سبکا کہ شہید ہوئے فلانے اور زندہ ہین فلانے تو شور پڑا آدمیون کا بیچ
مدینے کے ساتھ رونے کے شہدا پر پھر جمع ہوئے آدمی بیچ گھر حضرت علی اور حضرت عقیل اور باقی بنی ہاشمؓ کے واسطے تعزیت کے ساتھ شہیدون
کی پھر مقام کیا ہمنے مدینے مین سات دن تک پھر لوٹے ہم طرف مصر کے ساتھ فرمان حضرت عمرؓ کے نام خالد بن ولید کے پھر حکم کیا اونکو خلیفہ نے
جانے کا طرف موضع صعید کے کہا راوی رحمہ اللہ نے یہ ہوا قصہ ان لوگون کا اور حال خالدؓ کا یہ ہی کہ انھون نے بعد ایک مہینے کے چھوڑا
باقی اصحاب کو ساتھ اونکی جماعتون کے بہنسا مین اور تھین وہ جماعتین بنی ہاشم اور بنی مطلب اور بنی مخزوم اور بنی عبد الدار اور بنی زہرہ
اور بنی نزار اور جہینہ اور بنی مزینہ اور بنی غفار اور بنی اوس اور خزرج اور مذحج اور فہر اور طے اور خزاعہ کی اور خود نکلے طرف ملک صعید کے
دو ہزار سوار لیکر اور کیا امیر بہنسا والون پر مسلم بن عقیل کو سو بنائے اون لوگون نے وہان گھر اور ڈالے بازار اور راستے اور سکونت
اختیار کی اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم نے طرف بحر یوسفی کے اور رکھا دریا سے لیکر جانب شرقی تک ایک راستہ تاکہ جاوین جانور اونکے دریا مین
پھر حاکم رہے وہان کے مسلم بن عقیلؓ خلافت حضرت عثمان بن عفانؓ تک پھر حاکم کیا آپنے وہان کا محمد بن جعفر بن ابی طالب کو اور آئے
حضرت مسلم مدینہ منورہ مین درحالیکہ چھوڑ آئے تھے بہنسا مین اہل و عیال اپنے پس رہے مدینہ منورہ مین یہان تک کہ شہید ہوئے جاکر کوفے
مین بیچ ایام خلافت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے اور حاکم رہے محمد بن جعفر خلافت حضرت علیؓ تک پھر حاکم ہوئے بہنسا پر بعد انکے علی
بن عبد اللہ بن عباسؓ خلافت حضرت معاویہ تک پھر حاکم ہوئے وہان کے عبد العزیز بن مروان اموی اور حاکم ہوئے بعد انکے طاہر بن عبد اللہ
اور رہتے تھے قریشی اور باقی اشراف عرب جہت غربی مین اور کہا جاتا تھا اوسکو شہر فا کا اور تھا واسطے ہر قبیلے کے ایک مقبرہ کہا ابو شہال رحمہ اللہ
جب فتح ہوا شہر بہنسا تھا بھرا ہوا لشکر سے پھر جمع ہوئے بازاری اور پیشہ والے شہر کے تو تھے وہ چالیس ہزار کہا واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ
حدیث کی ہمسے حامد بن مزید نے ابی صالح سے اوسنے ابی نوفل مرادی سے کہا اونھون نے کہ تھے بہنسا مین چار سو گنبد سے بیچنے والے
ترکاری وغیرہ کے اور تھا وہ بڑا شہر پھر جب واقعہ ہوا درمیان بنی امیہ اور بنی ہاشم کے تو نکالا وہان سے ایک جماعت کو اور خراب ہو گیا اکثر
اوسکا اور آگئی اوسمین ایک جماعت عربون کی یہان تک کہ آئے حسن اور بھائی اونکے بہنسا مین بیچ خلافت بنی عباس کے پس بنائی ایک
مسجد جامع اور بہت سا حصہ اور ربے اور رہے وہان پر اپنی وفات تک کہا راوی رحمہ اللہ نے الغرض گئے خالدؓ ساتھ اپنے لوگون
کے طرف موضع صعید کے پس ہمیشہ فتح کرتے جاتے تھے یہ شہرون کو یہان تک کہ پہونچے دوسری طرف تک ملک صعید کے موضع عدن
اور سواکن تک اور نہین مقصود ہمارا اس کتاب مین مگر خاص کرنا فتح بہنسا کا کہ مدار ہی اوسپر فضائل شہدا کا اسواسطے کہ اوسکی زمین مین

پانچ ہزار صحابی رضی اللہ عنہم ہین اور حاضر ہوئے ہین فتح بہنسا مین ستر بدری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اوسکی زیارت مین بہت
ثواب ہے اور زیارت کی ہے اوسکی ایک جماعت عراق مثل بشر حافی اور سری سقطی اور مالک بن دینار اور سحنون اولیا کرام نے اور زیارت کی ہے
اوسکی اقصاے مغرب سے آکر ابو مدین اور شعیب اور ابو حجاج اور ابو عبد اللہ نے اور زیارت کی ہے اوسکی فضل بن عباس نے اور مروی ہے
کہ ملک بہنسا زائد ہے برکت مین تمام زمین سے اور کہتے ہین عمرو بن عاص کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بعد مکے اور مدینے
اور بیت المقدس اور طور کے کوئی زمین مبارک سوائے زمین مصر کے اور برکت اسمین بیچ جانب غربی کے ہے پس شرح کی اسکی عمرو بن عاص نے
کہ شاید وہ جانب غربی مراد بہنسا ہی ہے اور کہتے ہین علی بن حسین رض کہ نہین کوئی جگہ بطرف قبلہ زمین مصر مین مبارک زائد بہنسا کی زمین سے
اور تھے علی نووی جب آتے بہنسا مین اور پہونچتے جبانہ تک تو اوتارتے کپڑے اپنے اور لوٹتے اوس بیت مین اور کہتے کیا خوبی ہے
اوس بقعے کی کہ اوٹھا غبار اوسکا اللہ کی راہ مین اور ابو علی دقاق جب آتے جبانہ بہنسا مین تو کہتے کیا خوبی ہے اون مین کی کہ ملی ہوئی ہے
اعضا سے اون لوگون کے کہ پسینا بہا ہے اونکے مونہہ سے مدت تک اللہ کی راہ مین اور شہید ہوئے اللہ کی مرضی مین اور کہا گیا حسن
بن صالح سے کہ کیون اختیار کیا تنے اس شہر کو سوا دوسرون کے کہا اونہون نے کیون نہ اختیار کرون مین اوس شہر کو کہ رہے وہان
حضرت عیسی روح اللہ اور اوترتی ہین اوسکے جبانہ پر ہر روز ہزار رحمتین اور جب کہ والی ہوئے عبد اللہ بن طاہر مصر کے تو طیاری کی اونے
آنیکی بہنسا مین جب قریب پہونچے جبانہ کے تو اوتر پڑے گھوڑے سے اور پیادہ ہوگئے سب ہمراہی اونکے اور تھے حاکم بہنسا عبد اللہ
بن حسین جعفری سو نکلے وہ استقبال کو پیادہ اور سلام کیا اونے پھر جب پہونچے جبانہ پر تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَحِبَّاءَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ
وَخَیْرَ اَلْفِ یَقِیْنٍ پھر متوجہ ہوا اپنے لوگون کی طرف اور کہا کہ تحقیق یہ جبانہ اوترتی ہین اسپر ہر روز سو رحمتین اور سب لیجائیگا اپنے لوگون کو
جنت مین اور جسنے زیارت کی اسکی گر گئے اوسکے گناہ اوسکے جیسے پتے درختون کے آندھی مین پھر ہر روز آتے تھے عبد اللہ پیادہ اور زیارت
کرتے اوسکی یہان تک کہ وفات پائی کہا راوی نے کہ روایت کی مجھسے ایک شخص نے بہنسا کی کہ تھا وہ اہل خیر و صلاح سے عبد الکریم
بن امیر نام کہا اونے کہ تھا ایک پڑوسی میرا اسرف اپنے نفس پر اور مرا وہ مدفون ہوا قریب اون شہدا کے جو ہین جانب غربی مین پس دیکھا
اوس حال سے کہ سوتا تھا مین اوس رات دیکھا میں نے اوسکو پہنے ہوئے کپڑے سندس سبز کے اور تاج سر پر جواہر کا بیٹھا ہوا ایک قبہ نور مین اور
تھی گرد اوسکے ایک جماعت کہ نہ دیکھا میں نے کوئی اون سے اچھا صورت اور لباس مین انکا ہوے تا اوپر اون سلام علیک کی میں نے اون
اور پوچھا میں نے اوس شخص سے کہ کیا ہے یہ حال تحقیق خوش کیا مجھکو دیکھنے نے تیرے حال کے کہا اونے کیون نہ ہے یہ تجکو کہ اوترا ہون مین ہمسا
پڑوس ایسے لوگون کے کہ بیچا ہے اپنی جان کو دنیا مین نہایت عادت سے کیون نہ بچاوینگے اوسکو آخرت مین تحقیق طلب مغفرت کی میری
اونہون نے اور مغفرت ہے نہیں بخشے گناہ میرے پروردگار نے اور کہا مجکو جنتون مین کہ بہتی ہین اونمین انہار اور مروی ہے حضرت ذو النون مصری
سے کہا اونہون نے ہر سال آتا تھا مین اور زیارت کرتا تھا اوس جبانہ کی بسبب اسکے کہ دیکھا تھا مین نے اوسکے حق مین بہت اجر و ثواب
سو روکا مجکو اوسکی زیارت سے ایک سال کسی امر نے پھر سوتا تھا مین ایک رات کہ دیکھے مین نے آدمی خوبصورت پاکیزہ لباس شب کا مونہہ روشن
لیے ہوئے ہاتھون مین سبز نشان اور روشن تھے مونہہ اونکے نورون سے اور سلام علیک کی اونہون نے مجھسے اور بولے کہ بھلا دیا تونے
ہمکو اے ذو النون اس سال اگر نہ آیا تو ملنے کو تو لے آئے ہم تجسے ملنے کو تب کہا میں نے اونسے کہ تم لوگ کون ہو کہا اونہون نے ہم شہدا ہین اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہنسا مین کہ گئے تھے ہم زمین روم مین واسطے مسلمین کے اور کافرون کے سو لڑے ہم اوپر
تاکہ سلام علیک کرین اور دیکھین کہ کیا سبب ہے تیرے نہ آنیکا ہماری طرف پس کہا میں نے کون سی زمین ہے یہ تم کہا اونہون نے کہ ہم
رہنے والے جبانہ بہنسا کے ہین اور ثابت ہے بیچ استحباب کے ہمیشہ حقوق زیارت کے اسواسطے کہ ہے تو اہل معرفت سے تب کہا میں نے اون

ای سردار و مین آونگا اور نہ معلوم تھا مجکو کہ تم جانتے ہو اپنی زیارت کرنے والے کو اور نہ گمان تھا مجکو اپنی اس قدر و مرتبت کا کہا اونھون نے ای ذوالنون کیا نہین جانتا تو کہ شہدا زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی دیے جاتے ہین اور گویا ہی ساتھ اسکے قرآن مجید پھر چلے گئے مجکو چھوڑکر پس اوٹھا مین اور تھے میرے دل مین شعلے آتش محبت کے پس خوشی ہو واسطے زائرین ان سادات اخیار کے اور البتہ تحقیق بیان کیا اس کتاب مین عجائب نادرات اور غرائب حکایات اور یہ کتاب کامل ہی معانی اور بیان مین بڑی ہی قدر و شان مین نہین سمجھینگے اسکو سوا اہل بصائر اور اولوا الالباب کے اور نہین پوچھتے اوسکو سوا اہل خطاب کے اور نہین پڑھتے اسکو مگر اہل ذوق و معرفت کے کہ مثل کھلی کلیون باغ تازہ کے ہی واسطے چننے والے کے نفع دے اللہ تعالی ساتھ اسکے اسکے مالک اور کاتب اور سننے والے سبکو وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ

تمام ہوئی کتاب وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعون اللہ الوہاب

تاریخ ختم کتاب واقدی و تقریظ آن بطریق ایجاز از نتائج افکار مولوی عبد الکریم صاحب عفی عنہ

بروز ہمایون و سال سعید — بتاریخ فرخ میان دو عید
مبارک مہینا تھا ذیقعد کا — دوشنبے کا دن کس قدر سعد تھا

کہ تاریخ تھی تیسری اور طاق — خدا کو ہی محبوب بالاتفاق
تھا موسم خنک اور ہوا دل کشا — تن آسودہ تھا اور دل بادشا

کہ سرما کا لشکر ہوا تھا فرار — صدا عام تھی آمد آمد بہار
نکھرتا تھا خوبون کے چہرے کا رنگ — اور اندوہ کا قافیہ سخت تنگ

خوشی سے خوشی سے اوبھرتا تھا دل — الی العیش کا دم سے بھرتا تھا دل
جو اسوقت ختم مین راحت کے ساتھ — خدا کے کرم اور عنایت کے ساتھ

ہوئی یہ کتاب مکرم تمام — تو ناقل ہوا فارغ و شاد کام
بنام خدا کیا معظم کتاب — کہ ہی اوج حکمت کی یہ آفتاب

یہ ہادی و رہبر ہی گمراہ کی — انیس دلی ہی ہر آگاہ کی
پسندیدہ معشوق ہی بیمثال — نہایت یہ رکھتی ہی حسن و جمال

کشادہ ہی کرتی ہی دل تنگ کو — دلون سے جدا کرتی ہی زنگ کو
منافق پنے سے بچاتی ہی یہ — مسلمان کامل بناتی ہی یہ

کہ فرماتے ہین سید المرسلین — غزا جس کسینے کیا ہی نہین
ارادہ نہو اور نہ شوق جہاد — تو مرتا منافق ہی وہ نامراد

اسے پڑھ اگر تجکو ہی شوق دین — کہ حاصل ہو ایمان حق الیقین
معظم اساس شریعت ہی یہ — مکرم لباب حقیقت ہی یہ

لکھون جسقدر وصف ہی سب قلیل — ورق تنگ ہی اور قصہ طویل
خدا دے مصنف کو بہتر جزا — کہ یہ چشمۂ فیض جاری کیا

وہ ہین مولوی سید احمد علی — خبردار رمز خفی و جلی
کیا علم جد یعنی علم نبی — بیان ہندی ہین تا کہ سمجھین سبھی

کیا خوب معنی مشکل کو حل — یہ ہمت کسی مین نہین آجکل
وہ ہین علم مین بے بدل نکتہ رس — طبیب زمان ہین مسیحا نفس

کرون کس قدر وصف اونکا بیان — قلم پاسے چوبین ہی جنبش کہان
چھپا اونکے تھے آفتاب زمان — منور ہوا جنسے سارا جہان

وہ مقبول پروردگار انام — وہ مولانا حیدر علی نیک نام
ہو فردوس مین اونپہ رضوان رب — ہو کاتب کی بخشش بھی اونکے سبب

گنہگار عالم جہان کا اثیم — طلبگار رحمت کا عبد الکریم
اور اونکو جو باعث ہین تصنیف کے — ہمیشہ خدا شاد و خرم رکھے

ہی حفظا اونکو تاریخ خیر البشر — اور از بر ہی سب اونکو علم سیر
نہایت وہ شائق ہین اس علم کے — یقینا وہ عاشق ہین اس علم کے

در خاندان نبوت ہین وہ — کریم النسب ذی مروت ہین وہ
وہ ہین بخشی الملک نور الہدی — سدا شاد اور خوش رکھ اونکو خدا

ہوئی نقل جب یہ تمام و کمال — ہزار اور دو سو پچاسی تھے سال ۱۲۸۵
پیمبر پہ ہو رحمت کردگار — اور آل اور اصحاب پر بیشمار

اور امت کو ای کردگار مجید — دکھا اپنی جنت مین تو اپنا دید
یہ مسئول مشتاق کا ای خدا — اجابت سے اپنی نکر تو جدا

تو خالق ہی بس اکرم الاکرمین — تو مالک ہی بس ارحم الراحمین

خاتمة الطبع

الحمد للہ ہزار شکر و احسان اوس خالق کون و مکان کا ہے کہ جسنے عرصہ قلیل میں تھوڑی جماعت اسلام کو اپنی قدرت
کاملہ سے گروہ کثیر مشرکین پر زبردست و غالب کیا اور مصداق اپنے کلام پاک کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
کے انکو ہر معرکہ میں غلبہ دیا اور ہر مشکل میں اونکی تائید و مدد فرمائی اور اونکو خوشخبری حیات جاودانی کی اپنے کلام مقدس میں سنائی وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ اور ہزار ہزار تحفہ درود و سلام اوس قافلہ سالار
تاجداران بزم نبوت اور معرکہ آرائے میدان رزم فتوت پر نثار ہو کہ جسنے بحکم مالک مطلق واسطے اشاعت دین برحق کے میدان جہاد میں آکر
نصرت القائے اسلام کو بلند کرکے پرچم فتح و ظفر کھولا اور سارے ذوی الارواح نے اوسکی نبوت پر گواہی دی بلکہ سنگریزوں نے بھی بزبان
فصیح أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ بولا اور اوسکے آل عظام اور اصحاب کرام پر کہ ہر ایک شیر بیشہ شجاعت تھے اور نہنگ بحر شہامت
جان شیرین بیچ کے شربت شہادت پیا اور کسی حال میں رشتہ صبر و تحمل کو ہاتھ سے نہ دیا آب خنجر کو آب بقا جانتے تھے جان دینے کو عین حیات
پہچانتے تھے لب ہر زخم سے شکر گذار خنجر قاتل تھے تمنائے وصال خالق ذو الجلال میں سراپا شامل تھے شرک کے سر کو گرز توحید سے
چکنا چور کیا اور ویرانہ کفرستان تیرہ کو نور اسلام سے معمور کیا راہ خدا میں جان و مال بیچکے گھر بار لٹایا کافروں کے مقابلے سے قدم نہ ہٹایا
الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ اما بعد ان دنوں تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی سے یہ تیسرا دفتر تمامی کتاب شوکت الاسلام کا کہ تاریخ معتبر امام واقدی
مشہور ہے نام جس کا ترتیب البراق فی فتوح المصر والعراق اسکا نام ہے جسکو بنظر افادہ برادران مومنین و بغرض افاضہ عامہ مسلمین
حسب ارشاد ہدایت بنیاد نواب معلی القاب فضائل و مکارم انتساب [illegible] علم و کمال [illegible] عزت و اجلال تاجدار اقبال
والا تبار [illegible] شہسوار میدان فتح و کامگاری [illegible] بزم بشاشت معرکہ آرائے بزم [illegible]
غرہ ناصیہ [illegible] جرأت [illegible] کارکشائے بستہ کاران [illegible] شوکت [illegible]
شریعت پناہ حقیقت آگاہ نواب یمین الدولہ وزیر الملک محمد علی خان بہادر والی ریاست [illegible]
کے عالم باعمل فاضل بے بدل ادیب یگانہ [illegible] حقائق احادیث و آیات واقف دقائق آثار و روایات [illegible] مولانا مولوی سید [illegible] علی
صاحب [illegible] موافق محاورہ اردو کے [illegible] تحقیق و تدقیق [illegible]
[illegible] واقعات شہادت خلفائے راشدین اور حالات شجاعت اصحاب مہاجرین کو [illegible] بیان سے آئینہ کی طرح چمکا دیا
ہر زبان کا طرز جدا ہے [illegible] عربی کے [illegible] اردو [illegible] فصاحت [illegible] ارشاد کا پابند تھا صاحب فرمایش کو
لفظی ترجمہ پسند تھا جو لوگ کہ زبان عربی کے واقف ہیں وہی مترجم کی محنت کو جانینگے اور جو کہ [illegible] فارسی خوان یا اردو دان ہیں وہ لطف ترجمہ کو کیا
جانینگے [illegible] عربی خوان جو علم ادب میں کامل تھے وہی اس کتاب کا لطف اوٹھاتے تھے لیکن جو لوگ کہ اس سے واقف نہ تھے وہ [illegible]
اسکی سعادت سے محروم رہا کرتے تھے اب خواص بھی اس ترجمہ کے ملاحظے سے حظ وافی پائینگے اور عوام بھی اسکے مطالعے سے [illegible] کافی
اوٹھائینگے [illegible] جلوہ دکھائیگا [illegible] رستم و اسفندیار کا [illegible]
میں نام ہی نام ہے مگر حقیقت میں اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ شہامت و بہادری ان مردان دین کا کام ہے [illegible] لوگ [illegible]
[illegible] معرکہ آرائی اور جنگ آزمائی کے خیالات [illegible] بشارت [illegible]
ممدوح کے باہتمام [illegible] سید [illegible] عبد الرحمن [illegible]

محمد مصطفیٰ خان مہر و مہتمم بماہ جمادی الآخر ۱۲۸۸ھ ہجری مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپکر مرتب ہوا ہی اور اسکا پہلا دفتر بھی چھپ چکا ہی اب دوسرے کی ابتدا ہی انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی بہت جلد طبع سے اختتام پائیگا زیب و زینت کی صورت آئینۂ ظہور مین دکھائیگا

وجہ مہر و دستخط کی خاتمے پر

محمد روشن خان حنفی ۱۲۸۰
محمد عبد الرحمن خان

مہر و دستخط صاحب مطبع کے اخیر مین اسواسطے ثبت ہوئے کہ کسیکو اس بات مین کہ یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی ہی شبہہ نرہے فقط

العبد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

التماس

ارباب مطابع کی خدمت مین عرض ہی کہ یہ کتاب حسب منشاء قانون بست و پنجم ۱۸۶۷ع کے داخل بھی رجسٹری گورنمنٹ ہوئی کوئی صاحب بدون اجازت احقر کے اسکے چھاپنے کا خیال دل مین نہ لائین جسقدر نسخے مطلوب ہون راقم سے طلب فرمائین

قطعہ تاریخ از محمد عبد الغنی متخلص بہ غنی شاگرد جناب فیض مآب مولانا محمد ہادی علی لکھنوی مغفور

للہ الحمد ہوئی چھپکے یہ ختم آج کتاب	بانی طبع کو انجام مبارک ہووے
باعث قوت ایمان ہی مطالعہ اسکا	دید اسکی سحر و شام مبارک ہووے
سر بیبین کو قلم کرکے غنی لکھ تاریخ	مومنو شوکت اسلام مبارک ہووے

۱۲۸۸ھ
۹۳۲
۱۹۱۰
۳۹
۱۹۸۱

فہرست دفتر سوم شوکت الاسلام مسمی بترتیب الیراق فی فتوح المصر والعراق

۹ تمت